مِشْكٰوةُ الْمَصَابِيْح

مع الإكمال في أسماء الرجال

تالیف: امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی رحمہ اللہ



ترجمہ

ابو انس محمد سرور گوہر

تقریظ

شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد

تحقیق وتخریج

حافظ زبیر علی زئی

مکتبہ اسلامیہ

کتاب .... مشکوۃ المصابیح

تالیف .... امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی رحمہ اللہ

جلد .... اوّل

ناشر .... محمد سرور عاصم

کمپوزنگ/ڈیزائننگ .... مکتبہ اسلامیہ پرنٹرز

سرورق خطاطی .... حافظ انجم محمود

اشاعت .... اگست 2013ء

قیمت ....



مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 37244973-042 فیکس: 37232369-042

بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 2631204, 2034256-041

E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

فہرست

كتاب الصلاة

کتاب الزکوٰۃ 577

کتاب الصوم 640

کتاب فضائل القرآن 684

عرضِ ناشر

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلاۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ وأصحابہ أجمعین ......أمابعد:

قارئین کرام! ہم آپ کو یہ بتاتے ہوئے دلی فرحت محسوس کرر ہے ہیں کہ مکتبہ اسلامیہ کی جب سے بنیاد رکھی گئی ہے تب سے آج تک قرآن وحدیث کی اشاعت پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر ہو یا احادیث مبارکہ کے تراجم وشروح ہوں آثار وروایات کی تخریج وتحقیق ہو یا فقہی مسائل کی طباعت وتدوین ہو، سیر وتاریخ کی ترویج ہو یا مفید اور اصلاحی موضوعات کی اشاعت ہو، ہم نے بھرپور کوشش کی ہے کہ علمی اور طباعتی معیار کو قائم رکھا جائے۔ یقیناً یہ خدمتِ قرآن وسنت کی ہی برکت ہے کہ انتہائی قلیل عرصے میں ''مکتبہ اسلامیہ'' کا تعارف طول وعرض میں اچھے اور معیاری ادارہ کی حیثیت سے ہو رہا ہے۔ ہم اُس عربی میراث کو جو ہمارے اسلاف نے اپنی قیمتی زندگیاں صرف کر کے جمع کی ہے اردو زبان میں منتقل کرنے پر بھی خاص توجہ دے رہے ہیں، تاکہ اس خزینہ حکمت سے اردو دان طبقہ بھی استفادہ کر سکے اور اس میں سرفہرست وہ کتب ہیں جو آقائے دو جہاں، سرورِ کونین محمد ﷺ کے سنہری اور لازوال فرمودات پر مشتمل ہیں۔ جدید تقاضوں کے مطابق احادیث مبارکہ کا ترجمہ، تخریج وتحقیق اور معیاری طباعت ہماری اوّلین ترجیح ہے۔ زیرِ نظر کتاب ''مشکوٰۃ المصابیح'' کی تیاری اسی مقدس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ الحمدللہ! اسی جذبے کے تحت دیگر کتب احادیث کے جدید تراجم مع مختصر تشریح وتخریج تیاری کے مراحل سے گزر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام نیک ارادے پورے فرمائے۔ (آمین) ہم نے اس کتاب کو مندرجہ ذیل خطوط پر طباعت کے زیور سے آراستہ کیا ہے:

① متن احادیث نقل کرنے کے لیے معروف درسی نسخے کو بنیاد بنایا گیا ہے۔

② اغلاط کی تصحیح کے لیے نظرِ ثانی کا اہتمام۔

③ جدید تقاضوں کے مطابق سلیس اردو ترجمہ۔

④ بین الاقوامی طرز پر مسلسل حدیث نمبر بھی لگا دیے ہیں، اور اس سلسلے میں دار الکتب العلمیہ بیروت کے مطبوع نسخے کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

⑤ ہر روایت پر صحت وسقم کے اعتبار سے حکم، نیز مختصر مگر جامع تخریج کا اہتمام ہے۔

⑥ کتاب کے آخر میں ''الاکمال فی اسماء الرجال'' کا اُردو ترجمہ بھی شامل ہے جس سے کتاب کی اہمیت وافادیت کو چار چاند لگ گئے ہیں۔

⑦ معیاری طباعت کا خیال رکھتے ہوئے اعلیٰ اور عام دو الگ الگ ایڈیشن۔

اہل علم بخوبی آگاہ ہیں یہ عظیم کتاب جہاں عوام الناس میں زبردست مقبول ہے وہاں اہل علم کی بھی ضرورت ہے، لہٰذا اس کی تیاری میں پوری ایک جماعت مصروفِ عمل رہی ہے۔

ترجمہ کے فرائض پروفیسر ابوانس محمد سرور گوہر حفظہ اللہ نے سرانجام دیے ہیں۔انہوں نے انتہائی سلیس اور رواں ترجمہ پوری احتیاط کے ساتھ کیا ہے۔نظر ثانی کی اہم ذمہ داری میرے استاذ ذی وقار شیخ الحدیث حافظ ابومحمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ نے نبھائی اور مفید علمی رہنمائی کا حق ادا کر دیا ہے۔احادیث کی تخریج و تحقیق کا فریضہ عصر حاضر کے عظیم محقق علامہ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے نہایت عرق ریزی سے سرانجام دیا ہے۔پروف ریڈنگ اور تصحیح حافظ ثناء اللہ ضیاء، مولانا سعید احمد چنیوٹی، محمد آصف عثمانی اور عابد محمود قدوسی نے کی ہے۔اسی طرح الاکمال کا ترجمہ علم دوست پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ کے قلم سے ہوا ہے، اور اس کی تحقیق، تخریج و تصحیح حافظ ندیم ظہیر نے کی ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب قابلِ قدر حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اگرچہ اس جدید دور میں جسمانی محنت تو کافی حد تک کم ہو گئی ہے، لیکن ذہنی کاوش میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔اہل فن جانتے ہیں کہ کتاب کی ڈیزائننگ، کمپوزنگ، سیٹنگ، پرنٹنگ اور بائنڈنگ انتہائی اعصاب شکن مراحل ہیں، لہٰذا اس موقع پر برادرم حافظ محمد عباد صاحب کا ذکر نہ کرنا بھی غیر مناسب ہوگا جن کی ان تھک کوشش اور عرق ریزی کی بدولت یہ شجر بارآور ہوا ہے اور تمام مراحل بخوبی طے ہونے کے بعد حدیث شریف کی یہ معروف کتاب قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں اور دعا گو بھی ہیں کہ خدمت حدیث کے صلے میں ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائے جن کے متعلق آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی کو تروتازہ وشاداب رکھے جس نے میرے فرمان کو سنا، پھر اسے یاد کیا اور اسی طرح (آگے) بیان کر دیا۔'' [1]

ہم نے اس عظیم کتاب کی تیاری میں بھرپور کوشش کی ہے کہ کسی قسم کا سقم باقی نہ رہے، مگر کوئی بشر غلطی سے مبرا نہیں اور ہمیں اپنی کم مائیگی کا مکمل احساس ہے، لہٰذا اگر آپ کسی غلطی یا خامی سے مطلع ہوں تو ادارے سے رابطہ کریں۔ان شاء اللہ آپ کے شکریہ کے ساتھ تصحیح کر دی جائے گی۔اللہ تعالیٰ ہماری نیک خواہشات کو پورا کرے اور اس کتاب کو ہمارے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔آمین

محمد سرور عاصم

[1] سنن ابی داود: ٣٦٦٠ و سنده صحيح، سنن الترمذی: ٢٦٥٦۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ اول

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الأمین ، أمابعد:

عرب وعجم بالخصوص برصغیر پاک وہند میں جو پذیرائی مشکاۃ المصابیح کو ملی، اسے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ دینی مدارس اور چیدہ چیدہ یونیورسٹیوں میں یہ بطورِ نصاب شامل ہے۔ دورِ حاضر میں کتبِ احادیث کے مصادر ومراجع باآسانی دستیاب ہونے کے باوجود مشکوٰۃ المصابیح کی اہمیت برقرار ہے، بلکہ بعض کے ہاں اب بھی اسے مصدر کی حیثیت حاصل ہے۔

عوام سے خواص تک سبھی اس سے مستفید ہورہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ماضی اور حال میں اس کے تراجم وشروح کی طرف بہت زیادہ توجہ دی گئی ہے۔

کتاب کا ایک پہلو تحقیق الرواۃ والروایات بھی ہے جو قدرے اوجھل رہا ہے۔ اس سلسلے میں چند ایک اہم تصنیفات منظر عام پر آ چکی ہیں۔ مثلاً:

① هداية الرواة إلى تخريج احاديث المصابيح والمشكاة۔

یہ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفِ لطیف ہے اور اس کی تخریج محدث العصر علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔ یہ کتاب چونکہ عربی زبان میں اور علمی نوعیت کی ہے، لہٰذا اس سے اہل علم ہی استفادہ کر سکتے ہیں۔ یاد رہے اس سے قبل علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق وتخریج سے مشکوٰۃ المصابیح باقاعدہ تین جلدوں میں طبع ہو چکی ہے۔

② الاكمال فى اسماء الرجال۔

یہ صاحبِ مشکوٰۃ علامہ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم کاوش ہے، لیکن اس میں اختصار ملحوظ رکھا گیا ہے۔

③ تنقيح الرواة فى تخريج احاديث المشكوٰة۔

یہ مولانا احمد حسن دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب احسن التفاسیر) کا زیرِ تکمیل اہم منصوبہ تھا، جسے بعد میں مولانا شرف الدین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مکمل کیا۔ یہ کتاب عربی میں مطبوع ہے۔

میرے پیشِ نظر ''مشکوٰۃ المصابیح'' (نسخۂ محققہ) اسی پہلو سے متعلق ہے۔ یہ کتاب کئی لحاظ سے منفرد حیثیت کی حامل ہے:

- ☆ تمام آثار وروایات کی مکمل تخریج کی گئی ہے۔
- ☆ صحت وسقم کے اعتبار سے ہر روایت پر حکم ہے۔
- ☆ ہر ضعیف روایت کی وجۂ ضعف بیان کی گئی ہے۔

☆ مختلف فیہ راویوں کے بارے میں راجح موقف کی طرف رہنمائی کی ہے۔

☆ دورانِ تحقیق میں مستنبط علمی نکات، صفحۂ قرطاس پر منتقل کر دیئے گئے ہیں۔

☆ اختلاف کی صورت میں اصل مصدر کا حوالہ مذکور ہے۔

☆ اصولِ حدیث کے مسلّم اصولوں کا بھرپور دفاع اور خوب پرچار کیا گیا ہے۔

کتاب کے محقق فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ علم و تحقیق کی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، اس سے پہلے بھی ان کے نوکِ قلم سے وجود میں آنے والے گوہر بے بہاداد تحسین وصول کر چکے ہیں۔ وللہ الحمد

واضح رہے کہ استاذِ محترم حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ مشکوٰۃ المصابیح کی مفصل شرح بھی لکھ رہے ہیں، جس کی جلد اول ''اضواء المصابیح فی تحقیق مشکوٰۃ المصابیح'' کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس کے آخر میں ''الاکمال فی اسماء الرجال'' کو شائع کیا جا رہا ہے جس کا ترجمہ پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ نے کیا ہے، جو ایک مستند اور حاذق مترجم ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً۔

مولانا محمد سرور عاصم حفظہ اللہ مدیر مکتبہ اسلامیہ ایک باذوق انسان ہیں جو بہتر سے بہترین کی تلاش میں رہتے ہیں، لہٰذا انہوں نے الاکمال کو تحقیق و تخریج سے مزین کر کے چھاپنے کا ارادہ کیا، اور اس خدمت کو سرانجام دینے کے لیے مجھ ناچیز کا انتخاب کیا، اللہ تعالیٰ میری کمی کوتاہیوں سے درگزر فرمائے۔ (آمین)

راقم الحروف نے تحقیق میں جو اسلوب اختیار کیا، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

☆ مشکوٰۃ المصابیح (درسی نسخے) کے آخر میں مطبوع الاکمال کو ہی اصل قرار دیا گیا ہے۔ میرے علم کے مطابق ابھی تک (عربی یا اُردو میں) اس نسخے کی تصحیح و تنقیح نہیں ہو سکی، اسی لیے یہ غلطیوں سے لبریز ہے۔

☆ کتب اسماء الرجال و دیگر مصادر سے مطبوع میں غلطیوں کی اصلاح کر دی گئی ہے۔ اصلاح کی وضاحت حاشیے میں یا [ ] بریکٹ کی صورت میں ہے۔

☆ کتاب میں وارد احادیث، آثار اور اقوال وغیرہ کی مکمل تخریج کر دی ہے۔

☆ راویانِ حدیث جس درجے سے بھی تعلق رکھتے ہیں، مثلاً ثقہ، صدوق، حسن الحدیث، ضعیف، متروک و منکر الحدیث وغیرہ باحوالہ و مدلل طریقے سے بیان کر دیا ہے۔

☆ ہر راوی پر حکم لگانے میں جمہور کو مدنظر رکھا ہے۔

☆ طوالت کے خوف سے راوی کے ترجمے میں جامع اور مختصر تخریج کو ترجیح دی ہے۔

☆ مشہور ثقہ یا مشہور ضعیف راویوں کی تخریج میں صرف التقریب لابن حجر اور الکاشف للذہبی پر ہی اکتفا کیا ہے، البتہ مختلف فیہ یا کم شہرت والے راویوں کے بارے میں جامع بحث کی ہے۔

☆ صحابہ کرام یا صحابیات کے تراجم میں تخریج کو غیر ضروری سمجھا، البتہ جن کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، وہاں دلائل سے

راجح موقف واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔

☆ بعض وضاحت طلب مقامات پر حاشیے کے ذریعے سے صراحت کردی ہے۔

☆ راویانِ حدیث کے بارے میں ائمہ محدثین کے اقوال کی بھی حتی المقدور تحقیق کی ہے۔

☆ کتاب میں موجود بعض تسامحات کی تصحیح کردی ہے۔

قارئین کرام! خدمتِ دین سمجھتے ہوئے یہ اہم کام سرانجام دیا ہے۔ میں کس قدر اپنی اس کوشش میں کامیاب ہوا ہوں، یہ فیصلہ تو اہل علم ہی کریں گے، لیکن میں پُر امید ہوں کہ اگر کوئی خوبی ہوئی تو حوصلہ افزائی کی جائے گی اور اگر کوئی خامی ہوئی تو احسن طریقے سے اصلاح کردی جائے گی۔ (ان شاء اللہ)

اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو شرفِ قبولیت بخشے اور اسے ہمارے والدین، اساتذہ، ناشر اور تمام معاونین کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین)

حافظ ندیم ظہیر

نائب مدیر ماہنامہ ''الحدیث'' حضرو

۲۰/۱۰/۲۰۱۱ء

مقدمۃ تخریج وتحقیق مشکوٰۃ المصابیح

الحمد للہ ربّ العالمین والصّلوٰۃ والسّلام علٰی رسولہ الأمین ، أما بعد:

آٹھویں صدی ہجری میں علامہ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۰ھ قریباً) نے مشہور ثقہ محدث ابومحمد حسین بن مسعود بن محمد الفراء البغوی رحمہ اللہ (متوفی ۵۱۶ھ) کی کتاب ''مصابیح السنۃ'' کو حدیثی اضافوں کے ساتھ ''مشکوٰۃ المصابیح'' کے نام سے مرتب کیا اور اسے برِصغیر پاک وہند بلکہ عالم اسلام میں خوب پذیرائی ملی، نیز بہت سے مدارس میں یہ کتاب داخلِ نصاب بھی ہے۔

تبریزی مذکور کے بارے میں اُن کے دوست علامہ شرف الدین حسین بن محمد بن عبداللہ الطیبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۳ھ) نے فرمایا:
''دینی بھائی، یقین میں حصہ دار یعنی قابلِ اعتماد ساتھی، اولیاء میں سے باقی رہ جانے والے...'' (الکاشف عن حقائق السنن ج ۱ص ۱۸)

طیبی مذکور نے ''الکاشف عن حقائق السنن'' کے نام سے مشکوٰۃ المصابیح کی مشہور اور عظیم شرح لکھی جو بارہ (۱۲) جلدوں میں مع الفہارس مطبوع ہے۔

راقم الحروف نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مشکوٰۃ المصابیح پر ''اضواء المصابیح'' کے نام سے جو بڑے اور اہم کام کئے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ ترجمہ
۲۔ تخریج وتحقیق
۳۔ صحت وضعف کے لحاظ سے ہر روایت پر حکم
۴۔ فقہ الحدیث کے عنوان سے مسائل وفوائد کا استنباط

اس کی پہلی جلد (حدیث ۱ تا ۲۸۰) جو کتاب الایمان اور کتاب العلم پر مشتمل ہے، مکمل ہوئی، اور میرے محترم دوست مولانا محمد سرور عاصم حفظہ اللہ کے عظیم کتب خانے (مکتبہ اسلامیہ، فیصل آباد/ لاہور) سے اعلیٰ معیار پر مطبوع ہے۔

باقی حصہ ابھی زیرِ تکمیل ہے اور اس پر مقدور بھر کام جاری ہے۔ جب دوسری جلد مکمل ہو گی تو اسے بھی شائع کر دیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

مشکوٰۃ کی مقبولیت اور عوام کی ضرورت کے پیشِ نظر فی الحال مکتبہ اسلامیہ کی شائع کردہ مشکوٰۃ کو ہی تحقیق وتخریج کے ساتھ تین جلدوں میں شائع کیا جا رہا ہے۔

میرے نزدیک صحیحین (صحیح بخاری اور صحیح مسلم) کی تمام مرفوع مسند متصل روایات بالکل صحیح ہیں اور ان میں سے بعض

روایات حسن لذاتہ بھی ہیں، یعنی حجت ہیں، نیز صحیحین میں مذکورہ شرط کے مطابق ایک بھی ضعیف روایت نہیں، لہٰذا صحیحین کی احادیث کی صرف تخریج پر اکتفا کیا گیا ہے اوراُن کے علاوہ تمام روایات کی تخریج وتحقیق کردی ہے اور ضعیف روایات کی وجۂ ضعف بھی بیان کردی ہے، تاکہ جوزندہ رہے دلیل دیکھ کر جیے اور جو مرے تو دلیل دیکھ کر مرے۔

اس کتاب کی ترقیم (رقم الاحادیث) دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان کے دو جلدوں میں مطبوع نسخے اور مکتبہ اسلامیہ کی شائع شدہ مشکوٰۃ المصابیح کے عین مطابق ہیں۔

ایک اہم ترین بات یہ ہے کہ حدیث نمبر ۱ سے لے کر حدیث نمبر ۵۹۷۲ تک یہ تمام نمبر مشہور محدث شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق وتعلیق والی مشکوٰۃ المصابیح کے بھی مکمل موافق ہیں اور ۵۹۷۳ سے آخر تک معمولی فرق ہے۔

تنبیہ: صاحبِ مشکوٰۃ کئی مقامات پر حدیث کو جس کتاب کے حوالے سے ذکر کرتے ہیں، مثلاً قولہ: رواہ مسلم یا رواہ البخاری تو بعض مقامات پر اصل کتاب کی طرف مراجعت کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ من وعن مذکورہ کتاب میں نہیں ہیں، بلکہ انھیں بطورِ مفہوم یا بطورِ مختلف روایت بیان کیا گیا ہے، لہٰذا حدیث کا حوالہ اصل مذکورہ کتاب سے ملالینا چاہیے، یا پھر مشکوٰۃ کے ذریعے سے حوالہ لکھتے وقت مشکوٰۃ کا ہی ذکر کیا جائے، یعنی واللفظ لہ کی صراحت کردی جائے، تاکہ کسی قسم کا اشتباہ باقی نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری اس کاوش کو میرے لئے اور محترم محمد سرور عاصم حفظہ اللہ کے لئے توشۂ آخرت بنائے اور قارئین کرام کے لئے علم وتحقیق کا مدلل وروشن مینار بنائے، تاکہ صحیح احادیث پر عمل ہو اور ضعیف روایات سے اجتناب کیا جائے۔ (آمین)

حافظ زبیر علی زئی

(۲۶/ جون ۲۰۱۱ء)

مُقدّمۃ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین و علی آلہ و اصحابہ واتباعہ و اخوانہ اجمعین و بعد!

اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ قرآن صرف الفاظ یا محض معانی کا نام نہیں بلکہ الفاظ ومعانی کے مجموعے کو قرآن کہا جاتا ہے اور یہ بات بھی واضح ہے کہ قرآن کریم کے معانی، الفاظِ قرآن سے ایک جداگانہ حیثیت رکھتے ہیں، وہ اس طرح کہ قرآن کریم کے معانی سمجھانے کے لیے ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جو قرآنی الفاظ کے علاوہ ہوں مثال کے طور پر ﴿اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ﴾ کے معانی بتانے کے لیے اس آیت کو دوبارہ تلاوت کر دیا جائے تو مخاطب اس سے مطمئن نہیں ہوگا بلکہ ان قرآنی الفاظ کے علاوہ دوسرے الفاظ استعمال کرنا پڑیں گے، حدیث نبوی قرآنی الفاظ کے معانی ہی کا نام ہے، قرآن کریم نے اسی حدیث نبوی کو ''بیان'' سے تعبیر کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا بَیَانَہٗ﴾ [القیامۃ:۱۹] ''پھر اس قرآن کا بیان بھی ہمارے ذمے ہے۔''

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ قرآن اور اس کا بیان دو الگ الگ حقیقتیں ہیں اور دونوں ہی وحی الٰہی پر مشتمل ہیں اور دونوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لی ہے نیز ان دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے جیسا کہ خود رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے، ان میں سے ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت ہے، یہ دونوں کسی صورت میں الگ الگ نہیں ہوں گی اور حوض کوثر پر یہ دونوں میرے پاس اکٹھی ہوں گی۔'' [مستدرک حاکم ص:۹۳، ج۱، رقم:۳۲۲]

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے مزید وضاحت سے فرمایا:

''سن لو! مجھے کتاب بھی دی گئی ہے اور اس کتاب کے مثل اور بھی، خبردار، سن لو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے مثل اور بھی۔'' [مسند امام احمد، ص:۱۳۱، ج۴]

اللہ تعالیٰ نے قرآن وحدیث کی حفاظت کے متعلق فرمایا ہے:

''بلاشبہ ہم ہی نے ذکر اتارا ہے اور ہم خود ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔'' [الحجر:۹]

ذکر کے مفہوم میں قرآن کریم کے ساتھ حدیث بھی شامل ہے، یہ آیت کریمہ جہاں قرآن کریم کی حفاظت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ بیان کرتی ہے وہاں یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ حفاظت حدیث کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لے رکھی ہے، اگر حدیث غیر محفوظ ہے جیسا کہ منکرین حدیث کا پروپیگنڈا ہے تو پھر اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ یہ وہی قرآن ہے جو رسول اللہ ﷺ کے قلب مبارک پر نازل ہوا تھا؟ اس کا تنہا جواب یہی ہے کہ صرف حدیث کے ذریعے سے قرآن کریم کا پتہ چلا، اگر حدیث قابل اعتبار نہیں تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ قرآن بھی قابل اعتماد نہیں (العیاذ باللہ) اللہ کی طرف سے قرآن اور اس کے بیان کی حفاظت کے تین مرحلے ہیں۔

☆... پہلے مرحلے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے الفاظ اور اس کے مطالب کو اپنی حفاظت کے ساتھ سینہ نبوت میں اتار کر محفوظ کیا۔

☆... دوسرے مرحلے میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس حفاظت الٰہیہ کی مدد سے قرآن کریم کے الفاظ کو تلاوت کے ذریعے سے اور اس کے بیان کو اپنے اقوال وافعال اور تقریرات کی مدد سے اپنے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف منتقل کر دیا۔

☆... تیسرے مرحلے میں اس حفاظتِ الٰہیہ کے تحت قرآن اور اس کا بیان دونوں صحابہ کرام سے تابعین کی طرف، تابعین سے تبع تابعین کی طرف، پھر تبع تابعین سے بعد میں آنے والے افراد کی جانب سینہ بہ سینہ اور سفینہ در سفینہ منتقل ہوتے ہوئے ہم تک پہنچے ہیں، اس طرح اس ذکر کی حفاظت تمام مراحل سے گزر کر مکمل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے تکوینی طور پر قرآن وحدیث کی حفاظت کا ایسا بندوبست فرمایا جسے دیکھ کر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اقوام عالم میں سے کسی کو یہ توفیق نہیں ملی کہ وہ اپنے پیغمبر کی باتیں صحیح ثبوت کے ساتھ محفوظ کر سکے، یہ شرف اگر حاصل ہوا تو ملت اسلامیہ ہی کو حاصل ہوا کہ اس نے اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ایک ایک بات اور ایک ایک ادا کو صحت واتصال کے ساتھ جمع کیا، آج روئے زمین پر کوئی مذہب ایسا نہیں جو اپنے پیشوا کے کسی ایک کلمہ کی سند بھی صحیح طریق سے پیش کر سکے اس کے برعکس اسلام کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ اس نے اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سیرت کا ایک ایک گوشہ بلکہ اس کے جمال صورت کا بھی ایک ایک نقش پوری صحت واتصال کے ساتھ محفوظ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حفاظت حدیث کے لیے ہر دور میں ایسی برگزیدہ ہستیوں کو مقرر فرمایا جنہوں نے اس فریضہ کو احسن انداز سے پورا کیا، علمِ حدیث حاصل کرنے کے لیے ہزاروں میل کا سفر کیا، راویانِ حدیث کی عدالت اور ان کا ضبط وحفظ معلوم کرنے کے لیے لاکھوں آدمیوں کے حالات قلم بند کیے، اتصال معلوم کرنے کے لیے ان کے سنِ ولادت ووفات، مختلف شہروں ان کے رحلات، مختلف اساتذہ سے ان کی ملاقات یا عدمِ ملاقات کا پتہ چلایا اور اسے قلم بند کیا، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حدیث میں جھوٹ کے تمام رخنے بند کرنے کے لیے قواعد وضوابط وضع کیے جو اصول حدیث کے نام سے موسوم ہیں۔ مولانا حالی نے محدثین کرام کو منظوم ہدیہ عقیدت پیش کیا ہے۔

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا | لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذبِ خفی کا | کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا

کئے جرح و تعدیل کے وضع قانوں
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں

کیا فاش راوی میں جو عیب پایا | مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا | ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا

طلسمِ ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ ملّا کو چھوڑا، نہ صوفی کو چھوڑا

اللہ تعالیٰ نے حفاظت حدیث کا دو طرح سے بندوبست فرمایا:

(۱) حفاظت حدیث بذریعہ حفظ (۲) حفاظت حدیث بذریعہ کتابت

اب ہم ان دونوں طریقوں کی تفصیل بیان کرتے ہیں تاکہ حقیقت حال بالکل واضح ہو جائے۔

حفاظت حدیث بذریعہ حفظ

مسجد نبوی میں صفہ نبوی کے نام سے ایک مدرسہ قائم تھا جس میں حفظ قرآن اور حفظ حدیث دونوں کی تعلیم دی جاتی تھی، وہاں تیس چالیس طلبہ ہمہ وقت قرآن وحدیث کی تعلیم میں مصروف رہتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ہر اس شخص کے لیے دعا فرمائی جو حدیث کو حفظ کرتا اور اسے آگے منتقل کرتا ہے، دعا یہ ہے:

''اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے حدیث کو سنا، پھر اسی طرح اسے آگے پہنچا دیا جس طرح اس نے سنا تھا، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جسے حدیث پہنچائی جاتی ہے وہ اسے پہنچانے والے سے زیادہ محفوظ کرنے والا ہوتا ہے۔''

[جامع ترمذی، العلم: ۲۶۵۷]

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ تبلیغ کی نہ صرف ترغیب دیا کرتے تھے بلکہ اسے محفوظ رکھنے کے طریقے کی راہنمائی بھی فرماتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ قبیلہ عبدالقیس کے وفد کو احکام دین سکھائے پھر انہیں رخصت کرتے وقت یہ تاکید فرمائی:

''ان احکام کی حفاظت کرنا، انہیں یاد رکھنا اور اپنے بعد آنے والوں کو ان سے مطلع کرنا۔'' [صحیح بخاری، الایمان: ۵۳]

رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ احادیث بیان کرنے کے بعد فرمایا:

''حاضر کو چاہیے کہ وہ میری باتیں غائب کو پہنچا دے، ممکن ہے کہ حاضر اس شخص کو پہنچائے جو ان باتوں کو اس سے زیادہ محفوظ کر سکے۔'' [صحیح بخاری، العلم: ۶۷]

اس ترغیب کا یہ اثر ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لوگ خود فرمائش کرتے کہ ہمارے ساتھ کسی آدمی کو بھیجیں جو ہمیں سنت اور اسلام کی تعلیم دے۔ [صحیح مسلم، فضائل: ۲۴۲۰]

رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں خواتین اسلام بھی سماع حدیث اور حفظ حدیث کا شوق فراواں رکھتی تھیں چنانچہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ! مرد تو آپ سے احادیث حاصل کرتے رہتے ہیں آپ ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر فرما دیں تاکہ اس دن ہم آپ کے پاس حاضر ہو کر وہ باتیں آپ سے سیکھیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم فلاں، فلاں دن جمع ہو جایا کرو۔'' [صحیح بخاری، الاعتصام: ۷۳۱۰]

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صحابہ اور صحابیات سب مل کر احادیث یاد کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان سب کو خود تعلیم دیتے تھے البتہ مردوں اور عورتوں کے لیے علیحدہ علیحدہ دن مقرر تھے۔

اس طرح درس وتدریس اور حفظ احادیث کا سلسلہ تابعین، تبع تابعین اور علمائے دین میں جاری رہا، ہمارے ہاں دینی مدارس بھی حفاظت حدیث کے امین اور اپنے اسلاف ہی کی یادگار ہیں اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت ونگہداشت فرمائے۔

حفاظت حدیث بذریعہ کتابت

منکرین حدیث کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود احادیث لکھنے سے منع کر دیا تھا، اس بنا پر موجودہ کتب

حدیث عجمی سازش کا نتیجہ ہیں، پھر یہ کتب حدیث رسول اللہ ﷺ کے اڑھائی یا تین سو سال بعد لکھی گئی ہیں، ایسے حالات میں ان کا محفوظ رہنا محل نظر ہے، ہمارے نزدیک اس طرح کے اعتراضات انتہائی لغو اور فضول ہیں اس طرح کی باتیں وہ لوگ کرتے ہیں جنہوں نے کبھی فن حدیث کا مطالعہ نہیں کیا، بلاشبہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میری طرف سے کچھ نہ لکھو اور جس نے قرآن کے سوا کچھ لکھا ہو تو وہ اسے مٹادے۔'' [صحیح مسلم، الزھد: ۳۰۰۴]

لیکن کیا منکرین حدیث کو اپنے عقیدے کی رو سے یہ حدیث بطور دلیل پیش کرنا جائز ہے؟ کیا وہ اپنے اس فعل پر شرم محسوس نہیں کرتے؟ یعنی اپنی مقصد براری کے لیے حدیث پیش کرنا جائز لیکن اتباع رسول ﷺ میں حدیث کی طرف رجوع ناجائز..! آخر یہ کہاں کا انصاف ہے؟

تاہم واضح رہے کہ کتابت حدیث کی ممانعت ابتدائے اسلام میں تھی تا کہ احادیث کا مضمون قرآن کریم کے مضامین سے خلط ملط نہ ہو جائے چنانچہ ایک روایت میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے فرمودات قلم بند کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، دریافت فرمایا: ''کیا لکھ رہے ہو؟'' ہم نے عرض کیا: وہی کچھ جو ہم آپ سے سنتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیا اللہ کی کتاب کے ساتھ کوئی اور کتاب بھی لکھی جا رہی ہے، اللہ کی کتاب کو علیحدہ کر لو اور اسے خالص رکھو۔''

[مسند امام احمد، ص: ۱۲، ج ۳]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو ایک ساتھ لکھنے کی ممانعت تھی تا کہ احادیث، قرآن سے خلط ملط نہ ہو جائیں۔ جب یہ خطرہ ٹل گیا تو ممانعت بھی ختم ہو گئی۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جم غفیر کا رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں اور آپ کی وفات کے بعد احادیث تحریر کرنا متعدد احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ آئندہ ہم اس کی وضاحت کریں گے، پھر منکرین حدیث کی طرف سے پیش کردہ حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں ''مجھ سے احادیث بیان کرو، اس میں چنداں حرج نہیں۔'' اس جملہ سے واضح ہوا کہ حدیث کو قرآن کے ساتھ مخلوط کرنے سے روکا جا رہا تھا، روایت حدیث سے منع نہیں کیا جا رہا تھا بلکہ احادیث بیان کرنے کا حکم دیا جا رہا تھا، اب یہ کہاں کی دیانت داری ہے کہ ایک ہی حدیث کا وہ حصہ تو بیان کر دیا جائے جس سے اپنا مطلب برآمد ہو اور باقی حصہ اس لیے نظر انداز کر دیا جائے کہ وہ ان کے باطل عقیدے کی نفی کرتا ہے، باقی موجود کتب حدیث پر عجمی سازش کی پھبتی بھی خوب ہے! صدیوں کے بعد ان حضرات نے اس سازش کا سراغ لگایا ہے لیکن سازش کہاں تیار ہوئی؟ کس نے تیار کی؟ اس پر عمل درآمد کس وقت اور کیونکر ہوا؟ اس کے متعلق یہ حضرات کوئی معقول بات نہیں بتاتے، بتا بھی نہیں سکتے کیونکہ یہ من گھڑت بات ہے، شاید یہ حضرات خود کسی سازش کا شکار ہیں۔

واضح رہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں احادیث کے متعلق شکوک و شبہات پیدا کرنے کا رجحان پیدا ہو چکا تھا، آپ نے حفاظت حدیث بذریعہ کتابت کے متعلق اپنی صحیح میں ''کتابة العلم'' کے نام سے ایک عنوان قائم کیا ہے، جس میں یہ ثابت کیا ہے کہ حفاظتِ حدیث بذریعہ کتابت کا بندوبست دور نبوی ہی میں ہو چکا تھا، یہ دعویٰ ثابت کرنے کے لیے آپ نے چار احادیث پیش کی ہیں اور یہ احادیث باہمی طور پر انتہائی مربوط ہیں، پہلی حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہے کہ ان کے پاس ایک صحیفہ تھا، اس میں زکوٰۃ، صدقات، دیت، قصاص، حرمتِ مدینہ اور اسلامی دستور کے نکات درج تھے۔ [صحیح بخاری، العلم: ۱۱۱]

یہ صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد آپ کے بیٹے محمد بن حنفیہ کے پاس محفوظ رہا۔ [مستدرک حاکم،ص:۵۷۴،ج۳]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ لفظ صحیفہ سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ کتابت حدیث دور نبوی میں ہی شروع ہو چکی تھی، یہ کوئی بعد کی پیداوار نہیں ہے لیکن اس دلیل میں بدرجہ امکان یہ احتمال تھا کہ شاید حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ صحیفہ تحریر کیا ہو اس لیے دوسری حدیث پیش کی جس میں ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ امن کے بعد قبیلہ خزاعہ کے خراش بن امیہ نامی ایک شخص نے قبیلہ بنولیث کے جندب بن اقرع نامی ایک آدمی کو قتل کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی گئی کہ اعلانِ امن کے بعد بنوخزاعہ کی طرف سے قتل کی یہ حرکت امن عامہ کے لیے خلل انداز ہونے کے مترادف ہے، چنانچہ آپ نے اس کے سدباب کے لیے انسانی حقوق کے بارے میں ایک جامع خطبہ ارشاد فرمایا، جب آپ نے خطبہ مکمل کر لیا تو یمن کے قبیلے کلب کا ایک آدمی ابوشاہ کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے یہ خطبہ لکھ دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی درخواست کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے فرمایا: ''اسے یہ خطبہ لکھ دو۔'' [صحیح بخاری، العلم:۱۱۲]

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کتابت حدیث کا عمل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک ہی میں آپ کی اجازت سے شروع ہو چکا تھا لیکن اس روایت میں خصوصیت کا یہ احتمال موجود تھا کہ شاید کتابت حدیث کے لیے یہ حکم نبوی ان حضرات کی خاطر ہو جو نابینا یا ان پڑھ ہیں کیونکہ انہیں لکھنا نہیں آتا تھا اس لیے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک تیسری حدیث پیش کی، جس میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا عمل کتابت منقول ہے۔ [صحیح بخاری، العلم:۱۱۳]

اس حدیث سے بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصود اس حقیقت کو اجاگر کرنا ہے کہ کتابت حدیث کا عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں جاری ہو چکا تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی درخواست پر انہیں احادیث قلمبند کرنے کی اجازت مرحمت فرما دی تھی۔ [مسند امام احمد،ص:۱۶۲،ج۲]

اس روایت میں عموم ہے، خصوصیت کا اس میں کوئی احتمال نہیں لیکن ان ہر سہ احادیث میں کہیں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قصد کتابت کا ذکر نہیں ہے اس لیے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں چوتھی اور آخری حدیث قرطاس پیش کر کے آپ کے ارادہ کتابت کا ثبوت بھی فراہم کر دیا۔ [صحیح بخاری، العلم:۱۱۴]

ظاہر ہے کہ آپ کا ارادہ مبنی برحق ہی ہو سکتا ہے اگرچہ باہمی تنازع کی وجہ سے اسے عملی جامہ پہنانے کی نوبت نہیں آئی، ان روایات سے ثابت ہوا کہ حفاظت حدیث بذریعہ کتابت کا عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں شروع ہو چکا تھا، عہد نبوت اور دور صحابہ میں یہ کام بایں طور ہوا کہ متفرق طور پر احادیث کو مدون کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مقامات اور متعدد مواقع پر حسب ضرورت حفاظت حدیث بذریعہ کتابت کا بندوبست فرمایا جسے صحابہ کرام میں سے اہل علم الگ الگ یا مجموعوں کی صورت میں محفوظ کر لیتے تھے، اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں کے باشندوں سے مشورہ کر کے ایک دستور مملکت نافذ فرمایا جو ''میثاق مدینہ'' کے نام سے مشہور ہے۔ اس تحریری معاہدے میں حاکم و محکوم دونوں کے حقوق و واجبات کی تفصیل ہے، یہ معاہدہ تقریباً ۴۷ دفعات پر مشتمل ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دفعات کے تمام مواد کے لیے کتنے صفحات درکار ہوں گے۔

[سیرت ابن ہشام،ص:۵۰۱،ج۲]

② رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے ابتدائی زمانہ میں مسلمانوں کی مردم شماری کرائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ان لوگوں کے نام لکھ دو جو اسلام کا اقرار کرتے ہیں۔'' [صحیح بخاری، الجہاد: ۳۰۶۰]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کہنا ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو پندرہ سو آدمیوں کے نام لکھ کر دیئے۔ واضح رہے کہ عربوں کے ہاں نام کے ساتھ ولدیت اور کنیت بھی ضروری خیال کی جاتی تھی۔ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس طرح پندرہ سو ناموں کے اندراج کے لیے کتنے صفحات درکار ہوں گے۔

③ سرکاری دستاویزات، معاہدات اور پروانوں کی شکل میں بھی تحریری سرمایہ خاصی مقدار میں موجود تھا۔ مثلاً:

❶ سرکاری دستاویز: بلال بن حارث مزنی کو ''قبلیہ'' کی کانوں کا ٹھیکہ دیا۔ [ابوداود، الخراج: ۳۰۶۲]

❷ معاہدہ صلح: حدیبیہ کے مقام پر کفار قریش سے تحریری معاہدہ ہوا۔ [صحیح بخاری، المغازی: ۴۱۸۰]

❸ پروانہ امن: حضرت سراقہ بن مالک مدلجی رضی اللہ عنہ کو پروانہ امن لکھ کر دیا۔ [فتح الباری، ص: ۱۸۴، ج ۹]

④ مختلف ملوک وسلاطین کے نام دعوتی خطوط تحریر کیے جن میں قیصر وکسریٰ، مقوقس اور نجاشی سرفہرست ہیں جن کی تفصیل کتب حدیث میں موجود ہے۔ [صحیح بخاری، العلم: ۶۴، التفسیر: ۴۵۵۳]

⑤ سرکاری خطوط پر دستخطوں کے لیے رسول اللہ ﷺ نے ایک مہر بھی بنوا رکھی تھی۔ [صحیح بخاری، العلم: ۶۵]

⑥ انتظامی ضرورتوں کے پیش نظر بعض اوقات ہدایت نامے تحریر کیے گئے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فوج کے ایک امیر کو ایک مکتوب لکھ کر دیا اور ہدایت فرمائی کہ اسے فلاں جگہ کھول کر پڑھنا، چنانچہ انہوں نے وہاں پہنچ کر مکتوب نبوی ﷺ کھولا اور پڑھ کر سنایا۔ [صحیح بخاری، العلم قبل حدیث: ۶۴]

⑦ کتابت حدیث کی بعض اتفاقی صورتیں بھی پیش آئیں مثلاً: رسول اللہ ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کچھ ہدایات لکھ کر دیں۔ [صحیح بخاری، الزکاۃ: ۱۴۴۸]

اس طرح متفرق طور پر احادیث پر مشتمل خاصہ سرمایہ خود رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہی میں جمع ہو چکا تھا، اب ہم چند ایک شخصی صحائف کا ذکر کرتے ہیں جن میں احادیث نبویہ تحریر کی گئی تھیں۔

حدیث اور تاریخ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو اپنے اپنے صحائف میں جمع کرنے کا اہتمام کیا تھا تفصیل حسب ذیل ہے:۔

① صحیفہ صادقہ: یہ مجموعہ احادیث حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا مرتب کردہ ہے، ان کی تحریر بہت اچھی تھی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ارشادات تحریر کیے۔ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے جو بات بھی سنتا تھا اسے تحریر کر لیتا تھا تا کہ محفوظ ہو جائے، قریش کے چند لوگوں نے مجھے منع کیا کہ رسول اللہ ﷺ کبھی بحالت غصہ ہوتے ہیں اور کبھی خوش ہوتے ہیں تم ان کی ہر بات کیوں لکھتے ہو؟ بظاہر بات معقول تھی، اس لیے میں نے کتابت حدیث چھوڑ دی، جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تم لکھو، میرے منہ سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔''

[مسند احمد، ص ۱۶۲، ج ۲]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے متعلق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں مجھ سے زیادہ کسی کے پاس احادیث نہیں تھیں البتہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس مجھ سے زیادہ احادیث تھیں کیونکہ وہ لکھتے تھے، میں انہیں قلمبند نہیں کرتا تھا۔ [صحیح بخاری، العلم:۱۱۳]

آپ نے جس صحیفہ میں احادیث قلمبند کی تھیں اس کا نام ''الصحیفة الصادقة'' تھا اور یہ انہیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھا۔ [سیر اعلام النبلاء: ص ۵۸، ج ۴]

اس صحیفہ میں تقریباً ایک ہزار احادیث تھیں۔ [اسد الغابہ، ص ۲۲۳، ج ۳]

یہ صحیفہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے خاندان میں عرصہ دراز تک رہا چنانچہ ان کے پوتے حضرت عمرو بن شعیب یہ صحیفہ ہاتھ میں رکھ کر احادیث بیان کرتے اور درس دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس صحیفہ صادقہ کو اپنی مسند میں مدغم فرما کر ہمارے لیے محفوظ فرما دیا جسے آج بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

② صحیفہ صحیحہ: راوی اسلام حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات پر مشتمل یہ صحیفہ اب زیور طباعت سے آراستہ ہو چکا ہے، اس کی اکثر روایات صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں بھی ملتی ہیں، الفاظ ملتے جلتے ہیں، کوئی نمایاں فرق نہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پہلے احادیث نہیں لکھا کرتے تھے جیسا کہ پہلے ذکر کردہ روایت سے معلوم ہوتا ہے، ممکن ہے کہ آپ نے کتابت حدیث کا یہ سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد شروع کیا ہو، یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے کسی دوسرے شخص سے احادیث مرتب کرائی ہوں۔ [فتح الباری، ص: ۲۰۷، ج: ۱]

واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک ہونہار شاگرد ھمام بن منبہ ہیں جو آپ کے وطن مالوف یمن ہی کے باشندے تھے، جب وہ یمن سے ہجرت کر کے حصول تعلیم کے لیے مدینہ طیبہ آئے تو اپنے ممتاز ہم وطن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس نوجوان ہم وطن کو بخوشی اپنا شاگرد بنا لیا اور اس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی احادیث کا انتخاب کیا جو تربیت و اخلاق سے متعلق ہیں، انہوں نے یہ احادیث مرتب کر کے اپنے شاگرد ھمام کو لکھوائیں، اس مجموعے کا نام ''الصحیفة الصحیحه'' تجویز کیا۔ جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اگر کسی کی حدیث دانی پر رشک تھا تو وہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما تھے جنہوں نے ''الصحیفة الصادقه'' کے نام سے احادیث کا ایک مجموعہ تیار کیا تھا ممکن ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی دیکھا دیکھی اپنی تالیف کا نام ''الصحیفة الصحیحه'' رکھا ہو، بہر حال ھمام بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاد محترم سے احادیث کا جو مجموعہ حاصل کیا اسے نہ ضائع کیا، نہ اسے اپنی ذات تک محدود رکھا بلکہ پیرانہ سالی تک اس کی روایت و تدریس کا مشغلہ جاری رکھا۔ خوش قسمتی سے انہیں ایک صاحب ذوق شاگرد معمر بن راشد یمنی مل گئے جنہوں نے اس مجموعے کو اپنے دیگر شاگردوں تک پہنچایا، پھر انہیں بھی ایک شاگرد عبدالرزاق بن ھمام حمیری رحمۃ اللہ علیہ مل گئے جنہوں نے ''المصنف'' نامی ایک ضخیم کتاب مرتب فرمائی اور اس مبارک مجموعے کی روایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ ان کے لیے دو شاگرد صدقہ جاریہ ثابت ہوئے، ایک امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے ابوالحسن احمد بن یوسف اسلمی رحمۃ اللہ علیہ، ان دونوں حضرات نے صحیفہ صحیحہ کی بڑی خدمت انجام دی، امام احمد بن حنبل نے اسے اپنی عظیم کتاب ''المسند'' میں شامل کر لیا جسے مسند امام احمد (۱۳۲ تا ۳۱۰ ج ۲) میں دیکھا جا سکتا ہے، جب تک مسند امام احمد دنیا میں باقی رہے گی یہ صحیفہ بھی باقی رہے گا، دوسرے شاگرد جناب احمد بن یوسف اسلمی نے اس صحیفے کی روایت کا سلسلہ

جاری رکھا اور اس قابل قدر یادگار کو حفاظت کے ساتھ آگے منتقل کیا بالآخر یہ صحیفہ قلمی شکل میں دستیاب ہو گیا جسے ڈاکٹر حمید اللہ نے بڑی جانفشانی اور عرق ریزی سے ایڈٹ کر کے شائع کر دیا، اب جو لوگ محدثین کرام کو جعلساز قرار دیتے ہیں ان کے لیے لمحہ فکریہ ہے، آیا یہ حضرات مطبوعہ صحیفہ صحیحہ کے مندرجات پر غور و فکر کرنے کی زحمت گوارا کریں گے، ایسا کرنے سے شاید انہیں توبہ کی توفیق مل جائے۔

③ صحیفہ عمرو بن حزم: رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں یمن کا گورنر بنا کر روانہ کیا تو فرائض و سنن اور صدقات و دیات پر مشتمل احکام لکھ کر بھی مرحمت فرمائے۔ [سنن نسائی، القسامہ: ۴۸۵۷، ۴۸۶۱]

انہوں نے نہ صرف اس ہدایت نامے کو محفوظ رکھا بلکہ اس کے ساتھ اکیس دوسرے فرامین نبوی شامل کر کے ایک اچھی خاصی کتاب مرتب کر لی۔ [الوثائق السیاسیہ، ص: ۱۰۵]

④ صحیفہ علی بن ابی طالب: یہ صحیفہ خاصہ طویل تھا اور کم از کم چار سرکاری دستاویزات پر مشتمل تھا یعنی جدول زکوٰۃ، دستور مدینہ، خطبہ حجۃ الوداع اور مدینہ طیبہ کو حرم قرار دینے کا اعلان نیز اس میں صدقات، دیت اور قصاص کے مسائل بھی تھے۔

[صحیح بخاری، الاعتصام: ۷۳۰۰]

⑤ صحیفہ انس بن مالک: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے صغرسنی میں ہی لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا، آپ نے نہ صرف رسول اللہ ﷺ کی احادیث قلمبند فرمائیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کے حضور انہیں پیش کر کے ان کی تصحیح و تصویب بھی کرائی، حضرت معبد بن ہلال کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی قلمی یادداشتیں نکال کر ہمیں دکھاتے اور فرماتے کہ یہ روایات میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں اور آپ سے ان کی تصحیح بھی کرائی ہے۔ [مستدرک حاکم ص: ۵۷۴، ج ۳، رقم الحدیث: ۶۵۶۸]

⑥ صحیفہ جابر بن عبداللہ: یہ مجموعہ مناسک حج اور خطبہ حجۃ الوادع پر مشتمل تھا۔ اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت وھب بن منبہ اور سلیمان بن قیس یشکری نے مرتب کیا تھا۔ [تہذیب التہذیب ص: ۲۱۵، ج ۴]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ مشہور تابعی حضرت قتادہ کہا کرتے تھے کہ مجھے سورۂ بقرہ کے مقابلہ میں صحیفہ جابر زیادہ حفظ ہے۔ [التاریخ الکبیر، ص: ۱۸۵، ج ۴]

⑦ صحیفہ سمرہ بن جندب: یہ صحیفہ ان کے صاحبزادے حضرت سلمان بن سمرہ کو وراثت میں ملا اور یہ روایات کے ایک بہت بڑے ذخیرے پر مشتمل تھا۔ [تہذیب التہذیب، ص: ۱۹۸، ج: ۲]

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کے لیے جو رسالہ لکھا تھا اس میں ''علم کثیر'' پایا جاتا تھا۔ [تہذیب التہذیب، ص: ۲۳۶، ج: ۴]

⑧ صحائف ابن عباس: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ''حبر الامہ'' کے نام سے مشہور ہیں، انہوں نے روایات سے متعلقہ متعدد مجموعے مرتب فرمائے، انہیں لکھنے کا فریضہ ان کے لائق شاگرد مشہور تابعی سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ انجام دیتے تھے، جب کاغذ ختم ہو جاتا تو چمڑے پر لکھ لیتے۔ [سنن دارمی، حدیث نمبر: ۵۰۴]

⑨ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات ان کے بھانجے عروہ بن زبیر نے مرتب کیں، یہ مجموعہ جنگ حرہ میں تلف ہو گیا۔ ان کا انہیں

شدید صدمہ ہوا۔ فرماتے تھے: کاش! میں اپنے بال بچے اور مال واسباب اس کے عوض فدا کر دیتا اور اسے ضائع نہ ہونے دیتا۔

[تہذیب التہذیب، ص:۱۸۳، ج:۷]

الغرض کتب حدیث وتاریخ میں تقریباً پچاس سے زیادہ صحائف احادیث کا پتہ چلتا ہے جنہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مرتب فرمایا، یہ تدوین بالکل سادہ اور ابتدائی شکل میں تھی جو بطور فن نہیں بلکہ صرف یادداشت کے طور پر معرض تحریر میں آئی۔ اس کے بعد عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ طیبہ کے گورنر ابوبکر محمد بن عمرو بن حزم کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو احادیث تمہیں دستیاب ہوں انہیں قلمبند کر لو، مجھے خطرہ ہے کہ علما کے رخصت ہونے سے کہیں علم ختم نہ ہو جائے۔ [صحیح بخاری، العلم قبل حدیث:۱۰۰]

خلیفہ عمرو بن عبدالعزیز کا یہ حکم صرف گورنر مدینہ کے لیے مخصوص نہ تھا بلکہ یہ حکم اسلامی مملکت کے تمام گورنروں کے نام جاری کیا تھا۔ [فتح الباری، ص:۲۵۷، ج:۱]

احادیث وسنن کے دفاتر اسی طرح مرتب ہوئے، دارالخلافہ دمشق آئے پھر خلیفہ راشد نے ان کی نقلیں مملکت اسلامیہ کے گوشے گوشے میں ارسال کیں۔ [تذکرۃ الحفاظ، ص:۱۰۶، ج:۱]

ان صحائف کی موجودگی میں اس مفروضے کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے کہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے اڑھائی تین سو سال بعد لکھی گئیں۔

شاید اس مفروضے کی بنیاد یہ ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات 256ھ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی 261ھ میں ہوئی حالانکہ امام بخاری کی وفات سے قبل کی جو کتب حدیث آج موجود ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:۔

1 مؤطا امام مالک (وفات ۱۷۹)
2 کتاب الخراج، امام یوسف (وفات:۱۸۲)
3 کتاب الآثار، امام محمد (وفات:۱۸۹)
4 طبقات ابن سعد (وفات:۲۲۰)
5 مسند امام احمد (وفات:۲۴۱)
6 مسند طیالسی (وفات:۲۱۱)
7 مصنف عبدالرزاق (وفات:۲۱۱)
8 مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ (وفات:۲۳۵)
9 مسند حمیدی (وفات:۲۱۹)
10 کتاب المغازی موسی بن عقبہ

مذکورہ تمام کتب حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ''الجامع الصحیح'' سے پہلے کی ہیں اور آج دنیا میں موجود ہیں، اس کے بعد دوسرے جامعین حدیث کا دور آتا ہے، جس میں امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداود، امام نسائی، امام ترمذی، امام ابن ماجہ اور دیگر محدثین کے نام آتے ہیں، ان حضرات نے دو طرح سے احادیث کو جمع کیا۔

⑮ اپنی سند کے ساتھ احادیث کو جمع کیا اور ان سے احکام ومسائل مستنبط کئے جیسا کہ صحیحین اور سنن اربعہ ہیں، انہیں حدیث کی بنیادی کتابوں سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

⑯ مذکورہ کتب سے احادیث کا انتخاب کر کے مجموعے تیار کئے جیسا کہ ریاض الصالحین اور بلوغ المرام ہیں، مشکوۃ المصابیح کا شمار دوسری قسم کی کتابوں میں ہوتا ہے۔

چونکہ مشکوۃ المصابیح وقت کی اہم ضرورت کے پیش نظر تالیف کی گئی اور امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مصابیح السنہ کا تتمہ اور تکملہ

ہے اور اسے قبولیت عام اور شہرتِ دوام حاصل ہے۔ اس لیے ہم ان دونوں کتابوں اور ان کے مؤلفین کا تعارف پیش کرنا ضروری خیال کرتے ہیں، واللہ المستعان

مؤلف مصابیح السنہ

آپ کا پورا نام ابومحمد حسین بن مسعود بن محمد الفراء البغوی ہے، آپ کا شمار چھٹی صدی ہجری کے مشہور محدثین میں ہوتا ہے اور محی السنہ کے لقب سے معروف ومشہور ہیں۔ لفظ ''فراء'' فرو سے ماخوذ ہے جس کا معنی چمڑا ہے، فراء کا معنی چمڑا بیچنے یا اسے دباغت دینے والا ہے، فراء مصنف کے والد کی صفت ہے، پوستین بنانے یا دباغت دینے یا بیچنے کی وجہ سے انہیں فراء کہا جاتا ہے۔ فراء نحوی ایک دوسرا عالم ہے جو علم نحو میں یدطولیٰ رکھتا تھا، اس طرح بغوی، بغ کی طرف منسوب ہے جو کہ خراسان اور فرات کے درمیان ایک مشہور قصبہ ہے، چونکہ وہاں کے رہنے والے تھے اس لیے بغوی کی نسبت سے مشہور ہوئے، آپ بڑے زاہد وعابد، فقیہ و محدث، مفسر اور قاری تھے۔ انتہائی سادہ غذا اور سادہ لباس استعمال کرتے تھے، خدمت حدیث کی بنا پر محی السنہ کے لقب سے مشہور ہوئے، کہا جاتا ہے آپ نے جب شرح السنہ تالیف فرمائی تو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تو نے میری احادیث کی شرح لکھ کر میری سنت کو زندہ کر دیا ہے۔''

اسی دن محی السنہ کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ [مفتاح السعادۃ ص:۹۱، ج:۲]

آپ کا سن ولادت جمادی الاولیٰ ۴۳۳ یا ۴۳۵ھ ہے جبکہ آپ ماہ شوال ۵۱۶ھ شہر مرو میں فوت ہوئے، انہیں اپنے شیخ فقیہ خراسان قاضی حسین مروزی کے پہلو میں دفن کیا گیا، اس طرح آپ نے اکیاسی یا تراسی زندگی کی بہاریں دیکھیں۔

امام بغوی جب ستائیس برس کے ہوئے تو حصول علم کے لیے اپنے وطن مالوف سے باہر نکلے، سب سے پہلے 'مرو' کا علمی سفر کیا اور وہاں کے علماومشائخ سے کسب فیض کیا پھر وفات تک وہیں قیام فرمایا اگرچہ آپ نے دوسرے شہروں کا سفر بھی کیا ہے تاہم حدیث کا اکثر سماع اسی مرو شہر میں ہی کیا ہے۔

آپ اگرچہ مسلک شافعی سے تعلق رکھتے تھے اور شوافع میں بڑی قدر ومنزلت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے تاہم عقائد کے اعتبار سے اہل سنت میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ آپ کا لباس سادہ، سر پر پگڑی باندھتے اور ہمیشہ باوضو ہو کر درس مرتب دیا کرتے تھے آپ کا شمار علمائے ربانیین میں ہوتا ہے آپ بہت زیادہ عبادت گزار اور قناعت پسند تھے آپ کے اساتذہ ومشائخ حسب ذیل ہیں:

1 فقیہ خراسان قاضی حسین بن محمد مروزی
2 محدثِ خراسان احمد بن عبدالرحمٰن النیسابوری
3 شیخ زھاد احمد بن عبدالرحمٰن الکنانی
4 شیخ عبدالواحد بن احمد الھروی
5 محمد بن احمد التمیمی
6 ابوالفضل زیاد بن محمد الحنفی
7 شیخ یعقوب بن احمد الصیرفی النیسابوری
8 ابوالقاسم یحییٰ بن علی

امام بغوی نے متعدد کتب تالیف کی ہیں، جن میں زیادہ مشہور حسب ذیل ہیں:

1 مصابیح السنۃ
2 شرح السنۃ

3 الجمع بین الصحیحین
4 معالم التنزیل
5 التہذیب فی الفقہ
6 شرح الجامع الترمذی
7 الکفایہ فی القراءۃ
8 معجم الشیوخ

آپ کے متعلق علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ تفسیر وحدیث اور فقہ کے امام تھے۔ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ آپ بہت بڑے امام، حافظ، فقیہ اور مجتہد تھے اور آپ کی تصانیف خیر و برکت کا ذریعہ ثابت ہوئیں، یہ آپ کی حسن نیت کا ثمرہ تھا کہ آپ کی تصانیف کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

علامہ سبکی فرماتے ہیں کہ آپ جلیل القدر امام، زہد وورع سے متصف، تفسیر وحدیث کے ماہر اور عالم باعمل تھے نیز سلف صالحین کے پیرو اور فقہ کے نامور عالم شمار ہوتے تھے۔ [ماخوذ از طبقات الشافعیہ، طبقات المفسرین، تذکرۃ الحفاظ، مرقاۃ اور اشعۃ اللمعات وغیرہ]

مصابیح السنۃ

امام بغوی نے اپنی اس تالیف کا نام خود متعین نہیں کیا، البتہ جس نام نے باعتبار غلبہ شہرتِ دوام حاصل کیا وہ ''مصابیح السنۃ'' ہے، حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اور علامہ الکتانی نے الرسالہ المستطرفہ میں اس نام کو درج کیا ہے اگرچہ بعض مؤلفین نے ''مصابیح الدجی، المصابیح فی الحدیث، مصابیح السنن اور المصابیح فی الصحاح والسنن جیسے نام بھی ذکر کئے ہیں۔

اس کتاب میں امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) الصحاح: اس حصہ میں بخاری اور مسلم کی احادیث ہیں۔

(۲) الحسان: اس حصہ میں بخاری اور مسلم کے علاوہ سنن اربعہ وغیرہ کی احادیث ذکر کی ہیں۔

نیز اس میں خوفِ طوالت کے پیش نظر احادیث کی اسناد کو حذف کر دیا گیا ہے اور جن صحابہ کرام سے یہ احادیث مروی ہیں ان کا نام بھی ذکر نہیں کیا گیا، اس میں صرف مرفوع احادیث ہی ذکر کی ہیں اخبار صحابہ اور آثار تابعین سے آپ نے گریز کیا ہے۔ اس کتاب میں سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ اس میں علامہ بغوی نے حدیث کی سند اور اس کے راوی صحابی کا نام حذف کر دیا ہے، اس نقصان کی تلافی کے لیے علامہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ المصابیح تحریر فرمائی جس کی تفصیل آئندہ بیان ہوگی۔ شارح مشکوٰۃ علامہ عبید اللہ مبارکپوری لکھتے ہیں کہ امام بغوی نے الصحاح کی قسم میں ایسی روایات بھی درج کر دی ہیں جو بخاری یا مسلم میں سے کسی کتاب میں مروی نہیں ہیں اور الحسان میں ایسی روایات پیش کی ہیں جو انتہائی درجہ کی کمزور اور ضعیف ہیں۔ [مرعاۃ المفاتیح ص:۶، ج:۱]

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے نزدیک مصابیح میں احادیث کی تعداد ۴۴۸۴ ہے جن میں صحیح بخاری کی روایات ۳۲۵، صحیح مسلم کی ۸۷۵، متفق علیہ روایات کی تعداد ۱۰۵۱ اور باقی روایات دیگر کتب حدیث سے ماخوذ ہیں۔ بعض دیگر شارحین نے اس سے کم وبیش تعداد کا بھی ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

مصابیح السنہ کی متعدد شروحات لکھی گئی ہیں جن میں تحفۃ الابرار اور تنویر المصابیح زیادہ مشہور ہیں، کچھ محدثین نے اس عظیم کتاب کو مختصر بھی کیا ہے جن میں درج ذیل اختصارات زیادہ شہرت یافتہ ہیں۔

(۱) ضیاء المصابیح: امام علی بن عبد الکافی السبکی۔

(۲) مختصر المصابیح: عبد القاہر بن عبد اللہ سہروردی۔
مصابیح السنہ میں ذکر کردہ احادیث کے متعلق علامہ قزوینی اور امام جوزی نے لکھا ہے کہ اس میں کچھ موضوع احادیث بھی ہیں۔حافظ ابن حجر نے اس کا جواب لکھا ہے نیز انہوں نے احادیث مصابیح کی تخریج بھی کی ہے۔

مؤلف مشکوۃ المصابیح

اب ہم مشکوۃ المصابیح اور اس کے مؤلف کے متعلق اپنی گزارشات پیش کرتے ہیں۔
آپ کا نام ونسب: ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی۔العمری، عمر بن عبدالعزیز کی طرف نسبت ہے کیونکہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت رکھنے والے کو فاروقی کہا جاتا ہے، آپ آٹھویں صدی کے ممتاز علما میں سے تھے، صاحب مشکوۃ کے حالات زندگی کہیں سے نہیں ملتے شاید تاتاریوں کی تباہ کاریوں اور فتنوں کی نذر ہو گئے ہوں، ان کے فتنہ سے امت مسلمہ اپنے قیمتی علمی اثاثہ سے محروم کردی گئی، ممکن ہے کہ مصنف مشکوۃ کے حالات اس یورش کی نذر ہو چکے ہوں حتیٰ کہ ان کی ولادت اور وفات کا بھی پتہ نہیں چلتا، البتہ یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ آپ کی وفات ۷۳۷ھ کے بعد ہوئی ہے کیونکہ آپ نے ماہ رمضان ۷۳۷ ہجری میں مشکوۃ المصابیح کی تالیف سے فراغت پائی اس بنا پر یقیناً ان کی وفات اس کے بعد ہوئی ہوگی اگرچہ بعض حضرات نے اپنے ظن وتخمین سے ان کا سن وفات ۷۴۸ھ ذکر کیا ہے۔واللہ اعلم
آپ کے متعلق ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ صاحب مشکوۃ حبر العلام، بحر الفہام، حقائق کو ظاہر کرنے والے اور دقائق کی وضاحت کرنے والے تھے۔ [مرقاۃ،ص:۲،ج:۱]
آپ نے مشکوۃ المصابیح کی شکل میں اس امت کو عظیم تحفہ دیا ہے جو آپ کے لیے بہت بڑا صدقہ جاریہ ہے، اللہ انہیں کروٹ کروٹ اپنی رحمت سے نوازے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

مشکوۃ المصابیح

عالم اسلام میں یہ کتاب غیر معمولی شہرت واہمیت کی حامل ہے۔اس کی اہمیت وافادیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے ہر مکتب فکر کے مدارس میں شامل نصاب ہے، یہ عظیم کتاب علامہ تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فاضل استاذ شیخ محترم جناب علامہ طیبی کے مشورے سے تحریر کی کیونکہ آپ احادیث کے ایک مستند مجموعے کی ضرورت شدت سے محسوس کر رہے تھے، اس ضرورت کا اظہار انہوں نے اپنے لائق شاگرد خطیب تبریزی سے کیا تو باہمی مشورہ سے طے پایا کہ کسی نئے مجموعہ کو ترتیب دینے کے بجائے امام بغوی کی کتاب ''مصابیح السنۃ'' کی تہذیب وتکمیل کردی جائے چنانچہ اس کی تکمیل اور اس میں حک واضافہ علامہ تبریزی کے سپرد ہوا جسے انہوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا، اس بنا پر مشکوۃ المصابیح دراصل مصابیح السنہ کا ہی نتیجہ اور تکملہ ہے، اس بات کا پہلے اظہار ہو چکا ہے کہ مصابیح السنہ میں حدیث کے مأخذ اور راوی حدیث کا ذکر نہ تھا، مؤلف مشکوۃ نے پوری محنت سے راوی حدیث صحابی کی نشاندہی کی پھر اس حدیث کے مخرج اور مأخذ کا بھی حوالہ دیا، مشکوۃ المصابیح کے نام کی وجہ تسمیہ کے متعلق علامہ طیبی فرماتے ہیں:۔

’’مشکوۃ کے معنی طاقچہ کے ہیں اور طاقچہ ایک محدود جگہ ہوتی ہے، جس میں چراغ دیا جائے تو روشنی کشادہ اور وسیع مقام کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے، معنوی مناسبت بایں طور ہے کہ مصابیح السنہ میں درج شدہ احادیث اسناد اور مخرج کے بغیر ایک کھلی جگہ پر تھیں جب راوی حدیث اور مخرج کی نشاندہی کر دی گئی تو مصابیح کی یہ احادیث مشکوۃ کی زینت بن گئیں اور ان کی روشنی میں مزید اضافہ ہو گیا۔‘‘

ایک دوسرے شارح مشکوۃ لکھتے ہیں کہ مشکوۃ، دیوار کے اس سوارخ کو کہتے ہیں جو آر پار نہ ہو اور اس میں چراغ جلا کر رکھ دیا جاتا ہے، مطلب یہ ہوا کہ جس طرح چراغ کو طاق میں رکھا جاتا ہے اسی طرح مصابیح السنہ کی احادیث کو مشکوۃ میں رکھ دیا گیا۔ اسے بایں طور پر بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے کہ جو احادیث مشکوۃ میں ذکر کی گئی ہیں وہ چراغ کی طرح ہیں اور یہ کتاب ایسے ہے جیسا کہ ایک طاقچہ میں کئی چراغ روشن ہوں۔ [اللمعات، ص:۴۹، ج:۱]

مشکوۃ اور مصابیح میں فرق:

☆ مصابیح میں پوری سند محذوف ہے جبکہ مشکوۃ میں آخری راوی، صحابی جلیل کا ذکر ہے۔

☆ مصابیح میں مأخذ کا حوالہ نہیں جبکہ مشکوۃ میں چند ایک مقامات کے علاوہ سب جگہ مأخذ کا حوالہ درج ہے اور یہ حوالہ تقریباً ۱۳ کتب پر مشتمل ہے۔

(۱) صحیح بخاری (۲) صحیح مسلم (۳) سنن ابی داود (۴) جامع ترمذی (۵) سنن النسائی
(۶) سنن ابن ماجہ (۷) مؤطا امام مالک (۸) سنن امام شافعی (۹) مسند امام احمد بن حنبل (۱۰) سنن دارمی
(۱۱) سنن دارقطنی (۱۲) سنن بیہقی (۱۳) مسند رزین۔

☆ مصابیح میں صرف مرفوع احادیث تھیں جبکہ مشکوۃ میں مرفوع احادیث، آثارِ صحابہ اور اخبارِ تابعین بھی ذکر کی ہیں۔

☆ مصابیح میں ضعیف یا غریب احادیث کی نشاندہی تھی، مشکوۃ میں ان کے ضعف اور غرابت کی وجہ بیان کی گئی ہے نیز اس میں احادیث کے ضعف اور صحت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔

☆ مصابیح میں صرف دو قسم کی احادیث تھیں، الصحاح کے عنوان میں صحیحین اور الحسان کے عنوان میں سنن اربعہ کی احادیث درج تھیں جبکہ مشکوۃ میں صحیحین کی احادیث کو پہلی فصل میں اور دیگر کتب حدیث کی روایات دوسری فصل میں اور تیسری فصل میں آپ نے ان احادیث کا اضافہ کیا ہے جو عنوان کے مناسب ہوں لیکن امام بغوی نے انہیں ذکر نہیں کیا۔ تیسری فصل کے زیادہ کرنے سے ۱۵۱۱ احادیث کا اضافہ ہوا ہے، اس اعتبار سے مصابیح میں احادیث کی تعداد ۴۴۳۴ تھیں، صاحب مشکوۃ کے زیادات سے مجموعی تعداد ۵۹۴۵ ہے۔

☆ مصابیح میں الصحاح کے عنوان میں بخاری اور مسلم کے علاوہ دیگر محدثین کی مرویات اور الحسان کے عنوان میں شیخین کی مرویات درج کر دی گئی تھیں جبکہ مشکوۃ میں ایسی احادیث کو ان کے صحیح مقام پر لوٹا دیا گیا ہے، مشکوۃ میں اس امر کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ یہ حدیث مصابیح میں فلاں جگہ پر تھی لیکن مشکوۃ کے فلاں باب میں آئے گی۔

☆ مصابیح میں کچھ احادیث مکرر تھیں جبکہ مشکوۃ میں اس تکرار کو ختم کر دیا گیا ہے اور مکرر احادیث کو حذف کر دیا گیا ہے۔

☆ متن احادیث میں بھی کچھ اختلاف ہے، جن کی دو صورتیں ہیں۔

(أ) احادیث میں اختصار وتطویل: اختصار وہاں کیا گیا ہے جہاں باب کی مناسبت پر اثر انداز نہیں ہوتا تھا اور تطویل وہاں ہے جہاں باب سے مناسبت واضح نہ تھی، بحرحال ہر دو امور میں مصلحت کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

ب: الفاظ حدیث میں تبدیلی یعنی مصابیح اور مشکوۃ میں الفاظ کے باہمی تفاوت کی وجہ احادیث کے مختلف طریق واسانید ہیں جن کے متعلق صاحب مشکوۃ لکھتے ہیں کہ شاید مجھے وہ روایت نہیں مل سکی جسے امام بغوی نے بنیاد بنا کر مذکورہ الفاظ درج کئے ہیں۔

مشکوۃ المصابیح کی شروحات:

مشکوۃ کی کئی ایک شروحات ہیں۔ ذیل میں چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے:۔

(۱) الکاشف عن حقائق السنن (۲) مرقاۃ المصابیح (۳) مرعاۃ المفاتیح

(۴) لمعات التنقیح (۵) التعلیق الصبیح (۶) منہاج المشکوۃ

مشکوۃ کے اردو تراجم:

برصغیر میں یہ کتاب متداول اور دینی مدارس میں شامل نصاب ہے اس بنا پر اس کے متعدد اردو تراجم ہیں، ان میں سے کچھ کا تذکرہ کیا جاتا ہے:۔

(۱) طریق النجاۃ (۲) الراحمۃ المہداۃ (۳) سواء الطریق

(۴) ترجمہ وشرح مشکوۃ (شیخ عبدالتواب ملتانی) (۵) مظاہر حق

(۶) ترجمہ وحاشیہ مشکوۃ (علامہ اسماعیل سلفی) (۷) انوار المصابیح

(۸) سطعات التنقیح (مولانا محمد صادق خلیل مرحوم) (۹) حاشیہ علی مشکوۃ المصابیح (مولانا محمد رفیق اثری)

زیر نظر اردو ترجمہ: اس وقت مشکوۃ المصابیح کی افادیت واہمیت کس سے مخفی نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ بازار میں متعدد ترجمے دستیاب ہیں، لیکن......ع

ہر گلِ را بوئے دیگر است

مذکورہ اردو ترجمے کی اپنی شان ہے، جسے دوران مطالعہ محسوس کیا جا سکتا ہے۔ اس تمام خدمتِ حدیث کے اصل محرک برخوردار محمد سرور عاصم ہیں جو نشر واشاعت کا صاف ستھرا ذوق رکھتے ہیں، محض حدیث کی نشر واشاعت کے جذبہ سے اس فرض کی تکمیل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو اپنے ہاں اجر جزیل عطا فرمائے۔

مجھے چند دنوں کے نوٹس پر اس کا مقدمہ لکھنے پر اصرار کیا گیا، جو میں نے لکھ دیا ہے مجھے اپنی کم علمی اور بے مائیگی کا پورا پورا اعتراف ہے، قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر وہ اس میں کوئی کمی یا غلطی محسوس کریں تو ہمیں اس سے ضرور آگاہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ امام تبریزی رحمۃ اللہ علیہ

ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں، اسی سے مدد طلب کرتے ہیں، اسی سے مغفرت چاہتے ہیں، اور ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں، جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرما دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ایسی گواہی جو نجات کے لیے وسیلہ اور بلندیٔ درجات کے لیے ضامن ہو، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جس نے انہیں ان حالات میں مبعوث فرمایا کہ ایمان کی راہوں کے نشان مٹ چکے تھے، اس کے انوار بجھ چکے تھے، اس کے ارکان کمزور ہو چکے تھے اور اس کی جگہیں مجہول ہو چکی تھیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نشانات، جو کہ مٹ چکے تھے، کو بلند اور اجاگر کیا، اور آپ نے کلمۂ توحید کی تائید میں ایسے علیل شخص کو جو کہ (جہنم کے) کنارے پر پہنچ چکا تھا، بچایا اور آپ نے شاہراہ ہدایت کے طلب گار پر اس روشن راہ کو واضح کیا، اور آپ نے سعادت کے خزانوں کو ان پر واضح کیا جو ان کی ملکیت کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اما بعد! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ساتھ تمسک تب ہی پائیدار اور دیرپا رہ سکتا ہے جب آپ سے صادر ہونے والے احکامات کی اتباع کی جائے، اور اللہ تعالیٰ کی رسی (قرآن کریم) کے ساتھ تمسک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے بیان کے ساتھ ہی مکمل ہو سکتا ہے، اور ''کتاب المصابیح'' جسے محی السنہ اور قاطع بدعت امام ابومحمد حسین بن مسعود الفراء البغوی، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، نے تصنیف کیا، اس موضوع پر ایک نہایت جامع کتاب تھی، اور متفرق احادیث کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کے حوالے سے انتہائی مرتب کتاب تھی اور جب مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اختصار کا اسلوب اختیار کرتے ہوئے اسانید کو حذف کر دیا تو بعض ناقدین نے اس پر کلام کیا اگرچہ اس کا ثقات سے نقل کرنا (اور اسانید حذف کرنا) ان کے ذکر کرنے کی طرح ہی ہے، لیکن جو اسناد بیان کرنے میں ابلاغ ہے وہ اسناد حذف کرنے میں نہیں، پس میں نے استخارہ کے ذریعے توفیق الٰہی طلب کرتے ہوئے جس چیز کی طرف انہوں نے توجہ نہیں کی اس کی نشان دہی کر دی اور ہر حدیث کو بلا تقدیم و تاخیر مناسب جگہ پر لکھ دیا، جیسا کہ متقن وثقہ اور راسخ العلم ائمہ نے اسے روایت کیا، جیسے ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، ابوعبداللہ مالک بن انس اصبحی، ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی، ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی، ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی، ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، ابوالحسن رزین بن معاویہ عبدری رحمۃ اللہ علیہم، اور ان کے علاوہ بھی کچھ انہی کی مثل ہیں جنہوں نے روایت کیا ہے جبکہ وہ قلیل ہیں۔ اور جب میں نے حدیث کو ان ائمہ کی طرف منسوب کر دیا تو گویا میں نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا، کیونکہ وہ (ائمہ) اس (اسناد) سے فارغ ہو چکے اور انہوں نے ہمیں بھی بے نیاز کر دیا، اور میں نے کتب (جیسے کتاب الایمان

وغیرہ) اور ابواب کو ویسے ہی رکھا جیسے انہوں (امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ) نے ترتیب دیا تھا، اور اس بارے میں میں نے ان کی اتباع کی، میں نے ہر باب کو غالب طور پر تین فصلوں میں تقسیم کیا۔ پہلی فصل ان احادیث پر مشتمل جنہیں امام بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا یا ان میں سے کسی ایک نے، اور اگر اس حدیث کے ان کے سوا کسی اور نے بھی روایت کیا ہے تو میں نے روایت میں ان دونوں کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہونے کی وجہ سے ان دونوں کی روایت پر اکتفا کیا ہے۔

دوسری فصل ان احادیث پر مشتمل ہے جن کو امام بخاری اور امام مسلم کے علاوہ ائمہ مذکور میں سے کسی نے روایت کیا ہے، اور تیسری فصل ان احادیث پر مشتمل ہے جو معنی باب پر مشتمل ہوں اور مناسب ملحقات میں سے ہوں، لیکن یہاں بھی (راوی اور روایت نقل کرنے والے امام کے ذکر کی) شرط کا خیال رکھا گیا ہے، اگر وہ سلف (صحابہ کرام) اور خلف (تابعین) سے منقول و مروی ہو۔

پھر اگر آپ کسی باب میں کوئی حدیث نہ پائیں تو وہ اس لیے ہے، کہ میں نے تکرار کی وجہ سے اسے نقل نہیں کیا، اور اگر آپ کسی حدیث کا کچھ حصہ متروک پائیں تو وہ اس کا اختصار یا اس کے ساتھ ملا ہوا اس کا اتمام اس کی اہمیت کی وجہ سے ہوگا، اور اگر آپ کو دونوں فصلوں میں کوئی اختلاف نظر آئے کہ پہلی فصل میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے علاوہ کوئی حدیث ہے اور فصل دوم میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی کوئی حدیث ہے، تو آپ جان لیں کہ میں نے الجمع بین الصحیحین للحمیدی اور جامع الاصول دونوں کتابوں کی پوری چھان بین کے بعد میں نے شیخین اور ان دونوں کے متن پر اعتماد کیا ہے۔

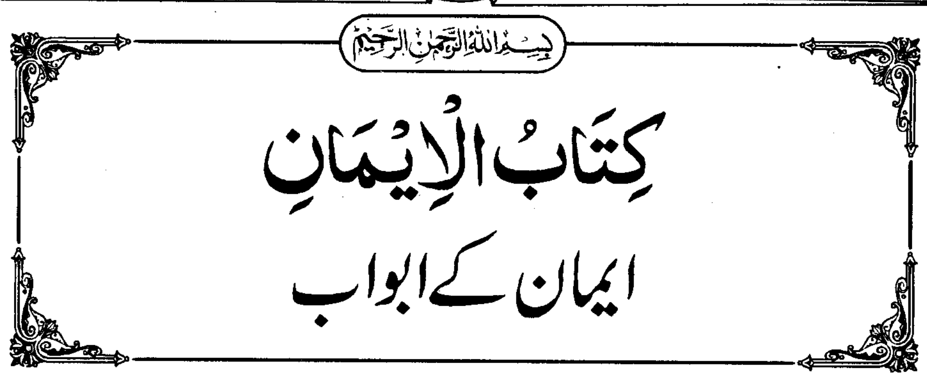
اور اگر آپ حدیث کے متن میں اختلاف دیکھیں تو وہ حدیث کے مختلف طرق کی وجہ سے ہے، ممکن ہے کہ مجھے اس روایت کا پتہ نہ چلا ہو جسے الشیخ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے (مصابیح میں) نقل کیا ہو، اور آپ یہ بہت کم پائیں گے کہ میں کہوں: میں نے یہ روایت کتب اصول میں نہیں پائی، یا میں نے اس سے مختلف اس میں پائی ہے، پس جب آپ کو ایسی بات کا پتہ چلے تو آپ قلت درایت کی وجہ اس تقصیر کو میری طرف منسوب کریں جناب شیخ، اللہ تعالیٰ دارین میں ان کی قدر و منزلت بڑھائے، کی طرف نہیں، اس (تقصیر کو جناب الشیخ کی طرف منسوب کرنے) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ، جس شخص کو، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے، اس بارے پتہ چلے تو وہ اس کے متعلق ہمیں آگاہ کرے اور درست طریق کی طرف ہماری راہنمائی فرمائے، میں نے وسعت و طاقت کے مطابق (طرق حدیث اور اختلاف الفاظ کی) تحقیق و تفتیش میں کوئی کمی نہیں چھوڑی، اور میں نے جسے پایا وہ اختلاف نقل کر دیا، اور الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں حدیث کے غریب یا ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے، میں نے غالب طور پر وہاں اس کی وجہ بیان کر دی ہے، اور جہاں انہوں نے جو کے الاصول (مثلاً منقطع، موقوف، مرسل) یہی ہے، اشارہ نہیں کیا تو، کسی مصلحت کے پیش نظر چند مقامات کے سوا، میں نے بھی ان کی اتباع میں اُسے ویسے ہی چھوڑ دیا، اور بسا اوقات آپ کچھ ایسے مقامات پائیں گے جو کہ مہمل ہیں اور وہ اس لیے ہے کہ مجھے اس کے راوی کا پتہ نہیں چلا، تو میں نے وہاں کچھ نہیں لکھا اسے ویسے چھوڑ دیا، پس اگر آپ کو پتہ چلے تو آپ اسے وہاں لکھ دیں، اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ میں نے کتاب کا نام ''مشکوۃ المصابیح'' رکھا ہے، میں اللہ تعالیٰ سے توفیق و اعانت، ہدایت و صیانت (غلطی و لغزش سے بچاؤ) اپنے مقصد کی تیسیر طلب کرتا ہوں، اور درخواست کرتا ہوں، وہ حیات اور بعد الممات مجھے اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو فائدہ پہنچائے۔ میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ.

بسم الله الرحمن الرحيم

١: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَأَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ [1]

ا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، ہر شخص کو وہی کچھ ملے گا جو اس نے نیت کی، پس جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہوئی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خاطر ہے، اور جس شخص کی ہجرت حصول دنیا یا کسی عورت سے شادی کرنے کی خاطر ہوئی تو اس کی ہجرت اس کی خاطر ہے جس کی خاطر اس نے ہجرت کی۔‘‘

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١، ٥٤، ٢٥٢٩، ٣٨٩٨، ٥٠٧٠، ٦٦٨٩، ٦٩٥٣) ومسلم (١٩٠٧، الإمارة: ١٥٥) [والنسائي، الأيمان والنذور: النية في اليمين ح ٣٨٢٥، السلفية ٢/ ١٣٥، واللفظ له إلا عنده "لدنيا" بدل "إلى دنيا" وجاء في بعض نسخ النسائي "إلى دنيا"]



كِتَابُ الْإِيْمَانِ
ایمان کے ابواب

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ — فصل اول

۲: عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ: ((**اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا**)) قَالَ: صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ قَالَ: ((**أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ**)) قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ: ((**مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ**)) قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ: ((**أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ**)) قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِيْ: ((**يَا عُمَرُ! أَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ؟**)) قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((**فَإِنَّهُ جِبْرَائِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اس اثنا میں ایک آدمی ہمارے پاس آیا، جس کے کپڑے بہت ہی سفید اور بال انتہائی سیاہ تھے، اس پر سفر کے آثار نظر آتے تھے نہ ہم میں سے کوئی اسے جانتا تھا، حتیٰ کہ وہ دوزانو ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لیے، اور کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام کے متعلق مجھے بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔'' اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا، ہمیں اس سے تعجب ہوا کہ وہ آپ سے پوچھتا ہے اور آپ کی تصدیق بھی کرتا ہے، اس نے کہا: ایمان کے بارے میں

---

[1] رواه مسلم (الإيمان ج١ ص ٢٨-٢٩ ح ٨ واللفظ له إلا عنده "بينما" بدل "بينا" وجاء في اكمال اكمال المعلم لمحمد بن خليفة الأبي ج١ ص ١٠٢ "بينا")۔

مجھے بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، اور یوم آخرت پر ایمان لاؤ اور تم تقدیر کے اچھا اور برا ہونے پر ایمان لاؤ۔“ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا، پھر اس نے کہا: احسان کے بارے میں مجھے بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو وہ یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔“ پھر اس نے کہا: قیامت کے بارے میں مجھے بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مسئول اس کے متعلق سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔“ اس نے کہا: اس کی نشانیوں کے بارے میں مجھے بتادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے گی، اور یہ کہ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن، تنگ دست بکریوں کے چرواہوں کو بلند و بالا عمارتوں کی تعمیر اور ان پر فخر کرتے ہوئے دیکھو گے۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر وہ شخص چلا گیا، میں کچھ دیر ٹھہرا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ”عمر! کیا تم جانتے ہو سائل کون تھا؟“ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جبریل علیہ السلام تھے، وہ تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لیے تمہارے پاس تشریف لائے تھے۔“

٣: وَرَوَاهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضي الله عنه مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيْهِ: ((وَإِذَا رَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوكَ الْاَرْضِ فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ......﴾ الْاٰيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو کچھ الفاظ کے اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے، اس حدیث میں ہے: ”جب تم ننگے پاؤں، ننگے بدن، بہرے، گونگے لوگوں کو ملک کے بادشاہ دیکھو گے، اور یہ (وقوع قیامت) پانچ چیزوں میں سے ہے جنہیں صرف اللہ ہی جانتا ہے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے اور وہی بارش نازل کرتا ہے......“

٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٤: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے، گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔“

٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

٥: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایمان کی ستر سے کچھ زائد شاخیں ہیں ان میں سے سب سے افضل یہ کہنا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اور سب سے ادنیٰ یہ ہے کہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا اور حیا بھی ایمان کی

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠، ٤٧٧٧) ومسلم (الإيمان :٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٨) ومسلم (١٦/ ٢١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٩) ومسلم (٣٥/ ٥٨ واللفظ له)۔

ایک شاخ ہے۔''

٦: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَانَهَى اللّٰهُ عَنْهُ)) هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ: اِنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ)).[1]

٦: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں، اور مہاجر وہ ہے جو اللہ کی منع کردہ چیزوں کو ترک کر دے۔'' یہ صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ ہیں، جبکہ صحیح مسلم کی روایت کے الفاظ ہیں: فرمایا کہ کسی آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کون سا مسلمان بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں۔''

٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[2]

٧: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ میں اسے اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَّكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[3]

٨: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص میں تین خصلتیں ہوں اس نے ان کے ذریعے ایمان کی لذت وحلاوت کو پالیا، جس کو اللہ اور اس کے رسول سب سے زیادہ محبوب ہوں، جو شخص کسی سے محض اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرتا ہو، اور جو شخص دوبارہ کافر بننا، اس کے بعد کہ اللہ نے اسے اس سے بچالیا، ایسے ناپسند کرتا ہو جیسے وہ آگ میں ڈالا جانا ناپسند کرتا ہے۔''

٩: وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ[4]

٩: عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٠) ومسلم (٤٠/ ٦٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٥) ومسلم (٤٤/ ٧٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢١) ومسلم (٤٣/ ٦٧)۔

[4] رواه مسلم (٣٤/ ٥٦)۔

ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا اس نے ایمان کی لذت کو پا لیا۔‘‘

۱۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَهُوْدِیٌّ وَلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، اس امت کے جس یہودی اور عیسائی نے میرے متعلق سن لیا اور پھر وہ مجھ پر اتارے گئے دین وشریعت پر ایمان لائے بغیر فوت ہو جائے تو وہ جہنمی ہے۔‘‘

۱۱: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثَلٰثَةٌ لَّهُمْ اَجْرَانِ: رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِیِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَّالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِیْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ یَّطَاُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۱۱: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’تین قسم کے لوگوں کے لیے دو اجر ہیں، اہل کتاب میں سے وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا، مملوک غلام جب وہ اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا بھی حق ادا کرے، اور ایک وہ شخص جس کے پاس کوئی لونڈی ہو، وہ اس سے ہم بستری کرتا ہو، پس وہ اسے آداب سکھائے اور اچھی طرح مؤدب بنائے، اس کو بہترین زیور تعلیم سے آراستہ کرے۔ پھر اس کو آزاد کر دے اور اس کے بعد اس سے شادی کر لے تو اس کے لئے دو اجر ہیں۔‘‘

۱۲: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَمْ یَذْكُرْ: ((اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۱۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’مجھے لوگوں سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اور وہ نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں، جب ان کا یہ طرز عمل ہو گا تو انہوں نے حدودِ اسلام کے علاوہ اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو مجھ سے بچا لیا، اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔‘‘ بخاری، مسلم۔ البتہ امام مسلم نے ’’حدود اسلام‘‘ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۳: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

---

[1] رواه مسلم (۱۵۳/ ۲٤۰)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۹۷ والأدب المفرد: ۲۰۳) ومسلم (۱۵٤/ ۲٤۱)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۲۵ واللفظ له) ومسلم (۲۲/ ۳٦)۔ [4] رواه البخاري (۳۹۱)۔

۱۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے، ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو وہ ایسا مسلمان ہے جسے اللہ اور اس کے رسول کی امان حاصل ہے، سو تم اللہ کی امان اور ذمہ کو نہ توڑو۔''

١٤ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتٰی اَعْرَابِیٌّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ: ((تَعْبُدُاللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّی الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ)) قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا شَیْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو، فرض نماز قائم کرو۔ فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔'' اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کروں گا، جب وہ چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو پسند ہو کہ وہ جنتی شخص کو دیکھے تو وہ اسے دیکھ لے۔''

١٥ : وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الثَّقَفِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! قُلْ لِّیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ: غَیْرَكَ قَالَ: ((قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۵: سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اسلام کے متعلق کوئی ایسی بات بتائیں کہ میں اس کے متعلق آپ کے بعد کسی سے نہ پوچھوں، اور ایک روایت میں ہے۔ آپ کے سوا کسی سے نہ پوچھوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہو میں اللہ پر ایمان لایا۔ پھر ثابت قدم ہو جاؤ۔''

١٦ : وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِیَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا یَقُوْلُ حَتّٰی دَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاِذَا هُوَ یَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ)) فَقَالَ: هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهُنَّ؟ فَقَالَ: ((لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَصِیَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ)) فَقَالَ: هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهٗ؟ قَالَ: ((لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ)) قَالَ: وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الزَّكٰوةَ فَقَالَ: هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهَا؟ فَقَالَ: ((لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ)) قَالَ: فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ یَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۱۶: طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اہل نجد سے پریشان حال بکھرے بالوں والا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١٣٩٧) ومسلم (١٤/ ١٥)۔

[2] رواه مسلم (٣٨/ ٦٢)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (٤٦) و مسلم (١١/ ٨)۔

حاضر ہوا، ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ سن رہے تھے لیکن ہم اس کی بات نہیں سمجھ رہے تھے حتیٰ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا، اور وہ اسلام کے متعلق پوچھنے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دن اور رات میں پانچ نمازیں۔'' اس نے عرض کیا، کیا ان کے علاوہ بھی کوئی چیز مجھ پر فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، مگر یہ کہ تم نفل پڑھو۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور ماہ رمضان کے روزے۔'' اس نے پوچھا: کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی چیز لازم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، الا یہ کہ تم نفلی روزہ رکھو۔'' راوی بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے زکوٰۃ کے متعلق بتایا تو اس نے کہا: کیا اس کے علاوہ کوئی چیز مجھ پر فرض ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، الا یہ کہ تم نفلی صدقہ کرو۔'' راوی بیان کرتے ہیں: وہ آدمی یہ کہتے ہوئے واپس چلا گیا: اللہ کی قسم! میں اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں کروں گا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے سچ کہا ہے تو وہ کامیاب ہو گیا۔''

١٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ)) قَالُوْا: رَبِيْعَةُ. قَالَ: ((مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَّرَآءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: ((شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ)) وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّآءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ: ((اِحْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَآءَكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ [1]

١٧: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ جب عبدالقیس کا وفد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون لوگ ہیں یا کون سا وفد ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: ہم ربیعہ قبیلہ کے لوگ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''قوم یا وفد! خوش آمدید، تم کشادہ جگہ آئے اور تم رسوا ہوئے نہ نادم۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں، ہمارے اور آپ کے مابین مضر کے کفار کا یہ قبیلہ آباد ہے، آپ کسی فیصلہ کن امر کے متعلق حکم فرما دیں، تاکہ ہم اپنے پچھلے ساتھیوں کو اس کے متعلق بتائیں اور ہم سب اس کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں۔ اور انہوں نے آپ سے مشروبات کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے چار چیزوں کے متعلق انہیں حکم فرمایا اور چار چیزوں سے انہیں منع فرمایا، آپ نے ایک اللہ پر ایمان لانے کے متعلق انہیں حکم دیا، فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا، اور یہ کہ تم مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرو۔'' اور آپ نے انہیں چار چیزوں سے منع فرمایا، آپ نے بڑے مٹکوں، کدو سے بنے ہوئے پیالوں، لکڑی سے تراشے ہوئے لگن اور

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣) ومسلم (١٧/ ٢٤)۔

تارکول سے رنگے ہوئے روغنی برتنوں سے منع فرمایا، اور فرمایا: ''انہیں یاد رکھو اور اپنے پچھلے ساتھیوں کو ان کے متعلق بتا دو۔'' بخاری، مسلم۔ حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں۔

۱۸: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ: ((بَايِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِیْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰی مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِی الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَی اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰی ذٰلِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۸: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے جبکہ آپ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت آپ کے ارد گرد تھی۔ فرمایا: ''تم اس بات پر میری بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤ گے، تم چوری کرو گے نہ زنا کرو گے، تم اپنی اولاد کو قتل کرو گے نہ اپنی طرف سے کسی پر بہتان لگاؤ گے اور نہ ہی معروف میں نافرمانی کرو گے، پس تم میں سے جو شخص (یہ عہد) وفا کرے گا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے، اور جس نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا اور اسے دنیا میں اس کی سزا مل گئی تو اس کے لیے کفارہ ہے۔ اور جس نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا پھر اللہ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اگر وہ چاہے تو اس سے درگزر فرمائے اور اگر چاہے تو اسے سزا دے۔'' پس ہم نے اس پر آپ کی بیعت کر لی۔

۱۹: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ اِلَی الْمُصَلّٰی فَمَرَّ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ)). فَقُلْنَ: وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰكُنَّ)) قُلْنَ: وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلُ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ)). قُلْنَ: بَلٰی! قَالَ: ((فَذَالِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا)) قَالَ: ((اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ.)) قُلْنَ: بَلٰی! قَالَ: ((فَذَالِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے موقع پر عید گاہ کی طرف تشریف لائے تو آپ خواتین کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''خواتین کی جماعت! صدقہ کرو، کیونکہ میں نے جہنم میں تمہاری اکثریت دیکھی ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کس وجہ سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو، میں نے تم سے زیادہ کسی کو دین اور عقل میں نقص رکھنے کے باوجود پختہ رائے مرد کی عقل کو لے جانے والا نہیں پایا۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارے دین اور ہماری عقل کا کیا نقصان ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا عورت کی گواہی، مرد کی گواہی سے نصف نہیں؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں، کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اس کی عقل کا نقص ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٨) ومسلم (١٧٠٩/ ٤١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٤) ومسلم (١٣٢/ ٨٠)۔

جب اسے حیض آتا ہے تو اس وقت وہ نماز اور روزہ ترک نہیں کرتی؟'' انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، ایسے ہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اس کے دین کے نقص میں سے ہے۔''

٢٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: كَذَّبَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِیْبُهٗ اِیَّایَ فَقَوْلُهٗ: لَنْ یُّعِیْدَنِیْ كَمَا بَدَاَنِیْ وَلَیْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِیَّایَ فَقَوْلُهٗ: اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَّاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لِّیْ كُفُوًا اَحَدٌ)). [1]

٢٠: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم نے میری تکذیب کی حالانکہ یہ اس کے لیے مناسب نہیں، اور اس نے مجھے برا بھلا کہا، حالانکہ یہ اس کے لائق نہیں تھا۔ رہا اس کا مجھے جھٹلانا، تو وہ اس کا یہ کہنا ہے کہ وہ مجھے دوبارہ پیدا نہیں کرے گا جیسے اس نے شروع میں مجھے پیدا کیا تھا، حالانکہ پہلی بار پیدا کرنا میرے لیے دوبارہ پیدا کرنے سے زیادہ آسان نہیں؟ اور رہا اس کا مجھے برا بھلا کہنا، تو وہ اس کا یہ کہنا ہے: اللہ کی اولاد ہے، حالانکہ میں یکتا، بے نیاز ہوں جس کی اولاد ہے نہ والدین اور نہ ہی کوئی میرا ہمسر ہے۔''

٢١: وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِیَّایَ فَقَوْلُهٗ: لِیْ وَلَدٌ وَسُبْحَانِیْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْ وَلَدًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

٢١: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے: ''اور رہا اس کا مجھے گالی دینا، تو وہ اس کا یہ کہنا ہے: میری اولاد ہے، حالانکہ میں اس سے پاک ہوں کہ میری بیوی ہو یا میری اولاد ہو۔''

٢٢: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِیَدِیَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

٢٢۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ابن آدم زمانے کو گالی دینے کے باعث مجھے تکلیف پہنچاتا ہے، حالانکہ میں زمانہ ہوں، تمام معاملات میرے ہاتھ میں ہیں، میں ہی دن رات کو بدلتا ہوں۔''

٢٣: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰی اَذًی یَّسْمَعُهٗ مِنَ اللّٰهِ یَدْعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ یُعَافِیْهِمْ وَیَرْزُقُهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [4]

٢٣: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تکلیف دہ بات سن کر اس پر صبر کرنے والا اللہ سے بڑھ کر کوئی نہیں، وہ اس کے لیے اولاد کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن وہ پھر بھی ان سے درگزر کرتا ہے اور انہیں رزق بہم پہنچاتا ہے۔''

٢٤: وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِیِّ ﷺ عَلٰی حِمَارٍ لَّیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ اِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ: ((یَا مُعَاذُ! هَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ.)) قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: ((فَاِنَّ حَقَّ

[1] رواه البخاري (٤٩٧٤، ٤٩٧٥)۔

[2] رواه البخاري (٤٤٨٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨٢٦، ٧٤٩١) ومسلم (٢٢٤٦/ ٢)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٧٣٧٨) ومسلم (٢٨٠٤/ ٤٩)۔

اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا)).
فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَفَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ: ((لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۴: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا، میرے اور آپ کے درمیان صرف پالان کی ایک لکڑی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں، اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ اس شخص کو عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرتا ہو۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو اس کی بشارت نہ دے دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں بشارت نہ دو ورنہ وہ (اس بات پر) توکل کر لیں گے۔''

۲۵: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَمُعَاذٌ رَّدِيْفُهٗ عَلَی الرَّحْلِ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ!)) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ!)) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ!)) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ: ((مَا مِنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ)). قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا قَالَ: ((اِذًا يَّتَّكِلُوْا)) فَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سواری پر تھے جبکہ معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''معاذ!'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں۔ آپ نے پھر فرمایا: ''معاذ!'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''معاذ!'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں، تین مرتبہ ایسے ہوا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صدق دل سے یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، تو اللہ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتا ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں اس کے متعلق لوگوں کو نہ بتا دوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب تو وہ توکل کر لیں گے۔'' پھر معاذ رضی اللہ عنہ نے گناہ سے بچنے کے لیے اپنی موت کے قریب اس کے متعلق بتایا۔

۲۶: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)). قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ: ((وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ)) قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ: ((وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ)) قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ: ((وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِيْ ذَرٍّ)). وَكَانَ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ: وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِيْ ذَرٍّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٥٦) و مسلم (٣٠/ ٤٨، ٤٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٨) و مسلم (٣٢/ ٥٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٢٧) و مسلم (٩٤/ ١٥٤)۔

۲۶: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سفید کپڑا اوڑھے سو رہے تھے ۔ میں پھر دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے ۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے یہ اقرار کیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ۔ پھر وہ اسی پر فوت ہو گیا ۔ تو وہ جنت میں داخل ہو گا ۔'' میں نے عرض کیا اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو ۔'' میں نے پھر عرض کیا، اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو ۔'' میں نے عرض کیا، اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو ۔ خواہ ابوذر کو ناگوار ہو ۔'' ابوذر رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو یہ الفاظ بھی بیان کرتے تھے ۔ اگر چہ ابوذر کو ناگوار گزرے ۔

۲۷: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ وَابْنُ اَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۷: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں ۔ اور یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے، اس کے رسول اور اس کی باندی کے بیٹے ہیں، اس کا کلمہ ہیں جسے اس نے مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا اور اس کی طرف ایک روح ہیں ۔ جنت اور جہنم حق ہیں ۔ اللہ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا، خواہ اس کے اعمال کیسے بھی ہوں ۔''

۲۸: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ: اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلْاُ بَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ فَقَبَضْتُ يَدِيْ فَقَالَ: ((مَالَكَ يَا عَمْرُو!)) قُلْتُ: اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ، قَالَ: ((تَشْتَرِطُ مَاذَا؟)) قُلْتُ: اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ قَالَ: ((اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو! اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَدِيْثَانِ الْمَرْوِيَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ((اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَآءِ عَنِ الشِّرْكِ وَالْاٰخَرُ الْكِبْرِيَآءُ رِدَآئِيْ)). سَنَذْكُرُهُمَا فِيْ بَابِ الرِّيَاءِ وَالْكِبْرِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۸: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کی بیعت کروں، آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمرو! تمہیں کیا ہوا؟'' میں نے عرض کیا، میں شرط قائم کرنا چاہتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بتاؤ! کیا شرط قائم کرنا چاہتے ہو؟'' میں نے عرض کیا: یہ کہ مجھے بخش دیا جائے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمرو! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام پہلے (حالت کفر والے) گناہ مٹا دیتا ہے ۔ ہجرت اپنے سے پہلے کیے ہوئے گناہ مٹا دیتی ہے اور بیشک حج بھی ان گناہوں کو مٹا دیتا ہے جو اس سے پہلے کیے ہوتے ہیں ۔'' اور

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٣٥) ومسلم (٢٨/ ٤٦)۔

[2] رواه مسلم (١٢١/ ١٩٢) ٥ حديث: "قال الله تعالى: أنا أغنى الشركاء عن الشرك" سيأتي (٥٣١٥) وحديث: "الكبرياء ردائي" سيأتي (٥١١٠)۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی دو حدیثیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میں شرکاء کے شرک سے بے نیاز ہوں۔'' اور دوسری حدیث: ''کبر میری چادر ہے۔'' میں ان دونوں حدیثوں کو ان شاء اللہ تعالیٰ ''باب الریاء'' اور ''باب الکبر'' میں بیان کروں گا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ
فصل ثانی

۲۹: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِی الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ. قَالَ: ((لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ وَاِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰی مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِی الزَّكَاةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ)). ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَيْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّيْلِ)) ثُمَّ تَلَا: ﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ......﴾ حَتّٰی بَلَغَ: ﴿يَعْمَلُوْنَ﴾ ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اَدُلُّكَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ)) قُلْتُ: بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلَاةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ)) قُلْتُ: بَلٰی يَا نَبِیَّ اللّٰهِ! فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ: ((كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا)) فَقُلْتُ: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ! وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ، قَالَ: ((ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ! وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ؟)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۹: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کردے اور جہنم سے دور کردے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے ایک بہت بڑی بات کے متعلق پوچھا ہے، لیکن وہ ایسے شخص کے لیے آسان ہے، جس پر اللہ تعالیٰ اسے آسان فرما دے، تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔'' پھر فرمایا: ''کیا میں تمہیں ابواب خیر کے متعلق نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، اور رات کے اوقات میں آدمی کا نماز پڑھنا (گناہوں کو مٹا دیتا ہے)۔'' پھر آپ نے (سورۃ السجدہ کی آیت) تلاوت فرمائی: ''ان کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں۔'' حتیٰ کہ آپ نے ''وہ عمل کیا کرتے تھے'' تک تلاوت مکمل فرمائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں دین کی بنیاد اس کے ستون اور اس کی چوٹی کے متعلق نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! ضرور بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین کی بنیاد اسلام ہے، اس کا ستون نماز اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا میں تمہیں ان سب سے بڑی چیز کے متعلق نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، اللہ کے نبی! ضرور بتائیں، آپ نے اپنی زبان کو پکڑ کر فرمایا: ''اسے روک لو۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! ہم اس سے جو کلام کرتے ہیں کیا اس پر ہمارا مؤاخذہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معاذ! تیری ماں تجھے گم پائے۔ لوگوں کو ان کی زبانوں کی کاٹ ہی ان کے

[1] **حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٣١ ح ٢٢٣٦٦) والترمذي (٢٦١٦ وقال: هذا حديث حسن صحيح) وابن ماجه (٣٩٧٣)
[وللحديث شواهد عند أحمد (٥/ ٢٣٦ ـ ٢٣٧، ٢٤٨) وغيره وهو بها حسن.]

چہروں یا نتھنوں کے بل جہنم میں گرائے گی۔‘‘

۳۰: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۳۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جس شخص نے اللہ کے لیے محبت کی، اللہ کی خاطر بغض رکھا، اللہ کی رضا کی خاطر عطا کیا اور اللہ کے لیے روک لیا تو اس نے ایمان مکمل کر لیا۔‘‘

۳۱: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذِبْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَأْخِيْرٍ، وَفِيْهِ: ((فَقَدِاسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ)). ❷

۳۱: اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے الفاظ کی تقدیم و تاخیر کے ساتھ اسے یوں روایت کیا ہے: ’’اس شخص نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔‘‘

۳۲: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِى اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِى اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۳۲: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرنا اور اللہ کی رضا کی خاطر بغض رکھنا اعمال میں سب سے افضل عمل ہے۔‘‘

۳۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❹

۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جانوں اور مالوں کے بارے میں بے خوف اور پر امن ہوں۔‘‘

۳۴: وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ بِرِوَايَةِ فَضَالَةَ: ((وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِىْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ)). ❺

۳۴: امام بیہقی نے فضالہ اور مجاہد کی روایت سے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ’’مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کے بارے میں اپنے نفس سے جہاد کرے، جبکہ مہاجر وہ ہے جو خطاؤں اور گناہوں سے کنارہ کش ہو جائے۔‘‘

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٦٨١)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٥٢١ وقال: هذا حديث منكر) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (٢/ ١٦٤) ووافقه الذهبي. الصواب أنه حسن، خلافًا لمن أعله.]

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٥٩٩) ☆ فيه رجل مجهول، لم نعرف اسمه، ويزيد بن أبي زياد ضعيف مدلس مختلط ولبعض حديثه شواهد عند الترمذي (٢٥٢١) وغيره. ❹ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٦٢٧ وقال: هذا حديث حسن صحيح.) والنسائي (٨/ ١٠٤، ١٠٥ ح ٤٩٩٨) [وصححه ابن حبان (الإحسان: ١٨٠) والحاكم (١/ ١٠) على شرط مسلم ووافقه الذهبي.] ☆ ابن عجلان مدلس وعنعن وللحديث شواهد كثيرة وهو بها صحيح۔

❺ **إسناده حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١١١٢٣) [وأحمد (٦/ ٢١، ٢٢ ح ٢٤٤٥٨، ٢٤٤٦٧) وابن ماجه (٣٩٣٤) وصححه ابن حبان (الموارد:٢٥) والحاكم (١/ ١٠، ١١)]

٣٥: وَعَنْ اَنَسٍ ﷜ قَالَ: قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا قَالَ: ((لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَلَهٗ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۳۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ہمیں خطاب کرتے تو فرماتے: ''جس شخص میں امانت نہیں اس کا ایمان ہی نہیں، اور جس شخص کا عہد نہیں اس کا کوئی دین ہی نہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٣٦: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷜ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۶: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اللہ نے اس کو جہنم پر حرام کر دیا۔''

٣٧: وَعَنْ عُثْمَانَ ﷜ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۷: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو اس حالت میں موت آئے کہ وہ جانتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔''

٣٨: وَعَنْ جَابِرٍ ﷜ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ)) قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاالْمُوْجِبَتَانِ؟ قَالَ: ((مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو خصلتیں باعث موجب ہیں۔'' کسی شخص نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول! وہ دو موجب کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہوا فوت ہو جائے، تو وہ جہنم میں داخل ہو گا۔ اور جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔''

٣٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَنَا اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ ﷠ فِيْ نَفَرٍ

---

[1] **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٣٥٢ والسنن الكبرى ٦/ ٢٨٨) [و أحمد (٣/ ١٣٥ح ١٢٤١٠، و٣/ ١٥٤، ٢١٠، ٢٥١) و أورده الضياء في المختارة (٥/ ٧٤ح ١٦٩٩، ٧/ ٢٢٤ ح ٢٦٦٠_٢٦٦٣) و للحديث شواهد عند ابن حبان (الإحسان: ١٩٤، وسنده حسن) و ابن خزيمة (٣٣٣٥) وغيرهما وهو بها حسن-]

[2] مسلم، كتاب الايمان، باب الدليل على ان من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، رقم:١٤٢؛ ترمذى، رقم:٢٦٣٨-

[3] مسلم، كتاب الايمان، باب الدليل على ان من مات على التوحيد دخل الجنة قطعاً، رقم:١٣٦؛ أحمد، ١/ ٦٥، رقم:٤٦٤، ابن حبان، رقم:٢٠١-

[4] مسلم، كتاب الايمان، باب الدليل على من مات لايشرك بالله شَيْئًا دخل الجنة، رقم:٢٦٩؛ أحمد، ٣/ ٣٩١، رقم:١٥٢٧٠-

فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا فَاَبْطَأَ عَلَيْنَا وَخَشِيْنَا اَنْ يُقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ اَبْتَغِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَتَيْتُ حَائِطًا لِلْاَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ فَدُرْتُ بِهٖ هَلْ اَجِدُ لَهٗ بَابًا فَلَمْ اَجِدْ فَاِذَا رَبِيْعٌ يَدْخُلُ فِيْ جَوْفِ حَائِطٍ مِّنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَّالرَّبِيْعُ الْجَدْوَلُ قَالَ: فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((**اَبُوْ هُرَيْرَةَ!**)) فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**مَا شَأْنُكَ**)) قُلْتُ: كُنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَاَبْطَاْتَ عَلَيْنَا فَخَشِيْنَا اَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا فَفَزِعْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَاَتَيْتُ هٰذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَهٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِيْ فَقَالَ: ((**يَا اَبَا هُرَيْرَةَ!**)) وَاَعْطَانِيْ نَعْلَيْهِ فَقَالَ: ((**اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَّقِيْكَ مِنْ وَّرَآءِ هٰذَا الْحَآئِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ**)) فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ لَّقِيْتُ عُمَرُ فَقَالَ: مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! فَقُلْتُ: هَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَنِيْ بِهِمَا مَنْ لَّقِيْتُ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ بَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ عُمَرُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَخَرَرْتُ لِاِسْتِيْ فَقَالَ: اِرْجِعْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ وَرَكِبَنِيْ عُمَرُ وَاِذَا هُوَ عَلٰى اِثْرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَالَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ!**)) قُلْتُ: لَقِيْتُ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِيْ بَعَثْتَنِيْ بِهٖ فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاِسْتِيْ فَقَالَ: اِرْجِعْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**يَا عُمَرُ! مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ**)). قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَ بَعَثْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ بَشَّرَهٗ بِالْجَنَّةِ قَالَ: ((**نَعَمْ**)) قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**فَخَلِّهِمْ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ ہمارے ساتھ تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے اٹھ کر چلے گئے، آپ نے ہمارے پاس واپس آنے میں تاخیر کی تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ ہماری غیر موجودگی میں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے، پس ہم (آپ کی تلاش میں) اٹھ کھڑے ہوئے، تو سب سے پہلا شخص میں تھا جو پریشان ہوا تو میں وہاں سے رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کے لیے روانہ ہوا، حتیٰ کہ میں انصار قبیلے کے ایک خاندان بنونجار کے ایک باغ کے پاس آیا تو میں نے اس کا چکر لگایا تاکہ مجھے اس کا کوئی دروازہ مل جائے لیکن میں نے کوئی دروازہ نہ پایا، لیکن وہاں ایک بیرونی کنواں تھا جس سے ایک نالی باغ کی دیوار سے اندر جاتی تھی، پس میں سمٹ کر اس راستے سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گیا، تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''ابوہریرہ!'' میں نے عرض کیا، جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوا (کہ یہاں چلے آئے)؟'' میں نے عرض کیا: آپ ہمارے پاس تشریف فرما تھے کہ آپ اٹھ کر آ گئے اور ہمارے پاس واپس آنے میں تاخیر کی تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ ہماری غیر موجودگی میں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے، پس ہم گھبرا گئے، میں پہلا شخص تھا جو پریشانی کا شکار ہوا، پس میں اس باغ کے پاس پہنچا تو میں سکڑ کر اس نالے کے ذریعے اندر آ گیا جس طرح لومڑ سکڑ اور سمٹ جاتا ہے، اور وہ لوگ میرے پیچھے ہیں، اور آپ ﷺ نے اپنے نعلین مبارک مجھے دیکر فرمایا: ''اے

[1] مسلم، كتاب الايمان، باب الدليل على ان من مات على التوحيد دخل الجنة قطعاً، رقم:١٤٧-

ابو ہریرہ! میرے یہ جوتے لے جاؤ اور اس دیوار کے باہر ایسا جو شخص تمہیں ملے جو دل کے یقین کے ساتھ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو اسے جنت کی بشارت دے دو۔'' تو سب سے پہلے عمر (رضی اللہ عنہ) سے ملاقات ہوئی، انہوں نے پوچھا: ابو ہریرہ! یہ دونوں جوتے کیسے ہیں؟ میں نے کہا: یہ دونوں جوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ آپ نے یہ دے کر مجھے بھیجا ہے کہ میں ایسے جس شخص سے ملوں جو دل کے یقین کے ساتھ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں اسے جنت کی بشارت دوں، (یہ سن کر) عمر رضی اللہ عنہ نے میرے سینے پر مارا تو میں سرین کے بل گر پڑا، انہوں نے کہا: ابو ہریرہ واپس چلے جاؤ۔ میں روتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آیا، جبکہ عمر رضی اللہ عنہ بھی میرے پیچھے پیچھے چلے آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! تمہیں کیا ہوا؟'' میں نے عرض کیا: میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے میرے سینے پر اس زور سے مارا کہ میں سرین کے بل گر پڑا۔ اور کہا کہ واپس چلے جاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر! تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے والدین آپ پر قربان ہوں، کیا آپ نے اپنے جوتے دے کر ابو ہریرہ کو بھیجا تھا کہ تم جس ایسے شخص کو ملو، جو دل کے یقین کے ساتھ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس کو جنت کی خوشخبری سنا دو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں'' انہوں نے عرض کیا: آپ ایسے نہ کریں، مجھے اندیشہ ہے کہ لوگ اس بات پر توکل کر لیں گے آپ انہیں چھوڑ دیں تاکہ وہ عمل کرتے رہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انہیں (اپنے حال پر) چھوڑ دو (تاکہ عمل کرتے رہیں)۔''

٤٠: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۴۰: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جنت کی چابی ہے۔''

٤١: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ تُوُفِّيَ حَزِنُوْا عَلَيْهِ حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَانُ: وَكُنْتُ مِنْهُمْ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَشْعُرْ بِهٖ فَاشْتَكٰى عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ اَقْبَلَا حَتّٰى سَلَّمَا عَلَيَّ جَمِيْعًا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ لَا تَرُدَّ عَلٰى اَخِيْكَ عُمَرَ سَلَامَهُ قُلْتُ: مَا فَعَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ: بَلٰى وَاللّٰهِ! لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ! مَاشَعَرْتُ اَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: صَدَقَ عُثْمَانُ قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ اَمْرٌ فَقُلْتُ: اَجَلْ قَالَ: مَا هُوَ قُلْتُ: تَوَفَّى اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ صلی اللہ علیہ وسلم قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهُ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: قَدْ سَاَلْتُهُ عَنْ ذَالِكَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهٗ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَنْتَ اَحَقُّ بِهَا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَانَجَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِيْ عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّيْ فَرَدَّهَا فَهِيَ لَهٗ نَجَاةٌ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۴۱: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کے صحابہ کرام آپ کی وفات پر غم زدہ ہو گئے، حتیٰ کہ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٤٢ ح ٢٢٤٥٣) ☆ شهر بن حوشب: عن معاذ، منقطع۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٦ ح ٢٠) ☆ فيه رجل من الأنصار من أهل الفقه: لم أعرفه ولم يوثقه الزهري۔

قریب تھا کہ ان میں سے بعض وسوسہ کا شکار ہو جاتے، عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور میں بھی انہی میں سے تھا، پس میں بیٹھا ہوا تھا، کہ اس اثنا میں عمر رضی اللہ عنہ پاس سے گزرے اور انہوں نے مجھے سلام کیا، لیکن (شدت غم کی وجہ سے) مجھے اس کا کوئی پتہ نہیں چلا، پس عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی، پھر وہ دونوں آئے حتیٰ کہ ان دونوں نے ایک ساتھ مجھے سلام کیا، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے کس وجہ سے اپنے بھائی عمر کے سلام کا جواب نہیں دیا، میں نے کہا: میں نے تو ایسے نہیں کیا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں، اللہ کی قسم! آپ نے ایسے کیا ہے، عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے آپ کے گزرنے کا پتہ ہے نہ سلام کرنے کا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عثمان نے سچ فرمایا، کسی اہم کام نے آپ کو اس سے غافل رکھا ہوگا؟ تو میں نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا، انہوں نے پوچھا: وہ کون سا اہم کام ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دے دی اس سے پہلے کہ ہم آپ سے اس معاملے کی نجات کے بارے میں دریافت کر لیتے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس کے متعلق آپ سے پوچھ لیا تھا، میں ان کی طرف متوجہ ہوا اور انہیں کہا: میرے والدین آپ پر قربان ہوں، آپ ہی اس کے زیادہ حق دار تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کہا: اللہ کے رسول! اس معاملے کا حل کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے مجھ سے وہ کلمہ، جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا لیکن اس نے انکار کر دیا، قبول کر لیا تو وہی اس کے لیے نجات ہے۔''

٤٢: وَعَنِ الْمِقْدَادِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَ ذُلِّ ذَلِيْلٍ اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا اَوْيُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا)) قُلْتُ: فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۴۲: مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ روئے زمین کے ہر شہر و بستی کے ہر گھر میں کلمہ اسلام داخل فرما دے گا، خواہ اسے کوئی عزت کے ساتھ قبول کرلے یا ذلت کے ساتھ زندہ رہے، وہ لوگ جنہیں اللہ عزت عطا فرمائے گا تو وہ ان کو اس کا اہل (محافظ) بنا دے گا یا ان کو ذلیل کر دے گا تو وہ اس کی اطاعت اختیار کر لیں گے۔'' میں نے کہا: گویا دین پورے کا پورا اسی کا ہو جائے گا۔

٤٣: وَعَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ رحمہ اللہ قِيْلَ لَهُ اَلَيْسَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ: بَلٰى وَلٰكِنْ لَّيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا وَلَهُ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَّهُ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ [2]

۴۳: وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہیں کہا گیا، کیا لا الہ الا اللہ ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔'' جنت کی چابی نہیں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، لیکن ہر چابی کے دندانے ہوتے ہیں، اگر تم دندان والی چابی لاؤ گے تو آپ کے لیے اسے کھول دیا جائے گا، ورنہ نہیں کھولا جائے گا۔

٤٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَّكُلُّ سَيِّئَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٤ ح ٢٤٣١٥) [وصححه ابن حبان (موارد: ١٦٣١، ١٦٣٢) والحاكم (٤/ ٤٣٠) على شرط الشيخين ووافقه الذهبي.] [2] رواه البخاري (كتاب الجنائز باب: ١ قبل ح ١٢٣٧)

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٤٢) و مسلم (١٢٩/ ٢٠٥)

۴۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے اسلام کو سنوار لے تو اس کا ہر نیک عمل دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا کر لکھا جائے گا، جبکہ اس کی ہر برائی اتنی ہی لکھی جائے گی حتیٰ کہ وہ اللہ سے جا ملے۔''

٤٥: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَاالْاِیْمَانُ؟ قَالَ: ((**اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَ تْكَ سَیِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ**)) قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَا الْاِثْمُ قَالَ: ((**اِذَا حَاكَ فِیْ نَفْسِكَ شَیْءٌ فَدَعْهُ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۴۵: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تیری نیکی تجھے خوش کر دے اور تیری برائی تجھے غمگین کر دے تو تو مومن ہے۔'' اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! تو گناہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی چیز تیرے دل میں کھٹکے تو اسے چھوڑ دو۔''

٤٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَن مَّعَكَ عَلٰی هٰذَا الْاَمْرِ؟ قَالَ: ((**حُرٌّ وَّ عَبْدٌ**)) قُلْتُ: مَا الْاِسْلَامُ؟ قَالَ: ((**طِیْبُ الْكَلَامِ وَ اِطْعَامُ الطَّعَامِ**)) قُلْتُ: مَا الْاِیْمَانُ؟ قَالَ: ((**اَلصَّبْرُ وَ السَّمَاحَةُ**)) قَالَ: قُلْتُ: اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((**مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ**)) قَالَ: قُلْتُ: اَیُّ الْاِیْمَانِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((**خُلُقٌ حَسَنٌ**)) قَالَ: قُلْتُ: اَیُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((**طُوْلُ الْقُنُوْتِ**)) قَالَ: قُلْتُ: اَیُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((**اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ**)) قَالَ: قُلْتُ: فَاَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((**مَنْ عُقِرَ جَوَادُهٗ وَاُهْرِیْقَ دَمُهٗ**)) قَالَ: قُلْتُ: اَیُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((**جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۴۶: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس دین پر آپ کے ساتھ اور کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آزاد اور غلام۔'' میں نے عرض کیا: اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھی اور پاکیزہ گفتگو اور کھانا کھلانا۔'' میں نے عرض کیا: ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صبر و استقامت۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔'' انہوں نے کہا، میں نے عرض کیا: کون سا ایمان افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھے اخلاق۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: کون سی نماز افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لمبے قیام والی۔'' وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: کون سی ہجرت بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو اپنے رب کی ناپسند چیزوں سے کنارہ کش ہو جا۔'' انہوں نے کہا: میں نے پوچھا: کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں اور اسے شہید کر دیا جائے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: کون سا وقت بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رات کا نصف آخر۔''

---

[1] **صحیح**، رواہ أحمد (٥/ ٢٥١ ح ٢٢٥١٩) [وصححه ابن حبان (الموارد: ١٠٣) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ١٤) ووافقه الذهبي-] [2] **سنده ضعيف**، رواہ أحمد (٤/ ٣٨٥ ح ١٩٦٥٥) [وابن ماجه: ٢٧٩٤ مختصرًا] ☆ فيه محمد بن ذكوان: ضعيف، ولبعض الحديث شواهد عند مسلم (٢٩٤) والحاكم (١/ ١٦٤) وغيرهما وحديث ابن ماجه (٢٧٩٤) حسن-

٤٧ : وَعَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَيُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَلَهٗ)) قُلْتُ: اَفَلَا اُبَشِّرُ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((دَعْهُمْ يَعْمَلُوْا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۴۷: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اس حالت میں اللہ سے ملاقات کرے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، پانچوں نمازیں پڑھتا ہو اور رمضان کے روزے رکھتا ہو تو اسے بخش دیا جائے گا۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں انہیں بشارت نہ سنا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں چھوڑ دو تا کہ وہ عمل کرتے رہیں۔''

٤٨ : وَعَنْهُ، اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ قَالَ: ((اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ)) قَالَ: وَمَا ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟! قَالَ: ((وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَ تَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۴۸: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے ایمان کی بہترین خصلت کے بارے میں دریافت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ کے لیے محبت کرو، اللہ کے لیے بغض رکھو اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مصروف رکھو۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس کے بعد کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کے لیے وہی کچھ پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو اور ان کے لیے اس چیز کو ناپسند کرو جسے اپنے لیے ناپسند کرتے ہو۔''

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٢٣٢ ح ٢٢٣٧٨) [والترمذي (٢٥٣٠) وأعله وله شاهد صحيح عند الترمذي (٢٥٣١) و صححه الحاكم (١/ ٨٠)] [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٤٧ ح ٢٢٤٨١) ☆ زبان و تلميذه رشدين: ضعيفان، ورشدين: تابعه ابن لهيعة۔

بَابُ الْكَبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ

کبیرہ گناہوں اور نفاق کی علامتوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٩: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَىُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَاللّٰهِ؟ قَالَ: ((اَنْ تَدْعُوَلِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ)) قَالَ: ثُمَّ اَىٌّ؟ قَالَ: ((اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ)) قَالَ: ثُمَّ اَىٌّ؟ قَالَ:((اَنْ تُزَانِىَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ.)) فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيْقَهَا: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ﴾ الْاٰيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ کہ تو اللہ کا شریک بنائے حالانکہ اس نے تمہیں پیدا فرمایا۔“ اس نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تو اس اندیشے کے پیش نظر اپنے بچے کو قتل کر دے کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا۔“ اس نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔“ اللہ نے اس مسئلہ کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ”اور وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ اور معبودوں کو نہیں پکارتے اور جس کے قتل کرنے کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے ناحق قتل نہیں کرتے اور نہ ہی وہ زنا کرتے ہیں۔“

٥٠: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْكَبَائِرُ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [2]

۵۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا، قتل نفس اور جھوٹی قسم اٹھانا کبیرہ گناہ ہیں۔“

٥١: وَفِىْ رِوَايَةِ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ: ((وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ)) بَدَلَ ((الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۱: انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں جھوٹی قسم کی بجائے جھوٹی گواہی کا ذکر ہے۔

٥٢: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٦١) و مسلم (٨٦/ ١٤٢) واللفظ له۔

[2] رواه البخاري (٦٦٧٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٦٥٣) ومسلم (٨٨/ ١٤٤)۔

وَمَاهُنَّ؟ قَالَ: ((اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰو وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سات مہلک چیزوں سے اجتناب کرو۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، جس کے قتل کرنے کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے، اسے ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، معرکہ کے دن میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر فرار ہونا اور پاک دامن مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔''

۵۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاِيَّاكُمْ اِيَّاكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت زانی زنا کرتا ہے تو وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا، جس وقت چور چوری کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا، جب وہ شراب پیتا ہے تو شراب نوشی کے وقت وہ مومن نہیں ہوتا، جب لوٹنے والا لوٹتا ہے تو وہ لوٹنے کے وقت مومن نہیں ہوتا جبکہ لوگ اسے دیکھ رہے ہوتے ہیں اور جب خیانت کرنے والا خیانت کرتا ہے تو وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا۔ پس تم بچ جاؤ، بچ جاؤ۔''

۵٤: وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: ((وَلَا يَقْتُلُ حِيْنَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ)) قَالَ عِكْرَمَةُ: قُلْتُ: لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما كَيْفَ يُنْزَعُ الْاِيْمَانُ مِنْهُ؟ قَالَ: هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ ثُمَّ اَخْرَجَهَا قَالَ: فَاِنْ تَابَ عَادَ اِلَيْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ: لَا يَكُوْنُ هٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا وَّلَا يَكُوْنُ لَهُ نُوْرُ الْاِيْمَانِ. هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ. [3]

۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: ''جس وقت قاتل قتل کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔'' عکرمہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: اس سے ایمان کیسے نکال لیا جاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس طرح اور انہوں نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور پھر انہیں نکال لیا، پس اگر وہ توبہ کر لے تو ایمان اس کی طرف اس طرح لوٹ آتا ہے، اور انہوں نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں، اور ابوعبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: ایسا شخص کامل مومن ہوگا نہ اس کے لیے نور ایمان ہوگا۔'' یہ بخاری کے الفاظ ہیں۔

۵۵: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ)) زَادَ مُسْلِمٌ: ((وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٧٦٦) ومسلم (٨٩/ ١٤٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٧٥) ومسلم (٥٧/ ١٠٠)۔

[3] رواه البخاري (٦٨٠٩) ☆ وقول البخاري: لم أجده.

وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ)) ثُمَّ اتَّفَقَا: ((اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا ائْتُمِنَ خَانَ)). [1]

۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے، خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔''

امام مسلم نے الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''اگرچہ وہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے۔''

٥٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا ائْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص میں چار خصلتیں ہوں وہ خالص (پکا) منافق ہے، اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے حتیٰ کہ وہ اسے ترک کر دے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے، جب بات کرے جھوٹ بولے، جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر اتر آئے۔''

٥٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَآئِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''منافق کی مثال اس متردد بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان ہو، کبھی وہ اس کی طرف جاتی ہے اور کبھی اس کی طرف۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٥٨: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ: اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ. فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ: لَا تَقُلْ نَبِيٌّ اِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهٗ اَرْبَعُ اَعْيُنٍ. فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَاَلَاهُ عَنْ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصِنَةً وَلَا تَوَلُّوْا لِلْفِرَارِ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُوْدَ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ)) قَالَ: فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالَا: نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ: ((فَمَا يَمْنَعُكُمْ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣) ومسلم (٥٩/ ١٠٧، ١٠٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤ واللفظ له) و مسلم (٥٨/ ١٠٦)۔

[3] رواه مسلم (٢٧٨٤/ ١٧)۔

اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ؟)) قَالَا: اِنَّ دَاوُدَ علیہ السلام دَعَا رَبَّهٗ اَنْ لَّا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِیٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ يَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [1]

۵۸: صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا: ہمیں اس نبی کے پاس لے چلو، تو اس نے اپنے ساتھی سے کہا: تم نبی نہ کہو: کیونکہ اگر اس نے تمہاری بات سن لی تو وہ بہت خوش ہوگا، پس وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے واضح نشانیوں کے بارے میں آپ سے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، نہ زنا کرو، نہ کسی ایسی جان کو جس کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور نہ کسی بے گناہ شخص کو کسی صاحب اقتدار کے پاس لے جاؤ کہ وہ اسے قتل کر دے، جادو کرو نہ سود کھاؤ، پاک دامن عورت پر تہمت لگاؤ نہ معرکہ کے دن میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگو، اور تم بالخصوص یہود پر لازم ہے کہ تم ہفتے کے دن کے بارے میں زیادتی نہ کرو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، ان دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں چومے اور کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں، آپ نے فرمایا: ''تو پھر کون سی چیز تمہیں میری اتباع نہیں کرنے دیتی؟'' انہوں نے عرض کیا: داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی تھی کہ نبوت کا سلسلہ اس کی اولاد میں جاری رہے، اور ہم ڈرتے ہیں کہ اگر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کر لی تو یہود ہمیں قتل کر دیں گے۔

۵۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((ثَلَاثٌ مِنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَ الْجِهَادُ مَاضٍ مُذْ بَعَثَنِیَ اللّٰهُ اِلٰی اَنْ يُقَاتِلَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَ الْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ))**. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین (خصلتیں) ایمان کی اصل بنیاد ہیں، ((لا الہ الا اللّٰہ)) ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔'' کا اقرار کرنے والے شخص کے درپے ہونے سے رک جانا، کسی گناہ یا کسی اور خلاف شرع عمل کی وجہ سے کسی کو اسلام سے خارج مت کرو، جہاد جاری ہے، جب سے اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے، اور یہ اس وقت تک جاری رہے گا جب اس امت کا آخری شخص دجال سے قتال کرے گا، کسی ظالم کا ظلم اسے روک سکے گا نہ کسی عادل کا عدل، اور تقدیر پر ایمان رکھنا۔''

۶۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((اِذَا زَنَی الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَاْسِهٖ كَالظُّلَّةِ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر چھتری کی طرح اس کے سر پر ہو جاتا ہے، جب وہ اس عمل سے رجوع کر لیتا ہے تو ایمان بھی اس کی طرف پلٹ آتا ہے۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٣٣ وقال: هذا حديث حسن صحيح، ٣١٤٤) وأبو داود (لم أجده) والنسائي (٧/ ١١١ ح ٤٠٨٣) [وابن ماجه (٣٧٠٥)] قلت: فيه عبدالله بن سلمة: حسن الحديث على الراجح۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٥٣٢) ☆ فيه يزيد بن أبي نشبة وهو مجهول۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (معلقًا بعد ح ٢٦٢٥) و أبو داود (٤٦٩٠) [و صححه الحاكم على شرط الشيخين ١/ ٢٢ ووافقه الذهبي۔]

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦١: عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ: ((لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِاَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهُ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وَاِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِيْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَ اَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

٦١: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے دس چیزوں کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا خواہ تجھے قتل کر دیا جائے اور جلا دیا جائے، والدین کی نافرمانی نہ کرنا خواہ وہ تمہیں حکم دیں کہ تو اپنے اہل و مال سے الگ ہو جا، فرض نماز قصداً ترک نہ کرنا کیونکہ جس نے عمداً فرض نماز ترک کر دی تو اس سے اللہ کی امان ختم ہو گئی، شراب نہ پینا کیونکہ وہ ہر بے حیائی کی بنیاد ہے، معصیت سے بچتے رہنا کیونکہ معصیت اللہ کی ناراضی کا باعث بنتی ہے، میدان جہاد سے فرار نہ ہونا خواہ لوگ ہلاک ہو جائیں، جب لوگ (طاعون کی وجہ سے) موت کا شکار ہو جائیں اور تم ان میں موجود ہو تو پھر وہیں رہو، اپنی استطاعت کے مطابق اپنے مال میں سے اپنی اولاد پر خرچ کر، ادب سکھانے کی خاطر ان سے کوئی سمجھوتہ نہ کر (مارنے کی ضرورت پڑے تو مار) اور اللہ کے بارے میں انہیں ڈراتے رہو۔''

٦٢: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَاِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ اَوِ الْاِيْمَانُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

٦٢: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نفاق تو رسول اللہ ﷺ کے دور میں تھا، جبکہ اب تو کفر ہے یا ایمان ہے۔

---

[1] **ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٣٨ ح ٢٢٤٢٥) ☆ سنده منقطع، وللحديث شاهد مختصر عند ابن ماجه (٤٠٣٤ وهو حسن) وقوله: "وإن أمراك أن تخرج من أهلك ومالك" لا شاهد له۔ [2] رواه البخاري (٧١١٤)

بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ

وسوسہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٦٣: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَكَلَّمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے میری امت کے دلوں میں پیدا ہونے والے وسوسوں سے درگزر فرمایا ہے جب تک وہ ان کے مطابق عمل نہ کرلیں یا بات نہ کرلیں۔''

٦٤: وَعَنْهُ، قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَاَلُوْهُ اِنَّا نَجِدُ فِيْ اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ: ((اَوَقَدْ وَجَدْتُّمُوْهُ)) قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: ((ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ سے دریافت کیا: ہم اپنے دلوں میں ایسے وسوسے پاتے ہیں کہ انہیں بیان کرنا ہم بہت گراں سمجھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم بھی ایسا محسوس کرتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو صریح ایمان ہے۔''

٦٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَاْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتّٰى يَقُوْلَ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان تمہارے کسی شخص کے پاس آتا ہے تو وہ کہتا ہے: اس کو کس نے پیدا کیا؟ اس کو کس نے پیدا کیا؟ حتیٰ کہ کہتا ہے: تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ پس جب تم میں سے کوئی اس حد تک پہنچ جائے تو وہ اللہ کی پناہ طلب کرے اور اس (شیطانی خیال) کو چھوڑ دے۔''

٦٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَآءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ: هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٢٨) و مسلم (١٢٧/ ٢٠٢)۔

[2] رواه مسلم (١٣٢/ ٢٠٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٧٦) واللفظ له، ومسلم (١٣٤/ ٢١٤)۔

خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٦٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ آپس میں سوال کرتے رہیں گے حتیٰ کہ کہا جائے گا: اس مخلوق کو تو اللہ نے پیدا فرمایا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ پس جو اس طرح کی صورت محسوس کرے تو وہ کہے: میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔''

٦٧: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ)) قَالُوْا: وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٦٧: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس کا ایک جن اور ایک فرشتہ ساتھی مامور کر دیا گیا ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی؟ آپ نے فرمایا: ''میرے ساتھ بھی لیکن اللہ نے اس کے خلاف میری اعانت کی تو وہ مطیع ہو گیا، وہ مجھے صرف خیر و بھلائی کی بات ہی کہتا ہے۔''

٦٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

٦٨: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔''

٦٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ بَنِيْ آدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

٦٩: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مریم اور اُن کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) کے سوا اولادِ آدم کے ہاں پیدا ہونے والے ہر بچے کو شیطان اس کی ولادت کے وقت مس کرتا ہے تو وہ شیطان کی چھیڑ پر روتے ہوئے چیخ مارتا ہے۔''

٧٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

٧٠: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بچہ پیدائش کے وقت چیختا ہے تو اس کا یہ چیخنا شیطان کے کچوکے کی وجہ سے ہوتا ہے۔''

٧١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَآءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٢٩٦ مختصرًا بذكر إبليس لعنه الله) ومسلم (٢١٣، ٢١٢/ ١٣٤)۔

[2] رواه مسلم (٦٩/ ٢٨١٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٣٨) ومسلم (٢١٧٥/ ٢٤) كلاهما من حديث صفية به، ومسلم (٢٣/ ٢١٧٤) من حديث أنس رضي الله عنه فقط۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٣١) ومسلم (٢٣٦٦ / ١٤٥)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده، وله عنده طريق آخر بغير هذا اللفظ: ٤٥٤٨) ومسلم (١٤٨/ ٢٣٦٧)۔

النَّاسَ فَادْنٰهُمْ مِّنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا)) قَالَ: ((ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ قَالَ: فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ: نِعْمَ اَنْتَ)) قَالَ الْاَعْمَشُ اَرَاهُ قَالَ: ((فَيَلْتَزِمُهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۷۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان اپنا تخت پانی پر سجاتا ہے۔ پھر وہ اپنے لشکروں کو روانہ کرتا ہے، وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ان میں سے اس کا زیادہ مقرب وہ ہوتا ہے جو ان میں سب سے زیادہ گمراہ کن ہو، ان میں سے ایک آتا ہے تو وہ بتاتا ہے، میں نے یہ یہ کیا، تو وہ کہتا ہے، تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر ان میں سے ایک آتا ہے تو وہ کہتا ہے، میں نے فلاں کا پیچھا نہیں چھوڑا حتیٰ کہ میں نے اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ (شیطان) اسے اپنی قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے: ''ہاں تم بہت خوب ہو۔'' اعمش بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو وہ (شیطان) اسے گلے لگا لیتا ہے۔''

۷۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ مِنْ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۷۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ جزیرہ عرب میں نمازی اس کی پوجا کریں، لیکن وہ انہیں آپس میں لڑانے کی کوشش کرتا رہے گا۔''

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۷۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّيْ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ بِالشَّيْءِ لَاَنْ اَكُوْنَ حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اَمْرَهٗ اِلَى الْوَسْوَسَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: میرے دل میں کچھ ایسا وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ اسے بیان کرنے سے کوئلہ بن جانا مجھے زیادہ پسند ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا شکر ہے جس نے اس کے معاملے کو وسوسہ میں بدل دیا۔''

۷۴: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَاِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)). ثُمَّ قَرَاَ: ﴿اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ

---

[1] رواه مسلم (٦٧/ ٢٨١٣)۔

[2] رواه مسلم (٦٥/ ٢٨١٢)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٥١١٢) [والنسائي فى الكبرى (١٠٥٠٣) و صححه ابن حبان (الموارد: ٤٦)]

الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ......﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❶

۷۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شیطان ابن آدم کے دل میں خیال ڈالتا ہے اور فرشتہ بھی خیال ڈالتا ہے۔ رہا شیطان کا وسوسہ ڈالنا تو وہ شر اور حق کے جھٹلانے کا وعدہ دیتا ہے، رہا فرشتے کا خیال ڈالنا تو وہ خیر اور تصدیق حق کا وعدہ دیتا ہے، جو شخص اس طرح کا خیال محسوس کرے تو وہ جان لے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے، پس وہ اللہ کا شکر ادا کرے، اور جو شخص دوسرا خیال پائے تو وہ شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔“ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ”شیطان تمہیں مفلسی کا وعدہ دیتا ہے اور بُرے کام کی ترغیب وحکم دیتا ہے۔“ ترمذی، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۷۵: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَآءَ لُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ: هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ ؟ فَاِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُ اَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ، ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَمْرِوبْنِ الْاَحْوَصِ فِيْ بَابِ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. ❷

۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”لوگ ایک دوسرے سے سوال کرتے رہیں گے حتیٰ کہ یوں بھی کہا جائے گا: اس مخلوق کو تو اللہ نے تخلیق کیا، تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ جب وہ یہ کہیں تو تم کہنا: اللہ یکتا ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس کی اولاد ہے نہ والدین اور نہ کوئی اس کا ہم سر ہے۔ پھر تین مرتبہ اپنی بائیں جانب تھوک دے، اور شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔“ ابوداود۔ اور ہم عمرو بن احوص سے مروی حدیث ان شاء اللہ باب خطبة یوم النحر میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۷۶: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَنْ يَّبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَآءَ لُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ: مَا كَذَا مَا كَذَا ؟ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ؟)). ❸

۷۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگ ایک دوسرے سے سوال کرتے رہیں گے حتیٰ کہ وہ کہیں گے، ان سب چیزوں کو اللہ نے پیدا فرمایا، تو پھر اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا؟“ اسے بخاری نے روایت کیا۔

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٩٨٨) [والنسائي فى الكبرى (١١٠٥١/ التفسير: ٧١) وابن حبان (الموارد: ٤٠)] ☆ عطاء بن السائب اختلط والراوي عنه بعد اختلاطه (انظر الكواكب النيرات وغيره) والحديث: أخرجه الطبري في تفسيره (٣/ ٥٩) بسند حسن عن عبدالله (بن مسعود) رضي الله عنه من قوله وهو الصواب وللموقوف شواهد وله حكم الرفع۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٧٢٣، ٤٧٢١) واللفظ مركب [والنسائي فى الكبرى (١٠٤٩٧، وعمل اليوم والليلة: ٦٦١)] ○ حديث عمرو بن الأحوص يأتي (٢٦٧٠)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٧٢٩٦) ومسلم (٢١٧/ ١٣٦)۔

اور مسلم کی روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: آپ کی امت کے لوگ اس طرح کہتے رہیں گے' یہ کیا ہے؟ اسے کیوں پیدا کیا ہے؟ حتیٰ کہ وہ کہیں گے: اس مخلوق کو تو اللہ نے پیدا فرمایا تو پھر اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا ہے؟''

۷۷: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ حَالَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ صَلٰوتِیْ وَبَیْنَ قِرَاءَ تِیْ یَلْبِسُھَا عَلَیَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((ذَاکَ شَیْطَانٌ یُّقَالُ لَہٗ: خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَہٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْہُ وَاتْفُلْ عَلٰی یَسَارِکَ ثَلٰثًا)). فَفَعَلْتُ ذَالِکَ فَاَذْھَبَہُ اللّٰہُ عَنِّیْ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

۷۷: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! بے شک شیطان میرے، میری نماز اور میری قراءت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور وہ نماز کو مجھ پر ملتبس کر دیتا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شیطان ہے اسے خنزب کہا جاتا ہے، پس جب تم اسے محسوس کرو تو اس سے اللہ کی پناہ طلب کرو اور تین بار اپنی بائیں جانب تھوک دو۔'' (وہ بیان کرتے ہیں) پس میں نے ایسے کیا تو اللہ نے اسے مجھ سے دور کر دیا۔''

۷۸: وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَہٗ فَقَالَ: اِنِّیْ اَھِمُ فِیْ صَلَاتِیْ فَیَکْثُرُ ذَالِکَ عَلَیَّ فَقَالَ لَہٗ: اِمْضِ فِیْ صَلَاتِکَ فَاِنَّہٗ لَنْ یَّذْھَبَ ذَالِکَ عَنْکَ حَتّٰی تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ: مَا اَتْمَمْتُ صَلَاتِیْ. رَوَاہُ مَالِکٌ [2]

۷۸: قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے ان سے مسئلہ دریافت کیا تو کہا: نماز میں میرا خیال کسی دوسری طرف چلا جاتا ہے، اور ایسا اکثر ہوتا ہے۔ تو انہوں نے کہا: اپنی نماز جاری رکھو، کیونکہ تمہارے نماز سے فارغ ہونے تک یہ آتے رہیں گے، اور (نماز کے اختتام پر) تم کہو گے: میں نے اپنی نماز مکمل نہیں کی۔

---

[1] رواہ مسلم (۶۸/ ۲۲۰۳)۔ [2] **إسنادہ ضعیف**، رواہ مالک فی الموطأ (۱/ ۱۰۰ ح ۲۲۲) ☆ ھذا من البلاغات، لم أجد لہ سندًا صحیحًا ولا حسنًا۔

بَابُ الْإِيْمَانِ بِالْقَدْرِ

تقدیر پر ایمان لانے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۷۹: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ)) قَالَ: ((وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۷۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوق کی تقدیر لکھی، اور اس کا عرش پانی پر تھا۔''

۸۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۸۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر چیز، حتیٰ کہ عجز و دانائی، تقدیر کے مطابق ہے۔''

۸۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى: اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰئِكَتَهٗ وَاَسْكَنَكَ فِيْ جَنَّتِهٖ ثُمَّ اَهْبَطْتَّ النَّاسَ بِخَطِيْئَتِكَ اِلَى الْاَرْضِ. قَالَ اٰدَمُ: اَنْتَ مُوْسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِيْهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدتَّ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ، قَالَ مُوْسٰى: بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ اٰدَمُ: فَهَلْ وَجَدْتَّ فِيْهَا وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَفَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ اَنْ اَعْمَلَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً)). قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۸۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے اپنے رب کے ہاں مناظرہ و مباحثہ کیا، تو آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ آدم علیہ السلام ہیں جنہیں اللہ نے اپنے ہاتھ سے تخلیق فرمایا، اس میں اپنی روح پھونکی، اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا، آپ کو اپنی جنت میں بسایا پھر آپ نے اپنی خطا سے لوگوں کو زمین پر اتارا،

[1] رواه مسلم (١٦/ ٢٦٥٣) [والخطيب في تاريخ بغداد (٢/ ٢٥٢)]

[2] رواه مسلم (١٨/ ٢٦٥٥)۔

[3] رواه مسلم (١٥/ ٢٦٥٢) [والبخاري (٦٦١٤ وغيره) مختصرًا۔]

آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ موسیٰ علیہ السلام ہیں جنہیں اللہ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لیے منتخب فرمایا، آپ کو تختیاں عطا کیں جن میں ہر چیز کا بیان ہے، آپ کو کسی واسطے کے بغیر سرگوشی کا شرف بخشا، آپ کے خیال میں میری تخلیق سے کتنا عرصہ قبل اللہ تعالیٰ نے تورات لکھی ہوگی؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: چالیس برس، آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا آپ نے اس میں یہ چیز بھی پائی: آدم علیہ السلام نے اپنے رب کی نافرمانی کی تو وہ بھٹک گئے۔؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں، آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا آپ مجھے ایسے عمل کے کرنے پر ملامت کرتے ہیں جس کا کرنا اللہ نے مجھے پیدا کرنے سے بھی چالیس برس پہلے مجھ پر لازم کر دیا تھا۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔''

۸۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: ((اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُّطْفَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ! اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۸۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ صادق و مصدوق ہیں، نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کی تخلیق اس کی ماں کے پیٹ میں اس طرح مکمل کی جاتی ہے کہ وہ چالیس روز تک نطفہ رہتا ہے، پھر اتنی مدت جما ہوا خون رہتا ہے۔ پھر اتنی ہی مدت گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے، پھر اللہ چار باتیں لکھنے کے لیے اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے، پس وہ اس کا عمل، اس کی عمر، اس کا رزق اور اس کا بدنصیب یا سعادت مند ہونا لکھتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ پس اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، بے شک تم میں سے کوئی شخص اہل جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے مابین صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر وہ نوشتہ تقدیر غالب آ جاتا ہے تو وہ جہنمیوں کا سا کوئی عمل کر بیٹھتا ہے تو وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے، اور (اسی طرح) تم میں سے کوئی جہنمیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو وہ نوشتہ تقدیر اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جنت کا سا عمل کر لیتا ہے تو وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے۔''

۸۳: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۸۳: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ جہنمیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے، دوسرا آدمی جنتیوں والے عمل کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جہنمی ہوتا ہے، اعمال تو وہ (قابل اعتبار) ہیں جو آخری ہیں۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٩٤) ومسلم (١/ ٢٦٤٣) [وأبو داود (٤٧٠٨)]

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٠٧ واللفظ له) ومسلم (١٧٩/ ١١٢)۔

٨٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ فَقَالَ: ((اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ! اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کو ایک انصاری بچے کے جنازے کی دعوت دی گئی تو میں نے کہا: اللہ کے رسول! جنت کی اس چڑیا کے لیے بشارت ہے، اس نے کوئی برائی کی نہ اس کا وقت پایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! کیا اس کے علاوہ کوئی بات ہے، بے شک اللہ نے جنت کے لیے کچھ لوگ پیدا فرمائے، انہیں جنت ہی کے لیے پیدا فرمایا جبکہ وہ اپنے آباء کی پشت میں تھے اور (اسی طرح) جہنم کے لیے کچھ لوگ پیدا کیے، انہیں جہنم ہی کے لیے پیدا فرمایا جبکہ وہ اپنے آباء کی صلب میں تھے۔“

٨٥: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ: ((اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى......﴾ الْاٰيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۸۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کی جہنم میں اور جنت میں جگہ لکھ دی گئی ہے۔“ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم پھر اپنے نوشتہ تقدیر پر بھروسہ کر لیں۔ اور عمل کرنا چھوڑ دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عمل کرتے رہو، ہر ایک کو، جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے، میسر کر دیا جاتا ہے، جو شخص سعادت مندوں میں سے ہوگا تو اس کے لیے اہل سعادت کے عمل آسان کر دیئے جائیں گے، اور جو شخص بدنصیبوں میں سے ہوا تو اس کے لیے بدنصیبی والے عمل آسان کر دیے جائیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”جس کسی نے اللہ کی راہ میں دیا اور ڈرتا رہا، اور اچھی بات کی تصدیق کی، تو ہم بہت جلد اس کے لیے نیکی کی راہ آسان کر دیں گے۔“

٨٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَتَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهٗ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ: ((كُتِبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَصِيْبُهٗ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰى وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهٗ)). [3]

۸۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے اولاد آدم پر اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا ہے، جسے وہ

[1] رواه مسلم (٣١/ ٢٦٦٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٦٢) ومسلم (٦/ ٢٦٤٧) [والبيهقي في كتاب القضاء والقدر (٤٧)]

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦١٢، ٦٢٤٣) ومسلم (٢٠/ ٢٦٥٧)۔

ضرور پا کر رہے گا، آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے جبکہ نفس تمنا اور آرزو کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔'' اور مسلم کی روایت میں ہے: ''اللہ نے ابن آدم پر اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا ہے، جسے وہ ضرور پا کر رہے گا، آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، ٹانگ کا زنا چل کر جانا ہے، جبکہ نفس تمنا اور آرزو کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔''

٨٧: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُّزَيْنَةَ قَالَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَءَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ مِّنْ قَدَرٍ سَبَقَ اَوْ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُوْنَ بِهٖ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ: ((لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ وَتَصْدِيْقُ ذَالِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا.﴾)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٨٧: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مزینہ قبیلہ کے دو آدمیوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! لوگ جو آج عمل کر رہے ہیں اور اس کے لیے محنت و کوشش کر رہے ہیں، کیا یہ ایسی چیز ہے جس کا فیصلہ کیا جا چکا ہے اور پہلے سے جو تقدیر ہے وہ نافذ ہو چکی ہے، یا وہ اس چیز کی طرف جا رہے ہیں جو ان کے نبی ان کے پاس لے کر آئے اور ان کے خلاف حجت قائم کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا ان کے متعلق فیصلہ ہو چکا اور ان کے بارے میں نافذ ہو چکی، اور اس کی تصدیق اللہ عزوجل کی کتاب میں ہے: ''اور نفس کی قسم! اور اس کی جو کچھ اس نے درست کیا، پھر بدکاری اور پرہیز گاری دونوں کی اسے سمجھ عطا کی۔''

٨٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ رَجُلٌ شَابٌّ وَّاَنَا اَخَافُ عَلٰى نَفْسِيَ الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَآءَ كَاَنَّهٗ يَسْتَاْذِنُهٗ فِي الْاِخْتِصَاءِ. قَالَ: فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ: مِثْلَ ذَالِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ: مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ: مِثْلَ ذٰلِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰى ذَالِكَ اَوْذَرْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

٨٨: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں جوان آدمی ہوں اور مجھے اپنے متعلق زنا کا اندیشہ ہے، جبکہ میرے پاس شادی کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں، گویا کہ وہ آپ سے خصی ہونے کی اجازت طلب کرتے ہیں، راوی بیان کرتے ہیں، آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، پھر میں نے وہی بات عرض کی، آپ پھر خاموش رہے، میں نے پھر وہی عرض کی، آپ پھر خاموش رہے کوئی جواب نہ دیا، میں نے پھر وہی بات عرض کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! تم نے جو کچھ کرنا ہے یا تمہارے ساتھ جو کچھ ہونا ہے اس کے متعلق قلم لکھ کر خشک ہو چکا ہے اب اس کے باوجود تم خصی ہو جاؤ یا چھوڑ دو۔''

٨٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْ اٰدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَّاحِدٍ يُّصَرِّفُهٗ كَيْفَ يَشَآءُ)). ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٨٩: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اولاد آدم کے تمام قلوب، قلب واحد کی طرح رحمان کی دو

---

[1] رواه مسلم (١٠/ ٢٦٥٠) [2] رواه البخاري (٥٠٧٦) [3] رواه مسلم (١٧/ ٢٦٥٤)۔

انگلیوں میں ہیں۔ وہ جیسے چاہتا ہے اسے بدلتا رہتا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر پھیر دینا (یعنی ثابت رکھنا)۔''

٩٠: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ إِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَآءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَآءَ)) ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ......﴾ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٩٠: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا کیا جاتا ہے، پس اس کے والدین اسے یہودی بنا دیتے ہیں، یا اسے نصرانی بنا دیتے ہیں یا اسے مجوسی بنا دیتے ہیں، جیسے جانور صحیح سالم جانور کو جنم دیتا ہے، کیا تم اس میں سے کسی کا کان کٹا ہوا محسوس کرتے ہو؟'' پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ''یہ وہ فطرت ہے، جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اور اللہ کی اس بنائی ہوئی چیز میں کوئی تبدیلی نہ کرو، یہی درست دین ہے۔''

٩١: وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضي الله عنه قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَّنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٩١: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر ہمیں پانچ چیزوں کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا: ''بے شک اللہ سوتا ہے نہ یہ اس کی شان کے لائق ہے کہ وہ سو جائے، وہ میزان کو اوپر نیچے کرتا رہتا ہے۔ رات کا عمل، دن کے عمل سے پہلے اور دن کا عمل رات کے عمل سے پہلے، اس کی طرف پہنچا دیا جاتا ہے، اس کا حجاب نور ہے، اگر وہ اس حجاب کو اٹھا دے تو اس کے چہرے کے انوار، وہاں تک اس کی مخلوق کو جلا دیں جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے۔''

٩٢: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَدُ اللّٰهِ مَلْأٰى لَا تَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّآءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ أَرَءَيْتُمْ مَّا أَنْفَقَ مُذْ خَلَقَ السَّمَآءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَدِهٖ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ وَبِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: ((يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْأٰى)) قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: ((مَلْآنُ سَحَّآءُ لَا يَغِيْضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ)). [3]

٩٢: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، رات دن کی سخاوت اسے کم نہیں کرتی، تم نے دیکھا کہ اس نے زمین و آسمان کی تخلیق کے وقت سے جو خرچ کیا اس نے اس کے ہاتھ کے خزانے میں کوئی کمی نہیں کی، اور اس کا عرش پانی پر ہے، اور میزان اس کے ہاتھ میں ہے وہ اسے پست کرتا اور بلند کرتا ہے۔''

اور مسلم کی روایت میں ہے: ''اللہ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے۔'' ابن نمیر نے کہا: ''دونوں ہاتھ بھرے ہوئے ہیں۔ رات اور دن کی

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٥٨) و مسلم (٢٢/ ٢٦٥٨)۔

[2] رواه مسلم (٢٩٣/ ١٧٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٤٦٨٤) ومسلم (٣٧/ ٩٩٣)۔ ٥ يمين الله ملأي إلخ، رواه مسلم (٣٦/ ٩٩٣)۔

سخاوت اس میں کوئی کمی نہیں کرتی۔‘‘

٩٣: وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ: ((اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ان کے اعمال کے متعلق اللہ بہتر جانتا ہے۔‘‘

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٩٤: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ: اُكْتُبْ قَالَ: مَا اَكْتُبُ قَالَ: اُكْتُبِ الْقَدَرَ فَكَتَبَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا. ❷

۹۴: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا تو اسے فرمایا: لکھو۔ اس نے عرض کیا، کیا لکھوں؟ فرمایا: تقدیر لکھو، اس نے جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ ہونا تھا سب لکھ دیا۔‘‘ ترمذی، اور امام ترمذی نے فرمایا، یہ حدیث سند کے لحاظ سے غریب ہے۔

٩٥: وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ اَلْاٰيَةَ قَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُسْئَلُ عَنْهَا فَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَآءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَآءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ)) فَقَالَ رَجُلٌ: فَفِيْمَ الْعَمَلُ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهٗ بِهِ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهٗ بِهِ النَّارَ)) رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❸

۹۵: مسلم بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا: ’’جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو پیدا کیا۔‘‘ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب ان سے اس آیت کے بارے

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (١٣٨٤) و مسلم (٢٧/ ٢٦٥٩)۔ ❷ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٣١٩ وقال: حسن غريب، ٢١٥٥) ☆ وللحديث المرفوع طرق وهو بها صحيح. روى أبو يعلى في مسنده عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: إن أول شئ خلقه الله القلم و أمره فكتب كل شئ. (٢٣٢٩ وسنده صحيح)۔ ❸ **سنده ضعيف**، رواه مالك فى الموطأ (٢/ ٨٩٨ ح ١٧٢٦) والترمذي (٣٠٧٥ وقال: حسن ومسلم [بن يسار] لم يسمع من عمر) و أبو داود (٤٧٠٣) [والبغوي في شرح السنة (١/ ١٣٨، ١٣٩ ح ٧٧)] ☆ مسلم بن يسار سمعه من نعيم بن ربيعة وهو رجل مجهول، وثقه ابن حبان وحده ولبعض الحديث شواهد معنوية. انظر الاستذكار (٨/ ٢٦١)

میں دریافت کیا گیا تو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، پھر اپنا دایاں ہاتھ ان کی پشت پر پھیرا تو اس سے کچھ اولاد نکالی اور فرمایا: میں نے انہیں جنت کے لیے پیدا کیا ہے اور وہ اہل جنت کے سے عمل کریں گے، پھر ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا تو اس سے کچھ اولاد نکالی تو فرمایا: میں نے انہیں جہنم کے لیے پیدا کیا ہے اور وہ اہل جہنم کے سے عمل کریں گے۔ (یہ سن کر) کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! تو پھر عمل کس لیے کرنا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ کسی بندے کو جنت کے لیے پیدا فرماتا ہے تو اسے اہل جنت کے اعمال پر لگا دیتا ہے حتیٰ کہ وہ اہل جنت کے سے اعمال پر ہی فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اسے جنت میں داخل فرما دیتا ہے، اور جب وہ کسی بندے کو جہنم کے لیے پیدا فرماتا ہے تو اسے جہنمیوں والے اعمال پر لگا دیتا ہے حتیٰ کہ وہ جہنمیوں والے اعمال پر ہی فوت ہوتا ہے تو وہ اسی وجہ سے اس کو جہنم میں داخل کر دیتا ہے۔''

٩٦: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِیْ يَدَيْهِ كِتَابَانِ فَقَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ؟)) قُلْنَا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ: ((لِلَّذِیْ فِیْ يَدِهِ الْيُمْنٰی هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهَا اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا)) ثُمَّ قَالَ لِلَّذِیْ فِیْ شِمَالِهِ: ((هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا)). فَقَالَ اَصْحَابُهٗ: فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ: ((سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ)). ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ: ((فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِی السَّعِيْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

٩٦: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ کے ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں، آپ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ یہ دو کتابیں کیا ہیں؟'' ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جب تک آپ نہ بتائیں، ہم نہیں جانتے، تو آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا: ''یہ کتاب ربّ العالمین کی طرف سے ہے، اس میں جنتیوں، ان کے آباء اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر ان کے آخر پر پورا حساب کر دیا گیا ہے لہٰذا ان میں کوئی کمی بیشی نہیں کی جا سکتی۔'' پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا: ''یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں جہنمیوں، ان کے آباء اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر ان کے آخر پر پورا حساب کر دیا گیا ہے لہٰذا اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی جا سکتی۔'' تو آپ کے صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جب فیصلہ ہو چکا ہے تو پھر عمل کس لیے کرنا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میانہ روی سے درست اعمال کرتے رہو، کیونکہ جنتی شخص سے آخری عمل جنتیوں والا کرایا جائے گا، اگرچہ پہلے اس نے کیسے بھی عمل کیے ہوں، اور جہنمی سے آخری عمل جہنمیوں والا کرایا جائے گا، خواہ اس سے پہلے اس نے کیسے بھی عمل کیے ہوں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے وہ کتابیں رکھ کر فرمایا: ''تمہارا رب بندوں (کے معاملے) سے فارغ ہو چکا، پس ایک گروہ جنت میں اور ایک گروہ جہنم میں جائے گا۔''

٩٧: وَعَنْ اَبِیْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ رُقًی نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰی بِهٖ وَتُقَاةً

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢١٤١ وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب.)

نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدْرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ: ((هِيَ مِنْ قَدْرِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ 1

۹۷: ابوخزامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! راہنمائی فرمائیں، دم جس کے ذریعے ہم دم کراتے ہیں، دوائی، جس کے ذریعے ہم علاج کرتے ہیں، اور بچاؤ کی چیزیں (مثلاً ڈھال وغیرہ) جن کے ذریعے ہم بچاؤ کرتے ہیں۔ کیا یہ اللہ کی تقدیر سے کچھ روک سکتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ (اسباب اختیار کرنا) بھی اللہ کی تقدیر میں سے ہیں۔''

۹۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدْرِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ: ((اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ 2

۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم تقدیر کے بارے میں بحث کر رہے تھے اسی دوران رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے اور آپ سخت ناراض ہوئے حتیٰ کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا گویا آپ کے رخساروں پر انار کے دانے نچوڑ دیے گئے ہیں، تو آپ نے فرمایا: ''کیا تمہیں اس (تقدیر کے مسئلہ پر بحث کرنے) کا حکم دیا گیا، کیا مجھے اس چیز کے ساتھ تمہاری طرف بھیجا گیا ہے؟ تم سے پہلی قوموں نے اس معاملے میں بحث و تنازع کیا تو وہ ہلاک ہو گئیں، میں تمہیں قسم دیتا ہوں اور تم پر واجب کرتا ہوں کہ تم اس مسئلہ پر بحث و تنازع نہ کرو۔''

۹۹: وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ. 3

۹۹: ابن ماجہ نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۰۰: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ فَجَآءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَ السَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ 4

۱۰۰: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ نے آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی (بھر مٹی) سے جو اس نے ساری سطح زمین سے حاصل کی تھی، پیدا فرمایا۔ آدم علیہ السلام کی اولاد زمین (کی رنگت) کی مناسبت سے پیدا ہوئی، ان میں سے کچھ سرخ ہیں کچھ سفید اور کچھ کالے اور کچھ سرخ و سفید کے مابین، کچھ نرم مزاج اور کچھ سخت مزاج، کچھ بری عادات والے اور کچھ پاکیزہ صفات والے۔''

۱۰۱: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهٗ فِيْ ظُلْمَةٍ

---

1 **سنده ضعيف**، رواه أحمد (۳/ ۴۲۱ ح ۱۵۵۵۱۔ ۱۵۵۵٤) والترمذي (۲۰٦٥ وقال: هذا حديث حسن) وابن ماجه (۳٤۳۷) ☆ ابن أبي خزامة مجهول الحال، وثقه الترمذي وحده و لبعض الحديث شواهد، انظر الحديث الآتي (۹۹)۔ 2 **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۱۳۳ وقال: هذا حديث غريب. إلخ) ☆ صالح المري ضعيف، وانظر الحديث الآتي (۹۹) فهو شاهد لبعضه۔ 3 **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (۸٥)۔

4 **إسناده صحيح**، رواہ أحمد (٤/ ٤۰۰ ح ۱۹۸۱۱) والترمذي (۲۹٥٥ وقال: هذا حديث حسن صحيح) وأبوداود (٤٦۹۳) [و صححه ابن حبان (الموارد: ۲۰۸۳) والحاكم (۲/ ۲٦۱، ۲٦۲) ووافقه الذهبي.]

فَاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُّوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ: جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۱۰۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ نے اپنی مخلوق کو اندھیرے میں پیدا فرمایا، پھر ان پر اپنا نور ڈالا، پس جس کو یہ نور میسر آ گیا وہ ہدایت پا گیا اور جو اس سے محروم رہا وہ گمراہ ہو گیا، پس میں اسی لیے کہتا ہوں، اللہ کے علم پر قلم خشک ہو چکا ہے۔“

۱۰۲: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ: ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ)) فَقُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ: ((نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَآءُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ یہ دعا کیا کرتے تھے: دلوں کو بدلنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا، میں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! ہم آپ پر اور آپ کی شریعت پر ایمان لا چکے، تو کیا آپ کو ہمارے بارے میں اندیشہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، کیونکہ دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے انہیں بدلتا رہتا ہے۔“

۱۰۳: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيْشَةٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ يُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۱۰۳: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دل کی مثال ایسے ہے جیسے کسی بیابان میں کوئی (پرندے کا) پر ہو۔ جسے ہوائیں ہر آن الٹ پلٹ کرتی ہوں۔“

۱۰۴: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ: يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَ الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۱۰۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ وہ چار چیزوں پر ایمان لے آئے، وہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، وہ موت اور موت کے بعد زندہ کیے جانے پر ایمان رکھتا ہو اور وہ تقدیر پر ایمان رکھتا ہو۔“

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٢/ ١٧٦ ح ٦٦٤٤ ب) والترمذي (٢٦٤٢ وقال: هذا حديث حسن.) [وصححه ابن حبان (الموارد: ١٨١٢) والحاكم (١/ ٣٠) ووافقه الذهبي-] [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١٤٠ وقال: هذا حديث حسن.) وابن ماجه (٣٨٣٤) [وصححه الحاكم (١/ ٥٢٦) ووافقه الذهبي.] ☆ في سند الترمذي: الأعمش مدلس وعنعن وفي سند ابن ماجه: يزيد بن أبان الرقاشي ضعيف وحديث مسلم (٢٦٥٤) يغني عنه وانظر الحديث السابق (٨٩)۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٤٠٨ ح ١٩٨٩٥) [وابن ماجه (٨٨) والبغوي في شرح السنة (١/ ١٦٤ ح ٨٧ واللفظ له)] ☆ يزيد الرقاشي ضعيف وقال أبو موسى الأشعري رضي الله عنه: إنما سمي القلب قلبًا لتقلبه و إنما مثل القلب مثل ريشة بفلاة من الأرض. (مسند علي بن الجعد: ١٤٥٠ وسنده صحيح)۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١٤٥) وابن ماجه (٨١) [وصححه ابن حبان (الإحسان: ١٧٨) والحاكم (١/ ٣٣) ووافقه الذهبي.] ☆ رواه ربعي عن رجل عن علي رضي الله عنه فالسند معلل۔

١٠٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِیْ لَیْسَ لَهُمَا فِی الْإِسْلَامِ نَصِیْبٌ اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِیَّةُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ. [1]

۱۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں یعنی مرجیہ اور قدریہ۔'' ترمذی: اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

١٠٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((يَكُوْنُ فِیْ أُمَّتِیْ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَذٰلِكَ فِی الْمُكَذِّبِیْنَ بِالْقَدَرِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِیُّ نَحْوَهٗ. [2]

۱۰۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت میں زمین میں دھنس جانا اور صورتیں بدل جانا ہو گا اور یہ حال تقدیر کو جھٹلانے والوں میں ہو گا۔''

١٠٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَإِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں، پس اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ فوت ہو جائیں تو ان کے جنازے میں نہ جاؤ۔''

١٠٨: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُجَالِسُوْا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۰۸: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قدریوں کو اپنی مجلسوں میں بٹھاؤ نہ انہیں سلام کرنے میں پہل کرو (اور نہ ان سے فیصلے کراؤ اور نہ ہی ان سے مناظرہ کرو)''

١٠٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِیٍّ يُجَابُ: اَلزَّائِدُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ أَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ أَعَزَّهُ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحُرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِیْ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی الْمَدْخَلِ وَرَزِيْنٌ فِیْ كِتَابِهٖ. [5]

۱۰۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھ قسم کے لوگوں پر میں نے لعنت کی اور اللہ نے بھی ان پر لعنت کی، اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے، اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا، اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا، طاقت کے بل بوتے پر مسلط ہونے والا شخص تا کہ وہ کسی ایسے شخص کو معزز بنائے جسے اللہ نے ذلیل بنایا ہو، اور کسی ایسے شخص کو ذلیل بنا دے جسے اللہ نے معزز بنایا ہو، اللہ

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١٤٩ وقال: هذا حديث حسن غريب.) [وابن ماجه (٦٢)] ☆ نزار ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٦١٣) والترمذي (٢١٥٣ واللفظ له و ٢١٥٢ وحسنه۔) [وابن ماجه (٤٠٦١) وسيأتي طرفه (١١٦)] [3] **سنده ضعيف والحديث صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٨٦ ح ٥٥٨٤، ٢/ ١٢٥ ح ٦٠٧٧) و أبو داود (٤٦٩١ واللفظ له) ☆ أبو حازم سلمة بن دينار لم يسمع من ابن عمر رضي الله عنه فالسند منقطع وله شاهد صحيح عند الطبراني فى الأوسط (٥/ ١١٤ ح ٤٢١٧)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٧١٠، ٤٧٢٠) [وصححه ابن حبان: الموارد ١٨٢٥] ☆ حكيم بن شريك مجهول الحال و ثقه ابن حبان وحده وسكت الحاكم على حديثه (١/ ٨٥) ولم يصححه ـ [5] **حسن**، رواه البيهقي فى المدخل (لم أجده، ورواه في شعب الإيمان: ٤٠١٠، ٤٠١١) ورزين في كتابه (لم أجده) [والترمذي (٢١٥٤) وصححه ابن حبان (الموارد: ٥٢) والحاكم (١/ ٣٦ على اختلاف فى السند) ووافقه الذهبي۔] .

کے حرم کی بے حرمتی کرنے والا، میری اولاد کی بے حرمتی کرنے والا اور میری سنت کو ترک کرنے والا۔‘‘

۱۱۰: وَعَنْ مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۱۱۰: مطر بن عکامس بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب اللہ کسی بندے کے متعلق فیصلہ فرماتا ہے کہ اسے فلاں جگہ موت آ جائے تو وہ اس شخص کے لیے اس جگہ کوئی ضرورت پیدا کر دیتا ہے۔‘‘

۱۱۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: ((مِنْ اٰبَائِهِمْ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بِلَا عَمَلٍ قَالَ: ((اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ)) قُلْتُ: فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِيْنَ؟ قَالَ: ((مِنْ اٰبَائِهِمْ)) قُلْتُ: بِلَا عَمَلٍ. قَالَ: ((اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۱۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مومنوں کے بچے (ان کے بارے میں کیا حکم ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اپنے آباء کے ساتھ ہوں گے۔‘‘ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! عمل کے بغیر ہی، آپ نے فرمایا: ’’انہوں نے جو کرنا تھا اللہ اس سے بخوبی واقف ہے۔‘‘ میں نے عرض کیا: تو مشرکین کے بچے؟ آپ نے فرمایا: ’’وہ بھی اپنے آباء کے ساتھ۔‘‘ میں نے عرض کیا عمل کے بغیر ہی، آپ نے فرمایا: ’’انہوں نے جو کرنا تھا، اللہ اس سے بخوبی واقف تھا۔‘‘

۱۱۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُوْدَةُ فِي النَّارِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [3]

۱۱۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’زندہ درگور کرنے والی اور جس کی خاطر زندہ درگور کیا گیا جہنمی ہیں۔‘‘

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۱۳: عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَغَ اِلٰى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَلْقِهٖ مِنْ خَمْسٍ مِنْ اَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَمَضْجَعِهٖ وَاَثَرِهٖ وَرِزْقِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

۱۱۳: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’بے شک اللہ عزوجل ہر بندے کی تخلیق سے متعلق اس کی پانچ

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٢٢٧ ح ٢٢٣٣٢) والترمذي (٢١٤٦ وقال: هذا حديث حسن غريب و ٢١٤٧) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (١/ ٤٢، ٣٤٧) ووافقه الذهبي -]

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٧١٢) [والآجري في الشريعة ص ١٩٥ ح ٤٠٥] ☆ بقية: صرح بالسماع وتابعه محمد بن حرب، وللحديث طريق آخر عند أحمد (٤/ ٧٦)

[3] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٧١٧) [وابن حبان، الموارد: ٦٧] ☆ وللحديث شواهد۔

[4] **صحيح**، رواه أحمد (٥/ ١٩٧ ح ٢٢٠٦٦ و ٢٢٠٦٥) [وابن أبي عاصم في السنة: ٣٠٣ وصححه ابن حبان، الموارد: ١٨١١] ☆ فرج بن فضالة: تابعه مروان بن محمد وللحديث طرق۔

چیزوں، اس کی عمر، اس کے عمل، اس کے مرنے اور دفن ہونے کی جگہ، اس کے نقوش اور اس کے رزق سے فارغ ہو چکا۔‘‘

١١٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْقَدْرِ يُسْئَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ فِيْهِ لَمْ يُسْئَلْ عَنْهُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’جس نے تقدیر کے متعلق ذرا بھی بات کی تو روز قیامت اس سے اس کے متعلق باز پرس ہوگی اور جس نے اس کے متعلق کوئی بات نہ کی اس سے باز پرس نہیں ہوگی۔‘‘

١١٥: وَعَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: اَتَيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ: لَهٗ قَدْ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِّنَ الْقَدْرِ فَحَدِّثْنِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّذْهِبَهٗ مِنْ قَلْبِيْ فَقَالَ: لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ اَهْلَ سَمٰوَاتِهٖ وَاَهْلَ اَرْضِهٖ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهٗ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ وَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ وَ تَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَاَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَالِكَ قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذَالِكَ ثُمَّ اَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَالِكَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۱۵: ابن دیلمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو میں نے انہیں کہا: میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ شبہ سا ہے، پس آپ مجھے کوئی حدیث سنائیں، امید ہے کہ اللہ اسے میرے دل سے دور کر دے، تو انہوں نے فرمایا: اگر اللہ عزوجل آسمان اور زمین والوں کو عذاب دینا چاہے تو وہ انہیں عذاب دینے میں ظالم نہیں ہوگا، اور اگر وہ ان پر رحم فرمائے تو ان کے لیے اس کی رحمت ان کے اعمال سے بہتر ہوگی، اور اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کر دو تو اللہ اسے قبول نہیں کرے گا حتیٰ کہ تم تقدیر پر ایمان لے آؤ اور تم جان لو کہ جو کچھ تمہیں پہنچا وہ تم سے خطا نہیں ہو سکتا تھا اور جو کچھ تم سے خطا ہو گیا وہ تمہیں پہنچ نہیں سکتا تھا، اور اگر تم اس عقیدے کے علاوہ کسی اور عقیدے پر فوت ہو گئے تو تم جہنم میں جاؤ گے، ابن دیلمی بیان کرتے ہیں، پھر میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا: پھر میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا، پھر میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے اسی کی مثل نبی ﷺ سے حدیث بیان کی۔‘‘

١١٦: وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ فُلَانًا يُقْرِأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ: اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ)) اَوْ: ((فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ)) اَوْ: ((قَذْفٌ فِيْ اَهْلِ الْقَدْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ. [3]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٨٤) ☆ وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف لا تفاقهم على ضعف يحيى بن عثمان، وشيخه (يحيى بن عبدالله بن أبي مليكة) لين الحديث."

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٨٢، ١٨٣ ح ٢١٩٢٢ و ٥/ ١٨٥ ح ٢١٩٤٧ و ٥/ ١٨٩ ح ٢١٩٩٢) وأبوداود (٤٦٩٩) وابن ماجه (٧٧) [والبيهقي في كتاب القضاء والقدر (٢٠٠) وصححه ابن حبان (الموارد: ١٨١٧)]۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢١٥٢) وأبو داود (٤٦١٣) وابن ماجه (٤٠٦١) [وتقدم طرفه: ١٠٦]۔

۱۱۶: نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو اس نے کہا: فلاں شخص آپ کو سلام کہتا ہے، تو انہوں نے کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ اس نے بدعت ایجاد کی ہے، پس اگر تو اس نے بدعت ایجاد کی ہے تو پھر میری طرف سے اسے سلام نہ کہنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت میں یا اس امت میں، زمین میں دھنسنا، صورتیں مسخ ہو جانا یا آسمان سے پتھروں کی بارش ہونا ہوگا۔'' ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ، امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۷: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلَتْ خَدِيجَةُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ وَلَدَيْنِ مَاتَا لَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هُمَا فِي النَّارِ)) قَالَ: فَلَمَّا رَأَى الْكَرَاهَةَ فِي وَجْهِهَا قَالَ: ((لَوْرَاَيْتِ مَكَانَهُمَا لَاَبْغَضْتِهِمَا)) قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَوَلَدِيْ مِنْكَ؟ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَوْلَادَهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَوْلَادَهُمْ فِي النَّارِ)) ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ......﴾ رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۱۱۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زمانہ جاہلیت میں وفات پانے والے اپنے دو بچوں کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جہنم میں ہیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، جب آپ نے ان کے چہرے پر ناگواری کے اثرات دیکھے تو فرمایا: ''اگر آپ ان دونوں کی جگہ دیکھ لیں تو آپ ان سے بغض رکھیں۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ سے جو میری اولاد پیدا ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جنت میں۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن اور ان کی اولاد جنت میں، مشرک اور ان کی اولاد جہنم میں۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان لانے میں ان کی پیروی کی تو ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے ساتھ ملا دیں گے۔''

۱۱۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبِيْصًا مِّنْ نُوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى اٰدَمَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ: ذُرِّيَّتُكَ فَرَاٰى رَجُلًا مِّنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِيْصُ مَابَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ: اَیْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ: دَاوٗدُ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهٗ قَالَ: سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ: رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمُرِيْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَلَمَّا انْقَضٰى عُمْرُ اٰدَمَ اِلَّا اَرْبَعِيْنَ جَآءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اٰدَمُ: اَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمُرِيْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ: اَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاوٗدَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِيَ اٰدَمُ فَاَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَخَطِئَ اٰدَمُ وَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۱۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا تو ان کی پشت سے وہ تمام روحیں، جنہیں اس نے ان کی اولاد سے روز قیامت تک پیدا کرنا تھا، نکل آئیں، اور ان میں سے ہر انسان کی پیشانی پر نور کا ایک نشان لگا دیا، پھر انہیں آدم علیہ السلام پر پیش کیا تو انہوں نے عرض کیا: میرے پروردگار! یہ کون ہیں؟ فرمایا: تمہاری اولاد، پس انہوں نے اُن میں ایک شخص کو دیکھا تو اس کی پیشانی کا نشان انہیں بہت اچھا لگا، تو انہوں نے عرض کیا، میرے پروردگار!

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه [عبدالله بن] أحمد (في زوائد المسند ١/ ١٣٤، ١٣٥ح ١١٣١) ☆ محمد بن عثمان: مجهول لم يوثقه غير ابن حبان، وللحديث شواهد ضعيفة۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٠٧٦ وقال: هذا حديث حسن صحيح) [وصححه الحاكم ٢/ ٥٨٦-]

یہ کون ہے؟ فرمایا: داوٗد علیہ السلام، تو انہوں نے عرض کیا، میرے پروردگار! آپ نے اس کی کتنی عمر مقرر کی ہے؟ فرمایا: ساٹھ سال، انہوں نے عرض کیا: پروردگار! میری عمر سے چالیس سال اسے مزید عطا فرما دے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدم علیہ السلام کی عمر کے چالیس برس باقی رہ گئے تو ملک الموت ان کے پاس آیا تو آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا میری عمر کے چالیس برس باقی نہیں رہتے؟ اس نے جواب دیا کیا آپ نے وہ اپنے بیٹے داوٗد علیہ السلام کو نہیں دیے تھے؟ آدم علیہ السلام نے انکار کر دیا، اسی طرح اس کی اولاد نے بھی انکار کیا، آدم علیہ السلام بھول گئے اور اس درخت سے کچھ کھا لیا، تو اب اس کی اولاد بھی بھول جاتی ہے، اور آدم علیہ السلام نے خطا کی اور اس کی اولاد بھی خطا کار ہے۔''

۱۱۹: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ حِیْنَ خَلَقَهٗ فَضَرَبَ کَتِفَهُ الْیُمْنٰی فَاَخْرَجَ ذُرِّیَّةً بَیْضَآءَ کَاَنَّهُمُ الذَّرُّ وَ ضَرَبَ کَتِفَهُ الْیُسْرٰی فَاَخْرَجَ ذُرِّیَّةً سَوْدَآءَ کَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ فَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ یَمِیْنِهٖ: اِلَی الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِیْ وَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ کَتِفِهِ الْیُسْرٰی: اِلَی النَّارِ وَلَآ اُبَالِیْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۱۱۹: ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ جب انہیں پیدا فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دائیں کندھے پر مارا اور سفید اولاد کو نکالا جیسے چیونٹیاں ہوں، اور اس نے ان کے بائیں کندھے پر مارا تو کالی اولاد نکالی جیسے کوئلہ ہو، تو اللہ نے ان کی دائیں طرف والوں کے متعلق فرمایا: یہ جنتی ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اور جو ان کے بائیں کندھے کی طرف تھے ان کے متعلق فرمایا: یہ جہنمی ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔''

۱۲۰: وَعَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ یُقَالُ لَهٗ: اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ دَخَلَ عَلَیْهِ اَصْحَابُهٗ یَعُوْدُوْنَهٗ وَهُوَ یَبْکِیْ فَقَالُوْا لَهٗ: مَا یُبْکِیْكَ اَلَمْ یَقُلْ لَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ اَقِرَّهٗ حَتّٰی تَلْقَانِیْ قَالَ: بَلٰی! وَلٰکِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَبَضَ بِیَمِیْنِهٖ قَبْضَةً وَّاُخْرٰی بِالْیَدِ الْاُخْرٰی وَقَالَ هٰذِهٖ لِهٰذِهٖ وَهٰذِهٖ لِهٰذِهٖ وَلَآ اُبَالِیْ)). وَلَآ اَدْرِیْ فِیْ اَیِّ الْقَبْضَتَیْنِ اَنَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۱۲۰: ابونضرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے ابوعبداللہ نامی صحابی بیمار ہو گئے تو ان کے ساتھی ان کی عیادت کے لیے آئے تو وہ رو رہے تھے، انہوں نے کہا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ سے یہ نہیں فرمایا اپنی مونچھیں کترا ؤ، پھر اس پر قائم رہو حتیٰ کہ تم (حوض کوثر پر) مجھ سے آملو، انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ ضرور فرمایا تھا۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ عزوجل نے اپنے دائیں ہاتھ سے مٹھی بھری، اور دوسرے ہاتھ سے دوسری، اور فرمایا: یہ اس (جنت) کے لیے ہے اور یہ اس (جہنم) کے لیے ہے، اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔'' جبکہ مجھے معلوم نہیں کہ میں ان دو مٹھیوں میں سے کس میں ہوں۔''

۱۲۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اَخَذَ اللّٰهُ الْمِیْثَاقَ مِنْ ظَهْرِ اٰدَمَ بِنَعْمَانَ یَعْنِیْ عَرَفَةَ فَاَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهٖ کُلَّ ذُرِّیَّةٍ ذَرَاَهَا فَنَثَرَهُمْ بَیْنَ یَدَیْهِ کَالذَّرِّ ثُمَّ کَلَّمَهُمْ قُبُلًا قَالَ: ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِنَّا کُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِیْنَ اَوْتَقُوْلُوْا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَکُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِکُنَا

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٦/ ٤٤١ ح ٢٨٠٣٦)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٦٨ ح ٢٠٩٤٤، ٤/ ١٧٦ ح ١٧٧٣٦)۔

بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ.﴾)) رَوَاهُ اَحْمَدُ[1]

۱۲۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے عرفہ کے نزدیک مقام نعمان پر اولاد آدم سے عہد لینے کا ارادہ فرمایا تو ان کی صلب سے (ان کی) تمام اولاد کو ''جسے پیدا کرنا تھا'' نکالا تو انہیں ان کے سامنے بکھیر دیا، جیسے چیونٹیاں ہوں، پھر ان سے براہ راست خطاب کیا تو فرمایا: ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں۔ ہم اس پر گواہ ہیں (یہ اقرار اس لیے لیا گیا) کہ کہیں قیامت کے دن تم یہ نہ کہو کہ ہم تو اس حقیقت سے محض بے خبر تھے، یا یوں کہو کہ شرک تو ہمارے آباء نے کیا تھا، ہم تو ان کی اولاد ہیں جو ان کے بعد آئے، کیا تو ہمیں ان غلط کاروں کے کاموں پر ہلاک کردے گا۔''

۱۲۲: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ......﴾ قَالَ: جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ اَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوْا ثُمَّ اَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ: ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى﴾ قَالَ: فَاِنِّيْ اُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ وَاُشْهِدُ عَلَيْكُمْ اَبَاكُمْ اٰدَمَ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا. اِعْلَمُوْا اَنَّهُ لَا اِلٰهَ غَيْرِيْ وَلَا رَبَّ غَيْرِيْ وَلَا تُشْرِكُوْا بِيْ شَيْئًا اِنِّيْ سَاُرْسِلُ اِلَيْكُمْ رُسُلِيْ يُذَكِّرُوْنَكُمْ عَهْدِيْ وَمِيْثَاقِيْ وَاُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِيْ قَالُوْا: شَهِدْنَا بِاَنَّكَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ فَاَقَرُّوْا بِذٰلِكَ وَرُفِعَ عَلَيْهِمْ اٰدَمُ علیہ السلام يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ فَرَاَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيْرَ وَحَسَنَ الصُّوْرَةِ وَدُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ: رَبِّ لَوْلَا سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ: اِنِّيْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْكَرَ وَرَاَى الْاَنْبِيَآءَ فِيْهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّوْرُ خُصُّوْا بِمِيْثَاقٍ اٰخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ﴾ اِلٰى قَوْلِهِ: ﴿عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ﴾ كَانَ فِيْ تِلْكَ الْاَرْوَاحِ فَاَرْسَلَهُ اِلٰى مَرْيَمَ علیہا السلام فَحُدِّثَ عَنْ اُبَيٍّ اَنَّهُ دَخَلَ مِنْ فِيْهَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ[2]

۱۲۲: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اللہ عزوجل کے فرمان: ''جب آپ کے رب نے بنی آدم سے ان کی پشت سے ان کی نسل کو نکالا'' کی تفسیر میں فرمایا: اس نے ان کو جمع کیا تو ان کی مختلف اصناف بنا دیں، پھر ان کی تصویر کشی کی، انہیں بولنے کو کہا تو انہوں نے کلام کیا، پھر ان سے عہد و میثاق لیا اور انہیں ان کی جانوں پر گواہ بنایا: ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں'' پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں ساتوں آسمانوں، ساتوں زمینوں اور تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو تم پر گواہ بناتا ہوں کہ کہیں تم روز قیامت یہ نہ کہو: ہمیں اس کا پتہ نہیں، جان لو کہ میرے سوا کوئی معبود برحق ہے نہ کوئی رب، میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا، میں اپنے رسول تمہاری طرف بھیجوں گا وہ میرا عہد و میثاق تمہیں یاد دلاتے رہیں گے۔ اور میں اپنی کتابیں تم پر نازل فرماؤں گا، تو انہوں نے کہا: ہم گواہی

[1] **سنده حسن**، رواه أحمد (۱/ ۲۷۲ ح ۲٤٥٥) [والنسائي في الكبرى (٦/ ۳٤۷ ح ۱۱۱۹۱) و صححه الحاكم (۱/ ۲۷، ۲/ ٥٤٤) ووافقه الذهبي.] ☆ وللحديث شواهد منها ما رواه الطبري في تفسيره (۹/ ۷٥، ۷٦) بسند صحيح عن ابن عباس موقوفًا وله حكم المرفوع۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه [عبدالله بن] أحمد (٥/ ۱۳٥ ح ۲۱٥٥۲) [والفريابي في كتاب القدر: ٥۲] ☆ سليمان التيمي مدلس وعنعن وباقي السند حسن وللحديث شاهد ضعيف عند الحاكم (۲/ ۳۲۳-۳۲٤ ح ۳۲٥٥)۔

دیتے ہیں کہ تو ہمارا رب اور ہمارا معبود ہے۔ تیرے سوا ہمارا کوئی رب ہے نہ کوئی معبود، انہوں نے اس کا اقرار کرلیا، اور آدم علیہ السلام کو ان پر ظاہر کیا گیا، وہ انہیں دیکھنے لگے تو انہوں نے غنی و فقیر اور خوبصورت و بدصورت کو دیکھا تو عرض کیا، پروردگار! تو نے اپنے بندوں میں مساوات کیوں نہیں کی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ میرا شکر کیا جائے، اور انہوں نے انبیا علیہم السلام کو دیکھا، ان میں چراغوں کی طرح تھے ان پر نور (برس رہا) تھا، اور ان سے رسالت و نبوت کے بارے میں خصوصی عہد لیا گیا، اللہ تعالیٰ کے فرمان سے یہی عہد مراد ہے ”اور جب ہم نے تمام نبیوں سے، آپ سے، نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم علیہم السلام سے عہد لیا تھا۔“ عیسیٰ علیہ السلام ان ارواح میں تھے تو اللہ نے انہیں مریم علیہا السلام کی طرف بھیجا۔ ابی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا گیا کہ اس (روح) کو مریم علیہا السلام کے منہ کے ذریعے داخل کیا گیا۔

۱۲۳: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَتَذَا كَرُ مَا يَكُوْنُ اِذْقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَكَانِهٖ فَصَدِّقُوْهُ وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهٖ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ يَصِيْرُ اِلٰى مَاجُبِلَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۱۲۳: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں باہم بات چیت کررہے تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم کسی پہاڑ کے بارے میں سنو کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے تو اس بات کی تصدیق کردو۔ اور جب تم کسی آدمی کے بارے میں سنو، اس نے اپنی عادت بدل لی ہے تو اس کے متعلق بات کی تصدیق نہ کرو، کیونکہ وہ اپنی جبلت پر کاربند رہے گا۔“

۱۲۴: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ يُصِيْبُكَ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِيْ اَكَلْتَ قَالَ: ((مَا أَصَابَنِيْ شَيْءٌ مِّنْهَا اِلَّا وَهُوَ مَكْتُوْبٌ عَلَيَّ وَاٰدَمُ فِيْ طِيْنَتِهٖ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۲۴: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے جو زہر آلود بکری کھائی تھی اس کی وجہ سے آپ ہر سال تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس سے جو بھی تکلیف پہنچی ہے وہ تو میرے متعلق اس وقت لکھ دی گئی تھی جب آدم علیہ السلام ابھی مٹی کی صورت میں تھے۔“

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٤٤٣ ح ٢٨٠٤٧) ☆ الزهري عن أبي الدرداء رضي الله عنه: منقطع۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٥٤٦) ☆ أبو بكر العنسي مجهول كما قال ابن عدي وقال الحافظ ابن حجر في تقريب التهذيب: "وأنا أحسب أنه ابن أبي مريم الذي تقدم" وأبو بكر بن أبي مريم ضعيف مختلط۔

بَابُ اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ

عذاب قبر کے اثبات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٢٥: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذَالِكَ قَوْلُهُ: ﴿ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ﴾)) وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ...... ﴾ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۲۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مسلمان سے قبر میں (اس کے رب، نبی اور دین کے بارے میں) سوال کیا جائے وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ یہ کہنا اللہ کے اس فرمان کے مطابق ہے: ''اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں سچی بات پر دنیا و آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔'' اور ایک روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی، پوچھا جائے گا: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہے گا: میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔''

١٢٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ. فَيُقَالُ لَهُ: اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَّاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَالرَّجُلِ فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ. فَيُقَالُ لَهُ: لَادَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَّسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٦٩٩) ومسلم (٢٨٧١/ ٧٣) والرواية الثانية له۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٧٤) و مسلم (٢٨٧٠/ ٧٠)۔

۱۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندے کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے، اور اس کے ساتھی واپس چلے جاتے ہیں، تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ (اسی اثنا میں) دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں تو وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں: تم اس شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟ جو مومن ہے، تو وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اسے کہا جاتا ہے: جہنم میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لو، اللہ نے اس کے بدلے میں تمہیں جنت میں ٹھکانہ دے دیا ہے۔ وہ ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھتا ہے، رہا منافق و کافر شخص، تو اسے بھی کہا جاتا ہے۔ تم اس شخص کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟ تو وہ کہتا ہے: میں نہیں جانتا، میں وہی کچھ کہتا تھا جو کچھ لوگ کہا کرتے تھے، اسے کہا جائے گا: تم نے (حق بات) سمجھنے کی کوشش کی نہ پڑھنے کی، اسے لوہے کے ہتھوڑوں کے ساتھ ایک ساتھ مارا جائے گا تو وہ چیختا چلاتا ہے جسے جن و انس کے سوا اس کے قریب ہر چیز سنتی ہے۔'' بخاری، مسلم۔ اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

۱۲۷: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۲۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے۔ تو صبح و شام اس کا ٹھکانہ اسے دکھایا جاتا ہے۔ اگر تو وہ جنتی ہے تو وہ اہل جنت سے ہے، اور اگر وہ جہنمی ہے تو پھر وہ اہل جہنم میں سے ہے، پس اسے کہا جائے گا: یہ تمہارا ٹھکانہ ہے حتیٰ کہ اللہ قیامت کے دن تمہیں اس کے لیے دوبارہ زندہ کرے گا۔''

۱۲۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا: اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ: ((نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ)) قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۲۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی تو اس نے عذاب قبر کا ذکر کیا اور ان سے کہا: اللہ آپ کو عذاب قبر سے بچائے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے عذاب قبر کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''ہاں، عذاب قبر حق ہے۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے دیکھا کہ آپ اس کے بعد جب بھی نماز پڑھتے تو عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرتے تھے۔

۱۲۹: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَائِطٍ لِّبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَّهٗ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ حَادَتْ بِهٖ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ فَقَالَ: ((مَنْ يَّعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ؟)) قَالَ رَجُلٌ: اَنَا قَالَ: ((فَمَتٰى مَاتُوْا؟)) قَالَ: فِي الشِّرْكِ فَقَالَ: ((اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٧٩) ومسلم (٦٥/ ٢٨٦٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٧٢) ومسلم (١٢٥/ ٥٨٦)۔

اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِیْ اَسْمَعُ مِنْهُ)) ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)) قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)). قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔ قَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)) قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۲۹: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس اثنا میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار بنونجار کے باغ میں تھے جبکہ ہم بھی آپ کے ساتھ تھے کہ اچانک خچر بدکا، قریب تھا کہ وہ آپ کو گرا دیتا، وہاں پانچ، چھ قبریں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان قبروں والوں کو کون جانتا ہے؟'' ایک آدمی نے عرض کیا، میں: آپ نے فرمایا: ''وہ کب فوت ہوئے تھے؟'' اس نے کہا: حالت شرک میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اس امت کے لوگوں کا ان کی قبروں میں امتحان لیا جائے گا، اگر ایسے نہ ہوتا کہ تم دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ عذاب قبر تمہیں سنا دے جو میں سن رہا ہوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا رخ انور ہماری طرف کرتے ہوئے فرمایا: ''جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔'' انہوں نے عرض کیا: ہم عذاب جہنم سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔'' انہوں نے کہا: ہم عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ظاہری و باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔'' انہوں نے کہا: ہم ظاہری و باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔'' انہوں نے کہا: ہم دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱۳۰: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اُقْبِرَ الْمَيِّتُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا: الْمُنْكَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّكِيْرُ فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: هُوَ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ: نَمْ فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِیْ فَاُخْبِرُهُمْ فَيَقُوْلَانِ: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لَا يُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهٗ لَا اَدْرِیْ فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ: الْتَئِمِیْ عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2]

۱۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب میت کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ تو سیاہ فام نیلی آنکھوں والے دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں، ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ پس وہ کہتے ہیں؟ تم اس شخص کے

[1] رواه مسلم (٦٧/ ٢٨٦٧)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٠٧١ وقال: حسن غريب.) [وصححه ابن حبان (الإحسان: ٣١٠٧)]

بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟ تو وہ کہتا ہے: وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں ۔ وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: ہمیں پتہ تھا کہ تم یہی کہو گے، پھر اس کی قبر کو طول وعرض میں ستر ستر ہاتھ کشادہ کر دیا جاتا ہے، پھر اس کے لیے اس میں روشنی کر دی جاتی ہے، پھر اسے کہا جاتا ہے: سو جاؤ، وہ کہتا ہے: میں اپنے گھر والوں کے پاس واپس جانا چاہتا ہوں تا کہ انہیں بتا آؤں، لیکن وہ کہتے ہیں دلہن کی طرح سو جا، جسے اس کے گھر کا عزیز ترین فرد ہی بیدار کرتا ہے، حتیٰ کہ اللہ اسے اس کی خواب گاہ سے بیدار کرے گا، اور اگر وہ منافق ہوا تو وہ کہے گا: میں نے لوگوں کو ایک بات کرتے ہوئے سنا، تو میں نے بھی ویسے ہی کہہ دیا، میں کچھ نہیں جانتا، وہ فرشتے کہتے ہیں: ہمیں پتہ تھا کہ تم یہی کہو گے، پس زمین سے کہا جاتا ہے: اس پر تنگ ہو جا، وہ اس پر تنگ ہو جاتی ہے ۔ اس سے اس کی ادھر کی پسلیاں ادھر آ جائیں گی، پس اسے اس میں مسلسل عذاب ہوتا رہے گا حتیٰ کہ اللہ اس کی اس خواب گاہ سے اسے دوبارہ زندہ کرے گا۔''

۱۳۱: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ: هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: وَمَا يُدْرِيْكَ فَيَقُوْلُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَ صَدَّقْتُ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ اَلْاٰيَةَ. قَالَ: فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ لَهٗ قَالَ: فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ: وَيُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ اَنْ كَذَبَ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَ افْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ قَالَ: فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا قَالَ: وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهٗ اَعْمٰى اَصَمَّ مَعَهٗ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيْدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِهَا ضَرْبَةً يَّسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيْرُ تُرَابًا ثُمَّ يُعَادُ فِيْهِ الرُّوْحُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۳۱: براء بن عازب رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں، تو اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں، تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے، پھر وہ پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے، پھر وہ پوچھتے ہیں: یہ آدمی جو تم میں مبعوث کیے گئے تھے، وہ کون تھے؟ وہ جواب دے گا وہ اللہ کے رسول ہیں، وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: تمہیں کس نے بتایا؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، تو میں اس پر ایمان لے آیا اور تصدیق کی، اس کا یہ جواب دینا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق ہے: ''اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں، سچی بات پر ثابت قدم رکھتا ہے۔''

---

[1] **حسن**، دون قوله: "فيصير ترابًا ثم يعاد فيه الروح" لأن فيه الأعمش مدلس و لم يصرح بالسماع في هذا اللفظ.
رواه أحمد (٤/ ٢٨٧، ٢٨٨ ح ١٨٧٣٣) وأبو داود (٣٢١٢، ٤٧٥٣) [ورواه الحاكم (١/ ٣٧-٣٨ ح ١٠٧) والطبراني في الأحاديث الطوال (المعجم الكبير ٢٥/ ٢٣٨-٢٤٠ ح ٢٥) وسنده حسن وصححه البيهقي في شعب الإيمان: ٣٩٥]

فرمایا: آسمان سے آواز دینے والا آواز دیتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، اسے جنتی بچھونا بچھا دو، جنتی لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو، وہ کھول دیا جاتا ہے، وہاں سے معطر بادنسیم اس کے پاس آتی ہے، اور اس کی حدنگاہ تک اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کی موت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹایا جاتا ہے، دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں، تو وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا، پھر وہ پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا، پھر وہ پوچھتے ہیں: وہ شخص جو تم میں مبعوث کیے گئے تھے، کون تھے؟ پھر وہی جواب دیتا ہے: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا، آسمان سے آواز دینے والا آواز دیتا ہے: اس نے جھوٹ بولا، لہٰذا اسے جہنم سے بستر بچھا دو۔ جہنم سے لباس پہنا دو اور اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو، فرمایا: جہنم کی حرارت اور وہاں کی گرم لو اس تک پہنچے گی، فرمایا: اس کی قبر اس پر تنگ کر دی جاتی ہے، حتیٰ کہ اس کی ادھر کی پسلیاں ادھر نکل جاتی ہیں۔ پھر ایک اندھا اور بہرا داروغہ اس پر مسلط کر دیا جاتا ہے۔ جس کے پاس لوہے کا بڑا ہتھوڑا ہوتا ہے، اگر اسے پہاڑ پر مارا جائے تو وہ مٹی ہو جائے، وہ اس کے ساتھ اسے مارتا ہے تو جن و انس کے سوا مشرق و مغرب کے مابین موجود ہر چیز اس مار کو سنتی ہے، وہ مٹی ہو جاتا ہے، تو پھر روح کو دوبارہ اس میں لوٹا دیا جاتا ہے۔''

۱۳۲: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ: تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِيْ وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ)) قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ [1]

۱۳۲: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو وہاں اس قدر روتے کہ آپ کی داڑھی تر ہو جاتی، آپ سے پوچھا گیا، آپ جنت اور جہنم کا تذکرہ کرتے ہوئے نہیں روتے مگر قبر کا ذکر کر کے روتے ہو؟ تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک قبر منازل آخرت میں سے پہلی منزل ہے، پس اگر اس سے بچ گیا تو اس کے بعد جو منازل ہیں وہ اس سے آسان تر ہیں، اور اگر اس سے نجات نہ ہوئی تو اس کے بعد جو منازل ہیں وہ اس سے زیادہ سخت ہیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے قبر سے زیادہ سخت اور برا منظر کبھی نہیں دیکھا'' ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۳: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ ثُمَّ سَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْاَلُ))۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۳۳: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میت کو دفن کرنے سے فارغ ہوتے تو اس کے پاس کھڑے ہو کر فرماتے:

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٠٨ وقال: حسن غريب.) وابن ماجه (٤٢٦٧) [وصححه الحاكم والذهبي في تلخيص المستدرك (١/ ٣٧١، ٤/ ٣٣٠ـ ٣٣١)]

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٢٢١) [وصححه الحاكم ١/ ٣٧ ووافقه الذهبي-]

''اپنے بھائی کے لیے مغفرت طلب کرو، پھر اس کے لیے (سوال و جواب کے موقع پر) ثابت قدمی کی درخواست کرو، کیونکہ اب اس سے سوال کیا جائے گا۔''

۱۳٤: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِیْ قَبْرِهٖ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ تِنِّيْنًا تَنْهَسُهٗ وَتَلْدَغُهٗ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ لَوْ اَنَّ تِنِّيْنًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ خَضِرًا)). رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ وَرَوَى التِّرْمِذِیُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ: سَبْعُوْنَ بَدَلَ: تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ. [1]

۱۳۴: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کافر پر، اس کی قبر میں، ننانوے اژدھا مسلط کر دیے جاتے ہیں، وہ قیام قیامت تک اسے ڈستے رہیں گے، اگر ان میں سے ایک اژدھا زمین پر پھونک مار دے تو زمین کسی قسم کا سبزہ نہ اگائے۔'' دارمی۔ امام ترمذی نے اس طرح روایت کیا ہے، انھوں نے ننانوے کے بجائے ستر (اژدھا) کا ذکر کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۳٥: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِيْنَ تُوُفِّیَ فَلَمَّا صَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَوُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَسُوِّیَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَبَّحْنَا طَوِيْلاً ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ؟ فَقَالَ: ((لَقَدْ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَنْهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۱۳۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے جنازے کے لیے گئے، جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور انہیں قبر میں رکھ کر اوپر مٹی ڈال دی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے تسبیح بیان کی اور ہم نے بھی طویل تسبیح بیان کی، پھر آپ نے اللہ اکبر پڑھا تو ہم نے بھی اللہ اکبر پڑھا، عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! آپ نے تسبیح کیوں بیان کی، پھر آپ نے تکبیر بیان کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس صالح بندے پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی، حتیٰ کہ اللہ نے اسے کشادہ کر دیا۔''

۱۳٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا الَّذِیْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَشَهِدَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ)). رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [3]

---

[1] **حسن**، رواه الدارمي (١/ ٣٣١ ح ٢٨١٨ وسنده حسن) والترمذي (٢٤٦٠ وقال: غريب) و سنده ضعيف ـ انظر أنوار الصحيفة (ص ٢٥٨) و حديث الدارمي يغني عنه . قلت: دراج صدوق و حديثه عن أبى الهيثم حسن لذاته .

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٣/ ٣٦٠ ح ١٤٩٣٤) ☆ محمود ويقال محمد بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن الجموح: ثقة، وثقه أبو زرعة الرازي (كتاب الجرح والتعديل ٧/ ٣١٦) وابن حبان (٥/ ٣٧٣) و باقي السند حسن۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٤/ ١٠٠، ١٠١ ح ٢٠٥٧) ☆ وقال الذهبي: هذه الضمة ليست من عذاب القبر في شيءٍ، بل هو أمر يجده المؤمن كما يجد ألم فقد ولده و حميمه فى الدنيا وكما يجد من ألم مرضه و ألم خروج نفسه ... (سير أعلام النبلاء ١/ ٢٩٠)۔

۱۳۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ (سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ) وہ شخص ہے جس کی خاطر عرش لرز گیا، اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے اور اس کی نماز جنازہ میں ستر ہزار فرشتوں نے شرکت کی، لیکن اسے بھی (قبر میں) دبایا گیا پھر ان کی قبر کو کشادہ کر دیا گیا۔''

۱۳۷: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَتْ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خَطِیْبًا فَذَکَرَ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ الَّتِیْ یُفْتَنُ فِیْھَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَکَرَ ذَالِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً. رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [1]

وَزَادَ النَّسَائِیُّ حَالَتْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَنْ اَفْھَمَ کَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَلَمَّا سَکَنَتْ ضَجَّتُھُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِیْبٍ مِنِّیْ: اَیْ بَارَكَ اللّٰہُ فِیْكَ مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ اٰخِرِ قَوْلِہٖ؟ قَالَ: قَالَ: ((قَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ قَرِیْبًا مِّنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ)).

۱۳۷: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ قبر کا ذکر فرمایا جس میں آدمی کو آزمایا جائے گا، پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ذکر فرمایا تو مسلمان زور سے رونے لگے۔''

امام نسائی نے اضافہ نقل کیا ہے: یہ رونا میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سمجھنے کے مابین حائل ہو گیا، جب ان کا یہ رونا اور شور تھا تو میں نے اپنے پاس والے ایک آدمی سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کلام کے آخر پر کیا فرمایا؟ اس نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے وحی کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ تم قبروں میں فتنہ دجال کے قریب قریب آزمائے جاؤ گے۔''

۱۳۸: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَہُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوْبِھَا فَیَجْلِسُ یَمْسَحُ عَیْنَیْہِ وَیَقُوْلُ: دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ)). رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۳۸: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اسے سورج ایسے دکھایا جاتا ہے جیسے وہ قریب الغروب ہو، پس وہ بیٹھ جاتا ہے اور اپنی آنکھیں ملتے ہوئے کہتا ہے: مجھے چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں۔''

۱۳۹: وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْمَیِّتَ یَصِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ فَیُجْلَسُ الرَّجُلُ فِیْ قَبْرِہٖ مِنْ غَیْرِ فَزَعٍ وَلَا مَشْعُوْبٍ ثُمَّ یُقَالُ لَہٗ: فِیْمَ کُنْتَ فَیَقُوْلُ: کُنْتُ فِی الْاِسْلَامِ فَیُقَالُ: مَا ھٰذَا الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ جَآءَنَا بِالْبَیِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ فَصَدَّقْنَاہُ فَیُقَالُ لَہٗ: ھَلْ رَاَیْتَ اللّٰہَ؟ فَیَقُوْلُ: مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّرَی اللّٰہَ فَیُفَرَّجُ لَہٗ فُرْجَۃٌ قِبَلَ النَّارِ فَیَنْظُرُ اِلَیْھَا یَحْطِمُ بَعْضُھَا بَعْضًا فَیُقَالُ لَہٗ: اُنْظُرْ اِلٰی مَا وَقَاكَ اللّٰہُ ثُمَّ یُفَرَّجُ لَہٗ فُرْجَۃٌ قِبَلَ الْجَنَّۃِ فَیَنْظُرُ اِلٰی زَھْرَتِھَا وَمَا فِیْھَا فَیُقَالُ لَہٗ: ھٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَی الْیَقِیْنِ کُنْتَ وَعَلَیْہِ مُتَّ وَعَلَیْہِ تُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ

---

[1] رواه البخاري (١٣٧٣) والنسائي (٤/ ١٠٣، ١٠٤ ح ٢٠٦٤)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٤٢٧٢) [وابن حبان، الموارد: ٧٧٩] ☆ سليمان الأعمش مدلس وعنعن وللحديث شاهد عند البيهقي في اثبات عذاب القبر (٦٤ بتحقيقي) بدون قوله: "ويمسح عينيه" وصححه ابن حبان (الموارد: ٧٨١) والحاكم على شرط مسلم (١/ ٣٧٩، ٣٨٠) ووافقه الذهبي وسنده حسن كما قال الهيثمي في مجمع الزوائد (٣/ ٥٢) فالحديث حسن دون قوله: "ويمسح عينيه"۔

تَعَالٰی وَ یُجْلَسُ الرَّجُلُ السُّوْءُ فِیْ قَبْرِہٖ فَزِعًا مَشْغُوْبًا فَیُقَالُ لَهٗ: فِیْمَ کُنْتَ فَیَقُوْلُ: لَآ اَدْرِیْ فَیُقَالُ لَهٗ: مَاهٰذَا الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُهٗ فَیُفَرَّجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَیَنْظُرُ اِلٰی زَهْرَتِهَا وَ مَا فِیْهَا فَیُقَالُ لَهٗ: اُنْظُرْ اِلٰی مَاصَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ ثُمَّ یُفَرَّجُ لَهٗ فُرْجَةٌ اِلَی النَّارِ فَیَنْظُرُ اِلَیْهَا یَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَیُقَالُ لَهٗ: هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَی الشَّكِّ کُنْتَ وَعَلَیْهِ مُتَّ وَ عَلَیْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میت قبر کی طرف جاتی ہے تو (صالح) آدمی کسی قسم کی گھبراہٹ کے بغیر اپنی قبر میں بیٹھ جاتا ہے، پھر کہا جاتا ہے، تم کس دین پر تھے؟ وہ کہے گا اسلام پر، اس سے پوچھا جائے گا: یہ آدمی کون تھے؟ وہ کہے گا: اللہ کے رسول محمد ﷺ، وہ اللہ کی طرف سے معجزات لے کر ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے ان کی تصدیق کی، اس سے پوچھا جائے گا: کیا تم نے اللہ کو دیکھا؟ وہ جواب دے گا: کسی کے لیے (دنیا میں) اللہ کو دیکھنا صحیح و لائق نہیں، (اس کے بعد) اس کے لیے جہنم کی طرف ایک سوراخ کر دیا جاتا ہے، تو وہ اس کی طرف دیکھتا ہے، کہ جہنم کے بعض حصے بعض کو کھا رہے ہیں، اسے کہا جاتا ہے، اسے دیکھو جس سے اللہ نے تمہیں بچالیا، پھر اس کے لیے جنت کی طرف ایک سوراخ کر دیا جاتا ہے تو وہ اس کی اور اس کی نعمتوں کی رونق وخوبصورتی کو دیکھتا ہے، تو اسے بتایا جاتا ہے کہ یہ تمہارا مسکن ہے، تم یقین پر تھے، اسی پر تم فوت ہوئے اور ان شاء اللہ تم اسی پر اٹھائے جاؤ گے، پھر برے آدمی کو اس کی قبر میں بٹھایا جائے گا تو وہ بہت گھبرایا سا ہوگا، اس سے پوچھا جائے گا: تم کس دین پر تھے؟ تو وہ کہے گا: میں نہیں جانتا، پھر اس سے پوچھا جائے گا: یہ شخص کون تھے؟ وہ کہے گا: میں نے لوگوں کو ایک بات کرتے ہوئے سنا تو میں نے بھی ویسے ہی کہہ دیا، (اس کے بعد) اس کے لیے جنت کی طرف ایک سوراخ کر دیا جائے گا، تو وہ اس کی اور اس کی نعمتوں کی رونق وخوبصورتی کو دیکھے گا، تو اسے کہا جائے گا: اس کو دیکھو جسے اللہ نے تم سے دور کر دیا، پھر اس کے لیے جہنم کی طرف ایک سوراخ کر دیا جائے گا تو وہ اسے دیکھے گا کہ اس کا بعض حصہ بعض کو کھا رہا ہے، اسے کہا جائے گا یہ تیرا ٹھکانہ ہے، تو شک پر تھا، اسی پر تو فوت ہوا اور ان شاء اللہ اسی پر اٹھایا جائے گا۔''

[1] **إسناده صحيح**، رواه ابن ماجه (٤٢٦٨) [وصححه البوصيري]۔

بَابُ الاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب وسنت کے ساتھ تمسک اختیار کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٤٠: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [1]

۱۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے اس امر (دین) میں کوئی ایسا کام جاری کیا جو کہ اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے۔''

١٤١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۴۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حمد وثنا اور صلوۃ وسلام کے بعد، سب سے بہترین کلام، اللہ کی کتاب ہے، اور بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے، بدترین امور وہ ہیں جو نئے جاری کیے جائیں، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

١٤٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۱۴۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ اللہ کو سخت ناپسندیدہ ہیں، حرم میں ظلم و ناانصافی کرنے والا، اسلام میں، جاہلیت کا طریقہ تلاش کرنے والا اور بڑی جدوجہد کے بعد کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنے والا۔''

١٤٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ اُمَّتِیْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى)) قِيْلَ: وَمَنْ اَبٰى قَالَ: ((مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰى)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۱۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری ساری امت جنت میں جائے گی بجز اس شخص کے جس نے انکار کر دیا۔'' عرض کیا گیا، کس نے انکار کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٦٩٧) ومسلم (١٧/ ١٧١٨)۔

[2] رواه مسلم (٤٣/ ٨٦٧) [وزاد النسائي (٣/ ١٨٩، ١٨٨ ح ١٥٧٩) "وكل ضلالة فى النار" وسنده سند مسلم-]

[3] رواه البخاري (٦٨٨٢)

[4] رواه البخاري (٧٢٨٠)

جس نے میری نافرمانی کی گویا اس نے انکار کر دیا۔‘‘

١٤٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوا: اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهُ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا: مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَ جَعَلَ فِيْهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مَعَهُ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوا: اَوِّلُوْهَا لَهُ يَفْقَهْهَا قَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا: اَلدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۴۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کچھ فرشتے نبی ﷺ کے پاس آئے، آپ سو رہے تھے، انہوں نے کہا: تمہارے اس ساتھی کی ایک مثال ہے، وہ مثال ان کے سامنے بیان کر دو، ان میں سے بعض فرشتوں نے کہا: وہ تو سوئے ہوئے ہیں، جبکہ بعض نے کہا: بے شک آنکھیں سوئی ہوئی ہیں لیکن دل بیدار ہے، پس انہوں نے کہا: ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا، اس میں دستر خوان لگایا اور ایک داعی کو بھیجا، پس جس شخص نے داعی کی دعوت کو قبول کر لیا وہ گھر میں داخل ہو گا اور دستر خوان سے کھانا بھی کھائے گا، اور جس نے داعی کی دعوت کو قبول نہ کیا وہ گھر میں داخل ہوا نہ دستر خوان سے کھانا کھایا، پھر انہوں نے کہا: اس کی (مزید) وضاحت کر دو تا کہ وہ اسے سمجھ سکیں، پھر ان میں سے کسی نے کہا کہ وہ تو سوئے ہوئے ہیں اور بعض نے کہا: آنکھ سوئی ہوئی ہے اور دل بیدار ہے، پس انہوں نے کہا: گھر، جنت ہے، داعی، محمد ﷺ ہیں۔ پس جس شخص نے محمد ﷺ کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی، اور محمد ﷺ لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں۔‘‘

١٤٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلَى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا: اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ: اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّى اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَّلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: **((اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ اَمَا وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَخْشٰكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقٰكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ))**. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تین اشخاص نبی ﷺ کی عبادت کے متعلق پوچھنے کے لیے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس آئے، جب انہیں اس کے متعلق بتایا گیا، تو گویا انہوں نے اسے کم محسوس کیا، چنانچہ انہوں نے کہا: ہماری نبی ﷺ سے کیا نسبت؟ اللہ نے تو ان کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف فرما دی ہیں، ان میں سے ایک نے کہا: میں تو ہمیشہ ساری رات نماز پڑھوں گا۔ دوسرے نے کہا: میں دن کے وقت ہمیشہ روزہ رکھوں گا اور افطار نہیں کروں گا اور تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے اجتناب

---

[1] رواه البخاري (٧٢٨١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٦٣) ومسلم (٥/ ١٤٠٣)۔

کروں گا اور میں کبھی شادی نہیں کروں گا۔ نبی ﷺ ان کے پاس آئے اور پوچھا: تم وہ لوگ ہو جنہوں نے اس طرح، اس طرح کہا ہے، اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہوں، لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، رات کو نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، پس جو شخص میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں۔''

١٤٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذَالِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَخَطَبَ فَحَمِدَاللّٰهَ ثُمَّ قَالَ: ((مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کوئی کام کیا، پھر آپ نے اس میں رخصت دے دی تو کچھ لوگوں نے رخصت کو قبول کرنے سے اجتناب کیا، پس رسول اللہ ﷺ کو اس بارے میں پتہ چلا تو آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا، اللہ کی حمد بیان کی، پھر فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا کہ جو کام میں کرتا ہوں وہ اس سے دور رہتے ہیں، اللہ کی قسم! میں اللہ کے متعلق ان سے زیادہ جانتا ہوں، اور اس سے ان سے زیادہ ڈرتا ہوں۔''

١٤٧: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُؤَبِّرُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ: ((مَا تَصْنَعُوْنَ؟)) قَالُوْا: كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ: ((لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا)) فَتَرَكُوْهُ فَنَقَصَتْ قَالَ: فَذَكَرُوْا ذَالِكَ لَهُ فَقَالَ: ((اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَّأْيِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۴۷: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو وہ (اہل مدینہ) کھجوروں کی پیوندکاری کیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے پوچھا: ''تم کیا کرتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: ہم ایسے ہی کرتے آ رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم (پیوندکاری) نہ کرو تو شاید تمہارے لیے بہتر ہو۔'' انہوں نے ایسا کرنا چھوڑ دیا تو اس سے پیداوار کم ہو گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے اس کے متعلق آپ سے بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک انسان ہوں، جب میں تمہیں تمہارے دین کے کسی معاملے کے بارے میں تمہیں حکم دوں تو اس کی تعمیل کرو، اور جب میں اپنی رائے سے کسی چیز کے متعلق تمہیں کوئی حکم دوں تو میں ایک انسان ہوں۔''

١٤٨: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمًا فَقَالَ: يَاقَوْمِ! اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَاَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذَالِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۴۸: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور جس چیز کے ساتھ اللہ نے مجھے مبعوث کیا ہے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٠١) ومسلم (١٢٧/ ٢٣٥٦)۔ [2] رواه مسلم (١٤٠/ ٢٣٦٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧٢٨٣) ومسلم (١٦/ ٢٢٨٣)۔

اس کی مثال، اس شخص جیسی ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور اس نے کہا: میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے لشکر دیکھا ہے اور میں واضح اور حقیقی طور پر آگاہ کرنے والا ہوں، لہٰذا تم جلدی سے بچاؤ کرلو، پس اس کی قوم کا ایک گروہ اس کی بات مان کر سرِ شام اطمینان کے ساتھ روانہ ہو گیا، اور وہ بچ گیا، جبکہ ان کے ایک گروہ نے اس شخص کی بات کو جھٹلایا اور اپنی جگہ پر ڈٹے رہے تو صبح ہوتے ہی اس لشکر نے ان پر دھاوا بول دیا اور انہیں مکمل طور پر ختم کر دیا، پس یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے میری اطاعت کی اور میری لائی ہوئی شریعت کی اتباع کی، اور اس شخص کی مثال ہے جس نے میری نافرمانی کی اور میرے لائے ہوئے حق کی تکذیب کی۔''

۱٤٩: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيهَا فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهَا)). هٰذِهِ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهَا وَقَالَ فِي آخِرِهَا قَالَ: ((فَذَالِكَ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ أَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِي تَقَحَّمُوْنَ فِيهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، پس جب اس (آگ) نے اپنے اردگرد کو روشن کر دیا تو پروانے اور آگ میں گرنے والے حشرات وغیرہ اس میں گرنا شروع ہو گئے، اور وہ شخص انہیں روکنے لگا لیکن وہ بزور اس میں گرنے لگے، پس میں تمہیں کمر سے پکڑ کر آگ سے روک رہا ہوں جبکہ تم بزور اسی میں گر رہے ہو۔'' یہ بخاری کی روایت ہے اور مسلم کی روایت بھی اسی طرح ہے اور اس کے آخر میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور تمہاری مثال اس طرح ہے کہ میں تمہیں کمر سے پکڑ کر آگ سے بچا رہا ہوں، آگ سے بچ کر میری طرف آجاؤ، آگ سے بچ کر میری طرف آجاؤ، لیکن تم مجھ سے بزور اس میں گر رہے ہو۔''

۱٥٠: وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرٰى إِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَّلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذَالِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذَالِكَ رَأْسًا وَّلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۵۰: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے جو ہدایت اور علم دے کر مجھے مبعوث کیا ہے، وہ کسی زمین پر برسنے والی موسلا دھار بارش کی طرح ہے، پس اس زمین کا ایک ٹکڑا بہت اچھا تھا، اس نے پانی کو قبول کیا اور اس نے بہت سا گھاس اور سبزہ اگایا، اور اس زمین کا کچھ ٹکڑا سخت تھا، اس نے پانی کو روک لیا، پس اللہ نے اس کے ذریعے لوگوں کو فائدہ پہنچایا، لوگوں نے خود پیا، جانوروں کو پلایا اور آب پاشی کی، جبکہ زمین کا ایک ٹکڑا صاف چٹیل تھا، وہاں بارش ہوئی تو وہ پانی روکتی ہے نہ سبزہ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٨٣) و مسلم (١٨/ ٢٢٨٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٩) و مسلم (١٥/ ٢٢٨٢)۔

اگاتی ہے، پس یہی مثال اس شخص کی ہے جسے اللہ کے دین میں سمجھ بوجھ عطا کی گئی، اور اللہ نے جو تعلیمات دے کر مجھے مبعوث فرمایا ان سے اسے فائدہ پہنچایا، پس اس نے خود سیکھا اور دوسروں کو سکھایا، اور یہی اس شخص کی مثال ہے جس نے (ازراہ تکبر) اس کی طرف سر نہ اٹھایا اور اللہ نے جو ہدایت دے کر مجھے مبعوث فرمایا اسے قبول نہ کیا۔''

۱۵۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿هُوَالَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ﴾ وَقَرَأَ اِلٰی: ﴿وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُو الْاَلْبَابِ﴾ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاِذَا رَاَیْتِ)) وَعِنْدَ مُسْلِمٍ: ((رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ سَمّٰهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۱۵۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے آپ پر یہ کتاب نازل کی، اس کی بعض آیتیں صاف واضح ہیں اور محکم ہیں۔'' اور یہاں تک تلاوت فرمائی: ''اور وعظ ونصیحت کو صرف وہی لوگ سمجھتے ہیں جو عقل مند ہیں۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو دیکھے۔'' جبکہ مسلم کی روایت میں ہے: ''جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو مختلف معانی کی متحمل آیات تلاش کرتے ہیں، تو وہ ایسے لوگ ہیں جن کا اللہ نے (دلوں میں کجی رکھنے والے) نام رکھا ہے، تو تم ان سے بچو۔''

۱۵۲: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: هَجَّرْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَوْمًا قَالَ: فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَیْنِ اخْتَلَفَا فِیْ اٰیَةٍ فَخَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُعْرَفُ فِیْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ: ((اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِی الْكِتَابِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۵۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں صبح سویرے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے دو آدمیوں کی آواز سنی جو کہ کسی آیت کے بارے میں جھگڑ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ غصے کی حالت میں ہمارے پاس تشریف لائے غصے کے آثار آپ کے چہرے پر نمایاں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلی قومیں کتاب میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔''

۱۵۳ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَّنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ لَّمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۱۵۳: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں کے حق میں وہ مسلمان سب سے بڑا مجرم ہے جس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں (اپنے نبی سے) دریافت کیا جو پہلے حرام نہیں تھی، لیکن اس کے دریافت کرنے کی وجہ سے اسے حرام کر دیا گیا۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٥٤٧) و مسلم (١/ ٢٦٦٥)۔

[2] رواه مسلم (٢/ ٢٦٦٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧٢٨٩) و مسلم (١٣٢/ ٢٣٥٨)۔

١٥٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَكُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَآؤُكُمْ فَاِیَّاكُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۱۵۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آخری دور میں فریب کار جھوٹے لوگ ہوں گے، وہ تمہارے پاس ایسی احادیث لائیں گے جو تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے آباء نے، پس اپنے آپ کو ان سے اور انہیں اپنے آپ سے دور رکھو، تاکہ وہ تمہیں گمراہی اور فتنے میں مبتلا نہ کر دیں۔''

١٥٥: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ یَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِیَّةِ وَیُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِیَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا: ﴿اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا﴾ اَلْآیَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

۱۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اہل کتاب تورات عبرانی زبان میں پڑھا کرتے تھے اور اہل اسلام کے لیے عربی زبان میں اس کی تفسیر بیان کیا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل کتاب کی تصدیق کرو نہ تکذیب، بلکہ کہو: ہم اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا اس پر ایمان لائے۔''

١٥٦: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَفٰی بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۱۵۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے بس یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات (تحقیق کیے بغیر) بیان کر دے۔''

١٥٧: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ نَّبِیٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِیْ اُمَّتِهٖ قَبْلِیْ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِیْ اُمَّتِهٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحٰبٌ یَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ یَّقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِیَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَیْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۱۵۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھ سے پہلے جس نبی کو مبعوث فرمایا تو اس نبی کے اس کی امت میں کچھ معاون اور کچھ عام ساتھی ہوتے ہیں، وہ اس کی سنت کو قبول کرتے اور اس کے حکم کی اتباع کرتے ہیں، پھر ان کے بعد برے جانشین آ جائیں گے وہ ایسی باتیں کریں گے جس پر ان کا عمل نہیں ہوگا اور ایسے کام کریں گے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا ہو گا، پس جو شخص اپنے ہاتھ کے ساتھ ان سے جہاد کرے گا وہ مومن ہے، جو اپنی زبان کے ساتھ ان سے جہاد کرے وہ مومن ہے، اور جو دل سے ان سے جہاد کرے تو وہ بھی مومن ہے، اور اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں۔''

١٥٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَّمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ

❶ رواه مسلم (٧/ ٧)۔

❷ رواه البخاري (٧٥٤٢)۔

❸ رواه مسلم (٥/ ٥)۔

❹ رواه مسلم (٨٠/ ٥٠)۔

ذَالِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۱۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے تو اسے بھی اس ہدایت کی اتباع کرنے والوں کی مثل ثواب ملے گا، اور یہ ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرے گا، اور جو شخص کسی گمراہی کی طرف دعوت دے تو اسے بھی اس گمراہی کی اتباع کرنے والوں کی مثل گناہ ملے گا، اور یہ ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔''

۱۵۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۱۵۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام اجنبیت کے عالم میں شروع ہوا، اور عنقریب اسی حالت میں لوٹ جائے گا جیسے شروع ہوا، پس اجنبیوں (جنھوں نے اسلام کے ابتدائی دور اور آخری دور میں اسلام کا ساتھ دیا) کے لیے خوشخبری ہے۔''

۱٦۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْإِيْمَانَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ سَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: ((ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ)) فِيْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَ حَدِيْثَيْ مُعَاوِيَةَ وَ جَابِرٍ: ((لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ)): ((وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ)) فِيْ بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. ❸

۱٦۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔''

ہم ان شاء اللہ تعالیٰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((ذرونی ما ترکتکم)) **کتاب المناسك** میں اور معاویہ و جابر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیثیں: ((لا یزال من امتی)) اور ((ولا یزال طائفة من امتی)) **باب ثواب هذه الامة** میں ذکر کریں گے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۱٦۱: عَنْ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُتِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَقِيْلَ لَهُ: لِتَنَمْ عَيْنُكَ، وَ لْتَسْمَعْ اُذُنُكَ، وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ، قَالَ: ((فَنَامَتْ عَيْنَيَّ، وَسَمِعَتْ اُذُنَايَ، وَعَقَلَ قَلْبِيْ)) قَالَ: ((فَقِيْلَ لِيْ سَيِّدٌ بَنٰى دَارًا فَصَنَعَ فِيْهَا مَأْدُبَةً وَّاَرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَسَخَطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ)) قَالَ: ((فَاللّٰهُ السَّيِّدُ، وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِيْ وَالدَّارُ الْاِسْلَامُ، وَالْمَأْدُبَةُ الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❹

---

❶ رواه مسلم (١٦/ ٢٦٧٤)۔

❷ رواه مسلم (٢٣٢/ ١٤٥)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (١٨٧٦) ومسلم (٢٣٣/ ١٤٧) ○ حديث "ذروني ما تركتكم" يأتي (٢٥٠٥) وحديث "لا يزال من أمتي" يأتي (٦٢٧٦ حديث معاوية، ٥٥٠٧ حديث جابر) و حديث "لا يزال طائفة من أمتي" يأتي (٦٢٨٣)۔

❹ **سنده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٧ ح ١١) ☆ عباد بن منصور ضعيف مدلس و عنعن والحديث السابق (١٤٤) يغني عنه۔

۱۶۱: ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک فرشتہ حاضر ہوا، اور آپ سے عرض کیا گیا: آپ کی آنکھیں سو جائیں (کسی اور طرف نہ دیکھیں) آپ کے کان توجہ سے سنتے ہوں اور آپ کا دل سمجھتا ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری آنکھیں سو گئیں، میرے کان غور سے سنتے رہے اور میرا دل سمجھتا رہا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے کہا گیا: کسی سردار نے کوئی گھر بنایا، اس میں دستر خوان لگایا اور کسی دعوت دینے والے کو بھیجا، پس جس شخص نے داعی کی دعوت کو قبول کر لیا، وہ گھر میں داخل ہوا، کھانا کھایا اور وہ سردار اس سے خوش ہو گیا، اور جس شخص نے داعی کی دعوت قبول نہ کی تو وہ گھر میں داخل ہوا نہ کھانا کھایا اور سردار بھی اس پر ناراض ہوا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ، سردار ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم داعی ہیں، گھر سے مراد اسلام اور دستر خوان سے مراد جنت ہے۔''

۱۶۲: وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِيْ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْنَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِيْ مَاوَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [1]

۱۶۲: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کو اپنی مسند پر ٹیک لگائے ہوئے نہ پاؤں کہ اس کے پاس میرا کوئی امر آئے، جس کے متعلق میں نے حکم دیا ہو یا میں نے اس سے منع کیا ہو، تو وہ شخص یوں کہے: میں (اسے) نہیں جانتا، ہم نے جو کچھ اللہ کی کتاب میں پایا، ہم اس کی اتباع کریں گے۔''

۱۶۳: وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ اَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَاوَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَاوَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْاَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَّقْرُوْهُ فَاِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ)) [2]

۱۶۳: مقداد بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو، مجھے قرآن اور اس کے ساتھ اس کی مثل عطا کی گئی ہے، سن لو، قریب ہے کہ کوئی شکم سیر شخص اپنی مسند پر یوں کہے: تم اس قرآن کو لازم پکڑو پس تم جو چیز اس میں حلال پاؤ تو اسے حلال سمجھو اور تم جو چیز اس میں حرام پاؤ تو اسے حرام سمجھو، حالانکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کو حرام قرار دیا ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے، سن لو، پالتو گدھے، کچلی والے درندے اور ذمی کی گری پڑی کوئی چیز، الا یہ کہ وہ خود اس سے بے نیاز ہو جائے، تمہارے لیے حلال نہیں، اور جو شخص کسی قوم کے ہاں پڑاؤ ڈالے تو ان لوگوں پر لازم ہے کہ وہ اس کی ضیافت کریں، اور اگر وہ اس کی ضیافت نہ کریں، تو پھر اسے حق حاصل ہے کہ وہ اپنی ضیافت کے برابر ان سے وصول کرے۔''

دارمی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے، اور اسی طرح ابن ماجہ نے ((کما حرم اللہ)) تک روایت کیا ہے۔

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٨ ح ٢٤٣٦٢، أطراف المسند ٦/ ٢١٨) وأبو داود (٦٠٥) والترمذي (٢٦٦٣ وقال: حسن) وابن ماجه (١٣) والبيهقي في دلائل النبوة (١/ ٢٥، ٦/ ٥٤٩) [وصححه ابن حبان (الموارد: ١٣) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ١٠٨، ١٠٩) ووافقه الذهبي.]

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٦٠٤) والدارمي (١/ ١٤٤ ح ٥٩٢) و ابن ماجه (١٢) [وصححه ابن حبان، الموارد: ٩٧]۔

١٦٤: وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَيَحْسَبُ اَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا اِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ! قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ اَشْيَاءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ اَوْ اَكْثَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا بِاِذْنٍ، وَلَا ضَرْبَ نِسَاءِهِمْ، وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ اِذَا اَعْطُوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ فِيْ اِسْنَادِهٖ اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمِصِّيْصِيُّ، قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ. [1]

۱۶۴: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی اپنی مسند پر ٹیک لگا کر یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ نے صرف وہی کچھ حرام قرار دیا ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے، سن لو! اللہ کی قسم! میں نے بھی کچھ چیزوں کے بارے میں حکم دیا ہے، وعظ و نصیحت کی اور کچھ چیزوں سے منع کیا، بلاشبہ وہ بھی قرآن کی مثل ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے، بے شک اللہ نے تمہارے لیے حلال نہیں کیا کہ تم بلا اجازت اہل کتاب (ذمیوں) کے گھروں میں داخل ہو جاؤ اور جب تک وہ تمہیں جزیہ دیتے رہیں، ان کی خواتین کو مارنا اور ان کے پھل کھانا تمہارے لیے حلال نہیں۔“ ابوداؤد، اس کی سند میں اشعث بن شعبہ مصیصی راوی ہے جس پر کلام کیا گیا ہے۔

١٦٥: وَعَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا، فَقَالَ: ((اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ، فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلَاةَ. [2]

۱۶۵: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ نے اپنا رخ انور ہماری طرف کیا تو ایک بڑے بلیغ انداز میں ہمیں وعظ و نصیحت فرمائی جس سے آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور دل ڈر گئے، ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ تو الوداعی نصیحتیں معلوم ہوتی ہیں، پس آپ ہمیں وصیت فرمائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے، سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں خواہ وہ (امیر) حبشی غلام ہو، کیونکہ تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا، پس تم پر میری اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے، پس تم اس سے تمسک اختیار کرو اور داڑھوں کے ساتھ اسے پکڑ لو، اور دین میں نئے کام جاری کرنے سے بچو، کیونکہ دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“ احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ۔ البتہ امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نماز کا ذکر نہیں کیا۔

١٦٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا، ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ)) ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ، وَقَالَ: ((هٰذِهٖ سُبُلٌ، عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْا اِلَيْهِ)) وَقَرَأَ:

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٠٥٠) ☆ أشعث بن شعبة وثقه ابن حبان وحده وضعفه أبو زرعة وغيره وضعفه راجح ولم يثبت توثيقه عن أبي داود و قال فيه الذهبي: ليس بالقوي. (ديوان الضعفاء: ٤٧٣)

[2] **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ١٢٦، ١٢٧ ح ١٧٢٧٥) و أبو داود (٤٦٠٧) والترمذي (٢٦٧٦ وقال: حسن صحيح) وابن ماجه (٤٣) [وصححه ابن حبان (الموارد: ١٠٢) والحاكم (١/ ٩٥، ٩٦) ووافقه الذهبي-]

﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِىْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ......﴾ اَلاٰيَةَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِىُّ وَالدَّارِمِىُّ ❶

۱۶۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے ایک خط کھینچا، پھر فرمایا: ''یہ اللہ کی راہ ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دائیں بائیں کچھ خط کھینچے، اور فرمایا: ''یہ اور راہیں ہیں، اور ان میں سے ہر راہ پر ایک شیطان ہے جو اس راہ کی طرف بلاتا ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''یہ میری سیدھی راہ ہے، پس اس کی اتباع کرو۔''

۱٦٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَايُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهِ)) رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ، قَالَ النَّوَوِىُّ فِىْ اَرْبَعِيْنِهِ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، رَوَيْنَاهُ فِىْ كِتَابِ الْحُجَّةِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ. ❷

۱۶۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ اس کی خواہشات میری لائی ہوئی شریعت کے تابع ہو جائیں۔'' امام بغوی نے شرح السنہ میں اسے روایت کیا ہے۔ امام نووی نے اربعین میں فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے اور ہم نے اسے کتاب الحجہ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱٦٨: وَعَنْ بِلَالِ بْنِ حَارِثٍ الْمُزَنِىِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِىْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِىْ، فَاِنَّ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَّمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَّا يَرْضٰهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ ❸

۱۶۸: بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میری کسی ایسی سنت کا احیا کیا، جسے میرے بعد ترک کر دیا گیا تھا، تو اسے بھی، اس پر عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی، اور جس نے بدعت وضلالت کو جاری کیا جسے اللہ اور اس کے رسول پسند نہیں کرتے، تو اسے بھی اتنا ہی گناہ ملے گا جتنا اس پر عمل کرنے والوں کو ملے گا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔''

۱٦٩: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ كَثِيْرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ. ❹

❶ **إسناده حسن**، رواه أحمد (١/ ٤٣٥ ح ٤١٤٢) والنسائي (في الكبرى: ١١١٧٤، التفسير: ١٩٤) والدارمي (١/ ٦٧، ٦٨ ح ٢٠٨) [وصححه ابن حبان (الموارد: ١٧٤١، ١٧٤٢) والحاكم (٢/ ٣١٨) و رواه ابن ماجه (١١)]

❷ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١/ ٢١٢، ٢١٣ ح ١٠٤) والنووي في الأربعين (٤١) [وقوام السنة في كتاب الحجة (١/ ٢٥١ ح ١٠٣)] ☆ هشام بن حسان مدلس وعنعن وأما نعيم بن حماد فثقة صدوق كما حققته في "ارشاد العباد في توثيق نعيم بن حماد" وحديثه لا ينزل عن درجة الحسن أبدًا في غير ما أنكر عليه ومن تكلم فيه فقد أخطأ ولا بن رجب الحنبلي علل باطلة في تضعيف هذا الحديث، في كتابه "جامع العلوم والحكم" أجبت عنها في رسالة خاصة والحمد لله۔ ❸ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٢٦٧٧ وقال: هذا حديث حسن) [وابن ماجه: ٢٠٩ ببعض الاختلاف وانظر الحديث الآتي: ١٦٩] ☆ فيه كثير بن عبد الله العوفي: ضعيف جدًا متهم بالكذب، ضعفه الجمهور وأخطأ من قواه۔ ❹ **إسناده ضعيف جدا**، رواه ابن ماجه (٢١٠) ☆ فيه كثير بن عبد الله بن عوف ضعيف جدًا متهم، انظر الحديث السابق: ١٦٨۔

۱۶۹: اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے یہ روایت کثیر بن عبداللہ بن عمرو عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے بیان کی ہے۔

۱۷۰: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الدِّيْنَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلَى جُحْرِهَا، وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ، اِنَّ الدِّيْنَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ، وَهُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۱۷۰: عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دین حجاز کی طرف اس طرح سمٹ جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ جاتا ہے، اور دین حجاز میں اس طرح محفوظ ہو گا جس طرح پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے، بے شک دین کا آغاز اجنبیت کے عالم میں ہوا اور وہ عنقریب اسی حالت میں لوٹ جائے گا جیسے شروع ہوا، ایسے اجنبیوں کے لیے خوشخبری ہے، اور یہی وہ لوگ ہیں جو میری سنت کی اصلاح واحیا کریں گے جسے لوگوں نے میرے بعد خراب کر دیا ہو گا۔''

۱۷۱: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى اُمَّتِيْ كَمَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً، لَكَانَ فِي اُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ، وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً)) قَالُوْا: مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: ((مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۱۷۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت پر ایسا وقت آئے گا جیسے بنی اسرائیل پر آیا تھا، اور وہ مماثلت میں ایسے ہو گا جیسے جوتا جوتے کے برابر ہوتا ہے، حتیٰ کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں سے علانیہ بدکاری کی ہو گی تو میری امت میں بھی ایسا کرنے والا شخص ہو گا، بے شک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو گی، ایک ملت کے سوا باقی سب جہنم میں ہوں گے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! وہ ایک ملت کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔''

۱۷۲: وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ، وَاَبِيْ دَاوُدَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ: ((ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ، وَاِنَّهٗ سَيَخْرُجُ فِيْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ، لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ)) [3]

۱۷۲: احمد اور ابوداود میں معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے: ''بہتر جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا، اور عنقریب میری امت میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے ان میں یہ بدعات اس طرح سرایت کر جائیں گی جس طرح باؤلے کتے کا اثر کٹے ہوئے شخص کے رگ وریشے میں سرایت کر جاتا ہے۔''

۱۷۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ)) اَوْقَالَ: ((اُمَّةَ مُحَمَّدٍ، عَلٰى

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٦٣٠ وقال: حسن۔) ☆ فيه كثير بن عبد الله العوفي ضعيف جدًا متهم، تقدم: ١٦٨۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦٤١ وقال: حسن غريب۔) ☆ ابن أنعم الإفريقي ضعيف (تقريب التهذيب: ٣٨٦٢) وللحديث شواهد ضعيفة۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٠٢ ح ١٧٠٦١) وأبو داود (٤٥٩٧)۔

ضَلَالَةٍ، وَّيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّشُذَّ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۱۷۳:۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ میری امت کو۔'' یا فرمایا: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو شخص جماعت سے جدا ہوا وہ جہنم میں الگ ڈالا جائے گا۔''

١٧٤: وَعَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ، فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ)). ❷

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ رضي الله عنه .

۱۷۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سواد اعظم (بڑی جماعت) کی اتباع کرو، کیونکہ جو الگ ہوا، وہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔'' امام ابن ماجہ نے یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

١٧٥: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا بُنَيَّ! إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ)) ثُمَّ قَالَ: ((يَابُنَيَّ! وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ، وَمَنْ أَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ أَحَبَّنِيْ، وَمَنْ أَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۱۷۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''بیٹا! اگر تو صبح و شام اس حالت میں کر سکے کہ تمہارے دل میں کسی کے لیے بدخواہی نہ ہو تو ایسا کر۔'' پھر فرمایا: ''بیٹا! یہ طرز عمل میری سنت ہے، اور جس نے میری سنت سے محبت کی تو اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی تو وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

١٧٦: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِيْ فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الزُّهْدِ لَهُ، مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما . ❹

۱۷۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے میری امت کے فساد کے وقت میری سنت پر عمل کیا تو اس کے لیے سو شہید کا ثواب ہے۔''

١٧٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ أَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ: إِنَّا نَسْمَعُ أَحَادِيْثَ مِنْ يَهُوْدَ تُعْجِبُنَا، أَفَتَرَى أَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا ؟ فَقَالَ: ((أَمُتَهَوِّكُوْنَ أَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى؟ لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً، وَلَوْ

---

❶ **إسناده ضعيف** ، رواه الترمذي (٢١٦٧ وقال: هذا حديث غريب.) ☆ سليمان بن سفيان المدني ضعيف وللحديث شواهد عندالحاكم (١/ ١١٦ح٣٩٩ وسنده صحيح) وغيره دون قوله: "ومن شذ شذ في النار" فهو ضعيف والباقي صحيح ـ ❷ **إسناده ضعيف** ، رواه [الحاكم في المستدرك (١/ ١١٥ ، ١١٦) وابن ماجه (٣٩٥٠ بألفاظ مختلفة) من حديث أنس رضي الله عنه بسند ضعيف جدًا، معان: لين الحديث، وأبو خلف: متروك رماه ابن معين بالكذب ـ ☆ وللحديث شواهد ضعيفة جدًا عند أبي نعيم في أخبار أصبهان (٢/ ٢٠٨) وغيره ـ ❸ **إسناده ضعيف** ، رواه الترمذي (٢٦٧٨ وقال: هذا حديث حسن غريب.) ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان وهو ضعيف ـ

❹ **ضعيف**، رواه [البيهقي في الزهد (٢٠٩) وابن عدي (٢/ ٧٣٩) وعندهما الحسن بن قتيبة ضعفه الجمهور وعبدالخالق بن المنذر لا يعرف، انظر لسان الميزان (٣/ ٤٠١) و رواه الطبراني في الأوسط (٥٤١٠) وفيه محمد بن صالح العدوي، قال الهيثمي: "و لم أر من ترجمه" (مجمع الزوائد ١/ ١٧٢ وانظر ٣/ ٢٠٨) فالحديث ضعيف كما في الأنوار للبغوي بتحقيقي (١٢٣٧)]

كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهُ اِلَّا اتِّبَاعِيْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۱۷۷: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: ہم یہود سے کچھ تعجب انگیز باتیں سنتے ہیں، کیا آپ اجازت مرحمت فرماتے ہیں کہ ہم ان میں سے بعض لکھ لیا کریں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم بھی یہود ونصاریٰ کی طرح (اپنے دین کے بارے میں) حیران ہو، جبکہ میں تمہارے پاس صاف اور واضح دین لے کر آیا ہوں۔ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو ان کے لیے بھی میری اتباع کے سوا کسی اور چیز کی اتباع جائز نہ ہوتی۔''

۱۷۸: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ لَكَثِيْرٌ فِي النَّاسِ؟ قَالَ:((وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۱۷۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے حلال کھایا، سنت کے موافق عمل کیا اور لوگ اس کی شرانگیزیوں سے محفوظ رہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس دور میں تو اس طرح کے بہت سے لوگ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور میرے بعد کے ادوار میں بھی ہوں گے۔''

۱۷۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِهٖ نَجَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۱۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس دور میں ہو کہ تم میں سے جس نے احکامات شرعیہ کے دسویں حصے پر عمل نہ کیا تو وہ ہلاک ہو جائے گا، پھر ایک ایسا دور آئے گا کہ ان میں سے جس نے احکامات شرعیہ کے دسویں حصے پر عمل کر لیا تو وہ نجات پا جائے گا۔''

۱۸۰: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ)) ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ﴾ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۱۸۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی قوم ہدایت یافتہ ہونے کے بعد گمراہی اختیار کر لیتی ہے تو باہمی نزاع ان کا شغل بن جاتا ہے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''وہ آپ سے یہ باتیں محض جھگڑا پیدا کرنے کے لیے کرتے ہیں بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔''

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (۳/ ۳۸۷ ح ۱۵۲۲۳) والبيهقي في كتاب شعب الإيمان (۱۷٦) [والدارمي ۱/ ۱۱۵، ۱۱٦ ح ٤٤۱] ☆ مجالد: ضعيف، ضعفه الجمهور وللحديث شواهد ضعيفة عند الروياني (۱/ ۱۷۵ ح ۲۲۵) وغيره۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۵۲۰ وقال: حديث غريب.) [وصححه الحاكم (٤/ ۱۰٤) و تناقض قول الذهبي فيه.] ☆ أبو بشر مجهول الحال و ثقه الحاكم وحده وتناقض قول الذهبي فيه فتساقط۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۲٦۷ وقال: هذا حديث غريب.) ☆ نعيم بن حماد حسن الحديث (كما تقدم: ۱٦۷) ولكن هذا مما أنكر عليه. و سفيان بن عيينة مدلس و عنعن۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أحمد (۵/ ۲۵۲ ح ۲۲۵۱۷، ۵/ ۲۵٦ ح ۲۲۵۵۸) والترمذي (۳۲۵۳ وقال: حسن صحيح۔) وابن ماجه (٤۸) [وصححه الحاكم (۲/ ٤٤۸) ووافقه الذهبي.]

١٨١: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَيُشَدِّدُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ، فَشَدَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ ﴿رَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ﴾)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۸۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالا کرو، ورنہ اللہ بھی تمہیں مشقت میں ڈال دے گا، کیونکہ ایک قوم نے اپنے آپ پر سختی کی تو اللہ نے بھی ان پر سختی کی، یہود ونصاری کی عبادت گاہوں میں یہ سختیاں انہی کی باقیات ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''رہبانیت انہوں نے خود ایجاد کی تھی ہم نے اسے ان پر فرض نہیں کیا تھا۔''

١٨٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى خَمْسَةِ اَوْجُهٍ: حَلَالٍ، وَّحَرَامٍ، وَّمُحْكَمٍ، وَّمُتَشَابِهٍ، وَّاَمْثَالٍ. فَاَحِلُّوا الْحَلَالَ، وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ، وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْكَمِ، وَاٰمِنُوْا بِالْمُتَشَابِهِ، وَاعْتَبِرُوْا بِالْاَمْثَالِ)) هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَلَفْظُهُ: ((فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ، وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ، وَاتَّبِعُوا الْمُحْكَمَ)) [2]

۱۸۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن پانچ امور کے متعلق نازل ہوا، حلال وحرام، محکم ومتشابہ اور امثال۔ تم حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو، محکم پر عمل کرو اور متشابہ پر ایمان لاؤ اور امثال (پہلی امتوں کے واقعات) سے عبرت حاصل کرو۔'' یہ مصابیح کے الفاظ ہیں۔ بیہقی نے شعب الایمان میں ان الفاظ سے نقل کیا ہے: ''حلال پر عمل کرو، حرام سے اجتناب کرو اور محکم کی اتباع کرو۔''

١٨٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْاَمْرُ ثَلَاثَةٌ: اَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهٗ فَاتَّبِعْهُ، وَاَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهٗ فَاجْتَنِبْهُ، وَاَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِيْهِ فَكِلْهُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۱۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امر تین قسم کے ہیں، ایک امر وہ ہے جس کی رشد وبھلائی واضح ہے، پس اس کی اتباع کرو، ایک امر وہ ہے جس کی گمراہی واضح ہے پس اس سے اجتناب کرو اور ایک امر وہ ہے جس کے متعلق اختلاف کیا گیا ہے، پس اسے اللہ عزوجل کے سپرد کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٨٤: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ، يَأْخُذُ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٠٤) ☆ سعيد بن عبدالرحمٰن بن أبي العمياء وثقه ابن حبان وحده ولبعض الحديث شاهد عندالبخاري في التاريخ الكبير (٤/ ٩٤) وسنده حسن وهو يغني عنه۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٢٩٣) ☆ فيه معارك بن عباد: ضعيف، وعبدالله بن سعيد بن أبي سعيد المقبري: متروك۔ [3] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (لم أجده) [و الطبراني في الكبير (١٠/ ٣٨٦ ح ١٠٧٧٤)] ☆ فيه أبو المقدام هشام بن زياد: متروك۔

الشَّاذَةَ و الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ، وَإِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ، وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶

۱۸۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک شیطان انسان کے لیے بھیڑیا ہے جیسے بکریوں کے لیے بھیڑیا ہوتا ہے، وہ الگ ہونے والی، دور جانے والے اور ایک جانب ہونے والی بکری کو پکڑتا ہے۔ پس تم گھاٹیوں (الگ الگ ہونے) سے بچو اور تم جماعت عامہ کو لازم پکڑلو۔''

۱۸۵: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۸۵: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے جماعت سے بالشت برابر علیحدگی اختیار کی تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی (یعنی پابندی) اتار دی۔''

۱۸۶: وَعَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ)). رَوَاهُ فِی الْمُوَطَّا ❸

۱۸۶: مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ مرسل روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، پس جب تک تم ان دونوں پر عمل کرتے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے، (یعنی) اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔''

۱۸۷: وَعَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ، فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❹

۱۸۷: غضیف بن حارث ثمالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی قوم بدعت ایجاد کرتی ہے تو اسی کی مثل سنت اٹھا لی جاتی ہے، پس سنت پر عمل کرنا بدعت ایجاد کرنے سے بہتر ہے۔''

۱۸۸: وَعَنْ حَسَّانٍ، قَالَ: مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِیْ دِيْنِهِمْ اِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا، ثُمَّ لَا يُعِيْدُهَا اِلَيْهِمْ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ ❺

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٤٣ ح ٢٢٤٥٨ و ٥/ ٢٣٢ ح ٢٢٣٧٩) [وعبد بن حميد في مسنده (١١٤، المنتخب)] ☆ السند منقطع، العلاء بن زياد و شهر بن حوشب لم يسمعا من سيدنا معاذ رضي الله عنه وحديث أبي داود (٥٤٧) يغني عنه۔ ❷ **حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٨٠ ح ٢١٨٩٤) و أبو داود (٤٧٥٨) ☆ وروى ابن أبي عاصم فی السنة (١٠٥٣)، بسند حسن عن خالد بن وهبان عن أبي ذر بلفظ: "من فارق الجماعة والإسلام فقد خلع ربقة الإسلام من عنقه" وخالد هذا تابعي معروف و ثقه ابن حبان و جهله الحافظ في تقريب التهذيب وأشار الحاكم (١/ ١١٧) بأن العلماء يحتجون بحديثه وحديثه حسن بالشواهد وله شاهد عند الترمذي (٢٨٦٣) وهو حديث صحيح۔
❸ **حسن**، رواه مالك فی الموطأ (٢/ ٨٩٩ ح ١٧٢٧) ☆ السند منقطع وللحديث شواهد كثيرة جدًا، منها ما رواه الحاكم (١/ ٩٣ ح ٣١٨ بلفظ: "إني قد تركت فيكم ما إن اعتصمتم به فلن تضلوا أبدًا: كتاب الله وسنة نبيه صلى الله عليه وسلم" وسنده حسن) وعموم القرآن يؤيده۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ١٠٥ ح ١٧٠٩٥) ☆ أبو بكر بن أبي مريم: ضعيف (تقدم: ١٢٤) و بقية صدوق مدلس و عنعن۔
❺ **إسناده صحيح**، رواه الدارمي (١/ ٤٥ ح ٩٩)۔

۱۸۸: حسان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، جب کوئی قوم اپنے دین میں کوئی بدعت ایجاد کرتی ہے تو اللہ اس کی مثل ان کی سنت چھین لیتا ہے، پھر وہ اسے روز قیامت تک ان کی طرف نہیں لوٹاتا۔''

۱۸۹: وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ، فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْإِسْلَامِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا۔ [1]

۱۸۹: ابراہیم بن میسرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی بدعتی کی تعظیم ونصرت کی تو اس نے اسلام کے گرانے پر معاونت کی۔''

۱۹۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللّٰهِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَافِيْهِ، هَدَاهُ اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا، وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سُوْءَ الْحِسَابِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: مَنِ اقْتَدٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ لَايَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقٰى فِي الْآخِرَةِ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى﴾ رَوَاهُ رَزِيْنٌ [2]

۱۹۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس شخص نے اللہ کی کتاب کی تعلیم حاصل کی، پھر اس کے مطابق عمل کیا تو اللہ اس شخص کو دنیا میں گمراہی سے بچاتا ہے اور قیامت کے دن اسے حساب کی تکلیف سے بچائے گا۔''

اور ایک روایت میں ہے: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس شخص نے اللہ کی کتاب کی اقتدا کی تو وہ دنیا میں گمراہ ہوگا نہ آخرت میں تکلیف اٹھائے گا، پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی: ''جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ گمراہ ہوگا نہ تکلیف میں پڑے گا۔''

۱۹۱: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا، وَعَنْ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ، فِيْهِمَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ، وَعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاةٌ، وَعِنْدَ رَأْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُوْلُ: اسْتَقِيْمُوْا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا، وَفَوْقَ ذٰلِكَ دَاعٍ يَدْعُوْ، كُلَّمَاهَمَّ عَبْدٌ اَنْ يَفْتَحَ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ قَالَ: وَيْحَكَ! لَا تَفْتَحْهُ، فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ)) ثُمَّ فَسَّرَهُ فَاَخْبَرَ: ((اَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْاِسْلَامُ، وَاَنَّ الْاَبْوَابَ الْمُفَتَّحَةَ مَحَارِمُ

---

[1] **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٤٦٤) [والسند منقطع وله ألوان عند اللالكائي (فى السنة المنسوبة إليه ١/ ١٣٩ ح ٢٧٣) والهروي في ذم الكلام (ص ٢١٩ ح ٩٢٧، ٩٢٨) وللحديث شاهد حسن عند ابن عساكر في تاريخ دمشق (٢٨/ ٣١٨، ٣١٩) والآجري فى الشريعة (ص ٩٦٢ ح ٢٠٤٠) فيه العباس بن يوسف الشكلي ترجمته في تاريخ بغداد (١٢/ ١٥٣، ١٥٤) و تاريخ دمشق وغيرهما وقال الصفدي: "وهو مقبول الرواية" والوافى بالوفيات (١٦/ ٣٧٣ ت ٥٩٣٢) و كذا قال الذهبي في تاريخ الإسلام (٢٣/ ٤٧٩ وفيات ٣١٤هـ) فهو حسن الحديث فالحديث حسن، وبنحوه صح عن فضيل بن عياض (انظر حلية الأولياء ٨/ ١٠٣) وإبراهيم بن ميسرة (انظر ذم الكلام: ٩٢٨) من قولهما۔]

[2] **ضعيف**، رواه رزين (لم أجده) [رواه عبدالرزاق (٣/ ٣٨٢ ح ٦٠٣٣ فيه ثلاث علل: عبدالرزاق وسفيان بن عيينة مدلسان وعنعنا، وعطاء بن السائب لم يدرك ابن عباس رضي الله عنه فالسند ضعيف منقطع) وابن أبي شيبة (١٠/ ٤٦٧، ٤٦٨ ح ٢٩٩٤٦ وسنده ضعيف من أجل اختلاط عطاء بن السائب، ١٣/ ٣٧١، ٣٧٢ ح ٣٤٧٧٠، أبو خالد الأحمر مدلس وعنعن) والحاكم (٢/ ٣٨١ ح ٣٤٣٨ و عنه البيهقي في شعب الإيمان: ٢٠٢٩) وصححه ووافقه الذهبي، و رواه الطبري في تفسيره (ج١٦ ص ١٦٣، نسخة محققة ٧/ ٩٣١ ح ٢٤٤٣٤) والحديث الموقوف سنده ضعيف، عند الحاكم و الطبري و ابن أبي شيبة فى الرواية الأولى عطاء بن السائب اختلط۔]

اللّٰهِ، وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاةَ حُدُوْدُ اللّٰهِ، وَاَنَّ الدَّاعِيَ عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ هُوَالْقُرْآنُ، وَاَنَّ الدَّاعِيَ مِنْ فَوْقِهٖ هُوَوَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [1]

۱۹۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے صراط مستقیم کی مثال بیان فرمائی، کہ راستے کے دونوں طرف دو دیواریں ہیں، ان میں دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں، راستے کے سرے پر ایک داعی ہے، وہ کہہ رہا ہے، سیدھے چلتے جاؤ، ٹیڑھے مت ہونا، اور اس کے اوپر ایک اور داعی ہے، جب کوئی شخص ان دروازوں میں سے کسی چیز کو کھولنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کہتا ہے: تم پر افسوس ہے، اسے مت کھولو، کیونکہ اگر تم نے اسے کھول دیا تو تم اس میں داخل ہو جاؤ گے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: ''راستہ اسلام ہے، کھلے ہوئے دروازے، اللہ کی حرام کردہ اشیاء ہیں، لٹکے ہوئے پردے، اللہ کی حدود ہیں، راستے کے سرے پر داعی: قرآن ہے، اور اس کے اوپر جو داعی ہے، وہ ہر مومن کے دل میں اللہ کا واعظ ہے۔''

۱۹۲: وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ وَكَذَا التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ اِلَّا اَنَّهٗ ذَكَرَ اَخْصَرَ مِنْهُ. [2]

۱۹۲: امام احمد، اور بیہقی نے شعب الایمان میں نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے اور اسی طرح امام ترمذی نے انہی سے روایت کیا ہے، البتہ انہوں نے اس سے مختصر روایت کیا ہے۔

۱۹۳: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا، فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْمَاتَ، فَاِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ، اُولٰئِكَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم كَانُوْا اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، اَبَرَّهَا قُلُوْبًا، وَّاَعْمَقَهَا عِلْمًا وَّاَقَلَّهَا تَكَلُّفًا، اخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ لِاِقَامَةِ دِيْنِهٖ، فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ، وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلٰى اٰثَارِهِمْ، وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ اَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ، فَاِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ [3]

۱۹۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو کوئی کسی شخص کی راہ اپنانا چاہے تو وہ ان اشخاص کی راہ اپنائے جو فوت ہو چکے ہیں، کیونکہ زندہ شخص فتنے سے محفوظ نہیں رہا، اور وہ (فوت شدہ اشخاص) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں، وہ اس امت کے بہترین افراد تھے، وہ دل کے صاف، علم میں عمیق اور تکلف وتصنع میں بہت کم تھے، اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور اپنے دین کی اقامت کے لیے انہیں منتخب

---

[1] لا أصل لـه بهذا اللفظ، رواه رزين (لم أجده) [و الآجري في الشريعة (ص ١٢ ح ١٦ بلفظ آخر مختصر جدًا وسنده صحيح) وانظر الحديث الآتي فهو شاهد لـه۔] [2] **حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٨٢، ١٨٣ ح ١٧٧٨٤) والبيهقي في شعب الإيمان (٧٢١٦) والترمذي (٢٨٥٩ وقال: غريب.) [وصححه الحاكم على شرط مسلم ١/ ٧٣ ووافقه الذهبي۔] [3] **إسناده ضعيف**، رواه رزين (لم أجده) [وابن عبدالبر في جامع بيان العلم و فضله (٢/ ٩٧)]

☆ فيه سنيد ضعيف و قتادة عن ابن مسعود: منقطع. و روى أحمد عن عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: إن الله نظر في قلوب العباد فوجد قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم خير قلوب العباد فاصطفاه لنفسه فابتعثه برسالته ثم نظر في قلوب العباد بعد قلب محمد فوجد قلوب أصحابه خير قلوب العباد فجعلهم وزراء نبيه يقاتلون على دينه فما رأى المسلمون حسنًا فهو عندالله حسن وما رأوه سيئًا فهو عندالله سيئ. (١/ ٣٧٩ ح ٣٦٠٠) وسنده حسن۔

فرمایا، پس ان کی فضیلت کو پہچانو، ان کے آثار کی اتباع کرو اور ان کے اخلاق و کردار کو اپنانے کی مقدور بھر کوشش کرو، کیونکہ وہ ہدایت مستقیم پر تھے۔‘‘

۱۹۴: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِنُسْخَةٍ مِنَ التَّوْرَاةِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذِهٖ نُسْخَةٌ مِّنَ التَّوْرَاةِ، فَسَكَتَ، فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ: ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ، مَاتَرٰى مَابِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **((وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَوْبَدَالَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِىْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ، وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَاَدْرَكَ نُبُوَّتِىْ لَا تَّبَعَنِىْ))**. رَوَاهُ الدَّارِمِىُّ ❶

۱۹۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تورات کا ایک نسخہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ تورات کا نسخہ ہے، آپ خاموش رہے، اور انہوں نے اسے پڑھنا شروع کر دیا، جبکہ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدلنے لگا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گم کرنے والی تمہیں گم پائیں، تم رسول اللہ ﷺ کے رُخِ انور کی طرف نہیں دیکھ رہے، عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک دیکھا تو فوراً کہا: میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے غضب سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی تمہارے سامنے آ جائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کرنے لگو تو تم سیدھی راہ سے گمراہ ہو جاؤ گے، اور اگر وہ زندہ ہوتے اور وہ میری نبوت (کا زمانہ) پا لیتے تو وہ بھی میری ہی اتباع کرتے۔‘‘

۱۹۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((كَلَامِىْ لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللّٰهِ، وَ كَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ كَلَامِىْ، وَ كَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ بَعْضُهٗ بَعْضًا))**. ❷

۱۹۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میرا کلام، اللہ کے کلام کو منسوخ نہیں کر سکتا، جبکہ اللہ کا کلام میرے کلام کو منسوخ کر سکتا ہے اور اللہ کا کلام ایک دوسرے کو منسوخ کر سکتا ہے۔‘‘

۱۹۶: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((اِنَّ اَحَادِيْثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسْخِ الْقُرْآنِ))** ❸

۱۹۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’ہماری احادیث بھی ایک دوسرے کو منسوخ کر دیتی ہیں۔ جس طرح قرآن کا بعض حصہ دوسرے حصے کو منسوخ کر دیتا ہے۔‘‘

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ١١٥، ١١٦ ح ٤٤١)۔ ☆ مجالد ضعيف (تقدم: ١٧٧) وللحديث شواهد ضعيفة۔ ❷ **إسناده موضوع**، رواه الدارقطني (٤/ ١٤٥) ☆ فيه جبرون بن واقد: متهم۔

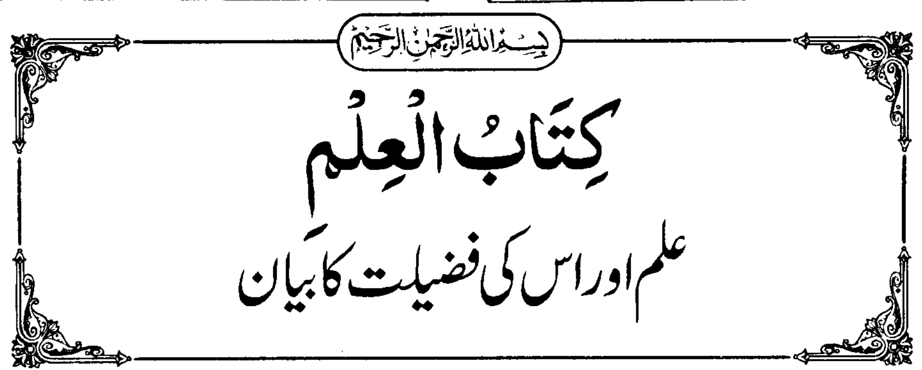
❸ **إسناده ضعيف جدًا منكر**، رواه الدارقطني (٤/ ١٤٥) ☆ فيه محمد بن الحارث ومحمد بن عبدالرحمٰن البيلماني وأبوه: ضعفاء كلهم، "ومحمد بن عبد الرحمٰن: حدث عن أبيه بنسخة شبيهًا بمأتي حديث، كلها موضوعة" قاله ابن حبان۔

١٩٧: وَعَنْ أَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا، وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا، وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا، وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا. رَوَى الْأَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ الدَّارَقُطْنِیُّ [1]

۱۹۷: ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ نے فرائض مقرر کیے ہیں، انہیں ضائع نہ کرو، اس نے حرمات کو حرام قرار دیا ہے، پس ان کے قریب نہ جاؤ اور اللہ نے حدود متعین کی ہیں پس ان سے تجاوز نہ کرو اور اس نے جانتے بوجھتے کچھ چیزوں سے سکوت فرمایا، پس ان کے متعلق بحث نہ کرو۔“ مذکورہ تینوں احادیث کو دارقطنی نے بیان کیا ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه الدارقطني (٤/ ١٨٣ ، ١٨٤) [والبيهقي (١٠/ ١٢ ، ١٣)] ☆ مكحول لم يدرك أبا ثعلبة رضي الله عنه فالسند منقطع . و للحديث شواهد ضعيفة ۔



اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

۱۹۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰيَةً، وَّحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ وَ لَا حَرَجَ، وَ مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

۱۹۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری طرف سے پہنچا دو خواہ ایک آیت ہی ہو، بنی اسرائیل کے واقعات بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں، اور جو شخص عمداً مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔''

۱۹۹: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ بِحَدِيْثٍ يَّرٰی اَنَّهٗ كَذِبٌ، فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۱۹۹: سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ سے حدیث بیان کرے، وہ جانتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ بھی جھوٹوں (حدیث وضع کرنے والوں) میں سے ایک ہے۔''

۲۰۰: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِی الدِّيْنِ، وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِیْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۲۰۰: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کے متعلق سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے، میں تو صرف (علم) تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ (فہم) اللہ عطا کرتا ہے۔''

۲۰۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، خِيَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

---

❶ رواه البخاري (٣٤٦١)۔

❷ رواه مسلم (١)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٧١) و مسلم (٩٨/ ١٠٣٧)۔

❹ رواه مسلم (١٩٩/ ٢٥٢٦) [والبخاري: ٣٤٩٣، ٣٤٩٦ مختصرًا۔]

۲۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان بھی سونے اور چاندی کی کانوں کی طرح ایک کان ہیں، ان میں سے جو دور جاہلیت میں اچھے تھے، وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں بشرطیکہ وہ (دین میں) سمجھ بوجھ پیدا کریں۔''

۲۰۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ: رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۰۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو قسم کے لوگوں پر رشک کرنا جائز ہے، ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال عطا کیا، اور پھر اس کو راہ حق میں اسے خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائی، اور ایک وہ آدمی جسے اللہ نے حکمت عطا کی اور وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اسے (دوسروں کو) سکھاتا ہے۔''

۲۰۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْ لَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۰۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین کاموں، صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے استفادہ کیا جائے اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے، کے سوا اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔''

۲۰۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُّؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، وَمَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ، اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۰۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی مومن سے دنیا کی کوئی تکلیف دور کی، تو اللہ اس سے قیامت کے دن کی کوئی تکلیف دور فرما دے گا، جس شخص نے کسی تنگ دست پر آسانی کی تو اللہ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا، جس نے کسی مسلمان کی عیب پوشی کی تو اللہ اس کی دنیا و آخرت میں عیب پوشی فرمائے گا، اللہ بندے کی مدد فرماتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے، اور جس شخص نے طلب علم کے لیے کوئی سفر کیا تو اللہ اس وجہ سے اس کے لیے راہ جنت آسان فرما دیتا ہے، اور جب کچھ لوگ اللہ کے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں پڑھتے پڑھاتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ اپنے پاس فرشتوں میں ان کا تذکرہ فرماتا ہے، اور جس کے عمل نے اسے پیچھے کر دیا تو اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکے گا۔''

۲۰۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَاُتِيَ بِهٖ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۷۳) و مسلم (۲٦۸ / ۸۱٦)۔

[2] رواه مسلم (۱٤/ ۱٦۳۱)

[3] رواه مسلم (۳۸/ ۲٦۹۹)

فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا؟ فَقَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ: قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ: جَرِيْءٌ، فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ، وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا، قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ، وَقَرَاْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ: اِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ: هُوَ قَارِئٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ، فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ: هُوَ جَوَّادٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روز قیامت سب سے پہلے شہید کا فیصلہ سنایا جائے گا، اسے پیش کیا جائے گا، تو اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا اور وہ ان کا اعتراف کرے گا، پھر اللہ فرمائے گا: تو نے ان کے بدلے میں (شکر کے طور پر) کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے تیری خاطر جہاد کیا حتیٰ کہ مجھے شہید کر دیا گیا، اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا، کیونکہ تو نے داد شجاعت حاصل کرنے کے لیے جہاد کیا تھا، پس وہ کہہ دیا گیا۔ پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ دوسرا شخص جس نے علم حاصل کیا، اور اسے دوسروں کو سکھایا، اور قرآن کریم کی تلاوت کی، اسے بھی پیش کیا جائے گا، تو اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا، وہ ان کا اعتراف کرے گا، اللہ پوچھے گا کہ تو نے ان کے بدلے میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے علم سیکھا اور اسے دوسروں کو سکھایا، اور میں تیری رضا کی خاطر قرآن کی تلاوت کرتا رہا، اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا، البتہ تو نے علم اس لیے حاصل کیا تھا کہ تمہیں عالم کہا جائے اور قرآن پڑھا تا کہ تمہیں قاری کہا جائے، وہ کہہ دیا گیا، پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا، اور تیسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال وزر کی جملہ اقسام سے خوب نوازا ہوگا، اسے پیش کیا جائے گا، تو اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا، وہ انہیں پہچان لے گا، تو اللہ پوچھے گا: تو نے ان کے بدلے میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے ان تمام مواقع پر جہاں خرچ کرنا تجھے پسند تھا، خرچ کیا، اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا: تو نے تو اس لیے خرچ کیا کہ تجھے بڑا سخی کہا جائے، پس وہ کہہ دیا گیا، پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔“

۲۰۶: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا، اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۰۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ علم کو بندوں کے سینوں سے نہیں نکالے گا بلکہ وہ علما کی روحیں قبض کر کے علم کو اٹھا لے گا، حتیٰ کہ جب وہ کسی عالم کو باقی نہیں رکھے گا تو لوگ جہلا کو رئیس بنا لیں گے، جب ان سے مسئلہ

[1] رواه مسلم (١٥٢/ ١٩٠٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٠) ومسلم (١٣/ ٢٦٧٣)۔

دریافت کیا جائے گا تو وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے، وہ خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو گمراہ کریں گے۔''

۲۰۷: وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ، قَالَ: اَمَا اِنَّهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذَالِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ، وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۰۷: شقیق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات لوگوں کو وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے، کسی آدمی نے ان سے کہا: ابوعبدالرحمن! میں چاہتا ہوں کہ آپ ہر روز ہمیں وعظ و نصیحت کیا کریں، انہوں نے فرمایا: سن لو! ہر روز وعظ و نصیحت کرنے سے مجھے یہی امر مانع ہے کہ میں تمہیں اکتاہٹ میں ڈالنا ناپسند کرتا ہوں، میں وعظ و نصیحت کے ذریعے تمہارا ویسے ہی خیال رکھتا ہوں جیسے رسول اللہ ﷺ اس اندیشے کے پیش نظر کے ہم اکتا نہ جائیں، ہمارا خیال رکھا کرتے تھے۔''

۲۰۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی ﷺ کوئی گفتگو فرماتے تو آپ ایک جملے کو تین مرتبہ دہراتے حتیٰ کہ اسے سمجھ اور یاد کر لیا جائے، اور جب آپ کسی قوم کے پاس تشریف لاتے اور انہیں سلام کرنے کا ارادہ فرماتے تو تین مرتبہ سلام کرتے۔''

۲۰۹: وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّهُ اُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ، فَقَالَ: ((مَا عِنْدِيْ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَا اَدُلُّهُ عَلٰى مَنْ يَّحْمِلُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ))**. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۰۹: ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: میری سواری ہلاک ہوگئی ہے، آپ مجھے سواری عنایت فرمادیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس تو کوئی سواری نہیں۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اسے ایسے آدمی کے متعلق بتاتا ہوں جو اسے سواری دے دے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیر و بھلائی کی طرف راہنمائی کرنے والے کو، اس بھلائی کو سرانجام دینے والے کی مثل اجر و ثواب ملے گا۔''

۲۱۰: وَعَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَآءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُّجْتَابِي النِّمَارِ اَوِ الْعَبَآءِ، مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ، عَامَّتُهُمْ مِّنْ مُّضَرَ، بَلْ كُلُّهُمْ مِّنْ مُّضَرَ، فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِّنَ الْفَاقَةِ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ، فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ، وَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: ((**﴿يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ......﴾** اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ: **﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾**)) وَالْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ: **﴿اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾** تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهٖ، مِنْ دِرْهَمِهٖ، مِنْ ثَوْبِهٖ، مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ، مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ، حَتّٰى قَالَ: **((وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ))** قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨) ومسلم (٨٢/ ٢٨٢١)۔

[2] رواه البخاري (٩٥)۔ [3] رواه مسلم (١٣٣/ ١٨٩٣)۔

تَعْجِزُ عَنْهَا، بَلْ قَدْ عَجَزَتْ، ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ، حَتّٰى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۱۰: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم دن کے پہلے پہر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک قوم آپ کے پاس آئی ان کے بدن ننگے تھے، انہوں نے اونی دھاری دار یا عام چادریں پہن رکھی تھیں اور وہ تلواریں حمائل کیے ہوئے تھے۔ ان میں سے زیادہ تر، بلکہ سب کے سب مضر قبیلہ کے تھے، جب رسول اللہ ﷺ نے ان پر فاقہ کے آثار دیکھے تو غم کی وجہ سے آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، آپ گھر تشریف لے گئے پھر باہر آ گئے۔ آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی، آپ ﷺ نے نماز پڑھائی، پھر خطبہ ارشاد فرمایا: ''لوگو! اپنے رب سے ڈر جاؤ جس نے تمہیں نفس واحد سے پیدا فرمایا، اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں کی نسل سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابت داری (کے تعلقات منقطع کرنے) سے ڈرو، یقین جانو کہ اللہ تم پر نگران ہے۔'' اور سورۃ الحشر کی آیت تلاوت فرمائی: ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور چاہیے کہ ہر متنفس دیکھ لے کہ وہ کل کے لیے کیا کچھ آگے بھیجتا ہے، اور تم اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔'' پس کسی نے دینار صدقہ کیا، کسی نے درہم، کسی نے کپڑا، کسی نے گندم کا صاع اور کسی نے ایک صاع کھجوریں صدقہ کیں، حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خواہ کھجور کا ٹکڑا صدقہ کرو۔'' راوی بیان کرتے ہیں: انصار میں سے ایک آدمی ایک تھیلی اٹھائے ہوئے آیا قریب تھا کہ اس کا ہاتھ اسے اٹھانے سے عاجز آ جاتا، بلکہ عاجز ہی آ گیا، پھر لوگ مسلسل آنے لگے، حتیٰ کہ میں نے اناج اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے، حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کو سونے کی طرح دمکتا ہوا دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ شروع کیا تو اسے اس کا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب ملتا ہے، اور ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جاتی، اور جس شخص نے اسلام میں کوئی برا طریقہ شروع کیا تو اس کو اس کا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ ملتا ہے اور ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔''

۲۱۱: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا، لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ سَنَذْكُرُ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ: ((لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي)) فِي بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. [2]

۲۱۱: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو ناجائز قتل کیا جاتا ہے تو اس کے قتل کا کچھ حصہ آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے پر ہوتا ہے، کیونکہ اس نے قتل کا طریقہ ایجاد کیا تھا۔''

ہم حدیث معاویہ رضی اللہ عنہ: ((لا يزال من امتى)) باب ثواب هذه الامة میں ذکر کریں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

---

[1] رواه مسلم (٦٩/ ١٠١٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٣٥) ومسلم (٢٧/ ١٦٧٧) ٥ حديث معاوية، يأتي (٦٢٧٦)۔

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۱۲: عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ! إِنِّيْ جِئْتُكَ مِنْ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ، قَالَ: فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِّطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا، وَّلَا دِرْهَمًا، وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهٗ أَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَسَمَّاهُ التِّرْمِذِيُّ قَيْسَ بْنَ كَثِيْرٍ [1]

۲۱۲: کثیر بن قیس بیان کرتے ہیں، میں ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ دمشق کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: ابودرداء! میں رسول اللہ ﷺ کے شہر سے ایک حدیث کی خاطر تمہارے پاس آیا ہوں، مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ اسے رسول اللہ ﷺ سے (براہ راست) بیان کرتے ہیں۔ میں کسی اور کام کے لیے نہیں آیا، انہوں نے بیان کیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص طلب علم کے لیے سفر کرتا ہے تو اللہ اسے جنت کی راہ پر گامزن کر دیتا ہے، فرشتے طالب علم کی رضامندی کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں، زمین و آسمان کی ہر چیز اور پانی کی گہرائی میں مچھلیاں طالب علم کے لیے مغفرت طلب کرتی ہیں، بے شک عالم کی عابد پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح چودھویں رات کے چاند کو باقی ستاروں پر برتری ہے، بے شک علما، انبیا علیہم السلام کے وارث ہیں۔ اور انبیا علیہم السلام درہم و دینار نہیں چھوڑ کر جاتے بلکہ وہ تو صرف علم چھوڑ کر جاتے ہیں، پس جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے وافر حصہ حاصل کر لیا۔'' امام ترمذی نے راوی کا نام قیس بن کثیر ذکر کیا ہے۔

۲۱۳: وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى أَدْنَاكُمْ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ وَأَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا، وَحَتَّى الْحُوْتَ، لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۲۱۳: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا، ان میں سے ایک عابد اور دوسرا عالم ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عالم کی عابد پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح میری فضیلت تمہارے ادنی آدمی پر ہے۔'' پھر

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٩٦ ح ٢٢٠٥٨) والترمذي (٢٦٨٢ وقال: وليس إسناده عندي بمتصل.) وأبو داود (٣٦٤١) وابن ماجه (٢٢٣) والدارمي (١/ ٩٩ ح ٣٤٩) [وابن حبان، الموارد: ٨٠] ☆ داود بن جميل وكثير بن قيس ضعيفان وللحديث شواهد ضعيفة وحديث مسلم (السابق: ٢٠٤) يغني عنه۔

[2] **حسن**، رواه الترمذي (٢٦٨٥ وقال: غريب) وله شواهد وهو بها حسن۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ، اس کے فرشتے، زمین و آسمان کی مخلوق حتیٰ کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلیاں، لوگوں کو خیر و بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لیے دعائے خیر کرتی ہیں۔''

٢١٤: **وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ**، عَنْ مَكْحُولٍ مُرْسَلًا، وَلَمْ يَذْكُرْ: رَجُلَانِ وَقَالَ: ((**فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلٰى اَدْنَا كُمْ**)) ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿**اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا**﴾)) وَسَرَدَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اٰخِرِهِ۔ 1

۲۱۴: دارمی نے مکحول سے مرسل روایت بیان کی ہے۔ اور انہوں نے ''دو آدمیوں'' کا ذکر نہیں کیا اور انہوں (مکحول) نے کہا: عالم کی عابد پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح میری فضیلت تمہارے ادنیٰ آدمی پر ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی! ''اس کے بندوں میں سے صرف علما ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔'' اور پھر مکمل حدیث بیان کی۔

٢١٥: **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ، وَاِنَّ رِجَالًا يَاْتُوْنَكُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ، فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ 2

۲۱۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک لوگ تمہارے تابع ہیں، کیونکہ لوگ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے کے لیے زمین کے اطراف و اکناف سے تمہارے پاس آئیں گے، پس جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے ساتھ خیر و بھلائی کے ساتھ پیش آنا۔''

٢١٦: **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ، ضَالَّةُ الْحَكِيْمِ، فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا**)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْفَضْلِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔ 3

۲۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دانائی کی بات، دانا شخص کی گم شدہ چیز ہے، پس وہ اسے جہاں پائے تو وہاں وہی اس کا زیادہ حق دار ہے۔'' ترمذی، ابن ماجہ، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور ابراہیم بن فضل راوی حدیث کے معاملے میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

٢١٧: **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ 4

---

1 **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٨٨ ح ٢٩٥) ☆ السند مرسل وله شواهد دون قوله: "ثم تلا هذه الآية: ﴿**وإنما يخشى الله من عباده العلماء**﴾" فهو ضعيف والباقي حسن، انظر الحديث السابق (٢١٣) فائدة: قال رسول الله ﷺ لطالب العلم: مرحبًا بطالب العلم! إن طالب العلم لتحف به الملائكة و تظله بأجنحتها ويركب بعضها بعضًا حتى يبلغوا السماء الدنيا من حبهم لما طلب. (الجرح والتعديل ٢/ ١٣، وسنده حسن)۔ 2 إسناده ضعيف جدًا (بل موضوع)، رواه الترمذي (٢٦٥٠ وأشار إلى ضعفه من أجل أبي هارون العبدي) [ورواه ابن ماجه: ٢٤٩] ☆ أبو هارون عمارة بن جوين ضعيف جدًا، متهم بالكذب۔ 3 **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٢٦٨٧) وابن ماجه (٤١٦٩) ☆إبراهيم بن الفضل المخزومي: متروك. فائدة: وقال عبد الله بن عباس رضي الله عن: خذ الحكمة ممن سمعتها فإن الرجل ينطق بالحكمة و ليس من أهلها فتكون كالرمية خرجت من غير رام. (رواه الخرائطي في مساوئ الأخلاق: ٣٩٠ وسنده حسن، باب ماجاء في سوء الجوار من الكراهة والذم)۔ 4 **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٢٦٨١ وقال: غريب۔) وابن ماجه (٢٢٢) ☆ روح بن جناح ضعفه الجمهور و اتهمه ابن حبان وغيره والجرح فيه مقدم۔

۲۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک فقیہ، شیطان پر، ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔''

۲۱۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ اَهْلِهٖ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيْرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ**)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((**مُسْلِمٍ**)) وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مَتْنُهٗ مَشْهُوْرٌ، وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ اَوْجُهٍ كُلُّهَا ضَعِيْفٌ. ❶

۲۱۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے، کسی ایسے شخص کو، جو اس کی اہلیت نہ رکھتا ہو، علم پڑھانے والا، خنزیروں کے گلے میں ہیرے جواہرات اور سونے کے ہار ڈالنے والے کی طرح ہے۔''

ابن ماجہ، جبکہ بیہقی نے ((مسلم)) تک شعب الایمان میں روایت کیا ہے، اور انہوں نے فرمایا: اس حدیث کا متن مشہور ہے جبکہ سند ضعیف ہے، اور یہ روایت متعدد طرق سے مروی ہے، لیکن وہ سب ضعیف ہیں۔

۲۱۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ** ☆ **فِيْ مُنَافِقٍ، حُسْنُ سَمْتٍ، وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۲۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو خصلتیں کسی منافق میں اکٹھی نہیں ہو سکتی، اچھے اخلاق اور دین میں سمجھ بوجھ۔''

۲۲۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❸

۲۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص طلب علم کے لیے سفر کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک اللہ کی راہ میں رہتا ہے۔''

۲۲۱: وَعَنْ سَخْبَرَةَ الْاَزْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى**)) رَوَاهُ

---

❶ إسناده ضعيف جدًا والحديث ضعيف، رواه ابن ماجه (٢٢٤) والبيهقي في شعب الإيمان (١٥٤٣) ☆ حفص بن سليمان: متروك، وللحديث طرق كثيرة نحو الخمسين وكلها ضعيفة وصححه بعض الأئمة من أجل كثرة الطرق (!) والله أعلم- فائدة: وقال شعبة: رآني الأعمش يومًا وأنا أحدث، قال: ويحك أو ويلك يا شعبة! لا تعلق الدر في أعناق الخنازير (مسند علي بن الجعد: ٨١٢ وسنده صحيح) وقال الأعمش: انظروا لا تنثروا هذه الدنانير على الكنائس يعني الحديث (مسند علي بن الجعد: ٧٦٤ وسنده صحيح) وقال: أبو داود الطيالسي: نا زائدة بن قدامة الثقفي... وكان لا يحدث قدريًا ولا صاحب بدعة يعرفه. (الجامع للخطيب ١/ ٥٢٤ ح ٧٥٨ وسنده صحيح)-

❷ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦٨٤ وقال: غريب. لا أعرفه إلا من حديث خلف بن أيوب العامري.) ☆ خلف هذا صدوق مبتدع، حدّث عن عوف و قيس بمناكير و للحديث شواهد ضعيفة عند ابن المبارك (الزهد: ٤٥٩) وغيره-

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦٤٧ وقال: حسن غريب.) والدارمي (لم أجده) ☆ خالد بن يزيد وأبو جعفر الرازي و الربيع بن أنس: كلهم حسن الحديث في غير ما أنكر عليه وقال ابن حبان في ربيع بن أنس: "والناس يتقون حديثه ما كان من رواية [أبي] جعفر عنه لأن فيها اضطراب كثير" (كتاب الثقات ٤/ ٢٢٨) فالجرح خاص والخاص مقدم على العام- **فائدة**: وروى الحاكم فى المستدرك من حديث أبي هريرة عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: من جاء مسجدنا هذا يتعلم خيرًا أو يعلمه فهو كالمجاهد في سبيل الله... (١/ ٩١ ح ٣٠٩) وسنده حسن-

التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفُ الْإِسْنَادِ، وَ اَبُوْدَاوُدَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ. ❶

۲۲۱: سخبرہ ازدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص علم حاصل کرتا ہے تو یہ اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔“ امام ترمذی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس روایت میں ابوداود راوی ضعیف ہے۔

۲۲۲: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَنْ يَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَّسْمَعُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۲۲۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن خیر (کی باتیں) سن سن کر سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ اس کی غایت وانتہا جنت ہو جاتی ہے۔“

۲۲۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❸

۲۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے، جسے وہ جانتا ہو، پھر وہ اسے چھپائے تو روز قیامت اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔“

۲۲۴: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ. ❹

۲۲۴: ابن ماجہ نے اسے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۲۲۵: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَآءَ، اَوْلِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَآءَ، اَوْيَصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ، اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❺

۲۲۵: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص علما سے مناظرہ کرنے، نادانوں کو شبہات میں مبتلا کرنے اور لوگوں کی توجہ حاصل کرنے کے لیے علم حاصل کرتا ہے تو اللہ اسے جہنم میں داخل فرمائے گا۔“

۲۲۶: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما. ❻

۲۲۶: ابن ماجہ نے اسے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

---

❶ **إسناده ضعيف جدًا موضوع**، رواه الترمذي (۲٦٤٨ وقال: هذا حديث ضعيف الإسناد ـ) والدارمي (۱/ ۱۳۹ ح ٥٦٧) ☆ أبو داود الأعمي: نفيع كذاب، و محمد بن حميد الرازي ضعيف جدًا على الراجح ضعفه الجمهور ـ

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۲٦۸٦ وقال: حسن غريب ـ) [وصححه ابن حبان (الموارد: ۲۳۸٥) والحاكم (٤/ ۱۳۰) ووافقه الذهبي.] ☆ دراج أبو السمح: حسن الحديث عن أبي الهيثم وعن غيره ـ

❸ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۲/ ۲٦۳ ح ۷٥٦۱ و ۲/ ۳۰٥ ح ۸۰۳٥) وأبو داود (۳٦٥۸) والترمذي (۲٦٤۹ و حسنه) [وابن ماجه: ۲٦۱] ❹ **حسن**، رواه ابن ماجه (۲٦٤ وسنده ضعيف والحديث حسن.) انظر الحديث السابق (۲۲۳) فهو شاهد له ـ ❺ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (۲٦٥٤ وقال: غريب.) ☆ إسحاق بن يحيى ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة ـ ❻ **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۲٥۳) ☆ فيه حماد بن عبد الرحمٰن الكلبي ضعيف و أبو أيوب الأزدي مجهول ـ

۲۲۷: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا یُبْتَغٰی بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ، لَا یَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِهٖ عَرَضًا مِنَ الدُّنْیَا، لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) یَعْنِیْ رِیْحَهَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ 1

۲۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص ایسا علم، جس کے ذریعے اللہ کی رضامندی حاصل کی جاتی ہے، محض دنیا کا مال و متاع حاصل کرنے کے لیے سیکھتا ہے تو وہ روز قیامت جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔“

۲۲۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَیْرُ فَقِیْهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰی مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا یَغُلُّ عَلَیْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ، اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَالنَّصِیْحَةُ لِلْمُسْلِمِیْنَ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ، فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِیْطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ.)) رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ، وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الْمَدْخَلِ. 2

۲۲۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ اس شخص کے چہرے کو تر و تازہ رکھے جس نے میری حدیث کو سنا، اسے یاد کیا، اس کی حفاظت کی اور پھر اسے آگے بیان کیا، بسا اوقات اہل علم فقیہ نہیں ہوتے، اور بسا اوقات فقیہ اپنے سے زیادہ فقیہ تک بات پہنچا دیتا ہے، تین خصلتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا: عمل خالص اللہ کی رضا کے لیے ہو، مسلمانوں کے لیے خیر خواہی ہو، اور ان کی جماعت کے ساتھ لگے رہنا، کیونکہ ان کی دعوت انہیں سب طرف سے گھیر لے گی (حفاظت کرے گی)۔“

۲۲۹: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِیُّ، عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِیَّ، وَاَبَا دَاوُدَ لَمْ یَذْکُرَا: ((ثَلَاثٌ لَا یَغُلُّ عَلَیْهِنَّ ......)) اِلٰی اٰخِرِهٖ. 3

۲۲۹: احمد، ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ اور دارمی نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، البتہ ترمذی اور ابوداود نے ((ثَلَاثٌ لَا یَغُلُّ عَلَیْهِنَّ ......)) سے آخر تک ذکر نہیں کیا۔

۲۳۰: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَهٗ کَمَا سَمِعَهٗ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی لَهٗ مِنْ سَامِعٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. 4

۲۳۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ اس شخص کے چہرے کو تر و تازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی چیز سنی، تو اس نے جیسے اسے سنا تھا ویسے ہی اسے آگے پہنچا دیا، کیونکہ بسا اوقات جسے بات پہنچائی جاتی ہے وہ

---

1 **إسناده حسن**، رواه أحمد (۲/ ۳۳۸ ح ۸٤۳۸) و أبو داود (۳٦٦٤) و ابن ماجه (۲۵۲) [وصححه ابن حبان (الموارد: ۸۹) والحاكم (۱/ ۸۵) ووافقه الذهبي.]

2 **صحيح**، رواه الشافعي (فی الرسالة ص ٤۰۱ فقرة: ۱۱۰۲ وهو في مختصر المزني ص ٤۲۳) والبيهقي فی المدخل (لم أجده فی المطبوع، وهو في شعب الإيمان: ۱۷۳۸) [والترمذي (۲٦۵۸) وأحمد (۱/ ٤۳٦)] ☆ و للحديث شواهد كثيرة وهو بها صحيح، انظر الأحاديث الآتية (۲۲۹_۲۳۱)

3 **صحيح**، رواه أحمد (۵/ ۱۸۳ ح ۲۱۹۲٤) والترمذي (۲٦۵٦ وقال: حسن.) وأبو داود (۳٦٦۰) وابن ماجه (۲۳۰) والدارمي (۱/ ۷۵ ح ۲۳۵) [وصححه ابن حبان (الموارد: ۷۲، ۷۳)]

4 **صحيح**، رواه الترمذي (۲٦۵۷ وقال: حسن صحيح.) وابن ماجه (۲۳۲) [وصححه ابن حبان (الموارد: ۷٤_۷٦) وانظر الحديث السابق (۲۲۸)]

اس کی، اس سننے والے کی نسبت زیادہ حفاظت کرنے والا ہوتا ہے۔''

۲۳۱: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ ۔ ❶

۲۳۱: دارمی نے اسے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۲۳۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۲۳۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے حدیث بیان کرتے وقت احتیاط کیا کرو اور صرف وہی حدیث بیان کرو جس کے بارے میں تمہیں علم ہو (کہ یہ میری حدیث ہے)، پس جس نے عمداً مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''

۲۳۳: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ جَابِرٍ رضی اللہ عنہما وَلَمْ يَذْكُرْ: ((اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ)) ❸

۲۳۳: ابن ماجہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے لیکن ابن ماجہ نے یہ الفاظ: ''مجھ سے حدیث بیان کرتے وقت احتیاط کرو اور صرف وہی حدیث بیان کرو جس کے بارے میں تمہیں علم ہو'' ذکر نہیں کیے۔

۲۳۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۲۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قرآن کے بارے میں اپنی رائے سے کچھ کہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''جو شخص قرآن کے بارے میں علم کے بغیر کوئی بات کہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''

۲۳۵: وَعَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❺

۲۳۵: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قرآن کے بارے میں اپنی رائے سے کچھ کہے اور اگر وہ درست بھی ہو تب بھی اس نے غلطی کی۔''

۲۳۶: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاَحْمَدُ ❻

---

❶ **صحيح**، رواه الدارمي (١/ ٧٥ ح ٢٣٦)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٩٥١ وقال: حسن.) [وابن أبي شيبة في مسنده كما في "بيان الوهم والايهام" لابن القطان ٥/ ٢٥٣ ح ٢٤٥٩] ☆ عند الترمذي وابن أبي شيبة: "عبدالأعلى الثعلبي" وهو ضعيف: ضعفه الجمهور وأخطأ ابن القطان فقال: "فالحديث صحيح من هذا الطريق" وانظر الحديث الآتي (٢٣٣)۔ ❸ **صحيح**، رواه ابن ماجه (٣٠، ٣٣) [والترمذي: ٢٢٥٧ وقال: حسن صحيح.] ☆ هذا الحديث متواتر۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٩٥٠ وقال: حسن، ٢٩٥١) ☆ عبدالأعلى الثعلبي ضعيف، تقدم (٢٣٢) فالسند غير حسن۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٩٥٢ وقال: هذا حديث غريب وقد تكلم بعض أهل الحديث في سهيل بن أبي حزم) وأبو داود (٣٦٥٢) ☆ سهيل بن عبدالله هو ابن مهران وهو ابن أبي حزم: ضعيف كما في تقريب التهذيب (٢٦٧٢)۔ ❻ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٢٨٦ ح ٧٨٣٥، ٢/ ٥٠٣ ح ١٠٥٤٦) وأبو داود (٤٦٠٣) [وصححه ابن حبان (الموارد: ٧٣) والحاكم (٢/ ٢٢٣) ووافقه الذهبي.]

۲۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قرآن کے بارے میں اختلاف و جھگڑا کرنا کفر ہے۔“

۲۳۷: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَوْمًا يَتَدَارَؤُوْنَ فِي الْقُرْاٰنِ، فَقَالَ: ((اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا ضَرَبُوْا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ، وَاِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللّٰهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا، فَلَا تُكَذِّبُوْا بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ، فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُوْلُوْا، وَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ اِلٰى عَالِمِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ. [1]

۲۳۷: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو قرآن کے بارے میں جھگڑا کرتے ہوئے پایا تو فرمایا: ”تم سے پہلے لوگ بھی اسی وجہ سے ہلاک ہوئے انہوں نے اللہ کی کتاب کے بعض حصوں کا بعض حصوں سے رد کیا، حالانکہ اللہ کی کتاب تو اس لیے نازل ہوئی کہ وہ ایک دوسرے کی تصدیق کرتا ہے، پس تم قرآن کے بعض حصے سے بعض کی تکذیب نہ کرو، اس سے جو تم جان لو تو اسے بیان کرو، اور جس کا تمہیں پتہ نہ چلے اسے اس کے جاننے والے کے سپرد کر دو۔“

۲۳۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، لِكُلِّ اٰيَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ، وَلِكُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۲۳۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قرآن سات قراءتوں میں نازل کیا گیا، اس میں سے ہر آیت کا ظاہر اور باطن ہے، اور ہر سطح کا مفہوم سمجھنے کے لیے مناسب استعداد کی ضرورت ہے۔“

۲۳۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ، اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ، اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ، اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ، وَمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۲۳۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”علم تین ہیں: آیت محکمہ یا سنت ثابتہ یا فریضہ عادلہ (ہر وہ فرض جس کی فرضیت پر مسلمانوں کا اجماع ہے) اور جو اس کے سوا ہو وہ فضل ہے۔“

۲۴۰: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَقُصُّ اِلَّا اَمِيْرٌ اَوْ مَاْمُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۲۴۰: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”امیر یا جسے وہ اجازت دے وہی خطاب کرنے کا مجاز ہے یا پھر متکبر شخص وعظ کرتا ہے۔“

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ١٨٥ ح ٦٧٤١ فيه الزهري وهو مدلس وعنعن) وابن ماجه (٨٥) [وصححه البوصيري في زوائد ابن ماجه.] قلت: سند ابن ماجه حسن. تقدم (٩٩)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١/ ٢٦٣ بعد ح ١٢٢ معلقًا) [والطبري في تفسيره (١/ ١٠، ١١) بسندين ضعيفين، فيه مجهول وفي الآخر: إبراهيم بن مسلم الهجري ضعيف.] ☆ وله شواهد ضعيفة عند ابن حبان (الموارد: ١٧٨١) وأبي يعلى في مسنده (٩/ ٨١ ح ٥١٤٩) وغيرهما۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٨٨٥) وابن ماجه (٥٤) ☆ عبدالرحمٰن بن زياد بن أنعم الإفريقي وشيخه عبدالرحمٰن بن رافع: ضعيفان، والحديث ضعفه الذهبي في تلخيص المستدرك (٤/ ٣٣٢)۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٦٦٥)۔

٢٤١: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((أَوْمُرَاءٌ)) بَدَلَ: ((أَوْ مُخْتَالٌ)) ❶

۲۴۱: دارمی نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت بیان کی ہے، اس میں ((مختال)) ''متکبر'' کے بجائے ((مراء)) ''ریاکار'' کا لفظ ہے۔

٢٤٢: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ أَفْتٰى بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ، وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيْهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِيْ غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❷

۲۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو اس کا گناہ اسے فتویٰ دینے والے پر ہے، اور جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کسی معاملے میں مشورہ دیا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ بھلائی و بہتری اس کے علاوہ کسی دوسری صورت میں ہے، تو اس نے اس سے خیانت کی۔''

٢٤٣: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهٰى عَنِ الْأُغْلُوْطَاتِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❸

۲۴۳: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غلطی میں ڈالنے والے سوالوں سے منع فرمایا ہے۔

٢٤٤: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّيْ مَقْبُوْضٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۲۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علم میراث اور قرآن کی تعلیم حاصل کرو اور لوگوں کو سکھاؤ، کیونکہ عنقریب میری روح قبض کر لی جائے گی۔''

٢٤٥: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا أَوَانٌ يُخْتَلَسُ فِيْهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ، حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❺

۲۴۵: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، تو آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا: ''یہ وہ وقت ہے جس میں لوگوں سے علم سلب کر لیا جائے گا حتیٰ کہ وہ اس سے کسی چیز پر بھی قدرت نہیں رکھیں گے۔''

٢٤٦: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه رِوَايَةً: يُوْشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ، فَلَا يَجِدُوْنَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَفِيْ جَامِعِهِ، قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ إِنَّهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَمِثْلُهُ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ، قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ: هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ وَاسْمُهُ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❻

---

❶ **حسن**، رواه الدارمي (٢/ ٣١٩ ح ٢٧٨٢)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٦٥٧) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (١/ ١٢٦) ووافقه الذهبي ورواه ابن ماجه (٥٣) مختصرًا.] ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٦٥٦) ☆ عبدالله بن سعد: لم يوثقه غير ابن حبان وقال الساجي: ضعفه أهل الشام۔ ❹ **ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٩١ وقال: فيه اضطراب ومحمد بن القاسم الأسدي ضعفه أحمد وغيره.) ☆ محمد بن القاسم الأسدي: كذبوه، والفضل بن دلهم لين ورمي بالاعتزال، وسليمان بن جابر وتلميذه مجهولان، وللحديث شواهد ضعيفة عند ابن ماجه (٢٧١٩) وغيره۔ ❺ **حسن**، رواه الترمذي (٢٦٥٣ وقال: حديث حسن غريب.) [وصححه الحاكم (١/ ٩٩) ووافقه الذهبي۔] ❻ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦٨٠ وقال: حسن صحيح۔) [وصححه الحاكم على شرط مسلم (١/ ٩١ ح ٣٠٧) ووافقه الذهبي.] ☆ ابن جريج وأبو الزبير مدلسان وعنعنا وللحديث شاهد منقطع عند ابن عبدالبر في الانتقاء (ص ٢٠)۔

۲۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عنقریب لوگ طلب علم میں اونٹوں پر سفر کریں گے لیکن وہ عالم مدینہ سے زیادہ عالم کسی کو نہیں پائیں گے۔ اوران کی جامع میں ہے کہ ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس سے مراد مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ انہی کے مثل عبدالرزاق سے مروی ہے، اسحاق بن موسیٰ نے بیان کیا، میں نے ابن عیینہ سے سنا، تو انہوں نے کہا: اس سے مراد عمری زاہد ہے اوران کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔

۲٤۷: وَعَنْهُ ـ فِيْمَا اَعْلَمُ ـ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَ جَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُلَهَا دِيْنَهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۴۷: راوی حدیث ابوعلقمہ بیان کرتے ہیں کہ میری معلومات کے مطابق ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسے رسول اللہ ﷺ سے مرفوع روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل اس امت کے لیے ہر سو سال کے آخر پر کسی ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔''

۲٤۸: وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ، يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ، وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ، وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْمَدْخَلِ مُرْسَلاً وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ: ((فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ)) فِيْ بَابِ التَّيَمُّمِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. [2]

۲۴۸: ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری رحمۃ اللہ علیہ (مرسل روایت) بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس علم کو بعد میں آنے والے ہر طبقہ کے صاحب تقویٰ لوگ حاصل کریں گے، وہ اس (علم) سے غلو کرنے والوں کی تحریف، جھوٹے لوگوں کی جعل سازی اور جہلا کی تاویل کی نفی کریں گے۔'' بیہقی نے المدخل میں مرسل روایت کیا ہے، ہم جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((فانما شفاء العي السؤال)) کو باب التیمم میں ان شاءاللہ بیان کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِث

فصل ثالث

۲٤۹: عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْاِسْلَامَ، فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [3]

۲۴۹: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مرسل روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو احیائے اسلام کے لیے علم حاصل کرتے ہوئے موت آجائے تو جنت میں اس کے اور انبیاء علیہم السلام کے مابین صرف (نبوت کا) ایک درجہ ہوگا۔''

۲۵۰: وَعَنْهُ، مُرْسَلاً، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ، ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ، وَالْآخَرُ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ، اَيُّهُمَا اَفْضَلُ؟ قَالَ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٢٩١) [والحاكم فى المستدرك (٤/ ٥٢٢) وسكتا عليه، هو والذهبي.]

[2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي (١٠/ ٢٠٩) [وابن وضاح في البدع والنهي عنها:١] ☆ معان بن رفاعة: ضعيف والسند مرسل. ٥ حديث جابر يأتي (٥٣١)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ١٠٠ ح ٣٦٠) ☆ عمرو بن كثير و نصر بن القاسم و محمد بن إسماعيل: لم أعرفهم والسند مرسل۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي يَصُوْمُ النَّهَارَ وَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ كَفَضْلِي عَلَى اَدْنَاكُمْ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۲۵۰: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے بنی اسرائیل کے دو آدمیوں کا تذکرہ کیا گیا، ان میں سے ایک عالم تھا، وہ فرض نماز پڑھ کر بیٹھ جاتا اور لوگوں کو خیر (علم) کی تعلیم دیتا، جبکہ دوسرا شخص دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا تھا۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ ان دونوں میں سے کون افضل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس عالم کی، جو فرض نماز پڑھ کر بیٹھ جاتا ہے اور لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہے، اس عابد پر، جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے، اس طرح فضیلت ہے، جس طرح میری تمہارے ادنیٰ پر فضیلت ہے۔''

۲۵۱: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ، اِنِ احْتِيْجَ اِلَيْهِ نَفَعَ، وَاِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ اَغْنَى نَفْسَهٗ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [2]

۲۵۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دین کا فقیہ شخص کیا ہی اچھا ہے اگر اس کی طرف رجوع کیا جائے تو وہ فائدہ پہنچاتا ہے، اور اگر اس سے بے نیازی برتی جائے تو وہ بھی اپنے آپ کو بے نیاز کر لیتا ہے۔''

۲۵۲: وَعَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَاِنْ اَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ، فَاِنْ اَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْآنَ، وَلَا اُلْفِيَنَّكَ تَاْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيْثٍ مِّنْ حَدِيْثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيْثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ، وَلٰكِنْ اَنْصِتْ، فَاِذَا اَمَرُوْكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُوْنَهٗ، وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ، فَاِنِّي عَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابَهٗ لَا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ. [3] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۲۵۲: عکرمہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''ہر جمعہ (سات دن) میں لوگوں سے ایک مرتبہ وعظ کرو، اگر تم (اس سے) انکار کرتے ہو تو پھر (ہفتہ میں) دو مرتبہ، اگر زیادہ کرتے ہو تو پھر تین مرتبہ، لوگوں کو اس قرآن سے اکتا نہ دو، میں تمہیں نہ پاؤں کہ تم لوگوں کے پاس آؤ اور وہ اپنی گفتگو میں مصروف ہوں اور تم ان کی بات کاٹ کر کے انہیں وعظ کرنا شروع کر دو، اس طرح تم انہیں اکتا دو گے، بلکہ تم (وہاں جا کر) خاموشی اختیار کرو، جب وہ تمہیں کہیں تو انہیں وعظ کرو، درآنحالیکہ وہ اس کی خواہش رکھتے ہوں اور مسجع و مقفع کلام میں دعا کرنے سے اجتناب کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کو دیکھا کہ وہ ایسے نہیں کیا کرتے تھے۔

۲۵۳: وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَكَهٗ كَانَ لَهٗ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ فَاِنْ لَّمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهٗ كِفْلٌ مِّنَ الْاَجْرِ)). [4] رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۲۵۳: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص علم تلاش کرے اور اسے پا لے تو اس کے لیے دو اجر ہیں، اور اگر اسے نہ پا سکے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۱/ ۹۸ ح ۳۴۷) ☆ السند مرسل۔ [2] **إسناده موضوع**، رواه رزين (لم أجده) [ورواه ابن عساكر في تاريخ دمشق (۴۸/ ۲۰۳) فيه عيسى بن عبدالله بن محمد بن عمر بن علي عن أبيه إلخ قال ابن حبان: يروى عن آبائه أشياء موضوعة۔] [3] رواه البخاري (۶۳۳۷)۔

[4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الدارمي (۱/ ۹۷ ح ۳۴۲) ☆ فيه يزيد بن ربيعة الصنعاني وهو متروك۔

٢٥٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ: عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ، اَوْمُصْحَفًا وَرَّثَهٗ، اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، اَوْبَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ، اَوْنَهْرًا اَجْرَاهُ، اَوْصَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ وَحَيَاتِهٖ، تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ)). [1] رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ.

٢٥٤: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن کو اپنی موت کے بعد اپنے اعمال وحسنات میں جن کا ثواب پہنچتا رہتا ہے، ان میں سے ایک علم ہے جو اس نے سکھایا اور اسے نشر کیا، (دوسرا) نیک اولاد جو اس نے چھوڑی، یا قرآن مجید جو اس نے کسی کو عطیہ کیا، یا مسجد ہے جو اس نے بنائی یا مسافر خانہ ہے جو اس نے بنایا، یا نہر ہے جو اس نے جاری کی یا وہ صدقہ ہے جو اس نے اپنی صحت وحیات میں اپنے مال سے کیا، پس یہ وہ اعمال ہے جن کا ثواب اس کی موت کے بعد بھی اسے پہنچتا رہتا ہے۔“

٢٥٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَوْحٰی اِلَیَّ: اَنَّهٗ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ، سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ، وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ، اَثَبْتُهٗ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ، وَفَضْلٌ فِیْ عِلْمٍ خَيْرٌ مِنْ فَضْلٍ فِیْ عِبَادَةٍ، وَمِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

٢٥٥: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ عزوجل نے میری طرف وحی فرمائی کہ جو شخص طلب علم میں کوئی سفر کرتا ہے تو میں اس کے لیے راہ جنت آسان کر دیتا ہوں، اور میں جس کی دونوں آنکھیں سلب کر لیتا ہوں تو میں اس کے بدلے میں اسے جنت عطا کر دیتا ہوں، علم میں زیادت، عبادت میں زیادت سے بہتر ہے، اور دین کی اصل تقویٰ ہے۔“

٢٥٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ اِحْيَائِهَا. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [3]

٢٥٦: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رات کی ایک گھڑی کی درس وتدریس رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے۔

٢٥٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِیْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ: ((كِلَاهُمَا عَلٰی خَيْرٍ، وَاَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ، اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ، فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ، وَاَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ، فَهُمْ اَفْضَلُ، وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا)) ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [4]

٢٥٧: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں دو حلقوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ”دونوں خیر وبھلائی پر ہیں، لیکن ان میں ایک دوسرے سے افضل ہے، رہے وہ لوگ جو اللہ سے دعا کر رہے ہیں اور اس کے مشتاق ہیں، پس اگر وہ چاہے تو انہیں عطا فرمائے اور اگر چاہے تو عطا نہ فرمائے، اور رہے وہ لوگ جو فقہ یا علم سیکھ رہے ہیں اور جاہلوں کو تعلیم دے رہے

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٤٢) والبيهقي في شعب الإيمان (٣٤٤٨) [وصححه ابن خزيمة (٢٤٩٠) و للحديث شواهد معنوية] ☆ الوليد بن مسلم كان يدلس تدليس التسوية ولم يصرح بالسماع المسلسل و مرزوق بن أبى الهذيل ضعفه الجمهور ـ [2] **سنده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٧٥١) ☆ فيه محمد بن عبدالملك الأنصاري و كان يضع الحديث و يكذب ـ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ١٤٩ ح ٦٢٠) ☆ السند منقطع، ابن جريج لم يدرك ابن عباس، وحفص بن غياث مدلس وعنعن ـ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٩٩، ١٠٠ ح ٣٥٥) ☆ عبدالرحمٰن بن زياد وعبدالرحمٰن بن رافع ضعيفان تقدما (٢٣٩) وقال رسول الله ﷺ: إن الله تعالى لم يبعثني معنتًا و لا متعنتًا ولكن بعثني معلمًا ميسرًا. (رواه مسلم: ١٤٧٨، دارالسلام: ٣٦٩٠)ـ

ہیں، تو وہ بہتر ہیں، اور مجھے تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔'' پھر آپ اس حلقے میں بیٹھ گئے۔

۲۵۸: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاحَدُّ الْعِلْمِ الَّذِیْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِیْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِیْ اَمْرِ دِيْنِهَا، بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا، وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَّشَهِيْدًا)). [1]

۲۵۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ علم کی وہ کیا حد ہے جہاں پہنچ کر انسان فقیہ بن جاتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے امور دین کے متعلق چالیس احادیث یاد کیں اور انہیں آگے امت تک پہنچایا تو اللہ اسے فقیہ کی حیثیت سے اٹھائے گا اور روز قیامت میں اس کے حق میں شفاعت کروں گا اور گواہی دوں گا۔''

۲۵۹: وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: ((اَللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا، ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ اٰدَمَ، وَاَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ، يَأْتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمِيْرًا وَّحْدَهٗ)) اَوْقَالَ: ((اُمَّةً وَّاحِدَةً)) [2]

۲۵۹: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو سب سے بڑا سخی کون ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا سخی ہے، پھر اولاد آدم میں سب سے بڑا سخی میں ہوں، اور میرے بعد وہ شخص سخی ہے جس نے علم حاصل کیا اور اسے فروغ دیا، روز قیامت وہ اس حیثیت سے آئے گا کہ وہ اکیلا ہی امیر ہوگا۔'' یا فرمایا: ''اکیلا ہی ایک امت ہوگا۔''

۲۶۰: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِی الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَ مَنْهُوْمٌ فِی الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا)) رَوَى الْبَيْهَقِیُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ: قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِیْ حَدِيْثِ اَبِی الدَّرْدَآءِ: هٰذَا مَتْنٌ مَشْهُوْرٌ فِيْمَا بَيْنَ النَّاسِ وَلَيْسَ لَهٗ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ. [3]

۲۶۰: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دو قسم کے بھوکے حریص لوگ کبھی سیر نہیں ہوتے، علم کا حریص شخص کبھی علم سے سیر نہیں ہوتا اور دنیا کا حریص کبھی دنیا سے سیر نہیں ہوتا۔'' بیہقی نے یہ تینوں احادیث شعب الایمان میں بیان کی ہیں۔ اور امام احمد نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے بارے میں فرمایا: اس حدیث کا متن تو لوگوں میں مشہور ہے، لیکن اس

---

[1] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٧٢٦ وسنده موضوع) ☆ نوح بن ذكوان ضعيف وأخوه أيوب: منكر الحديث، والحسن البصري عنعن، وعبدالملك بن هارون بن عنترة كذاب وللحديث طرق كثيرة كلها ضعيفة۔

[2] **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٧٦٧) ☆ فيه سويد بن عبدالعزيز: ضعفه الجمهور، ونوح بن ذكوان ضعيف وأيوب بن ذكوان مجروح منكر الحديث ـ [3] **سنده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٢٧٩، وسقط منه ذكر حميد الطويل، نسخة محققة: ٩٧٩٨، و فى المدخل: ٥٠) [و ابن عدي فى الكامل (٦/ ٢٢٩٨) و عنه ابن الجوزي فى العلل المتناهية (١١٣) و في سنده: محمد بن أحمد بن يزيد مجروح.]
☆فيه أبو الفضل العباس بن الحسين بن أحمد الصفار لم أجده و للحديث شواهد ضعيفة عند الحاكم (١/ ٩٢) و أبي خيثمة فى العلم (١٤١) وغيرهما. وقال كعب الأحبار لأبي هريرة رضي الله عنه: أما إنك لم تجد أحدًا يطلب شيئًا ألا يشبع منه يومًا من الدهر إلا طالب علم و طالب دنيا. (رواه الحاكم ١/ ٩٢ ح ٣١٣ وسنده صحيح)

کی اسناد صحیح نہیں۔

۲٦۱: وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ، وَ صَاحِبُ الدُّنْيَا، وَلَا يَسْتَوِيَانِ، اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضًى لِلرَّحْمٰنِ، وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادٰى فِي الطُّغْيَانِ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُاللّٰهِ: ﴿كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰىٓ o اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى﴾ قَالَ: وَقَالَ الْاٰخَرُ: ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۲٦۱: عون رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''دو بھوکے حریص لوگ سیر نہیں ہوتے، صاحب علم اور صاحب دنیا، اور یہ دونوں برابر بھی نہیں ہو سکتے، رہا صاحب علم تو وہ رحمان کی رضا مندی میں بڑھتا چلا جاتا ہے، اور رہا صاحب دنیا تو وہ سرکشی میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ہاں بلاشبہ انسان سرکش ہو جاتا ہے، جب وہ اپنے آپ کو بے نیاز سمجھتا ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے دوسرے کے لیے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بات صرف یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے علما ہی اس سے ڈرتے ہیں۔''

۲٦۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اُنَاسًا مِنْ اُمَّتِيْ سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ، يَقُوْلُوْنَ: نَاْتِي الْاُمَرَاءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا، وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ، كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ، كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ)) اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ كَاَنَّهٗ يَعْنِي: الْخَطَايَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۲٦۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے کچھ لوگ دین میں تفقہ حاصل کرنے کا دعویٰ کریں گے، وہ قرآن پڑھیں گے، وہ کہیں گے: ہم اُمرا کے پاس جا کر ان سے ان کی دنیا سے کچھ حاصل کرتے ہیں، اور ہم اپنے دین کو ان سے بچا کر رکھتے ہیں حالانکہ ایسے نہیں ہو سکتا۔ جیسے قتاد (سخت کانٹے دار جنگلی درخت) سے صرف کانٹے ہی چنے جا سکتے ہیں، اسی طرح ان (اُمرا) کے قرب سے سوائے۔'' محمد بن صباح نے کہا: گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ''ان کے پاس جانے سے گناہ حاصل ہوگا۔''

۲٦۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ، وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ، لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ، وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْيَاهُمْ، فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ، سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا، هَمَّ اٰخِرَتِهٖ، كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالُ الدُّنْيَا، لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

۲٦۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر اہل علم، علم کی حفاظت کرتے اور اسے اس کے اہل لوگوں تک پہنچاتے تو وہ اس کے ذریعے اپنے زمانے کے لوگوں پر سیادت و حکمرانی کرتے، لیکن انہوں نے دنیا داروں کے لیے مخصوص کر دیا تاکہ وہ اس کے

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۱/ ۹٦ ح ۳۳۹) ☆ عون بن عبدالله بن عتبة بن مسعود لم يسمع من ابن مسعود رضي الله عنه فالسند منقطع۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۲۵۵) ☆ الوليد بن مسلم مدلس وعنعن وفيه علة أخرى و هي جهالة عبيدالله بن أبي بردة۔ [3] **ضعيف**، رواه ابن ماجه (۲۵۷) [وسنده ضعيف جدًا، نهشل: متروك، كذبه ابن راهويه، وانظر الحديث الآتي: ۲٦٤]

ذریعے ان کی دنیا سے کچھ حاصل کرلیں، تو اس طرح وہ ان کے سامنے بے آبرو ہو گئے، میں نے تمہارے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو شخص اپنے غموں کو سمیٹ کر فقط اپنی (آخرت کو) ایک غم بنا لیتا ہے تو اللہ اس کے دنیا کے غموں سے اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے، اور جس شخص کو دنیا کے غم و فکر منتشر رکھیں تو پھر اللہ کو اس کی کوئی پروا نہیں کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوتا ہے۔“

٢٦٤: وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما مِنْ قَوْلِهٖ: ((مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ ......)) اِلٰى اٰخِرِهٖ. [1]

۲۶۴: بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے آپ ﷺ کے قول: ((مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ ......)) سے آخر تک روایت کیا ہے۔

٢٦٥: وَعَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ، وَاِضَاعَتُهٗ اَنْ تُحَدِّثَ بِهٖ غَيْرَ اَهْلِهٖ)) رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا [2]

۲۶۵: اعمش رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بھول جانا علم کے لیے آفت ہے، اور جو علم کی اہلیت نہیں رکھتے ان سے اسے بیان کرنا اسے ضائع کرنا ہے۔“

٢٦٦: وَعَنْ سُفْيَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لِكَعْبٍ: مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ؟ قَالَ: اَلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ، قَالَ: فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَآءِ؟ قَالَ: الطَّمَعُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [3]

۲۶۶: سفیان الثوری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اہل علم کون ہیں؟ انہوں نے کہا: جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتے ہیں، پھر پوچھا: کون سی چیز علما کے دلوں سے علم نکال دیتی ہے؟ انہوں نے کہا: (دنیا کا) طمع۔

٢٦٧: وَعَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ، فَقَالَ: ((لَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ، وَسَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ)) يَقُوْلُهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَآءِ، وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَآءِ)) رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [4]

۲۶۷: احوص بن حکیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: کسی آدمی نے نبی ﷺ سے شر کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ سے شر کے بارے میں مت پوچھو۔ مجھ سے خیر کے بارے میں پوچھو۔“ آپ نے تین مرتبہ ایسے ہی فرمایا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”سن لو! سب سے بڑا شر علمائے سوء ہیں، اور سب سے بڑی خیر علمائے خیر ہیں۔“

٢٦٨: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ: عَالِمٌ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [5]

۲۶۸: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”روز قیامت اللہ کے ہاں سب سے برا مقام اس عالم کا ہوگا جو اپنے علم سے فائدہ حاصل نہیں کرتا۔“

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٨٨٨) [والحاكم فى المستدرك ٤/ ٣٢٨، ٣٢٩] ☆ فيه يحيى بن المتوكل أبو عقيل وهو ضعيف۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ١٥٠ ح ٦٣٠) ☆ السند مرسل۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ١٤٤ ح ٥٩٠) ☆ السند منقطع، سفيان ولد بعد شهادة سيدنا عمر رضي الله عنه وللأثر شاهد ضعيف۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ١٠٤ ح ٣٧٦) ☆ بقية مدلس و عنعن والأحوص بن حكيم: ضعيف الحفظ وكان عابدًا، والسند مرسل۔ [5] **إسناده ضعيف جدًا موضوع**، رواه الدارمي (١/ ٨٢ ح ٢٦٨) ☆ فيه ابن القاسم بن قيس وهو عبدالغفار بن القاسم وكان يضع الحديث۔

٢٦٩: وَعَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ: هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ؟ قَالَ: قُلْتُ، لَا، قَالَ: يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ، وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ، وَحُكْمُ الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۲۶۹: زیاد بن حُدیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: کہ تم جانتے ہو کون سی چیز اسلام کی عزت میں کمی کرتی ہے؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے فرمایا: عالم کی لغزش، منافق کا قرآن کے ساتھ جدال کرنا اور گمراہ حکمرانوں کا فیصلے کرنا۔"

٢٧٠: وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْعِلْمُ عِلْمَانِ، فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

۲۷۰: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: علم کی دو اقسام ہیں، ایک علم دل میں ہے، وہ علم نفع مند ہے، اور ایک علم زبان پر ہے، وہ اللہ عزوجل کی ابن آدم کے خلاف حجت ہو گی۔

٢٧١: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وِعَائَيْنِ: فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ فِيْكُمْ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ، يَعْنِي مَجْرَى الطَّعَامِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۲۷۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (علم کے) دو ظروف یاد کیے، ان میں سے ایک میں نے تمہارے درمیان نشر کر دیا، رہی دوسری قسم تو اگر میں اسے نشر کر دوں تو میرا اگلا کاٹ دیا جائے۔

٢٧٢: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ: اَللّٰهُ أَعْلَمُ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ: ﴿قُلْ مَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۷۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! جس شخص کو کسی چیز کا علم ہو تو وہ اس کے متعلق بات کرے، اور جسے علم نہ ہو تو وہ کہے: (اللہ اعلم) اللہ بہتر جانتا ہے۔ کیونکہ جس چیز کا تجھے علم نہ ہو اس کے متعلق تمہارا یہ کہنا کہ اللہ بہتر جانتا ہے، یہ بھی علم کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا: "کہہ دیجیے، میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور میں تکلف کرنے والوں میں سے بھی نہیں ہوں۔"

٢٧٣: وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ، فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۲۷۳: ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بے شک یہ علم دین ہے، پس تم دیکھو کہ تم اپنا دین کس سے حاصل کرتے ہو۔

٢٧٤: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ! اسْتَقِيْمُوْا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا، وَإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [6]

۲۷۴: حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے قراء کی جماعت! سیدھی راہ پر ثابت قدم رہو، اس لیے کہ تم سب سے آگے ہو، اور اگر تم دائیں

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الدارمي (١/ ٧١ ح ٢٢٠) ☆ أبو إسحاق هو سليمان بن أبي سليمان الشيباني وللأثر طرق عن الشعبي رحمه الله ـ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ١٠٢ ح ٣٧٠) ☆ فيه هشام بن حسان مدلس وعنعن۔ [3] رواه البخاري (١٢٠)۔ [4] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨٠٩) ومسلم (٣٩/ ٢٧٩٨)۔

[5] رواه مسلم (٧/ ٧ بعده، باب بيان أن الإسناد من الدين، و ترقيم دارالسلام: ٢٦)۔

[6] رواه البخاري (٧٢٨٢)۔

بائیں چلے گئے تو تم بہت دور گمراہی میں چلے جاؤ گے۔

۲۷۵: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ)) قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ؟ قَالَ: ((وَادٍ فِیْ جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ یَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ)) قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ یَّدْخُلُهَا قَالَ: ((الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ، وَ زَادَفِیْهِ:((وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّآءِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ یَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَآءَ)) قَالَ الْمُحَارِبِیُّ: یَعْنِی الْجَوْرَةَ. [1]

۲۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(غمناک گڑھے) سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! غمناک گڑھے سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جہنم میں ایک وادی ہے، جس سے جہنم (کی دیگر وادیاں) ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہیں۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول ﷺ! اس میں کون داخل ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے اعمال کے ذریعے ریاکاری کرنے والے قراء۔''

اسی طرح ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، اور انہوں نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ قراء وہ ہیں جو اُمرا کے پاس جاتے ہیں۔'' محاربی نے کہا: اس سے ظالم اُمرا مراد ہیں۔

۲۷۶: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یُوْشِكُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ، وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْآنِ اِلَّا رَسْمُهٗ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِیَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰی، عُلَمَاءُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ، مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ، وَفِیْهِمْ تَعُوْدُ)). رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [2]

۲۷۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے جب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف رسم الخط باقی رہ جائے گا، ان کی مساجد آباد ہوں گی لیکن وہ ہدایت سے خالی ہوں گی، ان کے علما آسمان تلے بدترین لوگ ہوں گے، ان کے پاس سے فتنہ ظاہر ہو گا اور انہی میں لوٹ جائے گا۔''

۲۷۷: وَعَنْ زِیَادِ بْنِ لَبِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِیُّ ﷺ شَیْئًا، فَقَالَ: ((ذَاكَ عِنْدَ اَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ)) قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَیْفَ یَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَاُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهٗ اَبْنَاءَ نَا، وَ یُقْرِئُهٗ اَبْنَاءُ نَا اَبْنَاءَ هُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ؟ فَقَالَ: ((ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ زِیَادُ! اِنْ كُنْتُ لَاَرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِیْنَةِ، اَوَلَیْسَ هٰذِهِ الْیَهُوْدُ وَ النَّصَارٰی یَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِیْلَ لَا یَعْمَلُوْنَ بِشَیْءٍ مِمَّا فِیْهِمَا)) رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَ ابْنُ مَاجَةَ، وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ عَنْهُ نَحْوَهٗ. [3]

۲۷۷: زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے کسی (خوفناک) چیز کا ذکر کیا تو فرمایا: ''یہ علم کے رخصت ہو جانے کے

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣٨٣ وقال: غريب. وفي نسخة: حسن غريب.) وابن ماجه (٢٥٦) ☆ فيه عمار: ضعيف الحديث و كان عابدًا، وشيخه: مجهول۔ [2] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٩٠٨)۔ ☆ في سنده رجل: لم أعرفه ، وله طريق آخر موقوف ، سنده ضعيف ، عبد الله بن دكين ضعيف : ضعفه الجمهور ۔

[3] **ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ١٦٠ ح ١٧٦١٢ ، واللفظ له) وابن ماجه (٤٠٤٨ وحديثه حسن بالشواهد) والترمذي (٢٦٥٣ من حديث أبي الدرداء وقال: "حسن غريب." وسنده صحيح ، وهو دون قوله: "إلى يوم القيامة." فالحديث صحيح دون هذا.) ☆ الأعمش مدلس وعنعن وسالم بن أبي الجعد لم يسمع من زياد بن لبيد رضي الله عنه ۔

وقت ہوگی۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! علم کیسے رخصت ہو جائے گا، جبکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں، اور ہم اسے اپنی اولاد کو پڑھا رہے ہیں، اور ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھائے گی اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''زیاد! تیری ماں تمہیں گم پائے، میں تو تمہیں مدینہ کا بڑا فقیہ شخص سمجھتا تھا، کیا یہ یہود و نصاریٰ تورات و انجیل نہیں پڑھتے، لیکن وہ ان کے مطابق عمل نہیں کرتے۔'' احمد، ابن ماجہ، اور ترمذی نے بھی انہی سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۷۸: وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ﷺ. [1]

۲۷۸: اور دارمی نے بھی ابوامامہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۷۹: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَعَلَّمُوْا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ، تَعَلَّمُوْا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ، تَعَلَّمُوْا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ، فَاِنِّیْ امْرُءٌ مَقْبُوْضٌ، وَالْعِلْمُ سَيُقْبَضُ وَيَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِیْ فَرِيْضَةٍ لَّا يَجِدَانِ اَحَدًا يَّفْصِلُ بَيْنَهُمَا)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ [2]

۲۷۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''علم سیکھو اور اسے دوسروں کو سکھاؤ، فرائض (علم میراث) سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ، قرآن سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ، کیونکہ میری روح قبض کر لی جائے گی، اور (میرے بعد) علم بھی اٹھالیا جائے گا، فتنے ظاہر ہو جائیں گے، حتیٰ کہ دو آدمی کسی فریضہ میں اختلاف کریں گے لیکن وہ اپنے درمیان فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں پائیں گے۔''

۲۸۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ عِلْمٍ لَّا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَّا يُنْفَقُ مِنْهُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ [3]

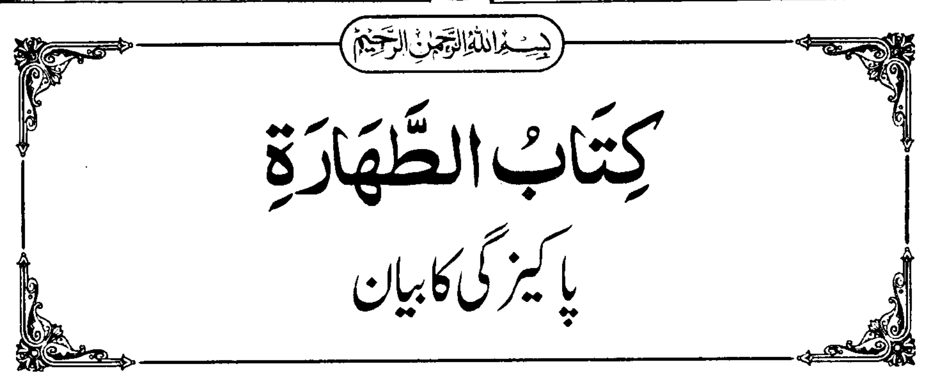
۲۸۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس علم سے فائدہ نہ اٹھایا جائے وہ اس خزانے کی طرح ہے جس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے۔''

---

[1] **ضعيف**، رواه الدارمي (۱/ ۷۷ ، ۷۸ ح ۲٤٦) ☆ حجاج بن أرطاة ضعيف مدلس وعنعن۔

[2] **ضعيف**، رواه الدارمي (۱/ ۷۲ ، ۷۳ ح ۲۲۷) والدارقطني (٤/ ۸۲) [والترمذي (۲۰۹۱) مختصرًا، انظر الحديث المتقدم (۲٤٤)] ☆ سليمان بن جابر الهجري : مجهول و عوف الأعرابي لم يسمعه منه ، بينهما رجل مجهول ۔

[3] **ضعيف**، رواه أحمد (۲/ ٤۹۹ ح ۱۰٤۸۱) والدارمي (۱/ ۱۳۸ ح ٥٦۲) ☆ إبراهيم بن مسلم الهجري ضعيف۔



الفَصْلُ الْأَوَّلُ — فصل اول

٢٨١: عَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ. اَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ، وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَّالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَّالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ: فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، تَمْلَآنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ)) لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِی الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِیْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ، وَلَا فِی الْجَامِعِ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِيُّ بَدَلَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ)). [1]

۲۸۱: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پاکیزگی نصف ایمان ہے، الحمدللہ میزان کو بھر دیتا ہے، سبحان اللہ اور الحمدللہ دونوں یا (ان میں سے ہر کلمہ) زمین و آسمان کے مابین کو بھر دیتا ہے، نماز نور ہے، صدقہ برہان ہے، صبر ضیا ہے اور قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف دلیل ہوگا۔ ہر آدمی صبح کے وقت اپنے نفس کا سودا کرتا ہے، پس وہ اسے آزاد کرا لیتا ہے یا ہلاک کر دیتا ہے۔''
اور ایک دوسری روایت میں ہے: ((لا اِلٰهَ الا الله و الله اكبر)) زمین و آسمان کے مابین ہر چیز کو بھر دیتے ہیں۔'' میں نے یہ روایت صحیحین میں پائی ہے نہ حمیدی کی کتاب میں اور نہ ہی الجامع میں۔ لیکن دارمی نے اسے سبحان اللہ والحمد للہ کے بدلے ذکر کیا ہے۔

٢٨٢: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟)) قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۸۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسا عمل بتاؤں جس کے ذریعے اللہ خطائیں معاف کر دیتا ہے اور درجات بلند کر دیتا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا، کیوں نہیں، اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ناگواری کے باوجود مکمل طور پر وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، یہی سرحدی چھاؤنی کی حفاظت ہے۔''

٢٨٣: وَفِیْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ: ((فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ)) مَرَّتَيْنِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَفِیْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ ثَلَاثًا. [3]

---

[1] رواه مسلم (١/ ٢٢٣) والدارمي (١/ ١٦٧ ح ٦٥٩) [والنسائي فی الكبرى: ٩٩٩٦]۔

[2] رواه مسلم (٤١/ ٢٥١)۔ [3] رواه مسلم (٤١/ ٢٥١) والترمذي (٥٢)۔

۲۸۳: مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں: ((فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ)) کے الفاظ دو مرتبہ ہیں۔ مسلم اور ترمذی کی روایت میں تین مرتبہ۔

۲۸۴: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۸۴: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص وضو کرے اور خوب اچھی طرح وضو کرے تو اس کی خطائیں اس کے جسم سے نکل جاتی ہیں، حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتی ہیں۔“

۲۸۵: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ، خَرَجَ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ، خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَّشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو آنکھوں کے دیکھنے سے ہونے والی تمام خطائیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے چہرے سے نکل جاتی ہیں، پس جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے، تو اس کے ہاتھوں سے جو خطائیں سرزد ہوتی ہیں، وہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے ہاتھوں سے نکل جاتی ہیں، پس جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں سے جو خطائیں سرزد ہوتی ہیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے پاؤں سے نکل جاتی ہیں، حتیٰ کہ وہ گناہوں سے صاف ہو جاتا ہے۔“

۲۸۶: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنِ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلٰوةٌ مَّكْتُوْبَةٌ، فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا، إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ، مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً، وَّ ذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۸۶: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی مسلمان فرض نماز کا وقت ہونے پر اس کے لیے اچھی طرح وضو کرتا ہے اور اس کے خشوع و رکوع کا اچھی طرح اہتمام کرتا ہے تو وہ اس (نماز) سے پہلے کیے ہوئے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا ہو، اور یہ (فرض نماز سے صغیرہ گناہوں کا معاف ہو جانا) ہمیشہ کے لیے ہے۔“

۲۸۷: وَعَنْهُ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوْئِيْ هٰذَا، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ [4]

۲۸۷: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا تو تین مرتبہ اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا، پھر کلی کی اور ناک جھاڑی، پھر تین بار

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده) ومسلم (٣٣/ ٢٤٥)۔

[2] رواه مسلم (٣٢/ ٢٤٤)۔ [3] رواه مسلم (٧/ ٢٢٨)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٣٤) ومسلم (٣، ٤/ ٢٢٦)۔

اپنا چہرہ دھویا، پھر تین مرتبہ کہنی سمیت اپنا دایاں ہاتھ دھویا، پھر تین مرتبہ کہنی سمیت اپنا بایاں ہاتھ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر تین مرتبہ اپنا دایاں پاؤں دھویا، پھر تین مرتبہ بایاں، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا، پھر فرمایا: ''جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرتا ہے، پھر دو رکعتیں پڑھتا ہے اور وہ اس دوران اپنے دل میں کسی قسم کا خیال نہ لائے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔'' بخاری، مسلم، حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں۔

۲۸۸: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّتَوَضَّأُ، فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَ وَجْهِهٖ، اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۸۸: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان وضو کرتا ہے اور وہ اپنا وضو اچھی طرح کرتا ہے پھر کھڑا ہو کر مکمل توجہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھتا ہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''

۲۸۹: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ، فَيُبْلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ، يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ)) هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِ مُسْلِمٍ وَكَذَا ابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحْيِي الدِّيْنِ النَّوَوِيُّ فِيْ آخِرِ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَلٰى مَارَوَيْنَاهُ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ)) وَالْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ فِي الصِّحَاحِ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ......)) اِلٰى اٰخِرِهٖ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ جَامِعِهٖ بِعَيْنِهٖ اِلَّا كَلِمَةَ: ((اَشْهَدُ)) قَبْلَ: ((اَنَّ مُحَمَّدًا)). [2]

۲۸۹: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص وضو کرتا ہے اور اچھی طرح مکمل وضو کرتا ہے۔ پھر کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، وہ جس میں سے چاہے داخل ہو جائے گا۔''

امام مسلم نے اسے اس طرح اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ حمیدی نے ''افراد مسلم'' میں اور اسی طرح ابن اثیر نے ''جامع الاصول'' میں روایت کیا ہے۔ الشیخ محی الدین النووی نے مسلم کی حدیث کے آخر میں ذکر کیا ہے، اور امام ترمذی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں سے بنا دے۔'' وہ حدیث جسے محی السنہ نے ''الصحاح'' میں روایت کیا ہے: ''جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے۔'' آخر تک، امام ترمذی نے اسے بالکل اسی طرح اپنی جامع میں روایت کیا ہے،

---

[1] رواه مسلم (١٧/ ٢٣٤)۔

[2] رواه مسلم (١٧/ ٢٣٤) وابن الأثير في جامع الأصول (٩/ ٣٣٦ ح ٧٠١٧) ☆ زيادة الترمذي (٥٥) ضعيفة، انظر تعليق الحافظ أحمد شاكر على سنن الترمذي (١/ ٧٩-٨٢) فيه أبو إدريس: لم يسمع هذا الحديث من عمر، وأبو عثمان متأخر، غير النهدي: لم يسمع من عمر شيئًا واختلف فيه من هو؟۔

لیکن ((اَنَّ مُحَمَّدًا)) سے پہلے ((أَشْهَدُ)) کا ذکر نہیں۔

۲۹۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اُمَّتِیْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۲۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک میری امت کے لوگوں کو قیامت کے دن بلایا جائے گا، تو وضو کے نشانات کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں اور پیشانی چمکتی ہوگی، پس تم میں سے جو شخص اپنی چمک کو بڑھانا چاہے تو وہ بڑھا لے۔“

۲۹۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوْءُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۲۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کا زیور وہاں تک ہوگا جہاں تک اس کے وضو کا پانی پہنچتا ہے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ
فصل ثانی

۲۹۲: عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا، وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ، وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ)). رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ ❸

۲۹۲: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”درست رہو، اور تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، اور جان لو کہ نماز تمہارا بہترین عمل ہے، اور وضو کی حفاظت صرف مومن شخص ہی کر سکتا ہے۔“

۲۹۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ، كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❹

۲۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص وضو ہونے کے باوجود وضو کرے تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل ثالث

۲۹۴: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ، وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❺

۲۹۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی طہارت (وضو) ہے۔“

۲۹۵: وَعَنْ شَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى صَلَاةَ

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (١٣٦) ومسلم (٣٥/ ٢٤٦) ❷ رواه مسلم (٤٠/ ٢٥٠)۔

❸ **حسن**، رواه مالك (في الموطأ ١/ ٣٤ ح ٦٥) وأحمد (٥/ ٢٨٠ ح ٢٢٧٧٨) وابن ماجه (٢٧٧) والدارمي (١/ ١٦٩ ح ٦٦١) [و صححه الحاكم (١/ ١٣٠ ح ٤٤٩) على شرط الشيخين ووافقه الذهبي-]

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٥٩ وقال: إسناده ضعيف) [وأبو داود: ٦٢] ☆ عبد الرحمن بن زياد الإفريقي ضعيف (تقدم: ٢٣٩) ❺ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٣/ ٣٤٠ ح ١٤٧١٧) [والترمذي (٤)] ☆ سليمان بن قرم هو سليمان بن معاذ ضعيف وأبو يحيى القتات لين الحديث۔

الصُّبْحِ، فَقَرَأَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا صَلّٰى، قَالَ: ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ؟! وَإِنَّمَا يُلَبِّسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ أُولٰئِكَ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1]

۲۹۵: شبیب بن ابی روح رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر ادا کی تو سورۃ الروم کی تلاوت فرمائی، آپ بھول گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں لیکن وہ اچھی طرح وضو نہیں کرتے، یہی لوگ تو ہمیں قرآن بھلا دیتے ہیں۔''

۲۹۶: وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ: عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَدِي۔ أَوْ فِي يَدِهِ۔ قَالَ: ((التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ، وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ، وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْإِيْمَانِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ [2]

۲۹۶: بنو سُلیم کے ایک آدمی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں میرے ہاتھ پر یا اپنے ہاتھ پر شمار کیا، فرمایا: ''سبحان اللہ کہنا نصف میزان ہے، اور الحمد للہ کہنا اسے بھر دیتا ہے، اور اللہ اکبر زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتا ہے، روزہ نصف صبر ہے جبکہ طہارت نصف ایمان ہے۔'' ترمذی اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

۲۹۷: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ، وَإِذَا اسْتَنْثَرَ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ، وَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ، حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ، فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ، حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ، حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً لَّهُ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ [3]

۲۹۷: عبداللہ صنابحی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ مومن وضو کرتا ہے اور کلی کرتا ہے تو خطائیں اس کے منہ سے نکل جاتی ہیں، جب ناک جھاڑتا ہے تو خطائیں اس کی ناک سے نکل جاتی ہیں، جب اپنا چہرہ دھوتا ہے تو خطائیں اس کے چہرے سے نکل جاتی ہیں، حتیٰ کہ اس کی آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے بھی نکل جاتی ہیں، چنانچہ جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو خطائیں اس کے ہاتھوں سے نکل جاتی ہیں، حتیٰ کہ اس کے ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتی ہیں، چنانچہ جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو خطائیں اس کے سر سے حتیٰ کہ اس کے کانوں سے نکل جاتی ہیں، جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو خطائیں اس کے پاؤں حتیٰ کہ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتی ہیں، پھر اس کا مسجد کی طرف چلنا اور اس کی نماز اس کے لیے زائد ہو جاتی ہے۔''

۲۹۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، وَدِدْتُّ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا)) قَالُوْا: أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَإِخْوَانُنَا

[1] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (۲/ ۱۵۶ ح ۹۴۸) ☆ عبدالملك بن عمير: صرح بالسماع عند أحمد (۳/ ۴۷۱ ح ۱۵۹۶۸)۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (۳۵۱۹) ☆ جري بن كليب: حسن الحديث، وثقه العجلي المعتدل وابن حبان (۴/ ۱۱۷) والترمذي وغيرهم وتكلم فيه أبو حاتم الرازي وقال ابن المديني: "مجهول" وتوثيقه هو الراجح۔

[3] **صحيح**، رواه مالك (۱/ ۳۱ ح ۵۹) والنسائي (۱/ ۷۴، ۷۵ ح ۱۰۳)۔

الَّذِيْنَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ)) فَقَالُوْا: كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَقَالَ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلاً لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ، بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ، أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟)) قَالُوْا: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((فَإِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان تشریف لائے تو فرمایا: ''ان گھروں کے رہنے والے مومنوں تم پر سلامتی ہو، اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی یقیناً تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں، میری خواہش تھی کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھتے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے ساتھی ہو، اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں آئے۔'' صحابہ نے پھر عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اپنی امت کے ان افراد کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی نہیں آئے اور وہ بعد میں آئیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ، اگر کسی شخص کا سفید ٹانگوں اور سفید پیشانی والا گھوڑا، سیاہ گھوڑوں میں ہو تو کیا وہ اپنے گھوڑے کو نہیں پہچانے گا؟'' صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں اللہ کے رسول! ضرور پہچان لے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس وہ آئیں گے تو وضو کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں اور پیشانی چمکتی ہوگی جبکہ میں حوض کوثر پر ان کا پیش رو ہوں گا۔''

۲۹۹: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُوْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، فَأَنْظُرُ إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيَّ، فَأَعْرِفُ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ، وَمِنْ خَلْفِي مِثْلَ ذَالِكَ، وَعَنْ يَمِيْنِي مِثْلَ ذَالِكَ، وَعَنْ شِمَالِي مِثْلَ ذَالِكَ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيْمَا بَيْنَ نُوْحٍ إِلَى أُمَّتِكَ؟ قَالَ: ((هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوْءِ، لَيْسَ أَحَدٌ كَذٰلِكَ غَيْرُهُمْ، وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ، وَأَعْرِفُهُمْ تَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ [2]

۲۹۹: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روز قیامت سب سے پہلے مجھے سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور سب سے پہلے مجھے سجدہ سے سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی، پس میں اپنے سامنے دیکھوں گا تو تمام امتوں میں سے اپنی امت پہچان لوں گا، اور اسی طرح اپنے پیچھے، اسی طرح اپنے دائیں اور اسی طرح اپنے بائیں طرف۔'' تو کسی شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ تمام امتوں میں سے اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے جبکہ نوح علیہ السلام سے لے کر آپ کی امت تک کتنی امتیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وضو کے نشانات کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں اور پیشانی چمکتی ہوگی، ان کے علاوہ کوئی اور ایسا نہیں ہوگا اور میں انہیں اس لیے بھی پہچان لوں گا کہ انہیں ان کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور میں انہیں پہچان ایک اور علامت سے بھی لوں گا کہ ان کی اولاد ان کے آگے دوڑ رہی ہوگی۔''

---

[1] رواه مسلم (۳۹/ ۲۴۹)۔ [2] **صحيح**، رواه أحمد (۵/ ۱۹۹ ح ۲۲۰۸۰) [وسنده حسن، ابن لهيعة صرح بالسماع وللحديث شواهد كثيرة۔]

بَابُ مَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ

وجوب وضو کے اسباب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۰۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۰۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کا وضو ٹوٹ جائے تو جب تک وہ وضو نہ کرے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔“

۳۰۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ، وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۰۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وضو کے بغیر نماز قبول کی جاتی ہے نہ مال حرام سے صدقہ۔“

۳۰۲: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِي اَنْ اَسْاَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ، فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ، فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: ((يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۰۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے کثرت سے مذی آتی تھی، لیکن میں نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے شرم محسوس کرتا تھا کیونکہ آپ میرے سسر تھے، پس میں نے مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا تو انہوں نے آپ سے دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شرم گاہ دھوئے اور وضو کرے۔“

۳۰۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تَوَضَّؤُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ الْاَجَلُّ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما. [4]

۳۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے پر وضو کرو۔“ الشیخ الامام الاجل محی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مذکورہ بالا حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کی وجہ سے منسوخ ہے۔

۳۰۴: قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۳۰۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا، پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور (نیا) وضو نہ کیا۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٥) ومسلم (٢/ ٢٢٥)۔

[2] رواه مسلم (٢/ ٢٢٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٦٩) ومسلم (١٧/ ٣٠٣)۔

[4] رواه مسلم (٩٠/ ٣٥٢) ☆ قول محيي السنة في مصابيح السنة (٢٠٥)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٧) ومسلم (٩١/ ٣٥٤)۔

٣٠٥: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: ((اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ، وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ)) قَالَ: أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ)) قَالَ: أُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: أُصَلِّيْ فِيْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ قَالَ: ((لَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۰۵: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا: کیا ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو وضو کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔'' اس نے پھر دریافت کیا: کیا ہم اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کر۔'' اس شخص نے پوچھا: کیا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس نے پوچھا: اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔''

٣٠٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَطْنِهٖ شَيْئًا، فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ، أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمْ لَا، فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں کچھ گڑبڑ محسوس کرے اور اس پر معاملہ مشتبہ ہو جائے کہ آیا اس سے کوئی چیز نکلی ہے یا نہیں تو وہ مسجد سے نہ نکلے حتیٰ کہ وہ کوئی آواز سن لے یا بدبو محسوس کرلے۔''

٣٠٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ: وَقَالَ: ((اِنَّ لَهٗ دَسَمًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۰۷: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا تو کلی کی اور فرمایا: ''اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔''

٣٠٨: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ، وَّمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَّمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ، فَقَالَ: ((عَمْدًا صَنَعْتُهٗ يَا عُمَرُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۰۸: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے روز ایک وضو سے (متعدد) نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، آپ نے اس طرح پہلے تو کبھی نہیں کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمر! میں نے عمداً ایسے کیا ہے۔''

٣٠٩: وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ۔ وَهِيَ مِنْ اَدْنٰى خَيْبَرَ۔ صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ، فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ، فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ، فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [5]

۳۰۹: سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، حتیٰ کہ خیبر کے زیریں علاقے صہبا پر پہنچے تو آپ ﷺ نے نماز عصر ادا کی، پھر آپ نے زادراہ طلب کیا تو صرف ستو آپ کی خدمت میں پیش

---

[1] رواه مسلم (٩٧/ ٣٦٠)۔

[2] رواه مسلم (٩٩/ ٣٦٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢١١) ومسلم (٩٥/ ٣٥٨)۔

[4] رواه مسلم (٨٦/ ٢٧٧)۔

[5] رواه البخاري (٢٠٩)۔

کیے گئے آپ کے فرمان کے مطابق انہیں بھگو دیا گیا تو پھر رسول اللہ ﷺ نے اور ہم نے اسے کھایا، پھر آپ نماز مغرب کے لیے کھڑے ہوئے تو کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی، پھر آپ نے نماز پڑھی اور (نیا) وضو نہ فرمایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٣١٠: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَا وُضُوْءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيْحٍ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❶

۳۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آواز یا بدبو (محسوس ہونے) کی صورت میں وضو واجب ہوتا ہے۔“

٣١١: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَذِيِّ، فَقَالَ: ((مِنَ الْمَذِيِّ الْوُضُوْءُ، وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۳۱۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے مذی کے متعلق نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”مذی سے وضو اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے۔“

٣١٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ، وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ، وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ ❸

۳۱۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”طہارت نماز کی چابی، تکبیر (اللہ اکبر) اس کی تحریم (اس تکبیر سے نماز شروع کرنے سے پہلے جو کام مباح تھے وہ حرام ہو جاتے ہیں) اور تسلیم (السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ) اس کی تحلیل ہے۔“ (یعنی سلام پھیرنے سے نماز کی صورت میں حرام ہونے والے کام حلال ہو جاتے ہیں)

٣١٣: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ، وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه. ❹

۳۱۳: ابن ماجہ نے علی رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣١٤: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ ❺

۳۱۴: علی بن طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں کوئی آواز کے بغیر ہوا خارج کرے تو وہ وضو

❶ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٤١ ح ٩٣٠١) والترمذي (٧٤ وقال: حسن صحيح.) [وابن ماجه: ٥١٥]۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١١٤ وقال: حسن صحيح.) [وابن ماجه: ٥٠٤] ☆ يزيد بن أبي زياد ضعيف مدلس مختلط وحديث أبي داود (٢١٠) والبخاري (١٣٢، ٢٦٩) ومسلم (٣٠٣) يغني عنه۔

❸ **حسن**، رواه أبو داود (٦١) والترمذي (٣) والدارمي (١/ ١٧٥ ح ٦٩٣) [وابن ماجه (٢٧٥)] ☆ وللحديث شاهد موقوف عند البيهقي (٢/ ١٦) وسنده صحيح وله حكم الرفع فالحديث به حسن۔

❹ **حسن**، رواه ابن ماجه (٢٧٦) [وانظر الحديث السابق: ٣١٢]

❺ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٦٤ وقال: حسن) وأبو داود (٢٠٥) [وصححه ابن حبان (الموارد: ٢٠٣)]

کرے، اور تم عورتوں سے ان کی پیٹھ میں مجامعت نہ کرو۔"

٣١٥: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: ((قَالَ اِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ، فَاِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❶

۳۱۵: معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "آنکھیں دبر کا تسمہ ہیں، جب آنکھیں سو جاتی ہیں تو تسمہ کھل جاتا ہے۔"

٣١٦: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ، فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ.)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ. وَقَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ، هٰذَا فِيْ غَيْرِ الْقَاعِدِ، لِمَا صَحَّ. ❷

۳۱۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پیٹھ کا تسمہ دونوں آنکھیں ہیں، پس جو شخص سو جائے تو وہ وضو کرے۔" الشیخ الامام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صحیح حدیث کی روشنی میں یہ حکم لیٹ کر سونے والے شخص کے لیے ہے، (بیٹھے بیٹھے سو جانے والے کے لیے نہیں)

٣١٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُوْسُهُمْ، ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّؤُوْنَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، اِلَّا اَنَّهُ ذَكَرَ فِيْهِ: يَنَامُوْنَ، بَدَلَ: يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُوْسُهُمْ. ❸

۳۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نمازِ عشاء کا انتظار کرتے رہتے حتیٰ کہ (نیند کی وجہ سے) ان کے سر جھک جاتے، پھر وہ نماز پڑھتے لیکن وہ (نیا) وضو نہ کرتے۔ البتہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت میں انتظار کے بدلے سو جانے کا ذکر کیا ہے، کہ وہ عشاء کے وقت بیٹھے سو جاتے حتیٰ کہ ان کے سر جھک جاتے۔

٣١٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا، فَاِنَّهُ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❹

۳۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک جو شخص چت لیٹ کر سو جائے، اس پر وضو کرنا لازم ہے، کیونکہ جب وہ چت لیٹ جاتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔"

٣١٩: وَعَنْ بُسْرَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❺

۳۱۹: بسرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے تو وہ وضو کرے۔"

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ١٨٤ ح ٧٢٨) ☆ أبو بكر بن أبي مريم ضعيف وفي السند علة أخرى۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٠٣) [وابن ماجه: ٤٧٧] عبدالرحمٰن بن عائذ عن علي رضي الله عنه مرسل (أي منقطع) وحديث صفوان بن عسال (ت ٩٦) يغني عنه۔ ❸ **صحيح**، رواه أبو داود (٢٠٠) والترمذي (٧٨ وقال: حسن صحيح.) [ورواه مسلم: ٣٧٦ مختصرًا.] ☆ زيادة "تخفق رؤسهم" غريبة ۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٧٧ وأعله) وأبو داود (٢٠٢ وقال: هو حديث منكر.) ☆ أبو خالد الدالاني مدلس و عنعن۔

❺ **صحيح**، رواه مالك (١/ ٤٢ ح ٨٨) و أحمد (٦/ ٤٠٦، ٤٠٧ ح ٢٧٨٣٦ ـ ٢٧٨٣٨) وأبو داود (١٨١) والترمذي (٨٢ وصححه) والنسائي (١/ ١٠٠ ح ١٦٣) وابن ماجه (٤٧٩) والدارمي (١/ ١٨٤ ح ٧٣٠) ☆ وتكلم بعض الناس في هذا الحديث بكلام باطل۔

٣٢٠: وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَايَتَوَضَّأُ قَالَ: ((وَهَلْ هُوَ إِلَّا بُضْعَةٌ مِنْهُ؟)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَ رَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ، وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ، هٰذَا مَنْسُوْخٌ، لِاَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَسْلَمَ بَعْدَ قُدُوْمِ طَلْقٍ رضي الله عنه. [1]

۳۲۰: طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آدمی کے وضو کر لینے کے بعد اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگانے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ (شرم گاہ) بھی اس کے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔''
الشیخ الامام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ منسوخ ہے، کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ طلق رضی اللہ عنہ کی آمد کے بعد مسلمان ہوئے۔

٣٢١: وَقَدْ رَوَى أَبُوْهُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى ذَكَرِهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ [2]

۳۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ اپنی شرم گاہ کو لگائے جبکہ اس (ہاتھ) اور اس (شرم گاہ) کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو وہ وضو کرے۔''

٣٢٢: وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ بُسْرَةَ رضي الله عنها إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: ((لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ)). [3]

۳۲۲: امام نسائی نے اسے بسرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، البتہ انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا ''اس کے اور اس کے مابین کوئی چیز حائل نہ ہو۔''

٣٢٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَا يَصِحُّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا بِحَالٍ إِسْنَادُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَأَيْضًا إِسْنَادُ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْهَا، وَقَالَ أَبُوْدَاوُدَ: هٰذَا مُرْسَلٌ، وَإِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عَائِشَةَ. [4]

۳۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ اپنی کسی زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لیا کرتے تھے، پھر آپ نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٨٢) والترمذي (٨٥) والنسائي (١/ ١٠١ ح ١٦٥) وابن ماجه (٤٨٣) ☆ كلام محيي السنة في مصابيح السنة (٢٢١)۔ [2] **حسن**، رواه الشافعي في الأم (١/ ١٩) والدارقطني (١/ ١٤٧ ح ٥٢٥) وابن حبان (الإحسان: ١١١٥) و الطبراني في الصغير بلفظ: إذا أفضى أحدكم بيده إلى فرجه وليس بينهما ستر ولا حجاب فليتوضأ. (١/ ٤٢ ح ١٠٣) اللفظ لابن حبان وسنده حسن۔ وانظر المستدرك (١/ ١٣٨ تحت ح ٤٧٩) ☆ فيه يزيد بن عبد الملك النوفلي وهو ضعيف ولكن تابعه نافع بن أبي نعيم القاري وهو حسن الحديث فالحديث حسن، و رواه النسائي (١/ ١٠٠ ح ١٦٣) نحو المعنى عن مروان موقوفًا وسنده صحيح. فائدة: حديث طلق رضي الله عنه محمول على مس الذكر من غير ستر ولا حجاب۔ [3] **لم أجده**، رواه النسائي (لم أجده بهذا اللفظ وهو باطل) وانظر ح ٣١٩۔ [4] **ضعيف**، رواه أبو داود (١٧٨، إبراهيم التيمي لم يسمع من عائشة رضي الله عنها ١٧٩، الأعمش و حبيب بن أبي ثابت مدلسان وحبيب لم يسمعه من عروة فالسند معلول) والترمذي (٨٦، الأعمش وحبيب عنعنا) والنسائي (١/ ١٠٤ ح ١٧٠، إبراهيم التيمي عن عائشة منقطع) وابن ماجه (٥٠٢، الأعمش و حبيب عنعنا) ☆ وللحديث شاهد ضعيف عند الدارقطني (١/ ١٣٧ ح ٤٨٦) والبزار (انظر نصب الراية ١/ ١٧١) حديث عبد الكريم بن مالك الجزري عن عطاء حديث ردئ فالسند ضعيف. و له شاهد آخر عند الدارقطني (١/ ١٣٦ ح ٤٨٢) فيه حاجب بن سليمان، قال الدارقطني: تفرد به حاجب عن وكيع و وهم فيه۔

تھے۔ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا، اور ابراہیم التیمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے یہ حدیث ہمارے اصحاب کے ہاں صحیح نہیں، اور ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث مرسل ہے، اور ابراہیم التیمی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنا۔

٣٢٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۲۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دستی کا گوشت کھایا، پھر اپنے نیچے بچھی ہوئی چادر سے اپنا ہاتھ صاف کیا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

٣٢٥: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: قَرَّبْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۳۲۵: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے بھنی ہوئی پسلی (چانپ) نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کی تو آپ ﷺ نے اس میں سے تناول فرمایا، پھر نماز کے لیے اٹھے اور وضو نہیں کیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل ثالث

٣٢٦: عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ اَشْوِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَطْنَ الشَّاةِ، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۲۶: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے لیے بکری کی کلیجی اور دل وغیرہ بھونا کرتا تھا، (آپ نے اسے کھایا) پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔"

٣٢٧: وَعَنْهُ، قَالَ: اُهْدِيَتْ لَهُ شَاةٌ، فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا هٰذَا؟ يَا اَبَارَافِعٍ!)) فَقَالَ: شَاةٌ اُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ، قَالَ: ((نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا اَبَارَافِعٍ!)) فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ، ثُمَّ قَالَ: ((نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ)) فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْآخَرَ، ثُمَّ قَالَ: ((نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِيْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتَّ)) ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ فَاهُ، وَغَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى، ثُمَّ عَادَ اِلَيْهِمْ، فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا، فَاَكَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً. رَوَاهُ اَحْمَدُ. [4]

۳۲۷: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہیں ایک بکری ہدیہ کے طور پر دی گئی، تو انہوں نے اسے ہنڈیا میں ڈال دیا، رسول اللہ ﷺ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٨٩) وابن ماجه (٤٨٨) ☆ سماك عن عكرمة سلسلة ضعيفة۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٣٠٧ ح ٢٧١٥٧) [والترمذي (١٨٢٩ وقال: حسن صحيح غريب.) والنسائي في الكبرى (٤٦٩٠)] [3] رواه مسلم (٩٤/ ٣٥٧)۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٣٩٢ ح ٢٧٧٣٧) ☆ شرحبيل بن سعد: ضعيف ضعفه الجمهور وانظر الحديث الآتي (٣٢٨)۔

تشریف لائے تو فرمایا: ''ابورافع! یہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ایک بکری ہمیں بطور ہدیہ دی گئی تھی تو میں نے اسے ہنڈیا میں پکایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابورافع! مجھے دستی دو۔'' میں نے دستی آپ کو دے دی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے دوسری دستی دو۔'' میں نے دوسری دستی بھی آپ کو دے دی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اور دستی دو۔'' انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول! بکری کی صرف دو دستیاں ہوتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''اگر تم خاموش رہتے اور جب تک خاموش رہتے تو مجھے یکے بعد دیگرے دستی ملتی رہتی۔'' پھر آپ نے پانی منگوایا، کلی کی اور اپنی انگلیوں کے کنارے دھوئے، پھر کھڑے ہوئے تو نماز پڑھی، پھر دوبارہ ان کے پاس تشریف لائے تو ان کے ہاں ٹھنڈا گوشت پایا تو اسے کھایا، پھر آپ مسجد میں تشریف لے گئے تو نماز پڑھی، اور پانی کو ہاتھ تک نہ لگایا۔

۳۲۸: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، عَنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ، إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: ((ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ)) إِلَى آخِرِهِ. [1]

۳۲۸: دارمی نے ابوعبید سے روایت کیا ہے، لیکن انہوں نے: ''پھر پانی منگایا۔'' سے آخر حدیث تک ذکر نہیں کیا۔

۳۲۹: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ أَنَا، وَأُبَيٌّ، وَأَبُوْ طَلْحَةَ جُلُوْسًا، فَأَكَلْنَا لَحْمًا وَخُبْزًا، ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوْءٍ، فَقَالَا: لِمَ تَتَوَضَّأُ؟ فَقُلْتُ: لِهٰذَا الطَّعَامِ الَّذِيْ أَكَلْنَا، فَقَالَا: أَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ؟ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ [2]

۳۲۹: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں، ابی بن کعب اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے، پس ہم نے گوشت روٹی کھائی، پھر میں نے وضو کے لیے پانی منگایا، تو ان دونوں نے کہا: تم وضو کیوں کرتے ہو؟ میں نے کہا: اس کھانے کی وجہ سے جو ہم نے کھایا ہے، تو انہوں نے کہا: کیا تم پاکیزہ چیزوں سے وضو کرتے ہو؟ یہ چیزیں کھا کر تو اس شخصیت (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے وضو نہیں کیا جو تم سے بہتر ہے۔''

۳۳۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يَقُوْلُ: قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَجَسُّهَا بِيَدِهِ مِنَ الْمُلَامَسَةِ، وَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ وَجَسَّهَا بِيَدِهِ، فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالشَّافِعِيُّ [3]

۳۳۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: آدمی کا اپنی اہلیہ کا بوسہ لینا اور اسے اپنے ہاتھ سے چھونا ملامسہ کے زمرے میں ہے، اور جو شخص اپنی اہلیہ کا بوسہ لے یا اسے اپنے ہاتھ سے چھوئے تو اس پر وضو کرنا لازم ہے۔

۳۳۱: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ كَانَ يَقُوْلُ: مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ الْوُضُوْءُ. رَوَاهُ مَالِكٌ [4]

۳۳۱: ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اپنی اہلیہ کا بوسہ لینے سے وضو کرنا ضروری ہے۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الدارمي (۱/ ۲۲ ح ٤٥) [وأحمد (۳/ ٤٨٤، ٤٨٥ ح ١٦٠٦٣) والترمذي في الشمائل (١٦٨)] ☆ فيه قتادة مدلس وعنعن وانظر الحديث السابق (٣٢٧)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ٣٠ ح ١٦٤٧٩)

[3] **صحيح**، رواه مالك في الموطأ (١/ ٤٣ ح ٩٣) و الشافعي في الأم (١/ ١٥)۔

[4] **صحيح**، رواه مالك في الموطأ (١/ ٤٤ ح ٩٤) ☆ وأخرجه البيهقي (١/ ١٢٤) بسند حسن عن ابن مسعود به وللأثر طرق۔

۳۳۲: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ، فَتَوَضَّؤُوْا مِنْهَا. [1]

۳۳۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک بوسہ لینا لمس کے زمرے میں آتا ہے، پس اس (وجہ) سے وضو کرو۔

۳۳۳: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ، عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((الْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ)) رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ، وَقَالَ: عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ وَلَا رَآهُ، وَيَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ، وَيَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُوْلَانِ. [2]

۳۳۳: عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر قسم کے بہتے خون کی وجہ سے وضو کرنا ضروری ہے۔'' دونوں حدیثوں کو دارقطنی نے روایت کیا، اور انہوں نے کہا: عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے سنا نہ انہیں دیکھا، جبکہ یزید بن خالد اور یزید بن محمد دونوں مجہول ہیں۔

---

[1] **ضعيف**، رواه الدارقطني (١/ ١٤٤) ☆ الزهري مدلس وعنعن وفيه علة أخرى والصواب أنه من قول ابن عمر كما رواه مالك عن نافع عنه به، انظر الحديث السابق (٣٣٠)۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الدارقطني (١/ ١٥٧ ح ٥٧١) ☆ بقية مدلس وعنعن ويزيد بن خالد ويزيد بن محمد مجهولان وفيه علل أخرى۔

بَابُ اٰدَابِ الْخَلَاءِ

قضائے حاجت کے آداب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٣٤: عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا، وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ، قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِي السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: هٰذَا الْحَدِیْثُ فِی الصَّحْرَآءِ، وَاَمَّا فِی الْبُنْیَانِ، فَلَا بَاْسَ لِمَا رُوِیَ۔ [1]

٣٣٤: ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ کرو نہ پشت، بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو۔‘‘
الشیخ الامام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث صحراء کے بارے میں ہے، رہا عمارت وغیرہ میں قضائے حاجت کرنا تو اس میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

٣٣٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: ارْتَقَیْتُ فَوْقَ بَیْتِ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا لِبَعْضِ حَاجَتِیْ، فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقْضِیْ حَاجَتَهٗ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

٣٣٥: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں اپنی کسی ضرورت کے تحت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ کی طرف پشت اور شام کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔

٣٣٦: وَعَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَانَا۔ یَعْنِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ۔اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ، اَوْ نَسْتَنْجِیَ بِالْیَمِیْنِ، اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِیَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ، اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِیَ بِرَجِیْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٣٣٦: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بول و براز کے لیے قبلہ کی طرف منہ کرنے یا دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے یا تین سے کم ڈھیلوں سے استنجا کرنے یا لید یا ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے ہمیں منع فرمایا۔

٣٣٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ یَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [4]

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٩٤) ومسلم (٥٩/ ٢٦٤) ☆ قول محيي السنة في مصابيح السنة (٢٢٦)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (١٤٨) ومسلم (٦٢/ ٢٦٦)۔

[3] رواه مسلم (٥٧/ ٢٦٢)۔ [4] متفق علیه، رواه البخاري (١٤٢) ومسلم (١٢٢/ ٣٧٥)۔

۳۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا میں داخل ہوتے تو فرماتے: ''اے اللہ! میں ناپاک جنوں اور ناپاک مادہ جنات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

۳۳۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ: ((اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ، اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ)) ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً، فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ فَقَالَ: ((لَعَلَّهُ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۳۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے، اور انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا، ان میں سے ایک پیشاب کرتے وقت پردہ نہیں کیا کرتا تھا، اور مسلم کی روایت میں ہے: پیشاب کرتے وقت احتیاط نہیں کیا کرتا تھا، جبکہ دوسرا شخص چغل خور تھا۔'' پھر آپ نے ایک تازہ شاخ لے کر اس کے دو ٹکڑے کر دیے، پھر ہر قبر پر ایک ٹکڑا گاڑ دیا، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے یہ کیوں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ممکن ہے کہ ان کے خشک ہونے تک ان کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے۔''

۳۳۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ)) قَالُوْا: وَمَا اللَّاعِنَانِ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَلَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لعنت کا باعث بننے والی دو چیزوں سے بچو۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! لعنت کا سبب بنے والی دو چیزیں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگوں کی راہ گزر یا اُن کے سائے کی جگہ میں بول و براز کرتا ہے۔''

۳۴۰: وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ، وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ، فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۴۰: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز پیئے تو وہ برتن میں سانس نہ لے، اور جب بیت الخلا میں جائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ کو مت چھوئے اور دائیں سے استنجا بھی مت کرے۔''

۳۴۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۳۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرے تو وہ ناک جھاڑے اور جو ڈھیلوں سے استنجا کرے تو وہ ڈھیلے طاق عدد میں لے۔''

۳۴۲: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدْخُلُ الْخَلَاءَ، فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَعَنَزَةً،

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢١٦) ومسلم (١١١/ ٢٩٢)۔

[2] رواه مسلم (٦٨/ ٢٦٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٣) ومسلم (٦٣/ ٢٦٧)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٦١) ومسلم (٢٢/ ٢٣٧)۔

يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۳۴۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا میں جاتے تو میں اور ایک دوسرا لڑکا پانی کا برتن اور برچھی اٹھاتے، اور آپ پانی سے استنجا کرتے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي
فصل ثانی

۳۴۳: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ، رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَ النَّسَائِيُّ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ، وَقَالَ أَبُوْدَاوُدَ، هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ، وَ فِيْ رِوَايَتِهٖ: وَضَعَ، بَدَلَ: نَزَعَ. ❷

۳۴۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا میں جانے کا ارادہ فرماتے تو آپ اپنی انگوٹھی اتار دیتے۔ اسے ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے، اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت منکر ہے، ان کی روایت میں ((نزع)) کے بجائے ((وضع)) کا لفظ ہے۔

۳۴۴: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ. ❸ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

۳۴۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بول و براز کا ارادہ فرماتے تو آپ (صحرا کی طرف) چلتے جاتے حتیٰ کہ آپ نظروں سے اوجھل ہو جاتے۔

۳۴۵: وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ فَأَرَادَ أَنْ يَّبُوْلَ، فَأَتٰى دَمِثًا فِيْ أَصْلِ جِدَارٍ، فَبَالَ، ثُمَّ قَالَ: ((**إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّبُوْلَ، فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهٖ**)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❹

۳۴۵: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ نے پیشاب کرنے کا ارادہ کیا تو آپ دیوار کی بنیاد کے پاس نرم جگہ پر آئے اور پیشاب کیا۔ پھر فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنے کا ارادہ کرے تو وہ پیشاب کرنے کے لیے مناسب جگہ تلاش کرے۔''

۳۴۶: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ ❺

۳۴۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو آپ (بیٹھتے وقت) زمین کے قریب ہو کر اپنا

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (١٥٠) ومسلم (٧٠/ ٢٧١)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٩) والنسائي (٨/ ١٧٨ ح ٥٢١٦) والترمذي (١٧٤٦) [وابن ماجه: ٣٠٣] ☆ ابن جريج مدلس و عنعن۔

❸ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢) [وابن ماجه: ٣٣٥] ☆ إسماعيل بن عبدالملك ضعيف ضعفه الجمهور وأحاديث أبي داود (٢٠٤٩) والنسائي (١٦) والسراج (المسند: ١٧) وغيرهم تغني عنه۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣) ☆ فيه شيخ: لم أعرفه۔

❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤) وأبو داود (١٤) والدارمي (١/ ١٧١ ح ٦٧٢) ☆ رجل: مجهول، وجاء عند البيهقي وغيره من طريق الأعمش عن القاسم بن محمد عن ابن عمر به و الأعمش مدلس و عنعن۔

کپڑا اٹھایا کرتے تھے۔

٣٤٧: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ، اُعَلِّمُكُمْ: اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ، فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا)) وَاَمَرَ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ، وَنَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ، وَنَهٰى اَنْ يَّسْتَطِيْبَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهٖ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِیُّ ❶

۳۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہارے لیے اسی طرح ہوں جس طرح والد اپنے بچے کے لیے ہوتا ہے، میں تمہیں سکھا سکتا ہوں، جب تم بول و براز کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ کرو نہ پشت، آپ نے (استنجا کے لیے) تین پتھر استعمال کرنے کا حکم فرمایا، آپ نے لید اور ہڈی سے (استنجا کرنے سے) منع فرمایا اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔''

٣٤٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ، وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۳۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ وضو، اور کھانے کے لیے تھا، جبکہ بایاں ہاتھ استنجا اور ناپسندیدہ کاموں کے لیے تھا۔''

٣٤٩: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهٗ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ يَّسْتَطِيْبُ بِهِنَّ، فَاِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ ❸

۳۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی بول و براز کے لیے جائے تو وہ استنجا کرنے کے لیے اپنے ساتھ تین ڈھیلے لے جائے، یہ اس کے لیے کافی ہوں گے۔''

٣٥٠: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ، فَاِنَّهَا زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالنَّسَائِیُّ، اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ: ((زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ)). ❹

۳۵۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گوبر اور ہڈی کے ساتھ استنجا نہ کرو، کیونکہ وہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے۔'' ترمذی، نسائی۔ البتہ امام نسائی نے ''تمہاری جن بھائیوں کی خوراک'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

٣٥١: وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا رُوَيْفِعُ! لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِیْ، فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهٗ، اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا، اَوِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَآبَّةٍ، اَوْ عَظْمٍ، فَاِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِیْءٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

---

❶ **حسن**، رواه ابن ماجه (٣١٣) والدارمي (١/ ١٧٢ ح ٦٨٠) [وأبو داود (٨) والنسائي (١/ ٣٨ ح ٤٠)]۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٣) ☆ سعيد بن أبي عروبة مدلس وحديث أبي داود (٣٢) يغني عنه.

❸ **حسن**، رواه أحمد (٦/ ١٠٨ ح ٢٥٢٨٠) وأبو داود (٤٠) والنسائي (١/ ٤١، ٤٢ ح ٤٤) والدارمي (١/ ١٧١، ١٧٢ ح ٦٧٦) [والدارقطني ١/ ٥٤_٥٥ وسنده حسن]

❹ **صحيح**، رواه الترمذي (١٨) و النسائي (١/ ٣٧، ٣٨ ح ٣٩) [ورواه مسلم: ٤٥٠]

❺ **صحيح**، رواه أبو داود (٣٦) [والنسائي ٨/ ١٣٥، ١٣٦ ح ٥٠٧٠]۔

۳۵۱: رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”رویفع! شاید میرے بعد تمہاری عمر دراز ہو جائے، لوگوں کو بتا دینا کہ جس نے اپنی داڑھی کو گرہ دی یا گلے میں تانت ڈالی یا جانور کی لید یا ہڈی سے استنجا کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہیں۔“

۳۵۲: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوْتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ، وَمَنْ اَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ، فَلْيَلْفِظْ، وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهٖ فَلْيَبْتَلِعْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ، وَمَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اِلَّا اَنْ يَّجْمَعَ كَثِيْبًا مِّنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِیْ اٰدَمَ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [1]

۳۵۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص سرمہ لگائے تو وہ طاق عدد میں لگائے، جس نے ایسے کیا اس نے اچھا کیا، اور جس نے ایسے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں، جو شخص ڈھیلے سے استنجا کرے تو وہ بھی طاق عدد میں ڈھیلے استعمال کرے، جس نے ایسے کیا تو اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں، جو شخص کوئی چیز کھائے تو جو اجزا خلال کرنے سے نکلیں انہیں پھینک دے اور جو اپنی زبان کے ذریعے نکالے تو انہیں نگل جائے، جس نے ایسے کیا اس نے اچھا کیا، اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں، اور جو شخص بول و براز کے لیے جائے تو وہ پردہ کرے، اگر وہ کوئی چیز نہ پائے تو وہ ریت کا ایک ٹیلہ سا بنائے اور اس کی طرف پشت کرلے کیونکہ شیطان، اولاد آدم کی مقعد کے ساتھ کھیلتا ہے، جس نے ایسے کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔“

۳۵۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِیْ مُسْتَحَمِّهٖ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ، اَوْيَتَوَضَّأُ فِيْهِ، فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا: ((ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ، اَوْيَتَوَضَّأُ فِيْهِ)) [2]

۳۵۳: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی اپنے غسل خانے میں پیشاب نہ کرے، پھر وہ اس میں غسل کرے یا وضو کرے، کیونکہ زیادہ تر وسوسے اسی (پیشاب) سے ہوتے ہیں۔“ ابوداود، ترمذی، نسائی۔ البتہ ان دونوں نے ”پھر اس میں غسل کرے یا وضو کرے۔“ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۳۵۴: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِیْ جُحْرٍ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [3]

۳۵۴: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی بل (کیڑے مکوڑوں کی جگہ) میں پیشاب نہ کرے۔“

۳۵۵: وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ: الْبَرَازَ فِی الْمَوَارِدِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ، وَالظِّلِّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٥) وابن ماجه (٣٣٧ ـ ٣٣٨) والدارمي (١/ ١٦٩، ١٧٠ ح ٦٦٨) ☆ حصين: مجهول الحال۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٧) والترمذي (٢١ وقال: غريب) والنسائي (١/ ٣٤ ح ٣٦) [وابن ماجه: ٣٠٤] ☆ الحسن البصري مدلس وعنعن وحديث أبي داود (٢٨) يغني عنه۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبوداود (٢٩) والنسائي (١/ ٣٣، ٣٤ ح ٣٤) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦) وابن ماجه (٣٢٨) ☆ أبو سعيد الحميري لم يدرك معاذ بن جبل رضي الله عنه فالسند منقطع وللحديث شاهد ضعيف عند أحمد (١/ ٢٩٩) وحديث مسلم (٢٦٩) يغني عنه۔

۳۵۵: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین باتوں سے بچو، جن کے کرنے والے پر لعنت کی جاتی ہے، پانی کے گھاٹ، راستے کے درمیان اور سائے میں بول و براز کرنے سے۔“

۳۵۶: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا یَخْرُجُ الرَّجُلَانِ یَضْرِبَانِ الْغَائِطَ کَاشِفَیْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا یَتَحَدَّثَانِ، فَإِنَّ اللّٰهَ یَمْقُتُ عَلٰی ذٰلِكَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۵۶: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو شخص بول و براز کرتے وقت عریاں حالت میں باہم باتیں نہ کریں، کیونکہ اللہ ایسا کرنے پر ناراض ہوتا ہے۔“

۳۵۷: وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ، فَإِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ، فَلْیَقُلْ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۵۷: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان مقامات پر جنات کی آمد و رفت رہتی ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی بیت الخلا جائے تو یہ دعا پڑھے: ”میں نر اور مادہ ناپاک جنات سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔“

۳۵۸: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَتْرُ مَا بَیْنَ اَعْیُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِیْ اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ اَنْ یَّقُوْلَ: بِسْمِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ، وَاِسْنَادُهُ لَیْسَ بِقَوِیٍّ [3]

۳۵۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب ان میں سے کوئی بیت الخلا میں جائے تو وہ ((بسم اللّٰہ)) کہے۔ یہ جنوں کی آنکھوں اور اولاد آدم کی پردہ کی چیزوں (شرم گاہ وغیرہ) کے درمیان پردہ اور آڑ ہے۔“ ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور اس کی اسناد قوی نہیں۔

۳۵۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: ((غُفْرَانَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِیُّ [4]

۳۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا: ((غُفْرَانَكَ)) ”میں تیری مغفرت چاہتا ہوں۔“ پڑھا کرتے تھے۔

۳۶۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَتَی الْخَلَاءَ أَتَیْتُهُ بِمَاءٍ فِیْ تَوْرٍ اَوْ رَکْوَةٍ، فَاسْتَنْجٰی، ثُمَّ مَسَحَ یَدَهُ عَلَی الْأَرْضِ، ثُمَّ أَتَیْتُهُ بِإِنَاءٍ اٰخَرَ، فَتَوَضَّأَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وروی الدَّارِمِیُّ، وَالنَّسَائِیُّ مَعْنَاهُ [5]

۳۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا جاتے تو میں مٹی کے برتن یا چمڑے کی چھاگل میں آپ کو پانی پیش کرتا، آپ استنجا کرتے، پھر اپنا ہاتھ زمین پر پھیرتے، پھر میں ایک دوسرا برتن پیش خدمت کرتا تو آپ وضو فرماتے۔“ ابوداؤد، دارمی

---

[1] **ضعيف**، رواه أحمد (۳/ ۳٦ ح ۱۱۳۳۰) وأبو داود (۱۵) وابن ماجه (۳٤۲) ☆ عكرمة بن عمار عن يحيى بن أبي كثير مضطرب الحديث وللحديث شاهدان ضعيفان۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٦) وابن ماجه (۲۹٦)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٦۰٦) [وابن ماجه: ۲۹۷] ☆ أبو إسحاق مدلس وعنعن۔ [4] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۷ وقال: غريب حسن۔) وابن ماجه (۳۰۰) والدارمي (۱/ ۱۷٤ ح ٦۸٦) [وأبوداود: ۳۰] ۔

[5] **صحيح**، رواه أبو داود (٤۵) والدارمي (۱/ ۱۷۳ ح ٦۸٤) والنسائي (۱/ ٤۵ ح ۵۰ وسنده حسن وهو حديث صحيح كما قال النسائي۔) [ورواه ابن ماجه: ۳۵۸]۔

اور نسائی نے بھی انہی کے معنی میں روایت کیا ہے۔

٣٦١: وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا بَالَ تَوَضَّأَ، وَنَضَحَ فَرْجَهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ [1]

٣٦١: حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ پیشاب کرتے تو وضو فرماتے اور اپنی شرم گاہ پر پانی کے چھینٹے مارتے تھے۔“

٣٦٢: وَعَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَدَحٌ مِنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهِ يَبُوْلُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

٣٦٢: امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ کی چار پائی کے نیچے لکڑی کا ایک پیالہ ہوتا تھا جس میں آپ ﷺ رات کے وقت پیشاب کیا کرتے تھے۔

٣٦٣: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبُوْلُ قَائِمًا، فَقَالَ: ((يَا عُمَرُ! لَا تَبُلْ قَائِمًا)) فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: قَدْ صَحَّ [3]

٣٦٣: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے مجھے دیکھا، جبکہ میں کھڑا پیشاب کر رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”عمر! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو۔“ پس اس کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

الشیخ الامام محی السنہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث ثابت ہے۔

٣٦٤: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. قِيْلَ: كَانَ ذَالِكَ لِعُذْرٍ [4]

٣٦٤: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ کسی قوم کے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر آئے تو آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ (کھڑے ہو کر پیشاب کرنا) کسی عذر کی وجہ سے تھا۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

٣٦٥: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ، مَا كَانَ يَبُوْلُ إِلَّا قَاعِدًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [5]

٣٦٥: عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جو شخص تمہیں یہ بتائے کہ نبی ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے، تو اس کی تصدیق نہ کرو، آپ

[1] **حسن**، رواه أبو داود (١٦٦) والنسائي (١/ ٨٦ ح ١٣٤) [وابن ماجه: ٤٦١] ☆ في السند بعض الإختلاف وهو لا يضر وللحديث شواهد۔

[2] **حسن**، رواه أبو داود (٢٤) والنسائي (١/ ٣١ ح ٣٢)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٢، معلقًا) وابن ماجه (٣٠٨) ☆ فيه عبدالكريم بن أبي المخارق: ضعيف ضعفه الجمهور وقال عمر: ما بلت قائمًا منذ أسلمت (رواه ابن أبي شيبة ١/ ١٢٤ ح ١٣٢٤، وسنده صحيح)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٤) ومسلم (٧٣/ ٢٧٣) وقول محيي السنة في مصابيح السنة (١/ ٢٠٠ ح ٢٥٦)۔

[5] **حسن**، رواه أحمد (٦/ ١٩٢ ح ٢٦١٢٤) والترمذي (١٢) والنسائي (١/ ٢٦ ح ٢٩)۔

تو صرف بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے۔

٣٦٦: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَاهُ فِي اَوَّلِ مَا اُوْحِيَ اِلَيْهِ، فَعَلَّمَهُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ، اَخَذَ غُرْفَةً مِنَ الْمَاءِ، فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ [1]

٣٦٦: زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ''جب جبرائیل پہلی مرتبہ ان کے پاس وحی لے کر آئے تو انہوں نے آپ کو وضو اور نماز سکھائی، جب وضو سے فارغ ہوئے تو چلو میں پانی لیا اور اسے اپنی شرم گاہ پر چھڑک دیا۔''

٣٦٧: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((جَآءَنِي جِبْرِيْلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَضِحْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا۔ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ۔ يَقُوْلُ: الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ. [2]

٣٦٧: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تو انہوں نے کہا: محمد! ﷺ جب آپ وضو کریں تو (اس کے بعد شرم گاہ پر) پانی چھڑک لیا کریں۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور میں نے محمد یعنی امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا کہ حسن بن علی الہاشمی راوی منکر الحدیث ہے۔

٣٦٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوْزٍ مِنْ مَّاءٍ فَقَالَ: ((مَا هٰذَا؟ يَا عُمَرُ)) قَالَ: مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ، قَالَ: ((مَا اُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّاَ، وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

٣٦٨: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے پیشاب کیا تو عمر رضی اللہ عنہ پانی کا لوٹا لیے آپ کے پیچھے کھڑے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمر! یہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: پانی ہے، آپ اس سے وضو فرمائیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ جب میں پیشاب کروں تو وضو بھی کروں۔ اگر میں ایسا کروں تو یہ سنت بن جائے گی۔''

٣٦٩: وَعَنْ اَبِي اَيُّوْبَ، وَجَابِرٍ، وَاَنَسٍ رضی اللہ عنہم اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ، فَمَا طُهُوْرُكُمْ؟)) قَالُوْا: نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ، وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَنَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ، فَقَالَ: ((فَهُوَ ذَاكَ، فَعَلَيْكُمُوْهُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [4]

٣٦٩: ابو ایوب، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جب یہ آیت: ''اس میں ایسے لوگ ہیں جو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ پاک صاف رہیں، اور اللہ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کی جماعت! اللہ نے پاکیزگی کے بارے میں تمہاری تعریف کی ہے، تمہاری پاکیزگی کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: ہم ہر نماز کے لیے وضو کرتے ہیں، غسل جنابت کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس یہی وجہ ہے، چنانچہ تم اس کی پابندی کرو۔''

٣٧٠: وَعَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ: اِنِّيْ لَاَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتّٰى

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ١٦١ ح ١٧٦١٩) والدارقطني (١/ ١١١) [وابن ماجه: ٤٦٢] ☆ ابن لهيعة مدلس وعنعن وحديث: ٣٦١ يغني عنه۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٥٠)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢) وابن ماجه (٣٢٧) ☆ عبدالله بن يحيى التوأم: ضعيف۔

[4] **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (٣٥٥)۔

الْخِرَاءَةَ ، قُلْتُ: اَجَلْ! اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ ، وَلَا نَسْتَنْجِي بِأَيْمَانِنَا ، وَلَا نَكْتَفِي بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَلَا عَظْمٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ [1]

۳۷۰: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی مشرک نے ازراہ مذاق کہا: میرا خیال ہے کہ تمہارا ساتھی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں بول و براز کے آداب بھی سکھاتا ہے، میں نے کہا: ہاں بالکل ٹھیک ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا ہے کہ ہم بول و براز کے وقت قبلہ کی طرف منہ کریں نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کریں اور ہم (استنجا کے لیے) تین ڈھیلوں سے کم استعمال نہ کریں، اور ان میں لید اور ہڈی نہ ہو۔'' اسے مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے مذکورہ الفاظ احمد کے ہیں۔

۳۷۱: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَفِيْ يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا ، ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ اِلَيْهَا ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اُنْظُرُوْا اِلَيْهِ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْأَةُ ، فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((وَيْحَكَ! اَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ؟ كَانُوْا اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ، فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۷۱: عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ کے ہاتھ میں چمڑے کی ڈھال تھی، آپ نے اسے رکھا، پھر بیٹھ کر اس کی طرف رخ کر کے پیشاب کیا، تو ان میں سے کسی نے کہا: انہیں دیکھو، کیسے عورت کی طرح (چھپ کر) پیشاب کر رہے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات سن لی، اور فرمایا: ''تم پر افسوس ہے، کیا تم اس سے باخبر نہیں جو بنی اسرائیل کے ایک ساتھی کے ساتھ ہوا کہ جب انہیں پیشاب لگ جاتا تو وہ اس حصے کو قینچی سے کاٹ دیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس شخص نے ان کو منع کر دیا جس کی وجہ سے اسے اس کی قبر میں عذاب دیا گیا۔''

۳۷۲: وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ . [3]

۳۷۲: امام نسائی نے یہ روایت ان (عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ) کی سند سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۳۷۳: وَعَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ اِلَيْهَا ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! اَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا؟ قَالَ: بَلْ اِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذَالِكَ فِي الْفَضَاءِ ، فَاِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ ، فَلَا بَأْسَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۷۳: مروان اصفر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی سواری کو قبلہ رخ بٹھایا۔ پھر اس کے رخ بیٹھ کر پیشاب کیا، میں نے عرض کیا: ابوعبدالرحمن! کیا اس سے منع نہیں کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا: (نہیں) بلکہ صرف کھلی فضا میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ اگر تمہارے اور قبلہ کے مابین کوئی ایسی چیز ہو جو تمہارے لیے پردہ ہو تو پھر (قبلہ رخ پیشاب کرنے میں) کوئی حرج نہیں۔''

۳۷۴: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى

[1] رواه مسلم (٥٧/ ٢٦٢) و أحمد (٥/ ٤٣٧ ح ٢٤١٠٣)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٢) وابن ماجه (٣٤٦) ☆ الأعمش مدلس وعنعن۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه النسائي (١/ ٢٦۔٢٨ ح ٣٠) ☆ عن عبدالرحمن بن حسنة فقط دون ذكر ابی موسی رضی اللہ عنہ۔

[4] **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (١١) ☆ الحسن بن ذكوان ضعفه الجمهور وحديثه في صحيح البخاري متابعة وهو مدلس أيضًا و عنعن۔

وَعَافَانِيْ)) . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۷۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا سے باہر تشریف لائے تو یہ دعا پڑھتے: ”ہر قسم کی تعریف وشکر اللہ کے لیے ہے جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔“

۳۷۵: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْهَ اُمَّتَكَ اَنْ يَسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْرَوْثَةٍ اَوْحُمَمَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لَنَا فِيْهَا رِزْقًا، فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ ذَالِكَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۷۵: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب جنوں کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امت کو ہڈی یا لید یا کوئلے سے استنجا کرنے سے منع فرمائیں، کیونکہ اللہ نے ان چیزوں میں ہمارے لیے رزق رکھا ہے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرما دیا۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۳۰۱) ☆ إسماعيل بن مسلم المكي: ضعيف الحديث وفيه علل أخرى۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۹)۔

بَابُ السِّوَاكِ

مسواک کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۷۶: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَآءِ، وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۷۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں نماز عشاء تاخیر سے پڑھنے اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم فرماتا۔“

۳۷۷: وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِاَیِّ شَیْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۷۷: شریح بن ہانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، جب رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لاتے تو آپ سب سے پہلے کون سا کام کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: مسواک۔

۳۷۸: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۷۸: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ رات تہجد کے لیے اٹھتے تو آپ مسواک سے اپنے منہ کو صاف کرتے۔

۳۷۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْاَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْاِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ)) يَعْنِی الْاِسْتِنْجَاءَ- قَالَ الرَّاوِیْ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ- رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((اَلْخِتَانُ)) بَدَلَ: ((اِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ)) لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِی الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِیْ كِتَابِ الْحُمَيْدِیِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ وَكَذَا الْخَطَّابِیُّ فِیْ مَعَالِمِ السُّنَنِ. [4]

۳۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دس خصلتیں فطرت سے ہیں: مونچھیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، ناخن کترنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال مونڈنا اور استنجا کرنا، راوی بیان کرتے ہیں،

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٨٨٧) و مسلم (٤٢/ ٢٥٢)۔

[2] رواه مسلم (٤٣/ ٢٥٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٥) ومسلم (٤٦/ ٢٥٥)۔

[4] رواه مسلم (٥٦/ ٢٦١)۔

دسویں خصلت میں بھول گیا ہوں، ممکن ہے وہ کلی کرنا ہو۔ایک روایت میں داڑھی بڑھانے کے بجائے ختنوں کا ذکر ہے۔میں نے یہ روایت صحیحین میں پائی ہے نہ کتاب الحمیدی میں، لیکن صاحب ''الجامع'' اوراسی طرح الخطابی نے ''معالم السنن'' میں اسے ذکر کیا ہے۔

٣٨٠: وَعَنْ اَبِیْ دَاوُدَ بِرِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ [1]

۳۸۰: ابوداود نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت سے ذکر کیا ہے۔

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٣٨١: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَاَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ بِلَا اِسْنَادٍ. [2]

۳۸۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسواک منہ کو صاف کرنے والی اور رب کی رضامندی کا باعث ہے۔'' شافعی، احمد، دارمی، نسائی اور امام بخاری نے اسے اپنی صحیح میں معلّق بیان کیا ہے۔

٣٨٢: وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ: اَلْحَيَاءُ- وَيُرْوَى الْخِتَانُ- وَالتَّعَطُّرُ، وَالسِّوَاكُ، وَالنِّكَاحُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۳۸۲: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چار چیزیں تمام رسولوں کی سنت ہیں: حیا، کسی روایت میں ختنے کا ذکر ہے، عطر لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔''

٣٨٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ، اِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ يَتَوَضَّأَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۸۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات یا دن کے کسی حصے میں سوتے تو آپ بیدار ہو کر وضو کرنے سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔

٣٨٤: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَاكُ، فَيُعْطِيْنِى السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهٗ، فَاَبْدَاُ بِهٖ فَاَسْتَاكُ، ثُمَّ اَغْسِلُهٗ وَاَدْفَعُهٗ اِلَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۳۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کیا کرتے تھے، پھر آپ مسواک مجھے دے دیتے تا کہ میں اسے دھودوں تو میں دھونے سے پہلے خود مسواک کرتی، پھر اسے دھو کر آپ کو لوٹا دیتی۔''

[1] **ضعيف**، رواه أبو داود (٥٤) ☆ علي بن زيد بن جدعان ضعيف ضعفه الجمهور۔

[2] **صحيح**، رواه الشافعي فى الأم (١/ ٢٣) و أحمد (٦/ ٤٧ ح ٢٤٧٠٧) والدارمي (١/ ١٧٤ ح ٦٩٠) والنسائي (١/ ١٠ ح ٥) والبخاري (كتاب الصوم باب: ٢٧ قبل ح ١٩٣٤ معلقًا)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠٨٠ وقال: حسن غريب) ☆ حجاج بن أرطاة: مدلس وعنعن وأبو الشمائل: مجهول، وللحديث شواهد ضعيفة۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ١٦٠ ح ٢٥٧٨٧) وأبو داود (٥٧) ☆ علي بن زيد بن جدعان ضعيف و أم محمد: لم أجد من و ثقها۔ [5] **حسن**، رواه أبو داود (٥٢)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٣٨٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ، فَجَاءَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقِيْلَ لِيْ: كَبِّرْ، فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٨٥: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے اپنے آپ کو خواب میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا، چنانچہ اس دوران دو آدمی میرے پاس آئے، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا، میں نے ان میں سے چھوٹے کو مسواک دے دی، تو مجھے کہا گیا: بڑے کو دو، چنانچہ میں نے بڑے کو دے دی۔“

٣٨٦: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ علیہ السلام قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِيْ بِالسِّوَاكِ، لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ اُحْفِيَ مُقَدَّمَ فِيَّ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

٣٨٦: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام جب بھی میرے پاس تشریف لاتے تو آپ مجھے مسواک کرنے کا حکم فرماتے، مجھے تو اندیشہ ہوا کہ میں کہیں اپنے منہ کا سامنا حصہ نہ چھیل دوں۔“

٣٨٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَقَدْ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ)) [3] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٣٨٧: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے تمہیں مسواک کے بارے میں بہت مرتبہ کہا ہے۔“

٣٨٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَنُّ وَعِنْدَهُ رَجُلَانِ، اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، فَاُوْحِيَ اِلَيْهِ فِيْ فَضْلِ السِّوَاكِ اَنْ كَبِّرْ اَعْطِ السِّوَاكَ اَكْبَرَهُمَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [4]

٣٨٨: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپ کے پاس دو آدمی تھے، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوڑی ہوئی مسواک کے بارے میں آپ کی طرف وحی آئی کہ یہ بڑے کو دے دیں۔“

٣٨٩: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَفْضُلُ الصَّلَاةُ الَّتِيْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِيْ لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفًا)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [5]

٣٨٩: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسواک کر کے پڑھی گئی نماز، مسواک کے بغیر پڑھی گئی نماز سے ستر گنا افضل ہے۔“

٣٩٠: وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٦) ومسلم (٢٤٦/ ٢٢٧١)۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٣ ح ٢٢٦٢٥) ☆ علي بن يزيد الألهاني: ضعيف جدًا، وعبيدالله بن زحر: ضعيف، ضعفه الجمهور۔

[3] رواه البخاري (٨٨٨)۔ [4] سنده صحيح، رواه أبو داود (٥٠)۔

[5] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٧٧٤، ٢٧٧٣ والسنن الكبرى ١/ ٣٨) ☆ فيه معاوية بن يحيى الصدفي ضعيف، ومحمد بن إسحاق مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة جدًا۔

عَلٰى أُمَّتِيْ، لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَأَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ)) قَالَ: فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلٰى أُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ، لَا يَقُوْمُ إِلَى الصَّلٰوةِ إِلَّا اسْتَنَّ، ثُمَّ رَدَّهُ إِلٰى مَوْضِعِهِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: ((وَلَأَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ)) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ [1]

۳۹۰: ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ، زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا اور نماز عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرتا۔'' زید بن خالد مسجد میں نمازیں پڑھنے کے لیے آتے تو کاتب کے قلم کی طرح ان کی مسواک ان کے کان پر ہوتی تھی، اور وہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو مسواک کرتے اور پھر اسے اس کی جگہ (کان) پر رکھ دیتے۔ ترمذی، ابوداؤد، البتہ انہوں نے ''میں نماز عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرتا کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣) وأبو داود (٤٧) ☆ محمد بن إسحاق مدلس وعنعن والحديث المرفوع صحيح، انظر مسند الإمام أحمد (٤/ ١١٦ ح ١٧٠٤٨)۔

بَابُ سُنَنِ الْوُضُوْءِ

وضو کے طریقوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۹۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ نَّوْمِهٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَهَا ثَلٰثًا، فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۳۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے حتیٰ کہ اسے تین مرتبہ دھو لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں بسر کی۔''

۳۹۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ فَتَوَضَّاَ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِهٖ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۳۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو کر وضو کرے تو وہ تین مرتبہ ناک جھاڑے، کیونکہ شیطان اس کی ناک میں رات بسر کرتا ہے۔''

۳۹۳: وَقِیْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ رضی اللہ عنہ: کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَتَوَضَّأُ؟ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْهِ فَغَسَلَ یَدَیْهِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَیْهِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِیَدَیْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ، بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰی قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰی رَجَعَ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ بَدَاَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالنَّسَائِیُّ، وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ نَحْوُهٗ، ذَکَرَهٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ [3]

۳۹۳: عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو کیا کرتے تھے؟ پس انہوں نے وضو کے لیے پانی منگایا، تو اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور دو دو مرتبہ ہاتھ دھوئے، پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک جھاڑی، پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دو دو مرتبہ دھویا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا اور انہیں سر کی اگلی طرف سے گدی تک لے گئے اور پھر انہیں سر کی اگلی طرف جہاں سے شروع کیا تھا واپس لے آئے، پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ مالک، نسائی، اور ابوداود میں بھی اسی طرح ہے، صاحب ''الجامع'' نے بھی اسے ذکر کیا ہے۔

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١٦٢) ومسلم (٨٧/ ٢٧٨)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٣٢٩٥) ومسلم (٢٣/ ٢٣٨)۔

[3] صحیح [متفق علیه]، رواه مالك فی الموطأ (١/ ١٨ ح ٣١) والنسائي (١/ ٧١ ح ٩٧) و أبو داود (١١٨) ☆ وانظر الحدیث الآتي فهو طرف منه (٣٩٤)۔

٣٩٤: وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ: قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ ؓ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا بِإِنَاءٍ، فَأَكْفَأَ مِنْهُ عَلٰى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدَةٍ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا، فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا، فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَفِي رِوَايَةٍ: فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ: فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، بِثَلَاثِ غُرُفَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ، وَفِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى: فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَّاحِدَةٍ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا، وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ، فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَفِيْ أُخْرٰى لَهُ: فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ. [1]

٣٩٤: اور صحیحین میں ہے کہ عبداللہ بن زید بن عاصم ؓ سے کہا گیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کا وضو کر کے دکھائیں، پس انہوں نے پانی کا ایک برتن منگایا، اور اس میں سے کچھ پانی اپنے ہاتھوں پر انڈیلا، اور انہیں تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے ہاتھ کو پانی کے برتن میں ڈالا اور اس میں پانی لے کر ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، انہوں نے یہ تین مرتبہ کیا، پھر انہوں نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر اس سے پانی نکالا اور تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور پانی نکال کر دو دو مرتبہ ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر اس سے اور پانی نکال کر اپنے سر کا مسح کیا، اپنے ہاتھوں کو آگے لے گئے اور واپس لائے، پھر انہوں نے ٹخنوں تک پاؤں دھوئے، پھر انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا وضو اسی کی مثل تھا۔ ایک روایت میں ہے: سر کا مسح کرتے وقت ہاتھوں کو سر کی اگلی جانب سے گدی تک لے گئے اور پھر انہیں وہیں واپس لے آئے جہاں سے شروع کیا تھا، پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ ایک دوسری روایت میں ہے: آپ نے تین مرتبہ کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور ناک جھاڑی اور ایسا تین چلو پانی کے ساتھ کیا۔ ایک اور روایت میں ہے: آپ نے ایک چلو کے ساتھ ہی کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور آپ نے ایسا تین مرتبہ کیا۔ بخاری کی روایت میں ہے: آپ نے سر کا مسح کیا، آپ ہاتھوں کو آگے لے گئے اور واپس لائے۔ آپ نے یہ ایک مرتبہ کیا، پھر آپ نے ٹخنوں تک دونوں پاؤں دھوئے، اور بخاری کی دوسری روایت میں ہے: آپ نے ایک ہی چلو سے تین مرتبہ کلی کی اور ناک جھاڑی۔

٣٩٥: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّةً مَرَّةً، لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

٣٩٥: عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا، اور اس سے زیادہ نہیں کیا۔

٣٩٦: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

٣٩٦: عبداللہ بن زید ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دو دو مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٥، ١٨٦، ١٩١، ١٩٢، ١٩٩) ومسلم (١٨/ ٢٣٥)۔

[2] رواه البخاري (١٥٧)۔

[3] رواه البخاري (١٥٨)۔

٣٩٧: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ، فَقَالَ: اَلَا أُرِيكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فَتَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۳۹۷: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مقاعد (مدینہ کے پاس جگہ) پر وضو کیا، تو فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ وضو نہ دکھاؤں؟ چنانچہ انہوں نے وضو کرتے وقت تین تین بار اعضائے وضو کو دھویا۔

٣٩٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَآءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ، فَتَوَضَّؤُوْا وَهُمْ عُجَّالٌ، فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَآءُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۳۹۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ واپس آ رہے تھے، حتیٰ کہ ہم راستے میں پانی کے پاس سے گزرے، کچھ لوگوں نے نماز عصر کے لیے جلدی کی، پس انہوں نے عجلت میں وضو کیا، چنانچہ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ان کی ایڑیاں (خشک ہونے کی وجہ سے) چمک رہی تھیں، ان تک پانی نہیں پہنچا تھا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایڑیوں کے لیے جہنم کی آگ ہے، وضو خوب اچھی طرح مکمل کرو۔''

٣٩٩: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۳۹۹: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو آپ نے اپنی پیشانی، عمامہ اور موزوں پر مسح کیا۔

٤٠٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۴۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام امور (مثلاً) وضو کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنا مقدور بھر پسند کیا کرتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٠١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّأْتُمْ، فَابْدَؤُوْا بِاَيَامِنِكُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❺

---

❶ رواه مسلم (٩/ ٢٣٠)۔

❷ رواه مسلم (٢٦/ ٢٤١)۔

❸ رواه مسلم (٨٣/ ٢٧٤)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٤٢٦) و مسلم (٦٧/ ٢٦٨)۔

❺ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٣٥٤ ح ٨٦٣٧) وأبو داود (٤١٤١) [وابن ماجه (٤٠٢) وصححه ابن خزيمة (١٥٨) و ابن حبان (١٤٧، ١٤٥٢)] ☆ الأعمش مدلس وعنعن وحديث الترمذي (١٧٦٦) صحيح و هو يغني عنه۔

۴۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم لباس پہنو اور جب تم وضو کرو تو اپنی دائیں طرف سے شروع کرو۔“

٤٠٢: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۴۰۲: سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص وضو کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں۔“

٤٠٣: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْدَاوُدَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. ❷

۴۰۳: احمد اور ابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٤٠٤: وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، وَزَادُوْا فِيْ أَوَّلِهِ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهُ)) ❸

۴۰۴: اور دارمی نے ابوسعید خدری عن ابیہ کی سند سے روایت کیا ہے، اور اس کے شروع میں اضافہ کیا ہے: ”جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں۔“

٤٠٥: وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ، قَالَ: ((أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ إِلَى قَوْلِهِ: ((بَيْنَ الْأَصَابِعِ)) ❹

۴۰۵: لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے وضو کے متعلق بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وضو اچھی طرح کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور روزہ کی حالت کے علاوہ ناک میں پانی خوب چڑھاؤ۔“ ابوداؤد، ترمذی، نسائی، اور ابن ماجہ اور دارمی نے ((بَيْنَ الْأَصَابِعِ)) تک روایت کیا ہے۔

٤٠٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❺

۴۰۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو۔“ ترمذی، ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے، اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٠٧: وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❻

۴۰۷: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرماتے تو اپنی چھوٹی انگلی کے ساتھ پاؤں کی انگلیوں کو خوب ملتے۔

---

❶ **حسن**، رواه الترمذي (٢٥) و ابن ماجه (٣٩٨) [وله شاهد حسن عند ابن ماجه: ٣٩٧، يأتي: ٤٠٤].

❷ **حسن**، رواه أحمد (٢/ ٤١٨ ح ٩٤٠٨) وأبو داود (١٠١) [وابن ماجه: ٣٩٩].

❸ **حسن**، رواه الدارمي (١/ ١٧٦ ح ٦٩٧ وسنده حسن [ابن ماجه: ٣٩٧]).

❹ **صحيح**، رواه أبو داود (١٤٢) والترمذي (٧٨٨ وقال: حسن صحيح) والنسائي (١/ ٦٦ ح ٨٧، ١/ ٧٩ ح ١١٤) و ابن ماجه (٤٠٧، ٤٤٨) والدارمي (١/ ١٧٩ ح ٧١١) [وصححه ابن خزيمة (١٥٠، ١٦٨) وابن حبان (الموارد: ١٥٩) والحاكم (١/ ١٤٧، ١٤٨) ووافقه الذهبي.]

❺ **حسن**، رواه الترمذي (٣٩) وابن ماجه (٤٤٧).

❻ **صحيح**، رواه الترمذي (٤٠ وقال: حسن غريب.) وأبو داود (١٤٨) وابن ماجه (٤٤٦).

٤٠٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ، فَاَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ، فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ، وَقَالَ: ((هٰكَذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ وضو فرماتے تو چلو میں پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے داخل کرتے اور اس سے اپنی داڑھی کا خلال کرتے، اور فرماتے: ''میرے رب نے مجھے اسی طرح حکم فرمایا ہے۔''

٤٠٩: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۴۰۹: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔

٤١٠: وَعَنْ اَبِيْ حَيَّةَ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طُهُوْرِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [3]

۴۱۰: ابوحیہ رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا تو اپنے ہاتھ دھوئے اور انہیں خوب اچھی طرح صاف کیا، پھر تین مرتبہ کلی کی، تین بار ناک صاف کی، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، ایک مرتبہ سر کا مسح کیا، پھر ٹخنوں تک پاؤں دھوئے، پھر کھڑے ہوئے اور وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا، پھر فرمایا: میں نے چاہا کہ تمہیں دکھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کا وضو کیسے تھا۔

٤١١: وَعَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: نَحْنُ جُلُوْسٌ نَنْظُرُ اِلٰى عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ حِيْنَ تَوَضَّأَ فَاَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَمَلَأَ فَمَهُ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى، فَعَلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَهٰذَا طُهُوْرُهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [4]

۴۱۱: عبد خیر رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، جب علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تو ہم بیٹھے انہیں دیکھ رہے تھے، چنانچہ انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا (اور اس سے پانی لے کر) اپنے منہ اور ناک میں ڈالا پھر بائیں ہاتھ سے ناک صاف کی، آپ نے تین مرتبہ ایسے ہی کیا، پھر فرمایا: جسے پسند ہو کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا وضو دیکھے تو یہ آپ کا وضو ہے۔

٤١٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ، فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [5]

۴۱۲: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، اور آپ نے تین مرتبہ ایسے ہی کیا۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٤٥) ☆ الوليد بن زوران لين الحديث و عند الحاكم طريق آخر (١/ ١٤٩ ح ٥٢٩) وفيه الزهري مدلس وعنعن وللحديث طريق آخر عند الحاكم (٥٣٠) وقال أبو حاتم الرازي: الخطأ من مروان (بن محمد الطاطري).. (انظر علل الحديث: ١٦)۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (٣١ وقال: هذا حديث حسن صحيح.) والدارمي (١/ ١٧٩ ح ٧١٠) [وابن ماجه: ٤٣٠] [3] **صحيح**، رواه الترمذي (٤٨) والنسائي (١/ ٧٠، ٧١ ح ٩٦) [وأبو داود: ١١٦] [4] **إسناده صحيح**، رواه الدارمي (١/ ١٧٨ ح ٧٠٧) [والنسائي ١/ ٦٧ ح ٩١]۔

[5] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١١٩) والترمذي (٢٨ وقال: حسن غريب.) [وهو متفق عليه/ رواه البخاري (١٩١) ومسلم (٢٣٥)]

٤١٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم مَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَأُذُنَيْهِ: بَاطِنَهُمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ، وَظَاهِرَهُمَا بِإِبْهَامَيْهِ. ❶ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

۴۱۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح کیا، اور آپ نے کانوں کے اندر کے حصوں کا شہادت کی انگلیوں سے اور باہر کے حصوں کا انگوٹھوں سے مسح کیا۔

٤١٤: وَعَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا رَأَتِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَوَضَّأُ، قَالَتْ: فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَا اَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ، وَصُدْغَيْهِ، وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَنَّهُ تَوَضَّأَ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِي جُحْرَيْ اُذُنَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ الرِّوَايَةَ الْاُوْلٰى، وَاَحْمَدُ، وَ ابْنُ مَاجَةَ الثَّانِيَةَ ❷

۴۱۴: ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے کہا: آپ نے اپنے سر کی اگلی جانب اور پچھلی جانب (پورے سر) کا، دونوں کنپٹیوں اور دونوں کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو اپنی دو انگلیاں اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈالیں۔ ابوداود، ترمذی نے پہلی روایت بیان کی جبکہ احمد اور ابن ماجہ نے دوسری۔

٤١٥: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ رَأَى النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ، وَاَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ زَوَائِدَ ❸

۴۱۵: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور یہ کہ آپ نے اپنے ہاتھوں کے ساتھ لگے ہوئے پانی کے علاوہ الگ پانی سے سر کا مسح کیا۔ ترمذی جبکہ مسلم نے کچھ زوائد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٤١٦: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ ذَكَرَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَاقَيْنِ، وَقَالَ: ((**اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ**)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَذَكَرَا: قَالَ حَمَّادٌ: لَا اَدْرِيْ: ((**اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ**)) مِنْ قَوْلِ اَبِيْ اُمَامَةَ اَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. ❹

۴۱۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں گوشۂ چشم (دونوں آنکھوں کے ناک سے ملنے والے حصے) کا مسح کیا کرتے تھے، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''کان سر کا حصہ ہیں۔''
اور دونوں (امام ابوداود اور امام ترمذی) نے ذکر کیا کہ حماد نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ ''کان سر کا حصہ ہیں۔'' یہ ابوامامہ کا قول ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

٤١٧: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْاَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ، فَاَرَاهُ ثَلَاثًا، ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: ((**هٰكَذَا الْوُضُوْءُ، فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ**)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

❶ **إسناده حسن**، رواه النسائي (١/ ٧٤ ح ١٠٢) [والترمذي (٣٦) وابن ماجه (٤٣٩)]۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبوداود (١٢٩، [١٣١ حسن]) والترمذي (٣٤) وأحمد (٦/ ٣٥٩ ح ٢٧٥٥٩) و ابن ماجه (٤٤١) ☆ عبدالله بن محمد بن عقيل: ضعيف ضعفه الجمهور كما حققته في تحقيق سنن أبي داود (١٢٨) وقوله: "وصدغيه" لم أجد له شاهدًا والباقي حسن بالشواهد، رواية الترمذي وابن ماجه: حسنة بالشواهد۔

❸ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٥ وقال: حسن صحيح) ومسلم (١٩/ ٢٣٦)۔

❹ **حسن**، رواه ابن ماجه (٤٤٤) وأبو داود (١٣٤) والترمذي (٣٧ وأعله) [وللحديث شواهد وهو بها حسن]۔

وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ مَعْنَاهُ ❶

۴۱۷: عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے وضو کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے تین تین مرتبہ اعضائے وضو دھو کر اسے دکھائے، پھر فرمایا: ''اس طرح (مکمل) وضو ہے، پس جس نے اس سے زیادہ مرتبہ کیا اس نے برا کیا، حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیا۔'' نسائی، ابن ماجہ جبکہ ابوداؤد نے اسی معنی میں روایت کیا ہے۔

۴۱۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ، قَالَ: اَىْ بُنَىَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَتَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ، فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِى هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَّعْتَدُوْنَ فِى الطُّهُوْرِ وَالدُّعَآءِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۴۱۸: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو دعا کرتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! میں تجھ سے جنت کے دائیں طرف سفید محل کی درخواست کرتا ہوں، تو انہوں نے فرمایا: بیٹا! اللہ سے جنت کی درخواست کرو اور جہنم سے اس کی پناہ طلب کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''عنقریب میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو وضو (کے اعضاء دھونے) اور دعا کرنے میں حد سے تجاوز کریں گے۔''

۴۱۹: وَعَنْ اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ: اَلْوَلْهَانُ، فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَآءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِىِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ، لِاَنَّا لَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهُ غَيْرَ خَارِجَةَ، وَهُوَلَيْسَ بِالْقَوِىِّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا. ❸

۴۱۹: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دوران وضو وسوسہ ڈالنے والے شیطان کا نام ''ولہان'' ہے، چنانچہ پانی کے استعمال کے وقت وسوسوں سے بچو۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اس کی سند محدثین کے نزدیک قوی نہیں، کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ خارجہ (راوی) کے علاوہ کسی اور نے اسے مرفوع روایت کیا ہے، جبکہ وہ ہمارے اصحاب کے نزدیک قوی نہیں۔

۴۲۰: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ ❹

۴۲۰: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا تو اپنے کپڑے کے کنارے سے اپنے چہرے کو صاف کیا۔

۴۲۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا اَعْضَاءَهُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ. رَوَاهُ

---

❶ **إسناده حسن**، رواه النسائي (١/ ٨٨ ح ١٤٠) وابن ماجه (٤٢٢) وأبو داود (١٣٥) [وابن خزيمه: ١٧٤]۔

❷ **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٨٧ ح ١٦٩٢٤) وأبو داود (٩٦) وابن ماجه (٣٨٦٤) [وصححه ابن حبان (الموارد: ١٧١، ١٧٢) والحاكم (١/ ٥٤٠) ووافقه الذهبي]۔

❸ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٥٧) وابن ماجه (٤٢١) ☆ خارجة بن مصعب: متروك مدلس عن الكذابين.

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٥٤ وضعفه) ☆ رشدين وعبدالرحمن بن أنعم ضعيفان۔

التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ بِالْقَائِمِ، وَاَبُوْ مُعَاذِ الرَّاوِيْ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ 1

۴۲۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا، آپ اس کے ساتھ وضو کے بعد اپنے اعضاء صاف کیا کرتے تھے۔ ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث صحیح نہیں، ابو معاذ راوی، محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٢٢: عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ۔ هُوَ مُحَمَّدُ الْبَاقِرُ۔ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً، وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَثَلَاثًا ثَلَاثًا، قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ 2

۴۲۲: ثابت بن ابوصفیہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابوجعفر محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ سے کہا، جابر رضی اللہ عنہ نے آپ کو حدیث بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ، دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ وضو کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

٤٢٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَقَالَ: ((هُوَ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ)) 3

۴۲۳: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مرتبہ وضو کیا اور فرمایا: ''وہ نور پر نور (سونے پر سہاگہ) ہے۔''

٤٢٤: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَقَالَ: ((هٰذَا وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاهِيْمَ)) رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ، وَالنَّوَوِيُّ ضَعَّفَ الثَّانِيَ فِيْ شَرْحِ مُسْلِمٍ 4

۴۲۴: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور فرمایا: ''یہ میرا، مجھ سے پہلے انبیا علیہم السلام اور ابراہیم علیہ السلام کا وضو ہے۔ رزین نے دونوں روایتیں کیں، جبکہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں دوسری روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

٤٢٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَكَانَ اَحَدُنَا يَكْفِيْهِ الْوُضُوْءُ مَالَمْ يُحْدِثْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ 5

۴۲۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے، جبکہ ہمارے کسی کے لیے (پہلا) وضو کافی رہتا ہے جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے۔

٤٢٦: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ: قُلْتُ: لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَرَاَيْتَ وُضُوْءَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْغَيْرَ طَاهِرٍ، عَمَّنْ اَخَذَهُ؟ فَقَالَ: حَدَّثَتْهُ اَسْمَآءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ

---

1 **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٥٣) ☆ أبو معاذ سليمان بن أرقم: ضعيف۔

2 **سنده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٤٥) وابن ماجه (٤١٠) ☆ ثابت بن أبي صفية ضعيف رافضي وحديث البخاري (١٥٧، ١٥٨، ١٥٩) يغني عن هذا الحديث۔ 3 لا أصل له، رواه رزين (لم أجده) ☆ وانظر الترغيب والترهيب (١/ ١٦٣ ح ٣١٥) للمنذري، وتخريج احياء علوم الدين للعراقي (١/ ١٣٥)۔

4 **ضعيف**، رواه رزين (لم أجده) وضعفه النووي في شرح صحيح مسلم (٣/ ١١٤) [ورواه ابن ماجه (٤١٩ فيه عبدالرحيم بن زيد العمي كذاب وأبوه ضعيف ومعاوية بن قرة: لم يلق ابن عمر، و ٤٢٠ وسنده ضعيف) وللحديث شواهد ضعيفة.] 5 **صحيح**، رواه الدارمي (١/ ١٨٣ ح ٧٢٦) [والبخاري: ٢١٤]۔

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِىْ عَامِرِ الْغَسِيْلَ حَدَّثَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْغَيْرَ طَاهِرٍ، فَلَمَّا شَقَّ ذَالِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ، قَالَ: فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَرٰى اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذَالِكَ، فَفَعَلَهٗ حَتّٰى مَاتَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۴۲۶: محمد بن یحییٰ بن حبان رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر سے کہا: کیا تم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ہر نماز کے لیے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ قطع نظر اس کے کہ وہ پہلے ہی باوضو تھے یا بے وضو نیز انہوں نے یہ مسئلہ کہاں سے لیا ہے؟ انہوں نے کہا: اسماء بنت زید بن خطاب نے انہیں حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر الغسیل نے انہیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کو وضو ہونے یا وضو نہ ہونے ہر دو صورتوں میں ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا حکم دیا گیا، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ گراں گزرا تو آپ کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیا گیا اور وضو کا حکم ختم کر دیا گیا البتہ وضو نہ ہونے کی صورت میں وضو کرنے کا حکم باقی رہا، راوی بیان کرتے ہیں، عبداللہ رضی اللہ عنہ سمجھتے تھے کہ انہیں ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنے کی استطاعت حاصل ہے لہٰذا وہ مرتے دم تک اس پر عمل پیرا رہے۔

۴۲۷: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِسَعْدٍ رضی اللہ عنہ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَقَالَ: ((مَاهٰذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ؟!)) قَالَ: اَفِى الْوُضُوْءِ سَرَفٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَاِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۲۷: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ وضو کر رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''سعد! یہ کیسا اسراف ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: کیا وضو کرنے میں بھی اسراف ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، خواہ تم نہر رواں پر ہوں۔''

۴۲۸: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، وَابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہم اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ، فَاِنَّهٗ يُطَهِّرُ جَسَدَهٗ كُلَّهٗ، وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، لَمْ يُطَهِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ)) [3]

۴۲۸: ابوہریرہ، ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے وضو کیا اور بسم اللہ پڑھی اس نے اپنا پورا جسم پاک کر لیا، اور جو شخص وضو کرے لیکن بسم اللہ نہ پڑھے تو وہ صرف اعضائے وضو ہی پاک کرتا ہے۔''

۴۲۹: وَعَنْ اَبِىْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلَاةِ حَرَّكَ خَاتَمَهٗ فِىْ اِصْبَعِهٖ. رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِىُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْاَخِيْرَ [4]

۴۲۹: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے وضو کرتے تو آپ اپنی انگوٹھی کو انگلی میں ہلاتے تھے۔ دونوں روایتوں کو دارقطنی نے روایت کیا ہے، اور ابن ماجہ نے آخری کو روایت کیا ہے۔

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٢٥ ح ٢٢٣٠٦) [وأبو داود (٤٨) وصححه ابن خزيمة (١٥) والحاكم على شرط مسلم (١/ ١٥٦) ووافقه الذهبي.]- [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٢٢١ ح ٧٠٦٥) وابن ماجه (٤٢٥) [وضعفه البوصيري في الزوائد.] ☆ عبدالله بن لهيعة مدلس وعنعن- [3] **ضعيف**، رواه الدارقطني (١/ ٧٣- ٧٥) ☆ حديث أبي هريرة: رواه الدارقطني (١/ ٧٤ ح ٢٢٩) فيه مرداس بن محمد ضعيف- حديث ابن مسعود: رواه الدارقطني (١/ ٧٤ ح ٢٢٨) فيه يحيى بن هاشم ضعيف- حديث ابن عمر: رواه الدارقطني (ح ٢٣٠) فيه عبدالله بن حكيم أبو بكر الداهري وهو ضعيف جدًا- [4] **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (١/ ٨٣ وقال: معمر (بن محمد بن عبيدالله) وأبوه ضعيفان ولا يصح هذا) وابن ماجه (٤٤٩ وقال البوصيري: هذا إسناد ضعيف لضعف معمر وأبيه.)

بَابُ الْغُسْلِ

غسل کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٣٠: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ، ثُمَّ جَهَدَهَا، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ يُنْزِلْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اس (یعنی اپنی اہلیہ) کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے، پھر اسے مشقت میں مبتلا (یعنی جماع) کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ انزال نہ ہو۔''

٤٣١: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: هٰذَا مَنْسُوْخٌ [2]

۴۳۱: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانی (غسل) پانی (منی کے نکلنے) سے ہے۔'' مسلم، الشیخ الامام محی السنہ رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث منسوخ ہے۔

٤٣٢: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ فِی الْاِحْتِلَامِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَلَمْ اَجِدْهُ فِی الصَّحِيْحَيْنِ [3]

۴۳۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پانی پانی سے ہے، یہ احتلام کے بارے میں ہے۔ ترمذی، اور میں نے اسے صحیحین میں نہیں پایا۔

٤٣٣: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ، فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ)) فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا وَجْهَهَا، وَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اَوَ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ، فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۴۳۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، اللہ کے رسول! بے شک اللہ حق بات سے نہیں شرماتا، جب عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس پر غسل کرنا واجب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، جب وہ پانی (منی کے آثار) دیکھے۔'' (یہ سن کر) ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو، تو پھر اس کا بچہ اس سے کیسے مشابہت اختیار کرتا؟''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٩١) ومسلم (٨٧/ ٣٤٨)۔

[2] رواه مسلم (٨١، ٨٠/ ٣٤٣) ☆ وانظر شرح السنة لمحيي السنة البغوي (٢/ ٦ بعد ح ٢٤٣)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١١٢) ☆ فيه شريك القاضي مدلس وعنعن و باقي السند حسن۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٠) ومسلم (٣٢/ ٣١٣)۔

٤٣٤: وَزَادَ مُسْلِمٌ بِرِوَايَةِ أُمِّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا: ((اَنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ اَبْيَضُ، وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ اَصْفَرُ، فَمَنْ اَيُّهُمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ)) [1]

۴۳۴: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ام سُلیم رضی اللہ عنہا کے طریق سے جو روایت بیان کی ہے اس میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''آدمی کا پانی گاڑھا سفید ہوتا ہے، جبکہ عورت کا پانی پتلا زرد ہوتا ہے، پس ان دونوں میں سے جس کا پانی غالب آجائے یا سبقت لے جائے تو بچے کی مشابہت اسی پر ہو جاتی ہے۔''

٤٣٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ، فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُولَ شَعْرِهِ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهِ كُلِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ، ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ، فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ. [2]

۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ غسل جنابت فرماتے تو آپ سب سے پہلے ہاتھ دھوتے، پھر وضو فرماتے جیسے نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے، پھر اپنی انگلیاں پانی میں داخل کرتے اور اس سے اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے، پھر اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتے، پھر اپنے پورے جسم پر پانی بہاتے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے: آپ ﷺ غسل فرماتے تو آپ ﷺ اپنے ہاتھوں کو کسی برتن میں ڈالنے سے پہلے دھوتے، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور اپنی شرم گاہ کو دھوتے، پھر وضو فرماتے۔

٤٣٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ رضی اللہ عنہا وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ، وَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ صَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ، فَغَسَلَ فَرْجَهُ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَهَا، ثُمَّ غَسَلَهَا، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَاْسِهٖ، وَاَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ، ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَاْخُذْهُ، فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ [3]

۴۳۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے لیے غسل کرنے کے لیے پانی رکھا، اور ایک کپڑے سے آپ پر پردہ کیا، آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا تو انہیں دھویا، پھر آپ نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا تو انہیں دھویا، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرم گاہ کو دھویا، پھر آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر ملا اور اسے دھویا، پھر آپ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، اپنا چہرہ اور بازو دھوئے، پھر سر پر پانی ڈالا، اور سارے جسم پر پانی بہایا، پھر آپ ﷺ نے اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں دھوئے، میں نے آپ کو کپڑا دیا لیکن آپ نے نہ لیا، پھر آپ ﷺ ہاتھوں سے پانی صاف کرتے تشریف لے گئے۔ اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

---

[1] رواه مسلم (٣٠/ ٣١١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٨) و مسلم (٣٥/ ٣١٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٧٦) و مسلم (٣٧/ ٣١٧)۔

٤٣٧: وَعَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: إِنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ، فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَ: ((خُذِيْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا)) قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ فَقَالَ: ((تَطَهَّرِيْ بِهَا)) قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! تَطَهَّرِيْ بِهَا)) فَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ، فَقُلْتُ: تَتَبَّعِيْ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۳۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، انصار کی ایک خاتون نے غسل حیض کے متعلق نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا، آپ ﷺ نے اسے بتایا کہ وہ کیسے غسل کرے گی، پھر فرمایا: ''کستوری لگا ہوا روئی کا ایک ٹکڑا لے کر اس سے طہارت حاصل کرو۔'' اس نے عرض کیا: میں اس سے کیسے طہارت حاصل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے طہارت حاصل کرو۔'' اس نے پھر عرض کیا: میں اس سے کیسے طہارت حاصل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! اس سے طہارت حاصل کرو۔'' (عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) پس میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور بتایا: اسے خون کی جگہ (شرم گاہ) پر رکھ لے۔

٤٣٨: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ﷺ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِيْ، أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ: ((لَا، إِنَّمَا يَكْفِيْكِ أَنْ تَحْثِيَ عَلَى رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ، ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَآءَ، فَتَطَهَّرِيْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۳۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں ایک ایسی عورت ہوں کہ میں اپنے سر کے بالوں کو مضبوط گوندھتی ہوں، تو کیا میں غسل جنابت کے لیے انہیں کھول دیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ تم اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالو، پھر اپنے جسم پر پانی بہالو، پس تم پاک ہو جاؤ گی۔''

٤٣٩: وَعَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلٰى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۳۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ایک مُد (تقریباً چھ سو گرام/ملی لیٹر) سے وضو اور ایک صاع (چار مُد) سے پانچ مُد تک پانی سے غسل کیا کرتے تھے۔

٤٤٠: وَعَنْ مُعَاذَةَ ﷺ قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ ﷺ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ، فَيُبَادِرُنِيْ، حَتّٰى أَقُوْلَ: دَعْ لِيْ دَعْ لِيْ، قَالَتْ: وَهُمَا جُنُبَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۴۴۰: معاذہ بیان کرتی ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے، جو کہ ہمارے درمیان ہوتا تھا، غسل کیا کرتے تھے، آپ مجھ سے جلدی فرماتے تھے حتیٰ کہ میں کہتی: میرے لیے (پانی) رہنے دیں، میرے لیے رہنے دیں، جبکہ وہ دونوں جنبی ہوتے تھے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣١٤) ومسلم (٦٠/ ٣٣٢)۔

[2] رواه مسلم (٥٨/ ٣٣٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٠١) ومسلم (٥١/ ٣٢٥)۔

[4] متفق عليه، [رواه البخاري (٢٥٠) من حديث عروة عنها] و مسلم (٤٦/ ٣٢١)۔

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٤١: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا، قَالَ: ((**يَغْتَسِلُ**)) وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ يَرَى اَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا، قَالَ: ((**لَا غُسْلَ عَلَيْهِ**)) قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ تَرَى ذَالِكَ غُسْلٌ؟ قَالَ ((**نَعَمْ، اِنَّ النِّسَآءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، اِلَى قَوْلِهٖ: ((**لَا غُسْلَ عَلَيْهِ**)). ❶

۴۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے متعلق مسئلہ دریافت کیا گیا جو (اپنے جسم یا کپڑوں پر) نمی پاتا ہے لیکن اسے احتلام یاد نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ غسل کرے گا۔" اور پھر اس شخص کے متعلق مسئلہ دریافت کیا گیا جو سمجھتا ہے کہ اسے احتلام ہوا ہے لیکن وہ کوئی نمی نہیں پاتا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس پر غسل لازم نہیں۔" ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: کیا آپ عورت پر بھی یہ غسل واجب سمجھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں، کیونکہ عورتیں بھی (تخلیق وطبع میں) مردوں کی طرح ہیں۔" ترمذی، ابوداؤد، دارمی اور ابن ماجہ نے ((**لَا غُسْلَ عَلَيْهِ**)) تک روایت کیا ہے۔

٤٤٢: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((**اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ**)) فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاغْتَسَلْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۴۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب مرد کی شرم گاہ عورت کی شرم گاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے، میں اور رسول اللہ ﷺ نے ایسے کیا تو ہم نے غسل کیا۔

٤٤٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((**تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ، فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ، وَانْقُوا الْبَشَرَةَ**)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَ الْحَارِثُ بْنُ وَجِيْهٍ الرَّاوِيْ، وَهُوَ شَيْخٌ، لَيْسَ بِذٰلِكَ. ❸

۴۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر بال کے نیچے جنابت ہے، بال دھوؤ اور جسم کو صاف کرو۔" ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، حارث بن وجیہ راوی عمر رسیدہ ہے، اور اس کی روایت کی توثیق نہیں کی جاسکتی۔

٤٤٤: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((**مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ**)) قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ ثَلَاثًا. رَوَاهُ

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١١٣ وأعله) وأبو داود (٢٣٦) والدارمي (١/ ١٩٥، ١٩٦ ح ٧٧١) وابن ماجه (٦١٢) ☆ عبدالله العمري ضعيف عن غير نافع ولبعض الحديث شواهد عند مسلم (٣١٤) وغيره۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٠٨، ١٠٩ وقال: حسن صحيح۔) وابن ماجه (٦٠٨) [وصححه ابن حبان الإحسان: ١١٧٢]۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٤٨) والترمذي (١٠٦) وابن ماجه (٥٩٧) ☆ الحارث بن وجيه: ضعيف۔

اَبُوْدَاوُدَ، وَاَحْمَدُ، وَالدَّارِمِیُّ، اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ یُكَرِّرَا: فَمِنْ ثَمَّ عَادَیْتُ رَأْسِیْ [1]

۴۴۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے بال برابر جائے جنابت چھوڑ دی اور اسے نہ دھویا تو اسے جہنم میں اس اس طرح کی سزا دی جائے گی۔'' علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اسی لیے اپنا سر منڈا لیا، میں نے اسی لیے اپنا سر منڈا لیا، میں نے اسی لیے اپنا سر منڈا لیا یہ جملہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ ابوداؤد، احمد، دارمی۔

البتہ ان دونوں (احمد اور دارمی) نے ''میں نے اسی لیے اپنا سر منڈا لیا'' کا تکرار ذکر نہیں کیا۔

٤٤٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

٤٤٦: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِیِّ وَهُوَ جُنُبٌ یَجْتَزِئُ بِذٰلِكَ، وَلَا یَصُبُّ عَلَیْهِ الْمَآءَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطمی سے اپنا سر دھویا کرتے تھے جبکہ آپ جنبی ہوتے تھے، آپ اسی پر اکتفا فرماتے اور اس پر پانی نہیں ڈالتے تھے۔

٤٤٧: وَعَنْ یَعْلٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰی رَجُلًا یَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰی عَلَیْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ حَیِیٌّ سِتِّیْرٌ یُحِبُّ الْحَیَاءَ وَالتَّسَتُّرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ، فَلْیَسْتَتِرْ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ.

وَفِیْ رِوَایَتِهٖ، قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ سِتِّیْرٌ، فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ یَغْتَسِلَ فَلْیَتَوَارَ بِشَیْءٍ)) [4]

۴۴۷: یعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو کھلے میدان میں (عریاں) غسل کرتے ہوئے دیکھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''بے شک اللہ حیادار، پردہ پوشی کرنے والا ہے، وہ حیاداری اور پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے، پس جب تم میں سے کوئی نہائے تو وہ پردہ کرے۔'' ابوداؤد، نسائی۔

اور نسائی کی ایک روایت میں ہے: ''بے شک اللہ پردہ پوشی کرنے والا ہے، پس جب تم میں سے کوئی غسل کرنا چاہے تو وہ کسی چیز سے پردہ کرلے۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٤٩) وأحمد (١/ ٩٤ ح ٧٢٧، ١/ ١٠١ ح ١١٢١) والدارمي (١/ ١٩٢ ح ٧٥٧) [وابن ماجه (٥٩٩)] ☆ حماد بن سلمة سمع من عطاء بن السائب قبل اختلاطه عند الجمهور. وصححه الحافظ ابن حجر فی التلخيص الحبير (١/ ١٤٢) و ذكر كلامًا۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٥٠) والترمذي (١٠٧) والنسائي (١/ ١٣٧ ح ٢٥٣) وابن ماجه (٥٧٩) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (١/ ١٥٣) ووافقه الذهبي.] ☆ أبو إسحاق السبيعي مدلس ولم يصرح بالسماع في هذا اللفظ۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٥٦) ☆ رجل من بني سوأة: مجهول۔ [4] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٠١٢) والنسائي (١/ ٢٠٠ ح ٤٠٦)۔ ☆ بين عطاء ويعلى: صفوان بن يعلى كما بينته في نيل المقصود (١٨١٩)۔

الفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٤٨: عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا [1] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ

۴۴۸: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ پانی (غسل)، پانی (انزال) کی وجہ سے واجب ہوتا ہے، اس بارے میں شروع اسلام میں رخصت تھی، پھر اس سے منع کر دیا گیا۔

٤٤٩: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ، فَرَأَيْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفُرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَآءُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ أَجْزَأَكَ**)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۴۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، میں نے غسل جنابت کیا اور میں نے نماز فجر ادا کی، پھر میں نے ناخن برابر جگہ خشک دیکھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اپنا گیلا ہاتھ اس پر پھیر دیتے تو وہ تمہارے لیے کافی ہوتا۔''

٤٥٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَتِ الصَّلَاةُ خَمْسِيْنَ، وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْأَلُ، حَتّٰى جُعِلَتِ الصَّلَاةُ خَمْسًا، وَغُسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّةً، وَغَسْلُ الثَّوْبِ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۵۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نمازیں پچاس تھیں، غسل جنابت سات مرتبہ تھا، کپڑے سے پیشاب دھونا بھی سات مرتبہ تھا، رسول اللہ ﷺ مسلسل (تخفیف کے لیے اپنے رب سے) سوال کرتے رہے حتیٰ کہ نمازیں پانچ، غسل جنابت ایک مرتبہ اور پیشاب کی وجہ سے کپڑے کا دھونا ایک مرتبہ کر دیا گیا۔

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (١١٠) وأبو داود (٢١٤) والدارمي (١/ ١٩٤ ح ٧٦٥) [وابن ماجه (٦٠٩) وابن خزيمة (٢٢٦)]۔ [2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٦٦٤)۔ ☆ قال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لضعف محمد بن عبيدالله العرزمي" وهو متروك كما في التقريب۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٤٧) ☆ أيوب بن جابر: ضعيف۔

بَابُ مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ وَمَا يُبَاحُ لَهُ

جنبی شخص سے میل جول رکھنے اور اس کے لیے مباح امور کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٥١: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِيَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا جُنُبٌ، فَاَخَذَ بِيَدِیْ، فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى قَعَدَ، فَانْسَلَلْتُ، فَاَتَيْتُ الرَّحْلَ، فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ جِئْتُ، وَهُوَ قَاعِدٌ، فَقَالَ: ((اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ؟!)) فَقُلْتُ لَهُ. فَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ)) هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ، وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ، وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ: فَقُلْتُ لَهُ: لَقَدْ لَقِيْتَنِیْ وَاَنَا جُنُبٌ، فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ حَتّٰى اَغْتَسِلَ، وَكَذَا الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى. [1]

۴۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی مجھ سے ملاقات ہوئی میں اس وقت جنبی تھا، پس آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑا تو میں نے آپ کے ساتھ چلنا شروع کیا حتیٰ کہ آپ بیٹھ گئے تو میں وہاں سے چپکے سے اٹھا اور گھر آ کر غسل کر کے پھر خدمت میں حاضر ہوا تو آپ وہیں تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟'' میں نے عرض کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! مومن نجس نہیں ہوتا۔'' یہ بخاری کے الفاظ ہیں۔ اور مسلم کی روایت بھی اس کے ہم معنی ہے۔ اور انہوں نے ''میں نے آپ ﷺ کو بتایا'' کے بعد درج ذیل الفاظ کا اضافہ نقل کیا ہے: ''جب آپ ﷺ مجھے ملے تھے تو میں جنبی تھا، پس میں نے غسل کیے بغیر آپ ﷺ کے ساتھ ہم نشین ہونا ناپسند کیا۔'' بخاری کی دوسری روایت بھی اسی طرح ہے۔

٤٥٢: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَوَضَّأْ، وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ، ثُمَّ نَمْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ وہ رات کو جنبی ہو جاتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''وضو کر، استنجا کر اور سو جا۔''

٤٥٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ، تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۵۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی ﷺ جنبی ہوتے اور آپ کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو آپ نماز کے وضو جیسا وضو فرماتے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٥) ومسلم (١١٥/ ٣٧١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٠) ومسلم (٢٥/ ٣٠٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٨) ومسلم (٢٢/ ٣٠٥)۔

٤٥٤: وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ، فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوءًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۴۵۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ سے جماع کرے اور پھر وہ دوبارہ جماع کرنا چاہے تو وہ ان دونوں کے درمیان وضو کر لے۔''

٤٥٥: وَعَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۴۵۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے پاس غسل واحد کے ساتھ چکر لگا لیا کرتے تھے۔

٤٥٦: وَعَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ سَنَذْكُرُهُ فِي كِتَابِ الْأَطْعِمَةِ. إِنْ شَآءَ اللهُ تَعَالَى.

۴۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ ہر حالت میں اللہ عزوجل کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث ہم ان شاء اللہ تعالیٰ، کتاب الاطعمہ میں ذکر کریں گے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٤٥٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَفْنَةٍ، فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا، فَقَالَ: ((إِنَّ الْمَآءَ لَا يَجْنُبُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُودَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ. ❹

۴۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ نے ایک ٹب میں غسل کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے وضو کرنا چاہا تو انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں تو جنبی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانی جنبی نہیں ہوتا۔'' ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ جبکہ دارمی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

٤٥٨: وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ، عَنْهُ، عَنْ مَيْمُونَةَ، بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ. ❺

۴۵۸: شرح السنہ میں میمونہ عن ابن عباس، مصابیح کے الفاظ سے مروی ہے۔

٤٥٩: وَعَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِي قَبْلَ أَنْ أَغْتَسِلَ. رَوَاهُ ابْنُ

---

❶ رواه مسلم (٢٧/ ٣٠٨)۔ ❷ رواه مسلم (٢٨/ ٣٠٩)۔

❸ رواه مسلم (١١٧/ ٣٧٣) ٥ حديث ابن عباس، يأتي (٤٢٠٩)۔

❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٥ وقال: حسن صحيح ـ) وأبو داود (٦٨) وابن ماجه (٣٧٠) والدارمي (١/ ١٨٧ ح ٧٤٠) ☆ سلسلة سماك بن حرب عن عكرمة سلسلة ضعيفة ـ

❺ **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٢/ ٢٧ ح ٢٥٩ من رواية سماك عن عكرمة) [وأصله عند ابن ماجه (٣٧٢) سماك عن عكرمة] ☆ وانظر الحديث السابق لعلته .

مَاجَةَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ، بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ. [1]

۴۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ غسل جنابت کیا کرتے پھر آپ مجھ سے گرمائش حاصل کرتے جبکہ میں نے ابھی غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔ ابن ماجہ، ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

٤٦٠: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ، وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ، وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ۔ أَوْ يَحْجُزُهُ۔ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ. [2]

۴۶۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ بیت الخلا سے باہر تشریف لاتے تو ہمیں قرآن پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت تناول فرماتے اور جنابت کے علاوہ کوئی اور چیز آپ ﷺ کو قرآن سے مانع نہیں تھی۔ ابوداود، نسائی، جبکہ ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

٤٦١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: **((لَا تَقْرَءُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۴۶۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حائضہ اور جنبی شخص قرآن سے کچھ نہ پڑھیں۔“

٤٦٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: **((وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ، فَإِنِّيْ لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ))**. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان گھروں کے دروازے مسجد کے دوسری طرف کر لو، کیونکہ میں حائضہ اور جنبی کے لیے مسجد کو حلال قرار نہیں دیتا۔“

٤٦٣: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: **((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ))**. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [5]

۴۶۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں تصویر، کتا اور جنبی ہوں وہاں (رحمت و برکت کے) فرشتے نہیں جاتے۔“

٤٦٤: وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: **((ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ: جِيْفَةُ الْكَافِرِ،**

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٥٨٠) والترمذي (١٢٣ وقال: ليس بإسناده بأس!) والبغوي في شرح السنة (٢/ ٣٠، ٣١) ☆ حريث بن أبي مطر: ضعيف۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٢٩) والنسائي (١/ ١٤٤ ح ٢٦٦) وابن ماجه (٥٩٤) [والترمذي: ١٤٦ وصححه] ☆ أعلّ هذا الحديث بما لا يقدح والحق أنه من قبيل الحسن، و صححه ابن خزيمة (٢٠٨) وابن حبان (١٩٢، ١٩٣) وابن الجارود (٩٤) والحاكم (٤/ ١٠٧) ووافقه الذهبي وللحديث شواهد وقال الحافظ ابن حجر: "والحق أنه من قبيل الحسن يصلح للحجة" (فتح الباري ١/ ٤٠٨ ح ٣٠٥)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣١، ونقل عن البخاري قال: إن إسماعيل بن عياش يروي عن أهل الحجاز وأهل العراق أحاديث مناكير.) [وابن ماجه: ٥٩٥] ☆ روايات إسماعيل بن عياش عن الحجازيين ضعيفة و هذه منها۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٣٢) [وصححه ابن خزيمة: ١٣٢٧] ☆ لا ينزل حديث جسرة عن درجة الحسن وأخطأ من ضعف هذا السند۔ [5] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٢٧) والنسائي (١/ ١٤١ ح ٢٦٢) [وابن ماجه (٣٦٥٠) وصححه ابن حبان (الإحسان: ١٢٠٢) والحاكم (١/ ١٧١) ووافقه الذهبي.] ☆ و أعل بما لا يقدح.

وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخُلُوْقِ، وَالْجُنُبُ اِلَّا اَنْ يَتَوَضَّأَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۶۴: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ ہیں کہ (رحمت و برکت کے) فرشتے ان کے قریب بھی نہیں جاتے، کافر کی لاش، خلوق (زعفران کی خوشبو) سے لتھڑے ہوئے شخص اور جنبی الا یہ کہ وہ وضو کر لے۔''

٤٦٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ فِى الْكِتَابِ الَّذِىْ كَتَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: اَنْ لَّا يَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارَقُطْنِىُّ ❷

۴۶۵: عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے نام جو خط لکھا اس میں تحریر تھا: ''صرف پاک شخص ہی قرآن کو ہاتھ لگا سکتا ہے۔''

٤٦٦: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فِىْ حَاجَةٍ، فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ، وَكَانَ مِنْ حَدِيْثِهٖ يَوْمَئِذٍ اَنْ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ فِىْ سِكَّةٍ مِنَ السِّكَكِ، فَلَقِىَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، حَتّٰى اِذَا كَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَتَوَارٰى فِى السِّكَّةِ، ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ، ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً، فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ، وَقَالَ: ((اِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِىْ اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ اِلَّا اَنِّىْ لَمْ اَكُنْ عَلٰى طُهْرٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۶۶: نافع بیان کرتے ہیں، میں کسی کام کی غرض سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ گیا، پس جب ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا کام مکمل کر لیا تو انہوں نے اس دن ایک حدیث سنائی کہ ایک آدمی کسی گلی سے گزرا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا جبکہ آپ بول و براز سے فارغ ہو کر آ رہے تھے، اس شخص نے آپ کو سلام کیا، لیکن آپ نے اسے جواب نہ دیا، حتیٰ کہ قریب تھا کہ وہ آدمی گلی میں سے اوجھل ہو جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ دیوار پر مارے اور انہیں اپنے چہرے پر ملا، پھر دوبارہ ہاتھ مارے تو انہیں بازوؤں پر مل لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے سلام کا جواب دیا، اور فرمایا: ''تمہارے سلام کا جواب دینے میں صرف یہی ایک رکاوٹ تھی کہ میں اس وقت باوضو نہیں تھا۔''

٤٦٧: وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِىَّ ﷺ وَهُوَ يَبُوْلُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّأَ ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ، وَقَالَ: ((اِنِّىْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَرَوَى النَّسَائِىُّ اِلٰى قَوْلِهٖ: حَتّٰى تَوَضَّأَ وَقَالَ: فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ. ❹

۴۶۷: مہاجر قُنفذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے، پس انہوں

❶ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٨٠) ☆ الحسن البصري مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة عند البزار (كشف الأستار ١/ ٣٥٥) وغيره۔ ❷ **حسن**، رواه مالك في الموطأ (١/ ١٩٩ ح ٤٧٠) والدارقطني (١/ ١٢١، ١٢٢)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٣٠) ☆ محمد بن ثابت العبدي: ضعيف ضعفه الجمهور، والخبر منكر۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه أبوداود (١٧) والنسائي (١/ ٣٧ ح ٣٨) [وابن ماجه (٣٥٠) وصححه ابن خزيمة (٢٠٦) وابن حبان (الموارد: ١٨٩) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ١٦٧، ٣/ ٤٧٩) ووافقه الذهبي (!)] ☆ الزهري عنعن وللحديث شواهد دون قوله: حتى توضأ۔

نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے وضو کر لینے تک سلام کا جواب نہ دیا، پھر آپ ﷺ نے اس سے معذرت کی اور فرمایا: ''میں نے وضو کے بغیر اللہ کا ذکر کرنا ناپسند کیا۔'' ابوداؤد۔

اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ((حتی توضأ)) تک روایت کیا، اور فرمایا: جب آپ ﷺ نے وضو کیا تو اس کے سلام کا جواب دیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٦٨: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْنُبُ، ثُمَّ يَنَامُ، ثُمَّ يَنْتَبِهُ ثُمَّ يَنَامُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۴۶۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جنبی ہو جاتے، پھر سو جاتے، پھر بیدار ہوتے اور پھر سو جاتے۔

٤٦٩: وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ: اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ، فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ اَفْرَغَ، فَسَأَلَنِيْ، فَقُلْتُ: لَا اَدْرِيْ، فَقَالَ: لَا اُمَّ لَكَ، وَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْرِيَ؟ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ، ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى جِلْدِهِ الْمَآءَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَطَهَّرُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۶۹: شعبہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابن عباس رضی اللہ عنہما غسل جنابت کرتے تو وہ سات مرتبہ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے، پھر شرم گاہ دھوتے، پس وہ یہ بھول گئے کہ انہوں نے کتنی مرتبہ پانی ڈالا، انہوں نے مجھ سے پوچھا تو میں نے کہا: میں نہیں جانتا، انہوں نے کہا: تیری ماں نہ رہے، تمہیں کس نے روکا کہ تم نہ جانو، پھر وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے، پھر اپنے جسم پر پانی بہاتے، پھر فرماتے: رسول اللہ ﷺ اسی طرح غسل کیا کرتے تھے۔

٤٧٠: وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى نِسَآئِهِ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهِ، وَعِنْدَ هٰذِهِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَّاحِدًا اٰخِرًا؟ قَالَ: ((هٰذَا اَزْكٰى وَاَطْيَبُ وَاَطْهَرُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۷۰: ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز اپنی ازواج مطہرات کے پاس گئے، اور ہر ایک کے پاس جاتے وقت غسل فرمایا، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیوں نہ آپ سب سے آخر پر ایک ہی غسل فرما لیتے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ زیادہ پاکیزہ، زیادہ اچھا اور زیادہ صاف ہے۔''

٤٧١: وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْاَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ: اَوْ قَالَ: ((بِسُؤْرِهَا)) وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [4]

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٢٩٨ ح ٢٧٠٨٧) ☆ شريك القاضي: مدلس وعنعن۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٤٦) ☆ شعبة مولى ابن عباس: ضعيف ضعفه الجمهور۔

[3] **حسن**، رواه أحمد (٦/ ٨ ح ٢٤٣٦٣) وأبو داود (٢١٩) [وابن ماجه: ٥٩٠]۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٨٢) وابن ماجه (٣٧٣) والترمذي (٦٤) [وصححه ابن حبان (الإحسان: ١٢٥٧)]۔

۴۷۱: حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔ ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی اور انہوں نے کچھ اضافہ نقل کیا، یا فرمایا: ''اس کے جوٹھے سے۔'' اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٧٢: وَعَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ: لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ أَرْبَعَ سِنِيْنَ، كَمَا صَحِبَهُ أَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ، أَوْيَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ)) زَادَ مُسَدَّدٌ: ((وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيْعًا)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَحْمَدُ فِيْ أَوَّلِهِ: ((نَهٰى أَنْ يَّمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُوْلَ فِي مُغْتَسَلِهِ)) [1]

۴۷۲: حمید الحمیری بیان کرتے ہیں، میں ایک آدمی سے ملا جسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چار سالہ صحبت کا شرف حاصل تھا، اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو مرد کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے اور مرد کو عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے سے منع فرمایا۔'' مسدد نے اضافہ نقل کیا: ''چاہیے کہ دونوں اکٹھے چلو بھریں۔'' ابوداؤد، نسائی۔

اور امام احمد نے اس کے شروع میں یہ اضافہ نقل کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر روز کنگھی کرنے یا غسل خانے میں پیشاب کرنے سے ہمیں منع فرمایا۔

٤٧٣: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ رضي الله عنه. [2]

۴۷۳: ابن ماجہ نے اسے عبداللہ بن سرجس سے روایت کیا ہے۔

---

[1] إسناده صحيح، رواه أبو داود (٨١) والنسائي (١/ ١٣٠ ح ٢٣٩) وأحمد (٤/ ١١٤) [وصححه الحافظ في بلوغ المرام (٦) بتحقيقي]۔

[2] صحيح، رواه ابن ماجه (٣٧٤) [وانظر الحديث السابق: ٤٧٢] ☆ و أعل بما لا يقدح وللحديث شواهد۔

بَابُ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ

پانی کے احکام کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٧٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّآئِمِ الَّذِیْ لَا يَجْرِیْ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ، قَالَ: ((لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ)) قَالُوْا: كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! قَالَ: يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا. ❶

۴۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں جو کہ بہتا نہ ہو، پیشاب نہ کرے، پھر وہ اس میں غسل کرے۔“

اور مسلم کی روایت میں ہے: ”تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں غسل جنابت نہ کرے۔“ لوگوں نے پوچھا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! وہ کیسے کرے؟ فرمایا: وہ وہاں سے پانی لے اور (دوسری جگہ پر غسل کرے)۔

٤٧٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُّبَالَ فِی الْمَآءِ الرَّاكِدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۴۷۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

٤٧٦: وَعَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَهَبَتْ بِیْ خَالَتِیْ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ ابْنَ اُخْتِیْ وَجِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِیْ، وَدَعَالِیْ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِهٖ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ، فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۴۷۶: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری خالہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرا بھانجا مریض ہے، چنانچہ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کے لیے دعا کی، پھر آپ نے وضو کیا، تو میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا، پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے مابین چکور کے انڈے کی مثل مہر نبوت دیکھی۔

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٩) ومسلم (٩٦/ ٢٨٢) [الرواية الثانية في مصابيح السنة (٣٢٥) وصحيح مسلم (٩٧/ ٢٨٣)]

❷ رواه مسلم (٩٤/ ٢٨١)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (١٩٠) ومسلم (١١١/ ٢٣٤٥)۔

الفصل الثاني
فصل ثانی

٤٧٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَ السِّبَاعِ، فَقَالَ: ((اِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِي أُخْرَىٰ لِاَبِي دَاوُدَ: ((فَإِنَّهُ لَا يَنْجُسُ)). [1]

۴۷۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے اس پانی کے متعلق دریافت کیا گیا جو جنگل میں ہو اور وہاں چوپائے اور درندے پانی پینے کے لیے آتے جاتے ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب پانی دو مٹکے (تقریباً ساڑھے چھ من) ہو تو وہ نجاست قبول نہیں کرتا۔'' احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دارمی، ابن ماجہ۔ اور ابوداؤد کی دوسری روایت میں ہے: ''وہ نجس نہیں ہوتا۔''

٤٧٨: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ، وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيْهَا الْحِيَضُ، وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ، وَالنَّتْنُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۴۷۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کے رسول ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا گیا: کیا ہم بضاعہ کے کنویں سے وضو کر لیا کریں جبکہ وہ ایسا کنواں ہے، جہاں حیض آلود کپڑے، کتوں کے گوشت اور بدبودار چیزیں پھینکی جاتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک پانی پاک ہے، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔''

٤٧٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ، وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ، فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا، اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ، وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۴۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، ہم سمندری سفر کرتے ہیں اور تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ لے جاتے ہیں، اگر ہم اس سے وضو کرتے ہیں تو پھر پیاسے رہ جاتے ہیں، تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔''

٤٨٠: وَعَنْ اَبِيْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ: ((مَا فِيْ اِدَاوَتِكَ؟))

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٢٧ ح ٤٨٠٣) وأبو داود (٦٣) والترمذي (٦٧) والنسائي (١/ ٤٦ ح ٥٢) والدارمي (١/ ١٨٧ ح ٧٣٨) وابن ماجه (٥١٧)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٣/ ٣١ ح ١١٢٧٧) والترمذي (٦٦ وقال: حديث حسن) و أبو داود (٦٦) والنسائي (١/ ١٧٤ ح ٣٢٧)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه مالك في الموطأ (١/ ٢٢ ح ٤٠) والترمذي (٦٩ وقال: حسن صحيح.) والنسائي (١/ ٥٠ ح ٥٩) وابن ماجه (٣٨٦) والدارمي (١/ ١٨٦ ح ٧٣٥) [وأبو داود: ٨٣]۔

قَالَ: قُلْتُ: نَبِيْذٌ، قَالَ: ((تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَّمَآءٌ طُهُوْرٌ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَزَادَ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ: فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: اَبُوْزَيْدٍ مَجْهُوْلٌ [1]

۴۸۰: ابوزید، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس رات جن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تمہاری چھاگل میں کیا ہے؟'' وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: نبیذ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھجور عمدہ چیز ہے پانی پاک ہے۔'' ابوداود، امام احمد، اور امام ترمذی نے یہ اضافہ نقل کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو فرمایا۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: ابوزید مجہول ہے۔

٤٨١: وَصَحَّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ اَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۸۱: اور علقمہ سے صحیح سند سے ثابت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس رات جن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، میں اس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھا۔

٤٨٢: وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ- وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ- اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوْءًا، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ، فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ، قَالَتْ كَبْشَةُ: فَرَاٰنِىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِىْ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۴۸۲: ابوقتادہ کے بیٹے کی اہلیہ کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت ہے، کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے تو اس نے ان کے وضو کے لیے برتن میں پانی ڈالا، اتنے میں ایک بلی آ کر اس سے پینے لگی تو انہوں نے اس کے لیے برتن جھکا دیا حتیٰ کہ اس نے پی لیا، کبشہ بیان کرتی ہیں، انہوں نے مجھے دیکھا کہ میں ان کی طرف دیکھ رہی ہوں، تو انہوں نے فرمایا: بھتیجی! کیا تم تعجب کرتی ہو؟ وہ بیان کرتی ہیں، میں نے کہا: جی ہاں، انہوں نے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ نجس نہیں، کیونکہ وہ تمہارے پاس کثرت سے آنے والے خادموں اور کثرت سے آنے والی لونڈیوں کے زمرے میں ہے۔''

٤٨٣: وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اُمِّهٖ، اَنَّ مَوْلَاتَهَا اَرْسَلَتْهَا بِهَرِيْسَةٍ اِلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ: فَوَجَدْتُّهَا تُصَلِّىْ، فَاَشَارَتْ اِلَيَّ: اَنْ ضَعِيْهَا، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ، فَاَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَاتِهَا، اَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ اَكَلَتِ الْهِرَّةُ، فَقَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ)) وَاِنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٨٤) وأحمد (١/ ٤٥٠ ح ٤٣٠١) والترمذي (٨٨) [وابن ماجه: ٣٨٤] ☆ أبو زيد: مجهول كما قال الترمذي وغيره۔ [2] رواه مسلم (١٥٢/ ٤٥٠)۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه مالك في الموطأ (١/ ٢٢، ٢٣ ح ٤١) و أحمد (٥/ ٣٠٣ ح ٢٢٩٥٠) والترمذي (٩٢ وقال: حسن صحيح.) و أبو داود (٧٥) والنسائي (١/ ٥٥ ح ٦٨ وح ٣٤١) وابن ماجه (٣٦٧) والدارمي (١/ ١٨٦ ح ٧٣٦)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٧٦) ☆ أم داود بن صالح: لم أجد من وثقها۔

۴۸۳: داود بن صالح بن دینار رحمہ اللہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی آزاد کردہ لونڈی کے ہاتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے ہریسہ (حلیم کی طرح کا کھانا) بھیجا، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا تو انہوں نے اسے رکھ دینے کا مجھے اشارہ فرمایا، ایک بلی آئی اور اس نے اس میں سے کھالیا، جب عائشہ رضی اللہ عنہا نماز سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے اسی جگہ سے کھایا جہاں سے بلی نے کھایا تھا، اور انہوں نے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ نجس نہیں، کیونکہ وہ تمہارے پاس کثرت سے آنے والے خادموں کے زمرے میں سے ہے۔'' اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

٤٨٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَتَوَضَّأُ بِمَا اَفْضَلَتِ الْحُمُرُ، قَالَ: ((نَعَمْ، وَبِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُلُّهَا)). رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❶

۴۸۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا گیا: کیا ہم گدھے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرلیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، درندوں کے بچے ہوئے (جوٹھے) پانی سے بھی۔''

٤٨٥: وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ فِىْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۴۸۵: ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ رضی اللہ عنہا نے برتن میں غسل کیا جس میں آٹے کا نشان تھا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل ثالث

٤٨٦: عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ خَرَجَ فِىْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰى وَرَدُوْا حَوْضًا، فَقَالَ عَمْرٌو: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ! هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَاصَاحِبَ الْحَوْضِ! لَا تُخْبِرْنَا، فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَ تَرِدُ عَلَيْنَا. رَوَاهُ مَالِكٌ ❸

۴۸۶: یحییٰ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کچھ سواروں کے ساتھ، جن میں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی تھے، روانہ ہوئے حتیٰ کہ وہ ایک حوض پر پہنچے، تو عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حوض کے مالک! کیا تیرے حوض پر درندے بھی پانی پینے آتے ہیں؟ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حوض کے مالک! ہمیں نہ بتانا، کیونکہ درندوں کے بعد ہم پینے آجاتے ہیں، اور ہمارے بعد وہ آجاتے ہیں۔

٤٨٧: وَزَادَ رَزِيْنٌ، قَالَ: زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ فِىْ قَوْلِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: وَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَهَا مَا اَخَذَتْ فِىْ بُطُوْنِهَا، وَمَا بَقِىَ فَهُوَ لَنَا طَهُوْرٌ وَشَرَابٌ)). ❹

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٢/ ٧١ ح ٢٨٧) ☆ فيه حصين والد داود وهو ضعيف، وإبراهيم بن إسماعيل بن أبي حبيبة الأشهلي ضعيف مشهور وله شاهد موقوف في الموطأ (يأتي: ٤٨٦)۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه النسائي (١/ ١٣١ ح ٢٤١) وابن ماجه (٣٧٨) ☆ ابن أبي نجيح مدلس وعنعن وحديث النسائي (٤١٥ سنده حسن) يغني عنه۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه مالك (١/ ٢٣، ٢٤ ح ٤٢) ☆ في سماع يحيى بن عبدالرحمٰن بن حاطب من عمر رضي الله عنه نظر۔ ❹ لا أصل له، رواه رزين (لم أجده)۔

۴۸۷: رزین نے کہا: بعض راویوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے قول میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو ان (درندوں) کے پیٹ میں چلا گیا، وہ ان کا، اور جو بچ رہا وہ ہمارے لیے پاک ہے اور باعثِ طہارت اور پینے کے قابل ہے۔''

٤٨٨: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سُئِلَ عَنِ الْحِیَاضِ الَّتِیْ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَالْکِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا، فَقَالَ: ((**لَهَا مَا حَمَلَتْ فِیْ بُطُوْنِهَا، وَلَنَا مَا غَبَرَ طُهُوْرٌ**)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۴۸۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ان تالابوں سے طہارت حاصل کرنے میں مسئلہ دریافت کیا گیا جہاں سے درندے، کتے اور گدھے پانی پیتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انہوں نے جو پی لیا وہ ان کا اور جو بچ گیا وہ ہمارے لیے پاک ہے۔''

٤٨٩: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَآءِ الْمُشَمَّسِ، فَاِنَّهُ یُوْرِثُ الْبَرَصَ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ [2]

۴۸۹: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دھوپ سے گرم کیے گئے پانی سے غسل نہ کرو کیونکہ وہ برص (پھل بہری) کا مرض پیدا کرتا ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٥١٩) ☆ فيه عبدالرحمٰن بن زيد بن أسلم وهو ضعيف جدًا، روى عن أبيه أحاديث موضوعة ۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (١/ ٣٩ ح ٨٥) [والبيهقي ١/ ٦] ☆ حسان بن أزهر: وثقه ابن حبان وحده فهو مجهول الحال ۔

بَابُ تَطْهِيرِ النَّجَاسَاتِ

نجاست دور کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٩٠: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَآءِ اَحَدِكُمْ، فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: قَالَ: ((طُهُوْرُ اِنَآءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، اُوْلٰهُنَّ بِالتُّرَابِ)). [1]

۴۹۰: ابوہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کتا تمہارے کسی شخص کے برتن میں سے پی لے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ۔'' بخاری، مسلم۔

اور مسلم کی روایت میں ہے: ''جب کتا تمہارے کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کی پاکیزگی اس طرح حاصل ہو گی کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے، ان میں سے پہلی مرتبہ مٹی سے صاف کیا جائے۔''

٤٩١: وَعَنْهُ، قَالَ: قَامَ اَعْرَابِيٌّ، فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهِ سَجْلًا مِّنْ مَّآءٍ، اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّآءٍ، فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۴۹۱: ابوہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں، ایک دیہاتی کھڑا ہوا تو اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا، لوگ اسے ڈانٹنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے کچھ نہ کہو، اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہا دو، کیونکہ تمہیں تو آسانی کے لیے بھیجا گیا، تنگی پیدا کرنے کے لیے نہیں۔''

٤٩٢: وَعَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ، فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَهْ مَهْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُزْرِمُوْهُ، دَعُوْهُ)) فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ: ((اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ، اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ، وَالصَّلٰوةِ، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ)) اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَاَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ، فَجَآءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّآءٍ، فَسَنَّهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٧٢) ومسلم (٩٠/ ٢٧٩) [والرواية الثانية في مصابيح السنة: ٣٣٩]۔

[2] رواه البخاري (٢٢٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده) ومسلم (١٠٠/ ٢٨٥)۔

۴۹۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اس اثنا میں ایک اعرابی آیا اور وہ کھڑا ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: رک جا' رک جا' جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا پیشاب نہ روکو' اسے کچھ نہ کہو چھوڑ دو۔'' چنانچہ انہوں نے اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ اس نے پیشاب کر لیا' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا: ''یہ جو مساجد ہیں یہ پیشاب اور گندگی وغیرہ کے لیے موزوں نہیں' یہ تو اللہ کے ذکر' نماز اور قراءت قرآن کے لیے ہیں۔'' یا پھر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، راوی بیان کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں میں سے کسی شخص کو حکم فرمایا تو وہ پانی کا ڈول لے آیا تو آپ نے وہ اس (پیشاب) پر بہا دیا۔

٤٩٣: وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَءَیْتَ اِحْدٰنَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَیْضَةِ، کَیْفَ تَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدٰکُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَیْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ، ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَآءٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّ فِیْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۴۹۳: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے عرض کیا' اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اگر ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ اسے ناخنوں سے کھرچ لے پھر اسے پانی کے ساتھ دھوئے اور پھر اس (کپڑے) میں نماز پڑھے۔''

٤٩٤: وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ الْمَنِیِّ یُصِیْبُ الثَّوْبَ، فَقَالَتْ: کُنْتُ اَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَیَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِیْ ثَوْبِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۴۹۴: سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میں نے کپڑے کو لگ جانے والی منی کے بارے میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھو دیا کرتی تھی' پس آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے' جبکہ دھونے کا نشان آپ کے کپڑے میں ہوتا۔

٤٩٥: وَعَنِ الْاَسْوَدِ، وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: کُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِیَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۹۵: اسود اور ہمام رحمہما اللہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی رگڑ دیا کرتی تھی۔

٤٩٦: وَبِرِوَایَةِ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا نَحْوُهُ، وَفِیْهِ: ثُمَّ یُصَلِّیْ فِیْهِ. [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٧) ومسلم (١١٠/ ٢٩١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٠) ومسلم (١٠٨/ ٢٨٩)۔

[3] رواه مسلم (١٠٦/ ٢٨٨)۔

[4] رواه مسلم (١٠٥/ ٢٨٨)۔

۴۹۶: علقمہ اور اسود رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے' نیز اس روایت میں یہ بھی ہے: پھر آپ اس (کپڑے) میں نماز پڑھتے۔

٤٩٧: وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رضي الله عنها أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٍ لَّمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حِجْرِهٖ، فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَنَضَحَهٗ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۹۷: ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے چھوٹے شیر خوار بیٹے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا' اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا' تو آپ ﷺ نے پانی منگا کر اس پر چھڑک دیا اور اسے دھویا نہیں۔

٤٩٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۹۸۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب چمڑے کو رنگ دیا جاتا ہے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

٤٩٩: وَعَنْهُ، قَالَ: تُصُدِّقَ عَلٰى مَوْلَاةٍ لِّمَيْمُوْنَةَ رضي الله عنها بِشَاةٍ، فَمَاتَتْ، فَمَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((هَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ، فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ)) فَقَالُوْا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۹۹: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کو صدقہ کے طور پر ایک بکری دی گئی' پس وہ مر گئی' رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''تم نے اس کی کھال کیوں نہ اتار لی' پس تم اسے رنگ دیتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے۔'' انہوں نے عرض کیا' یہ تو مردار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''صرف اس کا کھانا حرام قرار دیا گیا ہے۔''

٥٠٠: وَعَنْ سَوْدَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ، فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا، ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيْهِ حَتّٰى صَارَ شَنًّا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۵۰۰: نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ سودہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ہماری بکری مر گئی تو ہم نے اس کی کھال کو رنگ لیا' پھر ہم اس میں نبیذ تیار کرتے رہے حتیٰ کہ وہ بوسیدہ ہو گئی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ
فصل ثانی

٥٠١: عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ، فَقُلْتُ: اِلْبَسْ ثَوْبًا، وَأَعْطِنِيْ إِزَارَكَ حَتّٰى أَغْسِلَهٗ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثٰى، وَيُنْضَحُ مِنْ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٣) ومسلم (١٠٣/ ٢٨٧)۔

[2] رواه مسلم (١٠٥/ ٣٦٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٩٢) ومسلم (١٠٠/ ٣٦٣)۔ [4] رواه البخاري (٦٦٨٦)۔

بَوْلِ الذَّكَرِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ. ❶

۵۰۱: لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حسین بن علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھے، انہوں نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا، میں نے عرض کیا، آپ دوسرا کپڑا پہن لیں، اور اپنا ازار مجھے دے دیں تاکہ میں اسے دھو دوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صرف لڑکی کے پیشاب سے کپڑا دھویا جاتا ہے، اور لڑکے کے پیشاب سے کپڑے پر چھینٹے مارے جاتے ہیں۔''

۵۰۲: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ، عَنْ أَبِي السَّمْحِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ، وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ)). ❷

۵۰۲: ابوداود اور نسائی میں ابوالسمح رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بچی کے پیشاب سے کپڑا دھویا جاتا ہے جبکہ لڑکے کے پیشاب سے کپڑے پر چھینٹے مارے جاتے ہیں۔''

۵۰۳: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذٰى، فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُوْرٌ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَ لِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ ❸

۵۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کے جوتے کو گندگی لگ جائے تو مٹی اسے پاک کر دیتی ہے۔'' ابوداود اور ابن ماجہ میں بھی اسی کے ہم معنی ہے۔

۵۰٤: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ، إِنِّيْ أُطِيْلُ ذَيْلِيْ، وَأَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ، قَالَتْ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَا: الْمَرْأَةُ أُمُّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ. ❹

۵۰٤: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے انہیں کہا: میں اپنے کپڑے کا دامن لمبا رکھتی ہوں، جبکہ میں ناپاک جگہ سے گزرتی ہوں، انہوں نے بتایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اس (ناپاک جگہ) کے بعد ہے وہ اسے پاک کر دے گی۔'' مالک؛ احمد؛ ترمذی؛ ابوداود؛ دارمی۔ امام ابوداود اور امام دارمی نے بتایا کہ وہ عورت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد تھیں۔

۵۰۵: وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ، وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❺

---

❶ **صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٣٣٩، ٣٤٠ ح ٢٧٤١٦) وأبو داود (٣٧٥) وابن ماجه (٥٢٢) [وصححه ابن خزيمة (٢٨٢) والحاكم (١/ ١٦٦) ووافقه الذهبي]- ❷ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٧٦) والنسائي (١/ ١٥٨ ح ٣٠٥) [وابن ماجه (٥٢٦) وصححه ابن خزيمة (٢٨٣) والحاكم (١/ ١٦٦) ووافقه الذهبي]-

❸ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٥ سنده منقطع كما هو الظاهر) وابن ماجه (٥٣٢ في سنده ابن أبي حبيبة ضعيف والراوي عنه مجهول الحال) [وصححه الحاكم (١/ ١٦٦ح ٥٩٠) ووافقه الذهبي، وفي سنده محمد بن كثير المصيصي ضعيف ومحمد بن عجلان مدلس وعنعن والحديث الآتي (٥٠٤) يغني عنه-]

❹ **حسن**، رواه مالك (١/ ٢٤ ح ٤٤) و أحمد (٦/ ٢٩٠ ح ٢٧٠٢١) والترمذي (١٤٣) وأبو داود (٣٨٣) والدارمي (١/ ١٩١ ح ٧٤٨) [وابن ماجه (٥٣١) و صححه ابن الجارود (١٤٢) وللحديث شواهد]-

❺ **حسن**، رواه أبو داود (٤١٣١) والنسائي (٧/ ١٧٦، ١٧٧ ح ٤٢٦٠)-

۵۰۵: مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال پہننے اوران پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٥٠٦: وَعَنْ اَبِى الْمَلِيحِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: وَ الدَّارِمِيُّ: اَنْ تُفْتَرَشَ. ❶

۵۰۶: ابوالملیح بن اسامہ اپنے والد سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔احمد؛ابوداود؛نسائی۔امام ترمذی اور دارمی نے اضافہ نقل کیا ہے: یہ کہ ان کا بستر بنایا جائے۔

٥٠٧: وَعَنْ اَبِى الْمَلِيحِ، اَنَّهُ كَرِهَ ثَمَنَ جُلُودِ السِّبَاعِ. رَوَاهُ [التِّرْمِذِيُّ بِلَفْظِ: كَرِهَ جُلُوْدَ السِّبَاعِ وَسَنَدُهُ جَيِّدٌ] ❷

۵۰۷: ابوالملیح سے روایت ہے کہ آپ نے درندوں کی کھالوں کی قیمت (یعنی بیع) کو ناپسند فرمایا ہے۔اس روایت کو امام ترمذی نے ”آپ نے درندوں کے چمڑے کو ناپسند فرمایا ہے“ کہ الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس کی سند جید ہے۔

٥٠٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. ❸

۵۰۸: عبداللہ بن عکیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط موصول ہوا کہ ”مردار کے چمڑے سے فائدہ اٹھاؤ نہ اس کے اعصاب (پٹھوں) سے۔“

٥٠٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَ اَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ. ❹

۵۰۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ”جب مردار کا چمڑا رنگا جائے تب اس سے فائدہ حاصل کیا جائے۔“

٥١٠: وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّوْنَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ: فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا)) قَالُوْا: اِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❺

۵۱۰: میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں قریش کے کچھ افراد اپنی (مردار) بکری کو گدھے کی مثل گھسیٹتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ”تم اس کا چمڑا ہی اتار لیتے۔“ انہوں نے عرض کیا: یہ مردار ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پانی اور قرظ (کیکر کے مشابہ درخت اور اس کے پتے) اسے پاک کر دیتے۔“

٥١١: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَآءَ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ فَاِذَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ

---

❶ **حسن**، رواه أحمد (٥/ ٧٤، ٧٥ ح ٢٠٩٨٢) وأبو داود (٤١٣٢) والنسائي (٧/ ١٧٦ ح ٤٢٥٨) والترمذي (١٧٧٠، ١٧٧١) والدارمي (٢/ ٨٥ ح ١٩٨٩)۔ ❷ **حسن**، رواه الترمذي (١٧٧٠) [وانظر الحديث السابق: ٥٠٦]۔ ❸ **حسن**، رواه الترمذي (١٧٢٩ وقال: هذا حديث حسن...) وأبو داود (٤١٢٧، ٤١٢٨) والنسائي (٧/ ١٧٥ ح ٤٢٥٥) و ابن ماجه (٣٦١٣)۔☆ و أعل بما لا يقدح۔ ❹ **حسن**، رواه مالك (٢/ ٤٩٨ ح ١١٠١) و أبو داود (٤١٢٤) [و ابن ماجه (٣٦١٢) والنسائي (٧/ ١٧٦ ح ٤٢٥٧)] ☆ أم محمد بن عبدالرحمٰن: وثقها ابن حبان وابن عبدالبر ويعقوب بن سفيان الفارسي (المعرفة والتاريخ ١/ ٣٤٩۔ ٣٥٠، ٤٢٥) فالسند حسن۔

❺ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٦/ ٣٣٤ ح ٢٧٣٧٠) و أبو داود (٤١٢٦) [والنسائي (٧/ ١٧٤، ١٧٥ ح ٤٢٥٣) و حسنه ابن الملقن في تحفة المحتاج (١٣١)]۔

فَسَأَلَ الْمَآءَ، فَقَالُوْا: لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ: ((دِبَاغُهَا طُهُوْرُهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۱۱: سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ ایک گھرانے کے پاس تشریف لائے تو وہاں ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا' آپ نے پانی طلب کیا' تو انہوں نے آپ سے عرض کیا' اللہ کے رسول! یہ تو مردار ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے رنگ دینا ہی اس کی طہارت ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل ثالث

۵۱۲: عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِيْ عَبْدِالْاَشْهَلِ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لَنَا طَرِيْقًا اِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً، فَكَيْفَ نَفْعَلُ اِذَا مُطِرْنَا؟ قَالَتْ: فَقَالَ: ((اَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيْقٌ؟ هِيَ اَطْيَبُ مِنْهَا)) قُلْتُ: بَلٰى! قَالَ: ((فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۱۲: بنو عبدالاشہل کی ایک خاتون بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! مسجد کی طرف ہمارا جو راستہ ہے وہ انتہائی گندہ اور بدبودار ہے جب بارش ہو جائے تو پھر ہم کیا کریں؟ وہ بیان کرتی ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس کے بعد اس سے کوئی زیادہ بہتر اور پاکیزہ راستہ نہیں؟'' میں نے عرض کیا جی ہاں ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی نجاست اس سے دور ہو جاتی ہے۔''

۵۱۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِئِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۱۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور ہم گندگی پر چل کر جانے کی وجہ سے وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

۵۱۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَ تُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِنْ ذَالِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۵۱۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کتے مسجد میں آتے جاتے رہتے تھے اور وہ (صحابہ کرام) اس کی کسی چیز کو دھویا نہیں کرتے تھے۔

۵۱۵: وَعَنِ الْبَرَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا بَاْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ)). [5]

۵۱۵: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو اس کے پیشاب میں کوئی مضائقہ نہیں۔''

۵۱۶: وَفِيْ رِوَايَةِ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((مَا اُكِلَ لَحْمُهٗ فَلَا بَاْسَ بِبَوْلِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ [6]

۵۱۶: جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا گوشت کھایا جائے اس کے پیشاب میں کوئی مضائقہ نہیں۔''

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٣/ ٤٧٦ ح ١٦٠٠٣، ١٦٠٠٤) و أبوداود (٤١٢٥) [والنسائي (٧/ ١٧٣، ١٧٤ ح ٤٢٤٨) و صححه الحاكم (٤/ ١٤١) ووافقه الذهبي-] ☆ الحسن البصري عنعن-

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٨٤) [وابن ماجه: ٥٣٣]- [3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (معلقًا بعد ح ١٤٣) [وأبو داود (٢٠٤) و صححه الحاكم (١/ ١٣٩)] ☆ الأعمش مدلس و عنعن و شك فيمن حدثه فالسند لعلل-

[4] رواه البخاري (١٧٤)- [5] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الدارقطني (١/ ١٢٨) ☆ فيه مصعب بن سوار وهو سوار بن مصعب: ضعيف جدًا متروك- [6] **إسناده موضوع**، رواه أحمد (لم أجده) والدارقطني (١/ ١٢٨) ☆ فيه يحيى بن العلاء: متهم و متروك، و عمرو بن حصين: متروك.

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

الفَصْلُ الأَوَّلُ

فصل اول

۵۱۷: عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ ﷺ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِّلْمُقِيْمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۱۷: شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے (کی مدت) کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن مدت مقرر فرمائی۔

۵۱۸: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوْكَ، قَالَ الْمُغِيْرَةُ: فَتَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ الْغَائِطِ، فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا رَجَعَ أَخَذْتُ أُهْرِيْقُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ، ذَهَبَ يَحْسُرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ، فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ، فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، وَأَلْقَى الْجُبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ، فَقَالَ: ((دَعْهُمَا فَإِنِّيْ أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ)) فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ، وَقَدْ قَامُوْا إِلَى الصَّلٰوةِ، وَيُصَلِّيْ بِهِمْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ ﷺ وَّقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً، فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمٰى إِلَيْهِ، فَأَدْرَكَ النَّبِيُّ ﷺ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقُمْتُ مَعَهُ، فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۱۸: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں شرکت کی مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فجر سے پہلے بول و براز کے لیے کھلی جگہ تشریف لے گئے میں پانی کا برتن اٹھا کر آپ کے ساتھ گیا' پس جب آپ واپس تشریف لائے تو میں نے برتن سے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا' تو آپ نے اپنے ہاتھ اور چہرہ دھویا' آپ نے اونی جبہ پہن رکھا تھا' آپ نے بازو ننگے کرنے کی کوشش کی' لیکن جبہ کی آستین تنگ تھیں' لہٰذا آپ نے جبہ کے نیچے سے ہاتھ نکالے اور جبے کو اپنے کندھوں پر ڈال لیا اور اپنے بازوں دھوئے' پھر آپ نے پیشانی اور عمامہ پر مسح کیا' میں آپ کے موزے اتارنے کے لیے جھکا تو آپ نے فرمایا: ''انہیں چھوڑ دو' کیونکہ میں نے انہیں حالت وضو میں پہنا تھا۔'' آپ نے ان پر مسح کیا' پھر آپ سواری پر سوار ہوئے اور میں بھی سوار ہوا جب ہم لشکر کے پاس پہنچے تو وہ نماز کھڑی کر چکے تھے اور عبدالرحمٰن بن عوف انہیں نماز پڑھا رہے تھے' اور وہ

[1] رواہ مسلم (۸۵/ ۲۷۶)۔

[2] رواہ مسلم (۷۹، ۸۱، ۱۰۵/ ۲۷۴)۔

انہیں ایک رکعت پڑھا چکے تھے چنانچہ جب انہیں نبی ﷺ کی آمد کا احساس ہوا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ نماز پڑھتے رہو نبی ﷺ نے ایک رکعت ان کے ساتھ پالی جب انہوں (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے سلام پھیرا تو نبی ﷺ کھڑے ہو گئے۔ اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہو گیا تو ہم نے وہ رکعت پڑھی جو ہم سے پہلے پڑھی جا چکی تھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٥١٩: عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً، اِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ اَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا، رَوَاهُ الْاَثْرَمُ فِیْ سُنَنِهٖ وَابْنُ خُزَيْمَةَ، وَالدَّارَ قُطْنِیُّ، وَقَالَ الْخَطَّابِیُّ: هُوَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، هٰكَذَا فِی الْمُنْتَقٰی. ❶

۵۱۹: ابوبکرہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مسافر کو تین دن اور مقیم کو ایک دن موزوں پر مسح کرنے کی رخصت عنایت فرمائی بشرطیکہ انہوں نے وضو کے بعد موزے پہنے ہوں۔'' اثرم نے اپنی سنن میں ابن خزیمہ اور دارقطنی نے اسے روایت کیا خطابی نے کہا: وہ صحیح الاسناد ہے۔ منتقیٰ میں بھی اسی طرح ہے۔

٥٢٠: وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَّلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَّنَوْمٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ النَّسَائِیُّ ❷

۵۲۰: صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب ہم مسافر ہوتے تو رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرماتے کہ ہم جنابت کے علاوہ بول و براز اور نیند کی صورت میں تین دن تک اپنے موزے نہ اتاریں۔

٥٢١: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَضَّاْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَمَسَحَ اَعْلَی الْخُفِّ وَاَسْفَلَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا الْحَدِيْثُ مَعْلُوْلٌ، وَ سَاَلْتُ اَبَازُرْعَةَ وَمُحَمَّدًا. يَعْنِی الْبُخَارِیَّ، عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَقَالَا: لَيْسَ بِصَحِيْحٍ، وَكَذَا ضَعَّفَهٗ اَبُوْدَاوُدَ. ❸

۵۲۱: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے غزوہ تبوک کے موقع پر نبی ﷺ کو وضو کرایا تو آپ ﷺ نے موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کیا۔ ابوداؤد؛ ترمذی؛ ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث معلول ہے میں نے ابوزرعہ اور محمد یعنی امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث صحیح نہیں اور اسی طرح ابوداؤد نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

٥٢٢: وَعَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّيْنِ عَلٰی ظَاهِرِهِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ ❹

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الأثرم في سننه (لم أجده) و ابن خزيمة (١/ ٩٦ ح ١٩٢) والدارقطني (١/ ١٩٤) [وابن ماجه: ٥٥٦] و قول الخطابي في منتقى الأخبار (٣٠٥، و نيل الأوطار ١/ ٢٨٢ ح ٢٣٢)۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٩٦ وقال: حديث صحيح ـ) والنسائي (١/ ٨٣، ٨٤ ح ١٢٧)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٥) والترمذي (٩٧ و أعله) وابن ماجه (٥٥٠)۔ ☆ ثور: لم يسمع من رجاء وجاء تصريحه بالسماع في السند الضعيف، ورجاء لم يسمعه من كاتب المغيرة رضي الله عنه۔

❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٩٨ وقال: حسن) و أبو داود (١٦١)۔

۵۲۲: مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو موزوں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

٥٢٣: وَعَنْهُ، قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۵۲۳: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے وضو فرمایا اور آپ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٢٤: عَنِ الْمُغِيْرَةِ رضي الله عنه قَالَ: مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! نَسِيْتَ؟ قَالَ: ((بَلْ اَنْتَ نَسِيْتَ، بِهٰذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۲۴: مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا تو میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ تم بھولے ہو میرے رب عزوجل نے مجھے اسی کا حکم فرمایا۔"

٥٢٥: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه اَنَّهُ قَالَ: لَوْكَانَ الدِّيْنُ بِالرَّاْيِ لَكَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ اَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاهُ، وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَلِلدَّارِمِيِّ مَعْنَاهُ [3]

۵۲۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اگر دین کا دارومدار عقل ورائے پر ہوتا تو موزوں پر نیچے مسح کرنا ان کے اوپر مسح کرنے سے افضل وبہتر ہوتا جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ابوداؤد؛ اور دارمی نے بھی اسی معنی میں روایت کیا ہے۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٢٥٢ ح ١٨٣٩٣) و الترمذي (٩٩ وقال: حسن صحيح۔) و أبو داود (١٥٩) وابن ماجه (٥٥٩) ☆ سنده ضعيف من أجل عنعنة سفيان الثوري فإنه مدلس مشهور و للحديث شواهد و اجماع الصحابة يؤيده۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٢٥٣ ح ١٨٤٠٧) و أبو داود (١٥٦) ☆ بكير بن عامر: ضعيف، ضعفه الجمهور۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٢) والدارمي (١/ ١٨١ ح ٧٢١) ☆ أبو إسحاق السبيعي عنعن وحديث الحميدي (٤٧) يغني عنه۔

بَابُ التَّيَمُّمِ

تیمم کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٢٦: عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلٰثٍ: جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلٰئِكَةِ، وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، وَّجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طُهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَآءَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۲۶: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیں باقی امتوں پر تین چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے، ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں جیسا قرار دیا گیا، ہمارے لیے ساری زمین مسجد قرار دی گئی اور اس کی مٹی کو، جب ہم پانی نہ پائیں، باعث طہارت بنایا گیا۔''

٥٢٧: وَعَنْ عِمْرَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِهٖ، اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُّعْتَزِلٍ لَّمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ! اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟)) قَالَ: اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ، وَلَا مَآءَ، قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ، فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۲۷: عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے رفیقِ سفر تھے، آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ایک آدمی کو الگ بیٹھا ہوا دیکھا جس نے باجماعت نماز نہیں پڑھی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں شخص! تمہیں باجماعت نماز ادا کرنے سے کیا مانع تھا؟'' اس نے عرض کیا، میں جنبی ہو گیا تھا اور میں نے پانی نہیں پایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم مٹی استعمال کرتے، وہ تمہارے لیے کافی تھی۔''

٥٢٨: وَعَنْ عَمَّارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اُصِبِ الْمَآءَ، فَقَالَ عَمَّارٌ لِّعُمَرَ: اَمَا تَذْكُرُ اَنَّا كُنَّا فِيْ سَفَرٍ اَنَا وَاَنْتَ فَاَمَّا اَنْتَ؟ فَلَمْ تُصَلِّ، وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ، فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا)) فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ، وَفِيْهِ: قَالَ: ((اِنَّمَا يَكْفِيْكَ اَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْاَرْضَ، ثُمَّ تَنْفُخَ، ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ)). [3]

---

[1] رواه مسلم (٤/ ٥٢٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٤) و مسلم (٣١٢/ ٦٨٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٨) و مسلم (١١٢/ ٣٦٨)۔

۵۲۸: عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا: میں جنبی ہو گیا ہوں، لیکن مجھے پانی نہیں ملا، (یہ سن کر) عمار نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں، کہ ہم ایک مرتبہ سفر میں تھے، آپ نے نماز نہ پڑھی، جبکہ میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا، اور نماز پڑھ لی، پھر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے لیے اس طرح کرنا کافی تھا۔“ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے اور ان میں پھونک ماری، پھر ان سے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کیا۔ بخاری۔

اور مسلم میں بھی اسی طرح ہے، اور اس میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے لیے کافی تھا کہ تم اپنے ہاتھ زمین پر مارتے، پھر اس میں پھونک مارتے اور پھر ان کے ساتھ اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کرتے۔“

۵۲۹: وَعَنْ اَبِی الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُوْلُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى قَامَ اِلٰى جِدَارٍ، فَحَتَّهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الْجِدَارِ، فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ. وَلَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔ [1]

۵۲۹: ابوجہیم بن حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا، جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے، میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے مجھے جواب نہ دیا، حتیٰ کہ آپ ایک دیوار کی طرف گئے اور اپنی لاٹھی سے اسے کریدا، پھر اپنے ہاتھ دیوار پر رکھے، اور اپنے چہرے اور بازوؤں کا مسح کیا، پھر مجھے سلام کا جواب دیا۔ یہ روایت مجھے صحیحین میں ملی نہ کتاب الحمیدی میں، لیکن انہوں نے شرح السنہ میں اسے ذکر کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي
فصل ثانی

۵۳۰: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ، وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْيَمَسَّهُ بَشَرَهُ، فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ.)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ اِلٰى قَوْلِهِ: ((عَشْرَ سِنِيْنَ)). [2]

۵۳۰: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پاک مٹی، مسلمان کے لیے وضو کے پانی کی طرح ہے خواہ وہ دس سال تک پانی نہ پائے، لیکن جب پانی دستیاب ہو جائے تب اس سے اپنی جلد تر کرے کیونکہ یہ بہتر ہے۔“

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الحسين بن مسعود البغوي في شرح السنة (٢/ ١١٤، ١١٥ ح ٣١٠ وقال: هذا حديث حسن.!) [ورواه الشافعي في مسنده (١/ ٤٥) والبيهقي (١/ ٢٠٥)] ☆ فيه إبراهيم بن محمد بن أبي يحيى الأسلمي متروك متهم والسند منقطع والصواب: مسح وجهه و يده كما سيأتي (٥٣٥)۔ [2] **حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٥٥ ح ٢١٦٩٨) والترمذي (١٢٤ وقال: حسن۔) و أبو داود (٣٣٢) والنسائي (١/ ١٧١ح ٣٢٣) [وصححه ابن خزيمة (٢٢٩٢) و ابن حبان (١٣٠٨، ١٣٠٩) والحاكم (١/ ١٧٦، ١٧٧) ووافقه الذهبي]۔

احمد؛ ترمذی؛ ابوداوٗد اور امام نسائی نے ((عشر سنین)) تک اسی طرح روایت کیا ہے۔

٥٣١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا فِیْ سَفَرٍ، فَاَصَابَ رَجُلاً مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِیْ رَأْسِهٖ، فَاحْتَلَمَ، فَسَأَلَ اَصْحَابَهٗ: هَلْ تَجِدُوْنَ لِیْ رُخْصَةً فِی التَّیَمُّمِ؟ قَالُوْا: مَا نَجِدُلَكَ رُخْصَةً وَاَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَآءِ، فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِیِّ ﷺ أُخْبِرَ بِذٰلِكَ، قَالَ: ((قَتَلُوْهُ، قَتَلَهُمُ اللّٰهُ، اَلاَّ سَأَلُوْا اِذَا لَمْ یَعْلَمُوْا، فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ، اِنَّمَا كَانَ یَكْفِیْهِ اَنْ یَّتَیَمَّمَ، وَیُعَصِّبَ عَلٰى جُرْحِهٖ خِرْقَةً، ثُمَّ یَمْسَحَ عَلَیْهَا، وَیَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ.)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ. [1]

۵۳۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک سفر پر روانہ ہوئے تو ہم میں سے ایک آدمی کو پتھر لگا جس نے اس کا سر زخمی کر دیا' اور اسی دوران اسے احتلام ہو گیا' اس نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کرتے ہوئے کہا، کیا تم میرے لیے تیمّم کی رخصت پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم تمہارے لیے کوئی رخصت نہیں پاتے کیونکہ تمہیں پانی میسر ہے۔ پس اس نے غسل کیا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی، جب ہم نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ کو اس بارے میں بتایا گیا' آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہوں نے اسے مار ڈالا' اللہ انہیں ہلاک کرے، جب انہیں مسئلہ معلوم نہیں تھا تو انہوں نے پوچھا کیوں نہ، لاعلمی کا علاج پوچھ لینا ہے، اس کے لیے یہی کافی تھا کہ وہ تیمّم کرتا، زخم پر پٹی باندھ لیتا' پھر اس پر مسح کر لیتا اور باقی سارے جسم کو دھو لیتا۔'' ابوداوٗد۔

٥٣٢: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رِبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما. [2]

۵۳۲: ابن ماجہ نے عطاء بن ابی رباح کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

٥٣٣: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَجُلَانِ فِیْ سَفَرٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَیْسَ مَعَهُمَا مَآءٌ، فَتَیَمَّمَا صَعِیْدًا طَیِّبًا، فَصَلَّیَا، ثُمَّ وَجَدَا الْمَآءَ فِی الْوَقْتِ، فَاَعَادَ اَحَدُهُمَا الصَّلٰوةَ بِوُضُوْءٍ، وَلَمْ یُعِدِ الْاٰخَرُ، ثُمَّ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَا ذَالِكَ، فَقَالَ لِلَّذِیْ لَمْ یُعِدْ: ((اَصَبْتَ السُّنَّةَ، وَاَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ)) وَقَالَ لِلَّذِیْ تَوَضَّأَ وَاَعَادَ: ((لَكَ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَهٗ. [3]

۵۳۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دو آدمی سفر پر روانہ ہوئے، نماز کا وقت ہو گیا، جبکہ ان کے پاس پانی نہیں تھا، چنانچہ انہوں نے پاک مٹی سے تیمّم کیا اور نماز پڑھی، پھر انہوں نے نماز کے وقت ہی میں پانی پا لیا، تو ان میں سے ایک نے وضو کر کے نماز لوٹائی' جبکہ دوسرے نے نہ لوٹائی، پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کا تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے اس شخص سے، جس نے نماز نہ لوٹائی' فرمایا: ''تم نے سنت پر عمل کیا اور تمہاری نماز تمہارے لیے کافی ہے۔'' اور آپ ﷺ نے' جس شخص نے وضو کر کے نماز لوٹائی تھی، اسے فرمایا: ''تمہارے لیے دہرا اجر ہے۔'' ابوداوٗد؛ دارمی؛ اور نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

٥٣٤: وَقَدْ رَوٰی هُوَ وَاَبُوْدَاوُدَ اَیْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ مُرْسَلاً. [4]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٣٦) ☆ الزبير بن خريق : و ثقه ابن حبان وحده و ضعفه الدارقطني وغيره وضعفه راجح۔ [2] **صحيح**، رواه ابن ماجه (٥٧٢) [و الحاكم (١/ ١٧٨) وأبو داود (٣٣٧ وسنده صحيح)]۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٣٨) والدارمي (١/ ١٩٠ ح ٧٥٠) والنسائي (١/ ٢١٣ ح ٤٣٣)۔

[4] **حسن**، رواه أبو داود (٣٣٩) [وانظر الحديث السابق (٥٣٣) فهو شاهد له]۔

۵۳۴: امام نسائی اور ابوداوٗد نے بھی عطاء بن یسار سے مرسل روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۳۵: عَنْ اَبِی الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَقْبَلَ النَّبِیُّ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِیُّ حَتّٰی اَقْبَلَ عَلَی الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۳۵: ابوالجہیم بن حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل (کنویں کا نام) کی طرف سے آئے تو ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا' اس نے آپ کو سلام کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب نہ دیا حتیٰ کہ آپ دیوار کے پاس تشریف لائے' اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا' پھر اسے سلام کا جواب دیا۔

۵۳۶: وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ، اَنَّهُمْ تَمَسَّحُوْا وَهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالصَّعِيْدِ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَضَرَبُوْا بِاَكُفِّهِمُ الصَّعِيْدَ، ثُمَّ مَسَحُوْا بِوُجُوْهِهِمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ عَادُوْا فَضَرَبُوْا بِاَكُفِّهِمُ الصَّعِيْدَ مَرَّةً اُخْرٰی، فَمَسَحُوْا بِاَيْدِيْهِمْ كُلِّهَا اِلَی الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ مِنْ بُطُوْنِ اَيْدِيْهِمْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۳۶: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نماز فجر کے لیے مٹی سے تیمّم کیا تو انہوں نے اپنے ہاتھ مٹی پر مارے' پھر ایک مرتبہ اپنے چہروں پر مسح کیا' پھر انہوں نے دوبارہ دوسری مرتبہ اپنے ہاتھ مٹی پر مارے تو اپنے سارے ہاتھوں پر کندھوں اور بغلوں سمیت مکمل طور پر مسح کیا۔

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٢٣٧) و مسلم (١١٤ / ٣٦٩)۔

[2] **صحیح**، رواه أبو داود (٣١٨)۔

بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُوْنِ

غسل مسنون کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٥٣٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۳۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی (نماز) جمعہ کے لیے آئے تو وہ غسل کرے۔“

٥٣٨: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۳۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے۔“

٥٣٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِیْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا، يَغْسِلُ فِيْهِ رَأْسَهٗ وَجَسَدَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہفتہ میں ایک روز غسل کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے، جس میں وہ اپنا سر اور جسم (اچھی طرح) دھوئے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٤٠: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعِمَتْ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [4]

۵۴۰: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے جمعہ کے روز وضو کیا تو اس نے اچھا کیا،

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٨٧٧) و مسلم (٢/ ٨٤٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٨٧٩) و مسلم (٥/ ٨٤٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٨٩٧) و مسلم (٩/ ٨٤٩)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٨ ح ٢٠٣٤٩) و أبو داود (٣٥٤) والترمذي (٤٩٧ وقال: حسن) والنسائي (٣/ ٩٤ ح ١٣٨١) والدارمي (١/ ٣٦١، ٣٦٢ ح ١٥٤٨) [و صححه ابن خزيمة (١٧٥٧)]

فائدة: الحسن البصري صرح بالسماع عند الطوسي في مختصر الأحكام (٣/ ١٠ ح ٣٣٤/ ٤٦٧) و حديثه عن سمرة صحيح و لو لم يصرح بالسماع لأنه يروي عن كتاب سمرة والرواية عن كتاب: صحيحة ما لم يثبت الجرح فيه والحمد لله۔]

اور جس نے غسل کیا تو غسل کرنا افضل ہے۔“

٥٤١: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَ زَادَ اَحْمَدُ، وَ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ: ((مَنْ حَمَلَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ)). 1

۵۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص میت کو غسل دے تو وہ خود بھی غسل کرے۔“ ابن ماجہ؛ احمد؛ ترمذی اور ابوداؤد نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”جو شخص اسے کندھا دے تو وہ وضو کرے۔“

٥٤٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ: مِنَ الْجَنَابَةِ، وَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمِنَ الْحِجَامَةِ، وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 2

۵۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ چار چیزوں: جنابت، جمعہ کے دن، سینگی لگوانے اور میت کو غسل دینے، سے غسل کیا کرتے تھے۔

٥٤٣: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ رضي الله عنه اَنَّهٗ اَسْلَمَ، فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ ﷺ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَآءٍ وَسِدْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ 3

۵۴۳: قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اسلام قبول کیا تو نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ پانی میں بیری کے پتے ڈال کر غسل کریں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل ثالث

٥٤٤: عَنْ عِكْرِمَةَ رضي الله عنه قَالَ: اِنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوْا فَقَالُوْا: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! اَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهٗ اَطْهَرُ وَ خَيْرٌ لِمَنِ اغْتَسَلَ، وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ، وَ سَاُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَأَ الْغُسْلُ، كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ، وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ، وَ كَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ، اِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ يَوْمٍ حَارٍّ، وَ عَرِقَ النَّاسُ فِیْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ، حَتّٰى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ اٰذٰى بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الرِّيَاحَ، قَالَ: ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ، فَاغْتَسِلُوْا، وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ اَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ثُمَّ جَآءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ، وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ، وَكُفُوا الْعَمَلَ، وَوُسِعَ مَسْجِدُهُمْ، وَ ذَهَبَ بَعْضُ

1 **صحيح**، رواه ابن ماجه (١٤٦٣) و أحمد (٢/ ٢٧٢ ح ٧٦٧٥) والترمذي (٩٩٣ وقال: حسن) و أبو داود (٣١٦١، ٣١٦٢) [و للحديث طرق و شواهد]۔ 2 **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٤٨ و ٣١٦٠) [وابن خزيمة (٢٥٦) والحاكم (١/ ١٦٣ح ٥٨٢) على شرط الشيخين ووافقه الذهبي.] ☆ مصعب بن شيبة و ثقه الجمهور وحديثه لا ينزل عن درجة الحسن ۔ 3 **صحيح**، رواه الترمذي (٦٠٥ وقال: حسن) و أبو داود (٣٥٥) والنسائي (١/ ١٠٩ ح ١٨٨ وسنده حسن) [و صححه ابن خزيمة (٢٥٤، ٢٥٥) و ابن حبان (٢٣٢) و ابن الجارود (١٤) وغيرهم وللحديث شواهد.]

الَّذِي كَانَ يُؤْذِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۴۴: عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل عراق سے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے عرض کیا: ابن عباس رضی اللہ عنہما! کیا آپ جمعہ کے روز غسل کرنا واجب سمجھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، لیکن پاکیزگی کا باعث اور بہتر ہے، اور جو شخص غسل نہ کرے تو اس پر واجب نہیں، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ غسل کا آغاز کیسے ہوا، لوگ محنت کش تھے، اونی لباس پہنتے تھے، وہ اپنی کمر پر بوجھ اٹھاتے تھے، ان کی مسجد تنگ تھی اور چھت اونچی نہیں تھی، بس وہ ایک چھپر سا تھا، رسول اللہ ﷺ گرمیوں کے دن تشریف لائے تو لوگ اس اونی لباس میں پسینے سے شرابور تھے، حتیٰ کہ ان سے بو پھیل گئی اور وہ ایک دوسرے کے لیے باعث اذیت بن گئی، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ بو محسوس کی تو فرمایا: ''لوگو! جب یہ (جمعہ کا) دن ہو تو غسل کرو اور جو بہترین تیل اور خوشبو میسر ہو وہ استعمال کرو۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر اللہ نے مال عطا کر دیا تو انہوں نے غیر اونی کپڑے پہن لیے، کام کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ ان کی مسجد کی توسیع کر دی گئی اور ایک دوسرے کو اذیت پہنچانے والی وہ پسینے کی بو جاتی رہی۔

[1] **حسن**، رواه أبو داود (۳۵۳) [وصححه ابن خزيمة (۱۷۵۵) و الحاكم على شرط البخاري (۱/ ۲۸۰، ۲۸۱) ووافقه الذهبي (!) و حسنه الحافظ في فتح الباري (۲/ ۳۶۲)]۔

بَابُ الْحَيْضِ

حیض کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٤٥: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: اِنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا، وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِى الْبُيُوْتِ، فَسَأَلَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ النَّبِيَّ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ﴾ اَلْآيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ)) فَبَلَغَ ذَالِكَ الْيَهُوْدَ، فَقَالُوْا: مَا يُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلُ اَنْ يَّدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَيْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ، فَجَآءَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الْيَهُوْدَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا، اَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ؟ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا، فَخَرَجَا، فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَرْسَلَ فِىْ اٰثَارِهِمَا، فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا اَنَّهٗ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۴۵: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہودیوں کا یہ طرز عمل تھا کہ جب ان میں کسی عورت کو حیض آ جاتا تو وہ اس کے ساتھ کھاتے نہ انہیں گھر میں ساتھ رکھتے، پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''وہ آپ سے حیض کے بارے میں مسئلہ دریافت کرتے ہیں۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جماع کے علاوہ سب کچھ کرو۔'' چنانچہ یہودیوں کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے کہا یہ آدمی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کیا چاہتا ہے یہ تمام معاملات میں ہماری مخالفت ہی کرتا ہے۔ چنانچہ اُسید بن حُضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما حاضر خدمت ہوئے تو انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہودی یہ یہ کہتے ہیں، کیا ہم ان سے (حالت حیض میں) جماع نہ کریں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا، حتیٰ کہ ان دونوں نے خیال کیا کہ آپ ان دونوں پر ناراض ہو گئے ہیں، پس وہ وہاں سے چل دیے، انہیں دودھ کا ہدیہ ملا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا گیا تھا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو ان کے پیچھے بھیجا اور انہیں دودھ پلایا جس سے انہوں نے پہچان لیا کہ آپ ان پر ناراض نہیں۔

٥٤٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ، وَّكِلَانَا جُنُبٌ، وَكَانَ يَأْمُرُنِىْ، فَاَتَّزِرُ، فَيُبَاشِرُنِىْ وَاَنَا حَائِضٌ، وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهٗ اِلَىَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَاَغْسِلُهٗ، وَاَنَا حَائِضٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے، جبکہ ہم دونوں جنبی ہوتے تھے، آپ مجھے حکم دیتے تو میں ازار پہن لیتی، پھر آپ میرے ساتھ لیٹ جاتے جبکہ میں حیض سے ہوتی، آپ اعتکاف کی حالت میں اپنا سر

---

[1] رواہ مسلم (١٦/ ٣٠٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٩۔٣٠١) و مسلم (١/ ٢٩٣)۔

مبارک میری طرف کر دیتے، تو میں اسے دھو دیتی حالانکہ میں حیض سے ہوتی تھی۔

٥٤٧: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ، فَيَشْرَبُ، وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ، وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۵۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں حالت حیض میں کوئی چیز پیتی پھر میں اسے نبی ﷺ کو دے دیتی تو آپ اسی جگہ اپنا منہ لگاتے، جہاں میں نے منہ لگایا تھا۔ اور میں ہڈی والی بوٹی کھاتی جبکہ میں حیض سے ہوتی تھی، پھر میں اسے نبی ﷺ کو دے دیتی تو آپ اسی جگہ منہ لگاتے جہاں میرا منہ لگا تھا۔

٥٤٨: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَّكِئُ فِيْ حِجْرِيْ وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۵۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ میری گود میں ٹیک لگاتے، اور قرآن حکیم کی تلاوت فرماتے حالانکہ میں اس وقت مخصوص ایام میں ہوتی تھی۔

٥٤٩: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ)) فَقُلْتُ: اِنِّيْ حَائِضٌ، فَقَالَ: ((اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۵۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: ”مجھے مسجد سے چٹائی پکڑا دو۔“ میں نے عرض کیا، میں حیض سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں۔“

٥٥٠: وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ مِرْطٍ، بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ، وَاَنَا حَائِضٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۵۵۰: میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک اونی چادر میں نماز پڑھا کرتے تھے، اس کا کچھ حصہ مجھ پر ہوتا اور کچھ آپ پر ہوتا، جبکہ میں حیض سے تھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٥١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَتٰى حَائِضًا، اَوِ امْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا، اَوْ كَاهِنًا، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا: ((فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ، فَقَدْ كَفَرَ)) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَكِيْمِ الْاَثْرَمِ، عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ. ❺

۵۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے حائضہ سے جماع کیا یا عورت سے لواطت کی یا وہ

---

❶ رواه مسلم (١٤/ ٣٠٠)۔ ❷ متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٧) و مسلم (١٥/ ٣٠١)۔

❸ رواه مسلم (١١/ ٢٩٨)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٩) و مسلم (٢٧٣/ ٥١٣)۔

❺ **حسن**، رواه الترمذي (١٣٥) و ابن ماجه (٦٣٩) والدارمي (١/ ٢٦٠ ح ١١٤١) [و أعلّ بما لا يقدح]۔

کسی کاہن کے پاس گیا تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کی گئی شریعت کا انکار کر دیا۔'' ترمذی؛ ابن ماجہ؛ دارمی۔

اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں ہے: ''اگر اس نے اس (کاہن کی) بات کو سچا جانا تو بلاشبہ اس نے کفر کیا۔'' امام ترمذی نے فرمایا: ہم یہ حدیث صرف حکیم الاثرم عن ابی تمیمہ عن ابی ہریرہ کی سند سے جانتے ہیں۔

۵۵۲: وَعَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا يَحِلُّ لِيْ مِنَ امْرَأَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: ((مَافَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ اَفْضَلُ)) رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ. [1]

۵۵۲: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جب میری اہلیہ حالت حیض میں ہو تو اس کی کیا چیز میرے لیے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو چیز ازار سے اوپر ہے، لیکن اس سے بھی بچنا افضل ہے۔'' رزین نے اسے روایت کیا اور محی السنہ نے فرمایا: اس کی اسناد قوی نہیں۔

۵۵۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ، وَهِيَ حَائِضٌ، فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۵۵۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی اپنی اہلیہ سے ایام حیض میں مجامعت کرے تو وہ نصف دینار صدقہ کرے۔''

۵۵۴: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ، فَدِيْنَارٌ، وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ، فَنِصْفُ دِيْنَارٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب (حیض کا) خون سرخ ہو تو (جماع کرنے کی صورت میں) ایک دینار اور جب خون زرد ہو تو نصف دینار۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۵۵: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَا يَحِلُّ لِيْ مِنِ امْرَأَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَشُدُّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا، ثُمَّ شَأْنُكَ بِأَعْلَاهَا)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا. [4]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه رزين (لم أجده) [وأبو داود (٢١٣)] وانظر مصابيح السنة (١/ ٢٤٦ ح ٣٨٥) لقول محيي السنة البغوي رحمه الله ـ ☆ عبدالرحمٰن بن عائذ: لم يدرك معاذ بن جبل رضي الله عنه (وانظر جامع التحصيل ص ٢٢٣)ـ [2] **ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٦) و أبو داود (٢٦٦) والنسائي (١/ ١٥٣ ح ٢٩٠) والدارمي (١/ ٢٥٤ ح ١١١٠ـ١١١٢) و ابن ماجه (٦٤٠) [و صححه الحاكم (١/ ١٧١ ، ١٧٢) ووافقه الذهبي ـ] ☆ خصيف ضعيف ضعفه الجمهور و شريك القاضي مدلس و عنعن و أسانيد هذا الحديث كلها ضعيفة معلولة ـ [3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٧) [والبيهقي (١/ ٣١٦، ٣١٧) و ابن ماجه (٦٥٠)] ☆ فيه عبد الكريم أبو أمية كما فى النكت الظراف (٥/ ٢٤٨ ح ٦٤٩١) والسنن الكبرى للبيهقي وغيرهما وهو ضعيف ـ [4] **حسن**، رواه مالك (١/ ٥٧ ح ١٢٢) والدارمي (١/ ٢٤١ ح ١٠٣٧) ☆ السند مرسل وله شاهد عند أبي داود (٢١٢) وسنده حسن ـ

۵۵۵۔ زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے عرض کیا: جب میری اہلیہ حالت حیض میں ہوتو اس کی کیا چیز میرے لیے حلال ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا ازار کس کر باندھ، پھر اس سے اوپر کا حصہ تیرے لیے حلال ہے۔'' مالک اور دارمی نے مرسل روایت کیا ہے۔

٥٥٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيْرِ، فَلَمْ نَقْرُبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتّٰى نَطْهُرَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب مجھے حیض آتا تو میں بستر سے چٹائی پر آ جاتی، اور جب تک ہم پاک نہ ہو جاتیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہ جاتیں۔

[1] إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٢٧١) ☆ أبو اليمان الرحال: مستور و أم ذرة: مجهولة الحال۔

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

۵۵۷: عَنْ عَآئِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ، فَلَا اَطْهُرُ، اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ؟ فَقَالَ: ((لَا، اِنَّمَا ذَالِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِحَيْضٍ، فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ، وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ، ثُمَّ صَلِّيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، فاطمہ بنت ابی حبیش نبی ﷺ کی خدمت میں آئیں اور انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں استحاضہ کی مریض ہوں، میں پاک نہیں رہتی، کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، وہ تو ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں، پس جب تمہیں حیض آئے تو نماز چھوڑ دو، اور جب وہ جاتا رہے تو خون صاف کر (یعنی غسل کر) اور پھر نماز پڑھ۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

۵۵۸: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ رضي الله عنها اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ، فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ، فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ، فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ، فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ، فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۵۵۸: عروہ بن زبیر رحمہ اللہ علیہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں استحاضہ کا مرض تھا، نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: ''جب حیض کا خون ہوگا تو وہ سیاہ رنگ کا ہوگا اور وہ آسانی سے پہنچانا جاتا ہے، جب وہ ہو تو نماز نہ پڑھ اور جب دوسرا (خون) ہو تو پھر وضو کر اور نماز پڑھ، وہ تو محض رگ کا خون ہے۔''

۵۵۹: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اِنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُّصِيْبَهَا الَّذِيْ اَصَابَهَا، فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ، فَلْتَغْتَسِلْ، ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ. [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٨) و مسلم (٦٢/ ٣٣٣)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٨٦) والنسائي (١/ ١٨٥ ح ٣٦٢) [و صححه ابن حبان (الإحسان: ١٣٤٥) والحاكم (١/ ١٧٤) على شرط مسلم ووافقه الذهبي] ☆ الزهري مدلس وعنعن۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه مالك (١/ ٦٢ ح ١٣٣) و أبو داود (٢٧٤) والدارمي (١/ ٢٠٠ ح ٧٨٦) والنسائي (١/ ١١٩، ١٢٠ ح ٢٠٩) ☆ سليمان بن يسار لم يسمعه من أم سلمة رضي الله عنها بل أخبره رجل به و الرجل مجهول وحديث مسلم (٣٣٣) يغني عنه۔

۵۵۹: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک عورت کو استحاضہ کا خون آتا تھا، ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے چاہیے کہ اس مرض میں مبتلا ہونے سے پہلے، اسے مہینے میں جتنے دن حیض کا خون آتا تھا، انہیں شمار کر کے اتنے دن مہینے میں نماز چھوڑ دے، اور جب وہ دن گزر جائیں تو وہ غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے اور پھر نماز پڑھے۔'' مالک؛ ابوداود؛ دارمی؛ جبکہ نسائی نے بھی اسی معنی میں روایت کیا ہے۔

٥٦٠: وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ. قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: جَدُّ عَدِيٍّ اسْمُهُ دِيْنَارٌ. عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: ((تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ، وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلوٰةٍ، وَتَصُومُ، وَتُصَلِّي)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ [1]

۵٦۰: عدی بن ثابت اپنے باپ سے اور وہ اس (عدی) کے دادا سے روایت کرتے ہیں، یحییٰ بن معین نے کہا: عدی کے دادا کا نام دینار ہے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ میں مبتلا عورت کے بارے میں فرمایا: ''وہ اپنے ایام حیض کا لحاظ رکھتے ہوئے اتنے دن نماز نہ پڑھے، پھر وہ غسل کرے، اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ اور وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔''

٥٦١: وَعَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَسْتَفْتِيْهِ وَأُخْبِرُهُ، فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضی اللہ عنہا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً، فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا؟ قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلَاةَ وَ الصِّيَامَ، قَالَ: ((أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ، فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ)) قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَالِكَ، قَالَ: ((فَتَلَجَّمِي)) قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَالِكَ، قَالَ: ((فَاتَّخِذِي ثَوْبًا)) قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَالِكَ، إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ، أَيَّهُمَا صَنَعْتِ أَجْزَأَ عَنْكِ مِنَ الْآخَرِ، وَإِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ)) قَالَ لَهَا: ((إِنَّمَا هٰذِهِ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ، فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللّٰهِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي، حَتّٰى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي ثَلَاثًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً، أَوْ أَرْبَعًا وَ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً، وَأَيَّامَهَا، وَصُوْمِي، فَإِنَّ ذٰلِكِ يُجْزِئُكِ، وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ، مِيقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ، وَإِنْ قَوِيْتِ عَلٰى أَنْ تُؤَخِّرِيْنَ الظُّهْرَ وَ تُعَجِّلِيْنَ الْعَصْرَ، فَتَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ، وَ تُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَ تُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَ تَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، فَافْعَلِي، وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِي، وَصُوْمِي إِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذٰلِكِ)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَهٰذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [2]

۵٦١: حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، مجھے نہایت شدید قسم کا مرضِ استحاضہ تھا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تا کہ آپ کو اس کے متعلق بتاؤں اور مسئلہ دریافت کروں، چنانچہ میں نے انہیں اپنی بہن زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر پایا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے شدید قسم کا استحاضہ لاحق ہے، آپ اس بارے میں مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ اس نے تو مجھے نماز روزے سے

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٢٦، ١٢٧) و أبو داود (٢٩٧)۔[و ابن ماجه:٦٢٥] ☆أبو اليقظان عثمان بن عمير ضعيف مدلس مختلط، غال فى التشيع (وانظر الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين ص:١٠٥) ووالد عدي بن ثابت: مجهول الحال.

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٤٣٩ ح ٢٨٠٢٢) و أبو داود (٢٨٧) والترمذي (١٢٨ وقال: حسن صحيح) [وابن ماجه: ٦٢٢، ٦٢٧] ☆ عبد الله بن محمد بن عقيل: ضعيف على الراجح، تقدم (٤١٤)۔

روک رکھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں روئی استعمال کرنے کا مشورہ دیتا ہوں، کیونکہ وہ خون روک دے گی۔“ انہوں نے عرض کیا: وہ اس سے کہیں زیادہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو پھر لنگوٹ کس لے۔“ انہوں نے عرض کیا، وہ اس سے بھی کہیں زیادہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر لنگوٹ کے نیچے کوئی کپڑا رکھ لے۔“ انہوں نے عرض کیا، معاملہ اس سے زیادہ شدید ہے، میں تو پانی کی طرح خون بہاتی ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں دو امور کا حکم دیتا ہوں، تم نے ان میں سے جو بھی کر لیا، وہ دوسرے سے کفایت کر جائے گا، اور اگر تم دونوں کی طاقت رکھو تو پھر تم (اپنی حالت کے متعلق) بہتر جانتی ہو۔“ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ”یہ تو ایک شیطانی بیماری ہے، تم معمول کے مطابق چھ یا سات دن تک اپنے آپ کو حائضہ تصور کر لیا کرو، پھر غسل کرو حتیٰ کہ جب تم سمجھو کہ تم پاک صاف ہو گئی ہو تو تئیس یا چوبیس دن نماز پڑھو اور روزہ رکھو، یہ تمہارے لیے کافی ہو گا، اور تم ہر ماہ اسی طرح کیا کرو جس طرح حیض والی عورتیں اپنے مخصوص ایام میں اور اس سے پاک ہونے کے بعد کرتی ہیں، اور اگر تم یہ طاقت رکھو کہ نماز ظہر کو مؤخر کر لو اور نماز عصر کی جلدی کر لو، پھر غسل کر کے ظہر و عصر کو اکٹھا پڑھ لو، اسی طرح مغرب کو مؤخر کر لو اور عشاء کو پہلے کر لو، پھر غسل کر کے دونوں نمازیں اکٹھی پڑھ لو، پس ایسے کیا کرو، اور نماز فجر کے لیے غسل کرو، اور روزہ رکھو، اگر تم ایسا کر سکو تو کرو۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اور دونوں امور میں سے مجھے یہ (غسل کر کے نماز جمع کرنا) زیادہ پسندیدہ ہے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٦٢: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَيْشٍ رضی اللہ عنہا اُسْتُحِيْضَتْ مُنْذُكَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! اِنَّ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ، لِتَجْلِسْ فِي مِرْكَنٍ، فَاِذَا رَأَتْ صُفَارَةً فَوْقَ الْمَآءِ، فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ غُسْلًا وَّاحِدًا، وَّتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَ الْعِشَآءِ غُسْلًا وَّاحِدًا، وَّتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَّاحِدًا، وَّتَوَضَّأُ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۶۲: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا اتنی مدت سے استحاضہ میں مبتلا ہے، اور اس نے اس دوران نماز نہیں پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سبحان اللہ! یہ (استحاضہ) شیطان کی طرف سے ہے، وہ ایک برتن میں بیٹھے، اگر وہ پانی کے اوپر زردی دیکھے تو وہ ظہر و عصر کے لیے ایک غسل کرے، مغرب و عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور فجر کے لیے ایک غسل کرے اور ان کے مابین (ظہر و عصر کے غسل کے مابین) وضو کر لے۔“

٥٦٣: وَقَالَ: رَوٰی مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ، اَمَرَهَا اَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ. [2]

۵۶۳: اور اس نے کہا کہ مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، جب اس کے لیے غسل کرنا مشکل ہو گیا تو آپ نے اسے دو نمازیں اکٹھی پڑھنے کا حکم فرمایا۔

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٩٦) [وصححه الحاكم على شرط مسلم (١/ ١٧٤) ووافقه الذهبي-] ☆ الزهري عنعن- [2] **صحيح**، رواه [الدارمي (١/ ٢٢١ ح ٩٠٨ وسنده حسن) والطحاوي في معاني الآثار (١/ ١٠١، ١٠٢)]-



كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

الفصل الأول　فصل اول

٥٦٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کبیرہ گناہوں سے بچا جائے تو پانچ نمازیں، جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک ہونے والے صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہیں۔''

٥٦٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ؟)) قَالُوْا: لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ، قَالَ ((فَذَالِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا)). [2]

۵۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر تم میں سے کسی شخص کے گھر کے سامنے نہر ہو اور وہ ہر روز اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہ جائے گی؟'' صحابہ نے عرض کیا، اس کے جسم پر کوئی میل باقی نہیں رہے گی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے، اللہ ان کے ذریعے خطائیں مٹا دیتا ہے۔''

٥٦٦: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنَ امْرَاَةٍ قُبْلَةً، فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلِيْ هٰذَا؟ قَالَ: ((لِجَمِيْعِ اُمَّتِيْ كُلِّهِمْ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((لِّمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۶۶: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے کسی عورت کا بوسہ لے لیا پھر اس نے آ کر نبی ﷺ کو بتایا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''دن کے دونوں اطراف اور رات کی چند ساعتوں میں نماز پڑھا کریں، یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔'' اس آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ میرے لیے خاص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری ساری امت کے لیے ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''جس نے میری امت میں سے اس پر عمل کیا۔''

---

[1] رواه مسلم (١٦/ ٢٣٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٨) و مسلم (٢٨٣/ ٦٦٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٦) و مسلم (٤٢/ ٢٧٦٣)۔

٥٦٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ، قَالَ: وَلَمْ يَسْئَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ، فَصَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ ﷺ الصَّلٰوةَ، قَامَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا، فَاَقِمْ فِیَّ كِتَابَ اللّٰهِ، قَالَ: ((**اَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟**)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((**فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ، اَوْحَدَّكَ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی آیا، اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں موجب حدوالا عمل کر بیٹھا ہوں، لہٰذا آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے اس سے اس (عمل) کے متعلق کچھ دریافت نہ کیا، اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا، تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جب نبی ﷺ نماز ادا کر چکے تو وہ آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! میں (نے ایسا کام کیا ہے کہ) حد کو پہنچ چکا ہوں، لہٰذا آپ میرے متعلق اللہ کا حکم نافذ فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟“ اس نے عرض کیا، جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے تمہارے گناہ یا تمہاری حد کو معاف فرما دیا۔“

٥٦٨: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی؟ قَالَ: ((**اَلصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا**)) قُلْتُ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ: ((**بِرُّ الْوَالِدَيْنِ**)) قُلْتُ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ: ((**اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ**)) قَالَ: حَدَّثَنِیْ بِهِنَّ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِیْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۶۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وقت پر نماز ادا کرنا۔“ میں نے عرض کیا، پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”والدین سے اچھا سلوک کرنا۔“ میں نے عرض کیا، پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔“ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ نے مجھے یہ باتیں بتائیں، اگر میں مزید دریافت کرتا تو آپ مجھے اور زیادہ بتاتے۔

٥٦٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۶۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”(مومن) بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

٥٧٠: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی، مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْئَهُنَّ، وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ، وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ، كَانَ لَهٗ عَلَی اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ، وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَی اللّٰهِ عَهْدٌ، اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ، وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ**)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَرَوٰی مَالِكٌ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَهٗ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٢٣) و مسلم (٤٤/ ٢٧٦٤)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٧) و مسلم (١٣٩/ ٨٥)۔ [3] رواه مسلم (١٣٤/ ٨٢)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٣١٧ ح ٢٣٠٨٠) و أبوداود (١٤٢٠) و مالك (١/ ١٢٣ ح ٢٦٧) والنسائي (١/ ٢٣٠ ح ٤٦٢) [وابن ماجه (١٤٠١) و صححه ابن حبان (٢٥٢، ٢٥٣)]۔

۵۷۰: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جس شخص نے ان کے لیے اچھی طرح وضو کیا، انہیں ان کے وقت پر ادا کیا، اور ان کے رکوع و خشوع کو مکمل کیا تو اللہ کا اس کے لیے عہد ہے کہ وہ اسے معاف فرما دے گا اور جس نے ایسے نہ کیا تو اس سے اللہ کا کوئی عہد نہیں، اگر وہ چاہے تو اسے معاف فرما دے، اور اگر چاہے تو اسے سزا دے۔'' احمد، ابوداؤد۔ جبکہ مالک اور امام نسائی نے بھی اس کی مانند روایت کیا ہے۔

۵۷۱: وَعَنْ اَبِیْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوْا زَكَاةَ اَمْوَالِكُمْ، وَأَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ، تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ [1]

۵۷۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی پانچ (فرض) نمازیں پڑھو، اپنے ماہ (رمضان) کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ دو، اور امیر کی اطاعت کرو تو اس طرح تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

۵۷۲: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِى الْمَضَاجِعِ) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَكَذَا رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ، [2]

۵۷۲: عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہارے بچے سات برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز کے متعلق حکم دو، اور جب وہ دس برس کے ہو جائیں (اور وہ اس میں کوتاہی کریں) تو انہیں اس پر سزا دو، اور ان کے بستر الگ کر دو۔'' ابوداؤد، اور شرح السنہ میں بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۷۳: وَفِی الْمَصَابِيْحِ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رضی اللہ عنہ [3]

۵۷۳: مصابیح میں سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۵۷۴: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا، فَقَدْ كَفَرَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۵۷۴: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے اور ان (منافقین) کے مابین نماز عہد ہے پس جس نے اسے ترک کیا تو اس نے کفر کیا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل ثالث

۵۷۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِیْ

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٥١ ح ٢٢٥١٤) والترمذي (٦١٦ وقال: حسن صحيح) [و صححه الحاكم على شرط مسلم ١/ ٩ ووافقه الذهبي]۔ [2] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٩٥) والبغوي في شرح السنة (٢/ ٤٠٦ ح ٥٠٥)۔
[3] **صحيح**، رواه البغوي فى المصابيح (١/ ٢٥٣ ح ٤٠٠) [وأبو داود (٤٩٤) والترمذي (٤٠٧ وصححه)]
[4] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٣٤٦ ح ٢٣٣٢٥) والترمذي (٢٦٢١ وقال: حسن صحيح غريب۔) والنسائي (١/ ٢٣١، ٢٣٢ ح ٤٦٤) وابن ماجه (١٠٧٩) [وصححه ابن حبان (٢٥٥) والحاكم (١/ ٦، ٧) ووافقه الذهبي]۔

اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ، وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا، فَاَنَا هٰذَا، فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْسَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ، قَالَ: وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ شَيْئًا، وَقَامَ الرَّجُلُ، فَانْطَلَقَ، فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا فَدَعَاهُ، وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ﴾ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! هٰذَالَهُ خَاصَّةً؟ فَقَالَ: ((بَلْ لِّلنَّاسِ كَآفَّةً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۷۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے مدینہ کے دوسرے کنارے ایک عورت سے طبع آزمائی کی، میں نے جماع کے علاوہ اس کے ساتھ سب کچھ کیا، چنانچہ میں حاضر ہوں، آپ میرے متعلق جو چاہیں فیصلہ فرمائیں، عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: اللہ نے تمہاری پردہ پوشی کی تھی کاش کہ تم بھی اپنی پردہ پوشی کرتے، راوی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا، اور وہ آدمی کھڑا ہوا اور چلا گیا، چنانچہ نبی ﷺ نے کسی آدمی کو اس کے پیچھے بھیجا تو اسے بلا کر یہ آیت سنائی: ''دن کے دونوں اطراف اور رات کی چند ساعتوں میں نماز پڑھا کریں، یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں اور یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔'' حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا: اللہ کے نبی! یہ اس کے لیے خاص ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ تمام لوگوں کے لیے ہے۔''

۵۷٦: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ، وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ، فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ، قَالَ: فَجَعَلَ ذَالِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ، قَالَ: فَقَالَ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ!)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ، كَمَا تَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۵۷٦: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ موسم خزاں میں باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دو شاخوں کو پکڑا، راوی نے بیان کیا کہ پتے گرنے لگے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر! میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک مسلمان بندہ اللہ کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس سے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت سے پتے گرتے ہیں۔''

۵۷۷: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا، غَفَرَ اللّٰهُ، مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۵۷۷: زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص حضور قلب سے دو رکعتیں پڑھتا ہے تو اللہ اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔''

۵۷۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، فَقَالَ: ((مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا،

---

[1] رواه مسلم (٤٢/ ٢٧٦٣)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٧٩ ح ٢١٨٨٩) ☆ فيه مزاحم بن معاوية الضبي مجهول الحال وثقه ابن حبان وحده من المتقدمين و للحديث شواهد ضعيفة، انظر تنقيح الرواة (١/ ١٠٠)۔

[3] **حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٩٤ ح ٢٢٠٣٣) [وأبو داود (٩٠٥ مطولاً) وصححه الحاكم على شرط مسلم (١/ ١٣٢) ووافقه الذهبي]۔

كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا ، لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَ اُبَيِّ بْنِ خَلْفٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۵۷۸: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”جس نے نماز کی حفاظت و پابندی کی تو وہ اس شخص کے لیے روز قیامت نور، دلیل اور نجات ہوگی، اور جس نے اس کی حفاظت و پابندی نہ کی تو روز قیامت اس کے لیے نور، دلیل اور نجات نہیں ہوگی اور وہ قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔“

۵۷۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۷۹: عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اعمال میں سے صرف ترک نماز کو کفر تصور کیا کرتے تھے۔

۵۸۰: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ: ((اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَاِنْ قُطِّعْتَ وَ حُرِّقْتَ، وَ لَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا، فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ، وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

۵۸۰: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے خلیل (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے وصیت فرمائی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا خواہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور خواہ تمہیں جلا دیا جائے، اور جان بوجھ کر فرض نماز ترک نہ کرنا، جس نے عمداً اسے ترک کر دیا تو اس سے ذمہ اٹھ گیا، اور شراب نہ پینا کیونکہ وہ تمام برائیوں کی چابی ہے۔“

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ١٦٩ ح ٦٥٧٦) والدارمي (٢/ ٣٠١، ٣٠٢ ح ٢٧٢٤) والبيهقي في شعب الإيمان (٢٨٢٣) ☆ عيسى بن هلال: وثقه الحاكم و الجمهور وهو حسن الحديث (انظر نيل المقصود: ١٣٩٩)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٦٢٢) [وللحديث لون آخر عند الحاكم (١/ ٧ ح ١٢)] [3] **حسن**، رواه ابن ماجه (٤٠٣٤) [و حسنه البوصيري.] ☆ فيه شهر بن حوشب: حسن الحديث و للحديث شواهد۔

بَابُ الْمَوَاقِيْتِ

نماز کے اوقات کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

٥٨١: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ، مَالَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَ وَقْتُ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ، فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ، فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۸۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز ظہر کا وقت، زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جانے اور عصر کا وقت نہ ہونے تک رہتا ہے، اور عصر کا وقت سورج کے زرد ہو جانے سے پہلے تک رہتا ہے، اور مغرب کا وقت شفق (غروب آفتاب کے بعد افق پر جو سرخی ہوتی ہے) کے رہنے تک رہتا ہے، اور عشاء کا وقت نصف شب تک رہتا ہے جبکہ نماز فجر کا وقت طلوع فجر سے طلوع آفتاب سے پہلے تک رہتا ہے، اور جب سورج طلوع ہونے لگے تو پھر نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔''

٥٨٢: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ، فَقَالَ لَهٗ: ((صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ)) يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالاً فَاَذَّنَ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الظُّهْرَ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَآءُ نَقِيَّةٌ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ، فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ اَمَرَهٗ، ((فَاَبْرِدْ بِالظُّهْرِ)) فَاَبْرَدَ بِهَا۔ فَاَنْعَمَ اَنْ يُبْرِدَ بِهَا۔ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، اَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِيْ كَانَ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى الْعِشَآءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاَسْفَرَبِهَا، ثُمَّ قَالَ: ((اَيْنَ السَّآئِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ؟)) فَقَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۸۲: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تم دو دن ہمارے ساتھ نماز پڑھو'' جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے بلال کو حکم فرمایا تو انہوں نے اذان

---

[1] رواہ مسلم (١٧٣ / ٦١٢)۔

[2] رواہ مسلم (١٧٦ / ٦١٣)۔

دی، پھر آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی، پھر آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے عصر کے لیے اقامت کہی جبکہ سورج بلند صاف چمک دار تھا، پھر آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے سورج غروب ہو جانے پر مغرب کے لیے اقامت کہی، اور پھر جب شفق غائب ہوگئی تو آپ نے انہیں نماز عشاء کے لیے اقامت کہنے کا حکم فرمایا، پھر جب فجر طلوع ہوگئی تو آپ نے انہیں نماز فجر کے لیے اقامت کہنے کا حکم فرمایا، دوسرے روز آپ نے انہیں ظہر کو ٹھنڈا کرنے کا حکم فرمایا تو انہوں نے اسے خوب مؤخر کیا، آپ نے عصر پڑھی جبکہ سورج بلند تھا، آپ نے گزشتہ روز سے اسے مؤخر کیا، آپ نے شفق غائب ہو جانے سے پہلے مغرب پڑھی اور تہائی رات گزر جانے کے بعد عشاء پڑھی، اور فجر، طلوع فجر کے روشن ہو جانے پر پڑھی، پھر فرمایا: ''نمازوں کے اوقات معلوم کرنے والا شخص کہاں ہے؟'' تو اس آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری نمازوں کا وقت ان اوقات کے مابین ہے جس کا تم ملاحظہ کر چکے ہو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۸۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَّنِیْ جِبْرِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ، فَصَلّٰى بِیَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَ كَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ، وَصَلّٰى بِیَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهٗ، وَصَلّٰى بِیَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَصَلّٰى بِیَ الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلّٰى بِیَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ، صَلّٰى بِیَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَهٗ، وَصَلّٰى بِیَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَيْهِ، وَصَلّٰى بِیَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِیَ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَصَلّٰى بِیَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ، وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۵۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ کے قریب مجھے دو مرتبہ نماز پڑھائی (ایک مرتبہ) جب سورج تسمہ کے برابر ڈھل گیا تو انہوں نے مجھے ظہر پڑھائی، اور جب ہر چیز کا سایہ اس (چیز) کے مثل ہو گیا تو انہوں نے مجھے عصر پڑھائی، جس وقت روزہ دار افطار کرتا ہے اس وقت مجھے مغرب پڑھائی، اور شفق ختم ہو جانے پر مجھے عشاء پڑھائی، اور جس وقت روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے اس وقت مجھے فجر پڑھائی۔ پس جب اگلا روز ہوا تو انہوں نے مجھے ظہر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس (چیز) کے مثل ہو گیا، اور جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو گیا تو مجھے عصر پڑھائی، اور جس وقت روزہ دار افطار کرتا ہے اس وقت مجھے مغرب پڑھائی، اور تہائی رات گزرنے پر مجھے عشاء پڑھائی، اور صبح روشن ہو جانے پر نماز فجر پڑھائی، پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: محمد! ﷺ یہ آپ سے پہلے انبیا علیہم السلام کا وقت ہے اور نمازوں کا وقت انہی دو اوقات کے مابین ہے۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبوداود (٣٩٣) والترمذي (١٤٩) [و صححه ابن خزيمة (٣٢٥) و ابن الجارود (١٤٩، ١٥٠) والحاكم (١/ ١٩٣)]۔

الفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٨٤: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: اَمَا اِنَّ جِبْرَائِيْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ: اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ: فَقَالَ: سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((نَزَلَ جِبْرَائِيْلُ فَاَمَّنِيْ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ)) يَحْسِبُ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۴: ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے نماز عصر میں کچھ تاخیر کی تو عروہ (بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ) نے انہیں کہا: آگاہ رہو کہ جبریل علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے نماز پڑھی، تو عمر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عروہ! تمہیں پتہ ہونا چاہیے کہ تم کیا کہہ رہے ہو، انہوں نے کہا: میں نے بشیر بن ابی مسعود رحمۃ اللہ علیہ کو بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا میں نے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جبریل علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے میری امامت کرائی، تو میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ (دوسری) نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔'' یوں پانچ دفعہ اپنی انگلیوں پر شمار کیا۔

٥٨٥: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهِ: اَنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِي الصَّلَاةُ، مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهُ، وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ، ثُمَّ كَتَبَ: اَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ اَنْ كَانَ الْفَيْئُ ذِرَاعًا اِلٰى اَنْ يَكُوْنَ ظِلُّ اَحَدِكُمْ مِثْلَهُ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اَوْثَلَاثَةً قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ، وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ، وَالْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ فَمَنْ نَامَ فَلَانَامَتْ عَيْنُهُ، فَمَنْ نَامَ فَلَانَامَتْ عَيْنُهُ، وَالصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۵۸۵: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اپنے امراء کے نام خط لکھا کہ میرے نزدیک تمہارا سب سے اہم کام نماز ہے، جس نے اس کی حفاظت و پابندی کی اس نے اپنے دین کی حفاظت کی، اور جس نے اسے ضائع کیا تو پھر وہ اس کے علاوہ دیگر امور دین کو زیادہ ضائع کرنے والا ہے، پھر آپ نے لکھا کہ نماز ظہر کا وقت یہ ہے کہ سایہ ایک ہاتھ ہو اور یہ اس وقت تک رہتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک کا سایہ اس (آدمی) کے سائے کے برابر ہو جائے، اور نماز عصر کا وقت یہ ہے کہ سورج بلند، سفید اور چمک دار ہو اور اتنا وقت ہو کہ سوار غروب آفتاب سے پہلے دو یا تین فرسخ (تقریباً دس یا پندرہ کلومیٹر) کا فاصلہ طے کر سکے، اور نماز مغرب کا وقت وہ ہے جب سورج غروب ہو جائے، اور نماز عشاء کا وقت شفق ختم ہونے سے شروع ہوتا ہے اور تہائی رات تک رہتا ہے، پس جو شخص سو جائے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٢١) و مسلم (١٦٦/ ٦١٠)۔ [2] صحيح، رواه مالك (١/ ٦، ٧ ح ٥)

☆ السند منقطع وللأثر طرق كثيرة عند مالك وغيره (انظر الموطأ ١/ ٧ وسنده صحيح)۔

تو (اللہ کرے) اس کی آنکھ کو آرام حاصل نہ ہو، جو شخص سو جائے تو اس کی آنکھ کو آرام حاصل نہ ہو، جو سو جائے تو (اللہ کرے) اس کی آنکھ کو آرام حاصل نہ ہو اور صبح کا وقت وہ ہے کہ جب صبح صادق ہو جائے لیکن ستارے ابھی نمایاں ہوں۔

٥٨٦: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ قَدْرُ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ، وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ [1]

٥٨٦: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ موسم گرما میں نماز ظہر اس وقت پڑھتے تھے جب آدمی کا سایہ تین قدم سے پانچ قدم تک ہوتا جبکہ موسم سرما میں سایہ پانچ سے سات قدم تک ہوتا۔

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٠٠) والنسائي (١/ ٢٥٠، ٢٥١ ح ٥٠٤)۔

بَابُ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ

اول وقت نماز پڑھنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٨٧: عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلَى اَبِيْ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ اَبِيْ: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ؟ فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْأُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَنَسِيْتُ مَاقَالَ فِي الْمَغْرِبِ، وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَآءَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا، وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهُ وَيَقْرَأُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَلَا يُبَالِيْ بِتَأْخِيْرِ الْعِشَآءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٥٨٧: سیار بن سلامہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں اور میرے والد ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو میرے والد نے ان سے رسول اللہ ﷺ کی فرض نماز کی کیفیت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ نماز ظہر، جسے تم پہلی نماز کہتے ہو، اس وقت پڑھا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا، آپ نماز عصر پڑھتے تو پھر ہم میں سے کوئی مدینہ کے آخری کنارے واقع اپنی رہائش گاہ پر واپس جاتا تو سورج بالکل سفید اور چمک دار ہوتا تھا، راوی بیان کرتے ہیں، میں مغرب کے بارے میں بھول گیا کہ انہوں نے کیا کہا تھا، اور آپ نماز عشاء جسے تم ((عَتَمَه)) کہتے ہو، کو تاخیر سے پڑھنا پسند فرماتے تھے، آپ اس (نماز عشاء) سے پہلے سو جانا اور اس کے بعد باتیں کرنا، ناپسند فرماتے تھے، اور آپ نماز فجر میں سلام پھیر کر نمازیوں کی طرف رخ فرماتے تو اس وقت ہر نمازی اپنے ساتھ والے نمازی کو پہچان لیتا تھا، اور آپ ساٹھ سے سو آیات تک تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے: آپ ﷺ نماز عشاء کو تہائی رات تک بغیر کسی پرواہ کے مؤخر کر دیا کرتے تھے۔ اور آپ نماز عشاء سے پہلے سونا اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند کیا کرتے تھے۔

٥٨٨: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ، وَالْعِشَآءَ اِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ، وَاِذَا قَلُّوْا اَخَّرَ، وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤١) و مسلم (٢٣٥ / ٦٤٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٥) و مسلم (٢٣٣/ ٦٤٦)۔

۵۸۸: محمد بن عمرو بن حسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ہم نے جابر رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازوں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ نماز ظہر زوال آفتاب کے فوراً بعد جبکہ عصر اس وقت پڑھتے جب سورج خوب روشن اور چمک دار ہوتا، اور مغرب اس وقت پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا، جبکہ عشاء کے بارے میں ایسے تھا کہ جب لوگ زیادہ اکٹھے ہو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی پڑھ لیتے اور جب نمازی کم ہوتے تو اسے تاخیر سے پڑھتے اور فجر کی نماز تاریکی میں پڑھا کرتے تھے۔

۵۸۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ [1]

۵۸۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ظہر پڑھا کرتے تھے تو ہم گرمی سے بچنے کے لیے اپنے کپڑوں پر (سر رکھ کر) سجدہ کیا کرتے تھے۔ بخاری، مسلم، اور مذکورہ الفاظ صحیح بخاری کے ہیں۔

۵۹۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ)). [2]

۵۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب گرمی شدید ہو تو پھر نماز (ظہر) پڑھنے میں تاخیر کرو۔“

۵۹۱: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ بِالظُّهْرِ: ((فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، وَاشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: رَبِّ! اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا، فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ، وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ، وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ: ((فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُوْمِهَا، وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيْرِهَا)). [3]

۵۹۱: ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ظہر کے متعلق بخاری کی روایت میں ہے: ”کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ کی وجہ سے ہے، جہنم نے اپنے رب سے شکایت کرتے ہوئے عرض کیا، میرے رب! میرے بعض حصے نے بعض کو کھالیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس، ایک سانس موسم سرما میں اور ایک سانس موسم گرما میں، لینے کی اجازت فرمائی، تم جو زیادہ گرمی اور زیادہ سردی پاتے ہو وہ اسی وجہ سے ہے۔“ بخاری، مسلم۔

اور بخاری کی روایت میں ہے، ”پس تم جو گرمی کی شدت پاتے ہو تو وہ اس کی گرم ہوا کی وجہ سے ہے، اور تم جو زیادہ سردی پاتے ہو تو وہ اس کی ٹھنڈک کی وجہ سے ہے۔“

۵۹۲: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي الْعَصْرَ، وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ، فَيَاْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، وَبَعْضُ الْعَوَالِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ اَوْ نَحْوِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٢) و مسلم (١٩١ / ٦٢٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٣) و مسلم (١٨٠ / ٦١٥) ٥ حديث أبي سعيد: رواه البخاري (٥٣٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٧) و مسلم (١٨٦ / ٦١٧) كلاهما من حديث أبي هريرة رضي الله عنه، ولحديث أبي سعيد انظر الحديث السابق (٥٩٠)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٠) و مسلم (١٩٢ / ٦٢١)۔

۵۹۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر پڑھا کرتے تھے جبکہ سورج بلند چمک دار ہوتا تھا، جانے والا شخص (نماز عصر مسجد نبوی میں ادا کرنے کے بعد) ''عوالی'' (مدینہ کی ملحقہ بستیوں میں) جاتا تو سورج بلند ہوتا، اور بعض بستیاں مدینہ سے تقریباً چار میل کی مسافت پر تھیں۔

٥٩٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ: يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ، حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتْ، وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۹۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ منافق شخص کی نماز ہے جو بیٹھ کر سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب وہ زرد اور شیطان کے سینگوں کے مابین پہنچنے کے قریب ہو جاتا ہے تو وہ کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارتا ہے اور ان میں اللہ تعالیٰ کا بہت کم ذکر کرتا ہے۔''

٥٩٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الَّذِيْ يَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ، فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهُ وَمَالُهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۹۴: ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کی نماز عصر فوت ہو گئی تو گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔''

٥٩٥: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۵۹۵: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز عصر ترک کر دی تو اس کا عمل ضائع ہو گیا۔''

٥٩٦: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۵۹۶: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب پڑھا کرتے تھے، تو ہم میں سے کوئی واپس جاتا تو وہ اپنے تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھ لیتا تھا۔''

٥٩٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۵۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، صحابہ کرام غروب شفق اور رات کے تہائی اول کے مابین نماز عشاء پڑھا کرتے تھے۔

٥٩٨: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ، فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ، مَا يُعْرَفْنَ

---

[1] رواه مسلم (١٩٥ / ٦٢٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٢) و مسلم (٢٠٠/ ٦٢٦)۔

[3] رواه البخاري (٥٥٣)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٩) و مسلم (٢١٧/ ٦٣٧)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٨٦٤) و مسلم (لم أجده)۔

مِنَ الْغَلَسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۹۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر پڑھتے تو خواتین اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی واپس جاتیں اور وہ تاریکی کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

۵۹۹: وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، تَسَحَّرَا، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا، قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَى الصَّلٰوةِ، فَصَلّٰى، قُلْنَا لِاَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ؟ قَالَ: قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۹۹: قتادہ رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت نے سحری کھائی، پس جب وہ اپنی سحری کھانے سے فارغ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے نماز پڑھائی، ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ان کے سحری کھا کر نماز شروع کرنے کے مابین کتنے وقت کا وقفہ تھا؟ انہوں نے فرمایا: جتنے وقت میں آدمی پچاس آیات کی تلاوت کر لیتا ہے۔

۶۰۰: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((كَيْفَ اَنْتَ اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ۔اَوْ يُؤَخِّرُوْنَ عَنْ وَقْتِهَا۔؟))** قُلْتُ: فَمَا تَاْمُرُنِيْ؟ قَالَ: **((صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا، فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ، فَصَلِّ، فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ))**. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۶۰۰: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم پر ایسے امراء ہوں گے جو نمازیں ضائع کریں گے یا فرمایا: وہ نمازوں کو ان کے وقت سے مؤخر کریں گے تو اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی؟“ میں نے عرض کیا: آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا، اور اگر تم اسے ان کے ساتھ بھی پا لو تو پھر (نماز) پڑھ لو، تو وہ تمہارے لیے بطور نفل ہوگی۔“

۶۰۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ، وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ))**. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۶۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر کی ایک رکعت پالی تو اس نے نماز فجر پالی، اور جس نے غروب آفتاب سے پہلے، نماز عصر کی ایک رکعت پالی تو اس نے نماز عصر پالی۔“

۶۰۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهُ، وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهُ))**. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [5]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٨٦٧) و مسلم (٢٣٢/ ٦٤٥)۔

[2] رواه البخاري (٥٧٦)۔

[3] رواه مسلم (٢٣٨ مختصرًا) [وأبو داود: ٤٣١ واللفظ له]۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٩) و مسلم (١٦٣/ ٦٠٨)۔

[5] رواه البخاري (٥٥٦)۔

۶۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر کی ایک رکعت پالے تو وہ اپنی نماز مکمل کرے، اور جب وہ طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر کی ایک رکعت پالے تو وہ اپنی نماز مکمل کرے۔''

٦٠٣: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً، اَوْنَامَ عَنْهَا، فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((لَّا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کوئی نماز پڑھنا بھول جائے یا وہ اس وقت سو جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے اسے پڑھ لے۔''

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''اس (نماز پڑھ لینے) کے سوا اس کا کوئی اور کفارہ نہیں۔''

٦٠٤: وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ، اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ، فَإِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا، فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ﴾)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۶۰۴: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حالت نیند میں (نماز میں تاخیر ہو جانے پر) کوئی تقصیر و گناہ نہیں، تقصیر تو محض حالت بیداری میں (نماز مؤخر کرنے میں) ہے، جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا وہ اس وقت سو جائے تو جب اسے یاد آئے پڑھ لے۔'' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مجھے یاد کرنے کے لیے نماز پڑھا کرو۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

٦٠٥: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَا عَلِيُّ! ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا: اَلصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ، وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ، وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۶۰۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علی! تین چیزوں میں تاخیر نہ کرنا، ایک نماز جب اس کا وقت آجائے، جنازہ جب تیار ہو جائے اور بیوہ، مطلقہ اور کنواری خاتون (کے نکاح میں) جب تمہیں اس کا کفو مل جائے۔''

٦٠٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ، وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُاللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۶۰۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اول وقت نماز پڑھنا اللہ کی رضامندی اور آخر وقت اللہ کے عفو

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٧) و مسلم (٣١٥/ ٦٨٤)۔ [2] رواه مسلم (٣١١/ ٦٨١)۔

[3] **حسن**، رواه الترمذي (١٧١ و قال: حديث غريب حسن۔) ☆ سعيد بن عبد الله: وثقه الإمام المعتدل العجلي (الذي كان يعد كأحمد و ابن معين) والجمهور و حديثه لا ينزل عن درجة الحسن. و حديث عمر بن علي عن أبيه صححه الحاكم و ابن جرير الطبري. (انظر اتحاف المهرة ١١/ ٥٨٥)۔ [4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (١٧٢) ☆ يعقوب بن الوليد المدني: متهم بالكذب، كذبه أحمد وغيره وحديث ابن عباس ضعيف جدًا، فيه نافع أبو هرمز: متروك۔

درگزر کا باعث ہے۔‘‘

٦٠٧: وَعَنْ أُمِّ فَرْوَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّ الْأَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((**الصَّلَاةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا**)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَا يُرْوَى الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ، وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ. [1]

٦٠٧: ام فروہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ سے افضل عمل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اول وقت میں نماز ادا کرنا۔‘‘ احمد، ترمذی، ابوداود۔

امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث صرف عبداللہ (بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب مدنی) سے مروی ہے، اور وہ محدثین کے ہاں قوی نہیں۔

٦٠٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً لِّوَقْتِهَا الْآخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

٦٠٨: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں صرف دو مرتبہ نماز کو آخر وقت میں پڑھا ہے۔

٦٠٩: وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا يَزَالُ اُمَّتِيْ بِخَيْرٍ**)) اَوْ قَالَ: ((**عَلَى الْفِطْرَةِ مَالَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ اِلٰى اَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

٦٠٩: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میری امت ہمیشہ خیر و بھلائی پر رہے گی۔‘‘ یا فرمایا: ’’فطرت پر رہے گی، جب تک وہ ستارے ظاہر ہونے سے پہلے نماز مغرب پڑھتی رہے گی۔‘‘

٦١٠: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ. [4]

٦١٠: دارمی نے اسے عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٦١١: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [5]

٦١١: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں، نماز عشاء کو تہائی رات یا نصف شب تک مؤخر کرنے کا حکم فرماتا۔‘‘

٦١٢: وَعَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَعْتِمُوْا بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ، فَاِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى**

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٣٧٤، ٣٧٥ ح ٢٧٦٤٤، ٢٧٦٤٥) والترمذي (١٧٠) و أبو داود (٤٢٦) ☆ السند ضعيف وله شواهد صحيحة عند ابن خزيمة (٣٢٧) وغيره۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (١٧٤ وقال: غريب وليس إسناده بمتصل.) [ووصله الحاكم (١/ ١٩٠) و صححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبي، وللحديث شواهد.]۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤١٨) [و صححه ابن خزيمة (٣٣٩) والحاكم على شرط مسلم (١/ ١٩٠، ١٩١) ووافقه الذهبي]۔ [4] **حسن**، رواه الدارمي (١/ ٢٧٥ ح ١٢١٣) [و ابن ماجه (٦٨٩) و صححه ابن خزيمة (٣٤٠) والحديث حسنه البوصيري]۔ [5] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٢٥٠ ح ٧٤٠٦) والترمذي (١٦٧ وقال: حسن صحيح)۔ وابن ماجه (٦٩١)۔

سَائِرِ الْاُمَمِ، وَلَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۶۱۲: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس نماز (یعنی عشاء) کو دیر سے پڑھو، کیونکہ اس کی وجہ سے تمہیں دیگر امتوں پر فضیلت دی گئی ہے، تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔''

٦١٣: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضي الله عنه قَالَ: اَنَا اَعْلَمُ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۶۱۳: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اس نماز یعنی نماز عشاء کے وقت کے بارے میں خوب جانتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیسری رات کے چاند کے غروب ہونے کے وقت اسے پڑھا کرتے تھے۔

٦١٤: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ، فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ: ((فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ)). [3]

۶۱۴: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز فجر، روشن ہو جانے پر پڑھو کیونکہ وہ زیادہ باعث اجر ہے۔'' ترمذی؛ ابوداود؛ دارمی؛ نسائی میں یہ الفاظ نہیں: ''کہ وہ زیادہ باعث اجر ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦١٥: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ يُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ، فَنَاْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۶۱۵: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر ادا کرتے، پھر اونٹ نحر کیا جاتا، اس کے دس حصے کیے جاتے، پھر اسے پکایا جاتا تو ہم غروب آفتاب سے پہلے پکا ہوا گوشت کھا لیتے تھے۔

٦١٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم صَلٰوةَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ، فَخَرَجَ اِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهٗ، فَلَا نَدْرِيْ اَشَيْءٌ شَغَلَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ اَوْ غَيْرُ ذَالِكَ؟ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ: ((اِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَّا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ، وَلَوْلَا اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ)) ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ، فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٢١)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤١٩) والدارمي (١/ ٢٧٥ ح ١٢١٤) [والترمذي (١٦٥) والنسائي (١/ ٢٦٤، ٢٦٥ ح ٥٣٠]۔

[3] **صحيح**، رواه الترمذي (١٥٤ وقال: حسن صحيح ـ) و أبو داود (٤٢٤) والدارمي (١/ ٢٧٧ ح ١٢٢٠) والنسائي (١/ ٢٧٢ ح ٥٤٩، ٥٥٠) [وابن ماجه (٦٧٢) و صححه ابن حبان (٢٦٣)]۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٨٥) و مسلم (١٩٨/ ٦٢٥)۔

[5] رواه مسلم (٢٢٠/ ٦٣٩)۔

۶۱۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک رات ہم نماز عشاء کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے، پس آپ تہائی رات گزر جانے یا اس کے بعد تشریف لائے، ہم نہیں جانتے کہ کسی کام نے آپ کو اپنے اہل خانہ میں مصروف رکھا یا اس کے علاوہ کوئی کام تھا، پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے حجرہ سے) باہر تشریف لائے تو فرمایا: ''تم نماز کا انتظار کر رہے ہو، تمہارے علاوہ کوئی اہل دین اس کا انتظار نہیں کر رہا، اگر امت کے لیے گراں نہ ہوتا میں انہیں اسی وقت نماز پڑھاتا۔'' پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔

٦١٧: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّى الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِنْ صَلٰوتِكُمْ، وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلٰوتِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلٰوةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۶۱۷: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نمازوں کے اوقات کے مطابق ہی نمازیں پڑھا کرتے تھے، لیکن آپ نماز عشاء تمہاری نماز سے کچھ تاخیر سے پڑھا کرتے تھے، اور آپ نماز ہلکی پڑھایا کرتے تھے۔

٦١٨: وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَاةَ الْعَتَمَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى مَضٰى نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: ((**خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ**)) فَاَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا، فَقَالَ: ((**اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَاَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِىْ صَلَاةٍ مَاانْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ، وَلَوْ لَا ضُعْفُ الضَّعِيْفِ وَسَقْمُ السَّقِيْمِ، لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ [2]

۶۱۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء پڑھنے کا ارادہ کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً نصف شب گزر جانے کے بعد تشریف لائے تو فرمایا: ''اپنی جگہ پر بیٹھے رہو۔'' چنانچہ ہم اپنی جگہ پر بیٹھ گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک لوگ نماز پڑھ کر سو چکے، اور جب کہ تم اس وقت تک نماز ہی میں رہو گے جب تک تم نماز کے انتظار میں رہو گے اور اگر ضعیف کے ضعف، بیمار کی بیماری کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس نماز کو نصف شب تک مؤخر کرتا۔''

٦١٩: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ، وَاَنْتُمْ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ [3]

۶۱۹: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نماز ظہر جلد پڑھنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ سخت تھے اور نماز عصر جلدی پڑھنے میں تم ان سے زیادہ سخت ہو۔''

٦٢٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ، وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ. رَوَاهُ النَّسَائِىُّ [4]

۶۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ گرمی ہوتی تو آپ نماز (ظہر) دیر سے پڑھتے اور جب سردی

---

[1] رواه مسلم (٢٢٧/ ٦٤٣)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أبوداود (٤٢٢) و النسائي (١/ ٢٦٨ ح ٥٣٩) [وابن ماجه (٦٩٣) و صححه ابن خزيمة (٣٤٥)]۔

[3] **صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٢٨٩ ح ٢٧٠١١) والترمذي (١٦١ وقال: حسن)۔

[4] **صحيح**، رواه النسائي (١/ ٢٤٨ ح ٥٠٠) [والبخاري: ٩٠٦]۔

ہوتی تو جلدی فرماتے تھے۔

٦٢١: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ بَعْدِيْ أُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ عَنِ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُصَلِّيْ مَعَهُمْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۶۲۱: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''میرے بعد تمہارے کچھ ایسے امراء ہوں گے کہ چند چیزیں انہیں وقت پر نماز پڑھنے سے غافل کر دیں گی حتیٰ کہ اس کا وقت گزر جائے گا چنانچہ (جب یہ صورت حال ہو تو) تم نمازیں وقت پر ادا کرنا۔'' کسی شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں ان کے ساتھ بھی پڑھ لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔''

٦٢٢: وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِيْ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ، فَهِيَ لَكُمْ، وَهِيَ عَلَيْهِمْ، فَصَلُّوْا مَعَهُمْ مَا صَلُّوا الْقِبْلَةَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۶۲۲: قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد تمہارے کچھ ایسے حکمران ہوں گے جو نمازیں دیر سے پڑھیں گے، چنانچہ وہ تمہارے لیے باعث ثواب اور ان کے لیے موجب گناہ ہونگی، پس جب تک وہ قبلہ رخ نمازیں پڑھتے رہیں تو تم ان کے ساتھ نماز پڑھو۔''

٦٢٣: وَعَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ، فَقَالَ: إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ، وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرٰى، وَيُصَلِّيْ لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ، وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ: الصَّلٰوةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ، فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ، وَإِذَا أَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۶۲۳: عبیداللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جبکہ وہ محصور تھے، تو انہوں نے کہا: آپ امیر المومنین ہیں اور آپ پریشانی میں مبتلا ہیں، جبکہ فتنے کا سرغنہ ہمیں نماز پڑھاتا ہے، اور ہم اسے گناہ سمجھتے ہیں، انہوں (عثمان رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: نماز مسلمانوں کا بہترین عمل ہے، جب لوگ اچھا کام کریں، تو تم بھی ان کے ساتھ مل کر اچھا کرو، اور جب وہ برا کریں تو تم ان کی برائی سے دور رہو۔

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٣٣) [وابن ماجه: ١٢٥٧]۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبوداود (٤٣٤) ☆ فيه صالح بن عبيد مجهول الحال و ثقه ابن حبان وحده و حديث البخاري (٦٩٤) يغني عنه۔

[3] رواه البخاري (٦٩٥)۔

بَابُ فَضَائِلِ الصَّلٰوةِ

فضائل نماز کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

٦٢٤: عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا)) يَعْنِى الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۶۲۴: عمارہ بن رُوَیبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے یعنی فجر اور نماز عصر پڑھے تو وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔''

٦٢٥: وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). [2] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۶۲۵: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں (فجر و عصر) پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

٦٢٦: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ۔ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ۔ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِىْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنٰهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَاَتَيْنٰهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۶۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات اور دن کے وقت فرشتے یکے بعد دیگرے تمہارے پاس آتے رہتے ہیں اور وہ نماز فجر اور نماز عصر میں اکٹھے ہوتے ہیں، پھر وہ فرشتے، جنہوں نے تمہارے ہاں رات بسر کی ہوتی ہے، اوپر چڑھتے ہیں، ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان کے متعلق بہتر جانتا ہے، تم نے میرے بندوں کو کس حال (یعنی آخری عمل) پر چھوڑ کر آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں، جب ہم ان کے پاس سے آئے تو وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، اور جب ان کے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے''۔

٦٢٧: وَعَنْ جُنْدُبٍ الْقَسْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ، فَهُوَ فِىْ ذِمَّةِ اللّٰهِ، فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَىْءٍ، فَاِنَّهٗ مَنْ يَّطْلُبُهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَىْءٍ يُّدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ)) رَوَاهُ

---

[1] رواه مسلم (٢١٣/ ٦٣٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٤) و مسلم (٢١٥/ ٦٣٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٥) و مسلم (٢١٠/ ٦٣٢)۔

مُسْلِمٌ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ: اَلْقُشَيْرِيُّ بَدَلَ الْقَسْرِيِّ. 1

۶۲۷: جندب قسری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نماز فجر پڑھ لیتا ہے تو وہ اللہ کے عہد و امان میں آ جاتا ہے، چنانچہ تم ایسا کوئی کام نہ کرنا جس کی وجہ سے اللہ اپنے عہد و امان کے بارے میں تمہارا مؤاخذہ کرے، کیونکہ وہ اپنے عہد و امان کے بارے میں جس شخص سے مؤاخذہ کرے گا تو وہ اسے پکڑ کر اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔

اور مصابیح کے بعض نسخوں میں القسری کے بجائے القشیری مذکور ہے۔

٦٢٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ، لَاسْتَهَمُوْا، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ، لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ 2

۶۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر لوگ اذان اور صف اول کی فضیلت کے بارے میں جان لیں پھر اگر انہیں اس کے حصول کے لیے قرعہ اندازی کرنی پڑے تو وہ ضرور قرعہ اندازی کریں، اور اگر وہ نماز کے لیے جلدی آنے کی فضیلت کے بارے میں جان لیں تو وہ اس کی طرف ضرور سبقت حاصل کریں، اور اگر انہیں نماز عشاء اور نماز فجر کی اہمیت کا پتہ چل جائے تو وہ انہیں پڑھنے کے لیے ضرور (مسجد میں) آئیں خواہ انہیں سرین یا پاؤں اور گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔''

٦٢٩: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَآءِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا، لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ 3

۶۲۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز فجر اور نماز عشاء منافقوں پر سب سے زیادہ بھاری نمازیں ہیں، لیکن اگر انہیں ان کے اجر و ثواب کا پتہ چل جائے تو وہ انہیں پڑھنے کے لیے ضرور (مسجد میں) آئیں، خواہ انہیں سرین یا پاؤں اور گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔''

٦٣٠: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ صَلَّى الْعِشَآءَ فِيْ جَمَاعَةٍ، فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ، فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ 4

۶۳۰: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز عشاء باجماعت ادا کی تو گویا اس نے نصف شب قیام کیا اور جس نے نماز صبح باجماعت ادا کی تو گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔''

٦٣١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْمَغْرِبِ)) قَالَ: وَتَقُوْلُ الْاَعْرَابُ: هِيَ الْعِشَآءُ. 5

۶۳۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دیہاتی لوگ، تمہاری نماز مغرب کے نام کے بارے میں، تم پر

1 رواه مسلم (٢٦١/ ٦٥٧)۔ 2 متفق عليه، رواه البخاري (٦١٥) و مسلم (١٢٩/ ٤٣٧)۔

3 متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٧) و مسلم (٢٥٢/ ٦٥١)۔

4 رواه مسلم (٢٦٠/ ٦٥٦)۔ 5 **صحيح**، رواه مسلم (لم أجده) [و رواه البخاري (٥٦٣) من حديث عبدالله بن مغفل رضي الله عنه به، و كذا في مصابيح السنة (٤٣٨)]۔

غالب نہ آ جائیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں: دیہاتی اسے عشاء کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

٦٣٢: وَقَالَ: ((لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْعِشَآءِ، فَاِنَّهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَآءُ، فَاِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۶۳۲: اور فرمایا: ''دیہاتی لوگ، تمہاری نماز عشاء کے نام کے بارے میں تم پر غالب نہ آ جائیں، کیونکہ اس کا نام تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں عشاء ہے، کیونکہ وہ اونٹوں کا دودھ دھونے کی وجہ سے اسے عتمہ کہتے ہیں۔''

٦٣٣: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: ((حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى: صَلٰوةِ الْعَصْرِ، مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۶۳۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خندق کے روز فرمایا: ''انہوں نے ہمیں نماز عصر سے روک دیا، اللہ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٦٣٤: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلَاةُ الْوُسْطٰى: صَلَاةُ الْعَصْرِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۶۳۴: ابن مسعود اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درمیانی نماز سے مراد نمازِ عصر ہے۔''

٦٣٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ قَالَ: ((تَشْهَدُهٗ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۶۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''بے شک نماز فجر کا پڑھنا (فرشتوں کی) حاضری کا وقت ہے۔'' کے بارے میں نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ رات اور دن کے فرشتوں کی حاضری کا وقت ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦٣٦: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَعَائِشَةَ رضي الله عنهما قَالَا: اَلصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى: صَلَاةُ الظُّهْرِ، رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ،

---

❶ رواه مسلم (٢٢٩ / ٦٤٤)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٤٥٣٣) و مسلم (٢٠٥ / ٦٢٧)۔

❸ **صحيح**، رواه الترمذي (١٨١ حديث ابن مسعود وقال: حديث حسن صحيح، ١٨٢، حديث سمرة بن جندب وقال: حديث حسن.) [ورواه مسلم: ٦٢٨ من حديث ابن مسعود رضي الله عنه۔]

❹ **صحيح**، رواه الترمذي (٣١٣٥ وقال: حسن صحيح۔) [و ابن ماجه (٦٧٠) و صححه ابن خزيمة (١٤٧٤) والحاكم (١/ ٢١٠، ٢١١) ووافقه الذهبي]۔

وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْهُمَا تَعْلِيْقًا. ❶

٦٣٦: زید بن ثابت اور عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، درمیان والی نماز سے مراد نماز ظہر ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے زید رضی اللہ عنہ سے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں سے معلّق روایت کیا ہے۔

٦٣٧: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّى الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّىْ صَلَاةً اَشَدُّ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْهَا، فَنَزَلَتْ: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ وَقَالَ: اِنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلَاتَيْنِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

٦٣٧: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر بہت جلد پڑھا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر سب سے زیادہ پر مشقت نماز یہی تھی، پس یہ آیت نازل ہوئی، ”نمازوں کی پابندی وحفاظت کرو اور بالخصوص نمازِ وسطیٰ کی۔“ راوی نے کہا: کیونکہ اس سے پہلے بھی دو نمازیں ہیں، اور اس کے بعد بھی دو نمازیں ہیں۔

٦٣٨: وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہم كَانَا يَقُوْلَانِ: الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الصُّبْحِ، رَوَاهُ فِى الْمُوَطَّا. ❸

٦٣٨: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہیں علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے متعلق پتہ چلا کہ وہ کہا کرتے تھے کہ درمیان والی نماز سے مراد نماز فجر ہے۔

٦٣٩: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہم تَعْلِيْقًا. ❹

٦٣٩: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے اسے معلّق روایت کیا ہے۔

٦٤٠: وَعَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ غَدَا اِلٰى صَلَاةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْاِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ اِبْلِيْسَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❺

٦٤٠: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص نماز فجر کے لیے جاتا ہے تو وہ ایمان کا پرچم اٹھا کر جاتا ہے، اور جو شخص بازار کی طرف جاتا ہے، تو وہ ابلیس کا پرچم اٹھا کر جاتا ہے۔“

---

❶ **صحيح**، رواه مالك (١/ ١٣٩ ح ٣١٣) والترمذي (١٨٢) [وله شواهد عند ابن أبي شيبة (٢/ ٥٠٤ ح ٨٦٠٢) وغيره]۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ١٨٣ ح ٢١٩٣١) و أبو داود (٤١١) [والنسائي في الكبرى (٣٥٧) وصححه ابن حزم في المحلى (٤/ ٢٥٠) و ذكر كلامًا]۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه مالك في الموطأ (١/ ١٣٩ ح ٣١٤) ☆ هذا من البلاغات و ثبت نحوه عن ابن عباس (ابن أبي شيبة في المصنف ٢/ ٥٠٦ ح ٨٦٢٧) وأما علي رضي الله عنه ففي السند إليه حسين بن عبد الله بن ضميرة وهو متروك ـ ❹ **صحيح**، رواه الترمذي (١٨٢) [والبيهقي ١/ ٤٦١، ٤٦٢] ☆ وللأثرين طرق ـ ❺ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٢٢٣٤) ☆ فيه عبيس بن ميمون: متفق على ضعفه، و قال الهيثمي: هو ضعيف متروك ـ

بَابُ الْأَذَانِ

اذان کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦٤١: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَكَرُوْا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ، فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى، فَأُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ، وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ، قَالَ اِسْمَاعِيْلُ: فَذَكَرْتُهُ لِاَيُّوْبَ، فَقَالَ: اِلَّا الْاِقَامَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۴۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے (اعلان نماز کے لیے) آگ جلانے اور ناقوس بجانے کا ذکر کیا اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہود ونصاریٰ (سے مشابہت) کا ذکر کیا، تو بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ کلمات اذان دو دو مرتبہ اور کلمات اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔

اسماعیل بیان کرتے ہیں، میں نے ایوب سے اس حدیث کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: مگر ((قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ)) کے الفاظ دو مرتبہ کہے۔

٦٤٢: وَعَنْ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَلْقٰى عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم التَّاْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهٖ، فَقَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ تَعُوْدُ فَتَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۶۴۲: ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس مجھے اذان سکھائی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہو: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، پھر تم دوبارہ کہو: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، نماز کی طرف آؤ، نماز کی طرف آؤ، فلاح وکامیابی کی طرف آؤ، فلاح وکامیابی کی طرف آؤ، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٣) و مسلم (٣/ ٣٧٨)۔

[2] رواه مسلم (٦/ ٣٧٩)۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٦٤٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ الْأَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَ الْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً، غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۶۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ”قد قامت الصلوۃ، قد قامت الصلوۃ کے سوا ایک ایک مرتبہ تھے۔“

٦٤٤: وَعَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً، وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. [2]

۶۴۴: ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں اذان کے انیس کلمات اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے۔

٦٤٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ سُنَّةَ الْاَذَانِ، قَالَ: فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهٖ، قَالَ: ((تَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ، ثُمَّ تَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ، ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، فَاِنْ كَانَ صَلَاةُ الصُّبْحِ، قُلْتَ: اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۶۴۵: ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے اذان کا طریقہ سکھا دیں، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیر کر فرمایا: ”کہو: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اپنی آواز بلند کرو، پھر کہو: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، یہ کلمات کہتے ہوئے آواز پست رکھو، پھر یہ کہتے ہوئے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں،

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٥١٠) والنسائي (٢/ ٢٠، ٢١ ح ٦٦٩ و ٦٢٩) والدارمي (١/ ٢٧٠ ح ١١٩٥) ☆ سنده حسن وصححه ابن خزيمة (٣٧٤) و ابن حبان (٢٩٠، ٢٩١) والحاكم (١/ ١٩٧، ١٩٨) ووافقه الذهبي وللحديث شواهد۔ [2] **صحيح**، رواه أحمد (٣/ ٤٠٥ ح ١٥٤٥٦) والترمذي (١٩٢ وقال: حسن صحيح۔) وأبو داود (٥٠٢) والنسائي (٢/ ٤ ح ٦٣١) والدارمي (١/ ٢٧١ ح ١٢٠٠) و ابن ماجه (٧٠٩) [وأصله عند مسلم، انظر الحديث السابق: ٦٤٢]۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٠) ☆ فيه الحارث بن عبيد الإيادي ضعيف وحديث النسائي (٦٣٤) الذي صححه ابن خزيمة (٣٨٥) يغني عنه۔

اپنی آواز بلند کرو، نماز کی طرف آؤ، نماز کی طرف آؤ، کامیابی کی طرف آؤ، کامیابی کی طرف آؤ، اگر نماز فجر ہو تو کہو: نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

٦٤٦: وَعَنْ بِلَالٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُثَوِّبَنَّ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: اَبُوْاِسْرَائِيْلَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ. [1]

٦٤٦: بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''نماز فجر (کی اذان) کے علاوہ کسی نماز (کی اذان) میں ((اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ)) نہ کہنا۔'' ترمذی، ابن ماجہ، امام ترمذی نے فرمایا: ابواسرائیل راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

٦٤٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لِبِلَالٍ: ((اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ، وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ، وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهِ، وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ، وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ، وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْمُنْعِمِ، وَهُوَ اِسْنَادٌ مَجْهُوْلٌ. [2]

٦٤٧: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''جب تم اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر اطمینان کے ساتھ کہو، اور جب اقامت کہو تو جلدی جلدی کہو، اور اپنی اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ رکھو کہ کھانا کھانے والا شخص اپنے کھانے سے، پینے والا شخص اپنے مشروب سے جبکہ قضائے حاجت کے لیے جانے والا شخص اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے، اور جب تک مجھے دیکھ نہ لو نماز کے لیے کھڑے نہ ہوا کرو۔'' ترمذی؛ اور انہوں نے فرمایا: ہم اسے صرف عبدالمنعم کی حدیث سے پہچانتے ہیں، اور اس کی اسناد مجہول ہے۔

٦٤٨: وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اُؤَذِّنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ، فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُقِيْمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ، وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

٦٤٨: زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے اذان دینے کا حکم فرمایا تو میں نے اذان دی، تو بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صداء قبیلے کے شخص نے اذان دی ہے، اور جو اذان دے وہی اقامت کہے۔''

الفصل الثالث
فصل ثالث

٦٤٩: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ لِلصَّلٰوةِ، وَلَيْسَ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٨) و ابن ماجه (٧١٥) ☆ فيه أبو إسرائيل الملائي: ضعيف، و علة أخرى۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (١٩٥، ١٩٦) ☆ عبدالمنعم: منكر الحديث وله طريق آخر ضعيف جدًا عند الحاكم (١/ ٢٠٤)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٩ وقال: إنما نعرفه من حديث الإفريقي وهو ضعيف عند أهل الحديث۔) وأبوداود (٥١٤) وابن ماجه (٧١٧)۔

يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ، فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذَالِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِتَّخِذُوْا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ: اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**يَا بِلَالُ! قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۴۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب مسلمان مدینہ تشریف لائے تو وہ اکٹھے جاتے اور نماز کے وقت کا اندازہ لگاتے جبکہ نماز کے لیے کوئی منادی نہیں کرتا تھا، ایک روز انہوں نے اس بارے میں بات چیت کی، تو ان میں سے کسی نے کہا: نصاریٰ جیسا ناقوس بنالو اور کسی نے کہا کہ یہود کے سینگ جیسا کوئی سینگ بنالو، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کسی آدمی کو کیوں نہیں بھیج دیتے کہ وہ نماز کے لیے منادی کرے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلال! اٹھو اور نماز کے لیے آواز دو۔''

۶۵۰: **وَعَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِرَبِّهٖ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاقُوْسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلَاةِ، طَافَ بِيْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فِيْ يَدِهٖ، فَقُلْتُ: يَا عَبْدَاللّٰهِ! اَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ؟ قَالَ: وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ؟ قُلْتُ: نَدْعُوْ بِهٖ اِلَى الصَّلٰوةِ، قَالَ: اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مَاهُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَالِكَ؟ فَقُلْتُ لَهٗ: بَلٰى، قَالَ: فَقَالَ: تَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اِلٰى اٰخِرِهٖ، وَكَذَا الْاِقَامَةَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ، اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَاَيْتُ، فَقَالَ: ((**اِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ، فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَاَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ، فَاِنَّهٗ اَنْدٰى صَوْتًا مِنْكَ**)) فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ، فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ فَقَالَ: فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ، فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ مَااُرِيَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ**)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْاِقَامَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، لٰكِنَّهٗ لَمْ يُصَرِّحْ قِصَّةَ النَّاقُوْسِ. [2]

۶۵۰: عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کے لیے ناقوس بجانے کا حکم فرمایا تو میں نے خواب میں ایک شخص کو ہاتھ میں ناقوس اٹھائے ہوئے دیکھا، میں نے کہا: اللہ کے بندے! کیا تم ناقوس بیچتے ہو؟ اس نے کہا تم اسے کیا کرو گے؟ میں نے کہا: ہم اس کے ذریعے نماز کے لیے بلائیں گے، اس نے کہا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور بتاؤ، راوی بیان کرتے ہیں، اس نے کہا: تم اللہ اکبر سے آخر اذان تک کہو، اور اسی طرح اقامت، پس جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں اپنا خواب سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان شاء اللہ یہ سچا خواب ہے، آپ بلال کے ساتھ کھڑے ہوں اور آپ نے جو دیکھا ہے وہ بلال کو سکھا دو، وہ ان کلمات کے ساتھ اذان دے، کیونکہ اس کی آواز آپ سے زیادہ بلند ہے۔'' چنانچہ میں بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہو کر انہیں اذان کے کلمات سکھاتا رہا اور وہ ان کے ساتھ اذان دیتے رہے، راوی بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں اذان کی آواز سنی تو وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے اور کہنے لگے: اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٤) و مسلم (١/ ٣٧٧)۔

[2] **حسن**، رواه أبو داود (٤٩٩) والدارمي (١/ ٢٦٨-٢٦٩ ح ١١٩٠-١١٩١) و ابن ماجه (٧٠٦) والترمذي (١٨٩) [و صححه ابن خزيمة (٣٧١) و ابن حبان (٢٨٧)]۔

مبعوث فرمایا، جو کچھ انہیں دکھایا گیا ہے بالکل وہی کچھ میں نے دیکھا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا شکر ہے۔''
ابوداؤد، دارمی، ابن ماجہ، البتہ انہوں نے اقامت کا ذکر نہیں کیا، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے، لیکن انہوں نے واقعہ ناقوس کی صراحت نہیں کی۔

٦٥١: وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ ، فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ اِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلَاةِ اَوْحَرَّكَهُ بِرِجْلِهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۶۵۱: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نماز فجر کے لیے نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا تو آپ جس آدمی کے پاس سے گزرتے تو اسے نماز کے لیے آواز دیتے یا اپنے پاؤں کے ساتھ اسے ہلا دیتے۔

٦٥٢: وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَآءَ عُمَرَ يُؤَذِّنُهُ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهُ نَائِمًا ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ، فَاَمَرَهُ عُمَرُ اَنْ يَجْعَلَهَا فِیْ نِدَاءِ الصُّبْحِ. رَوَاهُ الْمُوَطَّا [2]

۶۵۲: مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہیں پتہ چلا کہ مؤذن عمر رضی اللہ عنہ کو نماز فجر کی اطلاع کرنے آیا تو اس نے انہیں سویا ہوا دیکھ کر کہا: ''نماز نیند سے بہتر ہے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم فرمایا کہ ان کلمات کو صبح کی اذان میں شامل کرلو۔

٦٥٣: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّجْعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِیْ اُذُنَيْهِ ، قَالَ: ((اِنَّهُ اَرْفَعُ لِصَوْتِكَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

۶۵۳۔ عبدالرحمٰن بن سعد بن عمار بن سعد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے اپنے والد سے اور اس نے سعد بن عمار کے دادا سعد بن عائذ جو کہ مؤذن رسول اللہ ﷺ تھے کے حوالے سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو کانوں میں انگلیاں داخل کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: ''اس سے تمہاری آواز زیادہ بلند ہو جائے گی۔''

---

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (١٢٦٤) ☆ أبو الفضل الأنصاري: مجهول ، جهله أبو الحسن ابن القطان الفاسي وغيره۔ [2] **إسناده ضعيف** ، رواه مالك فى الموطأ (١/ ٧٢ ح ١٥١) ☆ هذا من البلاغات و له شاهد ضعيف عند ابن أبي شيبة فى المصنف (١/ ٢٠٨ ح ٢١٥٩) فيه رجل يقال له إسماعيل ، قال ابن عبدالبر : لا أعرفه۔

[3] **إسناده ضعيف** ، رواه ابن ماجه (٧١٠) ☆ قال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف لضعف أولاد سعد القرظ: عمار وسعد وعبدالرحمٰن۔" و بلال كان يؤذن و"اصبعاه في أذنيه" رواه الترمذي (١٩٧) وهو حديث صحيح۔

بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَإِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ

اذان دینے اوراذان کا جواب دینے کی فضیلت

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦٥٤: عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٦٥٤: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے دن، مؤذن حضرات کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی۔''

٦٥٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ، اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ، لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ، فَإِذَا قُضِيَ النِّدَآءُ اَقْبَلَ، حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ، حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ، اَقْبَلَ، حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ، يَقُوْلُ: اُذْكُرْ كَذَا، اُذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَّذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ، كَمْ صَلّٰى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٦٥٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اذان کی آواز نہیں سنتا، پس جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے، اور پھر جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے، اور پھر جب اقامت مکمل ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے، اور وہ آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے، اور کہتا ہے: فلاں چیز یاد کر، فلاں چیز یاد کر، ایسی باتیں یاد کراتا ہے جو اسے یاد نہیں تھیں حتیٰ کہ آدمی کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ اسے پتہ نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔''

٦٥٦: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ، وَلَا اِنْسٌ، وَّلَا شَيْءٌ، اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

٦٥٦: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مؤذن کی آواز کو جو جن وانس اور جو دوسری چیزیں سنتی ہیں وہ (سب) قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دیں گی۔''

---

[1] رواه مسلم (١٤/ ٣٨٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٨) و مسلم (١٩/ ٣٨٩)۔

[3] رواه البخاري (٦٠٩)۔

٦٥٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ، فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ، فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ، وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ، فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٦٥٧: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم مؤذن کو سنو تو تم بھی وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو، کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر تم اللہ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو، کیونکہ وہ جنت میں ایک مقام ہے، جو اللہ کے صرف ایک بندے کے شایان شان ہے، میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہوں گا، چنانچہ جس شخص نے میرے لیے وسیلہ کی دعا کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔''

٦٥٨: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، فَقَالَ اَحَدُكُمْ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ، دَخَلَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٦٥٨: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: ''جب مؤذن کہتا ہے، اللہ اکبر ''اللہ سب سے بڑا ہے''، اور تم میں سے بھی کوئی خلوص قلب سے اللہ اکبر کہتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور وہ شخص بھی یہی کلمات کہتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور وہ شخص بھی یہی کلمات کہتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: نماز کی طرف آؤ، تو وہ شخص کہتا ہے: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) ''گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ہے''۔ پھر وہ کہتا ہے: کامیابی کی طرف آؤ، تو وہ شخص کہتا ہے: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ))، پھر وہ کہتا ہے، اللہ اکبر، تو وہ شخص بھی اللہ اکبر کہتا ہے:، پھر وہ کہتا ہے: لا الہ الا اللہ، تو وہ شخص بھی کہتا ہے: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں''۔ تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

٦٥٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ، اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ، حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

٦٥٩: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے: اے اللہ! اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ وفضیلت عطا فرما، اور انہیں مقام محمود پر فائز فرما، جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، تو اس کے لیے روز قیامت میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔''

---

[1] رواه مسلم (١١/ ٣٨٤)۔

[2] رواه مسلم (١٢/ ٣٨٥)۔

[3] رواه البخاري (٦١٤)۔

٦٦٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُغِيْرُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْاَذَانَ، فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ، وَاِلَّا اَغَارَ، فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَى الْفِطْرَةِ)) ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ)) فَنَظَرُوْا اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ رَاعِيْ مِعْزًى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۶۶۰۔انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب فجر طلوع ہو جاتی تو نبی ﷺ حملہ کیا کرتے تھے، اور آپ بڑے غور سے اذان سننے کی کوشش کرتے، اگر آپ اذان سن لیتے تو حملہ نہ کرتے ورنہ حملہ کر دیتے، ایک مرتبہ آپ نے کسی شخص کو ''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے'' کہتے ہوئے سنا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص فطرت (دین) پر ہے۔'' پھر اس شخص نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جہنم سے آزاد ہو گئے۔'' پس صحابہ نے اسے دیکھا تو وہ بکریوں کا ایک چرواہا تھا۔

٦٦١: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا، وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۶۶۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اذان سن کر یوں کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اللہ کے رب ہونے محمد ﷺ کے رسول اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں، تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

٦٦٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ)) ثُمَّ قَالَ: فِي الثَّالِثَةِ: ((لِمَنْ شَآءَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۶۶۲۔عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دو اذانوں (اذان و اقامت) کے درمیان (نفل) نماز ہے، ہر دو اذانوں کے مابین نماز ہے، پھر تیسری مرتبہ فرمایا: ''اس شخص کے لیے جو پڑھنا چاہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٦٦٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ، وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اَللّٰهُمَّ! اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ، وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ. [4]

---

[1] رواه مسلم (٩/ ٣٨٢)۔

[2] رواه مسلم (١٣/ ٣٨٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٧) و مسلم (٣٠٤/ ٨٣٨)۔

[4] **حسن**، رواه أحمد (٢/ ٥٦١ ح ٩٩٤٣) و أبو داود (٥١٧، ٥١٨) و الترمذي (٢٠٧) [وصححه ابن خزيمة (١٥٣١) و ابن حبان (٣٦٢)] والشافعي فى الأم (١/ ٨٧ وسنده ضعيف جدًا) و هو حسن بالشواهد]۔

۶۶۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امام (نماز کا) نگہبان ہے جبکہ مؤذن (اوقات نماز کا) امانت دار ہے، اے اللہ! اماموں کی راہنمائی فرما اور اذان دینے والوں کی مغفرت فرما۔'' احمد؛ ابوداود؛ ترمذی؛ شافعی، اور امام شافعی کی دوسری روایت مصابیح کے الفاظ سے مروی ہے۔

٦٦٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا، كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۶۶۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ثواب کی نیت سے سات برس اذان دیتا ہے تو اس کے لیے جہنم سے خلاصی لکھ دی جاتی ہے۔''

٦٦٥: وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ شَظِيَّةٍ لِلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّيْ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا، يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلَاةَ، يَخَافُ مِنِّيْ، قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ، وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۶۶۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرا رب پہاڑ کی چوٹی پر بکریاں چرانے والے اس شخص سے خوش ہوتا ہے جو نماز کے لیے اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے، چنانچہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو، وہ اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے، وہ مجھ سے ڈرتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور اسے جنت میں داخل فرما دیا۔''

٦٦٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ، وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ، وَرَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ الْخَمْسِ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۶۶۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین اشخاص روز قیامت کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے، وہ غلام جس نے اللہ اور اپنے مالک کا حق ادا کیا، وہ امام جس سے اس کے مقتدی خوش ہوں اور وہ شخص جو روزانہ پانچوں نمازوں کے لیے اذان دیتا ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦٦٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُلَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ، وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ، وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ صَلَاةً، وَ يُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ)) وَقَالَ: ((وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِمَنْ صَلّٰى)). [4]

۶۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مؤذن کو اس کی آواز کے مطابق مغفرت سے نوازا جاتا ہے، ہر

---

[1] **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٢٠٦ وقال: غريب.) و أبو داود (لم أجده) و ابن ماجه (٧٢٧) ☆ فيه جابر بن يزيد الجعفي وهو ضعيف جدًا مدلس۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٢٠٣) والنسائي (٢/ ٢٠ ح ٦٦٧) [وصححه ابن حبان: ٢٦٠]۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٨٦ وقال: حسن غريب.) ☆ أبو اليقظان ضعيف و سفيان الثوري مدلس وعنعن۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٤١١ ح ٩٣١٧) و أبو داود (٥١٥) وابن ماجه (٧٢٤) والنسائي (٢/ ١٣ ح٦٤٦) [و صححه ابن خزيمة (٣٩٠) و ابن حبان (٢٩٢)]۔

خشک وتر اس کے حق میں گواہی دیتی ہے، اور نماز کے لیے آنے والے شخص کے لیے پچیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے، اور اس سے دو نمازوں کے مابین ہونے والے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' احمد، ابوداود، ابن ماجہ۔

امام نسائی نے ''ہر خشک وتر'' کے الفاظ تک روایت کیا ہے، اور فرمایا: ''نماز پڑھنے والے کی مثل اسے بھی اجر ملتا ہے۔''

٦٦٨: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ، قَالَ: ((اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ، وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ ❶

٦٦٨: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے میری قوم کا امام مقرر فرما دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ان کے امام ہو، ان کے کمزور لوگوں کا خیال رکھتے ہوئے امامت کرنا، اور کسی ایسے شخص کو مؤذن بنانا جو اذان دینے پر اجرت وصول نہ کرے۔''

٦٦٩: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ: ((اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ، وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ، وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ، فَاغْفِرْلِیْ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ. ❷

٦٦٩: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تعلیم دی کہ میں مغرب کی اذان کے وقت یہ دعا پڑھوں: ''اے اللہ! یہ (یعنی اذان مغرب) تیری رات کے آنے، تیرے دن کے جانے اور مؤذن کی آواز کا وقت ہے، مجھے بخش دے۔''

٦٧٠: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَوْبَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِی الْاِ قَامَةِ، فَلَمَّا اَنْ قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا)) وَقَالَ فِی سَائِرِ الْاِقَامَةِ: كَنَحْوِ حَدِيْثِ عُمَرَ فِی الْاَذَانِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

٦٧٠: ابوامامہ رضی اللہ عنہ یا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی دوسرے صحابی بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت شروع کی، پس جب انہوں نے کہا: ''نماز کھڑی ہو چکی'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اسے قائم و دائم رکھے۔'' اور باقی اقامت میں اذان کے متعلق عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی طرح کلمات کہے۔

٦٧١: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ ❹

٦٧١: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اذان و اقامت کے مابین دعا رد نہیں کی جاتی۔''

٦٧٢: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ۔ اَوْقَلَّمَا تُرَدَّانِ۔ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢١٧ ح ١٨٠٦٦) و أبو داود (٥٣١) والنسائي (٢/ ٢٣ ح ٦٧٣) [وابن ماجه (٩٨٧) و صححه الحاكم على شرط مسلم (١/ ١٩٩، ٢٠١) ووافقه الذهبي.]۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبوداود (٥٣٠) والبيهقي في الدعوات الكبير (٢/ ٩٦ ح ٣٣٣) [والترمذي (٣٥٨٩) وصححه الحاكم (١/ ١٩٩) ووافقه الذهبي.] قلت أبو كثير: حسن الحديث۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٨) ☆ محمد بن ثابت العبدي ضعيف و رجل من أهل الشام: مجهول۔ ❹ **صحيح**، رواه أبو داود (٥٢١) والترمذي (٢١٢) [وصححه ابن خزيمة (٤٤٦، ٤٤٧) و ابن حبان (٢٩٦) وللحديث شواهد]۔

وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يَلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا)) وَفِى رِوَايَةٍ: ((وَتَحْتَ الْمَطَرِ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَ الدَّارِمِىُّ ، اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: ((وَتَحْتَ الْمَطَرِ)). [1]

۶۷۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا فرمایا: کم ہی رد کی جاتی ہیں، اذان کے وقت کی جانے والی دعا اور گھمسان کی لڑائی کے وقت کی جانے والی دعا، اور ایک روایت میں ہے، بارش کے وقت (کی جانے والی دعا)۔'' ابوداؤد؛ دارمی، لیکن دارمی نے ''بارش کے وقت'' کا ذکر نہیں کیا۔

۶۷۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُوْنَنَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((قُلْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ، فَاِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۶۷۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مؤذن تو ہم پر فضیلت لے گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جیسے وہ کہیں ویسے ہی تم کہو، پس جب تم (جواب دینے سے) فارغ ہو جاؤ تو (اللہ سے) مانگو، تمہیں عطا کیا جائے گا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل ثالث

۶۷۴: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِىَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الشَّيْطٰنَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ)) قَالَ الرَّاوِىْ: وَالرَّوْحَاءُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةٍ وَّثَلَاثِيْنَ مِيْلًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۶۷۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب شیطان نماز کے لیے اذان سنتا ہے تو وہ مقام روحاء تک بھاگ جاتا ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، روحاء مدینہ سے چھتیس میل کی مسافت پر ہے۔

۶۷۵: وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ: اِنِّىْ لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ: اِذْاَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهُ ، حَتّٰى اِذَا قَالَ: حَىَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، فَلَمَّا قَالَ: حَىَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ ، وَقَالَ: بَعْدَ ذَالِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَالِكَ . رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

۶۷۵: علقمہ بن وقاص رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، جب ان کے مؤذن نے اذان کہی تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے مؤذن کے کلمات کہے، حتیٰ کہ جب اس نے کہا: آؤ نماز کی طرف، تو انہوں نے کہا: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) ''گناہ

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٢٥٤٠) والدارمي (١/ ٢٧٢ ح ١٢٠٣) [و صححه ابن خزيمة (٤١٩) الحاكم (٢/ ١١٤) ووافقه الذهبي (!)] و سنده حسن ، و للحديث شواهد عند ابن حبان (١٧١٧ ، ١٧٦١) وغيره۔ ☆ رزق بن سعيد وثقه الحاكم والذهبي / و موسى بن يعقوب حسن الحديث۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥٢٤) [و صححه ابن حبان (٢٩٥)]۔ [3] رواه مسلم (١٥/ ٣٨٨)۔

[4] **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٩١ ، ٩٢ ح ١٦٩٥٦) [والنسائي (٢/ ٢٥ ح ٦٧٨) وللحديث شواهد .] ☆ وليس عندهم "العلي العظيم" و هي زيادة منكرة في هذه الرواية ۔

سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ممکن ہے۔" پس جب اس نے کہا: ((حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ)) تو انہوں نے کہا: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ☆)) اور اس کے بعد جیسے مؤذن نے کہا، ویسے ہی انہوں نے کہا، پھر انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ ﷺ نے ایسے ہی فرمایا۔

٦٧٦: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِي، فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِينًا، دَخَلَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1]

٦٧٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر اذان دینے لگے، چنانچہ جب وہ خاموش ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص خلوص دل سے یہ کلمات کہے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔"

٦٧٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ: ((وَأَنَا وَأَنَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [2]

٦٧٧: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی ﷺ مؤذن کو اللہ کے معبود ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے کی گواہی دیتے ہوئے سنتے تو فرماتے: "اور میں بھی، اور میں بھی (گواہی دیتا ہوں)۔"

٦٧٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً، وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

٦٧٨: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص بارہ سال اذان دے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے، اور اس کی اذان کی وجہ سے اس کے حق میں یومیہ ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔"

٦٧٩: وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِالدُّعَاءِ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيرِ. [4]

٦٧٩: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اذان مغرب کے وقت ہمیں دعا کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٢/ ٢٤ ح ٦٧٥) [وصححه ابن حبان (٢٩٣) والحاكم (١/ ٢٠٤) ووافقه الذهبي]
☆ سقط من المستدرك "النضر بن سفيان" و أثبته الحافظ ابن حجر في اتحاف المهرة (١٥/ ٦٣٤ ح ٢٠٠٤١) والنضر وثقه الذهبي (الكاشف ٣/ ١٧٩) وغيره۔ [2] **حسن**، رواه أبو داود (٥٢٦) [و صححه ابن حبان (الإحسان: ١٦٨١) والحاكم (١/ ٢٠٤)]۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٧٢٨) [و صححه الحاكم (١/ ٢٠٥) ووافقه الذهبي وسنده ضعيف۔] ☆ ابن جريج مدلس و عنعن۔
[4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (٢/ ٩٨ ح ٣٣٥) ☆ فيه عبدالرحمٰن بن إسحاق الواسطي ضعيف جدًا ضعفه الجمهور، و أبو معاوية مدلس و عنعن۔

بَابٌ فِيهِ فَصْلَانِ

اذان کے بعض احکام کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٦٨٠: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ)) قَالَ: وَكَانَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلًا اَعْمٰى، لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ: اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۸۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلال (طلوع فجر سے پہلے) رات کے وقت اذان دیتے ہیں، پس جب تک ابن ام مکتوم اذان نہ دیں تم (سحری) کھاتے پیتے رہو۔“ راوی بیان کرتے ہیں، ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا شخص تھے، اور جب تک انہیں یہ نہ کہا جاتا کہ صبح ہوگئی، صبح ہوگئی، وہ اذان نہیں دیتے تھے۔

٦٨١: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَمْنَعُكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ، وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ، وَلٰكِنَّ الْفَجْرَ الْمُسْتَطِيْرُ فِي الْاُفُقِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ لَفْظُهٗ لِلتِّرْمِذِيِّ [2]

۶۸۱: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اذان بلال اور فجر کاذب تمہیں سحری کھانے پینے سے نہ روکے لیکن افق میں پھیل جانے والی صبح (صبح صادق ہونے پر کھانے پینے سے رک جاؤ)۔“ مسلم، اور یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

٦٨٢: وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّيْ، فَقَالَ: ((اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا، وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۶۸۲: مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور میرا چچازاد، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم سفر کرو تو تم اذان دو (ایک اذان دے دوسرا جواب دے) اور اقامت کہو اور تم میں سے جو بڑا ہے وہ تمہاری امامت کرائے۔“

٦٨٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ، وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ، فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٧) و مسلم (٣٦-٣٨/ ١٠٩٢).

[2] رواه مسلم (٤٣/ ١٠٩٤) والترمذي (٧٠٦).

[3] رواه البخاري (٦٢٨) [و مسلم ٢٩٣/ ٦٧٤].

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٣١) و مسلم (٢٩٢/ ٦٧٤ مختصرًا دون قوله: "صلوا كما رأيتموني أصلي.").

۶۸۳: مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: ''تم ویسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان دے، پھر تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔''

٦٨٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ، سَارَ لَيْلَةً، حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْكَرٰى عَرَّسَ، وَقَالَ لِبِلَالٍ رضی اللہ عنہ ((اِكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ)) فَصَلّٰى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ، وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَصْحَابُهُ، فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ، اسْتَنَدَ بِلَالٌ اِلٰى رَاحِلَتِهِ مُوَجِّهَ الْفَجْرِ، فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ، وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى رَاحِلَتِهِ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا بِلَالٌ، وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَوَّلَهُمُ اسْتِيْقَاظًا، فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اَیْ بِلَالُ!)) فَقَالَ بِلَالٌ: اَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِیْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ، قَالَ: ((اقْتَادُوْا)) فَاقْتَادُوْا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا، ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ، قَالَ: ((مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ﴾)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۶۸۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر سے واپس تشریف لائے تو آپ نے رات بھر سفر جاری رکھا، حتیٰ کہ جب آپ کو اونگھ آنے لگی تو آپ نے رات کے آخری حصے میں نیند کی غرض سے پڑاؤ ڈالا اور بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''آپ رات کے وقت پہرہ دیں۔'' چنانچہ بلال نے اس قدر نوافل پڑھے جس قدر ان کے مقدر میں تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سو گئے، جب فجر کا وقت قریب آ پہنچا تو بلال رضی اللہ عنہ نے فجر (مشرق) کی طرف رخ کر کے اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگا لی تو بلال رضی اللہ عنہ پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور وہ اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے سو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے نہ بلال رضی اللہ عنہ اور نہ ہی آپ کا کوئی اور صحابی، حتیٰ کہ ان پر دھوپ آ گئی، تو ان میں سے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھبرا کر فرمایا: ''بلال!'' بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (اللہ کے رسول!) جو چیز آپ پر غالب آئی وہی چیز مجھ پر غالب آ گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(یہاں سے) اپنے جانوروں کو چلاؤ۔'' انہوں نے تھوڑی دور تک اپنے جانوروں کو ہانکا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی، اور آپ نے انہیں نماز صبح پڑھائی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ''جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو وہ اس کے یاد آنے پر اسے پڑھ لے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو۔''

٦٨٥: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِیْ قَدْ خَرَجْتُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۶۸۵: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو تم کھڑے نہ ہوا کرو حتیٰ کہ تم مجھے دیکھ لو کہ میں (حجرہ شریف سے) باہر آ چکا ہوں۔''

---

[1] رواہ مسلم (۳۰۹ / ٦٨٠)۔

[2] متفق علیه، رواہ البخاري (٦٣٧) و مسلم (١٥٦/ ٦٠٤)۔

٦٨٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ، فَلَا تَأْتُوْهَا تَسْعَوْنَ، وَأْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا)) مُتَفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِیْ صَلٰوةٍ)). [1]

٦٨٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو پھر نماز کی طرف دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ اطمینان وسکون اور وقار کے ساتھ آؤ، پس تم جو پالو وہ پڑھ لو، اور جو تم سے رہ جائے اسے پورا کرلو۔“ بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ”کیونکہ جب تم میں سے کوئی نماز کا قصد کرتا ہے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔“

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ.

اور اس باب میں فصل ثانی نہیں ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦٨٧: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً بِطَرِيْقِ مَكَّةَ، وَوَكَّلَ بِلَالًا اَنْ يُّوْقِظَهُمْ لِلصَّلَاةِ، فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدُوْا حَتّٰى اسْتَيْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ، فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ، فَقَدْ فَزِعُوْا افَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّرْكَبُوْا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْ ذَالِكَ الْوَادِیْ، وَقَالَ: ((اِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهٖ شَيْطَانٌ)) فَرَكِبُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا مِنْ ذَالِكَ الْوَادِیْ، ثُمَّ اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّنْزِلُوْا، وَاَنْ يَّتَوَضَّؤُوْا وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُّنَادِیَ لِلصَّلَاةِ۔ اَوْ يُقِيْمَ۔ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَاٰى مِنْ فَزَعِهِمْ، فَقَالَ: ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا، وَلَوْ شَآءَ لَرَدَّهَا اِلَيْنَا فِیْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا، فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ نَسِيَهَا، ثُمَّ فَزِعَ اِلَيْهَا، فَلْيُصَلِّهَا كَمَا يُصَلِّيْهَا فِیْ وَقْتِهَا)) ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، فَقَالَ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ اَتٰى بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّیْ فَاَضْجَعَهُ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهُ كَمَا يُهَدَّاُ الصَّبِیُّ حَتّٰى نَامَ)) ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَالًا، فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ الَّذِیْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَابَكْرٍ، فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا [2]

٦٨٧: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک رات طریق مکہ میں رات کے آخری حصے میں پڑاؤ ڈالا، اور بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ انہیں نماز کے لیے بیدار کرے، پس بلال رضی اللہ عنہ اور وہ سب سو گئے حتیٰ کہ وہ سب بیدار ہوئے تو سورج طلوع ہو چکا تھا، جب وہ بیدار ہوئے تو گھبرا گئے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس وادی سے نکل جانے کا حکم فرمایا، اور فرمایا: اس وادی میں شیطان ہے، پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سوار ہوئے حتیٰ کہ وہ اس وادی سے نکل گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٩٠٨) و مسلم (١٥١/ ٦٠٢)۔

[2] **صحيح**، رواه مالك (١/ ١٤، ١٥ ح ٢٥) ☆ سنده ضعيف لإرساله و له شواهد كثيرة عند مسلم (٦٨٠) وغيره۔

وہ پڑاؤ ڈالیں اور وضو کریں، آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو نماز کے لیے اذان یا اقامت کہنے کا حکم فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی، جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو ان کی بے چینی دیکھ کر فرمایا: ''لوگو! بے شک اللہ نے ہماری روحیں قبض کیں، اگر وہ چاہتا تو وہ انہیں اس وقت کے علاوہ کسی اور وقت (طلوع آفتاب سے پہلے) ہماری طرف لوٹا دیتا، جب تم میں سے کوئی نماز کے وقت سو جائے یا وہ اسے بھول جائے پھر اسے اس کے متعلق آگاہی ہو جائے تو وہ اسے ویسے ہی پڑھے جیسے وہ اسے اس کے وقت میں پڑھا کرتا تھا''، پھر رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''شیطان، بلال کے پاس آیا جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، اس نے انہیں لٹا دیا، پھر وہ انہیں تھپکی دیتا رہا، جیسے بچے کو تھپکی دی جاتی ہے، حتیٰ کہ وہ سو گئے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا تو بلال رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ویسے ہی بتایا جیسے رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتایا تھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

٦٨٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِيْ اَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِيْنَ لِلْمُسْلِمِيْنَ: صِيَامُهُمْ وَصَلَاتُهُمْ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

٦٨٨: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں کے دو امور کی ذمہ داری وحفاظت مؤذنوں کی گردنوں میں معلق ہے، ان کے روزے اور ان کی نمازیں۔''

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٧١٢) ☆ مروان بن سالم: متروك متهم، وبقية مدلس وعنعن۔

بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوۃِ

مساجد اور نماز پڑھنے کے مقامات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦٨٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا دَخَلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْبَیْتَ، دَعَا فِیْ نَوَاحِیْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِیْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ، وَقَالَ: ((هٰذِهِ الْقِبْلَةُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔ [1]

۶۸۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے تو آپ نے اس کے تمام اطراف میں دعا فرمائی لیکن آپ نے نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ آپ وہاں سے باہر تشریف لے آئے، پس جب باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا: ''یہ (کعبہ) قبلہ ہے۔''

٦٩٠: وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْهُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما۔ [2]

۶۹۰: امام مسلم نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

٦٩١: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِیُّ، وَبِلَالُ بْنُ رِبَاحٍ، فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ، وَمَكَثَ فِيْهَا، فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ: مَا ذَاصَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فَقَالَ: جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَّسَارِهِ، وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَّمِيْنِهِ، وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَّرَآءَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ، ثُمَّ صَلّٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۶۹۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اسامہ بن زید، عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح رضی اللہ عنہم کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تو عثمان نے بیت اللہ کا دروازہ بند کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر کے لیے وہاں ٹھہرے، اور جب باہر تشریف لائے تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اندر) کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا: آپ نے ایک ستون اپنے بائیں، دو ستون اپنے دائیں اور تین ستون اپنے پیچھے کر لیے، ان دنوں بیت اللہ چھ ستونوں پر تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

٦٩٢: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ، اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] رواه البخاري (٣٩٨)۔

[2] رواه مسلم (٣٩٥/ ١٣٣٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٥) و مسلم (٣٨٨/ ١٣٢٩)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١١٩٠) و مسلم (٥٠٥/ ١٣٩٤)۔

۶۹۲۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز، مسجد حرام کے علاوہ، دیگر مساجد کی ہزار نماز سے بہتر ہے۔''

٦٩٣: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصٰی، وَمَسْجِدِیْ هٰذَا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۶۹۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین مساجد، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری اس مسجد، کے سوا کسی اور مسجد کے لیے رخت سفر نہ باندھا جائے۔''

٦٩٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۶۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کا باغیچہ ہے، اور میرا منبر میرے حوض (کوثر) پر ہوگا۔''

٦٩٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَاْتِیْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ کُلَّ سَبْتٍ مَّاشِیًا وَّرَاکِبًا، وَیُصَلِّیْ فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۶۹۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے، کبھی پیدل اور کبھی سواری پر مسجد قبا تشریف لے جایا کرتے تھے، اور وہاں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

٦٩٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا، وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۶۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ مقامات مساجد ہیں اور سب سے ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔''

٦٩٧: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا، بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [5]

۶۹۷: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر مسجد بناتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔''

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١١٩٧) و مسلم (٤١٥/ ٨٢٧ بعد ح ١٣٣٨)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (١١٩٦) و مسلم (٥٠٢/ ١٣٩١)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (١١٩٣) و مسلم (٥١٦/ ١٣٩٩، ٥٢١/ ١٣٩٩)۔

[4] رواه مسلم (٢٨٨/ ٦٧١)۔

[5] متفق علیه، رواه البخاري (٤٥٠) و مسلم (٢٤/ ٥٣٣)۔

٦٩٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْرَاحَ، اَعَدَّاللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٦٩٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح و شام جتنی مرتبہ مسجد میں جاتا ہے، اللہ اس کے لیے اتنی مرتبہ ہی جنت میں ضیافت کا اہتمام فرماتا ہے۔''

٦٩٩: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِی الصَّلٰوةِ، اَبْعَدُهُمْ فَاَبْعَدُهُمْ مَمْشًى، وَالَّذِیْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِیْ يُصَلِّیْ ثُمَّ يَنَامُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٦٩٩: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جتنی دور سے چل کر نماز پڑھنے آتا ہے تو وہ اسی قدر زیادہ اجر حاصل کرتا ہے، اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو وہ اس شخص سے زیادہ اجر حاصل کرتا ہے جو اکیلا نماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔''

٧٠٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ: ((بَلَغَنِیْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ)) قَالُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ اَرَدْنَا ذَالِكَ، فَقَالَ: ((يَا بَنِیْ سَلِمَةَ! دِيَارَكُمْ، تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ، دِيَارَكُمْ، تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٧٠٠: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مسجد (نبوی) کے آس پاس کچھ اراضی خالی ہوئی تو بنوسلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا، نبی ﷺ کو پتہ چلا تو آپ نے انہیں فرمایا: ''مجھے پتہ چلا ہے کہ تم مسجد کے قریب آنا چاہتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! ہمارا ارادہ تو یہی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنوسلمہ! اپنے گھروں ہی میں رہو، تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں، اپنے گھروں ہی میں رہو، تمہارے (مسجد کی طرف اٹھنے والے) قدم لکھے جاتے ہیں۔''

٧٠١: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ، اِمَامٌ عَادِلٌ، وَّشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَاللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ: اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

٧٠١: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سات خوش نصیب ایسے ہیں جنہیں اللہ اپنا سایہ نصیب فرمائے گا جس روز اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا: عادل حکمران، وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا، وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق ہے، جب مسجد سے نکلتا ہے (تو وہ مسجد سے لاتعلق نہیں رہتا) حتیٰ کہ وہ وہاں لوٹ جاتا ہے، وہ دو آدمی جو اللہ کی

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٢) و مسلم (٢٨٥/ ٦٦٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥١) و مسلم (٢٧٧/ ٦٦٢)۔

[3] رواه مسلم (٢٨٠ / ٦٦٥)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٠) و مسلم (٩١ / ١٠٣١)۔

رضا کی خاطر باہم محبت کرتے ہیں، اسی بنیاد پر اکٹھے ہوتے ہیں، اور اگر جدا ہوتے ہیں تو بھی اس محبت پر قائم رہتے ہیں، وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں، وہ آدمی جسے حسب و جمال والی دوشیزہ نے (برائی کی) دعوت دی تو اس نے کہا: میں اللہ سے ڈرتا ہوں! اور وہ آدمی جس نے جو صدقہ کیا، اس نے اسے اس قدر مخفی رکھا حتیٰ کہ اس کا بایاں ہاتھ نہیں جانتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔''

۷۰۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا، وَّذَالِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّأَفَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ، لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ، فَاِذَا صَلّٰى، لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ: اَللّٰهُمَّ! صَلِّ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ! ارْحَمْهُ، وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ)) وَزَادَ فِيْ دُعَاءِ الْمَلٰئِكَةِ: ((اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لَهٗ، اَللّٰهُمَّ! تُبْ عَلَيْهِ. مَالَمْ يُؤْذِ فِيْهِ، مَالَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۷۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی جو نماز با جماعت ادا کرتا ہے، اس کی وہ نماز اس کے گھر یا بازار میں پڑھی جانے والی نماز سے، پچیس گنا زیادہ اجر و ثواب رکھتی ہے، وہ اس لیے کہ جب وہ وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر وہ محض نماز ادا کرنے کے لیے روانہ ہوتا ہے تو اس کے ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے، پس جب وہ نماز پڑھ کر اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! اس پر رحمتیں نازل فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اور جب کوئی شخص نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو وہ (حکم و ثواب کے لحاظ سے) نماز میں ہوتا ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے، فرمایا: ''جب وہ مسجد میں آئے اور نماز اسے (مسجد میں) روکے رکھے۔'' امام مسلم رحمہ اللہ نے فرشتوں کی دعا میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما، اور جب تک وہ کسی کو تکلیف پہنچائے نہ اس کا وضو ٹوٹے تو فرشتوں کی دعا کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔''

۷۰۳: وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۷۰۳: ابو اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ یہ دعا پڑھے: ''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور جب وہ مسجد سے باہر آئے تو یہ دعا پڑھے: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٧) و مسلم (٢٧٢/ ٦٤٩ بعد ح ٦٦١)۔

[2] رواه مسلم (٦٨/ ٧١٣)۔

٧٠٤: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۷۰۴: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے۔''

٧٠٥: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِی الضُّحٰی، فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ، فَصَلّٰی فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۷۰۵: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ چاشت کے وقت سفر سے (مدینہ) واپس آیا کرتے تھے، جب آپ واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور وہاں دو رکعتیں پڑھتے پھر وہاں بیٹھ جاتے۔''

٧٠٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَّنْشُدُ ضَآلَّةً فِی الْمَسْجِدِ، فَلْيَقُلْ: لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ، فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۷۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص، کسی آدمی کو گم شدہ جانور (یا کوئی بھی چیز) کے متعلق مسجد میں اعلان کرتے سنے، تو وہ شخص کہے: اللہ تمہاری وہ چیز تمہیں واپس نہ لوٹائے، کیونکہ مسجدیں اس لیے تو نہیں بنائی گئیں۔''

٧٠٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَاَذّٰی مِمَّا يَتَاَذّٰی مِنْهُ الْاِنْسُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۷۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس بدبودار پودے (پیاز، لہسن وغیرہ) سے کچھ کھالے تو وہ ہماری مسجد میں نہ آئے، کیونکہ فرشتے اس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔''

٧٠٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ، وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۷۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے، اور اس کا کفارہ اسے دفن کر دینا ہے۔''

٧٠٩: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا، فَوَجَدْتُّ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰی يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ، وَوَجَدْتُّ فِیْ مَسَاوِیْ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [6]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٤٤) و مسلم (٦٩/ ٧١٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٨٨) و مسلم (٧٤/ ٧١٦)۔

[3] رواه مسلم (٧٩/ ٥٦٨)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٨٥٤، ٨٥٥) و مسلم (٧٢/ ٥٦٤)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٤١٥) و مسلم (٥٥/ ٥٥٢)۔

[6] رواه مسلم (٥٧/ ٥٥٤)۔

۷۰۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے اچھے برے تمام اعمال مجھ پر پیش کیے گئے، میں نے، راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا، اس کے محاسن اعمال میں پایا، اور وہ تھوک جو مسجد میں ہو اور اسے صاف نہ کیا جائے تو میں نے اسے اس کے برے اعمال میں پایا۔''

۷۱۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهُ، فَاِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ، فَاِنَّ عَنْ يَمِيْنِهِ مَلَكًا، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَيَدْفِنُهَا)) ❶

۷۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے سامنے نہ تھوکے، کیونکہ وہ جب تک نماز میں ہوتا ہے اپنے رب سے ہم کلام ہوتا ہے، اور وہ اپنی دائیں طرف بھی نہ تھوکے کیونکہ اس کے دائیں جانب فرشتہ ہے، اور (اگر ضرورت ہو تو) اپنی بائیں جانب یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے اور اسے دفن کر دے۔''

۷۱۱: وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه: ((تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۷۱۱: اور ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''اپنے بائیں پاؤں کے نیچے۔''

۷۱۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِهِمْ مَسَاجِدَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۷۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض کے دوران، جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحت یاب نہ ہو سکے، فرمایا: ''اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے، انہوں نے اپنے انبیا علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔''

۷۱۳: وَعَنْ جُنْدُبٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ، اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ، اِنِّيْ اَنْهٰكُمْ عَنْ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۷۱۳: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''سن لو! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیا علیہم السلام اور اپنے صالح افراد کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا کرتے تھے، خبردار! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، بے شک میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔''

۷۱۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ، وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

۷۱۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی (نفل) نماز اپنے گھروں میں پڑھا کرو، انہیں قبرستان نہ بناؤ۔''

---

❶ متفق عليه ، رواه البخاري (٤١٦) و مسلم (٥٣/ ٥٥٠)۔

❷ متفق عليه ، رواه البخاري (٤٠٨ ، ٤٠٩) و مسلم (٥٢/ ٥٤٨)۔

❸ متفق عليه ، رواه البخاري (٤٤٤٣ ، ٤٤٤٤) و مسلم (٢٢/ ٥٣١)۔

❹ رواه مسلم (٢٣/ ٥٣٢)۔

❺ متفق عليه ، رواه البخاري (٤٣٢) و مسلم (٢٠٨ / ٧٧٧)۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۷۱۵: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۷۱۵: ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قبلہ مشرق ومغرب کے مابین ہے۔''

۷۱۶: وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ ؓ قَالَ: خَرَجْنَا وَفْدًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا، فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طُهُوْرِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ وَتَمَضْمَضَ، ثُمَّ صَبَّهُ لَنَا فِيْ اِدَاوَةٍ، وَاَمَرَنَا، فَقَالَ: ((**اُخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ، فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ، وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ، وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا**)) قُلْنَا: اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ، وَالْحَرُّ شَدِيْدٌ، وَالْمَاءُ يُنْشَفُ، فَقَالَ: ((**مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ، فَاِنَّهُ لَا يَزِيْدُهُ اِلَّا طِيْبًا**)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷

۷۱۶: طلق بن علی ؓ بیان کرتے ہیں، ہم وفد کی صورت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے تو ہم نے آپ کی بیعت کی، آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ کو بتایا کہ ہمارے ملک میں ہمارا ایک گرجا ہے، آپ ہمیں اپنے وضو سے بچا ہوا پانی عنایت فرمادیں، چنانچہ آپ ﷺ نے پانی منگایا، وضو کیا اور کلی کی، پھر اسے ہمارے لیے ایک برتن میں ڈال دیا، اور ہمیں جانے کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا: ''جب تم اپنی سرزمین پر پہنچو تو اپنے گرجے کو توڑ دو، اس جگہ پر یہ پانی چھڑکو اور وہاں مسجد بناؤ۔'' ہم نے عرض کیا: ہمارا ملک دور ہے جبکہ گرمی شدید ہے، اس لیے یہ پانی تو خشک ہو جائے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں اور پانی ملا لینا کیونکہ اس سے اس کی برکت مزید بڑھ جائے گی۔''

۷۱۷: وَعَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّوْرِ، وَاَنْ يُنَظَّفَ وَيُطَيَّبَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۷۱۷: عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے محلوں میں مسجدیں بنانے اور انہیں پاک صاف رکھنے کا حکم فرمایا۔

۷۱۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَا اُمِرْتُ بِتَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ**)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۷۱۸: ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے مساجد کو چونا گچ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔'' ابن عباس ؓ نے فرمایا: تم انہیں اس طرح مزین کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے مزین کیا۔

۷۱۹: وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ**)).

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٤٤ و قال: حسن صحيح.) [وابن ماجه (١٠١١) من طريق آخر]۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٢/ ٣٨ ح ٧٠٢) [و صححه ابن حبان: ٣٠٤]۔

❸ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٥٥) والترمذي (٥٩٤) و ابن ماجه (٧٥٨) [و صححه ابن حبان: ٣٠٦]۔

❹ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٤٨) [و صححه ابن حبان (٣٠٥) و قول ابن عباس علقه البخاري (فتح الباري ١/ ٥٣٩ قبل ح ٤٤٦)] ☆ سفيان الثوري عنعن۔

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۷۱۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علامات قیامت میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ لوگ مساجد کے بارے میں باہم فخر کریں گے۔''

۷۲۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتّٰى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِيْ، فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ اَوْ آيَةٍ اُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۷۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے اعمال کا ثواب مجھ پر پیش کیا گیا حتیٰ کہ وہ تنکا بھی جسے آدمی مسجد سے اٹھا کر باہر پھینک دیتا ہے (اس کا ثواب بھی لکھا ہوا تھا)، اور میری امت کے گناہ بھی مجھ پر پیش کیے گئے تو میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کی کوئی سورت یا کوئی آیت عطا کی گئی اور اس نے (یاد کرنے کے بعد) اسے بھلا دیا۔''

۷۲۱: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ. ❸

۷۲۱: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اندھیرے میں چل کر مسجد کی طرف آنے والوں کو روز قیامت مکمل نور کی خوشخبری سنا دو۔''

۷۲۲: وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاَنَسٍ رضی اللہ عنہما. ❹

۷۲۲: امام ابن ماجہ نے سہل بن سعد اور انس رضی اللہ عنہما سے اسے روایت کیا ہے۔

۷۲۳: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ، فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْاِيْمَانِ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❺

۷۲۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس آدمی کو مسجد کی آبادی کے لیے کوشاں دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اللہ کی مسجدوں کو صرف وہی لوگ آباد کر سکتے ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٤٩) والنسائي (٢/ ٣٢ ح ٦٩٠) والدارمي (١/ ٣٢٧ ح ١٤١٥) وابن ماجه (٧٣٩) [وصححه ابن خزيمة (١٣٢٢، ١٣٢٣) و ابن حبان (٣٠٨)]۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٩١٦ وقال: غريب.) و أبو داود (٤٦١) ☆ ابن جريج مدلس ولم يسمع من مطلب شيئًا والمطلب: لم يسمع من سيدنا أنس رضي الله عنه. ❸ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٢٣ و قال: غريب۔) و أبو داود (٥٦١) [وللحديث شواهد]۔

❹ **حسن**، رواه ابن ماجه (٧٨٠ عن سهل و صححه الحاكم على شرط الشيخين ١/ ٢١٢ ح ٧٦٨ و وافقه الذهبي، ابن ماجه ٧٨١ عن أنس رضي الله عنه) والحاكم (١/ ٢١٢ عن أنس رضي الله عنه وقال: رواية مجهولة۔)]

❺ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٦١٧ وقال: حسن غريب۔) و ابن ماجه (٨٠٢) والدارمي (١/ ٢٧٨ ح ١٢٢٦) [وصححه ابن حبان (الموارد: ٣١٠)] ☆ والراجح أن دراجًا حسن الحديث عن أبي الهيثم و عن غيره۔

رکھتے ہوں۔‘‘

٧٢٤: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ رضي الله عنه قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ائْذَنْ لَنَا فِي الْاِخْتِصَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰى وَلَا اخْتَصٰى إِنَّ خِصَاءَ أُمَّتِي الصِّيَامُ)) فَقَالَ: ائْذَنْ لَنَا فِي السِّيَاحَةِ، فَقَالَ: ((إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)) فَقَالَ: ائْذَنْ لَنَا فِي التَّرَهُّبِ، فَقَالَ: ((إِنَّ تَرَهُّبَ أُمَّتِي الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ انْتِظَارَ الصَّلَاةِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

٧٢٤: عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمیں خصی ہونے کی اجازت عطا فرمائیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جس نے کسی کو خصی کیا یا اپنے آپ کو خصی کیا تو وہ ہم میں سے نہیں، کیونکہ میری امت کا خصی ہونا، روزہ رکھنا ہے۔‘‘ انہوں نے کہا: ہمیں سیاحت کی اجازت مرحمت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میری امت کی سیاحت، جہاد فی سبیل اللہ ہے۔‘‘ انہوں نے عرض کیا: ہمیں رہبانیت اختیار کرنے کی اجازت دے دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’نماز کے انتظار میں مساجد میں بیٹھنا میری امت کی رہبانیت ہے۔‘‘

٧٢٥: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَأَيْتُ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ، قَالَ: فِيْمَا يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: أَنْتَ أَعْلَمُ)) قَالَ: ((فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ، فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ)) وَتَلَا: ﴿وَكَذٰلِكَ نُرِيْ إِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ﴾ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا، وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهُ عَنْهُ. [2]

٧٢٥: عبدالرحمن بن عائش رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میں نے (خواب میں) اپنے رب عزوجل کو بہترین صورت میں دیکھا، اس نے فرمایا: مقرب فرشتے کس چیز کے بارے میں بحث ومباحثہ کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: تو بہتر جانتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اس نے میرے کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے قلب وصدر میں محسوس کی، اور میں نے زمین وآسمان کی ہر چیز جان لی۔‘‘ اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ’’اور اسی طرح ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت دکھائی تا کہ وہ یقین رکھنے والوں میں سے ہو جائیں۔‘‘ دارمی نے مرسل روایت کیا، اور ترمذی میں بھی انہیں سے اسی کی مثل ہے۔

٧٢٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنهم وَزَادَ فِيْهِ: قَالَ: ((يَا مُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فِي الْكَفَّارَاتِ، وَالْكَفَّارَاتُ: الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ، وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَإِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ، وَمَاتَ بِخَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٢/ ٣٧٠ ح ٤٨٤) ☆ فيه رشدين بن سعد عن ابن أنعم (الإفريقي) و هما ضعيفان، وأما قوله: "إن سياحة أمتي الجهاد في سبيل الله" فصحيح، رواه أبو داود (٢٤٨٦)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الدارمي (٢/ ١٢٦ ح ٢١٥٥) والترمذي (من حديث معاذ بن جبل رضي الله عنه: ٣٢٣٥ وقال: حسن۔) ☆ عبد الرحمٰن بن عائش له صحبة، رضي الله عنه۔

الْمَسَاكِيْنِ، فَإِذَا أَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ)) قَالَ: ((وَالدَّرَجَاتُ: إِفْشَاءُ السَّلَامِ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)) وَلَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا فِي الْمَصَابِيْحِ لَمْ أَجِدْهُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ إِلَّا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ. ❶

۷۲۶: ابن عباس اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے: ''اللہ نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ جانتے ہیں کہ مقرب فرشتے کس چیز کے بارے میں بحث و مباحثہ کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں گناہ ختم کرنے والے اعمال کے بارے میں (بحث کر رہے ہیں) اور گناہ ختم کرنے والے اعمال یہ ہیں: نمازوں کے بعد مسجد میں بیٹھے رہنا، باجماعت نماز پڑھنے کے لیے پیدل چل کر جانا، اور ناگواری کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا، پس جو یہ کرے گا وہ بہتر زندگی بسر کرے گا اور اس کی موت بھی اچھی ہوگی، اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے اسے آج جنم دیا ہو، اور فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپ نماز سے فارغ ہو جائیں تو یہ دعا کیا کرو: اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام بجالانے، برے کام چھوڑ دینے اور مساکین سے محبت کرنے کی درخواست کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو کسی آزمائش و فتنے سے دوچار کرنے کا ارادہ فرمائے تو مجھے اس سے دوچار کیے بغیر اپنی طرف اٹھالینا'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلندی درجات والے اعمال یہ ہیں: سلام عام کرنا، کھانا کھلانا اور جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز تہجد پڑھنا'' اور اس حدیث کے الفاظ جیسا کہ مصابیح میں ہیں، میں نے عبدالرحمٰن کی سند سے صرف شرح السنہ میں پائے ہیں۔

۷۲۷: وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❷

۷۲۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمیوں کی مکمل حفاظت کرنا اللہ کے ذمہ ہے، وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے روانہ ہو تو وہ اللہ کی حفاظت میں ہے حتیٰ کہ اللہ اسے فوت کر کے جنت میں داخل فرما دے، یا اسے حاصل ہونے والے اجر یا مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹا دے۔ وہ آدمی جو مسجد کی طرف جائے تو وہ بھی اللہ کی حفاظت میں ہے اور وہ آدمی جو اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرتا ہے وہ بھی اللہ کی حفاظت میں ہے۔''

۷۲۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلٰى صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ، فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ، وَمَنْ خَرَجَ إِلٰى تَسْبِيْحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ، وَصَلَاةٌ عَلٰى أَثَرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِيْ عِلِّيِّيْنَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ ❸

---

❶ **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (٤/ ٣٥-٣٧ ح ٩٢٤) من حديث عبد الرحمن بن عائش المصري رضي الله عنه-) ٥مصابيح السنة (١/ ٢٩٠ ح ٥١٢) و رواه الترمذي (٣٢٣٤-٣٢٣٥) و انظر الحديث السابق (٧٢٥)-

❷ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٤٩٤) [و صححه الحاكم ٢/ ٧٣، ٧٤ ووافقه الذهبي]-

❸ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٨ ح ٢٢٦٦٠) و أبو داود (٥٥٨)-

۷۲۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص باوضو ہو کر فرض نماز کے لیے اپنے گھر سے روانہ ہوتا ہے تو اس کا اجر احرام باندھ کر حج کے لیے روانہ ہونے والے کے اجر کی طرح ہے، اور جو شخص صرف نماز چاشت کے لیے روانہ ہوتا ہے اس کے لیے عمرہ کرنے والے کی مثل اجر ہے، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح پڑھنا کہ ان کے درمیان کوئی لغو بات نہ ہو اس کا عمل علیین میں لکھ دیا جاتا ہے۔''

۷۲۹: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا)) قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَارِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((اَلْمَسَاجِدُ)) قِيْلَ: وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۷۲۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم جنت کے باغوں کے پاس سے گزرو تو کچھ کھا پی لیا کرو۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! جنت کے باغات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''مساجد۔'' پوچھا گیا کہ اللہ کے رسول! خوردونوش سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((سبحان الله، والحمد لله، ولا اله الا الله، و الله اكبر)) ''اللہ پاک ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔''

۷۳۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ أَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهُ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❷

۷۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جس چیز کے لیے مسجد میں جاتا ہے وہی اس کا نصیب ہو گی، (جو اسے آخرت میں ملے گی)۔''

۷۳۱: وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ، وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) وَإِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَقَالَ: ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ، وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا، قَالَتْ: إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَكَذَا إِذَا خَرَجَ، قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ، وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ)) بَدَلَ: ((صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ)) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ، وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى. ❸

۷۳۱: فاطمہ بنت حسین رحمۃ اللہ علیہا اپنی دادی فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے فرمایا: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام ہو، اور فرماتے: میرے رب! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور جب آپ مسجد سے باہر نکلتے تو فرماتے: محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام ہو۔ اور فرماتے: ''میرے رب! میرے

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۵۰۹ وقال: غريب۔) ☆ حميد المكي مجهول الحال، و تكلم فيه البخاري وغيره و ضعفه راجح۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٧٢) ☆ عثمان بن أبى العاتكة ضعيف ضعفه الجمهور۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣١٤) و أحمد (٦/ ٢٨٢ ح ٢٦٩٤٨) و ابن ماجه (٧٧١) ☆ ليث بن أبي سليم: ضعيف من جهة حفظه، و مدلس و السند منقطع، وحديث مسلم (٧١٣ ب) يغني عنه۔

گناہ بخش دے، اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ ترمذی، احمد، ابن ماجہ اور ان دونوں کی روایت میں ہے، انہوں نے فرمایا: جب آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوتے اور اسی طرح جب آپ باہر تشریف لاتے تو ''محمد پر صلاۃ وسلام ہو'' کے بجائے: ''اللہ کے نام سے، اور رسول اللہ پر سلام ہو'' کے الفاظ پڑھتے تھے۔ امام ترمذی نے فرمایا: اس کی سند متصل نہیں، فاطمہ بنت حسین رحمہا اللہ کی فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ثابت نہیں۔

٧٣٢: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِى الْمَسْجِدِ، وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيْهِ، وَاَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فِى الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❶

٧٣٢: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں شعر گوئی، خرید وفروخت اور جمعہ کے روز نماز سے پہلے مسجد میں حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

٧٣٣: وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِى الْمَسْجِدِ، فَقُوْلُوْا: لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ، وَاِذَارَاَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً، فَقُوْلُوْا: لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❷

٧٣٣: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی شخص کو مسجد میں خرید وفروخت کرتے ہوئے دیکھو تو تم کہو: اللہ تیری تجارت کو نفع مند نہ بنائے، اور جب تم کسی شخص کو اس میں گم شدہ جانور کا اعلان کرتے ہوئے دیکھو تو تم کہو: اللہ کرے وہ چیز تمہیں نہ ملے۔''

٧٣٤: وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُسْتَقَادَ فِى الْمَسْجِدِ، وَاَنْ يُنْشَدَ فِيْهِ الْاَشْعَارُ، وَاَنْ تُقَامَ فِيْهِ الْحُدُوْدُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ فِىْ سُنَنِهٖ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِيْهِ عَنْ حَكِيْمٍ. ❸

٧٣٤۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں قصاص کا مطالبہ کرنے، اشعار پڑھنے اور حدود قائم کرنے سے منع فرمایا۔

٧٣٥: وَفِى الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ. ❹

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٠٧٩) والترمذي (٣٢٢ وقال: حديث حسن.) [وابن ماجه (٧٤٩، ٧٦٦، ١١٣٣) والنسائي (٢/ ٤٧، ٤٨ ح ٧١٥) و محمد بن عجلان صرح بالسماع عند أحمد (٢/ ١٧٩، و أطراف المسند ٤/ ٣٢ ح ٥١٧١)] ❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٣٢١ وقال: حسن غريب.) والدارمي (١/ ٣٢٦ ح ١٤٠٨ [وصححه ابن خزيمة (١٣٠٥) و ابن حبان (٣١٣) والحاكم على شرط مسلم (٢/ ٥٦) ووافقه الذهبي، وللحديث طريق آخر عند مسلم (٥٦٨)]. ❸ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٤٩٠) و ذكره ابن الأثير في جامع الأصول (٣/ ٣٤٦) ☆ وفي سماع زفر بن وثيمة من حكيم بن حزام نظر. [ولبعض الحديث شواهد ضعيفة عند ابن ماجه (٢٥٩٩) وغيره]. ❹ **ضعيف**، ذكره البغوي في مصابيح السنة (١/ ٢٩٧ ح ٥٢٠ من حديث جابر رضي الله عنه من غير أن يعزو إلى أحد، و أشار الترمذي إلى حديث جابر: ٣٢٢ و لم أجد من أخرجه) [ولبعض الحديث شواهد ضعيفة عند أحمد (٣/ ٤٣٤) وغيره. وانظر الحديث السابق: ٧٣٤].

۷۳۵: مصابیح میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۷۳۶: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ- يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ- وَقَالَ: ((مَنْ اَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا)) وَقَالَ ((اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ اٰكِلِيْهِمَا، فَاَمِيْتُوْهُمَا طَبْخًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۷۳۶: معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو پودوں یعنی پیاز اور لہسن سے منع کیا اور فرمایا: ”جو انہیں کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔“ اور فرمایا: ”اگر تم نے انہیں ضرور ہی کھانا ہے تو پھر پکا کر ان کی بو زائل کر دو۔“

۷۳۷: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❷

۷۳۷: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قبرستان اور حمام کے علاوہ ساری زمین مسجد ہے۔“

۷۳۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُصَلّٰى فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ: فِي الْمَزْبَلَةِ، وَالْمَجْزَرَةِ، وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ، وَفِي الْحَمَّامِ، وَفِيْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ، وَفَوْقَ ظَهْرِبَيْتِ اللّٰهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۷۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے سات جگہوں، کوڑے کرکٹ کے ڈھیر، ذبح خانہ، قبرستان، شارع عام، حمام، اونٹوں کے باڑے اور بیت اللہ کی چھت پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۷۳۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۷۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔“

۷۴۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ، وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❺

۷۴۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں اور ان پر چراغاں کرنے والوں پر لعنت فرمائی۔

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٨٢٧) [والنسائي في الكبرى (٦٦٨١) و أحمد (٤/ ١٩)]۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٩٢) والترمذي (٣١٧) والدارمي (١/ ٣٢٣ ح ١٣٩٧) [و ابن ماجه (٧٤٥) وصححه ابن حبان (٣٣٨، ٣٣٩) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ٢٥١) ووافقه الذهبي]۔

❸ **ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٦) و ابن ماجه (٧٤٦) ☆ زيد بن جبيرة متروك و للحديث شاهد ضعيف عند ابن ماجه (٧٤٧)۔

❹ **حسن**، رواه الترمذي (٣٤٨ وقال: حسن صحيح۔) [وابن ماجه (٧٦٨) و صححه ابن خزيمة (٧٩٥) وابن حبان (٣٣٦) وللحديث شواهد]۔

❺ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٢٣٦) والترمذي (٣٢٠ وقال: حسن) والنسائي (٤/ ٩٥ ح ٢٠٤٥) [و ابن ماجه: ١٥٧٥] ☆ أبو صالح باذام مولى أم هانئ ضعيف مدلس و حدث بهذا الحديث بعد ما كبر أي بعد ما اختلط۔

٧٤١: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ حِبْرًا مِنَ الْيَهُوْدِ سَأَلَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَیُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ، وَقَالَ: ((اَسْكُتُ حَتّٰى يَجِيْءَ جِبْرِيْلُ)) فَسَكَتَ، وَجَآءَ جِبْرِيْلُ علیہ السلام، فَسَأَلَ، فَقَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَلٰكِنْ اَسْئَلُ رَبِّیْ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى، ثُمَّ قَالَ جِبْرِيْلُ: يَا مُحَمَّدُ! اِنِّیْ دَنَوْتُ مِنَ اللّٰهِ دُنُوًّا مَادَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ، قَالَ: ((وَكَيْفَ كَانَ؟ يَا جِبْرِيْلُ!)) قَالَ: كَانَ بَيْنِیْ وَبَيْنَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِنْ نُّوْرٍ، فَقَالَ: شَرُّ الْبِقَاعِ اَسْوَاقُهَا، وَ خَيْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُهَا. [رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِيْحِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ]. ❶

۷۴۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی یہودی عالم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کون سا قطعہ زمین بہتر ہے؟ آپ خاموش ہو گئے اور فرمایا: ''میں جبریل علیہ السلام کے آنے تک خاموش رہوں گا۔'' آپ خاموش رہے اور جبریل علیہ السلام آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: اس بارے میں مسئول، سائل سے زیادہ نہیں جانتا، لیکن میں اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے دریافت کروں گا، پھر جبریل علیہ السلام نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں اللہ کے اتنا قریب ہوا کہ میں اس سے پہلے کبھی اتنا قریب نہیں ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''جبریل! وہ (قریب ہونا) کیسے تھا؟'' انہوں نے فرمایا: میرے اور اس کے مابین نور کے ستر ہزار پردے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بدترین مقامات بازار اور بہترین مقامات مساجد ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٧٤٢: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ جَآءَ مَسْجِدِیْ هٰذَا لَمْ يَاْتِ اِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهٗ اَوْ يُعَلِّمُهٗ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَ مَنْ جَآءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ اِلٰى مَتَاعِ غَيْرِهٖ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❷

۷۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص میری اس مسجد میں محض کوئی خیر و بھلائی سیکھنے یا سکھانے کی غرض سے آئے تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے مقام و مرتبہ پر ہے، اور جو شخص اس کے علاوہ کسی اور غرض سے آئے تو وہ اس آدمی کی طرح ہے جو کسی کے مال پر نظر رکھتا ہو۔''

٧٤٣: وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَاْتِیْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِیْ مَسَاجِدِهِمْ فِیْ اَمْرِ دُنْيَاهُمْ، فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❸

---

❶ لا أصل له بهذا اللفظ، لم أجده عن أبي أمامة رضي الله عنه ـ ☆ ولأصل الحديث شواهد عند ابن حبان (الموارد: ١٥٩٩ عن ابن عمر) و الطبراني في الكبير (٢/ ١٢٨ ح ١٥٤٥) و أحمد (٤/ ٨١ ح ١٦٨٦٥) والحاكم (٢/ ٧) من حديث جبير بن مطعم رضي الله عنه، والطبراني في الأوسط (٧١٤٠) من حديث أنس رضي الله عنه بألفاظ أخرى ـ

❷ **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (٢٢٧) والبيهقي في شعب الإيمان (١٦٩٨) [وصححه ابن حبان (الموارد: ٨١) والحاكم (١/ ٩١) ووافقه الذهبي]ـ ❸ **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (لم أجده) ☆ و رواه الحاكم (٤/ ٣٢٣) وغيره بإسناد موضوع عن سفيان الثوري عن عون بن أبي جحيفة عن الحسن بن أبي الحسن عن أنس به نحو المعنى وللحديث شواهد ضعيفة عند ابن حبان (٣١١ فيه علل، منها عنعنة الأعمش) وغيره ـ

۷۴۳: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ ان کی مساجد میں ان کی گفتگو کا موضوع ان کے دنیوی امور ہوں گے۔ پس تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو، اللہ کو ان کی کوئی حاجت نہیں۔''

٧٤٤: وَعَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ، فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ، فَنَظَرْتُ، فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ، فَجِئْتُهُ بِهِمَا، فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتُمَا۔ اَوْ مِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا؟۔ قَالَا: مِنْ اَهْلِ الطَّآئِفِ، قَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَاَوْجَعْتُكُمَا، تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۷۴۴: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مسجد میں سویا ہوا تھا تو کسی آدمی نے مجھے کنکری ماری، میں نے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے فرمایا: جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو میرے پاس لاؤ، میں انہیں ان کے پاس لے آیا، تو انہوں نے فرمایا: تم کس قبیلے سے ہو اور کہاں سے ہو؟ انہوں نے کہا: اہل طائف سے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اہل مدینہ سے ہوتے تو میں تمہیں ضرور سزا دیتا، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کرتے ہو۔

٧٤٥: وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ: بَنٰى عُمَرُ رَحْبَةً فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ تُسَمَّى الْبُطَيْحَاءَ، وَقَالَ: مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَلْغَطَ اَوْ يُنْشِدَ شِعْرًا، اَوْيَرْفَعَ صَوْتَهٗ، فَلْيَخْرُجْ اِلٰى هٰذِهِ الرَّحْبَةِ. رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا [2]

۷۴۵: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کے کونے میں بطیحاء نامی ایک صحن تیار کیا اور فرمایا: جو شخص فضول باتیں کرنا چاہے، یا شعر پڑھنا چاہے یا اپنی آواز بلند کرنا چاہے تو وہ اس صحن کی طرف چلا جائے۔

٧٤٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِيْ وَجْهِهٖ، فَقَامَ فَحَكَّهٗ بِيَدِهٖ، فَقَالَ: ((اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ، وَاِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَلَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ، وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ، اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ)) ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَآئِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ، ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ، فَقَالَ: ((اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۷۴۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ (کی طرف دیوار) میں تھوک دیکھا تو یہ آپ پر اس قدر شاق گزرا کہ اس کے اثرات آپ کے چہرے پر نمایاں ہو گئے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ سے اسے صاف کیا، پھر فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے ہم کلام ہوتا ہے، کیونکہ اس کا رب اس کے اور قبلہ کے مابین ہوتا ہے، پس تم میں سے کوئی اپنے قبلہ کی طرف نہ تھوکے، بلکہ اپنے بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کا کنارہ پکڑا پھر اس میں تھوکا اور اس (کپڑے) کو ایک دوسرے کے ساتھ مل دیا اور فرمایا: ''یا پھر وہ اس طرح کر لے۔''

٧٤٧: وَعَنِ السَّآئِبِ بْنِ خَلَّادٍ رضی اللہ عنہ ۔وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ۔قَالَ: اِنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا،

---

[1] رواه البخاري (٤٧٠)۔ [2] **ضعيف**، رواه مالك في الموطأ (١/ ١٧٥ ح ٤٢٤) ☆ هذا من البلاغات و أسند عن سالم عن عمر وهو منقطع، وجاء في الإستذكار (٢/ ٣٦٨) و شرح الزرقاني (٤٢٤) وهم في السند۔

[3] رواه البخاري (٤٠٥)۔

فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِقَوْمِهِ حِيْنَ فَرَغَ: ((لَا يُصَلِّيْ لَكُمْ)) فَارَادَبَعْدَ ذَالِكَ اَنْ يُّصَلِّيَ لَهُمْ، فَمَنَعُوْهُ، فَأَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ:((نَعَمْ)) وَحَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: ((اِنَّكَ قَدْاٰذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۷۴۷: سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: کس آدمی نے کچھ لوگوں کی امامت کرائی تو اس نے قبلہ رخ تھوک دیا، جبکہ رسول اللہ ﷺ اسے دیکھ رہے تھے، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی قوم سے فرمایا: ''یہ تمہیں نماز نہ پڑھائے۔'' پھر اس کے بعد اس نے انہیں نماز پڑھانا چاہی تو انہوں نے اسے روک دیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے آگاہ کیا اس شخص نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں (میں نے روکا ہے)۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے۔''

۷۴۸: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: احْتَبَسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاٰى عَيْنَ الشَّمْسِ، فَخَرَجَ سَرِيْعًا، فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ، فَقَالَ لَنَا: ((عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ)) ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا، ثُمَّ قَالَ:((اَمَا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ، اِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ، فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَلِيْ، فَنَعَسْتُ فِيْ صَلَاتِيْ حَتّٰى اسْتَثْقَلْتُ، فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ! قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ: لَا اَدْرِيْ)) قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: ((فَرَاَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ! قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ: فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ: مَاهُنَّ؟ قُلْتُ: مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ، وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ، قَالَ: ثُمَّ فِيْمَ؟ قُلْتُ: فِي الدَّرَجَاتِ، قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ قُلْتُ: اِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَلِيْنُ الْكَلَامِ، وَالصَّلٰوةُ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، قَالَ: سَلْ)) قَالَ:((قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَاَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ، وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، وَاَسْاَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِيْ اِلٰى حُبِّكَ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. ❷

۷۴۸: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز فجر پڑھانے کے لیے تشریف نہ لائے، قریب تھا کہ ہم سورج کے طلوع ہونے کا مشاہدہ کر لیتے، پھر آپ بہت تیزی سے تشریف لائے چنانچہ نماز کے لیے اقامت کہی گئی، رسول اللہ ﷺ نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی، پس جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو باآواز بلند فرمایا: ''اپنی جگہوں پر ایسے ہی بیٹھے

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٨١) [وصححه ابن حبان (٣٣٤) وله شاهد من حديث ابن عمر رضي الله عنه]۔

❷ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٤٣ ح ٢٢٤٦٥) والترمذي (٣٢٣٥) [و نقل عن البخاري أنه صححه]۔

رہو۔'' پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''میں ابھی تمہیں بتاتا ہوں کہ میں تمہیں نماز پڑھانے کے لیے کیوں نہیں آیا، میں رات کو بیدار ہوا، وضو کیا اور جس قدر مقدر میں تھا میں نے نماز پڑھی، مجھے نماز میں اونگھ آنے لگی حتیٰ کہ وہ مجھ پر غالب آ گئی، تب میں نے اپنے رب تبارک و تعالیٰ کو بہترین صورت میں دیکھا چنانچہ اس نے فرمایا: محمد! میں نے عرض کیا: میرے رب! حاضر ہوں، فرمایا: فرشتے کس چیز کے بارے میں بحث و مباحثہ کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا۔'' اللہ تعالیٰ نے تین مرتبہ ایسے فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اسے دیکھا کہ اس نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی انگلیوں کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے قلب و صدر میں محسوس کی، اور میرے سامنے ہر چیز واضح ہو گئی اور میں نے پہچان لی، پھر رب تعالیٰ نے فرمایا: محمد! میں نے عرض کیا، میرے رب! میں حاضر ہوں، فرمایا: مقرب فرشتے کس چیز کے بارے میں بحث و مباحثہ کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا، گناہ مٹا دینے والے اعمال کے بارے میں، فرمایا: وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: باجماعت نماز پڑھنے کے لیے چل کر جانا، نماز کے بعد مساجد میں بیٹھے رہنا، ناگواری کے باوجود اچھی طرح مکمل وضو کرنا، فرمایا: پھر وہ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: درجات کے بارے میں، فرمایا: وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: کھانا کھلانا، نرمی سے بات کرنا اور جب لوگ سو رہے ہوں نماز (تہجد) پڑھنا۔ فرمایا: کچھ مانگ لیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے عرض کیا: اے اللہ! تجھ سے نیک اعمال بجالانے، برے کام چھوڑ دینے اور مساکین سے محبت کرنے کی توفیق مانگتا ہوں، اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اور جب تو کسی قوم کو فتنے سے دوچار کرنا چاہے تو مجھے اس میں مبتلا کیے بغیر فوت کر دینا، میں تجھ سے، تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ (خواب) حق ہے، پس اسے یاد کرو اور پھر اسے دوسروں کو بتاؤ۔'' احمد، ترمذی۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور میں نے محمد بن اسماعیل (امام بخاری رحمہ اللہ علیہ) سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٧٤٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ: ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ، مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) قَالَ: ((فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ، قَالَ الشَّيْطَانُ، حَفِظَ مِنِّيْ سَائِرَ الْيَوْمِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۷۴۹: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا کیا کرتے: ''میں شیطان مردود سے اللہ عظیم، اس کی ذات کریم اور اس کی قدیم بادشاہت و قدرت کے ذریعے پناہ چاہتا ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس جب کوئی شخص یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے، یہ اب سارا دن مجھ سے محفوظ رہے گا۔''

٧٥٠: وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا يُعْبَدُ، اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)). رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا [2]

۷۵۰: عطاء بن یسار رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی پوجا کی جائے،

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٦٦).

[2] **صحيح**، رواه مالك (١/ ١٧٢ ح ٤١٥) ☆ هذا مرسل و له شواهد عند أحمد (٢/ ٢٤٦) وغيره.

اللہ ان لوگوں پر سخت ناراض ہو جنہوں نے اپنے انبیا علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔'' امام مالک نے اسے مرسل روایت کیا۔

٧٥١: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَحِبُّ الصَّلَاةَ فِي حِيْطَانٍ، - قَالَ بَعْضُ رُوَاتِهِ - يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ، قَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهُ. [1]

٧٥١: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ باغات میں (نفل) نماز پڑھنا پسند فرمایا کرتے تھے۔'' امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف حسن بن ابی جعفر کے واسطہ سے جانتے ہیں، جبکہ یحییٰ بن سعید وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

٧٥٢: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ صَلَاةً، وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِمِائَةِ صَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ أَلْفَ صَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِيْ مَسْجِدِيْ بِخَمْسِيْنَ أَلْفَ صَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

٧٥٢: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کی اپنے گھر میں پڑھی ہوئی نماز (ثواب کے لحاظ سے) ایک نماز ہے، اس کی اس مسجد میں نماز، جس میں مختلف قبیلے نماز پڑھتے ہیں، پچیس نمازوں کی طرح ہے، اور جس مسجد میں جمعہ ہوتا ہو، اس میں اس کی نماز پانچ سو نمازوں کی طرح ہے، مسجد اقصیٰ میں اس کی نماز پچاس ہزار نمازوں کی طرح ہے، اس کی میری مسجد میں پڑھی گئی نماز پچاس ہزار نمازوں کی طرح ہے اور مسجد حرام میں اس کی نماز ایک لاکھ نمازوں کی طرح ہے۔''

٧٥٣: وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: ((الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ)) قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى)) قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: ((أَرْبَعُوْنَ عَامًا، ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ، فَحَيْثُ مَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

٧٥٣: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! روئے زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد تعمیر کی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد حرام۔'' راوی کہتے ہیں، میں نے عرض کیا، پھر کون سی مسجد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد اقصیٰ۔'' میں نے عرض کیا: ان دونوں کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چالیس سال، پھر ساری زمین تیرے لیے مسجد ہے، جہاں نماز کا وقت ہو جائے نماز پڑھ لو۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٣٤) ☆ الحسن بن أبي جعفر: ضعيف۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٤١٣) ☆ أبو الخطاب الدمشقي: مجهول۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٦٦) و مسلم (٢/ ٥٢٠)۔

بَابُ السَّتْرِ

ستر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۷۵٤: عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُّشْتَمِلاً بِهٖ، فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، وَاضِعًا طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقَیْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۷۵۴: عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا، آپ نے اس کپڑے کے دو کنارے اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے تھے۔

۷۵۵: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، لَیْسَ عَلٰی عَاتِقَیْهِ مِنْهُ شَیْءٌ**)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۷۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پر کوئی چیز نہ ہو۔''

۷۵٦: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((**مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْهِ**)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۷۵۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو وہ اس کے دونوں کناروں کو ایک دوسرے کے مخالف سمت کرلے (دائیں کنارے کو بائیں کندھے پر اور بائیں کو دائیں کندھے پر)۔''

۷۵۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ خَمِیْصَةٍ لَّهَا اَعْلَامٌ، فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: ((**اِذْهَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ هٰذِهٖ اِلٰی اَبِیْ جَهْمٍ، وَّأْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّةِ اَبِیْ جَهْمٍ، فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِیْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِیْ**)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ، وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ، قَالَ: ((**کُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عَلَمِهَا وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ، فَاَخَافُ اَنْ یَّفْتِنَنِیْ**)). [4]

۷۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منقش چادر میں نماز پڑھی، آپ نے اس کے نقش و نگار کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''میری یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور ابوجہم کی نقش و نگار کے بغیر چادر

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٥٥، ٣٥٦) و مسلم (٥١٧/٢٧٨)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٣٥٩) و مسلم (٥١٧/٢٧٧)۔

[3] رواه البخاري (٣٦٠)۔

[4] متفق علیه، رواه البخاري (٣٧٣) و مسلم (٦٢/ ٥٥٦)۔

لے آؤ، اس نے تو میری نماز میں خلل ڈال دیا تھا۔'' بخاری، مسلم اور بخاری کی ایک روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس کے نقش و نگار دیکھ رہا تھا جبکہ میں نماز میں تھا، مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ مجھے کسی فتنے کا شکار نہ کر دے۔''

۷۵۸: وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ قِرَامٌ لِّعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَيْتِهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ ﷺ: ((اَمِيْطِیْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا، فَاِنَّهٗ لَا يَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ لِیْ فِیْ صَلٰوتِیْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۷۵۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پردہ تھا جس کے ساتھ انہوں نے اپنے گھر کی ایک جانب کو ڈھانپ رکھا تھا، نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: ''اپنے اس پردے کو ہم سے دور کر دیں، کیونکہ اس کی تصاویر میری نماز میں مسلسل میرے سامنے آتی رہیں۔''

۷۵۹: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ: اُهْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ، فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ، ثُمَّ قَالَ: ((لَا يَنْبَغِیْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۷۵۹: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو ایک ریشمی کوٹ تحفہ میں دیا گیا تو آپ نے اسے پہن کر نماز پڑھی، پھر نماز سے فارغ ہو کر سخت ناپسندیدگی کے عالم میں اسے اتار دیا اور فرمایا: ''یہ متقی لوگوں کے شایان شان نہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

۷۶۰: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ رَجُلٌ اَصِيْدُ، اَفَاُصَلِّیْ فِی الْقَمِيْصِ الْوَاحِدِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِیُّ نَحْوَهٗ [3]

۷۶۰: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں شکاری آدمی ہوں، کیا میں ایک قمیض میں نماز پڑھ لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، بٹن بند کر کے، خواہ کانٹوں کو ہی بطور بٹن استعمال کر لو۔'' ابوداود۔ امام نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۶۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُّصَلِّیْ مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ، قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذْهَبْ فَتَوَضَّاْ)) فَذَهَبَ وَتَوَضَّاَ ثُمَّ جَآءَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالَكَ اَمَرْتَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّاَ؟ قَالَ: ((اِنَّهٗ كَانَ صَلّٰى وَهُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُّسْبِلٍ اِزَارَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

---

[1] رواه البخاري (٣٧٤)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٥) و مسلم (٢٣/ ٢٠٧٥)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٦٣٢) و النسائي (٢/ ٧٠ ح ٧٦٦) [وصححه ابن خزيمة (٧٧٧، ٧٧٨) وابن حبان (الإحسان: ٢٢٩١) والحاكم (١/ ٢٥٠) ووافقه الذهبي و أعله البخاري في صحيحه (فتح ١/ ٤٦٥ قبل ح ٣٥١)]۔

[4] **حسن**، رواه أبو داود (٦٣٨) [وصححه ابن حبان (٢٤٠٦) و رواه البيهقي (٢/ ٢٤٢) عن رجل من أصحاب النبي ﷺ نحوه وسنده حسن لذاته و أخطأ من ضعفه۔] ☆ فيه أبو جعفر المدني المؤذن و ثقه الجمهور وحديثه لا ينزل عن درجة الحسن۔

۷۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی اپنا تہ بند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''جاؤ وضو کرو۔'' وہ گیا اور وضو کر کے پھر حاضر ہوا تو کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے اسے وضو کرنے کا حکم کیوں فرمایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اپنا تہ بند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا، جبکہ اللہ تہ بند لٹکا کر نماز پڑھنے والے شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا۔''

٧٦٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❶

۷۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی بالغہ عورت کی ننگے سر نماز قبول نہیں ہوتی۔''

٧٦٣: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتُصَلِّى الْمَرْأَةُ فِىْ دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ؟ قَالَ: ((**اِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّى ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَذَكَرَ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ. ❷

۷۶۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کیا عورت تہ بند کے بغیر صرف قمیض اور دوپٹے میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، جب قمیض اس قدر کامل اور کشادہ ہو کہ وہ اس کے پاؤں ڈھانپتی ہو۔'' ابوداؤد، اور انہوں نے راویوں کی ایک جماعت کا ذکر کیا جنہوں نے اس حدیث کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر موقوف قرار دیا ہے۔

٧٦٤: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِى الصَّلَاةِ، وَاَنْ يُغَطِّىَ الرَّجُلُ فَاهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❸

۷۶۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران نماز گلے میں کپڑا لٹکانے اور منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا۔

٧٦٥: وَعَنْ شَدَّادِبْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**خَالِفُوْا الْيَهُوْدَ، فَاِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِىْ نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۷۶۵: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودیوں کی مخالفت کرو کیونکہ وہ اپنے جوتوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے۔''

٧٦٦: وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّىْ بِاَصْحَابِهِ اِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ الْقَوْمُ، اَلْقَوْا نِعَالَهُمْ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاتَهُ، قَالَ: ((**مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ؟**)) قَالُوْا: رَأَيْنَاكَ اَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ، فَاَلْقَيْنَا نِعَالَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِىْ فَاَخْبَرَنِىْ اَنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا، اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَنْظُرْ فَاِنْ رَاٰى فِىْ نَعْلَيْهِ قَذَرًا، فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيْهِمَا**)).

---

❶ **صحيح**، رواه أبو داود (٦٤١) والترمذي (٣٧٧ وقال: حسن-) [وصححه ابن خزيمة (٧٧٥) وابن حبان (الإحسان: ١٧٠٨، ١٧٠٩) والحاكم على شرط مسلم (١/ ٢٥١) ووافقه الذهبي]- ❷ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٦٤٠) [وصححه الحاكم على شرط البخاري (١/ ٢٥٠) واختلف قول الذهبي فيه.] ☆ أم محمد بن زيد مجهولة الحال وثقها الحاكم وحده- ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٦٤٣) والترمذي (٣٧٨) ☆ فيه الحسن بن ذكوان مدلس وعنعن وفى السند الثاني: عسل بن سفيان ضعيف- وانظر أنوار الصحيفة (د ٦٤٣)-

❹ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٦٥٢) [وصححه ابن حبان (٣٥٧) والحاكم (١/ ٢٦٠) ووافقه الذهبي]-

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❶

۷۶۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس دوران کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچانک اپنے جوتے اتار کر اپنے بائیں طرف رکھ دیے، جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ''تمہیں کس چیز نے جوتے اتارنے پر آمادہ کیا؟'' انہوں نے عرض کیا، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے اتارتے ہوئے دیکھا تو ہم نے بھی اتار دیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل میرے پاس تشریف لائے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ان میں نجاست ہے، جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو وہ دیکھے اگر وہ اپنے جوتوں میں نجاست دیکھے تو وہ اسے صاف کرے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔''

۷۶۷: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ، فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَلَا عَنْ يَسَارِهِ، فَتَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِ غَيْرِهِ، إِلَّا أَنْ لَا يَكُوْنَ عَلَى يَسَارِهِ أَحَدٌ، وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((أَوْ لِيُصَلِّ فِيْهِمَا)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ. ❷

۷۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے جوتے اپنی دائیں طرف رکھے نہ بائیں طرف کیونکہ اس کی بائیں جانب کسی دوسرے شخص کی دائیں جانب ہوگی ہاں اگر اس کے بائیں طرف کوئی نہ ہو تو پھر بائیں طرف رکھ لے ورنہ انہیں اپنے پاؤں کے درمیان رکھے۔'' ابوداؤد اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۷۶۸: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ عَلَى حَصِيْرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ، قَالَ: وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۷۶۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو چٹائی پر نماز پڑھتے اور اس پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، اور انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آپ کو ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے اپنے جسم کو ایک کپڑے میں ڈھانپ رکھا تھا۔

۷۶۹: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ حَافِيًا وَّ مُنْتَعِلًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❹

۷۶۹: عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٦٥٠) والدارمي (١/ ٣٢٠ ح ١٣٨٥) [وصححه ابن خزيمة (١٠١٧) وابن حبان (٣٦٠) والحاكم على شرط مسلم (١/ ٢٦٠) ووافقه الذهبي]۔ ❷ **صحيح**، رواه أبو داود (٦٥٤) و ابن ماجه (١٤٣٢) [وصححه ابن خزيمة (١٠١٦) و ابن حبان (٣٦١) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ٢٥٩) ووافقه الذهبي]۔

❸ رواه مسلم (٢٨٤/ ٥١٩)۔ ❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٦٥٣) [وابن ماجه: ١٠٣٨]۔

کبھی ننگے پاؤں اور کبھی جوتوں میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

۷۷۰: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: صَلّٰى جَابِرٌ فِيْ اِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ، مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ، وَثِيَابُهُ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: تُصَلِّيْ فِيْ اِزَارٍ وَاحِدٍ؟! فَقَالَ: اِنَّمَا صَنَعْتُ ذَالِكَ لِيَرَانِيْ اَحْمَقُ مِثْلُكَ وَاَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۷۷۰: محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، جابر رضی اللہ عنہ نے ایک تہ بند میں اس طرح نماز پڑھی کہ انہوں نے اسے گردن کی طرف باندھا ہوا تھا، جبکہ ان کے کپڑے مشجب (گھڑونچی) پر رکھے ہوئے تھے، کسی نے ان سے کہا: آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے یہ محض اس لیے کیا ہے تاکہ آپ جیسا احمق شخص مجھے دیکھ لے۔ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ہم میں سے کون شخص تھا جس کے پاس دو کپڑے ہوتے تھے؟

۷۷۱: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: الصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ، كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اِنَّمَا كَانَ ذَاكَ اِذَا كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ، فَاَمَّا اِذَا وَسَعَ اللّٰهُ، فَالصَّلَاةُ فِي الثَّوْبَيْنِ اَزْكٰى. رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷

۷۷۱: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ایسا کیا کرتے تھے اور ہمیں منع نہیں کیا جاتا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تب تھا جب کپڑوں کی قلت تھی، پس جب اللہ فراخی عطا فرما دے تو پھر دو کپڑوں میں نماز پڑھنا بہتر و افضل ہے۔

❶ رواه البخاري (٣٥٢)۔ ❷ **صحيح**، رواه [عبدالله بن] أحمد (٥/ ١٤١ ح ٢١٥٩٩) ☆ حدث به الجريري قبل اختلاطه و للحديث شاهد عند أبي داود (٦٣٥) وغيره۔

بَابُ السُّتْرَةِ

سترہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ
فصل اول

٧٧٢: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَغْدُوْا اِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ، وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۷۷۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت عیدہ گاہ کی طرف جاتے ایک چھوٹا نیزہ آپ کے آگے آگے اٹھا کر لے جایا جاتا اور اسے عیدگاہ میں آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا، پھر آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے۔

٧٧٣: وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَآءَ مِنْ اَدَمٍ، وَرَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذَالِكَ الْوَضُوْءَ، فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ، وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا، وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى اِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَاَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَآبَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۷۷۳: ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا، جبکہ آپ وادی بطحاء میں چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں تھے، اور میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی لیے کھڑے ہیں، اور میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ وضو کے اس پانی کو حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں، چنانچہ جسے تو اس میں سے کچھ مل جاتا ہے وہ اسے اپنے جسم پر مل لیتا ہے، اور جسے اس میں سے کچھ نہ ملتا تو وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی نمی حاصل کر لیتا، پھر میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے چھوٹا نیزہ لے کر گاڑ دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جوڑا زیب تن کیے ہوئے تیزی سے تشریف لائے، آپ نے چھوٹے نیزے کی طرف رخ کر کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے لوگوں اور چوپاؤں کو آپ کے آگے سے گزرتے ہوئے دیکھا۔

٧٧٤: وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَعْرِضُ رَاحِلَتَهٗ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَزَادَ الْبُخَارِيُّ، قُلْتُ: اَفَرَأَيْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ؟ قَالَ: كَانَ يَاْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهٗ، فَيُصَلِّيْ اِلٰى اٰخِرَتِهٖ. [3]

۷۷۴: نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری بٹھا دیا کرتے اور پھر اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا

---

[1] رواه البخاري (٩٧٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٦، ٦٣٣) و مسلم (٢٤٩/ ٥٠٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٧) و مسلم (٢٤٧/ ٥٠٢)۔

کرتے تھے۔ بخاری، مسلم۔

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: راوی بیان کرتے ہیں، میں نے کہا: جب اونٹ چرنے کے لیے چلے جاتے تھے (تو پھر کیا کرتے تھے؟) انہوں نے کہا: وہ پالان و کجاوہ پکڑتے اور اسے سامنے رکھ کر اس کے آخری حصہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

۷۷۵: وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ، وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَآءَ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۷۷۵: طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز اپنے آگے رکھ لے تو وہ نماز پڑھے اور جو اس سے پرے گزرے اس کی کوئی پروا نہ کرے۔''

۷۷۶: وَعَنْ اَبِيْ جُهَيْمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ)) قَالَ اَبُو النَّضْرِ: لَا اَدْرِيْ قَالَ: ((اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۷۷۶: ابو جہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کو پتہ چل جائے کہ اسے کتنا گناہ یا نقصان ہوگا تو اس کے لیے، اس کے آگے سے گزرنے سے چالیس تک کھڑے رہنا، بہتر ہوتا۔'' ابونضر نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے چالیس دن یا ماہ یا چالیس سال فرمائے۔

۷۷۷: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى شَيْءٍ يَّسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ، فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَّجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلْيَدْفَعْهُ، فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ)). هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ. [3]

۷۷۷: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی چیز کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے جو اسے لوگوں سے چھپا رہی ہو (یعنی کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھے) اور پھر بھی کوئی شخص اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو وہ اسے روکے، لیکن اگر وہ باز نہ آئے تو پھر وہ اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔'' یہ بخاری کے الفاظ ہیں۔ اور مسلم کے الفاظ بھی اسی معنی میں ہیں۔

۷۷۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ، وَيَقِيْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۷۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت، گدھا اور کتا (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز توڑ دیتے ہیں، جبکہ پالان کی آخری لکڑی کی مثل کوئی چیز اس سے بچاتی ہے۔''

۷۷۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ

---

[1] رواه مسلم (٢٤١/ ٤٩٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٠) و مسلم (٢٦١/ ٥٠٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٩) و مسلم (٢٥٩/ ٥٠٥)۔

[4] رواه مسلم (٢٦٦/ ٥١١)۔

الْجَنَازَةِ. مُتَّفقٌ عَلَيْهِ ❶

۷۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد پڑھا کرتے تھے جبکہ میں، آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس طرح لیٹی ہوتی تھی جس طرح (امام کے آگے) جنازہ رکھا ہوتا ہے۔

۷۸۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى اَتَانٍ، وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، فَنَزَلْتُ، وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذَالِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۷۸۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں ایک دن گدھی پر سوار ہو کر آیا، میں ان دنوں قریب البلوغ تھا، جبکہ رسول اللہ اس وقت کسی دیوار کی اوٹ لیے بغیر منٰی میں نماز پڑھا رہے تھے، پس میں ایک صف کے آگے سے گزرا، پھر میں گدھی سے اترا اور اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا، اور خود صف میں شامل ہو گیا، اور کسی نے بھی مجھ پر اعتراض نہ کیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۷۸۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَيْئًا، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ، فَلْيَنْصِبْ عَصَاهُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ عَصًى، فَلْيَخْطُطْ خَطًّا، ثُمَّ لَا يَضُرُّهٗ مَا مَرَّ اَمَامَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۷۸۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے، اگر کوئی چیز نہ پائے تو پھر اپنی لاٹھی گاڑ لے، اور اگر اس کے پاس لاٹھی بھی نہ ہو تو پھر ایک لکیر کھینچ لے، پھر اس کے آگے سے جو بھی گزر جائے وہ اس کے لیے مضر نہیں ہو گا۔''

۷۸۲: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ، فَلْيَدْنُ مِنْهَا، لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۷۸۲: سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے تو وہ اس کے قریب ہو جائے، تا کہ شیطان اس کی نماز قطع نہ کر سکے۔''

۷۸۳: وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَارَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ اِلٰى عُوْدٍ، وَلَا عَمُوْدٍ، وَلَا

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٣٨٣، ٣٨٤) و مسلم (٢٦٧/ ٥١٢)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٤٩٣) و مسلم (٢٥٤/ ٥٠٤)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٦٨٩) و ابن ماجه (٩٤٣) ☆ هذا الحديث ضعفه سفيان بن عيينة والدارقطني والجمهور و هو الصواب۔

❹ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٦٩٥) [و النسائي (٢/ ٦٢ ح ٧٤٩) و صححه ابن خزيمة (٨٠٣) و ابن حبان (٤٠٩) و الحاكم على شرط الشيخين (١/ ٢٥١، ٢٥٢) ووافقه الذهبي]۔

شَجَرَةٍ اِلَّا جَعَلَهٗ عَلٰى حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ ، وَلَا يَصْمُدُ لَهٗ صَمْدًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۷۸۳: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب بھی کسی لکڑی، ستون اور درخت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ اسے اپنی دائیں یا بائیں ابرو کے سامنے کرتے تھے، اور آپ اس کے بالکل سامنے کھڑے نہیں ہوتے تھے۔

٧٨٤: وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِيْ بَادِيَةٍ لَنَا ، وَمَعَهٗ عَبَّاسٌ فَصَلّٰى فِيْ صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ ، وَحِمَارَةٌ لَنَا وَ كَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَمَا بَالٰى بِذٰلِكَ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ. [2]

۷۸۴: فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم جنگل میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ عباس رضی اللہ عنہ کی معیت میں ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے سترہ کے بغیر صحرا میں نماز ادا کی، جبکہ ہماری گدھی اور کتیا آپ کے آگے کھیل رہی تھیں، آپ نے اسے کوئی اہمیت نہ دی۔ ابوداؤد، نسائی کی روایت بھی اسی طرح ہے۔

٧٨٥: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ، وَادْرَأُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۷۸۵: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی، پس مقدور بھر اسے روکو، کیونکہ وہ (گزرنے والا) شیطان ہے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٧٨٦: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ ، فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ ، فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ ، وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا ، قَالَتْ: وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۷۸۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے آگے سو جایا کرتی تھی، جبکہ میرے پاؤں آپ ﷺ کے سجدہ کی جگہ پر ہوتے تھے، جب آپ سجدہ کرتے تو آپ مجھے ہاتھ سے دبا دیتے تو میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی اور جب آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تو میں انہیں پھیلا دیتی، انہوں نے بتایا: ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٦٩٣) ☆ ضباعة لا تعرف والمهلب : مجهول ، والوليد بن كامل لين الحديث۔

[2] **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (٧١٨) و النسائي (٢/ ٦٥ ح ٧٥٤) ☆ عباس بن عبيد الله لم يدرك عمه الفضل بن عباس رضي الله عنه فالسند منقطع۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٧١٩) [و للحديث شاهد قوي عند الدارقطني (١/ ٣٦٧)]۔

[4] متفق عليه ، رواه البخاري (٥١٣) و مسلم (٢٧٢ / ٥١٢)۔

۷۸۷: وَعَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَالَهُ فِیْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَیْ أَخِيْهِ مُعْتَرِضًا فِی الصَّلَاةِ، كَانَ لَأَنْ يُقِيْمَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِی خَطَا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۷۸۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم میں کسی کو، نماز میں مشغول اپنے بھائی کے آگے سے گزرنے کا گناہ معلوم ہو تو اس کے لیے سو برس کھڑے رہنا ایک قدم اٹھانے سے بہتر ہوتا۔''

۷۸۸: وَعَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ أَنْ يُخْسَفَ بِهٖ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَفِیْ رِوَايَةٍ: أَهْوَنَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۷۸۸: کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو پتہ چل جاتا کہ اسے اس پر کتنا گناہ ملے گا تو وہ سمجھتا کہ اسے دھنسا دیا جائے تو یہ اس کے لیے، اس کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہوتا۔ اور ایک روایت میں ہے: اس پر آسان ہوتا۔

۷۸۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷠ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى غَيْرِ السُّتْرَةِ، فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ، وَالْخِنْزِيْرُ، وَالْيَهُوْدِیُّ، وَالْمَجُوْسِیُّ، وَالْمَرْأَةُ، وَتُجْزِئُ عَنْهُ إِذَا مَرُّوْا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [3]

۷۸۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کے بغیر نماز پڑھے تو گدھا، خنزیر، یہودی، مجوسی اور عورت گزر کر اس کی نماز توڑ دیتے ہیں، اور اگر وہ پتھر پھینکنے کے فاصلے کے برابر اس کے آگے سے گزر جائیں تو پھر اس کی نماز ہو جائے گی۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (٩٤٦) ☆ عبيدالله بن عبد الرحمٰن بن موهب: و ثقه الجمهور و عمه حسن الحديث۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ١٥٥ ح ٣٦٣) ☆ زيد بن أسلم بريئ من التدليس كما حققته فی الفتح المبين تحقيق كتاب المدلسين لابن حجر (ص ٢٣ ت ١/١١) ☆ قوله: "أهون عليه" لم أجده والله أعلم۔
[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٧٠٤) ☆ شك الراوي في اتصاله بقوله: أحسبه۔

بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ

نماز پڑھنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۷۹۰: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِیْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰی، ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، ارْجِعْ فَصَلِّ، فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَرَجَعَ فَصَلّٰی، ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، ارْجِعْ فَصَلِّ، فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ۔ اَوْ فِی الَّتِیْ بَعْدَهَا۔ عَلِّمْنِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا)) وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا، ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۷۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں آیا' جبکہ رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک جانب تشریف فرما تھے' پس اس نے نماز پڑھی' پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا' رسول اللہ ﷺ نے اسے سلام کا جواب دے کر فرمایا: ''واپس جا کر نماز پڑھو' کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی' پس وہ گیا اور نماز دہرائی' پھر آ کر سلام عرض کیا' تو آپ ﷺ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا: ''واپس جا کر نماز پڑھ کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔'' پس تیسری یا چوتھی مرتبہ اس نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! مجھے سکھا دیں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھنے کا قصد کرو تو خوب اچھی طرح وضو کرو' پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہو' پھر جس قدر قرآن تمہیں یاد ہو پڑھو' پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو' پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ' پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو' پھر اٹھو حتیٰ کہ اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ' پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو' پھر اٹھو حتیٰ کہ اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''پھر اٹھو حتیٰ کہ تم اطمینان کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ' پھر اپنی تمام (فرض و نفل) نمازوں میں ایسے ہی کیا کرو۔''

۷۹۱: وَعَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ، وَالْقِرَاءَةَ بِ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ وَكَانَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَاْسَهُ، وَلَمْ يُصَوِّبْهُ، وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ، وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰی يَسْتَوِیَ قَائِمًا، وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰی يَسْتَوِیَ جَالِسًا، وَكَانَ يَقُوْلُ فِیْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ، وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰی، وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰی، وَكَانَ يَنْهٰی عَنْ عُقْبَةِ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۷۵۷) و مسلم (۴۵/ ۳۹۷)۔

الشَّيْطَانِ، وَيَنْهٰى اَنْ يَّفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ، وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۷۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز اللہ اکبر سے اور قراءت ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)) سے شروع کیا کرتے تھے جب آپ رکوع کرتے تو آپ اپنا سر مبارک اوپر اٹھاتے تھے نہ نیچے جھکاتے تھے بلکہ ان دونوں صورتوں کے درمیان (برابر) رکھتے تھے، جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بالکل سیدھا کھڑے ہوتے اور پھر سجدہ کرتے، جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو پھر اطمینان سے بیٹھ جاتے اور پھر دوسرا سجدہ کرتے، آپ ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھتے تھے۔ آپ بائیں پاؤں کو بچھا دیتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے تھے، آپ شیطان کی طرح بیٹھنے (سرین کے بل بیٹھ کر ٹانگیں کھڑی کر لینا اور ہاتھ زمین پر لگا دینا) سے اور درندوں کی طرح بازو بچھا کر سجدہ کرنے سے منع کیا کرتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم "السلام علیکم و رحمة الله" پر نماز ختم کیا کرتے تھے۔

۷۹۲: وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَنَا اَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَاَيْتُهُ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَآءَ مَنْكِبَيْهِ، وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ، فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ، فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ، فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى، فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى، وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۷۹۲: ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت میں فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب آپ نے اللہ اکبر کہا تو اپنے ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر کر لیے، جب آپ نے رکوع کیا تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے، پھر اپنی کمر کو جھکایا، جب رکوع سے سر اٹھایا تو بالکل سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ گئی، جب سجدہ کیا تو آپ نے ہاتھ رکھے جو کہ بچھے ہوئے تھے نہ سمٹے ہوئے تھے اور آپ نے پاؤں کی انگلیوں کے کناروں کو قبلہ کی طرف کیا تھا، جب آپ دو رکعتوں میں بیٹھے تو آپ اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کیا، اور جب آخری رکعت میں بیٹھے تو بائیں پاؤں کو آگے بڑھا کر سرین پر بیٹھ گئے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کیا۔

۷۹۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ، وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ، وَقَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۷۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے، رکوع کے لیے اللہ اکبر کہتے، اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (رکوع سے اٹھتے وقت) فرماتے: "اللہ نے سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی، ہمارے رب

---

❶ رواه مسلم (۲۴۰ / ۴۹۸) و أعل بما لا يقدح ـ

❷ رواه البخاري (۸۲۸)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (۷۳۵) و مسلم (۲۱/ ۳۹۰)۔

تمام حمد وستائش تیرے ہی لیے ہے۔'' اور آپ سجدوں کے مابین یہ (رفع الیدین) نہیں کیا کرتے تھے۔

٧٩٤: وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ اِذَا دَخَلَ فِى الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَ اِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَفَعَ ذَالِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۷۹۴: نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور ہاتھ اٹھاتے تھے' جب رکوع کرتے تو ہاتھ اٹھاتے' جب ''سمع الله لمن حمده'' کہتے تو ہاتھ اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو ہاتھ اٹھاتے تھے۔ جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت کیا ہے۔

٧٩٥: وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فَعَلَ مِثْلَ ذَالِكَ، وَفِي رِوَايَةٍ: حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۷۹۵: مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر کہتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ وہ انہیں کانوں کے برابر لے آتے' جب رکوع سے سر اٹھاتے اور ''سمع الله لمن حمده'' کہتے تو بھی اسی طرح کرتے' اور ایک دوسری روایت میں ہے: حتیٰ کہ وہ انہیں اپنے کانوں کی لو کے برابر کر لیتے۔

٧٩٦: وَعَنْهُ، اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ، فَاِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۷۹۶: مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا' جب آپ نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو اطمینان سے بیٹھ جاتے اور پھر (دوسری رکعت کے لیے) کھڑے ہوتے۔

٧٩٧: وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِى الصَّلٰوةِ، كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى، فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ اَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَرَكَعَ، فَلَمَّا قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا سَجَدَ، سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۷۹۷: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز شروع کی تو ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہا' پھر اپنا کپڑا لپیٹ لیا' پھر دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا' جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو کپڑے سے ہاتھ نکالے' رفع الیدین کیا اور اللہ اکبر کہا' پھر رکوع کیا' جب ''سمع الله لمن حمده'' کہا تو رفع الیدین کیا' اور جب سجدہ کیا تو دونوں ہاتھوں کے درمیان سجدہ کیا۔

٧٩٨: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى

❶ رواه البخاري (٧٣٩) ☆ و أعل بما لا يقدح و صححه جمهور المحدثين، جعلنا الله في زمرتهم۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٧٣٧) و مسلم (٢٥/ ٣٩١) ☆ وجاء في رواية ضعيفة عند النسائي (٢/ ٢٠٥-٢٠٦ ح١٠٨٦): "و إذا سجد وإذا رفع رأسه من السجود" يعني رفع يديه، و سنده ضعيف، قتادة مدلس وعنعن و لم يروعنه شعبة، بل رواه سعيد بن أبي عروبة عنه۔

❸ رواه البخاري (٨٢٣)۔ ❹ رواه مسلم (٥٤/ ٤٠١)۔

فِي الصَّلوٰةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۷۹۸: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ ہر آدمی دوران نماز اپنا دایاں ہاتھ بائیں بازو پر رکھے۔

۷۹۹: **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلوٰةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ((**سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ**)) حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ: ((**رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ**)) ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذَالِكَ فِي الصَّلوٰةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۷۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے تو اللہ اکبر کہتے' پھر جب رکوع کرتے تو اللہ اکبر کہتے' پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو "**سمع الله لمن حمده**" فرماتے' پھر آپ حالت قیام میں "**ربنا لك الحمد**" پڑھتے' پھر جب سجدہ کے لیے جھکتے تو اللہ اکبر کہتے' پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے' پھر جب سجدہ کرتے تو اللہ اکبر کہتے' پھر جب سجدے سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے' پھر نماز مکمل ہونے تک اسی طرح کرتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔

۸۰۰: **وَعَنْ** جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَفْضَلُ الصَّلوٰةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۸۰۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لمبے قیام والی نماز سب سے افضل نماز ہے۔"

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۸۰۱: **عَنْ** اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: فِيْ عَشْرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا: فَاَعْرِضْ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ، ثُمَّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يُصَبِّيْ رَاْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهُ فَيَقُوْلُ: ((**سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ**)) ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يَقُوْلُ: ((**اَللّٰهُ اَكْبَرُ**)) ثُمَّ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا فَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَ يَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهُ وَيُثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يَسْجُدُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ((**اَللّٰهُ اَكْبَرُ**)) وَيَرْفَعُ وَيُثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا، ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَنْهَضُ، ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَالِكَ،

---

[1] رواه البخاري (۷٤۰)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۷۸۹) و مسلم (۲۸ / ۳۹۲)۔

[3] رواه مسلم (۱٦٤ / ۷٥٦)۔

ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ يَصْنَعُ ذَالِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ، حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيْهَا التَّسْلِيْمُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ، قَالُوْا: صَدَقْتَ، هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ حُمَيْدٍ: ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَاَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا، وَ وَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ وَقَالَ: ثُمَّ سَجَدَ فَاَمْكَنَ اَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ الْاَرْضَ، وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَ وَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى، وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ- يَعْنِي السَّبَّابَةَ- وَفِيْ اُخْرٰى لَهُ: وَاِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلٰى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى، وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَاِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ اَفْضٰى بِوَرِكِهِ الْيُسْرٰى اِلَى الْاَرْضِ وَاَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَاحِدَةٍ۔ [1]

۸۰۱: ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ کی موجودگی میں فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں' انہوں نے فرمایا: بیان کرو! انہوں نے فرمایا: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا ارادہ فرماتے تو کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے' پھر اللہ اکبر کہتے' پھر قراءت کرتے' پھر اللہ اکبر کہہ کر کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے' پھر رکوع کرتے اور اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھ دیتے' پھر برابر ہو جاتے' آپ سر کو جھکاتے نہ بلند کرتے' پھر سر اٹھاتے تو "سمع الله لمن حمده" کہتے' پھر کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے اور اطمینان کے ساتھ برابر کھڑے ہو جاتے' پھر اللہ اکبر کہتے اور سجدہ کے لیے زمین کی طرف جھک جاتے' آپ اپنے ہاتھ پہلوؤں سے دور رکھتے' پاؤں کی انگلیاں کھولتے' پھر سر اٹھاتے' بائیں پاؤں کو موڑتے اور اس پر بیٹھ جاتے' اور اس قدر اطمینان سے بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی' اور اطمینان سے بیٹھے رہتے' پھر سجدہ کرتے' پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھتے' بایاں پاؤں موڑتے اور اس پر بیٹھ جاتے' اور اس قدر اطمینان سے بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی' پھر کھڑے ہوتے' پھر دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے' پھر جب دوسری رکعت کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے جیسا کہ نماز شروع کرتے وقت کیا تھا' پھر اپنی بقیہ نماز میں بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے' حتیٰ کہ جب آخری سجدہ ہوتا جس کے بعد سلام پھیرنا ہوتا تو آپ اپنا بایاں پاؤں باہر نکال لیا کرتے اور بائیں سرین پر بیٹھ جاتے' اور پھر سلام پھیرتے' انہوں (دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے فرمایا: آپ نے درست کہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی نماز پڑھا کرتے تھے۔ ابوداؤد' دارمی' جبکہ ترمذی' اور ابن ماجہ نے بھی اسی معنی میں روایت کیا ہے' اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابوداؤد میں ابوحمید سے مروی حدیث میں ہے: پھر آپ نے رکوع کیا تو ہاتھ گھٹنوں پر رکھے گویا آپ نے انہیں پکڑا ہوا ہے'

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٧٣٠) والدارمي (١/ ٣١٣، ٣١٤ ح ١٣٦٣) والترمذي (٣٠٤، ٣٠٥) و ابن ماجه (١٠٦١) [وصححه ابن خزيمة (٥٨٧، ٥٨٨) وابن حبان (٤٤٢، ٤٩١، ٤٩٢)] ☆ الرواية الثانية والثالثة لأبي داود (٧٣٤ ـ ٧٣٥، ٧٣١) ☆ عبد الحميد بن جعفر ثقة و ثقه الجمهور و محمد بن عمرو بن عطاء سمعه من أبي حميد وغيره، و أعل بما لا يقدح۔

آپ نے ہاتھوں کو کمان کے چلّے کی طرح کر دیا اور انہیں پہلوؤں سے دور رکھا' اور انہوں نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سجدہ کیا تو ناک اور پیشانی کو زمین پر رکھا' ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھا' اور ہتھیلیوں کو کندھوں کے برابر رکھا' اور رانوں کو کشادہ رکھا اور پیٹ کا کوئی حصہ ان کے ساتھ لگنے نہ دیا' حتیٰ کہ (سجدہ سے) فارغ ہو گئے' پھر بیٹھ گئے تو بائیں پاؤں کو بچھا دیا اور دائیں پاؤں کے پنجے کو قبلہ رخ کر لیا' دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھ دیا اور انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔ ابوداؤد کی دوسری روایت میں ہے: جب آپ دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو آپ بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کیا' اور جب چوتھی رکعت کے بعد بیٹھے تو آپ نے بائیں سرین کو زمین کے ساتھ ملا دیا (یعنی بائیں سرین پر بیٹھے) اور دونوں پاؤں ایک ہی طرف نکال دیے۔

۸۰۲: وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضي الله عنه اَنَّهُ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ، وَحَاذٰى اِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: يَرْفَعُ اِبْهَامَيْهِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ. [1]

۸۰۲: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھایا اور انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کیا پھر اللہ اکبر کہا۔ اور ابوداؤد ہی کی روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھوں کو کانوں کی لو تک اٹھایا کرتے تھے۔

۸۰۳: وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِيْنِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۸۰۳: قبیصہ بن ہلب رحمہ اللہ علیہ اپنے والد (ھلب رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تو آپ دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑ لیتے۔

۸۰٤: وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رضي الله عنه قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((اَعِدْ صَلَاتَكَ، فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَقَالَ: عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ اُصَلِّيْ؟ قَالَ: ((اِذَا تَوَجَّهْتَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَمَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَقْرَاَ، فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ، وَامْدُدْ ظَهْرَكَ، فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ، وَارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰى مَفَاصِلِهَا، فَاِذَا سَجَدْتَّ فَمَكِّنِ السُّجُوْدَ، فَاِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى، ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ)) هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ، وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ، قَالَ: ((اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّاْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ، ثُمَّ تَشَهَّدْ، فَاَقِمْ فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَاْ، وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ، وَكَبِّرْهُ، وَهَلِّلْهُ، ثُمَّ ارْكَعْ)). [3]

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٧٢٤) ☆ عبدالجبار بن وائل: لم يسمع من أبيه۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٥٢ وقال: حسن۔) وابن ماجه (٨٠٩) [وعند أحمد (٥/ ٢٢٦): "يضع هذه على صدره" وسنده حسن]۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٨٥٩) والترمذي (٣٠٢ وقال: حديث حسن.) والنسائي (٢/ ١٩٣ ح ١٠٥٤) [وصححه ابن خزيمة (٦٣٨) و ابن حبان (٤٨٤)]

۸۰۴: رفاعہ بن رافع بیان کرتے ہیں، ایک آدمی آیا، اس نے مسجد میں نماز پڑھی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز دوبارہ پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔'' اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے سکھا دیں کہ میں کیسے نماز پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم قبلہ رخ ہو جاؤ تو اللہ اکبر کہو، پھر سورۂ فاتحہ اور جو چاہو سورت پڑھو، جب (رکوع سے) اٹھو تو کمر سیدھی کرو اور سر اٹھاؤ حتیٰ کہ ہڈیاں اپنے جوڑوں میں واپس آ جائیں، جب سجدہ کرو تو خوب اچھی طرح سجدہ کرو، جب (سجدہ سے) اٹھو تو بائیں ران پر بیٹھو، پھر ہر رکوع و سجود میں ایسے ہی کرو حتیٰ کہ اطمینان ہو جائے۔''

یہ مصابیح کے الفاظ ہیں، امام ابوداؤد نے کچھ تبدیلی کے ساتھ اسے روایت کیا ہے، امام ترمذی اور امام نسائی نے اسی معنی میں روایت کیا ہے، اور ترمذی کی روایت میں ہے: فرمایا: ''جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اللہ کی تعلیم و حکم کے مطابق وضو کرو پھر کلمہ شہادت پڑھو (بعض نے کہا: اذان دو) پھر اقامت کہو، اگر تمہیں قرآن یاد ہو تو قرآن پڑھو ورنہ الحمد للہ، اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھو اور پھر رکوع کرو۔''

۸۰۵: وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلصَّلَاةُ مَثْنٰى، مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ، ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ، يَقُوْلُ: تَرْفَعُهُمَا. اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ، وَتَقُوْلُ: يَارَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فَهُوَ خِدَاجٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۸۰۵: فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز دو دو رکعت ہے، ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھ، خشوع و خضوع اور عاجزی و بے چارگی کا اظہار کر، پھر ہاتھ بلند کر کے اپنے رب سے دعا کر، اور جس نے ایسے نہ کیا تو وہ اس طرح، اس طرح ہے۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''تو وہ ناقص ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۸۰۶: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ: صَلّٰى لَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ رضی اللہ عنہ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ، وَحِيْنَ سَجَدَ، وَحِيْنَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۸۰۶: سعید بن حارث بن معلّٰی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو انہوں نے جب سجدوں سے سر اٹھایا، جب سجدہ کیا اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے تو بلند آواز سے اللہ اکبر کہا، اور فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۸۰۷: وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ، فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً، فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: اِنَّهٗ اَحْمَقُ، فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ، سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٥) ☆ عبدالله بن نافع بن العمياء: مجهول، بل ضعفه الجمهور والسند معلل۔

[2] رواه البخاري (٨٢٥)۔

[3] رواه البخاري (٧٨٨)۔

۸۰۷: عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میں نے مکہ میں ایک بزرگ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بائیس مرتبہ اللہ اکبر کہا' تو میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: یہ تو احمق شخص ہے' انہوں نے کہا: تیری ماں تجھے گم پائے' یہ تو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

۸۰۸: **وَعَنْ** عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُرْسَلاً قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلَاتُهُ ﷺ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى. رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۸۰۸: علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جب جھکتے اور جب اٹھتے تو اللہ اکبر کہا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری زندگی اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔

۸۰۹: **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ: اَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَصَلّٰى، وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً مَعَ تَكْبِيْرِ الْإِفْتِتَاحِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَقَالَ أَبُوْدَاوُدَ: لَيْسَ هُوَ بِصَحِيْحٍ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى. [2]

۸۰۹: علقمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں' چنانچہ انہوں نے صرف نماز کے آغاز پر اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھائے۔ ترمذی' ابوداؤد' نسائی' اور ابوداؤد نے فرمایا: اس معنی میں یہ حدیث صحیح نہیں۔

۸۱۰: **وَعَنْ** أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: ((**اَللّٰهُ أَكْبَرُ**)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

۸۱۰: ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھاتے اور ''اللہ اکبر'' کہتے۔

۸۱۱: **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ، وَفِيْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ، فَأَسَاءَ الصَّلَاةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**يَا فُلَانُ! أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ؟ أَلَا تَرٰى كَيْفَ تُصَلِّيْ؟ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ يَخْفٰى عَلَيَّ شَيْءٌ مِمَّا تَصْنَعُوْنَ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرٰى مِنْ خَلْفِيْ كَمَا أَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ**)). رَوَاهُ أَحْمَدُ [4]

۸۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی' پچھلی صفوں میں کسی آدمی نے نماز میں خرابی کی' جب سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا: ''فلاں شخص! کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے' کیا تم نہیں دیکھتے کہ تم کیسے نماز پڑھتے ہو' کیا تم سمجھتے ہو کہ تم جو کرتے ہو وہ مجھ پر مخفی رہتا ہے' اللہ کی قسم! میں جس طرح اپنے آگے دیکھتا ہوں ویسے ہی اپنے پیچھے دیکھتا ہوں۔''

---

[1] **صحيح**، رواه مالك (۱/ ۷٦ ح ۱٦۱) ☆ السند مرسل و للحديث شواهد كثيرة و هو بها صحيح۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۵۷ وقال: حديث حسن) و أبو داود (۷٤۸) والنسائي (۲/ ۱۹۵ ح ۱۰۵۹)
☆ وصححه ابن حزم وضعفه ابن المبارك والشافعي والجمهور، وفيه سفيان الثوري وهو مدلس مشهور وعنعن وهذه العلة وحدها كافية لضعف الحديث والحق أنه حديث ضعيف و أخطأ من قال: ''أنه حديث صحيح وإسناده صحيح على شرط مسلم'' و كيف يكون السند صحيحًا و فيه مدلس مشهور و كان يدلس عن الضعفاء والمجروحين و عنعن .!!

[3] **إسناده صحيح**، رواه ابن ماجه (۸۰۳) [وتقدم طرفه: ۸۰۱]۔ [4] **صحيح**، رواه أحمد (۲/ ٤٤۹ ح ۹۷۹۵)
☆ ابن إسحاق صرح بالسماع عند ابن خزيمة (٤۷٤) وللحديث شواهد عند البخاري وغيره انظر (ح ۸٦۹)۔

بَابُ مَا يُقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ

تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھی جانے والی چیزوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۸۱۲: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَآءَ ةِ اِسْكَاتَةً، فَقُلْتُ: بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَآءَ ةِ مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: ((اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۸۱۲: ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان کچھ دیر سکوت فرمایا کرتے تھے، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، آپ تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان جو سکوت فرماتے ہیں اس میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں یہ دعا پڑھتا ہوں: اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان ایسے دوری ڈال دے جیسے تو نے مشرق و مغرب کے مابین دوری ڈالی ہے، اے اللہ! مجھے گناہوں سے ایسے پاک صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے، اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے۔“

۸۱۳: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ۔ وَفِیْ رِوَايَةٍ: كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ۔ كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: ((وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِیْ، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ، فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِيْعًا، اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، وَاهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ، لَا يَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّیْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِیْ يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ، اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ)) وَاِذَا رَكَعَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ، وَبَصَرِیْ، وَمُخِّیْ، وَعَظْمِیْ، وَعَصَبِیْ)) فَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا، وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ)) وَاِذَا سَجَدَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ، وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ، تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ)) ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٧٤٤) و مسلم (١٤٧/ ٥٩٨)۔

يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَسْرَفْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلشَّافِعِیِّ: ((وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ، وَ الْمَهْدِیُّ مَنْ هَدَيْتَ، اَنَا بِكَ وَ اِلَيْكَ، لَا مَنْجَاً مِنْكَ وَلَا مَلْجَاً اِلَّا اِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ)).

۸۱۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا ارادہ فرماتے، اور ایک روایت میں ہے: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کیا کرتے تو تکبیر کہہ کر یہ دعا پڑھا کرتے: ”میں نے یک سو ہو کر اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے زمین و آسمان کو عدم سے تخلیق فرمایا، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا دونوں جہاں کے رب، اللہ کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں (اطاعت گزاروں) میں سے ہوں، اے اللہ! تو مالک ہے، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، میں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا، پس تو میرے سارے گناہ معاف کر دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ بخش نہیں سکتا، بہترین اخلاق کی طرف میری راہنمائی فرما، اچھے اخلاق کی طرف صرف تو ہی راہنمائی کر سکتا ہے، برے اخلاق مجھ سے دور کر دے، کیونکہ صرف تو ہی برے اخلاق مجھ سے دور کر سکتا ہے، میں تیری عبادت پر قائم ہوں اور یہ میرے لیے باعث سعادت ہے، تمام خیر و بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے، جبکہ بُرائی تیری طرف منسوب نہیں کی جا سکتی، میں تیرے حکم و توفیق سے ہوں اور لوٹ کر تیری ہی طرف آنا ہے، تو برکت والا بلند شان والا ہے، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔“ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیری اطاعت اختیار کی، میرے کان، میری آنکھیں، میرا دماغ، میری ہڈیوں اور میرے اعصاب نے تیرے لیے ہی تواضع اختیار کی۔“ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (رکوع سے) سر اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ! ہمارے رب! ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیے ہے جس سے آسمان و زمین اور جو اس کے درمیان ہے بھر جائے، اور اس کے بعد اس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تو چاہے۔“ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو یہ دعا کرتے: ”اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیری اطاعت اختیار کی، میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا، اس کی تصویر و صورت بنائی، اس کو سمع و بصر سے نوازا، برکت والا اللہ بہترین تخلیق کرنے والا ہے۔“ پھر آخر پر تشہد اور سلام پھیرنے کے درمیان یہ دعا کرتے: ”اے اللہ! تو میرے اگلے پچھلے، پوشیدہ و ظاہر گناہ اور جو میں نے زیادتی کی اور وہ گناہ جن کے متعلق تو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے، سب معاف فرما، تو ہی ترقی دینے والا اور تو ہی تنزلی کی جانب لے جانے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے: ”اور بُرائی تیری طرف منسوب نہیں کی جا سکتی، ہدایت والا وہ ہے جسے تو ہدایت عطا فرمائے، میں تیری توفیق سے ہوں اور میرا لوٹنا بھی تیری ہی طرف ہے، نجات و پناہ صرف تجھ سے مل سکتی ہے، تو برکت والا ہے۔“

۸۱٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ، وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ، فَقَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلٰوتَهٗ قَالَ: ((اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟)) فَاَرَمَّ الْقَوْمُ، فَقَالَ:

[1] رواه مسلم (۲۰۱ / ۷۷۱) والشافعي فی الأم (۱/ ۱۰٦ وسنده صحيح)۔

((أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟)) فَأَرَمَّ الْقَوْمُ، فَقَالَ: ((أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا، فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا، فَقَالَ: ((لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا، أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۸۱۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آ کر صف میں شامل ہو گیا اس کی سانس پھولی ہوئی تھی، اس نے کہا: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے لیے حمد ہے، حمد بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کر لی تو فرمایا: ''تم میں سے یہ کلمات کس نے کہے تھے؟'' تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کلمات کس نے کہے تھے؟'' وہ پھر خاموش رہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کلمات کس نے کہے تھے، اس نے کوئی قابل مؤاخذہ بات نہیں کی۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: میں آیا تو میری سانس پھول چکی تھی، چنانچہ وہ کلمات میں نے کہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے بارہ فرشتوں کو ان کلمات کی طرف سبقت کرتے ہوئے دیکھا کہ ان میں سے کون انہیں اوپر لے کر جائے۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

۸۱۵: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا افْتَتَحَ الصَّلوٰةَ قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ. [2]

۸۱۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! تو پاک ہے، تیری تعریف کے ساتھ (ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں) تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

۸۱٦: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَارِثَةَ وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ. [3]

۸۱٦: ابن ماجہ نے اسے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: ہم اس حدیث کو صرف حارثہ کے واسطہ سے جانتے ہیں۔ جبکہ اس کی کمزور قوت یادداشت کی وجہ سے اس پر کلام کیا گیا ہے۔

۸۱۷: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضي الله عنه أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّيْ صَلَاةً قَالَ: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيْلًا)) ثَلَاثًا ((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: ((وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا)) وَذَكَرَ فِيْ آخِرِهِ: ((مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) وَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: نَفْخُهُ: الْكِبْرُ، وَنَفْثُهُ: الشِّعْرُ، وَهَمْزُهُ:

---

[1] رواه مسلم (۱٤۹/ ٦۰۰)۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (۲٤۳) و أبو داود (۷۷٦) [و ابن ماجه (۸۰٦) من طريق آخر و صححه الحاكم (۱/ ۲۳٥)]۔

[3] **حسن**، رواه ابن ماجه (۸۰٤) [و أبو داود كما سيأتي (۱۲۱۷) و صححه ابن خزيمة (٤٦۷)]۔

الْمُوْتَةُ. ❶

۸۱۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھ رہے تھے فرمایا: ''اللہ بہت ہی بڑا ہے، اللہ بہت ہی بڑا ہے، اللہ بہت ہی بڑا ہے، اللہ کے لیے بہت زیادہ تعریف ہے، اللہ کے لیے بہت زیادہ تعریف ہے، اللہ کے لیے بہت زیادہ تعریف ہے، تین مرتبہ فرمایا: اللہ کے لیے صبح وشام پاکیزگی ہے، میں شیطان سے اس کی پھونک، اس کے وسوسے اور اس کے خطرے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔'' ابوداؤد، ابن ماجہ، البتہ ابن ماجہ نے ((وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا)) کا ذکر نہیں کیا، اور انہوں نے آخر پر: ((مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) کا ذکر کیا، اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی پھونک سے مراد کبر، اس کے وسوسے سے مراد شعر اور اس کے خطرے سے جنون مراد ہے۔

۸۱۸: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضي الله عنه اَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم سَكْتَتَيْنِ: سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ، وَ سَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَصَدَّقَهُ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ رَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ ❷

۸۱۸: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد کیے، ایک سکتہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کہتے اور ایک سکتہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کی قراءت سے فارغ ہوتے، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان کی تصدیق کی۔ ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۸۱۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ وَلَمْ يَسْكُتْ. هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ. وَذَكَرَهُ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ أَفْرَادِهِ، وَكَذَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُسْلِمٍ وَحْدَهُ. ❸

۸۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سے قراءت شروع کرتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سکتہ نہیں فرماتے تھے۔ صحیح مسلم میں اسی طرح ہے، حمیدی نے اسے امام مسلم کے مفردات میں ذکر کیا، اور اسی طرح صاحب الجامع نے اسے صرف مسلم سے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۸۲۰: عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: ((﴿اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ

---

❶ إسناده حسن. رواه أبو داود (٧٦٤) وابن ماجه (٨٠٧) وصححه ابن حبان (٤٤٣، ٤٤٤) وابن الجارود (١٨٠) والحاكم (١/ ٢٣٥) ووافقه الذهبي. ❷ حسن، رواه أبو داود (٧٧٩) والترمذي (٢٥١ وقال: حسن) وابن ماجه (٨٤٤) والدارمي (١/ ٢٨٣ ح ١٢٤٦) وصححه ابن خزيمة (١٥٧٨) وابن حبان (٤٤٨) والحاكم (١/ ٢١٥) على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. ❸ رواه مسلم (١٤٨/ ٥٩٩).

وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِي سَيِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِي سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1]

۸۲۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو تکبیر کہہ کر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ’’بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ، دونوں جہانوں کے رب کے لیے ہے، مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا اطاعت گزار ہوں، اے اللہ! بہترین اعمال واخلاق کی طرف میری راہنمائی فرما، ان بہترین اعمال واخلاق کی طرف صرف تو ہی راہنمائی کر سکتا ہے، برے اعمال اور برے اخلاق سے مجھے بچا، ان بُرے اعمال واخلاق سے صرف تو ہی بچا سکتا ہے۔‘‘

۸۲۱: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا، قَالَ: ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، ﴿وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا، وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾))وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَ حَدِيْثِ جَابِرٍ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: ((وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ)) ثُمَّ يَقْرَأُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2]

۸۲۱: محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا فرماتے: ’’میں نے یک سو ہو کر اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کر لیا جس نے عدم سے زمین وآسمان کو پیدا فرمایا، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔‘‘ اور انہوں (محمد بن مسلمہ) نے جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے مثل ذکر کیا، البتہ انہوں نے ((وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ)) ’’میں مسلمان ہوں‘‘ ذکر کیا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور ہم تیری حمد کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔‘‘ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قراءت فرماتے۔

---

[2] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (۲/ ۱۲۹ ح ۸۹۷)۔

[1] **صحيح**، رواه النسائي (۲/ ۱۳۱ ح ۸۹۹ ببعض الإختلاف)۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں قراءت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٨٢٢: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: ((لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا)). [1]

٨٢٢: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے (نماز میں) سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی کوئی نماز نہیں۔'' بخاری، مسلم۔

اور مسلم کی روایت میں ہے: ''(اس کی نماز نہیں ہوتی) جو سورۂ فاتحہ اور کچھ زائد نہ پڑھے۔''

٨٢٣: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ)) ثَلَاثًا، ((غَيْرُ تَمَامٍ)) فَقِيْلَ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ: إِنَّا نَكُوْنُ وَرَآءَ الْإِمَامِ، قَالَ: اقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ، وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ، وَإِذَا قَالَ: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ، وَإِذَا قَالَ: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ قَالَ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ، وَإِذَا قَالَ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ قَالَ: هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ، وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ قَالَ: هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٨٢٣: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز پڑھی لیکن اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ (نماز) ناقص ہے۔'' آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا: ''مکمل نہیں۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اسے اپنے دل میں پڑھو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے نماز (یعنی سورۂ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا، اور میرے بندے نے جو سوال کیا وہ اسے مل گیا، چنانچہ جب بندہ کہتا ہے: ''ہر قسم کی حمد اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی، اور جب بندہ کہتا ہے: ''جو بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٥٦) و مسلم (٣٤/ ٣٩٤) والرواية الثانية له (٣٧، ٣٦/ ٣٩٤)۔

[2] رواه مسلم (٣٨/ ٣٩٥)۔

کی، جب کہتا ہے: ''یوم جزا کا مالک ہے۔'' اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری شان وشوکت بیان کی، جب بندہ کہتا ہے: ''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔'' اللہ فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے، اور میرے بندے کے لیے وہ کچھ ہے جو اس نے سوال کیا، اور جب بندہ کہتا ہے: ''ہمیں سیدھی راہ دکھا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا، ان کی نہیں جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان لوگوں کی راہ جو گمراہ ہوئے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جس کا اس نے سوال کیا۔''

٨٢٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِ ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۸۲۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سے نماز شروع کیا کرتے تھے۔

٨٢٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا، فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰئِكَةِ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِیْ رِوَايَةٍ، قَالَ: ((اِذَا قَالَ الْاِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: اٰمِيْنَ، فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)) هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ، وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ، وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیِّ، قَالَ: ((اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا، فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰئِكَةِ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)). [2]

۸۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب امام آمین کہے تو تم آمین کہو، کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق (ساتھ) ہوگئی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' بخاری، مسلم۔ اور ایک روایت میں ہے: ''جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو، کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوگیا، اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کی روایت بھی اسی طرح ہے۔

اور بخاری کی دوسری روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب قاری (امام) آمین کہے تو تم آمین کہو، کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

٨٢٦: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ، فَاِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ، فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا، فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ، وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَتِلْكَ بِتِلْكَ)) قَالَ: ((وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [3]

۸۲۶: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو صفیں درست کرو، پھر تم

---

[1] رواه مسلم (٥٢/ ٣٩٩)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٨٠) و مسلم (٧٢/ ٤١٠) والرواية الثانية للبخاري (٦٤٢) و مسلم (٧٦/ ٤١٠) والرواية الثالثة للبخاري (٧٨٢)۔

[3] رواه مسلم (٦٢/ ٤٠٤)۔

میں سے کوئی تمہیں نماز پڑھائے، پس جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو، اور جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو، اللہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا، جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے تو تم اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو، کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے (رکوع سے) اٹھتا ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ (پہلے سر اٹھانا) اس کے (پہلے رکوع جانے) کا بدلہ ہے، اور جب وہ کہے: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))'' اللہ نے اسے سن لیا جس نے اس کی تعریف کی''، تو تم کہو: اے اللہ! ہر قسم کی حمد تیرے ہی لیے ہے، اللہ تمہاری دعا سنتا اور قبول فرماتا ہے۔''

٨٢٧: وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَقَتَادَةَ: ((وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا)). [1]

۸۲۷: اور مسلم کی ابوہریرہ اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے: ''اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔''

٨٢٨: وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتٰبِ وَسُوْرَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ، وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا، وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مَا لَا يُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ، وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۸۲۸: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں جبکہ دوسری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھار آپ ہمیں کوئی آیت سنا دیا کرتے تھے، آپ جس قدر پہلی رکعت میں قراءت لمبی کیا کرتے تھے اس قدر دوسری میں لمبی نہیں کیا کرتے تھے، اور آپ اسی طرح عصر میں اور اسی طرح فجر میں کیا کرتے تھے۔

٨٢٩: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ: ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْلُ﴾ السَّجْدَةِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ: فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذَالِكَ، وَحَزَرْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَالِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۸۲۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نماز ظہر و عصر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ لگایا کرتے تھے، پس ہم نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ سورۂ سجدہ کی قراءت کے برابر لگایا، اور ایک دوسری روایت میں ہے ہر رکعت میں تیس آیات کے برابر تھا، اور ہم نے آخری دو رکعتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ لگایا تو وہ اس سے نصف تھا، ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں کا اندازہ لگایا تو وہ ظہر کی آخری دو رکعتوں کے قیام کے برابر تھا جبکہ عصر کی آخری دو رکعتیں اس کی (پہلی دو رکعتوں) سے نصف تھیں۔

٨٣٠: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِ﴿اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ......﴾ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ......﴾ وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذَالِكَ، وَفِي الصُّبْحِ اَطْوَلَ مِنْ ذَالِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] رواه مسلم (٦٢/ ٤٠٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٧٦) و مسلم (١٥٤/ ٤٥١)۔

[3] رواه مسلم (١٥٦/ ٤٥٢)۔ [4] رواه مسلم (١٧٠/ ٤٥٩)۔

۸۳۰: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ......﴾ اور ایک دوسری روایت میں ہے، ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى ......﴾ اور عصر میں اسی طرح، جبکہ نماز فجر میں اس سے زیادہ لمبی قراءت کیا کرتے تھے۔

۸۳۱: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِ ﴿الطُّوْرِ......﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۸۳۱: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۂ طور پڑھتے ہوئے سنا۔

۸۳۲: وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِ ﴿الْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا......﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۸۳۲: ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا......﴾ پڑھتے ہوئے سنا۔

۸۳۳: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ يَأْتِيْ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَصَلّٰى لَيْلَةً مَّعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم الْعِشَآءَ، ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ، فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلّٰى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ، فَقَالُوْا لَهُ: أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ؟! قَالَ: لَا وَاللّٰهِ! وَلَآتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَأُخْبِرَنَّهُ، فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ، نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ، وَإِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَآءَ، ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى مُعَاذٍ، فَقَالَ: ((يَا مُعَاذُ! أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ اِقْرَأْ ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا......﴾، ﴿وَالضُّحٰى ○ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى......﴾ وَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى......﴾)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۸۳۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز (عشاء) پڑھا کرتے تھے، پھر جا کر اپنی قوم کی امامت کراتے تھے، ایک رات انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء پڑھی، پھر اپنی قوم کے پاس گئے اور انہیں نماز پڑھائی تو انہوں نے سورۂ بقرہ شروع کر دی، ایک آدمی نے الگ ہو کر سلام پھیر دیا، پھر اکیلے ہی نماز پڑھ کر چلا گیا تو صحابہ نے اسے کہا: اے فلاں! کیا تو منافق ہو گیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے شکایت کروں گا، چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم اونٹوں پر پانی لا کر کھیتوں اور باغات کو سیراب کرنے والے لوگ ہیں، دن بھر کام کاج کرتے ہیں، اور یہ معاذ ہیں کہ انہوں نے آپ کے ساتھ نماز عشاء ادا کی، پھر اپنی قوم کے پاس آئے تو انہوں نے سورۂ بقرہ شروع کر دی، پس (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ تم ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا......﴾، ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى......﴾ اور ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى......﴾ پڑھا کرو۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٦٥) و مسلم (١٧٤ / ٤٦٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٦٣) و مسلم (١٧٣ / ٤٦٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠٥) و مسلم (١٧٨ / ٤٦٥)۔

٨٣٤: وَعَنِ الْبَرَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقْرَأُ فِی الْعِشَآءِ ﴿وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ﴾ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❶

۸۳۴: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو نماز عشاء میں ﴿وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ﴾ پڑھتے ہوئے سنا، اور میں نے آپ ﷺ سے زیادہ خوش الحان کوئی اور نہیں سنا۔

٨٣٥: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ بِ﴿قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ......﴾ وَنَحْوِهَا، وَكَانَتْ صَلٰوتُهُ، بَعْدُ تَخْفِیْفًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۸۳۵: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نماز فجر میں ﴿قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ......﴾ اور اس طرح کی سورتیں پڑھا کرتے تھے، اور اس (یعنی نماز فجر) کے بعد آپ ﷺ کی باقی نمازیں مختصر ہوتی تھیں۔

٨٣٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ: ﴿وَاللَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ......﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۸۳۶: عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو نماز فجر میں ﴿وَاللَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ......﴾ پڑھتے ہوئے سنا۔

٨٣٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ، فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ ﴿الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ حَتّٰى جَآءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ- اَوْ ذِكْرُ عِیْسٰى- اَخَذَتِ النَّبِیَّ ﷺ سُعْلَةٌ فَرَكَعَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۸۳۷: عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مکہ میں نماز فجر پڑھائی تو آپ نے سورۂ مومنون شروع کی حتیٰ کہ موسیٰ و ہارون علیہما السلام یا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا تو نبی ﷺ کو رونے کی وجہ سے کھانسی آنے لگی جس پر آپ نے رکوع کر دیا۔

٨٣٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ: بِ ﴿الٓمّٓ تَنْزِیْلُ......﴾ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَفِی الثَّانِیَةِ ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ......﴾. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❺

۸۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ جمعہ کے روز نماز فجر کی پہلی رکعت میں سورۂ سجدہ اور دوسری رکعت میں سورۂ دہر پڑھا کرتے تھے۔

٨٣٩: وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ: اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَیْرَةَ عَلَى الْمَدِیْنَةِ، وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ، فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ الْجُمُعَةَ، فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ، فِی السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى، وَفِی الْآخِرَةِ: ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ﴾

---

❶ متفق علیه، رواه البخاري (٧٦٧) و مسلم (١٧٧/ ٤٦٤)۔

❷ رواه مسلم (١٦٨/ ٤٥٨)۔

❸ رواه مسلم (١٦٤/ ٤٥٦)۔

❹ رواه مسلم (١٦٣/ ٤٥٥)۔

❺ متفق علیه، رواه البخاري (٨٩١) و مسلم (٦٥/ ٨٨٠)۔

فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۸۳۹: عبیداللہ بن ابی رافع بیان کرتے ہیں، مروان ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا خلیفہ مقرر کر کے خود مکہ تشریف لے گئے، چنانچہ انہوں نے ہمیں نماز جمعہ پڑھائی تو انہوں نے پہلی رکعت میں سورۃ الجمعہ اور دوسری رکعت میں سورۃ المنافقون پڑھی تو پھر انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کے روز یہ سورتیں پڑھتے ہوئے سنا۔

۸٤۰: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ، وَفِي الْجُمُعَةِ: بِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى......﴾ وَ﴿هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ......﴾ قَالَ: وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلٰوتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۸۴۰: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نماز عیدین اور نماز جمعہ میں سورۃ الاعلی اور سورۃ الغاشیہ پڑھا کرتے تھے، اور انہوں نے فرمایا: اگر عید جمعہ کے روز آ جاتی تو پھر آپ ﷺ دونوں نمازوں میں یہی دونوں سورتیں تلاوت فرماتے۔

۸٤۱: وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ سَأَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ: مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ: يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِ ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ......﴾ وَ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ......﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۸۴۱: عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کون سی سورتیں تلاوت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ ان دونوں میں سورۂ قٓ اور سورۃ القمر تلاوت کیا کرتے تھے۔

۸٤۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ......﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ......﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۸۴۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص تلاوت فرمائی۔

۸٤۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا......﴾ وَالَّتِيْ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ: ﴿قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ......﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۸۴۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ فجر کی رکعتوں میں سورۃ البقرہ کی آیات ﴿قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا......﴾ اور سورۂ آل عمران سے ﴿قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ......﴾ پڑھا کرتے تھے۔

---

[1] رواہ مسلم (٦١/ ٨٧٧)۔
[2] رواہ مسلم (٦٢/ ٨٧٨)۔
[3] رواہ مسلم (١٤/ ٨٩١)۔
[4] رواہ مسلم (٩٨/ ٧٢٦)۔
[5] رواہ مسلم (١٠٠/ ٧٢٧)۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٨٤٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهٗ بِ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ. 1

۸۴۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنی نماز ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ سے شروع کیا کرتے تھے۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

٨٤٥: وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقَالَ: اٰمِيْنَ مَدَّبِهَا صَوْتَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ 2

۸۴۵: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ آپ نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ پڑھا تو بلند آواز سے ''آمین'' کہا۔

٨٤٦: وَعَنْ اَبِىْ زُهَيْرِ النُّمَيْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَلَحَّ فِي الْمَسْاَلَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَوْجَبَ اِنْ خَتَمَ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: بِاَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ؟ قَالَ: ((بِاٰمِيْنَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 3

۸۴۶: ابوزہیر نمیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو بڑی عاجزی کے ساتھ اللہ سے دعا کر رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے دعا ختم کی تو (جنت ومغفرت) واجب کر لی۔'' لوگوں میں سے کسی آدمی نے عرض کیا: وہ کس چیز کے ساتھ ختم کرے؟ فرمایا: ''آمین کے ساتھ۔''

٨٤٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ الْأَعْرَافِ، فَرَّقَهَا فِيْ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ 4

۸۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز مغرب کی دو رکعتوں میں سورۂ اعراف تلاوت فرمائی۔

---

1 **حسن**، رواه الترمذي (٢٤٥) ☆ قلت: أخطأ الإمام الترمذي فضعفه۔

2 **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٤٨ وقال: حديث حسن۔) و أبو داود (٩٣٢) والدارمي (١/ ٢٨٤ ح ١٢٥٠) وابن ماجه (٨٥٥) [والنسائي ٢/ ١٤٥ ح ٩٣٣] ☆ وجاء في بعض الروايات "رفع بها صوته" و"جهر بآمين" والكل صحيح و رواية سفيان الثوري عن سلمة بن كهيل قوية لأنه كان لا يدلس عنه كما نقل عن البخاري رحمه الله۔ وهذا الحديث رواه عنه يحيى القطان و رواية يحيى القطان عن سفيان الثوري محمولة على سماع الثوري من شيخه۔

3 **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٩٣٨) ☆ فيه صبيح بن محرز: مجهول الحال لم يوثقه غير ابن حبان۔

4 **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٢/ ١٧٠ ح ٩٩٢)۔

٨٤٨: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَقُوْدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ لِيْ: ((يَا عُقْبَةُ! أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا؟)) فَعَلَّمَنِيْ: ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ......﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ .....﴾ قَالَ: فَلَمْ يَرَنِيْ سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا، فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ، اِلْتَفَتَ إِلَيَّ، فَقَالَ: ((يَا عُقْبَةُ! كَيْفَ رَأَيْتَ؟)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❶

٨٤٨: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں دوران سفر رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی مہار تھام کر آگے آگے چلا کرتا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عقبہ! کیا میں تمہیں پڑھی جانے والی دو بہترین سورتیں نہ سکھاؤں؟'' آپ نے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس مجھے سکھائیں، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ان سورتوں کی وجہ سے مجھے زیادہ خوش نہ دیکھا، پس جب آپ نماز صبح کے لیے تشریف لائے تو آپ نے نماز فجر پڑھاتے ہوئے یہی دو سورتیں تلاوت فرمائیں، جب نماز سے فارغ ہوئے تو میری طرف توجہ کرتے ہوئے فرمایا: ''عقبہ! تم نے (ان سورتوں کی عظمت کو) کیسے دیکھا؟''

٨٤٩: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ......﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ......﴾ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ. ❷

٨٤٩: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ جمعہ کی رات نماز مغرب میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص تلاوت کیا کرتے تھے۔

٨٥٠: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ. ❸

٨٥٠: ابن ماجہ نے اسے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، لیکن انہوں نے جمعہ کی رات کا ذکر نہیں کیا۔

٨٥١: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: مَا أُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: بِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ......﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ......﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❹

٨٥١: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو، مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اور فجر سے پہلے دو رکعتوں میں، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص اتنی مرتبہ پڑھتے ہوئے سنا کہ میں شمار نہیں کر سکتا۔

٨٥٢: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: بَعْدَ الْمَغْرِبِ. ❺

٨٥٢: ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، لیکن انہوں نے ''مغرب کے بعد'' کا ذکر نہیں کیا۔

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٤٩ ح ١٧٤٨٣) و أبو داود (١٤٦٢) والنسائي (٢/ ١٥٨ح ٩٥٤) [وصححه ابن حبان (١٧٧٦، ١٧٧٧) والحاكم (٢/ ٥٤٠) ووافقه الذهبي-] ☆ وللحديث طريق آخر عند مسلم (٨١٤) وغيره-

❷ **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٣/ ٨١ تحت ح ٦٠٥ بدون سند) [والبيهقي (٢/ ٣٩١)] بإسناد ضعيف- ☆ سعيد بن سماك بن حرب: ضعيف على الراجح- ❸ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٨٣٣) ☆ أحمد بن بديل حدث عن حفص بن غياث وغيره أحاديث أنكرت عليه، و الحديث ضعفه أبو زرعة الرازي وغيره-

❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٤٣١ وقال: غريب-) ☆ عبدالملك بن معدان ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة-

❺ **صحيح**، رواه ابن ماجه (١١٤٨) [بلفظ: قبل الفجر، و رواه مسلم (٩٨/ ٧٢٦)]-

٨٥٣: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ اَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فُلَانٍ، قَالَ سُلَيْمَانُ: صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَيُخَفِّفُ الْاُخْرَيَيْنِ، وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ، وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ، رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ، اِلٰى: وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ. 1

٨٥٣: سلیمان بن یسار رحمہ اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے فلاں شخص کے سوا کسی کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بہت مشابہ ہو، سلیمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میں نے اس (فلاں شخص) کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ ظہر کی پہلی دو رکعتیں لمبی اور آخری دو رکعتیں ہلکی پڑھا کرتے تھے، اور نماز عصر ہلکی پڑھا کرتے تھے جبکہ نماز مغرب میں قصار مفصل (سورۃ البینہ سے آخر تک) عشاء میں اوساط مفصل (البروج سے البینہ تک) اور فجر میں طوال مفصل (سورۃ الحجرات سے البروج تک) پڑھا کرتے تھے۔ نسائی؛ اور ابن ماجہ نے ''نماز عصر ہلکی پڑھا کرتے تھے'' تک روایت کیا ہے۔

٨٥٤: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقَرَأَ، فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ، قَالَ: ((**لَعَلَّكُمْ تَقْرَأُوْنَ خَلْفَ اِمَامِكُمْ؟**)) قُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((**لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَاِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا**)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: ((**وَاَنَا اَقُوْلُ: مَالِيْ يُنَازِعُنِي الْقُرْآنُ؟ فَلَا تَقْرَؤُوْا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْآنِ**)). 2

٨٥٤: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نماز فجر میں نبی ﷺ کے پیچھے تھے۔ آپ نے قراءت کی تو آپ پر قراءت گراں ہو گئی، چنانچہ جب آپ ﷺ (نماز سے) فارغ ہو گئے تو فرمایا: ''شاید کہ تم اپنے امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟'' ہم نے عرض کیا، جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ فاتحہ کے علاوہ قراءت نہ کیا کرو، کیونکہ جو اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔'' ابوداود، ترمذی، نسائی بالمعنی۔ اور ابوداود کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں بھی (اپنے دل میں) کہتا تھا کہ قرآن کا پڑھنا مجھ پر دشوار کیوں ہے، جب میں بلند آواز سے قراءت کروں تو تم سورۂ فاتحہ کے سوا اور کچھ نہ پڑھا کرو۔''

٨٥٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَقَالَ: ((**هَلْ قَرَأَ مَعِيَ اَحَدٌ مِنْكُمْ اٰنِفًا**)) فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((**اِنِّيْ اَقُوْلُ: مَالِيْ اُنَازِعُ الْقُرْآنَ؟**)) قَالَ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذَالِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. 3

---

1 **صحيح**، رواه النسائي (٢/ ١٦٧ ح ٩٨٣) و ابن ماجه (٨٢٧) [و صححه ابن خزيمة (٥٢٠) و ابن حبان (الإحسان: ١٨٣٧)]۔ 2 **صحيح**، رواه أبو داود (٨٢٣) [٨٢٤ وسنده حسن لذاته، فيه نافع بن محمود ثقة وثقه الدارقطني والذهبي وغيرهما و أخطأ من جهله۔] والترمذي (٣١١ وقال: حديث حسن۔) والنسائي (٢/ ١٤١ ح ٩٢١) ☆ مكحول التابعي بريئ من التدليس وللحديث شواهد عند أبي داود (٨٢٤) وغيره فالحديث صحيح كما حققته في "الكواكب الدرية في وجوب الفاتحة خلف الإمام في الجهرية" والحديث يدل على وجوب الفاتحة خلف الإمام لأن فيه قال للمقتدي: "فإنه لا صلوة لمن لم يقرأ بها"۔ 3 **صحيح**، رواه مالك (١/ ٨٦ ح ١٩٠) و أحمد (٢/ ٢٤٠ ح ٧٢٦٨) والترمذي (٣١٢ وقال: حسن۔) والنسائي (٢/ ١٤٠، ١٤١ ح ٩٢٠) و ابن ماجه (٨٤٨) ☆ والحديث لا يدل على نهي الفاتحة خلف الإمام كما حققه الإمام الترمذي رحمه الله ۔ وقوله: فانتهى الناس إلخ مدرج۔

رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ رَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ.

۸۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی جہری قراءت والی نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”کیا تم میں سے کسی شخص نے ابھی ابھی میرے ساتھ قراءت کی ہے؟“ تو ایک آدمی نے عرض کیا، جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں بھی (دل میں) کہتا تھا، مجھے کیا ہوا ہے کہ مجھ سے قرآن چھینا جا رہا ہے“ راوی بیان کرتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی تو وہ جہری قراءت والی نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قراءت کرنے سے رک گئے۔ مالک، احمد، ابوداود، ترمذی، نسائی، اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۸۵٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَالْبَيَاضِيِّ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ، فَلْيَنْظُرْ مَا يُنَاجِيْهِ بِهٖ، وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ بِالْقُرْاٰنِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۸۵٦: ابن عمر اور بیاضی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نمازی اپنے رب سے کلام کرتا ہے، پس اسے غور کرنا چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ کیا کلام کر رہا ہے؟ ایک دوسرے کے پاس بلند آواز سے قرآن نہ پڑھا کرو۔“

۸۵۷: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا)). رَوَاهُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۸۵۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”امام تو اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، پس جب وہ اللہ اکبر کہہ چکے تو پھر تم اللہ اکبر کہو، اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔“

۸۵۸: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اٰخُذَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا، فَعَلِّمْنِيْ مَا يُجْزِئُنِيْ، قَالَ: ((قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا لِلّٰهِ! فَمَاذَا لِيْ؟ قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ)) فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدَيْهِ وَقَبَضَهُمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَاَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَةُ النَّسَائِيِّ عِنْدَ قَوْلِهٖ: ((اِلَّا بِاللّٰهِ)). [3]

۸۵۸: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: میں قرآن سے کچھ بھی یاد نہیں کر سکتا، لہذا آپ مجھے کچھ سکھا دیں جو میرے لیے کافی ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہو ((سُبْحَانَ اللّٰهِ

---

[1] **صحیح**، رواه أحمد (۲/ ٦۷ ح ۵۳٤۹، ۲/ ۳٦، ۱۲۹، حديث ابن عمر ٤/ ۳٤٤) و مالك (۱/ ۸۰ ح ۱۷٤ حديث البياضي) ☆ وللحديث شواهد، انظر سنن أبي داود (۱۳۳۲)۔

[2] **صحیح**، رواه أبو داود (٦۰٤) والنسائي (۲/ ۱٤۲ ح ۹۲۳) و ابن ماجه (۸٤٦) و هذا الحديث منسوخ بدليل فتوى أبي هريرة بقرأة الفاتحة خلف الإمام فى الصلوة الجهرية بعد وفاة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، أخرجه الحميدي (۹۸۰ بتحقيقي) وأصله عند مسلم (۳۹۵) و له شاهد صحيح في جزء القراءة للبخاري (بتحقيقي/ نصر الباري :۲۷۳، ۲۸۳)۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (۸۳۲) والنسائي (۲/ ۱٤۳ ح ۹۲۵) [وصححه ابن خزيمة (٥٤٤) و ابن حبان (٤۷٥) والحاكم (۱/ ۲٤۱) على شرط البخاري ووافقه الذهبي]۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) ''اللہ پاک ہے، ہر قسم کی حمد وستائش اسی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اور گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ہے۔'' اس شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ تو اللہ کے لیے مختص ہے، تو میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہو: ((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ)) ''اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت عطا فرما، مجھے ہدایت نصیب فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔'' پس اس شخص نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا اور انہیں بند کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہاں تک اس آدمی کا تعلق ہے تو اس نے اپنے ہاتھ خیر سے بھر لیے۔'' ابوداود۔ اور امام نسائی رحمہ اللہ کی روایت: ((اِلَّا بِاللّٰهِ)) تک ہے۔

٨٥٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا قَرَأَ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ قَالَ: ((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰى)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

٨٥٩: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ پڑھتے تو آپ ﷺ فرماتے: ((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰى))

٨٦٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ مِنكُمْ بِ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ......﴾ فَانْتَهٰى اِلٰى: ﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ﴾ فَلْيَقُلْ: بَلٰى: وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ، وَمَنْ قَرَاَ: ﴿لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ......﴾ فَانْتَهٰى اِلَى: ﴿اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِیَ الْمَوْتٰى﴾ فَلْيَقُلْ: بَلٰى، وَمَنْ قَرَاَ: ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ......﴾ فَبَلَغَ: ﴿فَبِاَیِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ﴾ فَلْيَقُلْ: اٰمَنَّا بِاللّٰهِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ)). [2]

٨٦٠: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص سورۃ التین کی تلاوت کرے اور جب وہ سورت کی آخری آیات: ﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ﴾ پر پہنچے تو وہ کہے: ((بَلٰى: وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ)) ''کیوں نہیں، ایسے ہی ہے، اور میں اس پر گواہ ہوں۔'' اور جو شخص سورۃ القیامہ کی تلاوت کرے اور آخری آیت: ﴿اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِیَ الْمَوْتٰى﴾ ''کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ وہ مردوں کو زندہ کرے۔'' پر پہنچے تو وہ کہے: ((بَلٰى)) ''کیوں نہیں، وہ ضرور قادر ہے۔'' اور جو شخص سورۃ المرسلات کی تلاوت کرے، اور وہ: ﴿فَبِاَیِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ﴾ ''اس کے بعد وہ کس حدیث پر ایمان لائیں گے''۔ پر پہنچے تو وہ کہے: ((اٰمَنَّا بِاللّٰهِ)) ''ہم اللہ پر ایمان لائے۔'' ابوداود، اور امام ترمذی نے: ((وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ)) تک روایت کیا ہے۔

٨٦١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَصْحَابِهٖ، فَقَرَاَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٢٣٢ ح ٢٠٦٦) و أبو داود (٨٨٣) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين ١/ ٢٦٣، ٢٦٤ ووافقه الذهبي] ☆ أبو إسحاق مدلس و عنعن و ثبت نحوه موقوفًا عن أبي موسى الأشعري و ابن الزبير و عمران بن حصين رضي الله عنهم۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٨٨٧) و الترمذي (٣٣٤٧) ☆ رجل بدوي: مجهول، وللحديث طرق ضعيفة۔

اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا، فَقَالَ: ((لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ، لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِنْكُمْ، كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ: ﴿فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴾ قَالُوْا: لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ، فَلَكَ الْحَمْدُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❶

۸٦١: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور انہیں پوری سورۂ رحمٰن سنائی تو وہ خاموش رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس رات جن آئے تھے، میں نے جب ﴿فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴾ ''تم اپنے رب کی کون کون سے نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔'' پڑھا، تو انہوں نے بہت اچھا جواب دیا تھا، کہا: ہمارے رب! ہم تیری نعمتوں میں سے کسی چیز کو بھی نہیں جھٹلاتے، اور ہر قسم کی حمد تیرے لیے ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۸٦٢: عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ ﴿اِذَا زُلْزِلَتْ ......﴾ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا، لَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَمْ قَرَأَ ذٰلِكَ عَمْدًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۸٦٢: معاذ بن عبداللہ جہنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلے کے ایک آدمی نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے فجر کی دونوں رکعتوں میں سورۃ الزلزال تلاوت فرمائی۔ میں نہیں جانتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھول کر ایسے کیا یا عمداً۔

۸٦٣: وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ: اِنَّ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ رضی اللہ عنہ صَلَّى الصُّبْحَ، فَقَرَأَ فِيْهِمَا بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ ❸

۸٦٣: عروہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز فجر پڑھی تو انہوں نے دونوں رکعتوں میں سورۃ البقرہ تلاوت فرمائی۔

۸٦٤: وَعَنِ الْفَرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ: مَا اَخَذْتُ سُوْرَةَ يُوْسُفَ اِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ، مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ ❹

۸٦٤: فرافصہ بن عمیر حنفی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے سورۂ یوسف، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی قراءت سے یاد کی کہ وہ نماز فجر میں کثرت کے ساتھ اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

۸٦٥: وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ الصُّبْحَ، فَقَرَأَ فِيْهِمَا بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ

❶ **حسن**، رواه الترمذي (٣٢٩١) [و صححه الحاكم على شرط الشيخين (٢/ ٤٧٣) ووافقه الذهبي-] ☆ سنده ضعيف وللحديث شاهد حسن عندالبزار (كشف الأستار ٣/ ٧٤ ح ٢٢٦٩) والطبري في تفسيره (٢٧/ ٧٢) وهو به حسن- ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٨١٦)- ❸ **إسناده ضعيف**، رواه مالك (١/ ٨٢ ح ١٧٩) ☆ السند منقطع، عروة: لم يدرك سيدنا أبا بكر الصديق رضي الله عنه-

❹ **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ٨٢ ح ١٨١)-

وَسُوْرَةِ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيْئَةً، قِيْلَ لَهُ: اِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُوْمُ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ: اَجَلْ. رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

٨٦٥: عامر بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ہم نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز فجر پڑھی تو انہوں نے دونوں رکعتوں میں تجوید کے ساتھ سورۂ یوسف اور سورۂ حج تلاوت فرمائی، ان سے پوچھا گیا کہ تب تو وہ طلوع فجر کے ساتھ ہی نماز شروع کرتے ہوں گے، انہوں نے کہا: ہاں!

٨٦٦: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَةٌ صَغِيْرَةٌ وَلَا كَبِيْرَةٌ اِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّ بِهَا النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

٨٦٦: عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے مفصل سورتوں (یعنی الحجرات سے آخر تک) میں سے ہر چھوٹی بڑی سورت کو رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنا کہ آپ فرض نمازوں کی امامت کراتے ہوئے ان کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

٨٦٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ مُرْسَلًا. [3]

٨٦٧: عبداللہ بن عتبہ بن مسعود بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نماز مغرب میں سورۃ الدخان تلاوت فرمائی۔ امام نسائی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ٨٢ ح ١٨٠)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (لم أجده) [ورواه أبو داود (٨١٤)] ☆ فيه محمد بن إسحاق بن يسار: مدلس و عنعن۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٢/ ١٦٩ ح ٨٩) ☆ عبد الله بن عتبة بن مسعود: ممن رأي النبي ﷺ وهو صحابي صغير رضي الله عنه۔

بَابُ الرُّكُوْعِ

رکوع کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٨٦٨: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ، فَوَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

٨٦٨: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رکوع وسجود مکمل کیا کرو، اللہ کی قسم! میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔''

٨٦٩: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَسُجُوْدُهُ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ، مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ، قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

٨٦٩: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع، آپ کے سجود، سجدوں کے درمیان بیٹھنا (جلسہ استراحت) اور جب آپ رکوع سے کھڑے ہوتے (قومہ) تو قیام وتشہد کے علاوہ یہ سب تقریباً برابر تھے۔

٨٧٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ: قَدْ اَوْهَمَ، ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى نَقُوْلَ: قَدْ اَوْهَمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

٨٧٠: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہتے تو آپ کھڑے رہتے حتیٰ کہ ہم (دل میں) کہتے کہ آپ کو وہم ڈال دیا گیا ہے، پھر آپ سجدہ کرتے اور آپ دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے حتیٰ کہ ہم (دل میں) کہتے کہ آپ کو وہم ڈال دیا گیا ہے۔

٨٧١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ)) يَتَاَوَّلُ الْقُرْآنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

٨٧١: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع وسجود میں کثرت کے ساتھ یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے ہمارے پروردگار! تو پاک ہے، ہم تیری تعریف بیان کرتے ہیں، اے اللہ! مجھے بخش دے''، آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پر عمل کرتے تھے۔

٨٧٢: وَعَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ: ((سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ)). رَوَاهُ

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٧٤٢) و مسلم (١١٠/ ٤٢٥)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٧٩٢) و مسلم (١٩٣ / ٤٧١)۔

❸ رواه مسلم (١٩٦/ ٤٧٣)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٨١٧) و مسلم (٢١٧/ ٤٨٤)۔

مُسْلِمٌ ❶

۸۷۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع وسجود میں یہ دعا کیا کرتے تھے: ''(میرا رکوع وسجود اس ذات کے لیے ہے جو) فرشتوں اور جبریل علیہ السلام کا رب نہایت پاک ومقدس ہے۔''

۸۷۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلَا اِنِّیْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا، فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ، وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۸۷۳: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے رکوع وسجود میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، رہا رکوع تو اس میں رب کی عظمت بیان کرو، اور رہے سجود تو ان میں خوب دعا کرو، پس تمہاری دعا قبولیت کے لائق ہوگی۔''

۸۷٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَاِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۸۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب امام ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہے تو تم کہو: ''اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' کیونکہ جس کا یہ قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

۸۷۵: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۸۷۵: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے اپنی کمر اٹھاتے تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے: ''اللہ نے سن لیا جس نے اس کی تعریف کی، اے اللہ! ہمارے رب! ساری تعریف تیرے ہی لیے ہے آسمانوں، زمین اور ہر اس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تو چاہے۔''

۸۷٦: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ مِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ، اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

۸۷۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! ہمارے رب! ہر قسم کی تعریف صرف تیرے لیے ہے، آسمانوں اور زمین اور ہر اس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تو چاہے اور بندے نے جو تیری تعریف اور شان بیان کی وہ تیرے ہی لائق ہے، ہم سب تیرے ہی بندے ہیں، اے اللہ! جو چیز تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے

---

❶ رواه مسلم (٢٢٣ / ٤٨٧)۔

❷ رواه مسلم (٢٠٧ / ٤٧٩)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٧٩٦) و مسلم (٧١ / ٤٠٩)۔

❹ رواه مسلم (٢٠٢ / ٤٧٦)۔

❺ رواه مسلم (٢٠٥ / ٤٧٧)۔

والا نہیں، اور جس چیز کو تو روک لے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں، اور دولت مند کی دولت، تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔‘‘

٨٧٧: وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ وَرَآءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، قَالَ: ((**سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ**)) فَقَالَ رَجُلٌ وَّرَآءَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((**مَنِ الْمُتَكَلِّمُ انِفًا؟**)) قَالَ: اَنَا، قَالَ: ((**رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلٰثِيْنَ مَلَكًا يَّبْتَدِرُوْنَهَا، اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ**)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

٨٧٧: رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، پس جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا: ’’سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔‘‘ آپ کے پیچھے ایک آدمی نے کہا: ہمارے رب! تیرے ہی واسطے تعریف ہے، بہت زیادہ پاکیزہ اور بابرکت تعریف۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ’’ابھی بولنے والا کون تھا؟‘‘ اس آدمی نے کہا: میں! آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا کہ وہ جلدی کر رہے تھے کہ ان کا ثواب سب سے پہلے کون لکھتا ہے۔‘‘

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٨٧٨: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا تُجْزِئُ صَلَاةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ**)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [2]

٨٧٨: ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تک آدمی رکوع و سجود میں اپنی کمر مکمل طور پر برابر نہیں کرتا اس کی نماز درست نہیں ہوتی۔‘‘ ابوداود؛ ترمذی؛ نسائی؛ ابن ماجہ؛ دارمی، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨٧٩: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿**فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ**﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ**)) فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿**سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى**﴾ قَالَ: ((**اجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

٨٧٩: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ﴿**فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ**﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اسے اپنے رکوع میں پڑھا کرو۔‘‘ اور جب ﴿**سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى**﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اسے اپنے سجدوں میں پڑھا کرو۔‘‘

٨٨٠: وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ، فَقَالَ فِيْ**

---

[1] رواه البخاري (٧٩٩)۔ [2] **صحيح**، رواه أبو داود (٨٥٥) و الترمذي (٢٦٥) والنسائي (٢/ ١٨٣ ح ١٠٢٨) وابن ماجه (٨٧٠) والدارمي (١/ ٣٠٤ ح ١٣٣٣)۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٨٦٩) وابن ماجه (٨٨٧) والدارمي (١/ ٢٩٩ ح ١٣١١) [وصححه ابن خزيمة (٦٠٠، ٦٠١، ٦٧٠) و ابن حبان (٥٠٦) والحاكم (٢/ ٤٧٧) ووافقه الذهبي۔] ☆ إياس بن عامر و ثقه الجمهور و حديثه لا ينزل عن درجة الصحة۔

رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ، وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ، وَإِذَا سَجَدَ: فَقَالَ فِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ، وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ عَوْنًا لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ. [1]

۸۸۰: عون بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک رکوع کرتا ہے اور اپنے رکوع میں تین مرتبہ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ)) پڑھتا ہے تو اپنا رکوع مکمل کر لیتا ہے، اور یہ اس کا کم از کم درجہ ہے، اور جب وہ سجدہ کرتا ہے اور اپنے سجدوں میں تین مرتبہ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى)) پڑھ لیتا ہے تو وہ اپنا سجدہ مکمل کر لیتا ہے، اور یہ (تعداد) اس کا کم از کم درجہ ہے۔ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کی سند متصل نہیں، کیونکہ عون کی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔

۸۸۱: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَ يَقُوْلُ فِي رُكُوعِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ)) وَفِي سُجُوْدِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى)) وَمَا أَتٰى عَلٰى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ، وَمَا أَتٰى عَلٰى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ وَ الدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلٰى قَوْلِهِ: ((الْأَعْلٰى)) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [2]

۸۸۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آپ اپنے رکوع میں ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ)) اور سجود میں ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى)) پڑھا کرتے تھے، جب آپ کسی آیت رحمت پر پہنچتے تو وقف فرما کر رحمت طلب کرتے اور جب کسی آیت عذاب پر پہنچتے تو وقف فرما کر اللہ کی پناہ طلب کرتے۔ترمذی، ابوداود، دارمی، اور نسائی و ابن ماجہ نے ((الا علی)) تک روایت کیا، اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۸۸۲: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، وَيَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ: ((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [3]

۸۸۲: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حالت نماز میں) قیام کیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو سورۃ البقرہ کی قراءت کے برابر رکوع میں رہے اور یہ دعا کرتے رہے: ''قہر و غلبے، بادشاہت و کبریائی اور عظمت والا

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦١) وأبو داود (٨٨٦) و ابن ماجه (٨٩٠) ☆ إسحاق بن يزيد مجهول والسند منقطع - [2] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٦٢ وقال: حسن صحيح -) و أبو داود (٨٧١) والدارمي (١/ ٢٩٩ ح ١٣١٢) والنسائي (١/ ١٩٠ ح ١٠٤٧) و ابن ماجه (٨٨٨ من طريق آخر و سنده ضعيف وهو حسن بالشواهد) [ورواه مسلم في صحيحه: ٧٧٢ مطولاً]-

[3] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (١/ ١٩١ ح ١٠٥٠) [وأبو داود (٨٧٣) والترمذي في الشمائل (٣١٢)]-

رب پاک ہے۔"

٨٨٣: وَعَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَشْبَهَ صَلَاةً بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ هٰذَا الْفَتٰى۔ يَعْنِىْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ۔ قَالَ: قَالَ: فَحَزَرْنَا رُكُوْعَهُ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ، وَ سُجُوْدَهُ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ [1]

٨٨٣: ابن جبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جس کی نماز، اس نوجوان یعنی عمر بن عبدالعزیز کے سوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ ہو، راوی نے کہا، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رکوع وسجود کی تسبیحات کا اندازہ دس دس مرتبہ کا لگایا۔

٨٨٤: وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ: اِنَّ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ رَاٰى رَجُلًا لَّا يُتِمُّ رُكُوْعَهُ وَلَا سُجُوْدَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: مَا صَلَّيْتَ، قَالَ: وَاَحْسِبُهُ قَالَ: وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِىْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم . رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [2]

٨٨٤: شقیق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو نامکمل رکوع وسجود کرتے ہوئے دیکھا، جب وہ نماز پڑھ چکا تو انہوں نے اسے بلایا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: تم نے نماز نہیں پڑھی، راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا: اگر تم (اسی طرح) فوت ہو جاتے تو تم اس فطرت وملت پر فوت نہ ہوتے جس پر اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا۔

٨٨٥: وَعَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اَسْوَاُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِىْ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ**)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ؟ قَالَ: ((**لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

٨٨٥: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سب سے برا چور وہ ہے جو اپنی نماز کی چوری کرتا ہے"۔ صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہ اپنی نماز کی چوری کیسے کرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ اس کا رکوع وسجود مکمل نہیں کرتا۔"

٨٨٦: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**مَا تُرَوْنَ فِى الشَّارِبِ وَ الزَّانِىْ، وَالسَّارِقِ؟**)). وَذَالِكَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ فِيْهِمُ الْحُدُوْدُ. قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: ((**هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِيْهِنَّ عُقُوْبَةٌ، وَاَسْوَءُ السَّرِقَةِ الَّذِىْ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ**)) قَالُوْا: وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((**لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا**)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَ اَحْمَدُ، وَرَوَى الدَّارِمِىُّ نَحْوَهُ [4]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٨٨٨) والنسائي (٢/ ٢٢٤، ٢٢٥ ح ١١٣٦) ☆ وهب بن مانوس و ثقه الذهبي وابن حبان وهو حسن الحديث ولا عبرة بمن جهله۔ [2] رواه البخاري (٣٨٩، ٨٠٨)۔

[3] **حسن**، رواه أحمد (٥/ ٣١٠ ح ٢٣٠١٩) [وللحديث شواهد عند الحاكم ١/ ٢٢٩ وغيره]۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه مالك (١/ ١٦٧ ح ٤٠٢ وسنده ضعيف لإرساله، النعمان بن مرة تابعي ثقة و وهم من ذكره في الصحابة) [وأحمد (٣/ ٥٦ ح ١١٥٥٣ من حديث أبي سعيد الخدري وسنده ضعيف، فيه علي بن زيد بن جدعان ضعيف) و الدارمي (١/ ٣٠٤، ٣٠٥ ح ١٣٣٤ من حديث أبي قتادة وسنده ضعيف، فيه الوليد بن مسلم و يحيى بن أبي كثير مدلسان وعنعنا)]۔

۸۸۶: نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’تم شراب نوش، زانی اور چور کے بارے میں کیا گمان کرتے ہو؟‘‘ راوی کہتے ہیں، یہ ان کے بارے میں حدود نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے، صحابہ نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’وہ کبیرہ گناہ ہیں اور ان پر سزا ہے، اور سب سے بری چوری وہ ہے جو اپنی نماز کی چوری کرتا ہے۔‘‘ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ اپنی نماز کی کیسے چوری کرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’وہ اس کا رکوع و سجود مکمل نہیں کرتا۔‘‘ مالک، احمد، جبکہ دارمی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَابُ السُّجُوْدِ وَفَضْلِهِ

سجوداوران کی فضیلت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٨٨٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ: عَلَى الْجَبْهَةِ، وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ، وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٨٨٧: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے، سات اعضاء: پیشانی، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے کناروں پر سجدہ کرنے اور (دوران نماز) کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹنے کا حکم دیا گیا ہے۔''

٨٨٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ، وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٨٨٨: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سجود میں اعتدال رکھو، تم میں سے کوئی شخص اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔''

٨٨٩: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ، وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٨٨٩: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں (جائے نماز پر) رکھو اور اپنی کہنیاں (زمین سے) بلند رکھو۔''

٨٩٠: وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ: اِذَا سَجَدَ جَافٰى بَيْنَ يَدَيْهِ، حَتّٰى لَوْ اَنَّ بَهْمَةً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ. هٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوُدَ كَمَا صَرَّحَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِإِسْنَادِهِ وَلِمُسْلِمٍ بِمَعْنَاهُ: قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا سَجَدَ لَوْشَاءَتْ بَهْمَةٌ اَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ. [4]

٨٩٠: میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی ﷺ سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھتے تھے حتیٰ کہ اگر بکری کا بچہ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٨١٢) و مسلم (٢٣٠ / ٤٩٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٨٢٢) و مسلم (٢٢٣ / ٤٩٢)۔

[3] رواه مسلم (٢٣٤ / ٤٩٤)۔

[4] **صحيح**، رواه أبو داود (٨٩٨) و البغوي في شرح السنة (٣/ ١٤٥، ١٤٦) و مسلم (٢٣٧/ ٤٩٦)۔

آپ کے ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو وہ گزر جاتا تھا۔

یہ ابوداود کی روایت کے الفاظ ہیں، جیسا کہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح السنہ میں اپنی سند سے بیان کیا ہے، اور مسلم میں اسی معنی کی روایت ہے: میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اگر بکری کا بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو وہ گزر سکتا تھا۔

٨٩١: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٨٩١: عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کے مابین فاصلہ رکھتے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی۔

٨٩٢: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ، دِقَّهُ وَجُلَّهُ، وَاَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٨٩٢: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سجدوں میں یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میرے چھوٹے، بڑے، پہلے، پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ تمام گناہ معاف فرما دے۔''

٨٩٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةً مِّنَ الْفِرَاشِ، فَالْتَمَسْتُهُ، فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ، وَيَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٨٩٣: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا تو میں نے (اپنے ہاتھ سے) آپ کو ٹٹولا تو میرا ہاتھ آپ کے پاؤں کے تلوے پر لگا، آپ نماز میں حالت سجدہ میں تھے جبکہ آپ کے پاؤں کھڑے تھے، اور آپ دعا کر رہے تھے: ''اے اللہ! میں تیری رضامندی کے ذریعے تیرے غصے سے، تیری عافیت کے ذریعے تیری سزا سے اور تیری رحمت کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں، میں تیری تعریف کو شمار نہیں کر سکتا، تو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔''

٨٩٤: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

٨٩٤: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ سجدے کی حالت میں اپنے رب کے انتہائی قریب ہوتا

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٩٠) و مسلم (٢٣٥/ ٤٩٥)۔

[2] رواه مسلم (٢١٦/ ٤٨٣)۔

[3] رواه مسلم (٢٢٢/ ٤٨٦)۔

[4] رواه مسلم (٢١٥ / ٤٨٢)۔

ہے، پس (سجدے کی حالت میں) زیادہ دعائیں کرو۔''

٨٩٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ، يَقُوْلُ: يَا وَيْلَتٰى، اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ، فَسَجَدَ، فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ، فَلِيَ النَّارُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

٨٩٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب ابن آدم آیت سجدہ تلاوت کر کے سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ ہو کر رونے لگتا ہے، اور کہتا ہے: ہائے افسوس! ابن آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کر لیا تو وہ جنت کا مستحق قرار پایا، جبکہ مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کر دیا اور جہنم میرا مقدر ٹھہری۔''

٨٩٦: وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ، فَقَالَ لِيْ: ((سَلْ)) فَقُلْتُ: اَسْاَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: ((اَوَغَيْرَ ذَالِكَ؟)) قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ، قَالَ: ((فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

٨٩٦: ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں رات بسر کیا کرتا تھا، میں آپ کے لیے وضو کا پانی اور آپ کی دیگر ضروریات کا انتظام کیا کرتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''مجھ سے کوئی چیز مانگو۔'' میں نے عرض کیا، میں آپ سے، جنت میں آپ کے ساتھ ہونے کا سوال کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اس کے علاوہ کچھ اور؟'' میں نے عرض کیا: بس یہی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پس اپنی ذات کے لیے کثرت سجود سے میری مدد کر۔''

٨٩٧: وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ رحمہ اللہ قَالَ: لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ اَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِيَ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ، فَسَكَتَ، ثُمَّ سَاَلْتُهُ، فَسَكَتَ، ثُمَّ سَاَلْتُهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: سَاَلْتُ عَنْ ذَالِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ، فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً، اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَّحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً)) قَالَ مَعْدَانُ: ثُمَّ لَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ، فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ لِيْ مِثْلَ مَا قَالَ لِيْ ثَوْبَانُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

٨٩٧: معدان بن طلحہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ثوبان سے ملا تو میں نے کہا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کر کے میں جنت میں داخل ہو جاؤں، وہ خاموش رہے، پھر میں نے ان سے سوال کیا، تو وہ خاموش رہے، پھر میں نے تیسری مرتبہ ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''تم اللہ کی رضا کی خاطر کثرت سے سجدے کرو، کیونکہ تم اللہ کے لیے جو بھی سجدہ کرو گے تو اللہ اس کے ذریعے تمہارا ایک درجہ بڑھا دے گا اور اس کے ذریعے تمہارا ایک گناہ مٹا دے گا۔'' معدان بیان کرتے ہیں، پھر میں ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے ان سے بھی دریافت کیا تو انہوں نے مجھے ویسے ہی بتایا جیسے ثوبان نے مجھے بتایا تھا۔

---

❶ رواه مسلم (١٣٣ / ٨١)۔

❷ رواه مسلم (٢٢٦ / ٤٨٩)۔

❸ رواه مسلم (٢٢٥ / ٤٨٨)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٨٩٨: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ ، وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❶

٨٩٨: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ ﷺ اپنے ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے نیچے لگاتے اور جب (قیام کے لیے) کھڑے ہوتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھاتے تھے۔

٨٩٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ**)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ . قَالَ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ: حَدِيْثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا ، وَقِيْلَ: هٰذَا مَنْسُوْخٌ. ❷

٨٩٩: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو وہ (ہاتھوں سے پہلے گھٹنے لگا کر) اونٹ کی طرح نہ بیٹھے، وہ گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ نیچے لگائے۔“ ابوداؤد، نسائی، دارمی۔ ابوسلیمان خطابی نے فرمایا: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث، اس حدیث سے زیادہ درست ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ منسوخ ہے۔

٩٠٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: ((**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❸

٩٠٠: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میری راہنمائی فرما، مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے رزق عطا فرما۔“

٩٠١: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: ((**رَبِّ اغْفِرْلِيْ**)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❹

٩٠١: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”میرے رب! مجھے بخش دے۔“

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٨٣٨) والترمذي (٢٦٨ وقال: غريب حسن۔ إلخ) والنسائي (٢/ ٢٠٧ ح ١٠٩٠) و ابن ماجه (٨٨٢) والدارمي (١/ ٣٠٣ ح ١٣٢٦) ☆ شريك القاضي مدلس ولم أجد تصريح سماعه۔

❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٨٤٠) والنسائي (٢/ ٢٠٧ ح ١٠٩٢) والدارمي (١/ ٣٠٣ ح ١٣٢٧) ☆ و أعل بما لا يقدح و قول الخطابي خطأ لا دليل عليه ۔ ❸ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٨٥٠) و الترمذي (٢٨٤) [وابن ماجه (٨٩٨) وسندهم ضعيف من أجل تدليس حبيب بن أبي ثابت و لبعضه شاهد في صحيح مسلم (٢٦٩٧) من غير ذكر الجلوس بين السجدتين و ثبت نحو المعنى عن الإمام مكحول رحمه الله (رواه ابن أبي شيبة ٣/ ٦٣٤ ح ٨٩٢٢ وسنده صحيح)]۔ ❹ **صحيح**، رواه النسائي (٢/ ١٩٩ ح ٢٠٠ ، ٢/ ٢٣١ ح ١١٤٦) والدارمي (١/ ٣٠٣، ٣٠٤ ح ١٣٣٠) [وأبوداود (٨٧٤ مطولاً) و ابن ماجه (٨٩٧)]۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۹۰۲: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ، وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ، وَاَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۹۰۲: عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کوے کی طرح ٹھونگے مارنے، درندے کی طرح بازو بچھانے اور اونٹ کی طرح مسجد میں اپنے لیے کوئی جگہ مخصوص کرنے سے منع فرمایا۔

۹۰۳: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَلِيُّ! اِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ، وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ، لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۹۰۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”علی! میں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں وہی تمہارے لیے پسند کرتا ہوں اور جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں وہی تمہارے لیے ناپسند کرتا ہوں، سجدوں کے درمیان سرین نیچے لگا کر، ٹانگیں کھڑی کر کے اور ہاتھ زمین پر لگا کر نہ بیٹھو۔“

۹۰۴: وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى صَلَاةِ عَبْدٍ لَا يُقِيْمُ فِيْهَا صُلْبَهُ بَيْنَ خُشُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۹۰۴: طلق بن علی حنفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل اس بندے کی نماز کی طرف دیکھتا بھی نہیں جو دوران نماز رکوع و سجود میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا۔“

۹۰۵: وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْاَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِيْ وَضَعَ عَلَيْهِ جَبْهَتَهُ، ثُمَّ اِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ [4]

۹۰۵: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جو شخص اپنی پیشانی زمین پر رکھے تو وہ اپنے ہاتھ بھی اسی جگہ رکھے جہاں اس نے اپنی پیشانی رکھی تھی، پھر جب وہ (پیشانی) اٹھائے تو دونوں ہاتھوں کو بھی اٹھالے، کیونکہ ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (۸٦۲) والنسائي (۲/ ۲۱٤، ۲۱۵ ح ۱۱۱۳) والدارمي (۱/ ۳۰۳ ح ۱۳۲۹) ☆ تميم بن محمود ضعفه الجمهور۔ [2] **ضعيف**، رواه الترمذي (۲۸۲) [وابن ماجه (۸۹٤)] ☆ الحارث الأعور ضعيف جدًا وللحديث شواهد ضعيفة۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ۲۲ ح ۱٦۳۹۳) ☆ السند منقطع وعكرمة بن عمار عنعن۔ [4] **إسناده صحيح**، رواه مالك (۱/ ۱٦۳ ح ۳۹۰) [و شطر الحديث رواه أبو داود (۸۹۲) مرفوعًا و سنده صحيح، دون قوله: "من وضع جبهته ... عليه جبهته"]۔

بَابُ التَّشَهُّدِ

تشہد کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٩٠٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَعَدَ فِى التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَّخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ. ❶

٩٠٦: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لیے بیٹھتے تو آپ اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر رکھتے اور ترپّن کی گرہ بنا کر انگشت شہادت سے اشارہ فرماتے تھے۔

٩٠٧: وَفِىْ رِوَايَةٍ: كَانَ اِذَا جَلَسَ فِى الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِىْ تَلِى الْاِبْهَامَ يَدْعُوْ بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

٩٠٧: اور ایک روایت میں ہے: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (تشہد کے لیے) بیٹھتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت بلند کرتے اور اس کے ساتھ اشارہ فرماتے جبکہ بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر کھلا رکھتے تھے۔

٩٠٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

٩٠٨: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لیے بیٹھتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے اور انگشت شہادت سے اشارہ فرماتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا انگوٹھا اپنی درمیانی انگلی پر رکھتے اور اپنے بائیں ہاتھ سے اپنے گھٹنے کو لقمے کی طرح پکڑ لیتے۔

٩٠٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْنَا: اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قِبَلَ عِبَادِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرَئِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِى الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلْ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ

❶ رواه مسلم (١١٥/ ٥٨٠)۔ ❷ رواه مسلم (١١٤/ ٥٨٠)۔
❸ رواه مسلم (١١٢/ ٥٧٩)۔

فَاِنَّهٗ اِذَا قَالَ ذَالِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَآءِ اَعْجَبَهُ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۹۰۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم کہتے: اللہ پر اس کے بندوں کی طرف سے سلام ہو، جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام پر سلام ہو، فلاں پر سلام ہو، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اپنا رخ انور ہماری طرف کر کے فرمایا: ”تم ایسے نہ کہو: اللہ پر سلام ہو، کیونکہ اللہ تو خود سلام ہے، جب تم میں سے کوئی (تشہد کے لیے) نماز میں بیٹھے تو وہ یوں کہے: ”(میری ساری) قولی، بدنی، اور مالی عبادات صرف اللہ کے لیے خاص ہیں، اے نبی آپ پر اللہ کی رحمت، سلامتی اور برکتیں ہوں اور ہم پر اور اللہ کے دوسرے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو، کیونکہ جب وہ ایسے کہے گا تو یہ دعا زمین و آسمان کے ہر بندہ صالح کو پہنچ جائے گی، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، پھر وہ اپنی پسندیدہ دعا کرے۔“

۹۱۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُوْلُ: ((اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبٰتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

وَلَمْ اَجِدْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ: ((سَلَامٌ عَلَيْكَ)) وَ((سَلَامٌ عَلَيْنَا)) بِغَيْرِ اَلِفٍ وَلَامٍ وَلٰكِنْ رَوَاهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ.

۹۱۰: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد (اس اہتمام کے ساتھ) سکھاتے تھے جیسے ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ”(میری ساری) قولی، بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لیے خاص ہیں، اے نبی! آپ پر اللہ کی رحمت، سلامتی اور برکتیں ہوں، اور ہم پر اور اللہ کے دوسرے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔“

اور میں نے صحیحین میں اور حمیدی میں الف لام کے بغیر ((سلام عليك)) اور ((سلام علينا)) نہیں پایا، لیکن صاحب الجامع (ابن اثیر) نے امام ترمذی سے اسے روایت کیا ہے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۹۱۱: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٣٠) [و٦٢٦٥ بلفظ: وهو بين ظهرانينا فلما قبض قلنا: السلام يعني على النبي ﷺ] ومسلم (٥٥/ ٤٠٢)۔

[2] رواه مسلم (٦٠/ ٤٠٣) والترمذي (٢٩٠ و قال: حسن صحيح غريب)۔

عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَمَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْبِهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❶

٩١١: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (تشہد کے لیے) بیٹھے آپ نے اپنا بایاں پاؤں بچھایا، بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا، دائیں کہنی کو دائیں ران سے اٹھا کر رکھا، دو انگلیوں کو بند کیا اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنایا، پھر اپنی انگشت شہادت کو اٹھایا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس کو حرکت دیتے اور اس کے ساتھ اشارہ کرتے تھے۔

٩١٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُشِيْرُ بِإِصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَبُوْدَاوُدَ: وَلَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ. ❷

٩١٢: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تو اپنی انگلی سے اشارہ کرتے اور آپ اس کو حرکت نہیں دیتے تھے۔ ابوداؤد، نسائی، امام ابوداؤد نے یہ اضافہ نقل کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر آپ کے اشارے سے آگے نہیں جاتی تھی۔

٩١٣: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْبِإِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ((أَحِّدْ أَحِّدْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ. ❸

٩١٣: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی اپنی دونوں انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرتا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک کے ساتھ، ایک کے ساتھ۔“

٩١٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: نَهٰى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلَاةِ. ❹

٩١٤: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہاتھ کا سہارا لے کر بیٹھنے سے منع کیا کرتے تھے۔ احمد، ابوداؤد، اور انہی کی ایک روایت میں ہے: جب آدمی نماز میں کھڑا ہو تو اسے ہاتھوں کا سہارا لے کر کھڑا ہونے سے منع فرمایا۔

٩١٥: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٩٥٧) والدارمي (١/ ٣١٤، ٣١٥ ح ١٣٦٤) [والنسائي (٣/ ٣٧ ح ١٢٦٩ واللفظ نحوه) وابن ماجه (٨٦٧)] ☆ و أعله بعض المعاصرين بعلة باطلة والحديث صحيح، لا شك فيه۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٩٨٩) والنسائي (٣/ ٣٧، ٣٨ ح ١٢٧١) ☆ محمد بن عجلان مدلس ولم أجد تصريح سماعه في لفظ: "ولا يحركها"۔ ❸ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٥٧ وقال: حسن غريب ـ) والنسائي (٣/ ٣٨ ح ١٢٧٣) والبيهقي في الدعوات الكبير (٢/ ٣٦ ح ٢٦٥) [وصححه الحاكم ١/ ٥٣٦ ووافقه الذهبي ـ] ☆ محمد بن عجلان مدلس وعنعن ـ ❹ صحيح باللفظ الأول، رواه أحمد (٢/ ١٤٧ ح ٦٣٤٧ وسنده صحيح وهو اللفظ الأول) و أبو داود (٩٩٢) ☆ قوله: "نهى أن يعتمد الرجل على يديه إذا نهض في الصلوة" رواه أبو داود وسنده ضعيف، لا يصح، فيه محمد بن عبدالملك الغزال، لم يذكروا سماعه من عبد الرزاق قبل اختلاطه فالسند ضعيف وعبد الرزاق مدلس و عنعن في هذا اللفظ۔

يَقُوْمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❶

۹۱۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں میں اس طرح بیٹھتے تھے جیسے گرم سنگ ریزوں پر بیٹھے ہوں حتیٰ کہ آپ کھڑے ہو جاتے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٩١٦: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ. بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷

۹۱۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس اہتمام سے) ہمیں تشہد سکھایا کرتے تھے جیسے ہمیں قرآن کی سورت سکھایا کرتے تھے: اللہ کے نام اور اللہ کی توفیق کے ساتھ، (میری ساری) قولی، بدنی اور مالی عبادات صرف اللہ کے لیے خاص ہیں، اے نبی! آپ پر اللہ کی رحمت، سلامتی اور برکتیں ہوں، اور ہم پر اور اللہ کے دوسرے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اللہ سے جنت طلب کرتا ہوں اور آگ (جہنم) سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔"

٩١٧: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ وَاَتْبَعَهَا بَصَرَهٗ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**لَهِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸

۹۱۷: نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (تشہد کے لیے) نماز میں بیٹھتے تو وہ اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لیتے، انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنی نظر اس (اشارے یا انگلی) پر رکھتے، پھر انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ یعنی انگشت شہادت شیطان پر لوہے سے بھی زیادہ سخت ہے۔"

٩١٨: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ كَانَ يَقُوْلُ: مِنَ السُّنَّةِ اِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❹

۹۱۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تشہد آہستہ آواز سے پڑھنا مسنون ہے۔ ابوداود، ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٦ وقال: حسن، إلا أن أبا عبيدة لم يسمع من أبيه۔) و أبو داود (٩٩٥) والنسائي (٢/ ٢٤٣ ح ١١٧٧) ☆ السند منقطع ۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه النسائي (٢/ ٢٤٣ ح ١١٧٦) ☆ أبو الزبير مدلس ولم أجد تصريح سماعه ۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ١١٩ ح ٦٠٠٠)۔
❹ **صحيح**، رواه أبو داود (٩٨٦) والترمذي (٢٩١) ☆ وللحديث شواهد عندالحاكم (١/ ٢٣٠) وغيره وهو بها صحيح ۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ فَضْلِهَا

نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجنے اور اس کی فضیلت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۹۱۹: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ: لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اَلَا اُھْدِیْ لَكَ ھَدِیَّةً سَمِعْتُھَا مِنَ النَّبِیِّ ﷺ فَقُلْتُ بَلٰی فَاَھْدِھَا لِیْ فَقَالَ: سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! کَیْفَ الصَّلٰوةُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْكَ قَالَ: ((قُوْلُوْا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَّعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَمْ یَذْکُرْ: ((عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ)) فِی الْمَوْضِعَیْنِ. [1]

۹۱۹: عبدالرحمن بن ابی لیلی بیان کرتے ہیں، کعب بن عجرہ مجھے ملے تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ہدیہ پیش نہ کروں جسے میں نے نبی ﷺ سے سنا تھا، میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور پیش فرمائیں، انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم آپ کے اہل بیت پر کیسے درود بھیجیں؟ کیونکہ اللہ نے ہمیں یہ تو سکھا دیا ہے کہ ہم آپ پر کیسے سلام بھیجیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یوں کہو، الٰہی، رحمت فرما محمد پر اور آل محمد پر جس طرح تو نے رحمت فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر، بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے، اے اللہ! برکت فرما محمد پر اور آل محمد پر جس طرح تو نے برکت فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر، بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔'' بخاری، مسلم۔ البتہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے دو جگہوں پر ((علی ابراھیم)) ذکر نہیں کیا۔

۹۲۰: وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((قُوْلُوْا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۹۲۰: ابوحمید ساعدی بیان کرتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہو، اے اللہ! محمد پر، ان کی ازواج پر اور ان کی اولاد پر رحمت فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر رحمت فرمائی، اور محمد پر، آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر برکت فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر برکت فرمائی، بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٧٠) و مسلم (٤٠٦/٦٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٣٦٠) و مسلم (٤٠٧/٦٩)۔

٩٢١: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۹۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٩٢٢: عَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً وَّاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِیْئَةٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ)). رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [2]

۹۲۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اور اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔''

٩٢٣: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلَاةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [3]

۹۲۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا شخص روز قیامت میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔''

٩٢٤: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ)). رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ [4]

۹۲۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ کے کچھ فرشتے زمین پر چلتے رہتے ہیں، وہ میری امت کی طرف سے مجھ پر سلام پہنچاتے ہیں۔''

٩٢٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ [5]

---

[1] رواه مسلم (٧٠/ ٤٠٨)۔ [2] **إسناده صحيح** ، رواه النسائي (٣/ ٥٠ ح ١٢٩٨) [وصححه ابن حبان (٢٣٩٠) والحاكم (١/ ٥٥٠) ووافقه الذهبي]۔ [3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٤٨٤ وقال: حسن غريب۔) [وصححه ابن حبان (٢٣٨٩) وحسنه البغوي في شرح السنة (٣/ ١٩٦ ، ١٩٧ ح ٦٨٦)] وللحديث شاهد۔ ☆ عبدالله بن كيسان: وثقه البغوي و ابن حبان فهو حسن الحديث۔ [4] **إسناده صحيح** ، ورواه النسائي (٣/ ٤٣ ح ١٢٨٣) والدارمي (٢/ ٣١٧ ح ٢٧٧٧) [وصححه ابن حبان (٢٣٩٢) والحاكم (٢/ ٤٢١) ووافقه الذهبي۔] ☆ سفيان الثوري صرح بالسماع۔ [5] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٠٤١). والبيهقي فى الدعوات الكبير (١/ ١٢٠ ح ١٥٨ ، و السنن ٥/ ٢٤٥) ☆ يزيد بن عبد الله بن قسيط ثبت سماعه من أبي هريرة عند البيهقي (١/ ١٢٢)۔

۹۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے حتیٰ کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔''

۹۲٦: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تُبَلِّغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1]

۹۲٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اپنے گھروں کو قبرستان بناؤ نہ میری قبر کو عید (زیارت گاہ) بنانا، اور مجھ پر درود بھیجو، کیونکہ تم جہاں بھی ہو تمہارا درود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔''

۹۲۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَلَهُ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ أَوْ أَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۹۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے لیکن وہ مجھ پر درود نہ پڑھے، اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس رمضان آ کر چلا گیا لیکن اس کی مغفرت نہ ہو سکے، اور اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو جس کی زندگی میں اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچ جائیں لیکن (ان کی خدمت) پھر بھی اسے جنت میں داخل نہ کروا سکے۔''

۹۲۸: وَعَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهِ فَقَالَ: ((إِنَّهُ جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ: أَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ! أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۹۲۸: ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ بڑے خوش تشریف لائے تو فرمایا: ''جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا: آپ کا رب فرماتا ہے: محمد (ﷺ)! کیا یہ بات آپ کے لیے باعث مسرت نہیں کہ جب آپ کی امت میں سے کوئی شخص ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے تو میں اس پر دس رحمتیں بھیجوں اور آپ کی امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ آپ پر سلام بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں۔''

۹۲۹: وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِيْ فَقَالَ: ((مَاشِئْتَ)) قُلْتُ: الرُّبُعَ قَالَ: ((مَاشِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)) قُلْتُ: النِّصْفَ قَالَ ((مَاشِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)) قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ: ((مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)) قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِيْ

[1] **إسناده حسن**، رواه النسائي (لم أجده في الصغرى ولا في الكبرى) [وأبو داود: ٢٠٤٢]۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٤٥ وقال: حسن غريب ۔) [وصححه ابن حبان (الإحسان: ٩٠٥) وله شواهد عند مسلم (٢٥٥١) وابن حبان (الموارد: ٢٣٨٧، ٢٠٢٨) و ابن خزيمة (١٨٨٨) والحاكم (٤/ ١٥٣) وغيرهم]۔

[3] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٣/ ٥٠ ح ١٢٩٦) والدارمي (٢/ ٣١٧ ح ٢٧٧٦) [وصححه ابن حبان (٢٣٩١) والحاكم (٢/ ٤٢٠) ووافقه الذهبي۔] ☆ سليمان مولى الحسن: حسن الحديث وللحديث شواهد۔

كُلَّهَا قَالَ: ((اِذًا يُكْفٰى هَمَّكَ وَيُكَفِّرُلَكَ ذَنْبَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۹۲۹: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ پر بہت زیادہ درود بھیجتا ہوں، میں اپنی دعا کا کتنا حصہ آپ پر درودوسلام کے لیے وقف کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو۔'' میں نے عرض کیا: چوتھائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو، اگرتم زیادہ کرلوتو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا، نصف، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو، اگرتم زیادہ کرلوتو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: دوتہائی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو، اگر زیادہ کرلوتو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: میں اپنی پوری دعا آپ (پر درودوسلام) کے لیے وقف کر دیتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھرتو تمہاری ساری مرادیں پوری ہو جائیں گی اور تمہارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

۹۳۰: وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَاعِدٌ اِذْدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((عَجِّلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ)) قَالَ: ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذَالِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ. [2]

۹۳۰: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے تو ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی اور دعا کی: اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نمازی شخص! تم نے جلد بازی کی، جب تم نماز پڑھ کر (تشہد کے لیے) بیٹھو تو اللہ کی، اس کی شان کے لائق، حمد بیان کرو، مجھ پر درود بھیجو، پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، پھر اس کے بعد ایک اور آدمی نے نماز پڑھی تو اس نے اللہ کی حمد بیان کی، نبی پر درود بھیجا تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ''نمازی شخص! دعا کرو، تمہاری دعا قبول ہوگی۔'' ترمذی۔ ابوداؤد اور نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۹۳۱: وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ ﷺ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ تَعَالٰى ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۹۳۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نماز پڑھ رہا تھا، جبکہ نبی ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تشریف فرما تھے، جب میں بیٹھا تو میں نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی، پھر نبی ﷺ پر درود بھیجا، پھر اپنے لیے دعا کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''مانگو! دیا جائے گا، مانگو! دیا جائے گا۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٥٧ وقال: حسن ـ) ☆ عبدالله بن محمد بن عقيل ضعيف وسفيان الثوري مدلس وعنعن ـ

[2] **حسن**، رواه الترمذي (٣٤٧٦ وقال: حديث حسن ـ) وأبو داود (١٤٨١) والنسائي (٣/ ٤٤ ح ١٢٨٥)ـ

[3] **حسن**، رواه الترمذي (٥٩٣ وقال: حسن صحيح ـ) ☆ وللحديث شواهد ـ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٩٣٢: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّكْتَالَ بِالْمِكْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَهْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلْ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۹۳۲۔ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو پسند ہو کہ اسے پورا پورا اجر و ثواب دیا جائے تو پھر جب وہ ہم اہل بیت پر درود پڑھے تو وہ یوں کہے: اے اللہ! محمد، نبی اُمی پر، آپ کی ازواج مطہرات، مومنوں کی ماؤں پر، آپ کی اولاد اور آپ کے اہل خانہ پر رحمتیں نازل فرما جیسے تو نے آل ابراہیم پر رحمتیں نازل فرمائیں، بے شک تو تعریف والا، بزرگی والا ہے۔“

٩٣٣: وَعَنْ عَلِیٍّ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ ﷛ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ. ❷

۹۳۳: علی ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو وہ بخیل ہے۔“ ترمذی، امام احمد نے حسین بن علی کی سند سے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٩٣٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا اُبْلِغْتُهٗ)) رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ. ❸

۹۳۴: ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے تو میں اسے خود سنتا ہوں، اور جو شخص دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔“

٩٣٥: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷠ قَالَ: مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاحِدَةً ﷺ وَمَلَائِكَتُهٗ سَبْعِیْنَ صَلَاةً. رَوَاهُ اَحْمَدُ ❹

۹۳۵: عبداللہ بن عمرو ﷠ نے فرمایا: جو شخص نبی ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ اور اس کے فرشتے اس پر ستر رحمتیں نازل

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٩٨٢) ☆ حبان بن يسار ضعفه أبو حاتم وغيره و اختلط بآخره كما قال الصلت بن محمد وغيره و في السند علة أخرى عند العقيلي فى الضعفاء (١/ ٣١٨)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٤٦ وقال: حسن غريب صحيح۔) و أحمد (١/ ٢٠١ ح ١٧٣٦) [وصححه ابن حبان (٢٣٨٨) والحاكم (١/ ٥٤٩) ووافقه الذهبي]۔

❸ **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٥٨٣) فيه محمد بن مروان السدي كذاب و له طريق آخر ضعيف عند أبي الشيخ في كتاب الثواب، فيه عبد الرحمٰن بن أحمد الأعرج: مجهول الحال و سليمان الأعمش مدلس وعنعن وفيه علة أخرى فالحديث ضعيف۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ١٨٧ ح ٦٧٥٤) ☆ عبدالله بن لهيعة مدلس وضعيف لإختلاطه ولم يحدث به قبل اختلاطه۔

فرماتے ہیں۔

۹۳٦: وَعَنْ رُوَيْفِعٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۹۳٦: رویفع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے محمد (ﷺ) پر درود بھیجا اور دعا کی: اے اللہ! روز قیامت انہیں اپنے پاس مقام محمود عطا فرما، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔''

۹۳۷: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتّٰى دَخَلَ نَخْلاً فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ تَوَفَّاهُ قَالَ: فَجِئْتُ اَنْظُرُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: ((مَالَكَ ؟)) فَذَكَرْتُ لَهُ ذَالِكَ قَالَ: فَقَالَ: ((اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيْ: اَلَا اُبَشِّرُكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ لَكَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَاةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۹۳۷: عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے حتیٰ کہ کھجوروں کے باغ میں تشریف لے گئے، آپ نے بہت طویل سجدہ کیا حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض نہ کر لی ہو، وہ بیان کرتے ہیں، میں آپ کو دیکھنے کے لیے آیا تو آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا تو فرمایا: ''آپ کو کیا ہوا؟'' پس میں نے آپ سے وہ خدشہ بیان کر دیا، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل نے مجھے فرمایا: کیا میں آپ کو بشارت نہ دوں کہ اللہ عزوجل آپ سے فرماتا ہے: جو شخص آپ پر درود بھیجتا ہے تو میں اس پر رحمتیں نازل کرتا ہوں، اور جو آپ پر سلام بھیجتا ہے تو میں اس پر سلامتی بھیجتا ہوں۔''

۹۳۸: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۹۳۸: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تک تم اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجو تو تمہاری دعا آسمان اور زمین کے درمیان موقوف رہتی ہے اور اس میں سے کوئی چیز بھی اوپر نہیں چڑھتی۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ١٠٨ ح ١٧١١٦) ☆ ابن لهيعة ضعيف لاختلاطه، ووفاء الحضرمي لم يوثقه غير ابن حبان۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ١٩١ ح ١٦٦٢) ☆ في سماع عبدالواحد بن محمد بن عبدالرحمٰن بن عوف من جده نظر فالسند ضعيف للإنقطاع۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٤٨٦) ☆ فيه أبو قرة الأسدي: مجهول۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد کی دعا کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۹۳۹: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ: ((**اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ**)) فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ؟ فَقَالَ: ((**اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ**))۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ [1]

۹۳۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں عذاب قبر اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں موت وحیات کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ کسی نے آپ ﷺ سے کہا: آپ قرض سے اس قدر کیوں پناہ طلب کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیونکہ جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو وہ بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے، اور جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔“

۹۴۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ**))۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۹۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو تو وہ چار چیزوں، عذاب جہنم، عذاب قبر، موت وحیات کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔“

۹۴۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ: ((**قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ**))۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۹۴۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ انہیں یہ دعا اس اہتمام کے ساتھ سکھایا کرتے تھے جیسے آپ انہیں قرآن کی

---

[1] متفق علیه ، رواه البخاري (۸۳۲) و مسلم (۱۲۹/ ۵۸۹)۔

[2] رواه مسلم (۱۳۰/ ۵۸۸)۔

[3] رواه مسلم (۱۳٤/ ۵۹۰)۔

سورت سکھایا کرتے تھے، آپ ﷺ فرماتے: ''کہو، اے اللہ! میں عذابِ جہنم، عذابِ قبر، مسیح دجال کے فتنے اور موت وحیات کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

٩٤٢: وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ دُعَآءً اَدْعُوْ بِهٖ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۹۴۲: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے کوئی دعا سکھائیں جو میں اپنی نماز میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہو، اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے، تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا، سو اپنی جناب سے مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔''

٩٤٣: وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: كُنْتُ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَعَنْ یَّسَارِهٖ حَتّٰی اَرٰی بَیَاضَ خَدِّهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۹۴۳: عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کو دائیں بائیں سلام پھیرتے ہوئے دیکھتا تھا حتیٰ کہ میں آپ کے رخسار کی سفیدی بھی دیکھتا تھا۔

٩٤٤: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰی صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۹۴۴: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو آپ اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کر لیتے تھے۔

٩٤٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَنْصَرِفُ عَنْ یَّمِیْنِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۹۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ (سلام پھیرنے کے بعد) اپنی دائیں طرف سے رخ بدلتے تھے۔

٩٤٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا یَجْعَلْ اَحَدُكُمْ لِلشَّیْطَانِ شَیْئًا مِنْ صَلٰوتِهٖ یَرٰی اَنَّ حَقًّا عَلَیْهِ اَنْ لَّا یَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ یَّمِیْنِهٖ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَثِیْرًا یَّنْصَرِفُ عَنْ یَّسَارِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [5]

۹۴۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز سے شیطان کے لیے حصہ نہ بنائے وہ اس طرح کہ وہ سمجھے کہ (سلام پھیرنے کے بعد) صرف دائیں طرف ہی سے رخ بدلے گا، حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اکثر اپنی بائیں جانب سے پھرتے تھے۔

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٨٣٤) و مسلم (٤٨/ ٢٠٧٥)۔
[2] رواه مسلم (١١٩/ ٥٨٢)۔
[3] رواه البخاري (٨٤٥)۔
[4] رواه مسلم (٦١/ ٧٠٨)۔
[5] متفق علیه، رواه البخاري (٨٥٢) و مسلم (٥٩/ ٧٠٧)۔

٩٤٧: وَعَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحْبَبْنَا اَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: ((رَبِّ قِنِىْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۹۴۷: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم آپ کے دائیں جانب کھڑا ہونا پسند کرتے تھے، (کیونکہ) آپ ہماری طرف چہرہ مبارک کیا کرتے تھے۔ نیز فرمایا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میرے رب! مجھے اس روز، جب تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا، اپنے عذاب سے بچانا۔''

٩٤٨: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اِنَّ النِّسَاءَ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ الرِّجَالُ. وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرِبْنِ سُمُرَةَ فِىْ بَابِ الضَّحْكِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. [2]

۹۴۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جب خواتین فرض نماز سے سلام پھیرتیں تو وہ کھڑی ہو (کر فوراً چلی) جاتیں، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے صحابہ، جب تک اللہ چاہتا، بیٹھے رہتے، پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی کھڑے ہوتے۔

ہم جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ان شاءاللہ ''باب الضحك'' میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٩٤٩: عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: اَخَذَ بِيَدِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اِنِّىْ لَاُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ!)) قُلْتُ: وَاَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ فِىْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: رَبِّ اَعِنِّىْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ اِلَّا اَنَّ اَبَادَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ: قَالَ مُعَاذٌ: وَاَنَا اُحِبُّكَ. [3]

۹۴۹: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا ترک نہ کرنا: میرے رب! اپنے ذکر و شکر اور اپنی بہترین خالص عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔''

احمد، ابوداود، نسائی، البتہ ابوداود نے ''قَالَ مُعَاذٌ: وَاَنَا اُحِبُّكَ'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

٩٥٠: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ

---

[1] رواه مسلم (٦٢/ ٧٠٩)۔ [2] رواه البخاري (٨٦٦) ٥ حديث جابر بن سمرة: يأتي (٤٧٤٧)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٢٤٤، ٢٤٥ ح ٢٢٤٧١) وأبو داود (١٥٢٢) والنسائي (٣/ ٥٣ ح ١٣٠٤) [وصححه ابن خزيمة (٧٥١) و ابن حبان (٢٣٤٥) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ٢٧٣) ووافقه الذهبي وصححه مرة أخرى (٣/ ٢٧٣، ٢٧٤)]۔

اللّٰهِ)) حَتّٰی يُرٰی بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَعَنْ يَسَارِهِ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) حَتّٰی يُرٰی بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ: حَتّٰی يُرٰی بَيَاضُ خَدِّهِ. ❶

۹۵۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((السلام علیکم و رحمة الله)) کہتے ہوئے دائیں طرف سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ کے دائیں رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی، اور ((السلام علیکم و رحمة الله)) کہتے ہوئے بائیں طرف سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی۔“ ابوداود، نسائی، ترمذی، البتہ امام ترمذی نے ((حتی یری بیاض خده)) کا ذکر نہیں کیا۔

۹۵۱: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہما. ❷

۹۵۱: ابن ماجہ نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے اسے روایت کیا ہے۔

۹۵۲: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ اَكْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ صَلَاتِهِ اِلٰی شِقِّهِ الْاَيْسَرِ اِلٰی حُجْرَتِهِ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❸

۹۵۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر اپنی نماز سے اپنی بائیں طرف، اپنے حجرے کی طرف پھرا کرتے تھے۔

۹۵۳: وَعَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يُصَلِّي الْاِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ صَلّٰی فِيْهِ حَتّٰی يَتَحَوَّلَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيْرَةَ. ❹

۹۵۳: عطاء خراسانی رحمہ اللہ علیہ مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”امام اس جگہ جہاں اس نے (فرض) نماز پڑھی ہے، (نفل) نماز نہ پڑھے حتیٰ کہ جگہ بدل لے۔“ ابوداود، اور انہوں نے فرمایا: عطاء خراسانی کی مغیرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

۹۵۴: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم حَضَّهُمْ عَلَی الصَّلَاةِ وَنَهَاهُمْ اَنْ يَنْصَرِفُوْا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

۹۵۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پر ترغیب دلائی اور آپ نے انہیں آپ کے (ان کی طرف پھرنے) سے پہلے اٹھ کر جانے سے منع فرمایا۔

---

❶ **صحيح**، رواه أبو داود (٩٩٦) والنسائي (٣/ ٦٣ ح ١٣٢٣) والترمذي (٢٩٥ وقال: حسن صحيح ـ) [وابن ماجه (٩١٤) وصححه ابن خزيمة (٧٢٨) وابن حبان (٥١٦)]. ❷ **صحيح**، رواه ابن ماجه (٩١٦).

❸ **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (٣/ ٢١١ تحت ح ٧٠٢) بدون سند [و رواه أحمد (١/ ٤٥٩) وسنده حسن].

❹ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٦١٦) [وابن ماجه (١٤٢٨) وللحديث شواهد ضعيفة.] ☆ السند مرسل، عطاء الخراساني لم يدرك المغيرة بن شعبة رضي الله عنه.

❺ **صحيح**، رواه أبو داود (٦٢٤) [وللحديث طريق آخر عند أحمد (٣/ ٢٤٠ ح ١٣٥٦١)].

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٩٥٥: عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِهِ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَ الْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى اَحْمَدُ نَحْوَهُ. ❶

٩٥٥: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں دین کے معاملے میں ثابت قدمی، رشد و ہدایت پر عزیمت، تیری نعمت پر شکر اور تیری بہترین اور خالص عبادت کرنے کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے قلب سلیم اور زبان صادق کا سوال کرتا ہوں، میں اس خیر و بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں جسے تو جانتا ہے، اور ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے، اور ان گناہوں سے جنہیں تو جانتا ہے تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔“ نسائی، امام احمد نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

٩٥٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ بَعْدَ التَّشَهُّدِ: ((اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللهِ وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷

٩٥٦: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں تشہد کے بعد یہ کہا کرتے تھے: ”بہترین کلام اللہ کا کلام ہے اور سب سے بہترین طریقہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریقہ ہے۔“

٩٥٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيْمَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

٩٥٧: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے چہرے کے سامنے سے ایک سلام پھیرتے پھر تھوڑا سا اپنی دائیں جانب جھک جاتے تھے۔

٩٥٨: وَعَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ نَرُدَّ عَلَى الْاِمَامِ وَنَتَحَابَّ وَاَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

٩٥٨: سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم امام کے سلام کا جواب دیں، باہم محبت کریں اور ایک دوسرے کو سلام کریں۔

---

❶ **حسن**، رواه النسائي (٣/ ٥٤ ح ١٣٠٥) و أحمد (٤/ ١٢١٣ح ١٧٢٤٣) [وللحديث شواهد]۔

❷ **صحيح**، رواه النسائي (٣/ ٥٨ ح ١٣١٢)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٩٦) ☆ زهير بن محمد: يروي عنه أهل الشام مناكير، وتابعه عبد الملك بن محمد الصنعاني عند ابن ماجه (٩١٩) وهو لين الحديث وللحديث شواهد ضعيفة۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٠٠١) [وابن ماجه: ٩٢١] ☆ قتادة مدلس وعنعن۔

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

نماز کے بعد ذکر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٩٥٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالتَّكْبِيْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۹۵۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا پورا ہونا اللہ اکبر کی آواز سے پہچانتا تھا۔

٩٦٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۹۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا: ''اے اللہ! تو سلامتی والا ہے، تیری ہی طرف سے سلامتی ہے، اے شان واکرام والے! تو بڑا ہی بابرکت ہے۔'' پڑھنے تک (قبلہ رخ) بیٹھے رہتے۔

٩٦١: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَّقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۹۶۱: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰه'' کہتے اور پھر یہ کلمات پڑھتے: ''اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے، اے شان واکرام والے! تو بڑا ہی بابرکت ہے۔''

٩٦٢: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ: ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۹۶۲: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور اسی کے لیے حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! جو تو عطا کرنا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روک لے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا، اور دولت مند کو (اس کی) دولت تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٨٤٢) و مسلم (١٢٠/ ٥٨٣)۔

[2] رواه مسلم (١٣٥/ ٥٩٢)۔

[3] رواه مسلم (١٣٥/ ٥٩١)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٨٤٤) و مسلم (١٣٧/ ٥٩٣)۔

٩٦٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْاَعْلٰى لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَّا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

٩٦٣: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نماز سے سلام پھیرتے تو بلند آواز سے یہ دعا پڑھتے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ہی ممکن ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کے لیے نعمت و فضل اور اسی کے لیے بہترین تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، ہم اسی کے لیے اطاعت کو خالص کرتے ہیں، خواہ کافر اسے ناپسند کریں۔''

٩٦٤: وَعَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمٰتِ وَيَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

٩٦٤: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی اولاد کو یہ کلمات سکھایا کرتے تھے، اور وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد ان کے ذریعے تعوذ (پناہ) حاصل کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں بزدلی اور کنجوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اس بات سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ مجھے نکمی (یعنی بڑھاپے کی) عمر کی طرف پھیر دیا جائے، اور اسی طرح میں دنیاوی فتنوں اور عذاب قبر سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

٩٦٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ: ((وَمَا ذَاكَ)) قَالُوْا: يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟)) قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً)) قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ: فَرَجَعَ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَيْسَ قَوْلُ اَبِيْ صَالِحٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ: ((تُسَبِّحُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا)) بَدَلَ: ((ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ)). ❸

❶ رواه مسلم (١٣٩/ ٥٩٤) ☆ قوله "بصوته الأعلى" هكذا في مصابيح السنة للبغوي (٦٨٤) و هو وهم، لم نجده في صحيح مسلم و سنن أبي داود (١٥٠٧) و سنن النسائي (٣/ ٧٠ ح ١٣٤١)۔

❷ رواه البخاري (٢٨٢٢)۔ ❸ متفق عليه، رواه البخاري (٨٤٣) و مسلم (١٤٢/ ٥٩٥)۔

۹۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ مہاجر فقراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا: مال دار دائمی نعمتیں اور بلند درجات پا گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ کیسے؟'' انہوں نے عرض کیا: جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں ویسے وہ نماز پڑھتے ہیں، جیسے ہم روزے رکھتے ہیں، ویسے وہ روزے رکھتے ہیں، لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کرتے، وہ غلام آزاد کرتے ہیں، ہم غلام آزاد نہیں کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں کوئی ایسی چیز نہ سکھاؤں جس کے ذریعے تم اپنے سے سبقت لے جانے والوں کو پالو گے اور اپنے بعد والوں سے سبقت پا جاؤ گے، اور تم سے صرف وہی (مال دار) شخص بہتر ہو گا جو تمہارے جیسا عمل کرے گا؟ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیوں نہیں، ضرور بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار ((سبحان اللّٰہ))، ((اللّٰہ اکبر)) اور ((الحمد للّٰہ)) پڑھ لیا کرو۔'' ابو صالح بیان کرتے ہیں، مہاجر فقراء دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: ہمارے مال دار بھائیوں کو ہمارے عمل کا پتہ چل گیا ہے اور انہوں نے بھی وہی عمل شروع کر دیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اللہ کا فضل ہے، وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ بخاری، مسلم، لیکن ابو صالح کا قول صرف صحیح مسلم میں ہے۔ صحیح بخاری کی روایت میں ہے: ''تم ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ ((سبحان اللّٰہ))، دس مرتبہ ((الحمد للّٰہ)) اور دس مرتبہ ((اللّٰہ اکبر)) پڑھا کرو یہ الفاظ: ''تینتیس کے متبادل فرمائے۔''

٩٦٦: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيرَةً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۹۶۶: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر فرض نماز کے بعد چند کلمات کہے جاتے ہیں، ان کا کہنے والا ناکام و نامراد نہیں ہو گا، تینتیس مرتبہ ((سبحان اللّٰہ)) تینتیس مرتبہ ((الحمد للّٰہ)) اور چونتیس مرتبہ ((اللّٰہ اکبر)) کہنا۔''

٩٦٧: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ: تَمَامَ الْمِائَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ. غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۹۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ ((سبحان اللّٰہ)) تینتیس مرتبہ ((الحمد للّٰہ)) اور تینتیس مرتبہ ((اللّٰہ اکبر)) کہا پس یہ ننانوے ہوئے، اور: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے، اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے'' سے سو پورا کر لیا تو اس کے گناہ خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تو بھی معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

---

[1] رواہ مسلم (١٤٤ / ٥٩٦)۔

[2] رواہ مسلم (١٤٦ / ٥٩٧)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۹٦۸: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفُ اللَّیْلِ الْآخِرِ وَ دُبُرُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۹۶۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آخری نصف شب میں اور فرض نمازوں کے بعد کی گئی دعا۔''

۹٦۹: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ اَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ. [2]

۹۶۹: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ہر (فرض) نماز کے بعد معوذات (سورۂ اخلاص، الفلق اور الناس) کی تلاوت کیا کروں۔

۹۷۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِیْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۹۷۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے نماز فجر سے طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنے والی جماعت کے ساتھ بیٹھنا، اولاد اسماعیل علیہ السلام سے تعلق رکھنے والے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے، جبکہ مجھے، نماز عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنے والی جماعت کے ساتھ بیٹھنا، چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔''

۹۷۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ یَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَیْنِ كَانَتْ لَهُ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ**)) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((**تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [4]

۹۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نماز فجر با جماعت ادا کرتا ہے، پھر اسی جگہ بیٹھ کر طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتا رہتا ہے، پھر دو رکعتیں پڑھتا ہے تو اس کے لیے مکمل حج و عمرہ کا ثواب ہے۔'' آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٩٩ وقال: حسن۔) [وسيأتي (١٢٣١)] ☆ عبدالرحمٰن بن سابط عن أبي أمامة رضي الله عنه منقطع، لم يسمع منه۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٥٥ ح ١٧٥٥٣) وأبو داود (١٥٢٣) والنسائي (٣/ ٦٨ ح ١٣٣٧) والبيهقي في الدعوات الكبير (١/ ٨١ ح ١٠٥) [و الترمذي (٢٩٠٣ وحسنه) وصححه ابن خزيمة (٧٥٥) و ابن حبان (٢٣٤٧) والحاكم على شرط مسلم (١/ ٢٥٣) ووافقه الذهبي]۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٦٦٧) ☆ قتادة مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٥٨٦ وقال: حسن غريب۔) ☆ أبو ظلال ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٩٧٢: عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: صَلّٰى بِنَا اِمَامٌ لَنَا يُكَنّٰى اَبَارِمْثَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ رضي الله عنهما يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلَاةِ فَصَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى رَاَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ اَبِيْ رِمْثَةَ يَعْنِيْ نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِيْ اَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ: اِجْلِسْ فَاِنَّهُ لَنْ يَهْلِكَ اَهْلُ الْكِتَابِ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَاتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَصَرَهُ فَقَالَ: ((**اَصَابَ اللّٰهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

٩٧٢: ازرق بن قیس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ہمارے امام ابورمثہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو انہوں نے کہا: میں نے یہ نماز یا اس کی مثل نماز، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی تھی، انہوں نے کہا: ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پہلی صف میں آپ ﷺ کی دائیں جانب کھڑے ہوا کرتے تھے، ایک آدمی جو تکبیر اولیٰ میں آ کر شامل ہوا، نبی ﷺ نے نماز پڑھی، پھر اپنے دائیں بائیں سلام پھیرا حتیٰ کہ ہم نے آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھی، پھر آپ ﷺ مڑے جیسے ابورمثہ یعنی وہ خود مڑے، پس وہ آدمی جو تکبیر اولیٰ میں آپ کے ساتھ شریک ہوا تھا، وہ کھڑا ہوا اور پھر نماز شروع کر دی، تو عمر رضی اللہ عنہ جلدی سے کھڑے ہوئے اور اسے اس کے کندھوں سے پکڑ کر خوب ہلایا، پھر فرمایا: بیٹھ جاؤ، کیونکہ اہل کتاب اسی لیے ہلاک ہوئے تھے کہ ان کی (فرض و نفل) نمازوں میں کوئی وقفہ نہیں ہوتا تھا، پس نبی ﷺ نے اپنی نظر اٹھائی تو فرمایا: ''ابن خطاب! اللہ نے تیری وجہ سے حق قائم کر دیا۔''

٩٧٣: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: اُمِرْنَا اَنْ نُسَبِّحَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَ نَحْمَدَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَنُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ فَاُتِيَ رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقِيْلَ لَهُ: اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُسَبِّحُوْا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْاَنْصَارِيُّ فِيْ مَنَامِهِ: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**فَافْعَلُوْا**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [2]

٩٧٣: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس دفعہ **((سبحان اللّٰہ))** تینتیس دفعہ **((الحمد للّٰہ))** اور چونتیس مرتبہ **((اللّٰہ اکبر))** کہیں، انصار کے ایک آدمی نے خواب میں کسی آدمی کو دیکھا تو اس نے اس (انصاری آدمی) سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم ہر نماز کے بعد اس قدر تسبیح کرو، انصاری شخص نے اپنے خواب میں کہا: ہاں! اس شخص نے

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٠٠٧) ☆ وقال الذهبي في تلخيص المستدرك (١/ ٢٧٠): "المنهال (بن خليفة) ضعفه ابن معين و أشعث (بن شعبة) لين والحديث منكر۔"

[2] **صحيح**، رواه أحمد (٥/ ١٨٤ ح ٢١٩٣٦) والنسائي (٣/ ٧٦ ح ١٣٥١) والدارمي (١/ ٣١٢ ح ١٣٦١)۔

کہا: اسے پچیس، پچیس مرتبہ کرلو اور اس میں ((لا اله الا الله)) شامل کرلو، جب صبح ہوئی تو وہ انصاری نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ کو خواب کا واقعہ بیان کیا تو رسول اللہ نے فرمایا: ''ایسے ہی کرلیا کرو۔''

٩٧٤: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَعْوَادِ هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَرَأَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَأَهَا حِيْنَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ وَدَارِ جَارِهٖ وَاَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهُ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ: اِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ. [1]

٩٧٤: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر کی سیڑھیوں پر فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے تو اس کو دخول جنت سے صرف موت روکے ہوئے ہے اور جو شخص سونے کے لیے اپنے بستر پر لیٹتے وقت اسے پڑھتا ہے تو اللہ اس کے گھر کو، اس کے پڑوسی کے گھر اور اس کے آس پاس کے گھر والوں کو امن عطا کر دیتا ہے۔'' بیہقی فی شعب الایمان، اور انہوں نے کہا: اس کی سند ضعیف ہے۔

٩٧٥: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَحِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَلَمْ يَحِلَّ لِذَنْبٍ اَنْ يُدْرِكَهُ اِلَّا الشِّرْكُ وَكَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا اِلَّا رَجُلًا يَفْضُلُهُ يَقُوْلُ اَفْضَلَ مِمَّا قَالَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ. [2]

٩٧٥: عبدالرحمن بن غنم نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نماز مغرب اور نماز فجر پڑھنے کے بعد اپنی اسی جگہ اور اسی کیفیت (تشہد) میں بیٹھے ہوئے یہ دعا: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور اسی کے لیے ہر قسم کی حمد ہے اور ہر قسم کی خیر و بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے، اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔'' دس مرتبہ پڑھتا ہے تو اس کے ہر مرتبہ پڑھنے پر اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس کے دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں، اور ہر ناگوار چیز سے اس کا بچاؤ ہو جاتا ہے، اور مردود شیطان سے اس کا بچاؤ ہو جاتا ہے، شرک کے علاوہ کوئی گناہ اسے ہلاک نہیں کر سکتا اور وہ سب سے بہترین عمل کرنے والا ہوتا ہے الا یہ کہ کوئی شخص اس سے بہتر کلام سے دعا کرے۔''

٩٧٦: وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((اِلَّا الشِّرْكَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ: صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا: ((بِيَدِهِ الْخَيْرُ)) وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ. [3]

---

[1] **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٣٩٥) ☆ فيه نهشل بن سعيد: كذاب، و فيه علل أخرى، ولآية الكرسي حديث حسن عند النسائي فى الكبرى (٩٩٢٨) و عمل اليوم والليلة (١٠٠)۔

[2] **حسن**، رواه أحمد (٤/ ٢٢٧ ح ١٨١٥٣، وسنده حسن) وانظر الحديث الآتي۔ [3] **حسن**، رواه الترمذي (٣٤٧٤) ☆ شهر بن حوشب حسن الحديث و ثقه الجمهور كما حققته في تخريج النهاية فى الفتن والملاحم (٢٦٠)۔

٩٧٦: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ((إلا الشـــرك)) تک ابوذر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے، اور انہوں نے نمازِ مغرب اور ((بیده الخیر)) کا ذکر نہیں کیا، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٩٧٧: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَأَسْرَعُوْا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا لَمْ يَخْرُجْ: مَارَأَيْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا اَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِيْمَةً وَاَفْضَلَ رَجْعَةً قَوْمًا شَهِدُوْا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَاَفْضَلُ غَنِيْمَةً)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ الرَّاوِيْ هُوَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ۔ [1]

٩٧٧: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا، انہوں نے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا اور بہت جلد (مدینہ) واپس آ گئے تو ہم میں سے ایک آدمی نے کہا: ہم نے اس لشکر سے زیادہ مال غنیمت لے کر اور اتنی جلدی واپس آتے ہوئے کوئی لشکر نہیں دیکھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں زیادہ مال غنیمت کے ساتھ زیادہ جلدی واپس آنے والے لشکر کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ ایسے لوگ ہیں جو باجماعت نماز فجر پڑھنے کے بعد بیٹھ کر طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں، پس یہ وہ لوگ ہیں جو بہترین مال غنیمت لے کر بہت جلد واپس آنے والے ہیں۔'' ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے، حماد بن ابی حمید راوی حدیث کے بارے میں ضعیف ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٦١) [و للحديث شواهد ضعيفة]۔

بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُبَاحُ مِنْهُ

دوران نماز ناجائز اور مباح اعمال کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٩٧٨: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ! مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَبِاَبِيْ هُوَ وَاُمِّيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ فَوَاللّٰهِ! مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ قَالَ: ((**اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ**)) اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ نَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ: ((**فَلَا تَأْتِهِمْ**)) قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ: ((**ذَاكَ شَيْءٌ يَّجِدُوْنَهٗ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ**)) قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ: ((**كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ: لٰكِنِّيْ سَكَتُّ هٰكَذَا وَجَدْتُّ فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَكِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَصَحَّحَ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ بِلَفْظَةِ كَذَا فَوْقَ لٰكِنِّيْ۔ [1]

٩٧٨: معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس دوران لوگوں میں سے کسی آدمی نے چھینک ماردی، تو میں نے (دوران نماز) کہہ دیا: اللہ تم پر رحم کرے، لوگ مجھے آنکھوں کے اشارے سے روکنے لگے، میں نے کہا: میری ماں مجھے گم پائے، تمہیں کیا ہوا کہ تم مجھے اس طرح دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے اپنی رانوں پر اپنے ہاتھ مارنا شروع کر دیے، چنانچہ جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے چپ کرا رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی، میرے والدین آپ پر قربان ہوں، میں نے آپ جیسا بہترین معلم آپ سے پہلے کوئی دیکھا ہے نہ آپ کے بعد، اللہ کی قسم! آپ نے مجھے ڈانٹا نہ مارا اور نہ ہی گالی دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ جو نماز ہے اس میں لوگوں کا باتیں کرنا درست نہیں، یہ تو صرف تسبیح و تکبیر اور قراءت قرآن ہے۔'' یا اس سے ملتے جلتے الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نیا نیا مسلمان ہوا ہوں، اللہ نے ہمیں اسلام کی دولت سے نوازا ہے بے شک ہم میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ان کے پاس نہ جانا۔'' میں نے عرض کیا، ہم میں سے کچھ لوگ فال لیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ وہ چیز ہے جو وہ اپنے سینوں میں پاتے ہیں،

---

[1] رواہ مسلم (٣٣/ ٥٣٧)۔

(اس کی کوئی دلیل نہیں) پس یہ چیز انہیں روکنے نہ پائے۔" میں نے عرض کیا، ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں کھینچتے ہیں، آپ ﷺ فرمایا:
"ایک نبی بھی خط کھینچا کرتے تھے، پس جس کا خط ان کے موافق ہوگا تو وہ درست ہے۔"
(مؤلف فرماتے ہیں) کہ راوی کا یہ کہنا: "لکنی سکت" میں نے یہ جملہ صحیح مسلم اور کتاب الحمیدی میں اسی طرح دیکھا ہے، اور جامع الاصول میں اس کے ساتھ کذا کا لفظ تصحیح کے طور پر لایا گیا ہے۔

٩٧٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ: ((اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلاً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٩٧٩: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم دوران نماز نبی ﷺ کو سلام کیا کرتے تھے اور آپ ہمیں جواب دے دیا کرتے تھے پس جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس آئے تو ہم نے آپ کو سلام عرض کیا، لیکن آپ نے ہمیں جواب نہ دیا، تو ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ کو دوران نماز سلام عرض کیا کرتے تھے اور آپ ہمیں جواب دیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: "بے شک نماز ایک طرح کی مشغولیت (لاتعلقی) ہے۔"

٩٨٠: وَعَنْ مُعَيْقِيْبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ: ((اِنْ كُنْتَ فَاعِلاً فَوَاحِدَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٩٨٠: معیقیب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں، جو سجدہ کی جگہ پر مٹی درست کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے ضرور ہی کرنا ہے تو پھر ایک مرتبہ کر لے۔"

٩٨١: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٩٨١: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دوران نماز پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔

٩٨٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ: ((هُوَ اخْتِلَاسٌ يَّخْتَلِسُهُ الشَّيْطٰنُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

٩٨٢: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ تو اچک لینا ہے، شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔"

٩٨٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَآءِ فِي الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَآءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١١٩٩) و مسلم (٣٤/ ٥٣٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٠٧) و مسلم (٤٧/ ٥٤٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٢٠) و مسلم (٤٦/ ٥٤٥)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٧٥١) و مسلم (لم أجده)۔

[5] رواه مسلم (١١٨/ ٤٢٩)۔

۹۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کو دوران نماز، دعا کے وقت اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آ جانا چاہیے، یا ان کی آنکھیں اچک لی جائیں گی۔''

٩٨٤: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ عَلٰی عَاتِقِهٖ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❶

۹۸۴: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کی امامت کراتے ہوئے دیکھا جبکہ (آپ کی نواسی) امامہ بنت ابی العاص آپ کے کندھے پر تھیں، جب آپ رکوع کرتے تو انہیں (کندھے سے) اتار دیتے اور جب سجدوں سے سر اٹھاتے تو پھر انہیں اٹھا لیتے تھے۔

٩٨٥: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْیَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ❷

۹۸۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کو دوران نماز جمائی آئے تو جس قدر ہو سکے اسے روکے کیونکہ (منہ کھلا ہو تو) شیطان داخل ہو جاتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

٩٨٦: وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْیَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا یَقُلْ: هَا، فَاِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِّنَ الشَّیْطَانِ یَضْحَكُ مِنْهُ)). ❸

۹۸۶: اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح بخاری کی روایت میں ہے: ''جب تم میں سے کسی کو دوران نماز جمائی آئے، تو جس قدر ہو سکے اسے روکے، ہا ہا نہ کرے، یہ تو محض شیطان کی طرف سے ہے، وہ اس پر ہنستا ہے۔''

٩٨٧: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ عِفْرِیْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ صَلٰوتِیْ فَاَمْكَنَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاَخَذْتُهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهٗ عَلٰی سَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ اَخِیْ سُلَیْمَانَ رَبِّ هَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُّهٗ خَاسِئًا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❹

۹۸۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گزشتہ رات اچانک ایک سرکش جن آیا تا کہ میری نماز خراب کر دے، لیکن اللہ نے مجھے اس پر اختیار عطا فرمایا تو میں نے اسے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھنے کا ارادہ کیا حتیٰ کہ تم سب اسے دیکھ لیتے، تو پھر مجھے میرے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آ گئی: میرے رب! مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما جو میرے بعد کسی اور کے لائق نہ ہو، پس میں نے اسے ذلیل کر کے بھگا دیا۔''

٩٨٨: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ نَّابَهٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلْیُسَبِّحْ فَاِنَّمَا

---

❶ متفق علیه، رواه البخاری (٥١٦) و مسلم (٤٢/ ٥٤٣)۔

❷ رواه مسلم (٥٩/ ٢٩٩٦)۔

❸ رواه البخاري (٦٢٢٦)۔

❹ متفق علیه، رواه البخاري (٤٦١) و مسلم (٣٩/ ٥٤١)۔

التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۹۸۸: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو نماز میں کوئی عارضہ پیش آ جائے تو وہ ''سُبْحَانَ اللّٰه'' کہے، ہاتھ پر ہاتھ مارنا تو خواتین کے لیے ہے۔''

اور ایک دوسری روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے ہے جبکہ ہاتھ پر ہاتھ مارنا خواتین کے لیے ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۹۸۹: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِى الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ نَأْتِىَ اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ اَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّىْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى اِذَا قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ وَاِنَّ مِمَّا اَحْدَثَ اَنْ لَّا تَتَكَلَّمُوْا فِى الصَّلٰوةِ)) فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ. [2]

۹۸۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہجرت حبشہ سے پہلے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت نماز میں سلام کیا کرتے تھے، اور آپ ہمیں سلام کا جواب دیا کرتے تھے، جب ہم سرزمین حبشہ سے واپس (مکہ) آئے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، میں نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا، حتیٰ کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مکمل کر چکے تو فرمایا: ''اللہ جس طرح چاہتا ہے اپنا حکم ظاہر کرتا ہے، اور اب جو نیا حکم آیا ہے وہ یہ ہے کہ تم نماز میں بات نہ کرو۔'' پھر آپ نے مجھے سلام کا جواب دیا۔

۹۹۰: وَقَالَ ((اِنَّمَا الصَّلٰوةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فَاِذَا كُنْتَ فِيْهَا فَلْيَكُنْ ذَالِكَ شَأْنُكَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۹۹۰: اور فرمایا: ''نماز تو قراءت قرآن اور اللہ کے ذکر کے لیے ہے، پس جب تم اس (نماز) میں ہو تو تمہارے پیش نظر بھی یہی کچھ ہونا چاہیے۔''

۹۹۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِى الصَّلٰوةِ قَالَ: كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوَهُ وَعِوَضَ بِلَالٍ: صُهَيْبٌ. [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٤) [الرواية الأولى] ١٢٠٣ [الرواية الثانية] و مسلم (١٠٢/ ٤٢١)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٩٢٤)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٩٣١) [بغير هذا اللفظ، والبيهقي (٢/ ٣٥٦) و اللفظ نحوه]۔

[4] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٦٨ وقال: "حسن صحيح" وسنده حسن) والنسائي (٣/ ٥ ح ١١٨٨ عن صهيب وهو حديث صحيح) [وصححه ابن خزيمة (٨٨٨) وابن حبان (الإحسان: ٢٢٥٨) والحاكم (٣/ ١٢) ووافقه الذهبي]۔

۹۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جب صحابہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت نماز میں سلام کیا کرتے تھے تو آپ انہیں کیسے جواب دیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کرتے تھے۔ ترمذی، نسائی کی روایت میں بھی اسی طرح ہے اور بلال کی جگہ صہیب کا ذکر کیا۔

٩٩٢: وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْصَرَفَ فَقَالَ: ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ ؟)) فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ رِفَاعَةُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلَاثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُبِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۹۹۲: رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو مجھے چھینک آ گئی تو میں نے کہا: ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے، حمد بہت زیادہ، خالص اور بابرکت، جیسے ہمارے رب کو پسند اور محبوب ہے، چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر ہماری طرف رخ کیا تو فرمایا: ”نماز میں بولنے والا کون تھا؟“ کسی نے جواب نہ دیا، پھر آپ نے دوسری مرتبہ پوچھا: تو پھر بھی کسی نے جواب نہیں دیا پھر آپ نے تیسری مرتبہ پوچھا تو رفاعہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے بات کی تھی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تیس سے کچھ زیادہ فرشتے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے تھے کہ ان میں سے کون انہیں اوپر لے کر چڑھتا ہے۔“

٩٩٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلتَّثَاءُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ وَلِابْنِ مَاجَةَ: ((فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ)). [2]

۹۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دوران نماز جمائی آنا شیطان کی طرف سے ہے، پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ مقدور بھر اسے روکنے کی کوشش کرے۔“ ترمذی اور اسی کی دوسری روایت اور ابن ماجہ میں ہے: ”وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے۔“

٩٩٤: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِي الصَّلٰوةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۹۹۴: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے قصد سے روانہ ہو تو وہ (راستے میں) اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں داخل نہ کرے، کیونکہ وہ (حکماً) نماز ہی میں ہے۔“

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٤٠٤ وقال: حديث حسن) و أبو داود (٧٧٣) والنسائي (٢/ ١٤٥ ح ٩٣٢)۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٧٠ وقال: حسن صحيح، ١٧٤٦) وابن ماجه (٩٦٨) [وللحديث شواهد عند البخاري (٦٢٢٣) وغيره]۔ [3] **حسن**، رواه أحمد (٤/ ٢٤١ ح ١٨٢٨٢) و أبو داود (٥٦٢) والترمذي (٣٨٦ و أعله) والنسائي (لم أجده) والدارمي (١/ ٣٢٦۔٣٢٧ ح ١٤١١) [و صححه ابن خزيمة (٤٤١) و ابن حبان (٣١٦) وللحديث شواهد]۔

۹۹۵: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَزَالُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّوَجَلَّ مُقْبِلاً عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِیْ صَلَاتِهٖ مَالَمْ يَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ اِنْصَرَفَ عَنْهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ ❶

۹۹۵: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ نماز میں ہوتا ہے تو جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے تو اللہ عزوجل اس پر اپنی توجہ مرکوز رکھتا ہے، جب وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو پھر وہ اس سے رخ موڑ لیتا ہے۔''

۹۹۶: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَا اَنَسُ ! اِجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ سُنَنِهِ الْكَبِيْرِ مِنْ طَرِيْقِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَرْفَعُهُ . ❷

۹۹۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انس! اپنے سجدہ کی جگہ پر نظر رکھو۔'' بیہقی نے حسن عن انس رضی اللہ عنہ کی سند سے اپنی سنن الکبیر میں مرفوع روایت کیا ہے۔

۹۹۷: وَعَنْهُ، قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا بُنَیَّ ! اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِی التَّطَوُّعِ لَا فِی الْفَرِيْضَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❸

۹۹۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''بیٹا! نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے احتیاط کرو، کیونکہ نماز میں ادھر اُدھر دیکھنا باعث ہلاکت ہے، پس اگر ضرور ہی دیکھنا ہو تو پھر نفل میں ہے لیکن فرض میں نہیں۔''

۹۹۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَلْحَظُ فِی الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَّ شِمَالاً وَلَا يَلْوِیْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ❹

۹۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز گردن موڑے بغیر دائیں بائیں دیکھ لیا کرتے تھے۔

۹۹۹: وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ: ((اَلْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاءُبُ فِی الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَیْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطٰنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❺

۹۹۹: عدی بن ثابت اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے مرفوع روایت کرتے ہیں، فرمایا: ''دوران نماز چھینکیں، اونگھ، جمائی، حیض، قے کا آنا نیز نکسیر کا پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہے۔''

---

❶ **إسناده حسن** ، رواه أحمد (٥/ ١٧٢ ح ٢١٨٤٥) و أبو داود (٩٠٩) والنسائي (٣/ ٨ ح ١١٩٦) والدارمي (١/ ٣٣١ ح ١٤٣٠) [و صححه ابن خزيمة (٤٨١ ، ٤٨٢) والحاكم (١/ ٢٣٦) ووافقه الذهبي]۔

❷ **إسناده ضعيف جدًا** ، رواه البيهقي في السنن الكبرى (٢/ ٢٨٤) ☆ فيه عليلة بن بدر: متروك، وعلل أخرى ولكن النظر إلى السجود صحيح ، فيه حديث عمر رضي الله عنه في الخلافيات باللفظ: "ثم غض بصره" (انظر شرح الترمذي لابن سيد الناس ٢/ ٢١٧)۔ ❸ **إسناده ضعيف** ، رواه الترمذي (٥٨٩ وقال: حسن۔) ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان وهو ضعيف وفيه علة أخرى۔ ❹ **إسناده حسن** ، رواه الترمذي (٥٨٧ وقال: غريب۔) والنسائي (٣/ ٩ ح ١٢٠٢) [وصححه ابن خزيمة (٤٨٥ ، ٨٧١) وابن حبان (الإحسان : ٢٢٨٥) والحاكم (١/ ٢٣٦ ، ٢٣٧ ، ٢٥٦) على شرط البخاري ووافقه الذهبي]۔ ❺ **إسناده ضعيف** ، رواه الترمذي (٢٧٤٨ وقال: غريب)۔ [وابن ماجه : ٩٦٩] ☆ أبو اليقظان عثمان بن عمير: ضعيف۔

۱۰۰۰: وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ يَعْنِيْ: يَبْكِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ وَفِيْ صَدْرِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الرَّحٰى مِنَ الْبُكَاءِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى النَّسَائِيُّ الرِّوَايَةَ الْاُوْلٰى وَ اَبُوْدَاوُدَ الثَّانِيَةَ. ❶

۱۰۰۰: مطرف بن عبداللہ بن شخیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے تو رونے کی وجہ سے آپ کے پیٹ سے ہنڈیاں کے ابلنے کی سی آواز آرہی تھی۔ ایک دوسری روایت میں ہے: میں نے نبی ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو رونے کی وجہ سے آپ کے سینے میں چکی چلنے کی سی آواز آرہی تھی۔ احمد، اور امام نسائی نے پہلی روایت کی ہے اور امام ابوداؤد نے دوسری۔

۱۰۰۱: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۱۰۰۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ کنکریوں کو ہاتھ نہ لگائے کیونکہ اس وقت اسے رحمت کا سامنا ہوتا ہے۔“

۱۰۰۲: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهٗ: اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ: ((يَا اَفْلَحُ! تَرِّبْ وَجْهَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۱۰۰۲: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے ہمارے افلح نامی غلام کو دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتا تو پھونک مارتا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”افلح! اپنے چہرے کو مٹی لگنے دو۔“

۱۰۰۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْاِخْتِصَارُ فِي الصَّلٰوةِ رَاحَةُ اَهْلِ النَّارِ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❹

۱۰۰۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دوران نماز کمر (کوکھ) پر ہاتھ رکھنا، جہنمیوں کا انداز راحت ہے۔“

۱۰۰۴: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ. ❺

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢٥ ح ١٦٤٢١) والنسائي (٣/ ١٣ ح ١٢١٥) و أبو داود (٩٠٤) [وصححه النووي في رياض الصالحين (٤٥١) بتحقيقي]. ❷ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٥٠ ح ٢١٦٥٦_٢١٦٥٨) والترمذي (٣٧٩ وقال: حسن.) و أبو داود (٩٤٥) والنسائي (٣/ ٦ ح ١١٩٢) و ابن ماجه (١٠٢٧)۔

❸ **حسن**، رواه الترمذي (٣٨١ وقال: إسناده ليس بذاك و ميمون أبو حمزة قد ضعفه بعض أهل العلم) ☆ قلت: ميمون الأعور توبع و أبو صالح مولى طلحة: حسن الحديث، صحح له الحاكم (١/ ٢٧١) والذهبي۔

❹ **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٣/ ٢٤٨ ح ٧٣٠) بدون سند۔ ☆ وأسنده ابن خزيمة (٢/ ٥٧ ح ٩٠٩) وابن حبان (الموارد: ٤٨٠) والبيهقي (٢/ ٢٨٧، ٢٨٨) من حديث أبي هريرة رضي الله عنه. والسند ضعيف، هشام بن حسان مدلس ولم أجد تصريح سماعه۔ ❺ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٢٣٣ ح ٧١٧٨) و أبو داود (٩٢١) والترمذي (٣٩٠ وقال: حسن صحيح) والنسائي (٣/ ١٠ ح ١٢٠٣، ١٢٠٤) [و ابن ماجه (١٢٤٥) وصححه ابن حبان (٥٢٨) وابن خزيمة (٨٦٩) والحاكم (١/ ٢٥٦) ووافقه الذهبي]۔

۱۰۰۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو سیاہ چیزوں، سانپ اور بچھو کو قتل کر دو خواہ (تم) نماز میں ہو۔'' احمد، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی کی روایت اسی معنی میں ہے۔

۱۰۰۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّیْ تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشٰى فَفَتَحَ لِیْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مُصَلَّاهُ وَذَكَرَتْ اَنَّ الْبَابَ كَانَ فِی الْقِبْلَةِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَرَوَى النَّسَائِیُّ نَحْوَهٗ [1]

۱۰۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ بند کر کے نفل ادا کر رہے تھے، میں آئی تو میں نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی، آپ چل کر آئے اور میرے لیے دروازہ کھول کر پھر اپنی جائے نماز پر واپس چلے گئے، اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا کہ دروازہ قبلہ کی سمت تھا۔ احمد، ابوداؤد، ترمذی، اور نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۰۰۶: وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ**)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِیُّ مَعَ زِيَادَةٍ وَّنُقْصَانٍ. [2]

۱۰۰۶: طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کی دوران نماز ہوا خارج ہو جائے تو وہ جا کر وضو کرے اور آ کر نماز دہرائے۔'' ابوداؤد، ترمذی نے الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۰۰۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلْيَأْخُذْ بِاَنْفِهٖ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۰۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کا دوران نماز وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک پکڑ کر وہاں سے باہر نکل جائے۔''

۱۰۰۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِیْ اٰخِرِ صَلَاتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهٗ**)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِیِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِیْ إِسْنَادِهٖ. [4]

۱۰۰۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کا وضو ٹوٹ جائے جبکہ وہ سلام پھیرنے سے پہلے، نماز کے آخر میں بیٹھا ہو، تو اس کی نماز پوری ہو گئی۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد قوی نہیں، انہوں (یعنی محدثین) نے اس کی اسناد کو مضطرب قرار دیا ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٣١ ح ٢٤٥٢٨) و أبو داود (٩٢٢) والترمذي (٦٠١ وقال: حسن غريب۔) والنسائي (٣/ ١١ ح ١٢٠٧) ☆ الزهري مدلس ولم أجد تصريح سماعه۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٠٥) والترمذي (١١٦٦، ١١٦٤) [و صححه ابن حبان (٢٠٣، ٢٠٤، ١٣٠١]۔

[3] **صحيح**، رواه أبو داود (١١١٤) [و ابن ماجه (١٢٢٢) و صححه ابن خزيمة (١٠١٩) و ابن حبان (٢٠٥، ٢٠٦) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ١٨٤، ٢٦٠) ووافقه الذهبي]۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٤٠٨) ☆ عبدالرحمٰن بن زياد الإفريقي ضعيف۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۰۰۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ وَاَوْمٰى اِلَيْهِمْ اَنْ كَمَا كُنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: ((اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَنَسِيْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶

۱۰۰۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز کے لیے تشریف لائے چنانچہ آپ نے جب اللہ اکبر کہا تو پھر واپس چلے گئے اور انہیں اشارہ کیا کہ وہ اسی حالت میں رہیں، پھر آپ گئے، غسل کیا، پھر تشریف لائے تو آپ کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے، آپ ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی، جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ”میں جنبی تھا، اور میں غسل کرنا بھول گیا تھا۔“

۱۰۱۰: وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا. ❷

۱۰۱۰: اور امام مالک نے عطاء بن یسار سے مرسل روایت کیا ہے۔

۱۰۱۱: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّي الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاٰخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصٰى لِتَبْرُدَ فِيْ كَفِّيْ اَضَعُهَا لِجَبْهَتِيْ اَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ الْحَرِّ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ ❸

۱۰۱۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ظہر ادا کر رہا تھا، میں نے کنکریوں کی مٹھی بھری تا کہ وہ میری مٹھی میں ٹھنڈی ہو جائیں، میں گرمی کی شدت کی وجہ سے ان پر سجدہ کیا کرتا تھا۔ ابوداود، اور امام نسائی نے بھی اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

۱۰۱۲: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ: ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ)) ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَاَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهُ قَبْلَ ذَالِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ: ((اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ جَآءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِّيَجْعَلَهُ فِيْ وَجْهِيْ فَقُلْتُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ: اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَنْ اٰخُذَهُ وَاللّٰهِ! لَوْ لَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَّلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۱۰۱۲: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھا رہے تھے، تو ہم نے آپ کو تین مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا: ”میں

---

❶ **حسن**، رواه أحمد (٢/ ٤٤٨ ح ٩٧٨٥) [و ابن ماجه (١٢٢٠) و للحديث شواهد]۔

❷ **حسن**، رواه مالك (١/ ٤٨ ح ١٠٨) [و الحديث السابق شاهد له]۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٩٩) و النسائي (٢/ ٢٠٤ ح ١٠٨٢) [و ابن حبان: ٢٦٧]۔

❹ رواه مسلم (٤٠/ ٥٤٢)۔

تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔'' پھر فرمایا:''میں تجھے اللہ کی لعنت کے ذریعے لعنت بھیجتا ہوں۔'' اور آپ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جیسے آپ کوئی چیز پکڑ رہے ہوں، پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو نماز میں کچھ کہتے ہوئے سنا جو ہم نے اس سے پہلے آپ کو کہتے ہوئے نہیں سنا اور ہم نے آپ کو ہاتھ بڑھاتے ہوئے بھی دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:''اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ لے کر آیا تا کہ وہ اسے میرے چہرے پر ڈال دے، تو میں نے تین مرتبہ کہا: میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، پھر میں نے کہا: میں اللہ کی لعنت کامل کے ذریعے تجھ پر لعنت بھیجتا ہوں، لیکن وہ تینوں مرتبہ پیچھے نہ ہٹا تو پھر میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کیا، اللہ کی قسم! اگر ہمارے بھائی سلیمان (علیہ السلام) کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح کے وقت یہاں بندھا ہوا ہوتا اور اہل مدینہ کے بچے اس کے ساتھ کھیل رہے ہوتے۔''

١٠١٣: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما مَرَّعَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّىْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَقَالَ لَهُ: اِذَا سُلِّمَ عَلٰى اَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّىْ فَلَا يَتَكَلَّمْ وَ لْيُشِرْ بِيَدِهٖ. رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

١٠١٣: نافع بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہا تھا، انہوں نے اسے سلام کیا تو اس نے بول کر جواب دیا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کے پاس واپس آئے اور اسے بتایا: جب تم میں سے کسی شخص کو حالت نماز میں سلام کیا جائے تو وہ بول کر جواب نہ دے بلکہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دے۔

---

[1] إسناده صحيح، رواه مالك (١/ ١٦٨ ح ٤٠٦)۔

بَابُ السَّهْوِ

(نماز میں) بھول جانے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

١٠١٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّیْ جَآءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَيْهِ حَتّٰی لَا يَدْرِیْ كَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ ذَالِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۰۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آ کر اسے مغالطے میں مبتلا کر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ نہیں جانتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے، جب تم میں سے کوئی ایسی صورت (تردد) پائے تو وہ بیٹھنے کی حالت ہی میں دو سجدے کر لے۔''

١٠١٥: وَعَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰی ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰی اِتْمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ .)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا وَفِیْ رِوَايَتِهٖ ((شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ)). [2]

۱۰۱۵: عطا بن یسار، ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو اور اسے پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں، تین یا چار، تو وہ شک دور کرے اور یقین پر بنیاد رکھے، پھر سلام پھرنے سے پہلے دو سجدے کرے، اگر اس نے پانچ رکعت پڑھ لی ہیں تو یہ دو سجدے اس کی نماز کو جفت بنا دیں گے، اور اگر اس نے یہ رکعت چار مکمل کرنے کے لیے پڑھی ہے تو پھر وہ دو سجدے شیطان کی تذلیل کے لیے ہوں گے۔'' مسلم، امام مالک نے عطاء سے مرسل روایت کیا ہے، اور ان کی روایت میں ہے: ''اس نے ان دو سجدوں سے اس کو جفت بنا دیا۔''

١٠١٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّی الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ: ((وَمَا ذَاكَ ؟)) قَالُوْا: صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ اَنْسٰی كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِیْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١٢٣٢) و مسلم (٨٢/ ٣٨٩)۔

[2] رواه مسلم (٨٨/ ٥٧١) و مالك (١/ ٩٥ ح ٢١٠)۔

لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۰۱۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز ظہر پانچ رکعتیں پڑھیں، آپ سے عرض کیا گیا، کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کیا؟'' صحابہ نے عرض کیا: آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں، تو آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے، اور ایک دوسری روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں بھی تم جیسا انسان ہوں، جیسے تم بھول جاتے ہو ویسے ہی میں بھول جاتا ہوں، پس جب کبھی میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کرا دیا کرو، اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک گزرے تو وہ درست بات تلاش کرنے کی پوری کوشش کرے اور اس بنیاد پر نماز مکمل کرے۔ پھر سلام پھیرے اور پھر دو سجدے کرے۔''

۱۰۱۷: وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: قَدْ سَمَّاهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَ لٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا قَالَ: فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَاَنَّهُ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَخَرَجَتْ سَرْعَانُ الْقَوْمِ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا: قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِی الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رضی اللہ عنہما فَهَابَاهُ اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ فِیْ يَدَيْهِ طُوْلٌ يُقَالُ لَهُ: ذُوالْيَدَيْنِ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ: ((لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ)) فَقَالَ: ((اَكَمَا يَقُوْلُ ذُوالْيَدَيْنِ؟)) فَقَالُوْا: نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَاَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ: نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ اُخْرٰى لَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَدَلَ ((لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ)): ((كُلُّ ذَالِكَ لَمْ يَكُنْ)) فَقَالَ: قَدْكَانَ بَعْضُ ذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!. [2]

۱۰۱۷: ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا نام بھی بتایا تھا لیکن میں اسے بھول گیا ہوں، انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، پھر مسجد میں رکھی ہوئی لکڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے گویا آپ غصہ کی حالت میں تھے، آپ نے دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا، انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں اور اپنا دایاں رخسار بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ دیا، اور جلد باز لوگ مسجد کے دروازوں سے باہر چلے گئے، باقی صحابہ نے کہا: (کیا) نماز کم کر دی گئی ہے؟ صحابہ کرام میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے، لیکن وہ بھی آپ سے بات کرنے سے گھبراتے تھے، صحابہ میں ایک آدمی تھا جس کے ہاتھ لمبے تھے اور اسے ذوالیدین کہا جاتا تھا، اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم کر دی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں بھولا ہوں نہ نماز کم کی گئی ہے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٠١) و مسلم (٨٩/ ٥٧٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٥١) و مسلم (٩٧/ ٥٧٣)۔

آپ ﷺ نے مزید فرمایا: ''کیا ایسے ہی ہے جیسے ذوالیدین کہہ رہا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں! آپ آگے بڑھے، اور جو نماز چھوڑی تھی وہ پڑھائی، پھر سلام پھیرا، پھر اللہ اکبر کہا اور اپنے سجدوں کی طرح یا ان سے بھی زیادہ لمبا سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا، پھر اللہ اکبر کہا اور اپنے سجدوں کی مثل یا ان سے زیادہ لمبا سجدہ کیا، پھر اپنا سر اٹھایا، اور اللہ اکبر کہا۔ چنانچہ انہوں (تلامذہ) نے ابن سیرین رحمہ اللہ علیہ سے پوچھا: پھر آپ نے سلام پھیرا؟ وہ بیان کرتے، مجھے بتایا گیا کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آپ نے سلام پھیرا۔ بخاری، مسلم اور الفاظ حدیث صحیح بخاری کے ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے ((لم أنس ولم تقصر)) کے بدلے ((كل ذالك لم يكن)) کہا: ''یہ سب کچھ نہیں ہوا'' تو انہوں (ذوالیدین) نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان میں (یعنی نہ میں بھولا ہوں نہ نماز قصر کی گئی ہے) سے کچھ تو ہوا ہے۔

١٠١٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهُ كَبَّرَ وَ هُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

١٠١٨: عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں نماز ظہر پڑھائی تو آپ پہلی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور تشہد میں نہ بیٹھے، تو صحابہ بھی آپ کے ساتھ ہی کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ جب آپ نے نماز پڑھ لی تو صحابہ نے سلام پھیرنے کا انتظار کیا، آپ ﷺ نے سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے ہوئے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١٠١٩: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [2]

١٠١٩: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی تو آپ بھول گئے، آپ ﷺ نے دو سجدے کیے، پھر تشہد پڑھی پھر سلام پھیرا۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

١٠٢٠: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِذَا قَامَ الْاِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَاِنْ ذَكَرَ قَبْلَ اَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَاِنِ اسْتَوٰى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ**)). [3] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

١٠٢٠: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام دو رکعتیں پڑھ کر (تشہد پڑھے بغیر) کھڑا ہو

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٢٤) و مسلم (٨٦/ ٥٧٠)۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٩٥) [وأبو داود (١٠٣٩) وصححه ابن خزيمة (١٠٦٢) و ابن حبان (٥٣٦) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ٣٢٣) ووافقه الذهبي و أعل بعلة غير قادحة]۔ [3] **حسن**، رواه أبو داود (١٠٣٦) و ابن ماجه (١٢٠٨) [وسنده ضعيف جدًا وللحديث شاهد حسن عند الطحاوي في معاني الآثار (١/ ٤٤٠) وسنده حسن۔]

جائے، اگر مکمل طور پر سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے اسے یاد آ جائے تو وہ بیٹھ جائے، اور اگر وہ مکمل طور پر سیدھا کھڑا ہو جائے تو پھر نہ بیٹھے، اور سہو کے دو سجدے کر لے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٠٢١: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكْعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَذَكَرَ لَهُ صَنِيْعَهُ فَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَآءَهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((**اَصَدَقَ هٰذَا ؟**)) قَالُوْا: نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

١٠٢١: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھائی اور تین رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا، پھر آپ اپنے گھر تشریف لے گئے تو خرباق نامی شخص جس کے ہاتھ لمبے تھے، آپ کے گھر کے راستے میں کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا، اللہ کے رسول!، پھر اس نے آپ سے تین رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینے کے متعلق ذکر کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ کی حالت میں اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے حتیٰ کہ لوگوں کے پاس آ کر فرمایا: ''کیا یہ صحیح کہہ رہا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت اور پڑھی، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

١٠٢٢: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((**مَنْ صَلّٰى صَلَاةً يَشُكُّ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

١٠٢٢: عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص نماز پڑھے اور اسے نماز میں کمی کا شک ہو تو وہ نماز پڑھے حتیٰ کہ اسے زیادتی کا شک ہو جائے۔''

---

[1] رواه مسلم (١٠١/ ٥٧٤)۔ [2] **إسناده ضعيف** ، رواه أحمد (١/ ١٩٥ ح ١٦٨٩) ☆ فيه إسماعيل بن مسلم البصري وهو ضعيف الحديث وللسهو طرق أخرى عن عبد الرحمٰن بن عوف عند ابن ماجه (١٢٠٩) و أحمد (١/ ١٩٠ ، ١٩٣) وغيرهما دون هذا اللفظ ۔

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ

سجدۂ تلاوت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٠٢٣: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَجَدَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَ الْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۰۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم کی تلاوت کرتے ہوئے سجدہ کیا تو مسلمانوں، مشرکوں اور جن و انس نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔

١٠٢٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ وَ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۰۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے سورۂ انشقاق اور سورۂ علق کی تلاوت پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا۔

١٠٢٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْهَتِهِ مَوْضِعًا يَّسْجُدُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۰۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ تلاوت فرماتے، جبکہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے، آپ سجدہ فرماتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے، پس ہم اکٹھے ہو جاتے حتیٰ کہ ہم میں سے کسی کو سجدہ کرنے کے لیے پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہ ملتی۔

١٠٢٦: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿وَالنَّجْمِ﴾ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۰۲۶: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۂ نجم سنائی تو آپ نے اس میں سجدہ نہ کیا۔

١٠٢٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَجْدَةُ ﴿صٓ﴾ لَيْسَ مِنْ عَزَآئِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] رواه البخاري (١٠٧١)۔

[2] رواه مسلم (١٠٨/ ٥٧٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٧٦) و مسلم (١٠٤/ ٥٧٥)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٧٢) و مسلم (١٠٦/ ٥٧٧)۔

يَسْجُدُ فِيْهَا. [1]

۱۰۲۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: سورۂ صٓ کا سجدہ، تاکیدی سجدوں میں سے نہیں، لیکن میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۰۲۸: وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ مُجَاهِدٌ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: أَأَسْجُدُ فِيْ ﴿صٓ﴾ فَقَرَأَ: ﴿وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ﴾ حَتّٰى اَتٰى ﴿فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ﴾ فَقَالَ: نَبِيُّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم مِمَّنْ أُمِرَ اَنْ يَّقْتَدِيَ بِهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۱۰۲۸: اور ایک دوسری روایت میں ہے: مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا، کیا میں سورۂ صٓ کی تلاوت پر سجدہ کروں؟ انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور ان کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان علیہما السلام...... پس آپ ان کی راہ کی اقتدا کریں۔'' انہوں نے فرمایا: تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہی میں سے ہیں جنہیں ان کی اقتدا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۱۰۲۹: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَقْرَأَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْاٰنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۱۰۲۹: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قرآن کے پندرہ سجدے پڑھائے، ان میں سے تین مفصل سورتوں میں ہیں، جبکہ سورۂ حج میں دو سجدے ہیں۔

۱۰۳۰: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ: ((نَعَمْ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ: ((فَلَا يَقْرَأْهَا)) كَمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ. [4]

۱۰۳۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! سورۂ حج کو فضیلت عطا فرمائی گئی کہ اس میں دو سجدے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، اور جو شخص یہ دو سجدے نہیں کرتا اسے ان دو آیتوں کی تلاوت نہیں کرنی چاہیے۔'' ابوداؤد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد قوی نہیں، اور مصابیح میں ہے: ''وہ شخص اس سورت کی تلاوت نہ کرے۔'' جیسا کہ شرح السنہ میں ہے۔

۱۰۳۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم سَجَدَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَأَوْا اَنَّهٗ قَرَأَ تَنْزِيْلَ

---

[1] رواه البخاري (١٠٦٩)۔ [2] رواه البخاري (٣٤٢١)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٤٠١) وابن ماجه (١٠٥٧) ☆ حارث بن سعيد: مجهول الحال ۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٤٠٢) والترمذي (٥٧٨) والبغوي في شرح السنة (٣/ ٣٠٤ ح ٧٦٥) ٥ و في نسختنا من المصابيح: "فلا يقرأهما"۔ ☆ ابن لهيعة صرح بالسماع وحدث به قبل اختلاطه ومشرح بن هاعان حسن الحديث فالحديث قوي خلافًا لما ذهب إليه الإمام الترمذي رحمه الله۔

السَّجْدَةِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❶

۱۰۳۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر میں سجدہ کیا، پھر کھڑے ہوئے، تو رکوع کیا، صحابہ کرام نے جان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ السجدہ تلاوت فرمائی۔

۱۰۳۲: وَعَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۰۳۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن سنایا کرتے تھے، پس جب آپ آیت سجدہ پڑھتے تو تکبیر کہہ کر سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے تھے۔

۱۰۳۳: وَعَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْأَرْضِ حَتّٰى أَنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلٰى يَدِهٖ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❸

۱۰۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال آیت سجدہ تلاوت فرمائی تو تمام لوگوں نے سجدہ کیا، ان میں سے بعض سواری پر تھے، اور ان میں سے بعض نے زمین پر سجدہ کیا حتیٰ کہ سوار اپنے ہاتھ پر سجدہ کر رہے تھے۔

۱۰۳۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْجُدْ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❹

۱۰۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مدینہ تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مفصل سورتوں میں سجدہ نہیں فرمایا۔

۱۰۳۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ: ((سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. ❺

۱۰۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت سجدۂ تلاوت میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا، جس نے اسے پیدا فرمایا، اور اپنی قدرت وطاقت سے کان اور آنکھیں بنائیں۔“ ابوداود، ترمذی، نسائی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّيْ أُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٨٠٧) ☆ قال سليمان التيمي ـ أحد رواته: "لم أسمعه من أبي مجلز" وهو سمعه من أمية وهو مجهول وحديث مسلم (٤٥٢/ ١٥٦) يغني عنه۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٤١٣) ☆ عبدالله العمري حسن الحديث عن نافع، ضعيف الحديث عن غيره۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٤١١) [وصححه ابن خزيمة (٥٥٦) والحاكم (١/ ٢١٩) ووافقه الذهبي-] ☆ مصعب بن ثابت: ضعفه الجمهور۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٤٠٣) [وابن خزيمة: ٥٦٠] ☆ أبو قدامة حارثة بن عبيد: ضعيف ضعفه الجمهور من جهة حفظه و أخرج له مسلم متابعة (٢٦٦٧، ٢٨٣٨)۔ ❺ **ضعيف**، رواه أبو داود (١٤١٤) والترمذي (٥٨٠) والنسائي (٢/ ٢٢٢ ح ١١٣٠) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (١/ ٢٢٠) ووافقه الذهبي!] ☆ سنده ضعيف من أجل الرجل الذي فى السند و هو مجهول وهو من المزيد في متصل الأسانيد و لبعضه شاهد عند مسلم والحديث صحيح فى السجود مطلقًا۔

اَجْرًا حُطَّ عَنِّیْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِی عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَقَرَأَ النَّبِیُّ ﷺ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۱۰۳۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں، پس میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے سجدہ کرنے کی وجہ سے سجدہ کیا، میں نے اسے یہ پڑھتے ہوئے سنا: اے اللہ میرے لیے اس کا ثواب اپنے ہاں لکھ لے، اس کے ذریعے میرے گناہ معاف فرما، اسے اپنے ہاں ذخیرہ بنا، اور اسے مجھ سے قبول فرما جیسے تو نے اپنے بندے داود علیہ السلام سے قبول فرمایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی ﷺ نے آیتِ سجدہ تلاوت فرمائی تو آپ نے سجدہ کیا، میں نے آپ کو وہی دعا کرتے ہوئے سنا جو آدمی نے آپ ﷺ کو درخت کے متعلق بتائی تھی۔ ترمذی، ابن ماجہ: لیکن انہوں نے ”**وتقبلها منی كما تقبلتها من عبدك داود**“ کے الفاظ ذکر نہیں کیے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۰۳۷: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَأَ: ﴿وَالنَّجْمِ﴾ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ اَنَّ شَيْخًا مِنْ قُرَيْشٍ اَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى جَبْهَتِهٖ وَقَالَ: يَكْفِيْنِیْ هٰذَا . قَالَ عَبْدُاللّٰهِ! فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَايَةٍ: وَهُوَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ. [2]

۱۰۳۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سورۂ نجم کی تلاوت فرمائی تو آپ نے اور جو آپ کے ساتھ تھے سب نے سجدہ کیا، لیکن ایک بوڑھے قریشی نے کنکریوں یا مٹی کی مٹھی بھری اور اسے اپنی پیشانی تک لایا اور کہنے لگا: میرے لیے بس یہی کافی ہے، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ وہ حالت کفر میں مارا گیا۔ بخاری، مسلم۔ امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے ایک روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ وہ امیہ بن خلف تھا۔

۱۰۳۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَجَدَ فِی ﴿صٓ﴾ وَقَالَ: ((**سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً وَنَسْجُدُهَا شُكْرًا**)). رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [3]

۱۰۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سورۂ ص کی تلاوت پر سجدہ کیا اور فرمایا: ”داود علیہ السلام نے توبہ کے لیے سجدہ کیا جبکہ ہم بطور شکر سجدہ کرتے ہیں۔“

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٥٧٩) و ابن ماجه (١٠٥٣) [و صححه ابن خزيمة (٥٦٢) و ابن حبان (٦٩١) والحاكم (١/ ٢١٩، ٢٢٠) ووافقه الذهبي]۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٧٠) و مسلم (١٠٥/ ٥٧٦)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٢/ ١٥٩ ح ٩٥٨) وأعل بما لا يقدح۔

بَابُ اَوْقَاتِ النَّهْيِ

نماز کے لیے ممنوعہ اوقات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۰۳۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا)) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ وَلَا تَحَيَّنُوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۰۳۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے۔“ اور ایک روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو جائے تو نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ وہ مکمل طور پر ظاہر ہو جائے، اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ وہ مکمل طور پر غروب ہو جائے، اور سورج کے طلوع وغروب کے اوقات کو اپنی نماز کے لیے متعین نہ کرو، کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں (کناروں) کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔“

۱۰۴۰: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۰۴۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ تین اوقات: جب سورج طلوع ہو رہا ہو حتیٰ کہ وہ بلند ہو جائے، نصف النہار کے وقت حتیٰ کہ وہ زوال کی طرف جھک جائے اور جب وہ غروب کے لیے جھک جائے حتیٰ کہ وہ مکمل طور پر غروب ہو جائے، میں ہمیں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۱۰۴۱: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٣، ٣٢٧٢) و مسلم (٢٩١/ ٨٢٩)۔

[2] رواه مسلم (٢٩٣/ ٨٣١)۔

وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۰۴۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز فجر کے بعد سورج کے بلند ہونے تک اور نماز عصر کے بعد سورج کے غروب ہو جانے تک کوئی نماز (پڑھنا درست) نہیں۔''

١٠٤٢: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِيْنَةَ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ: ((صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَحِيْنَئِذٍ يَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسَجَّرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَّحِيْنَئِذٍ يَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِيْ عَنْهُ قَالَ: ((مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُّقَرِّبُ وُضُوْءَهٗ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَسْتَنْثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۰۴۲: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو میں بھی مدینہ آیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ مجھے نماز کے اوقات کے متعلق بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز فجر پڑھ اور پھر سورج کے اچھی طرح طلوع ہونے تک کوئی نماز نہ پڑھ، کیونکہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو وہ شیطان کے سر کے دونوں کناروں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے، اور اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔ پھر (نفل) نماز پڑھ کیونکہ نماز پڑھتے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں، حتیٰ کہ نیزے کا سایہ اس کے سر پر آ جائے تو پھر نماز نہ پڑھ کیونکہ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے، پس جب سایہ ظاہر ہونے لگے تو نماز پڑھ کیونکہ نماز کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں، حتیٰ کہ تو نماز عصر پڑھ لے، پھر نماز نہ پڑھ حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔ کیونکہ وہ شیطان کے سر کے دونوں کناروں کے درمیان غروب ہوتا ہے، اور اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔''

راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! وضو کے متعلق مجھے بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے وضو کا پانی قریب کر کے کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈال کر اسے جھاڑتا ہے تو اس کے چہرے، اس کے منہ اور اس کے ناک کے بانسوں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب اللہ کے حکم کے مطابق اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پھر پانی کے ساتھ ہی اس کے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٦) و مسلم (٢٨٨/ ٨٢٧)۔

[2] رواه مسلم (٢٩٤/ ٨٣٢)۔

چہرے اور داڑھی کے اطراف سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے تو پھر پانی کے ساتھ اس کے ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں تک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر وہ سر کا مسح کرتا ہے تو پھر پانی کے ساتھ اس کے بالوں کے اطراف تک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ پھر ٹخنوں سمیت پاؤں دھوتا ہے تو پھر پانی کے ساتھ پاؤں کی انگلیوں سمیت تک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے اور اللہ کی حمد و ثنا اور اس کی شان بیان کرتا ہے جس کا وہ اہل ہے اور اپنے دل کو خالص اللہ کی طرف متوجہ کر لیتا ہے تو پھر وہ نماز کے بعد اس روز کی طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے جس روز اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔‘‘

١٠٤٣: وَعَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَزْهَرِ رضی اللہ عنہم اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالُوْا: اِقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِىْ فَقَالَتْ: سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ: فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَرَدُّوْنِىْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: اُمُّ سَلَمَةَ: سَمِعْتُ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْهِمَا ثُمَّ دَخَلَ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ: قُوْلِىْ لَهُ: تَقُوْلُ اُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا قَالَ: ((يَا ابْنَةَ اَبِىْ اُمَيَّةَ! سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهُ اَتَانِىْ نَاسٌ مِنْ عَبْدِالْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِىْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

١٠٤٣: کریب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عباس، مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن از ہر رضی اللہ عنہم نے انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تو انہوں نے کہا: انہیں سلام عرض کرنا اور پھر ان سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں دریافت کرنا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور انہوں نے جو پیغام دے کر مجھے بھیجا تھا وہ میں نے ان تک پہنچا دیا تو انہوں نے فرمایا: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرو، پس میں ان کے پاس واپس چلا آیا تو انہوں نے مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا، تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے منع فرماتے ہوئے سنا، پھر میں نے آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھا، پھر آپ تشریف لائے تو میں نے لونڈی کو آپ کے پاس بھیجا اور کہا، آپ سے عرض کرنا، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، اللہ کے رسول! میں نے آپ کو ان دو رکعتوں سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ جبکہ میں نے آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ابو امیہ کی بیٹی! تم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے متعلق پوچھا ہے، (وہ ایسے ہوا) کہ عبدالقیس کے کچھ لوگ میرے پاس آئے اور انہوں نے ظہر کے بعد والی دو رکعتوں سے مجھے مشغول رکھا، پس یہ وہ دو رکعتیں ہیں۔‘‘

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١٠٤٤: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا يُصَلِّىْ بَعْدَ صَلَاةِ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٣٣) و مسلم (٢٩٧/ ٨٣٤)۔

الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلَاةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ الَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَنُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ نَحْوَهُ. ❶

۱۰۴۴: محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز فجر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نمازِ فجر دو رکعت ہے، دو رکعت۔'' اس آدمی نے عرض کیا: میں نے ان سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں، میں نے انہیں اب پڑھا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ ابوداود، اور امام ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے، اور انہوں نے فرمایا: اس حدیث کی سند متصل نہیں، کیونکہ محمد بن ابراہیم نے قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ شرح السنہ اور مصابیح کے بعض نسخوں میں قیس بن قہد سے اسی طرح مروی ہے۔

۱۰۴۵: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❷

۱۰۴۵: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنو عبد مناف! دن یا رات کے کسی بھی وقت بیت اللہ کا طواف کرنے اور اس میں نماز پڑھنے سے کسی کو منع نہ کرنا۔''

۱۰۴۶: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ❸

۱۰۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے سوا نصف النہار کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے۔

۱۰۴۷: وَعَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ كَرِهَ الصَّلَاةَ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ: اِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: اَبُو الْخَلِيْلِ لَمْ يَلْقَ اَبَا قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ. ❹

۱۰۴۷: ابوخلیل رحمۃ اللہ علیہ، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کے سوا نصف النہار کے وقت نماز پڑھنا ناپسند

❶ **حسن**، رواه أبو داود (١٢٦٧) و الترمذي (٤٢٢) والبغوي في شرح السنة (٣/ ٣٣٤ تحت ح ٧٨١) ☆ قيس بن عمرو هو قيس بن قهد، والسند مرسل وله شواهد عند ابن خزيمة (١١١٦) و ابن حبان (٦٢٤) وغيرهما وهو حديث حسن، انظر "اعلام أهل العصر بأحكام ركعتي الفجر". ❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٨٦٨ وقال: حسن صحيح.) و أبو داود (١٨٩٤) و النسائي (١/ ٢٨٤ ح ٥٨٦) [و ابن ماجه (١٢٥٤) و صححه الحاكم على شرط الشيخين (١/ ٤٤٨) ووافقه الذهبي]. ❸ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الشافعي فى الأم (١/ ١٩٧) و مسنده (ص ٦٣ ح ٢٦٩) ☆ إبراهيم الأسلمي متروك متهم، و إسحاق بن عبد الله بن أبي فروة مثله.

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٠٨٣) ☆ ليث بن أبي سليم ضعيف مدلس و فيه علة أخرى.

فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ سورج ڈھل جاتا، اور فرمایا: جمعہ کے دن کے سوا جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے۔ ابوداود اور انہوں نے فرمایا: ابوخلیل کی ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۰۴۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا)) وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَاتِ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۱۰۴۸: عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک سورج اس حال میں طلوع ہوتا ہے کہ شیطان کے سینگ اس کے ساتھ ہوتے ہیں، پس جب وہ بلند ہو جاتا ہے تو وہ اس سے الگ ہو جاتے ہیں۔ پھر جب وہ برابر (نصف النہار پر) ہو جاتا ہے تو وہ اس سے آملتے ہیں، پس جب وہ ڈھل جاتا ہے تو وہ پھر الگ ہو جاتے ہیں، اور جب وہ غروب کے قریب ہوتا ہے تو وہ پھر اس کے ساتھ آملتے ہیں، اور جب غروب ہو جاتا ہے تو وہ الگ ہو جاتے ہیں۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۰۴۹: وَعَنْ اَبِیْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمُخَمَّصِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَالَ: ((اِنَّ هٰذِهٖ صَلٰوةٌ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّاهِدُ)) وَالشَّاهِدُ: اَلنَّجْمُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [2]

۱۰۴۹: ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مقام مخمص پر ہمیں نماز عصر پڑھائی تو فرمایا: ''یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی تو انہوں نے اسے ضائع کر دیا۔ پس جو شخص اس کی حفاظت کرے گا تو اسے اس کا دگنا اجر ملے گا، اور اس کے بعد طلوع ''شاہد'' تک کوئی نماز نہیں۔'' اور ''شاہد'' سے ستارے مراد ہیں۔

۱۰۵۰: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَمَا رَاَيْنَاهُ يُصَلِّيْهِمَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۱۰۵۰: معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک تم (عصر کے بعد دو رکعت) نماز پڑھتے ہو، حالانکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے، ہم نے آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے تو ان یعنی عصر کے بعد دو رکعتوں سے منع فرمایا تھا۔

۱۰۵۱: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَقَدْ صَعِدَ عَلٰى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِيْ فَاَنَا

[1] **صحيح**، رواه مالك (١/ ٢١٩ ح ٥١٣) و أحمد (٤/ ٣٤٨ ح ١٩٢٧٣) والنسائي (١/ ٢٧٥ ح ٥٦٠)۔

[2] رواه مسلم (٢٩٢/ ٨٣٠)۔

[3] رواه البخاري (٥٨٧)۔

جُنْدُبٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: ((لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَکَّۃَ اِلَّا بِمَکَّۃَ اِلَّا بِمَکَّۃَ))۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَزِیْنٌ [1]

۱۰۵۱: ابوذر رضی اللہ عنہ نے کعبہ کی سیڑھی پر چڑھ کر فرمایا: جو مجھے پہچانتا ہے تو پس وہ مجھے پہچانتا ہے، اور جو مجھے نہیں پہچانتا تو میں جندب ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مکہ کے سوا (تین مرتبہ فرمایا) نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز (پڑھنا درست) نہیں۔"

---

[1] **أسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٦٥ ح ٢١٧٩٤) و رزين (لم أجده) ☆ عبدالله بن المؤمل: ضعيف الحديث و مجاهد عن أبي ذر: منقطع (انظر أطراف المسند ٦/ ١٨٥)۔

بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

باجماعت نماز اور اس کی فضیلت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٠٥٢: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۰۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باجماعت نماز، اکیلے شخص کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔''

١٠٥٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبُ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ))وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَآءَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ [2]

۱۰۵۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے ارادہ کرلیا تھا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں، وہ اکٹھی ہو جائیں تو پھر میں نماز کے متعلق حکم دوں، اس کے لیے اذان دی جائے، پھر میں کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر میں ان لوگوں کے پیچھے جاؤں، اور ایک روایت میں ہے، جو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے نہیں آتے تو میں ان کے گھروں سمیت انہیں جلا دوں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر ان میں سے کسی کو پتہ چل جائے کہ وہ (مسجد میں) گوشت والی ہڈی یا دو بہترین پائے پائے گا تو وہ نماز عشاء میں ضرور حاضر ہو۔'' بخاری۔ مسلم میں بھی اسی طرح روایت ہے۔

١٠٥٤: وَعَنْهُ، قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ: ((هَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَاَجِبْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٥) و مسلم (٢٤٩/ ٦٥٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٤) و مسلم (٢٥١/ ٦٥١)۔

[3] رواه مسلم (٢٥٥ / ٦٥٣)۔

۱۰۵۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک نابینا شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے مسجد تک پہنچانے کے لیے میرے پاس کوئی آدمی نہیں، اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ اسے رخصت عنایت فرما دیں کہ وہ گھر میں نماز پڑھ لیا کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رخصت عنایت فرما دی، جب وہ واپس مڑا تو آپ نے اسے بلا کر پوچھا: ''کیا تم نماز کے لیے اذان سنتے ہو؟'' اس نے عرض کیا، جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو پھر اسے قبول کرو (مسجد میں آؤ)۔''

١٠٥٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِیْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ: اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُوْلُ: اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۰۵۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رات جب سردی تھی اور ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی، اذان کہی، پھر فرمایا سن لو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو، پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرد اور برسات والی رات مؤذن کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ وہ کہے: ''اپنے گھروں میں نماز پڑھو۔''

١٠٥٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِذَا وُضِعَ عَشَآءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ**)) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَاْتِيْهَا حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَاِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قِرَآءَةَ الْاِمَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۰۵۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب شام کا کھانا لگا دیا جائے اور نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو پہلے شام کا کھانا کھالو، اور کوئی شخص جلدی نہ کرے حتیٰ کہ اس سے فارغ ہو جائے۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے کھانا لگا دیا جاتا اور نماز کھڑی کر دی جاتی تو آپ اس سے فارغ ہو کر ہی نماز کے لیے آیا کرتے تھے، حالانکہ وہ امام کی قراءت سن رہے ہوتے تھے۔

١٠٥٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((**لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۰۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کھانے کے (سامنے) ہوتے ہوئے نماز ہوتی ہے نہ اس وقت کہ جب دو خبیث چیزیں (بول و براز) اسے روک رہی ہوں۔''

١٠٥٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۱۰۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو پھر فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز نہیں ہوتی۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٣٢) و مسلم (٢٢/ ٦٩٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٣) و مسلم (٦٦/ ٥٥٩)۔

[3] رواه مسلم (٦٧/ ٥٦٠)۔

[4] رواه مسلم (٦٣/ ٧١٠)۔

۱۰۵۹: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۱۰۵۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کی اہلیہ مسجد جانے کی اجازت طلب کرے تو وہ اسے منع نہ کرے۔''

۱۰۶۰: وَعَنْ زَيْنَبَ رضی اللہ عنہا امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۱۰۶۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔''

۱۰۶۱: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۱۰۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت خوشبو لگائے (خوشبو کی دھونی لے) تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء پڑھنے کے لیے نہ آئے۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

۱۰۶۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❹

۱۰۶۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی خواتین کو مساجد میں آنے سے منع نہ کرو، جب کہ ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔''

۱۰۶۳: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِيْ مِخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ بَيْتِهَا)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❺

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (۵۲۳۸) و مسلم (۱۳۴/ ۴۴۲)۔

❷ رواه مسلم (۱۴۲/ ۴۴۳)۔

❸ رواه مسلم (۱۴۳/ ۴۴۴)۔ ❹ **صحيح**، رواه أبو داود (۵۶۷) [و صححه ابن خزيمة (۱۶۸۴) والحاكم على شرط الشيخين (۱/ ۲۰۹) ووافقه الذهبي]۔ ❺ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (۵۷۰) [و صححه ابن خزيمة (۱۶۸۸) و ابن حبان (۳۲۹، ۳۳۰) والحاكم (۱/ ۲۰۹) ووافقه الذهبي۔] ☆ قتادة مدلس و عنعن ولأصل الحديث شواهد كثيرة۔

۱۰۶۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت کا اپنے گھر کے اندر نماز پڑھنا، گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، اور اس کا گھر کے اندر کسی کوٹھڑی میں نماز پڑھنا، اس کے کھلے مکان میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔“

١٠٦٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ حِبِّیْ اَبَاالْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتّٰى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَهُ. [1]

۱۰۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے محبوب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی جو مسجد میں آنے کے لیے خوشبو لگائے حتیٰ کہ وہ اس طرح (خوب اچھی طرح) غسل کرے جیسے غسل جنابت کیا جاتا ہے۔“ ابوداود، احمد اور نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

١٠٦٥: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَاِنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِیْ زَانِيَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَلِاَبِیْ دَاوُدَ وَ النَّسَائِیِّ نَحْوُهُ. [2]

۱۰۶۵: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(کسی اجنبی کو شہوت کے ساتھ دیکھنے والی) ہر آنکھ زانیہ ہے، اور بے شک عورت جب عطر لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی ویسی یعنی زانیہ ہے۔“ ترمذی، ابوداود اور نسائی کی روایت بھی اسی طرح ہے۔

١٠٦٦: وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا الصُّبْحَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: ((اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟)) قَالُوْا: لَا، قَالَ: ((اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟)) قَالُوْا: لَا، قَالَ: ((اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ اَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَ تَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَاِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهٖ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [3]

۱۰۶۶: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز فجر پڑھائی، جب سلام پھیرا تو فرمایا: ”کیا فلاں شخص موجود ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا، نہیں، پھر پوچھا: ”کیا فلاں شخص موجود ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ دونوں نمازیں منافقوں پر بہت بھاری ہیں، اگر تم جان لو کہ ان میں کتنا اجر و ثواب ہے تو پھر خواہ تمہیں گھٹنوں کے بل آنا پڑتا تم ضرور آتے اور بے شک پہلی صف (اجر و فضیلت کے لحاظ سے) فرشتوں کی صف کی طرح ہے، اور اگر تمہیں اس کی فضیلت کا علم ہو جائے تو تم اس کی طرف ضرور سبقت کرو، بے شک آدمی کا دوسرے آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا، اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور اس کا دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا، اس کے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور جس قدر زیادہ ہو تو وہ اللہ کو زیادہ محبوب ہیں۔“

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٤١٧٤) و أحمد (٢/ ٢٤٦ ح ٧٣٥٠) والنسائي (٨/ ١٥٣ ح ٥١٣٠) [وابن ماجه (٤٠٠٢) وللحديث شواهد عند البيهقي (٣/ ١٣٣) وغيره]۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٨٦ وقال: حديث حسن صحيح)۔ و أبو داود (٤١٧٣) والنسائي (٨/ ١٥٣ ح ٥١٢٩)۔ [3] **صحيح**، رواه أبو داود (٥٥٤) والنسائي (٢/ ١٠٤، ١٠٥ ح ٨٤٤) [وابن ماجه (٧٩٠) و صححه ابن خزيمة (١٤٧٧) و ابن حبان (٤٢٩) وللحديث شواهد وهو بها صحيح]۔

١٠٦٧: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْ ثَلَاثَةٍ فِی قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ اِلَّا قَدِاسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [1]

١٠٦٧: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس بستی اور جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں باجماعت نماز کا اہتمام نہ ہو تو پھر (سمجھو کہ) ان پر شیطان غالب آچکا ہے، تم جماعت کے ساتھ لگے رہو، بھیڑیا الگ اور دور رہنے والی بکری کو کھاجاتا ہے۔''

١٠٦٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِیَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ)) قَالُوْا: وَمَا الْعُذْرُ؟ قَالَ: ((خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِی صَلّٰی)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ [2]

١٠٦٨: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اذان سن کر بلا عذر باجماعت نماز پڑھنے نہ آئے تو وہ جو اکیلے نماز پڑھتا ہے وہ قبول نہیں ہوتی۔'' صحابہ نے عرض کیا، عذر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوف یا مرض۔''

١٠٦٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَهُ [3]

١٠٦٩: عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے اور تم میں سے کوئی قضائے حاجت محسوس کرے تو پہلے وہ قضائے حاجت سے فارغ ہو۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے جبکہ مالک، ابوداود اور نسائی نے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

١٠٧٠: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمَّنَّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِی قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ اَنْ يَسْتَاْذِنَ فَاِنْ فَعَلَ ذَالِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يُصَلِّ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰی يَتَخَفَّفَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَلِلتِّرْمِذِیِّ نَحْوَهُ [4]

١٠٧٠: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین کام ایسے ہیں جن کا کرنا کسی کے لیے حلال نہیں، کوئی شخص جو مقتدیوں کو چھوڑ کر صرف اپنی ذات کے لیے دعا کرتا ہو وہ ان کی امامت نہ کرائے، اگر وہ ایسے کرے گا تو وہ ان سے خیانت کرے گا، کوئی شخص اجازت طلب کرنے سے پہلے کسی گھر میں نہ جھانکے، اگر اس نے ایسے کیا، تو اس نے ان سے خیانت کی، اور کوئی شخص بول و براز روک کر نماز نہ پڑھے حتیٰ کہ وہ (اس سے فارغ ہو کر) ہلکا ہو جائے۔'' ابوداود اور ترمذی کی روایت بھی اسی طرح ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ١٩٦ ح ٢٢٠٥٣) و أبو داود (٥٤٧) والنسائي (٢/ ١٠٦ ح ٨٤٨) [وصححه ابن خزيمة (١٤٨٦) وابن حبان (٤٢٥) والحاكم (١/ ٢٤٦) ووافقه الذهبي]۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٥١) والدارقطني (١/ ٤٢٠، ٤٢١ ح ١٥٤٢) ☆ أبو جناب يحيى بن أبي حية الكلبي ضعيف مدلس و حديث ابن ماجه (٧٩٣) يغني عنه ـ [3] **صحيح**، رواه الترمذي (١٤٢ وقال: حسن صحيح ـ) و مالك (١/ ١٥٩ ح ٣٧٩) و أبو داود (٨٨) والنسائي (٢/ ١١٠، ١١١ ح ٨٥٣) [و ابن ماجه (٦١٦) وصححه ابن خزيمة (٩٣٢، ١٦٥٢) و ابن حبان (الموارد: ١٩٤) والحاكم (١/ ١٦٨) ووافقه الذهبي]۔

[4] **حسن**، رواه أبو داود (٩٠) و الترمذي (٣٥٧ وقال: حسن) [وله شواهد]۔

۱۰۷۱: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلَاةَ لِطَعَامٍ وَلَا لِغَيْرِهٖ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۱۰۷۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کھانے اور کسی اور کام کی خاطر نماز کو مؤخر نہ کرو۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۰۷۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ اَوْ مَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَأْتِيَ الصَّلٰوةَ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰى مَسْجِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا حَسَنَةً وَّرَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۰۷۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم جانتے تھے کہ باجماعت نماز سے صرف وہی منافق شخص پیچھے رہتا تھا جس کا منافق ہونا معلوم تھا، یا پھر کوئی مریض رہ جاتا تھا، اگر مریض دو آدمیوں کے سہارے چل سکتا تو وہ باجماعت نماز کے لیے حاضر ہوتا، اور انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی راہیں سکھائیں، اور جس مسجد میں اذان دی جاتی ہو اس میں نماز پڑھنا ہدایت کی راہوں میں سے ہے۔

اور ایک روایت میں ہے، فرمایا: جس شخص کو پسند ہو کہ وہ کل مسلمان کی حیثیت سے اللہ سے ملاقات کرے تو پھر اسے پانچوں نمازوں کی باجماعت پابندی کرنی چاہیے، بے شک اللہ نے تمہارے نبی کے لیے ہدایت کی راہیں مقرر فرما دی ہیں، اور بے شک وہ (پانچوں نمازیں) ہدایت کی سنن میں سے ہیں، اگر تم نے نماز سے پیچھے رہ جانے والے اس شخص کی طرح اپنے گھروں میں نماز پڑھی تو تم اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے، اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور جو شخص اچھی طرح وضو کر کے کسی مسجد کا قصد کرتا ہے تو اللہ اس کے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے، اس کے ذریعے ایک درجہ بلند فرما

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۳/ ۳۵۷ تحت ح ۸۰۰) بغير هذا اللفظ [و أبو داود: ۳۷۵۸ واللفظ له.] ☆ محمد بن ميمون الزعفراني ضعيف: ضعفه الجمهور۔

[2] رواه مسلم (۲۵۷، ۲۵۶/ ۶۵۴)۔

دیتا ہے اور اس کی وجہ سے ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے، اور ہم جانتے تھے کہ نماز سے صرف وہی منافق شخص پیچھے رہتا تھا جس کے نفاق کے بارے میں معلوم ہوتا تھا، اور ایسے بھی ہوتا تھا کہ کسی آدمی کو دو آدمیوں کے سہارے لا کر صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

۱۰۷۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَوْ لَا مَا فِی الْبُیُوْتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالذُّرِّیَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْیَانِیْ یُحَرِّقُوْنَ مَافِی الْبُیُوْتِ بِالنَّارِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۱۰۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر گھروں میں خواتین اور بچے نہ ہوتے تو میں نماز عشاء قائم کرنے کا حکم دیتا اور اپنے نوجوانوں کو حکم دیتا اور وہ گھر میں موجود (نماز سے پیچھے رہ جانے والے) لوگوں کو آگ سے جلا دیتے۔''

۱۰۷۴: وَعَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا كُنْتُمْ فِی الْمَسْجِدِ فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا یَخْرُجْ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یُصَلِّیَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۱۰۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا: ''جب تم مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو پھر تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے بغیر وہاں سے باہر نہ جائے۔''

۱۰۷۵: وَعَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِیْهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۰۷۵: ابوشعثاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی اذان کے بعد مسجد سے باہر نکل گیا تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۱۰۷۶: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَدْرَكَهُ الْاَذَانُ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ یَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَّهُوَ لَا یُرِیْدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [4]

۱۰۷۶: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اذان کے وقت مسجد میں موجود ہو اور پھر وہ بلا ضرورت مسجد سے نکل جائے اور اس کا واپس آنے کا بھی کوئی ارادہ نہ ہو تو ایسا شخص منافق ہے۔''

۱۰۷۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ یُجِبْهُ فَلَا صَلَاةَ لَهٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ)). رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ [5]

۱۰۷۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اذان سن کر بلا عذر مسجد میں نہ آئے تو اس کی (مسجد کے علاوہ پڑھی ہوئی) نماز درست نہیں۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۲/ ۳٦۷ ح ۸۷۸۲) ☆ فيه أبو معشر: ضعيف، و لأصل الحديث شواهد كثيرة دون قوله: "ما فی البیوت"۔ [2] سنده ضعيف، رواه أحمد (۲/ ۵۳۷ ح ۱۰۹٤٦) ☆ المسعودي اختلط وشريك القاضي مدلس و عنعن۔ [3] رواه مسلم (۲۵۸/ ٦۵۵)۔

[4] **ضعيف**، رواه ابن ماجه (۷۳٤) وسنده ضعيف جدًا و لبعض الحديث شواهد عند الطبراني في الأوسط (۳۸۵٤) والبيهقي (۳/ ۵٦) وغيرهما۔ ☆ فيه إسحاق بن عبد الله بن أبي فروة متروك و عبد الجبار بن عمر ضعيف۔

[5] **صحيح**، رواه الدارقطني (۱/ ٤۲۰ ح ۱۵٤۲) [وأبو داود (۵۵۱ وسنده ضعيف) وابن ماجه (۷۹۳) من طريقين]۔

١٠٧٨: وَعَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِ وَالسِّبَاعِ وَاَنَا ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَهَلْ تَجِدُلِيْ مِنْ رُخْصَةٍ؟ فَقَالَ ((هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَحَيَّ هَلًا)) وَلَمْ يُرَخِّصْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❶

١٠٧٨: عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مدینہ میں بہت زیادہ موذی جانور اور درندے ہیں، جبکہ میں ایک نابینا شخص ہوں، کیا آپ میرے لیے کوئی گنجائش پاتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم، آؤ نماز کی طرف آؤ، کامیابی کی طرف (یعنی اذان) سنتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''پس پھر جلدی آؤ۔'' اور آپ نے رخصت نہ دی۔

١٠٧٩: وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ: مَا اَغْضَبَكَ قَالَ: وَاللهِ! مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

١٠٧٩: ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ابودرداء رضی اللہ عنہ غصہ کی حالت میں میرے پاس تشریف لائے تو میں نے پوچھا: آپ کس وجہ سے غصہ میں ہیں؟ انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا ایک ہی کام باقی رہ گیا ہے کہ وہ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔

١٠٨٠: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَدَ سُلَيْمَانَ بْنَ اَبِي حَثْمَةَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَاِنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَى السُّوْقِ وَ مَسْكَنُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ فَمَرَّ عَلَى الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا: لَمْ اَرَ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ: اِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّيْ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ: لَاَنْ اَشْهَدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِيْ جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً . رَوَاهُ مَالِكٌ ❸

١٠٨٠: ابوبکر بن سلیمان بن ابوحثمہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن ابوحثمہ کو نماز فجر میں نہ پایا، اور عمر رضی اللہ عنہ بازار تشریف لے گئے، سلیمان کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان واقع تھا، تو آپ سلیمان کی والدہ شفاء کے پاس سے گزرے تو آپ نے ان سے پوچھا: میں نے نماز فجر میں سلیمان نہیں دیکھا۔ تو انہوں نے عرض کیا، وہ رات بھر نماز پڑھتا رہا اور پھر اسے نیند آ گئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں نماز فجر باجماعت ادا کرلوں تو یہ مجھے رات بھر قیام کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

١٠٨١: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❹

١٠٨١: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو اور دو سے زائد ایک جماعت ہے۔''

١٠٨٢: وَعَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَّكُمْ)) فَقَالَ بِلَالٌ: وَاللهِ! لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللهِ: اَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٥٣) والنسائي (٢/ ١١٠ ح ٨٥٢) [و صححه ابن خزيمة (١٤٧٨) والحاكم (١/ ٢٤٧) ووافقه الذهبي]۔ ☆ سفيان الثوري عنعن و حديث مسلم (٦٥٣) يغني عنه۔

❷ رواه البخاري (٦٥٠)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه مالك (١/ ١٣١ ح ٢٩٢) ☆ أبو بكر بن سليمان بن أبي حثمة لم يذكر من حدثه به۔ ❹ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٩٧٢) ☆ الربيع [و هو عليلة] بن بدر: متروك [وللحديث طرق ضعيفة]۔

وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ . ❶

۱۰۸۲: بلال بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب خواتین تم سے (مسجد جانے کی) اجازت طلب کریں تو تم انہیں مسجد کے ثواب سے محروم نہ رکھو (یہ سن کر) بلال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اللہ کی قسم! ہم انہیں ضرور روکیں گے، تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: میں کہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور تم کہتے ہو، ہم انہیں روکیں گے۔

۱۰۸۳: وَفِيْ رِوَايَةِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا مَا سَمِعْتُهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ: اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَتَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! لَنَمْنَعَنَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۱۰۸۳: سالم رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے والد (عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے مروی ایک روایت میں ہے، انہوں نے کہا، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بلال رحمۃ اللہ علیہ کی طرف متوجہ ہو کر اسے بہت زیادہ برا بھلا کہا، اس طرح برا بھلا کہتے ہوئے میں نے انہیں کبھی نہیں سنا، اور انہوں نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کر رہا ہوں جبکہ تم کہتے ہو کہ اللہ کی قسم! ہم انہیں ضرور روکیں گے۔

۱۰۸٤: وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ اَهْلَهُ اَنْ يَّاْتُوا الْمَسَاجِدَ**)) فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: فَاِنَّا نَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ: عَبْدُاللّٰهِ: اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَتَقُوْلُ: هٰذَا، قَالَ: فَمَا كَلَّمَهُ عَبْدُاللّٰهِ حَتّٰى مَاتَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸

۱۰۸۴: مجاہد رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنے اہل خانہ کو مسجد جانے سے نہ روکے۔'' (یہ سن کر) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک بیٹے نے کہا: ہم انہیں ضرور روکیں گے۔ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں، اور تم یہ کہہ رہے ہو، راوی بیان کرتے ہیں: عبداللہ رضی اللہ عنہ نے زندگی بھر اس سے کلام نہیں کیا۔

---

❶ رواہ مسلم (۱٤۰/ ٤٤۲)۔

❷ رواہ مسلم (۱۳٥/ ٤٤۲)۔

❸ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (۲/ ۳٦ ح ٤۹۳۳) ☆ ابن أبي نجيح مدلس وعنعن۔

بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

صفیں برابر کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٠٨٥: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ: ((عِبَادَ اللّٰهِ! لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۰۸۵: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو ایسا برابر کیا کرتے تھے گویا ان کے ساتھ تیروں کو برابر کرتے ہوں، حتیٰ کہ آپ نے سمجھ لیا کہ ہم آپ سے سیکھ چکے ہیں۔ پھر ایک روز آپ تشریف لائے تو کھڑے ہو گئے، قریب تھا کہ آپ تکبیر کہتے کہ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا، اس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے بندو! صفیں برابر کیا کرو، ورنہ اللہ تمہارے اندر اختلاف پیدا فرما دے گا۔''

١٠٨٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: ((اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرٰكُمْ مِّنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ: ((اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ)). [2]

۱۰۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نماز کے لئے اقامت کہہ دی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کرتے ہوئے فرمایا: ''صفیں درست رکھو اور باہم مل کر کھڑے ہوا کرو، کیونکہ میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔'' بخاری۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''صفیں مکمل کرو کیونکہ میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔''

١٠٨٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ عِنْدَ مُسْلِمٍ: ((مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ)). [3]

۱۰۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفیں برابر کرو، بے شک صفوں کا برابر کرنا نماز قائم کرنے سے

---

[1] رواه مسلم (١٢٨ / ٤٣٦)۔ [2] رواه البخاري (٧١٩) ٥ أتموا الصفوف، رواه مسلم (٤٣٤، ترقيم دارالسلام: ٩٧٦) واللفظ له و رواه البخاري (٧١٨) بلفظ: "أقيموا الصفوف"۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧٢٣) و مسلم (١٢٤/ ٤٣٣)۔

ہے۔'' بخاری، مسلم۔ البتہ صحیح مسلم میں: ''نماز مکمل کرنے سے ہے۔'' کے الفاظ ہیں۔

۱۰۸۸: وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ: ((اِسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ)) قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ: فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۰۸۸: ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے ہاتھ ہمارے کندھوں پر رکھتے اور فرماتے: ''برابر ہو جاؤ، اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے، اور تم میں سے صاحب عقل و دانش حضرات میرے قریب کھڑے ہوا کریں، پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں۔'' اور ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور تم آج سخت اختلاف کا شکار ہو۔

۱۰۸۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِيَلِنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلٰثًا وَّاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۰۸۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے صاحب عقل و دانش حضرات میرے قریب کھڑے ہوا کریں، پھر جو ان سے قریب ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ایسے فرمایا اور بازاروں کے شور (مسائل) سے بچو۔''

۱۰۹۰: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ: ((تَقَدَّمُوْا وَاْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۰۹۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کا (پہلی صف سے) پیچھے ہٹنا ملاحظہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''آگے بڑھو، میری اقتدا کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتدا کریں، لوگ پیچھے ہٹتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ انہیں (اپنی رحمت میں) پیچھے کر دے گا۔''

۱۰۹۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَاٰنَا حَلَقًا فَقَالَ: مَالِيْ اَرٰكُمْ عِزِيْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: ((اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا)) فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ: ((يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰى وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۱۰۹۱: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے ہمیں مختلف حلقوں میں دیکھ کر فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں متفرق دیکھ رہا ہوں؟'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''تم ویسے صفیں کیوں نہیں بناتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے ہاں صفیں بناتے ہیں؟'' ہم نے عرض کیا، فرشتے اپنے رب کے ہاں کیسے صفیں بناتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ پہلی صفیں مکمل کرتے ہیں اور صف میں باہم مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔''

[1] رواہ مسلم (۱۲۲ / ۴۳۲)۔

[2] رواہ مسلم (۱۲۳ / ۴۳۲)۔

[3] رواہ مسلم (۱۳۰ / ۴۳۸)۔

[4] رواہ مسلم (۱۱۹ / ۴۳۰)۔

١٠٩٢ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

١٠٩٢: ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کی صفوں میں سے پہلی صف، بہترین صف ہے، اور ان کی آخری صف کمتر ہے، جبکہ عورتوں کی آخری صف ان کی بہترین صف ہے، اور ان کی پہلی صف بدتر ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١٠٩٣ : عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ! اِنِّیْ لَاَرَی الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

١٠٩٣: انس ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو خوب ملاؤ اور انہیں باہم قریب بناؤ، گردنوں کو برابر و مقابل رکھو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے؟ میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ بکری کے بچے کی طرح صفوں کے شگاف میں داخل ہو جاتا ہے۔''

١٠٩٤ : وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِیْ يَلِيْهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

١٠٩٤: انس ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' اگلی صف کو پورا کرو، پھر اس کو جو اس کے بعد ہے، پس جو کمی ہو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔''

١٠٩٥ : وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰی وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

١٠٩٥: براء بن عازب ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں جو پہلی صفوں کو ملاتے ہیں، اللہ کو وہ قدم انتہائی محبوب ہے جو صف میں ملنے کے لئے اٹھایا جاتا ہے۔''

١٠٩٦ : وَعَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰی مَيَامِنِ

---

[1] رواه مسلم (١٣٢/ ٤٤٠)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٦٦٧) [والنسائي (٢/ ٩٢ ح ٨١٦) و صححه ابن خزيمة (١٥٤٥) و ابن حبان (٣٨٧، ٣٩١)]۔

[3] **صحيح**، رواه أبو داود (٦٧١) [والنسائي (٢/ ٩٣ ح ٨١٩) و صححه ابن خزيمة (١٥٤٦) و ابن حبان (٣٩٠)]۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٤٣) ☆ شيخ من أهل الكوفة لم أعرفه و حديث أبي داود (٦٦٤) يغني عنه ۔

الصُّفُوْفِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۰۹۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے صفوں کی دائیں جانب والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔“

۱۰۹۷: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُسَوِّىْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا اِلَى الصَّلَاةِ فَاِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۰۹۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں برابر فرماتے، جب ہم برابر ہو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر کہتے۔

۱۰۹۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ عَنْ يَمِيْنِهٖ: ((اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ)) وَعَنْ يَسَارِهٖ: ((اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۰۹۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائیں جانب فرماتے: ”برابر ہو جاؤ، صفیں درست کرو۔“ اور اپنی بائیں جانب بھی فرماتے: ”برابر ہو جاؤ، صفیں درست کرو۔“

۱۰۹۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خِيَارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِى الصَّلَاةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۰۹۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نماز میں کندھے نرم رکھنے والا شخص تم میں سب سے بہتر ہے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۱۰۰: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنِّىْ لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِىْ كَمَا اَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَىَّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۱۱۰۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ”برابر ہو جاؤ، برابر ہو جاؤ، برابر ہو جاؤ، اس ذات کی قسم جس کے

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٦٧٦) [وابن ماجه (١٠٠٥) و صححه ابن خزيمة (١٥٥٠) و ابن حبان (٣٩٣، ٣٩٤) والحاكم على شرط مسلم (١/ ٢١٤) ووافقه الذهبي] ☆ سفيان الثوري مدلس و عنعن و حديث ابن خزيمة (بلفظ: إن الله و ملائكته يصلون على الصف الأول) سنده حسن وهو يغني عنه ـ [2] **إسناده صحيح**، رواه أبوداود (٦٦٥) [وأصله متفق عليه، رواه البخاري (٧١٧) و مسلم (٤٣٦)]ـ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٦٧٠) ☆ مصعب بن ثابت ضعيف، و محمد بن مسلم بن السائب: مجهول الحال لم يوثقه غير ابن حبان ـ

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٦٧٢) [و صححه ابن خزيمة (١٥٦٦) وابن حبان (٣٩٧)]ـ

[5] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٦٦٧) بلفظ مختلف [وأحمد (٣/ ٢٦٨، ٢٨٦) والنسائي (٢/ ٩١ ح ٨١٤)]ـ

ہاتھ میں میری جان ہے! میں اپنی پشت سے تمہیں اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے میں تمہیں اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔''

١١٠١: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِیْ؟ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَى الثَّانِیْ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَى الثَّانِیْ قَالَ: ((وَعَلَى الثَّانِیْ)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَحَاذُوْا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلِيْنُوْا فِیْ اَيْدِیْ اِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ يَعْنِیْ اَوْلَادَ الضَّأْنِ الصِّغَارِ)).رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶

١١٠١: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! دوسری پر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! دوسری پر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! دوسری پر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دوسری پر۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفیں برابر کرو، کندھے برابر رکھو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شگاف بند کرو کیونکہ شیطان بکری کے بچے کی طرح تمہارے درمیانی شگاف میں داخل ہو جاتا ہے۔''

١١٠٢: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِاَيْدِیْ اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ وَّصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهٗ قَطَعَهُ اللّٰهُ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِیُّ مِنْهُ قَوْلَهٗ: ((مَنْ وَصَلَ صَفًّا......)) اِلٰى اٰخِرِهٖ. ❷

١١٠٢: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفیں قائم کرو، کندھے برابر رکھو، شگاف بند کرو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں کے لیے نرم ہو جاؤ، شیطان کے لیے شگاف (خالی جگہ) نہ چھوڑو اور جو شخص صف ملائے گا اللہ (اپنی رحمت کے ساتھ) اسے ملائے گا اور جو اسے قطع کرے گا، اللہ اسے (اپنی رحمت سے) قطع کر دے گا۔'' ابوداود۔ اور امام نسائی رحمہ اللہ نے ((مَنْ وَصَلَ صَفًّا)) سے آخر تک ان سے روایت کیا ہے۔

١١٠٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

١١٠٣: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام کو وسط میں جگہ دو اور شگاف بند کرو۔''

١١٠٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِی النَّارِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٢ ح ٢٢٦١٨) ☆ سنده ضعيف من أجل ضعف فرج بن فضالة۔

❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٦٦٦) والنسائي (٢/ ٩٣ ح ٨٢٠) [و صححه ابن خزيمه (١٥٤٩) والحاكم على شرط مسلم (١/ ٢١٣) ووافقه الذهبي]۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٦٨١) [والبيهقي (٣/ ١٠٤)] ☆ أمة الواحد: مجهولة، و ابنها يحيى بن بشير: مستور۔ ❹ **ضعيف**، رواه أبو داود (٦٧٩) ☆ عكرمة بن عمار: لم يصرح بالسماع من يحيى بن أبي كثير و تكلم الجمهور في روايته عنه۔

۱۱۰۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ پہلی صف سے پیچھے ہٹتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ انہیں جہنم میں سب سے آخری طبقے میں ڈال دے گا۔''

١١٠٥: وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رضي الله عنه قَالَ: رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم رَجُلاً يُصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَاَمَرَهُ اَنْ يُعِيْدَ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. [1]

۱۱۰۵: وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صف کے پیچھے ایک آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔ احمد، ترمذی، ابوداود، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

[1] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢٢٨ ح ١٨١٧٠) والترمذي (٢٣٠) و أبوداود (٦٨٢) [و صححه ابن خزيمة (١٥٦٩) و ابن حبان (٤٠١، ٤٠٣)]۔

بَابُ الْمَوْقِفِ

(نماز میں) کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۱۰۶: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: بِتُّ فِیْ بَیْتِ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ فَعَدَلَنِیْ كَذَالِكَ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ اِلَی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۱۱۰۶: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات بسر کی، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی ان کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، تو آپ ﷺ نے اپنی پشت کے پیچھے سے مجھے بازو سے پکڑ کر اسی طرح اپنی پشت کے پیچھے سے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

۱۱۰۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِیُصَلِّیَ فَجِئْتُ حَتّٰی قُمْتُ عَنْ یَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَدَارَنِیْ حَتّٰی اَقَامَنِیْ عَنْ یَمِیْنِهٖ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ یَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ بِیَدَیْنَا جَمِیْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰی اَقَامَنَا خَلْفَهٗ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۱۱۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، میں آیا تو آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے پھیر کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر جبار بن صخر آئے تو وہ بھی رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے ہمیں ہمارے ہاتھوں سے پکڑ کر پیچھے ہٹایا حتیٰ کہ آپ نے ہمیں اپنے پیچھے کھڑا کر دیا۔

۱۱۰۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّیْتُ اَنَا وَیَتِیْمٌ فِیْ بَیْتِنَا خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ وَاُمُّ سُلَیْمٍ خَلْفَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۱۱۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور ایک یتیم نے ہمارے گھر میں نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور ام سلیم رضی اللہ عنہا (ام انس رضی اللہ عنہ) نے ہمارے پیچھے۔

۱۱۰۹: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی بِهٖ وَبِاُمِّهٖ اَوْ خَالَتِهٖ قَالَ: فَاَقَامَنِیْ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَاَقَامَ الْمَرْاَةَ خَلْفَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۱۱۰۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے اور میری والدہ یا میری خالہ کو نماز پڑھائی، وہ بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٩) و مسلم (١٨١/ ٧٦٣)۔

❷ رواه مسلم (٣٠١٠)۔

❸ رواه مسلم (لم أجده) ☆ و رواه البخاري (٧٢٧، ٣٨٠) و مسلم (٢٦٦/ ٦٥٨) من طريق آخر مطولاً۔

❹ رواه مسلم (٢٦٩/ ٦٦٠)۔

نے مجھے اپنی دائیں جانب اور عورت کو اپنے پیچھے کھڑا کیا۔

۱۱۱۰: وَعَنْ اَبِی بَکْرَةَ ﷺ اَنَّهٗ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۱۱۰: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ تک پہنچے تو آپ رکوع فرما رہے تھے، انہوں نے صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کر لیا، پھر چل کر صف تک پہنچ گئے، نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تمہاری حرص میں اضافہ فرمائے، آئندہ ایسے نہ کرنا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۱۱۱۱: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ﷺ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً اَنْ يَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۱۱۱۱: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب ہم تین ہوں تو ہم میں سے ایک ہماری امامت کرائے۔

۱۱۱۲: وَعَنْ عَمَّارٍ ﷺ اَنَّهٗ اَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ وَقَامَ عَلٰى دُكَّانٍ يُصَلِّيْ وَالنَّاسُ اَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَاَخَذَ عَلٰى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهٗ عَمَّارٌ حَتّٰى اَنْزَلَهٗ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ: اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِيْ مَقَامٍ اَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ)) اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَمَّارٌ: لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِيْنَ اَخَذْتَ عَلٰى يَدَيَّ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۱۱۲: عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مدائن میں لوگوں کی امامت کرائی تو وہ چبوترے پر کھڑے ہوئے جبکہ لوگ ان سے نیچے کھڑے تھے، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر انہیں ہاتھوں سے پکڑ لیا تو عمار رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے پیچھے چلتے گئے حتیٰ کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں نیچے اتار دیا، جب عمار رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہیں سنا؟: ''جب آدمی لوگوں کی امامت کرائے تو وہ ان سے بلند جگہ پر کھڑا نہ ہو۔'' یا آپ نے اس طرح کی بات فرمائی، تو عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی لیے تو میں آپ کے پکڑنے پر آپ کے پیچھے چل دیا تھا۔

۱۱۱۳: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ ﷺ اَنَّهٗ سُئِلَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ: هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهٗ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهٗ فَقَرَاَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ

---

[1] رواه البخاري (۷۸۳)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۳۳ وقال: غريب.) ☆ إسماعيل بن مسلم ضعيف ـ

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۵۹۸) ☆ فيه رجل: مجهول، وأبو خالد: مثله ـ

عَادَ اِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْاَرْضِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ. وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِيْ)). ❶

۱۱۱۳: سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ منبر کس چیز سے بنایا گیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: غابہ کے جھاؤ سے بنا ہوا تھا اور فلاں عورت (عائشہ رضی اللہ عنہا) کے آزاد کردہ غلام نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بنایا تھا۔ جب اسے بنا کر رکھ دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہا، اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، آپ نے قراءت کی، رکوع کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے رکوع کیا، پھر آپ نے سر اٹھایا، پھر الٹے پاؤں واپس آئے اور زمین پر سجدہ کیا، پھر منبر پر تشریف لائے، پھر قراءت کی، پھر رکوع کیا پھر سر اٹھایا، پھر الٹے پاؤں واپس آئے حتیٰ کہ زمین پر سجدہ کیا۔ یہ صحیح بخاری کے الفاظ ہیں، جبکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت بھی اس طرح ہے، اور اس روایت کے آخر میں ہے: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا ہے تا کہ تم میری اقتدا کرو اور تم میری نماز سیکھ لو۔''

۱۱۱۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حُجْرَتِهٖ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِهٖ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۱۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ میں نماز پڑھی جبکہ لوگ حجرے کے باہر سے آپ کی اقتدا کر رہے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۱۱۵: عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَفَّ الرِّجَالُ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْغِلْمَانُ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ فَذَكَرَ صَلَاتَهٗ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا صَلٰوةُ قَالَ عَبْدُالْاَعْلٰى لَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا قَالَ: اُمَّتِيْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۱۱۱۵: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق نہ بتاؤں؟ آپ نے نماز کے لیے اقامت کہی، اور مردوں نے صف بنائی، اور ان کے پیچھے بچوں نے صف بنائی پھر آپ نے انہیں نماز پڑھائی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: اس طرح نماز ہے، عبدالاعلیٰ نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: ''میری امت کی نماز اس طرح ہے۔''

۱۱۱۶: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: بَيْنَا اَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِيْ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِيْ جَبْذَةً فَنَحَّانِيْ وَقَامَ مَقَامِيْ فَوَاللّٰهِ! مَا عَقَلْتُ صَلَاتِيْ فَلَمَّا انْصَرَفَ اِذَا هُوَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ: يَافَتٰى! لَا يَسُوْءُكَ

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (۹۱۷) و مسلم (۵۴۴)۔ ❷ **صحيح**، رواه أبو داود (۱۱۲۶) [والبيهقي (۳/ ۱۱۰) و رواه البخاري (۷۲۹) و مسلم (۷۶۱) به مطولاً]۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۶۷۷) [و حسنه ابن الملقن في تحفة المحتاج (۵۴۸)]۔

اللّٰهُ إِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ: هَلَكَ أَهْلُ الْعَقْدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ! مَا عَلَيْهِمْ آسٰى وَلٰكِنْ آسٰى عَلٰى مَنْ أَضَلُّوْا: قُلْتُ: يَا أَبَا يَعْقُوْبَ! مَا تَعْنِيْ بِأَهْلِ الْعَقْدِ قَالَ: الْأُمَرَاءُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1]

۱۱۱۶: قیس بن عباد بیان کرتے ہیں، اس اثنا میں کہ میں مسجد میں پہلی صف میں تھا کہ کسی آدمی نے مجھے زور سے پیچھے سے کھینچا، وہ مجھے وہاں سے ہٹا کر خود وہاں کھڑا ہو گیا، اللہ کی قسم! مجھے اپنی نماز کے بارے میں کچھ یاد نہ رہا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو وہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے فرمایا: نوجوان! اللہ تمہیں کسی تکلیف سے دوچار نہ کرے، بے شک یہ نبی ﷺ کی طرف سے ہمارے لیے حکم ہے کہ ہم امام کے پاس کھڑے ہوں، پھر انہوں نے قبلہ رخ کھڑے ہو کر فرمایا: ''اہل عقد'' ہلاک ہو گئے، رب کعبہ کی قسم! مجھے ان پر کوئی افسوس نہیں، لیکن مجھے افسوس تو ان پر ہے جنہوں نے گمراہ کیا، میں نے کہا: ابو یعقوب! ''اہل عقد'' سے کون مراد ہیں؟ انہوں نے فرمایا: حکمران۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٢/ ٨٨ ح ٨٠٩) [و صححه ابن خزيمة (١٥٧٣) و ابن حبان (٣٩٨) وله طريق آخر عند الحاكم (٤/ ٥٢٧) و صححه ووافقه الذهبي]-

بَابُ الْاِمَامَةِ

امامت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١١١٧: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَأُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَآءَةِ سَوَآءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّةِ سَوَآءً فَاَقْدَمُھُمْ ھِجْرَةً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْھِجْرَةِ سَوَآءً فَاَقْدَمُھُمْ سِنًّا وَّلَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ سُلْطَانِهٖ وَلَا یَقْعُدُ فِیْ بَیْتِهٖ عَلٰی تَکْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ: ((وَلَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ اَھْلِهٖ)). [1]

١١١٧: ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کی امامت وہ شخص کرائے جو ان میں سے کتاب اللہ کو زیادہ پڑھنے (جاننے، سمجھنے) والا ہو، پس اگر وہ قراءت میں سب برابر ہوں تو پھر ان میں سے جو سنت کو زیادہ جاننے والا ہو، اگر وہ سنت میں برابر ہوں تو پھر ان میں سے جس نے ہجرت پہلے کی ہو، اور اگر وہ ہجرت کرنے میں برابر ہوں تو پھر ان میں سے جو عمر میں بڑا ہو، اور کوئی شخص کسی کی جگہ (بلا اجازت) امامت کرائے نہ بلا اجازت اس کے گھر میں اس کی عزت کی جگہ بیٹھے۔'' مسلم۔
اور مسلم ہی کی روایت میں ہے: ''کوئی آدمی کسی آدمی کی اس کے گھر میں امامت نہ کرائے۔''

١١١٨: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْیَؤُمَّھُمْ اَحَدُھُمْ وَاَحَقُّھُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَأُھُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2] وَذُکِرَ حَدِیْثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ فِیْ بَابٍ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْاَذَانِ.

١١١٨: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تین افراد ہوں تو ان میں سے ایک ان کی امامت کرائے اور ان میں سے جو زیادہ قرآن پڑھنے والا ہے وہ امامت کا زیادہ حق دار ہے۔'' مسلم، اور مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث باب فضل الأذان کے بعد والے باب میں بیان ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

١١١٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((لِیُؤَذِّنْ لَکُمْ خِیَارُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ قُرَّاءُکُمْ)). [3]

---

[1] رواه مسلم (٢٩٠ / ٦٧٣)۔

[2] رواه مسلم (٢٨٩ / ٦٧٢) ٥ حديث مالك بن الحويرث تقدم (٦٨٣)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٩٠) ☆ حسين بن عيسى الحنفي: ضعيف، ضعفه الجمهور۔

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

۱۱۱۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر شخص اذان کہے اور تم میں سے بہتر قاری تمہیں نماز پڑھائے۔''

۱۱۲۰: وَعَنْ اَبِیْ عَطِیَّةَ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ رضی اللہ عنہ یَأْتِیْنَا اِلٰی مُصَلَّانَا یَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ یَوْمًا قَالَ اَبُوْ عَطِیَّةَ: فَقُلْنَا لَهٗ: تَقَدَّمْ فَصَلِّهْ قَالَ لَنَا: قَدِّمُوْا رَجُلًا مِنْكُمْ یُصَلِّیْ بِكُمْ وَ سَاُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا اُصَلِّیْ بِكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا یَؤُمَّهُمْ وَلْیَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّهٗ اقْتَصَرَ عَلٰی لَفْظِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم. [1]

۱۱۲۰: ابوعطیہ عقیلی بیان کرتے ہیں، مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہماری نماز کی جگہ پر ہمارے پاس تشریف لایا کرتے اور باتیں کیا کرتے تھے، ایک روز نماز کا وقت ہو گیا، ابوعطیہ نے کہا، ہم نے ان سے درخواست کی کہ وہ آگے بڑھیں اور نماز پڑھائیں، انہوں نے ہمیں فرمایا: اپنے کسی آدمی کو آگے کرو وہ تمہیں نماز پڑھائے گا، میں عنقریب تمہیں بتاؤں گا کہ میں تمہیں نماز کیوں نہیں پڑھاتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص کسی قوم کے پاس جائے تو وہ ان کی امامت نہ کرائے بلکہ انہی میں سے کوئی شخص ان کی امامت کرائے۔'' ابوداود، ترمذی، نسائی، البتہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ تک اکتفا کیا ہے۔

۱۱۲۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ یَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ اَعْمٰی. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۱۲۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو خلیفہ مقرر فرمایا، وہ لوگوں کی امامت کراتے تھے حالانکہ وہ نابینا تھے۔

۱۱۲۲: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ اٰذَانَهُمْ: اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ وَ امْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَیْهَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ. [3]

۱۱۲۲: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگوں کی نماز ان کے کانوں سے آگے نہیں جاتی: مفرور غلام حتیٰ کہ وہ واپس آ جائے، وہ عورت جو اس حال میں رات بسر کرے کہ اس کا خاوند اس پر ناراض ہو، اور لوگوں کا امام جبکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔'' ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۲۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاتُهُمْ: مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَرَجُلٌ اَتَی الصَّلَاةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ اَنْ یَّاْتِیَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَهٗ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۱۲۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی: وہ امام جسے مقتدی

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٥٩٦) و الترمذي (٣٥٦ وقال: حسن صحيح) والنسائي (٢/ ٨٠ ح ٧٨٨)۔

[2] **صحيح**، رواه أبو داود (٥٩٥) [و له شواهد عند ابن حبان (٣٧٠) وغيره]۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٦٠)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٩٣) و ابن ماجه (٩٧٠) ☆ عبدالرحمٰن بن زياد الإفريقي ضعيف (تقدم: ٢٣٩) وعمران المعافري: ضعيف۔

ناپسند کرتے ہوں، ایک وہ شخص جو نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نماز پڑھتا ہے، اور ایک وہ آدمی جو کسی آزاد شخص کو غلام بنا لے۔''

١١٢٤: وَعَنْ سُلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ إِمَامًا يُصَلِّيْ بِهِمْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۱۲۴: سلامہ بنت حر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ مسجد والے نماز پڑھانے سے جان چھڑائیں گے وہ نماز پڑھانے کے لیے کوئی امام نہیں پائیں گے۔''

١١٢٥: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَ الصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْفَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْفَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۱۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر امیر کی معیت میں جہاد کرنا تم پر فرض ہے، خواہ وہ نیک ہو یا فاجر، اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو، اور ہر مسلمان کے پیچھے نماز پڑھنا تم پر واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا فاجر، اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو اور ہر مسلمان پر نماز پڑھنا واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا فاجر، اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١١٢٦: عَنْ عَمْرِوبْنِ سَلَمَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا بِمَآءٍ مَمَرَّ النَّاسِ يَمُرُّ بِنَاالرُّكْبَانُ نَسْأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُوْنَ: يَزْعَمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَهُ أَوْحٰى إِلَيْهِ أَوْحٰى إِلَيْهِ كَذَا وَكُنْتُ أَحْفَظُ ذَالِكَ الْكَلَامَ فَكَأَنَّمَا يُغْرٰى فِيْ صَدْرِيْ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُوْلُوْنَ: أُتْرُكُوْهُ وَقَوْمَهُ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ أَبِيْ قَوْمِيْ بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ! مِنْ عِنْدِالنَّبِيِّ ﷺ حَقًّا فَقَالَ: ((صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا)) فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّيْ لِمَا كُنْتُ أَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِيْ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُّ تَقَلَّصَتْ عَنِّيْ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ: أَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا إِسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِيْ قَمِيْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِيْ بِذَالِكَ الْقَمِيْصِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۱۱۲۶: عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک چشمہ پر رہائش پذیر تھے جو لوگوں کے لیے عام گزرگاہ تھا، قافلے ہمارے پاس

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٨١) و ابن ماجه (٩٨٢) ☆ أم غراب و عقيلة لا يعرف حالهما۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٩٤، ٢٥٣٣) ☆ مكحول التابعي لم يدرك أبا هريرة رضي الله عنه فالسند منقطع۔ [3] رواه البخاري (٤٣٠٢)۔

سے گزرتے تو ہم ان سے پوچھتے رہتے کہ اب لوگوں کا کیا حال ہے؟ اور اس شخص کی کیا کیفیت ہے؟ تو وہ کہتے: اس شخص کا خیال ہے کہ اللہ نے اسے رسول بنا کر بھیجا ہے، اس کی طرف یہ یہ وحی کی گئی ہے، میں ان سے یہ باتیں یاد کر لیتا، گویا وہ میرے دل میں گھر کر گئی ہیں، اور عرب اسلام قبول کرنے کے بارے میں فتح مکہ کے منتظر تھے، وہ کہتے تھے: اسے اور اس کی قوم کو (اس کے حال پر) چھوڑ دو، اگر وہ ان پر غالب آ گیا تو وہ سچا نبی ہے، جب مکہ فتح ہوا تو ہر قوم نے اسلام قبول کرنے میں جلدی کی، اور میرے والد نے بھی اسلام قبول کرنے میں اپنی قوم سے جلدی کی، جب وہ واپس پہنچے تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں سچے نبی کے پاس سے تمہارے پاس آیا ہوں، انہوں نے فرمایا ہے: ''یہ نماز اس وقت پڑھو اور یہ نماز اس وقت پڑھو، تم میں سے کوئی ایک شخص اذان کہہ دے اور تم میں سے زیادہ قرآن پڑھنے والا تمہاری امامت کرائے۔'' انہوں نے جائزہ لیا تو مجھ سے زیادہ قرآن جاننے والا کوئی نہیں تھا، کیونکہ میں قافلوں سے سن کر قرآن کا علم حاصل کر چکا تھا، انہوں نے مجھے اپنا امام بنا لیا، میں اس وقت چھ یا سات برس کا تھا، میرے اوپر ایک چادر ہی تھی، جب میں سجدہ کرتا تو وہ سکڑ جاتی، (اور میرا ستر کھل جاتا، یہ دیکھ کر) قبیلے کی ایک عورت نے کہا: تم اپنے امام کا سرین ہم سے کیوں نہیں چھپاتے ہو؟ انہوں نے (کپڑا) خریدا اور میرے لیے قمیض بنائی، میں جتنا اس قمیض سے خوش ہوا اتنا کسی اور چیز سے خوش نہیں ہوا۔

١١٢٧: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْمَدِيْنَةَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَّوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَفِيْهِمْ عُمَرُ وَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالْأَسَدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۱۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب اول مہاجرین مدینہ تشریف لائے تو ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم ان کی امامت کرایا کرتے تھے جبکہ عمر اور ابوسلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہما ان میں موجود تھے۔

١١٢٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تُرْفَعُ لَهُمْ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُؤُوْسِهِمْ شِبْرًا: رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَاَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۱۲۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ ہیں، جن کی نمازیں ان کے سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتیں: وہ امام جس کے مقتدی اس سے ناراض ہوں، وہ عورت جو اس حال میں رات بسر کرے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو اور باہم قطع تعلق کر لینے والے دو بھائی۔''

[1] رواه البخاري (٦٩٢)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٩٧١) [ولبعض الحديث شاهد تقدم: ١١٢٢] ☆ عبيدة بن الأسود مدلس وعنعن۔

بَابُ مَا عَلَى الْإِمَامِ

امام کی ذمہ داری کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۱۱۲۹: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَآءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِّنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۱۲۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی بہت ہلکی اور بہت کامل نماز کسی امام کے پیچھے نہیں پڑھی، جب آپ کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو اس اندیشے کے پیش نظر کہ اس کی والدہ کسی آزمائش سے دوچار ہو جائے گی، نماز ہلکی کر دیا کرتے تھے۔

۱۱۳۰: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّیْ لَاَدْخُلُ فِی الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِیْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَآئِهٖ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۱۱۳۰: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں لمبی نماز پڑھنے کے ارادے سے نماز شروع کرتا ہوں، لیکن پھر میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں، اس لیے کہ میں جانتا ہوں کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس کی والدہ غمگین ہوتی ہے۔“

۱۱۳۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَآءَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [3]

۱۱۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ تخفیف کرے، کیونکہ ان میں بیمار، ضعیف اور بوڑھے ہوتے ہیں، اور جب تم میں سے کوئی شخص اکیلا نماز پڑھے تو پھر جس قدر چاہے لمبی پڑھے۔“

۱۱۳۲: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰهِ! يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ، فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَاالْحَاجَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه ، رواه البخاري (٧٠٨) و مسلم (١٩٠/ ٤٦٩)۔

[2] رواه البخاري (٧٠٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠٣) و مسلم (١٨٣/ ٤٦٧)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠٢) و مسلم (١٨٢/ ٤٦٦)۔

۱۱۳۲: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابومسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم! میں فلاں شخص کی وجہ سے نماز فجر دیر سے پڑھتا ہوں کیونکہ وہ ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے، چنانچہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وعظ نصیحت کرتے وقت اس دن سے زیادہ ناراض کبھی نہیں دیکھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک تم میں کچھ نفرت دلانے والے بھی ہیں، پس تم میں سے جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ اختصار سے کام لے کیونکہ ان میں ضعیف، بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔''

۱۱۳۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَأُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ. [1]

۱۱۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ (امام) تمہیں نماز پڑھائیں گے، چنانچہ اگر انہوں نے درست پڑھائی تو تمہارے لیے اجر ہے، اور اگر انہوں نے غلطی کی تو تمہارے لیے اجر ہے اور ان پر گناہ ہے۔''

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ

اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۱۳٤: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: آخِرُ مَا عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2] وَ فِیْ رِوَايَةٍ لَهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((اُمَّ قَوْمَكَ)). قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَيْئًا قَالَ: اُدْنُهْ فَاَجْلَسَنِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِیْ صَدْرِیْ بَيْنَ ثَدْيَیَّ ثُمَّ قَالَ: ((تَحَوَّلْ)) فَوَضَعَهَا فِیْ ظَهْرِیْ بَيْنَ كَتِفَیَّ ثُمَّ قَالَ: ((اُمَّ قَوْمَكَ، فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ، فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ، وَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ، وَاِنَّ فِيْهِمْ ذَا الْحَاجَةِ فَاِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ)).

۱۱۳٤: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھے آخری وصیت یہ تھی: ''جب تم لوگوں کی امامت کراؤ تو انہیں ہلکی نماز پڑھاؤ۔'' مسلم۔

انہی سے مروی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''اپنی قوم کی امامت کراؤ۔'' وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں اپنے دل میں کچھ وسوسہ پاتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریب ہو جاؤ۔'' آپ نے مجھے اپنے

[1] رواه البخاري (٦٩٤)۔

[2] رواه مسلم (١٨٧/ ٤٦٨) و الرواية الثانية لمسلم (١٨٦/ ٤٦٨)۔

سامنے بٹھالیا، پھر آپ نے اپنا ہاتھ میری چھاتی پر رکھ دیا، پھر فرمایا: ''پہلو بدلو۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان میری پشت پر رکھا، پھر فرمایا: ''اپنی قوم کی امامت کراؤ، جو شخص کسی قوم کی امامت کرائے تو وہ ہلکی نماز پڑھائے، کیونکہ ان میں بوڑھے ہوتے ہیں، ان میں مریض ہوتے ہیں، ان میں ضعیف ہوتے ہیں، اور ان میں کوئی حاجت مند ہوتے ہیں، جب تم میں سے کوئی اکیلا نماز پڑھے تو پھر جیسے چاہے پڑھے۔''

١١٣٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1]

۱۱۳۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ہمیں ہلکی نماز پڑھانے کا حکم دیا کرتے تھے، جبکہ آپ سورۃ الصافات سے ہماری امامت کرایا کرتے تھے۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٢/ ٩٥ ح ٨٢٧) [و صححه ابن خزيمة (١٦٠٦) و ابن حبان (الموارد: ٤٧٠ والإحسان: ١٨١٤)]۔

بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُوْمِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوْقِ

مقتدی کے لیے امام کی متابعت اور مسبوق کے حکم کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

١١٣٦: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الْاَرْضِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۱۳۶: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے، جب آپ "سمع الله لمن حمده" فرماتے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی کمر نہ جھکاتا حتی کہ نبی ﷺ اپنی پیشانی زمین پر رکھ دیتے۔

١١٣٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: ((اَيُّهَا النَّاسُ! اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۱۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ ﷺ نے اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کرتے ہوئے فرمایا: "لوگو! میں تمہارا امام ہوں، تم رکوع وسجود، قیام اور نماز سے فارغ ہونے میں مجھ سے سبقت نہ کیا کرو، کیونکہ میں اپنے آگے اور پیچھے سے تمہیں دیکھتا ہوں۔"

١١٣٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ: وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا: اٰمِيْنَ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ الْبُخَارِيَّ لَمْ يَذْكُرْ: ((وَاِذَا قَالَ: وَلَا الضَّآلِّيْنَ)). [3]

۱۱۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "امام سے سبقت نہ کرو، جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو، جب وہ ﴿ولا الضالين﴾ کہے تو تم آمین کہو، جب رکوع کرے تو رکوع کرو، جب "سمع الله لمن حمده" کہے تو تم "ربنا لك الحمد" کہو۔" بخاری، مسلم۔ لیکن امام بخاری نے: "اور جب ﴿ولا الضالين﴾ کہے۔" کا ذکر نہیں کیا۔

١١٣٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِّنَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٨١١) و مسلم (١٩٧/ ٤٧٤)۔

[2] رواه مسلم (١١٢/ ٤٢٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧٩٦ مختصرًا) و مسلم (٨٧/ ٤١٥)۔

الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ)) قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَوْلُهُ: ((اِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا)) هُوَ فِيْ مَرَضِهِ الْقَدِيْمِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذَالِكَ النَّبِيُّ ﷺ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُوْدِ وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ ﷺ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَاتَّفَقَ مُسْلِمٌ اِلٰى ((اَجْمَعُوْنَ)) وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا)). [1]

۱۱۳۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے تو آپ اس سے گر گئے، جس سے آپ کی دائیں جانب خراشیں آ گئیں، تو آپ ﷺ نے کوئی ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی، تو ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی، جب آپ ﷺ فارغ ہوئے فرمایا: ''امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو، جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ، جب وہ ((سمع اللّٰہ لمن حمدہ)) کہے تو تم ((ربنا لك الحمد)) کہو، اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔'' حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں آپ ﷺ کا یہ فرمان، آپ کے مرض قدیم کے وقت کا ہے، پھر اس کے بعد نبی ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی تو صحابہ نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی، آپ نے انہیں بیٹھنے کا حکم نہیں فرمایا، اور نبی ﷺ کا آخری فعل بطور حجت لیا جاتا ہے، یہ صحیح بخاری کے الفاظ ہیں، اور امام مسلم نے ((اجمعون)) تک اتفاق کیا ہے، اور ایک روایت میں اضافہ نقل کیا ہے: ''اس سے اختلاف نہ کرو، اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔''

١١٤٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ قَائِمًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَّقْتَدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: يُسْمِعُ اَبُوْ بَكْرٍ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ. [2]

۱۱۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کی اطلاع کرنے آئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان ایام میں نماز پڑھائی، پھر نبی ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ کو دو آدمیوں کے سہارے لایا گیا اس حال میں آپ کے پاؤں زمین پر لگ رہے تھے، حتیٰ کہ آپ مسجد میں

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٨٩) و مسلم (٧٧/ ٤١١) ☆ الحميدي هذا هو عبد الله بن الزبير: شيخ البخاري وفي القول بنسخ هذا الحديث نظر لأن الجمع ممكن۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٦٨٧) و مسلم (٩٠/ ٤١٨)۔

داخل ہوئے، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آمد محسوس کی تو وہ پیچھے ہٹنے لگے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹیں، آپ تشریف لائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب بیٹھ گئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر، ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی اقتدا کر رہے تھے جبکہ لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتدا کر رہے تھے۔ بخاری، مسلم، ان دونوں کی ایک روایت میں ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو تکبیر سناتے تھے۔

١١٤١: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَمَا یَخْشَی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۱۱۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھالیتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ کہیں اس کے سر کو گدھے کا سر نہ بنا دے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١١٤٢: عَنْ عَلِیٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الصَّلَاةَ وَالْاِمَامُ عَلٰی حَالٍ فَلْیَصْنَعْ کَمَا یَصْنَعُ الْاِمَامُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ. [2]

۱۱۴۲: علی اور معاذ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے آئے تو وہ جس حال میں امام کو پائے تو وہ بھی اسی حالت میں ان کے ساتھ شامل ہو جائے۔“ ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

١١٤٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا جِئْتُمْ اِلَی الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهُ شَیْئًا وَمَنْ اَدْرَكَ رَکْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۱۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدہ کی حالت میں ہوں تو تم بھی سجدہ کرو، اور اسے کچھ بھی شمار نہ کرو، جس نے ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی۔“

١١٤٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ صَلّٰی لِلّٰهِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَةٍ یُدْرِكُ التَّکْبِیْرَةَ الْاُوْلٰی کُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [4]

۱۱۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر چالیس روز تکبیر اولیٰ کے ساتھ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩١) و مسلم (١١٤/ ٤٢٧)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٥٩١) ☆ الحجاج بن أرطاة ضعيف مدلس وللحديث شواهد ضعيفة عند أبي داود (٥٠٦) وغيره۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٨٩٣) ☆ فيه يحيى بن أبي سليمان: ضعفه البخاري و الجمهور و له شاهد ضعيف في السلسلة الصحيحة للألباني (١١٨٨)۔ [4] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤١) ☆ حبيب بن أبي ثابت مدلس و عنعن وللحديث شواهد ضعيفة عند أحمد (٣/ ١٥٥) و بحشل الواسطي في تاريخ واسط (ص٦٥-٦٦) وغيرهما۔

باجماعت نماز پڑھتا ہے، اس کے لیے دو چیزوں: جہنم اور نفاق سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔''

١١٤٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلُّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [1]

۱۱۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لیے جائے لیکن وہ لوگوں کو پائے کہ وہ نماز پڑھ چکے ہوں تو اللہ اسے باجماعت نماز پڑھنے والوں کی مثل اجر عطا فرما دیتا ہے، اور اس سے ان کے اجر میں بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔''

١١٤٦: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيْ مَعَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰى مَعَهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۱۴۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے، آپ نے فرمایا: ''کیا کوئی شخص اس پر صدقہ کرے گا کہ وہ اس کے ساتھ نماز پڑھے؟'' ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے اس کے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١١٤٧: عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ ﷺ فَقُلْتُ: اَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: بَلٰى! ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((اَصَلَّى النَّاسُ؟)) فَقُلْنَا: لَا، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ فَقَالَ: ((ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ)) قَالَتْ: فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: ((اَصَلَّى النَّاسُ؟)) قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ)) قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: ((اَصَلَّى النَّاسُ؟)) قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ)) فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: ((اَصَلَّى النَّاسُ؟)) قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ بِاَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ۔ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيْقًا۔ يَاعُمَرُ! صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً وَّخَرَجَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٥٦٤) والنسائي (٢/ ١١١ ح ٨٥٦) [وصححه الحاكم (١/ ٢٠٨، ٢٠٩) ووافقه الذهبي وله شاهد]۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٢٠ وقال: حديث حسن۔) و أبو داود (٥٧٤) [وصححه ابن خزيمة (١٦٣٢) و ابن حبان (٤٣٦، ٤٣٨) والحاكم (١/ ٢٠٩) ووافقه الذهبي] ☆ هذا الحديث دليل صريح على مشروعية تعدد الجماعات فى المسجد برضا الإمام و أهل المسجد، وتؤيده أدلة أخرى و لم يثبت خلافه والحمد لله۔

وَاَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِاَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ قَالَ: ((اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ)) فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ: اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ بِهٖ عَائِشَةُ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيٌّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۱۴۷: عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں، میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور عرض کیا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے مرض کے متعلق مجھے کچھ بتائیں گی؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، فرمایا: جب نبی ﷺ بیمار ہوئے تو آپ نے پوچھا: ''کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟'' ہم نے عرض کیا، نہیں، اللہ کے رسول! وہ تو آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے لیے ٹب میں پانی ڈالو۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نے پانی ڈال دیا تو آپ نے غسل فرمایا، آپ نے اٹھنے کا قصد کیا تو آپ پر غشی طاری ہو گئی، پھر آپ ﷺ کو افاقہ ہوا تو فرمایا: ''کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟'' ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! نہیں، وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے لیے ٹب میں پانی ڈالو۔'' آپ نے بیٹھ کر غسل فرمایا، پھر اٹھنے کا قصد کیا تو آپ پر غشی طاری ہو گئی، پھر افاقہ ہوا تو فرمایا: ''کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟'' ہم نے عرض کیا، نہیں، اللہ کے رسول! اور لوگ مسجد میں کھڑے نماز عشاء کے لیے نبی ﷺ کے منتظر تھے، نبی ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، قاصد ان کے پاس آیا اور اس نے کہا، رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم فرما رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے، جو کہ رقیق القلب تھے، فرمایا: عمر! آپ نماز پڑھائیں، تو عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان ایام میں نماز پڑھائی، پھر نبی ﷺ نے اپنی طبیعت میں بہتری محسوس کی تو آپ دو آدمیوں، ان میں سے ایک عباس رضی اللہ عنہ تھے، کے سہارے نماز ظہر کے لیے تشریف لائے جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے، لیکن نبی ﷺ نے انہیں پیچھے نہ ہٹنے کا اشارہ فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو۔'' انہوں نے آپ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا، اور نبی ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا کی۔

عبیداللہ بیان کرتے ہیں، میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا، تو میں نے انہیں کہا: کیا میں تمہیں وہ حدیث بیان کروں جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے مرض کے متعلق مجھے بیان کی ہے، انہوں نے فرمایا: بیان کرو، میں نے ان سے مروی حدیث انہیں بیان کی تو انہوں نے اس حدیث میں سے کسی چیز کا انکار نہ کیا، البتہ انہوں نے یہ پوچھا: کیا انہوں نے عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوسرے آدمی کے نام کے بارے میں تمہیں بتایا تھا؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے فرمایا: وہ علی رضی اللہ عنہ تھے۔

۱۱۴۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ وَمَنْ فَاتَتْهُ قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَدْ فَاتَهٗ خَيْرٌ كَثِيْرٌ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٧) و مسلم (٩٠/ ٤١٨)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (١/ ١١ح ١٧) ☆ السند منقطع لأنه من البلاغات و لقوله: " و من فاتته ... خير كثير " شواهد عند البخاري و مسلم وغيرهما فهو صحيح۔

۱۱۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جس نے رکوع پالیا تو اس نے رکعت پالی، اور جسے سورۂ فاتحہ نہ ملی تو وہ خیر کثیر سے محروم ہو گیا۔

۱۱٤۹: وَعَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ: الَّذِیْ یَرْفَعُ رَأْسَهٗ وَیَخْفِضُهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ فَاِنَّمَا نَاصِیَتُهٗ بِیَدِ الشَّیْطَانِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۱۱۴۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص امام سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے اور اس سے پہلے جھکا دیتا ہے تو اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔''

[1] **سنده ضعيف**، رواه مالك (١/ ٩٢ ح ٢٠٥) [وانظر مسند الحميدي بتحقيقي (٩٩٥)] ☆ مليح بن عبدالله السعدي مجهول الحال و ثقه ابن حبان وحده۔

بَابُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً مَرَّتَيْنِ

دومرتبہ نماز پڑھنے والے آدمی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۱۱۵۰: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمَهُ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۱۵۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، پھر وہ اپنی قوم کے پاس جاتے اور انہیں نماز پڑھاتے تھے۔

۱۱۵۱: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اَلْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الْعِشَاءَ وَهِيَ لَهُ نَافِلَةٌ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [2]

۱۱۵۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، معاذ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ نماز عشاء ادا کرتے پھر اپنی قوم کے پاس جاتے اور انہیں نماز عشاء پڑھاتے، اور یہ (بعد والی نماز) ان کے لیے نفل ہوتی تھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱۱۵۲: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: شَهِدْتُّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ وَانْحَرَفَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ قَالَ: ((**عَلَيَّ بِهِمَا**)) فَجِيْءَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ: ((**مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا ؟**)) فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا قَالَ: ((**فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۷۰۰) و مسلم (۱۸۱/ ٤٦٥)۔

[2] **صحيح**، رواه الدارقطني (۱/ ۲۷٤ ح ۱۰٦۲ ، ۱۰٦۳) والبيهقي (۳/ ۸٦) والشافعي في مسنده (ص ۵۷ ح ۲۳۷)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۲۱۹ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (۵۷۵) والنسائي (۲/ ۱۱۲، ۱۱۳ ح ۸۵۹) [وصححه ابن خزيمة (۱۲۷۹) و ابن حبان (٤۳٤ ، ٤۳۵)]۔

۱۱۵۲: یزید بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا، میں نے نماز فجر آپ کے ساتھ مسجد خیف میں ادا کی، جب آپ نماز پڑھ چکے اور پیچھے مڑے تو وہاں آخر پر دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے جنہوں نے آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انہیں میرے پاس لاؤ۔'' انہیں لایا گیا تو وہ گھبراہٹ سے کانپ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم اپنے گھروں میں نماز پڑھ چکے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے نہ کیا کرو، جب تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ چکو اور پھر تمہیں مسجد میں جماعت مل جائے تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیا کرو، کیونکہ وہ تمہارے لیے نفل ہوگی۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۱۵۳: عَنْ بُسْرِبْنِ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاُذِّنَ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى وَرَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِيْ مَجْلِسِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؟)) فَقَالَ: بَلٰى! يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ اَهْلِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ وَكُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۱۱۵۳: بسر بن محجن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی مجلس میں موجود تھے، اتنے میں نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھ کر واپس تشریف لے آئے جبکہ محجن اپنی جگہ پر ہی تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: ''تم نے لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی، کیا تم مسلمان نہیں ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیوں نہیں، ضرور مسلمان ہوں، لیکن میں اپنے گھر نماز پڑھ چکا تھا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''جب تم نماز پڑھنے کے بعد مسجد میں آؤ، اور نماز ہو رہی ہو تو تم جماعت کے ساتھ نماز پڑھو خواہ تم نماز پڑھ ہی چکے ہو۔''

۱۱۵۴: وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ رضی اللہ عنہ قَالَ: يُصَلِّيْ اَحَدُنَا فِيْ مَنْزِلِهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلَاةُ فَاُصَلِّيْ مَعَهُمْ فَاَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا مِنْ ذَالِكَ فَقَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ: سَاَلْنَا عَنْ ذَالِكَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((فَذٰلِكَ لَهٗ سَهْمُ جَمْعٍ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۱۵۴: اسد بن خزیمہ کے قبیلے کے ایک شخص سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا، ہم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ کر مسجد میں آتا ہے اور نماز ہو رہی ہو تو کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھوں؟ اس پر میرا دل

[1] **إسناده حسن**، رواه مالك (١/ ١٣٢ ح ٢٩٤) والنسائي (٢/ ١١٢ ح ٨٥٨) [وصححه ابن حبان (الإحسان: ٢٣٩٨) والحاكم (١/ ٢٤٤)]۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (١/ ١٣٣ ح ٢٩٧) و أبو داود (٥٧٨) ☆ رجل من أسد بن خزيمة: لم أعرفه۔

مطمئن نہیں ہوتا، ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے جماعت کا ثواب ہے۔''

١١٥٥: وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ اَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَآنِيْ جَالِسًا فَقَالَ: ((**اَلَمْ تُسْلِمْ ؟ يَا يَزِيْدُ !**)) قُلْتُ: بَلٰى! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ: ((**وَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِيْ صَلَاتِهِمْ ؟**)) قَالَ: اِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِيْ اَحْسَبُ اَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ: ((**اِذَا جِئْتَ الصَّلَاةَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَهٰذِهِ مَكْتُوْبَةٌ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

١١٥٥: یزید بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے، میں بیٹھ گیا اور ان کے ساتھ نماز میں شریک نہ ہوا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ نے مجھے بیٹھے ہوئے دیکھ کر فرمایا: ''یزید! کیا تم مسلمان نہیں؟'' میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، اللہ کے رسول! میں تو مسلمان ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے جماعت کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟'' انہوں نے عرض کیا، میں نے سمجھا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہوں گے لہٰذا میں نے گھر میں پڑھ لی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے آؤ اور لوگوں کو پاؤ تو پھر تم ان کے ساتھ نماز پڑھو اور اگر تم پڑھ چکے ہو تو پھر وہ تمہارے لیے نفل ہوگی اور یہ فرض۔''

١١٥٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ: اِنِّيْ اُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ اُدْرِكُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّيْ مَعَهٗ قَالَ لَهٗ: نَعَمْ، قَالَ الرَّجُلُ: اَيَّتَهُمَا اَجْعَلُ صَلَاتِيْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَذَالِكَ اِلَيْكَ اِنَّمَا ذَالِكَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَجْعَلُ اَيَّتَهُمَا شَاءَ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❷

١١٥٦: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے ان سے دریافت کیا اس نے کہا: میں گھر میں نماز پڑھ لوں اور پھر مسجد میں باجماعت نماز پالوں تو پھر کیا میں جماعت کے ساتھ شریک ہو جاؤں؟ انہوں نے اسے بتایا، ہاں، اس آدمی نے کہا: میں ان میں سے کس کو اپنی (فرض) نماز قرار دوں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تجھے اس کا اختیار ہے؟ اس کا اختیار تو اللہ عزوجل کو حاصل ہے کہ وہ ان میں سے جسے چاہے (فرض) بنائے۔

١١٥٧: وَعَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ: اَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ: اَلَا تُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ: قَدْ صَلَّيْتُ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((**لَا تُصَلُّوْا صَلَاةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❸

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٧٧) ☆ نوح بن صعصعة: مجهول الحال، لم يوثقه غير ابن حبان۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ١٣٣ ح ٢٩٥)۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ١٩) و أبو داود (٥٧٩) والنسائي (٢/ ١١٤ ح ٨٦١) [وصححه ابن خزيمة (١٦٤١) وابن حبان (٤٣٢)]۔

۱۱۵۷: میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام سلیمان بیان کرتے ہیں، ہم مقام بلاط پر ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو وہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے ابن عمر سے پوچھا: کیا آپ ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے؟ انہوں نے فرمایا: میں پڑھ چکا ہوں، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''ایک نماز کو ایک ہی دن میں دو مرتبہ نہ پڑھو۔''

۱۱۵۸: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: اِنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ اَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا يَعُدْ لَهُمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۱۱۵۸: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جو شخص نماز مغرب یا نماز فجر پڑھ لے، پھر وہ انہیں امام کے ساتھ پالے تو وہ انہیں دوبارہ نہ پڑھے۔

[1] **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ١٣٣ ح ٢٩٨)۔

بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا

سنتوں اور ان کی فضیلت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١١٥٩: عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ: اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُّصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۱۵۹: ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دن اور رات میں (فرض نماز کے علاوہ) بارہ رکعتیں پڑھتا ہے تو اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے: ظہر سے پہلے چار اور اس کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعت، عشاء کے بعد دو اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں۔'' ترمذی اور مسلم کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو مسلمان آدمی ہر روز فرائض کے علاوہ اللہ کی رضا کی خاطر بارہ رکعتیں نفل ادا کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے، یا اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔''

١١٦٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَ: وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۱۶۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں اور دو اس کے بعد، مغرب کے بعد دو رکعتیں آپ کے گھر پڑھیں اور دو رکعتیں عشاء کے بعد آپ کے گھر میں پڑھیں، اور انہوں نے بیان کیا، حفصہ رضی اللہ عنہا (جو کہ آپ کی بہن تھیں) نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر طلوع ہو جانے پر ہلکی سی دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

١١٦١: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ. [3]

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٤١٥ وقال: حسن صحيح)۔ و مسلم (١٠٣/ ٧٢٨) ☆ مؤمل بن إسماعيل: حسن الحديث كما حققته في جزء خاص و لم يثبت فيه الجرح المنسوب إلى البخاري و الحمد لله۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١١٨٠، ١١٨١) و مسلم (١٠٤/ ٧٢٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٩٣٧) و مسلم (٤٠٧/ ٧٢٩)۔

مُتَّفقٌ عَلَيْهِ

۱۱۶۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد گھر تشریف لے جا کر صرف دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

١١٦٢: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَّلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا وَّكَانَ اِذَا قَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَ سَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ إِذَاقَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَّكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ زَادَ اَبُوْدَاوُدَ: ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ [1]

۱۱۶۲: عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے متعلق عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں میرے گھر میں پڑھتے، پھر نماز پڑھانے تشریف لے جاتے، پھر آ کر دو رکعتیں پڑھتے، پھر آپ نماز مغرب پڑھاتے، پھر گھر تشریف لا کر دو رکعتیں پڑھتے، پھر نماز عشاء پڑھاتے اور میرے گھر تشریف لا کر دو رکعتیں پڑھتے، آپ وتر سمیت نو رکعت نماز تہجد پڑھا کرتے تھے، آپ رات دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور دیر تک بیٹھ کر نماز پڑھتے، جب آپ کھڑے ہو کر قراءت کرتے تو رکوع و سجود بھی کھڑے ہو کر کرتے، اور جب آپ بیٹھ کر قراءت کرتے تو رکوع و سجود بھی بیٹھ کر ہی کرتے، اور جب فجر طلوع ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے۔ مسلم، اور امام ابوداؤد نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر پڑھانے کے لیے تشریف لے جاتے۔

١١٦٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِّنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۱۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں سے فجر کی دو رکعتوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔

١١٦٤: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۱۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فجر کی دو رکعتیں، دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، سے بہتر ہیں۔''

١١٦٥: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ)) قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: ((لِمَنْ شَاءَ)) كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۱۶۵: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھو، نماز مغرب سے

---

[1] رواه مسلم (١٠٥/ ٧٣٠) و أبو داود (١٢٥١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١١٦٩) و مسلم (٩٤/ ٧٢٤)۔

[3] رواه مسلم (٩٦/ ٧٢٥)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١١٨٣) و مسلم (٣٠٤ / ٨٣٨)۔

پہلے دو رکعتیں پڑھو۔'' تیسری مرتبہ اس اندیشے کے پیش نظر کہ لوگ اسے سنت نہ بنالیں، فرمایا: ''جو کوئی چاہے (پڑھے)۔''

١١٦٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ مِنكُمْ مُّصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ اُخْرٰى لَهُ قَالَ: ((اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا)). [1]

١١٦٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہیے تو وہ چار رکعت پڑھے۔'' مسلم اور انہی کی دوسری روایت میں ہے: ''جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھے تو وہ اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١١٦٧: عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

١١٦٧: ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتوں اور اس کے بعد چار رکعتوں پر دوام اختیار کرتا ہے تو اللہ اسے جہنم پر حرام قرار دے دیتا ہے۔''

١١٦٨: وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ اَبْوَابُ السَّمَآءِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

١١٦٨: ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظہر سے پہلے چار رکعتوں کے لیے، جن میں سلام نہ پھیرا گیا ہو، آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔''

١١٦٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّیْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ قَالَ: ((اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِیْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

١١٦٩: عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ زوال آفتاب کے بعد نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ گھڑی ہے جب آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت میرا کوئی عمل صالح اوپر جائے۔''

١١٧٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا)). [5]

---

[1] رواه مسلم (٦٩/ ٨٨١)۔ [2] **صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٣٢٦ ح ٢٧٣٠٨) والترمذي (٤٢٧ وقال: حسن غريب)۔ وأبو داود (١٢٦٩) والنسائي (٣/ ٢٦٥ ح ١٨١٥) وابن ماجه (١١٦٠)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٢٧٠) و ابن ماجه (١١٥٧) ☆ عبيدة بن معتب: ضعيف كما قال أبو داود وغيره و للحديث شواهد ضعيفة۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٤٧٨ وقال: حسن غريب .) [و النسائي فى الكبرى: ٣٣١]۔

[5] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ١١٧ ح ٥٩٨٠) والترمذي (٤٣٠ وقال: حسن غريب .) [وأبو داود (١٢٧١) وصححه ابن خزيمة (١١٩٣) و ابن حبان (٦١٦)]۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ

۱۱۷۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ، عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنے والے شخص پر رحم فرمائے۔''

۱۱۷۱: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۱۱۷۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقرب فرشتوں، اور ان کی اتباع کرنے والے مسلمانوں اور مومنوں پر سلام بھیج کر فرق کیا کرتے تھے۔

۱۱۷۲: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۱۷۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۷۳: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً**)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ خَثْعَمٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ: هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَضَعَّفَهُ جِدًّا. ❸

۱۱۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور وہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔'' ترمذی، انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف عمر بن ابی خثعم سے مروی حدیث کے حوالے سے جانتے ہیں، جبکہ میں نے محمد بن اسماعیل (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو فرماتے ہوئے سنا: وہ منکر حدیث ہے، اور انہوں نے اسے بہت زیادہ ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۱۷٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۱۱۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔''

۱۱۷٥: وَعَنْهَا، قَالَتْ: مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِلَّا صَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❺

۱۱۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عشاء پڑھ کر میرے پاس تشریف لاتے تو آپ چار یا چھ رکعت نماز نفل ادا کرتے تھے۔

---

❶ **حسن**، رواه الترمذي (٤٢٩ وقال: حسن)۔[وابن ماجه (١١٦١)]۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٢٧٢)۔ ❸ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٤٣٥) [وابن ماجه (١١٦٧، ١٣٧٤) و عمر بن أبي خثعم: منكر الحديث]۔ ❹ **إسناده موضوع**، رواه الترمذي (٤٣٥) معلقًا وأشار إلى ضعفه۔ [وابن ماجه (١٣٧٣)] ☆ فيه يعقوب بن الوليد: وكان من الكذابين الكبار۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٣٠٣) ☆ فيه مقاتل بن بشير: مجهول الحال وثقه ابن حبان وحده۔

١١٧٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ﴿اِدْبَارَ النُّجُوْمِ﴾ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَ﴿اَدْبَارَ السُّجُوْدِ﴾ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۱۱۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ستاروں کے ڈوبنے کے بعد سے مراد فجر سے پہلے کی دو رکعتیں اور سجدوں کے بعد سے مغرب کے بعد دو رکعتیں ہیں۔''

الفصل الثالث

فصل ثالث

١١٧٧: عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِيْ صَلَاةِ السَّحَرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَتَفَيَّؤُا ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۱۱۷۷: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''زوال آفتاب کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتوں کا ثواب نماز تہجد کی چار رکعتوں کے ثواب کے برابر ہے، اس وقت ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ان کے سائے دائیں سے اور بائیں سے لوٹتے رہتے ہیں، اللہ کے سامنے جھکتے اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔''

١١٧٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَطُّ عِنْدِيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ: وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهٖ! مَاتَرَكَهُمَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ. [3]

۱۱۷۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں میرے ہاں کبھی ترک نہیں کیں۔ بخاری۔ مسلم، اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے، انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی! آپ نے زندگی بھر یہ دو رکعتیں نہیں چھوڑیں۔

١١٧٩: وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ: سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ: كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْاَيْدِيَ عَلٰى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ، فَقُلْتُ لَهٗ: اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْهِمَا قَالَ: كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۱۱۷۹: مختار بن فلفل رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ نماز عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے پر ہاتھوں پر مارا کرتے تھے، اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں غروب

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٢٧٥ وقال: غريب) ☆ فيه رشدين بن كريب: ضعيف۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣١٢٨ وقال: غريب لا نعرفه إلا من حديث علي بن عاصم.) والبيهقي في شعب الإيمان (٣٠٧٣) ☆ علي بن عاصم و يحيى البكاء ضعيفان۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩١، ٥٩٠) ومسلم (٢٩٩/ ٨٣٥)۔

[4] رواه مسلم (٣٠٢/ ٨٣٦)۔

آفتاب کے بعد نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، راوی کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ انہیں پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ ہمیں انہیں پڑھتے دیکھا کرتے تھے لیکن آپ نے ہمیں حکم فرمایا نہ منع فرمایا۔

۱۱۸۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ اِبْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوْا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُّصَلِّيْهِمَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۱۱۸۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم مدینہ میں تھے، جب مؤذن نماز مغرب کے لیے اذان کہتا تو صحابہ ستونوں کی طرف دوڑتے اور دو رکعتیں پڑھتے، حتیٰ کہ کوئی اجنبی شخص مسجد میں آتا تو وہ ان رکعتوں کو پڑھنے والوں کی کثرت دیکھ کر سمجھتا کہ نماز ہو چکی ہے۔

۱۱۸۱: وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: اَتَيْتُ عُقْبَةَ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ: اَ لَا اُعَجِّبُكَ مِنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ يَّرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ: اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: فَمَا يَمْنَعُكَ الْاٰنَ؟ قَالَ: الشُّغْلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۱۱۸۱: مرثد بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں عقبہ جہنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو میں نے کہا: کیا بنو تمیم کے متعلق میں تمہیں تعجب انگیز بات نہ بتاؤں کہ وہ نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں؛ تو عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم بھی رسول اللہ ﷺ کے دور میں ان پر عمل پیرا تھے، میں نے کہا: اب تمہیں کون سی چیز مانع ہے؟ انہوں نے فرمایا: مشغولیت۔

۱۱۸۲: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتٰى مَسْجِدَ بَنِيْ عَبْدِالْاَشْهَلِ فَصَلّٰى فِيْهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلَاتَهُمْ رَاٰهُمْ يُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا فَقَالَ: ((هٰذِهٖ صَلَاةُ الْبُيُوْتِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ قَامَ نَاسٌ يُصَلُّوْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوْتِ)). ❸

۱۱۸۲: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بنو عبدالاشہل قبیلے کی مسجد میں تشریف لائے تو آپ نے وہاں نماز مغرب ادا کی، جب وہ نماز پڑھ چکے تو آپ ﷺ نے اس کے بعد انہیں نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''یہ گھروں (میں پڑھی جانے) والی نماز ہے۔'' ابوداود، ترمذی اور نسائی کی روایت میں ہے: لوگ کھڑے ہو کر نفل پڑھنے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم یہ نماز گھروں میں پڑھا کرو۔''

۱۱۸۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۱۱۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مغرب کے بعد دو رکعتوں میں قراءت لمبی کیا کرتے تھے حتیٰ کہ نمازی

---

❶ رواہ مسلم (۳۰۳ / ۸۳۷)۔ ❷ رواہ البخاري (۱۱۸٤)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۱۳۰۰) و الترمذي (٦۰٤ وقال: غريب.) والنسائي (۳/ ۱۹۸، ۱۹۹ح ۱٦۰۱) [وابن خزيمة: ۱۲۰۱] ☆ إسحاق بن كعب بن عجرة: حسن الحديث على الراجح۔

❹ **حسن**، رواه أبو داود (۱۳۰۱) ☆ جعفر بن أبي المغيرة عن سعيد بن جبير: حسن له الترمذي۔

چلے جاتے۔

۱۱۸۴: وَعَنْ مَكْحُوْلٍ يَبْلُغُ بِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رُفِعَتْ صَلَاتُهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ)) مُرْسَلًا۔ 1

۱۱۸۴: مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مغرب کے بعد کلام کرنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھتا ہے۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''چار رکعتیں پڑھتا ہے، تو اس کی نماز علیین میں بلند کی جاتی ہے۔'' یہ روایت مرسل ہے۔

۱۱۸۵: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ نَحْوَهٗ وَزَادَ: فَكَانَ يَقُوْلُ: ((عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَاِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوْبَةِ)) رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔ 2

۱۱۸۵: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے، انہوں نے اضافہ نقل کیا ہے: آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھنے میں جلدی کیا کرو، کیونکہ وہ فرض نماز کے ساتھ بلند کی جاتی ہیں۔'' یہ دونوں روایتیں رزین نے روایت کی ہیں، بیہقی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی زائد الفاظ شعب الایمان میں اسی طرح روایت کیے ہیں۔

۱۱۸۶: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ عَطَآءٍ قَالَ: اِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهٗ اِلَى السَّآئِبِ يَسْئَلُهٗ عَنْ شَيْءٍ رَاٰهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ: نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَنَا بِذَالِكَ اَنْ لَّا نُوْصِلَ بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ 3

۱۱۸۶: عمرو بن عطا رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، کہ نافع بن جبیر نے انہیں سائب کے پاس بھیجا تاکہ وہ ان سے اس چیز کے متعلق پوچھے جو معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دوران نماز دیکھی، سائب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقصورہ (حکام کے لیے خاص کمرہ) میں نماز جمعہ ادا کی، جب امام نے سلام پھیرا تو میں نے اپنی اسی جگہ کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی، جب وہ اپنے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے میری طرف پیغام بھیجتے ہوئے فرمایا: آیندہ ایسے نہ کرنا، تم نے ایسے کیوں کیا؟ جب تم نماز جمعہ پڑھ لو تو پھر تم کلام کر لینے یا وہاں سے چلے جانے تک کوئی نماز نہ پڑھو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا تھا کہ ہم (فرض) نماز کے ساتھ کوئی نفل نہ ملائیں حتیٰ کہ ہم بات چیت کر لیں یا وہاں سے کہیں اور چلے جائیں۔

۱۱۸۷: وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّيْ اَرْبَعًا وَاِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهٗ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما صَلّٰى بَعْدَ

---

1 **إسناده ضعيف**، رواه رزين (لم أجده) وانظر الترغيب والترهيب للمنذري (١/ ٤٠٥) [وقيام الليل للمروزي ص٦٩] ☆ السند منقطع۔ 2 **إسناده ضعيف جدا**، رواه رزين (لم أجده) والبيهقي في شعب الإيمان (٣٠٦٨) [والمروزي في قيام الليل (ص٦٩) وقال: هذا حديث ليس بثابت۔] ☆ زيد العمي: ضعيف وشيخ بقية: مجهول، وطريق البيهقي فيه عبد الرحيم بن زيد العمي كذاب۔ 3 رواه مسلم (٧٣/ ٨٨٣)۔

الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَالِكَ اَرْبَعًا.[1]

۱۱۸۷: عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، جب ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ میں نماز جمعہ ادا فرماتے تو تھوڑا سا آگے بڑھ کر دو رکعتیں پڑھتے، پھر آگے بڑھ کر چار رکعتیں پڑھتے اور جب مدینہ میں ہوتے تو جمعہ پڑھ کر اپنے گھر تشریف لے جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے اور مسجد میں نہ پڑھتے، جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ ابو داؤد، اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے: انہوں نے بیان کیا، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھیں پھر اس کے بعد چار رکعتیں پڑھیں۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبـو داود (۱۱۳۰) والترمذي (۵۲۲ وقال: حسن صحيح.) [وصححه ابن الملقن في تحفة المحتاج (٤٣٠)]۔

بَابُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۱۱۸۸: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَالِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهُ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ فَيَخْرُجَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۱۸۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نماز عشاء سے فارغ ہو کر طلوع فجر تک گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے، آپ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے، اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے، آپ اس میں اتنا لمبا سجدہ فرماتے کہ آپ کے سر اٹھانے سے پہلے کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کر لیتا، جب مؤذن نماز فجر کی اذان سے فارغ ہو جاتا اور فجر واضح ہو جاتی تو آپ ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے اور پھر دائیں پہلو پر لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن حاضر خدمت ہو کر اقامت کے لیے درخواست کرتا تو آپ ﷺ (نماز پڑھانے کے لیے) تشریف لے جاتے۔

۱۱۸۹: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۱۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی ﷺ فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اگر میں بیدار ہوتی تو آپ مجھ سے بات وغیرہ کر لیتے ورنہ لیٹ جاتے۔

۱۱۹۰: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۱۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی ﷺ فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو آپ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے تھے۔

۱۱۹۱: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ.

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٩٩٤) و مسلم (١٢٢ / ٧٣٦)۔

[2] رواه مسلم (١٢٣ / ٧٤٣) والبخاري (١١٦١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٦، ١١٦٠) [مسلم: ١٢٢ / ٧٣٦]۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۱۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو وتر اور فجر کی دو رکعتوں سمیت تیرہ رکعت نماز تہجد پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۹۲: عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ: سَبْعٌ وَّتِسْعٌ وَإِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۱۱۹۲: مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ سات، نو اور گیارہ رکعت تھی۔

۱۱۹۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۱۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کے لیے رات کو کھڑے ہوتے تو آپ دو ہلکی رکعتوں سے اپنی نماز کا افتتاح کیا کرتے تھے۔

۱۱۹۴: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۱۱۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی رات کو قیام کرے تو دو ہلکی رکعتوں سے آغاز کرے۔''

۱۱۹۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَآءِ فَقَرَأَ: ﴿**إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ**﴾ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءً حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوْءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ وَتَوَضَّأْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِيْ فَأَدَارَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهِ فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِيْ دُعَائِهِ: ((**اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّأَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا**)) وَزَادَ بَعْضُهُمْ: ((**وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا**)) وَذَكَرَ: ((**وَعَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ**)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: ((**وَاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّأَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا**))

---

[1] رواه مسلم (١٢٨/ ٧٣٨) والبخاري (١١٤٠)۔

[2] رواه البخاري (١١٣٩)۔

[3] رواه مسلم (١٩٧/ ٧٦٧)۔

[4] رواه مسلم (١٩٨/ ٧٦٨)۔

وَفِي أُخْرَى لِمُسْلِمٍ: ((اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا)). [1]

۱۱۹۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک رات بسر کی، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ کچھ دیر بات چیت کی اور پھر سو گئے، جب آخری تہائی رات یا کچھ رات باقی رہ گئی تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے، اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بے شک زمین و آسمان کی تخلیق میں اور شب و روز کے آنے جانے میں عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔'' حتیٰ کہ آپ نے سورت مکمل فرمائی، پھر آپ مشکیزے کی طرف گئے، پھر اس کا منہ کھول کر ٹب میں پانی لیا اور افراط و تفریط کے بغیر خوب اچھی طرح وضو کیا، پھر آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، میں بھی کھڑا ہوا اور وضو کر کے آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے مجھے کان سے پکڑ کر گھما کر اپنے دائیں جانب کر لیا، آپ نے تیرہ رکعت نماز مکمل کی، پھر آپ لیٹ گئے، اور سو گئے حتیٰ کہ آپ خراٹے بھرنے لگے، اور جب آپ سو جاتے تو خراٹے بھرتے، پھر بلال نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی اطلاع دی، پس آپ نے اور وضو نہ کیا اور آپ یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میرے دل میں، میری آنکھوں میں، میرے کانوں میں، میرے دائیں، میرے بائیں، میرے اوپر، میرے نیچے، میرے آگے اور میرے پیچھے اور میرے لیے نور کر دے۔'' اور ان میں سے بعض نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''میری زبان میں نور کر دے۔'' اور یہ بھی ذکر کیا ہے: ''میرے پٹھے، گوشت، میرا خون، میرے بال اور میرا بدن نورانی بنا دے۔''

اور صحیحین کی روایت میں ہے: ''اور میرے نفس میں نور اور بہت ہی نور بخش۔'' اور ایک دوسری روایت میں جو مسلم میں ہے: ''اے اللہ! تو مجھے نور عطا فرما۔''

۱۱۹۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُوْلُ: ﴿إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ...... ﴾ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۱۹۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سوئے، آپ بیدار ہوئے، مسواک کی اور وضو کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں......'' آخر سورت تک۔ پھر آپ کھڑے ہوئے دو رکعتیں پڑھیں ان میں قیام اور رکوع و سجود لمبا کیا، پھر آپ آ کر سو گئے حتیٰ کہ آپ خراٹے بھرنے لگے، پھر آپ نے تین مرتبہ ایسے کرتے ہوئے چھ رکعتیں پڑھیں، آپ ہر مرتبہ مسواک کرتے، وضو کرتے اور ان آیات کی تلاوت فرماتے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین وتر پڑھے۔

۱۱۹۷: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: لَأَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اللَّيْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٣١٦) ومسلم (١٨١/ ٧٦٣) [والرواية الأولى ١٨٩/ ٧٦٣] ☆ الرواية الثانية عند مسلم (١٩١/ ٧٦٣)۔ [2] رواه مسلم (١٩١/ ٧٦٣)۔

رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذَالِكَ ثَلَاثُ عَشْرَةَ رَكْعَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ هٰكَذَا فِىْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَاَفْرَادِهِ مِنْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَمُوَطَّا مَالِكٍ وَسُنَنِ اَبِىْ دَاوٗدَ وَجَامِعِ الْأَصُوْلِ. ❶

۱۱۹۷: زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں آج رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد ملاحظہ کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہلکی سی رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں بہت ہی لمبی پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو پہلی دو سے قدرے مختصر تھیں، پھر دو رکعتیں ان سے کم لمبی پڑھیں، پھر دو رکعتیں ان سے کم لمبی پڑھیں، پھر آپ نے وتر پڑھا، یہ تیرہ رکعتیں ہوئیں۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے زید رضی اللہ عنہ کا یہ قول: ''آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور وہ پہلی دو سے قدرے مختصر تھیں۔'' چار مرتبہ ذکر کیا ہے، اور صحیح مسلم میں اور افراد مسلم میں کتاب الحمیدی اور موطا مالک، سنن ابی داود اور جامع الاصول میں اسی طرح مذکور ہے۔

۱۱۹۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَثَقُلَ كَانَ اَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۱۱۹۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر رسیدہ اور بوجھل ہو گئے تو آپ زیادہ تر بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۹۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِىْ كَانَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِنْ اَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰى تَأْلِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سُوْرَتَيْنِ فِىْ رَكْعَةٍ اٰخِرُهُنَّ ﴿حٰمٓ الدُّخَانِ﴾ وَ ﴿عَمَّ يَتَسَآلُوْنَ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۱۱۹۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ان ایک جیسی سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھا کرتے تھے، انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تالیف کردہ (قرآن حکیم) کے مطابق کی شروع والی سورتوں میں سے بیس سورتوں کا ذکر کیا۔ یہ دو سورتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔ ان میں سے آخری دو سورتیں حٰم الدخان اور عم یتساء لون ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱۲۰۰: عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ رَاَى النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّىْ مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) ثَلَاثًا ((ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ)) ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَاَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُوْلُ فِىْ رُكُوْعِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ)) ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوْعِهِ يَقُوْلُ: ((لِرَبِّىَ الْحَمْدُ)) ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُوْلُ فِىْ سُجُوْدِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى)) ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُوْدِهِ وَكَانَ يَقُوْلُ: ((رَبِّ اغْفِرْلِىْ رَبِّ اغْفِرْلِىْ)) فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَرَاَ فِيْهِنَّ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَآءَ وَالْمَائِدَةَ اَوِ الْاَنْعَامَ شَكَّ

❶ رواه مسلم (١٩٥/ ٧٦٥) و مالك فى الموطأ (١/ ١٢٢ ح ٢٦٥) و أبو داود (١٣٦٦) و ذكره ابن الأثير في جامع الأصول (٧/ ٥٢ ح ٤١٩٢)۔ ❷ متفق عليه، رواه البخاري (١١١٨) و مسلم (١١٧/ ٧٣٢)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٤٩٩٦) و مسلم (٢٧٥/ ٨٢٢)۔

شُعْبَةُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۱۲۰۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تہجد پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ نے تین بار اللہ اکبر کہا اور پھر دعا پڑھی: ''وہ بادشاہت، قہر و غلبے اور کبریائی وعظمت والا ہے۔'' پھر آپ نے دعائے استفتاح پڑھی، اور پھر سورۂ بقرہ پڑھی، پھر آپ نے رکوع کیا تو آپ کا رکوع قیام کی طرح (طویل) تھا، آپ اپنے رکوع میں یہ دعا کیا کرتے تھے: ''پاک ہے میرا رب عظمت والا۔'' پھر آپ نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا تو آپ کا قیام رکوع کی طرح تھا، آپ وہاں یہ دعا کرتے تھے: ''میرے رب کے لیے ہر قسم کی حمد ہے۔'' پھر آپ نے سجدہ کیا، آپ کے سجود بھی آپ کے قیام کے برابر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سجود میں یہ دعا کیا کرتے تھے، ''پاک ہے میرا رب بہت بلند۔'' پھر آپ نے سجود سے سر اٹھایا، آپ اپنے سجدوں کے درمیان اپنے سجود کے برابر ہی بیٹھتے تھے، اور یہ دعا کیا کرتے تھے: ''میرے رب! مجھے بخش دے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں پڑھیں اور آپ نے ان میں سورۃ البقرہ، آل عمران، النسا، المائدہ یا الانعام تلاوت فرمائیں۔ شعبہ کو المائدہ یا الانعام میں شک ہوا ہے۔

۱۲۰۱: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ لَّمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۲۰۱: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دس آیات کا اہتمام کرتا ہے وہ غافلین میں نہیں لکھا جاتا، جو سو آیات (کی تلاوت و حفظ اور عمل) کا اہتمام کرتا ہے تو وہ اطاعت گزاروں میں لکھ دیا جاتا ہے اور جو شخص ہزار آیات کا اہتمام کرتا ہے تو وہ ڈھیروں اجر و ثواب پانے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔''

۱۲۰۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَيَخْفِضُ طَوْرًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۱۲۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہجد میں قراءت کرتے وقت کبھی اپنی آواز بلند کرتے اور کبھی پست کرتے تھے۔

۱۲۰۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۱۲۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر بلند آواز سے قراءت کرتے تھے کہ آپ گھر کے اندر قراءت کرتے تو صحن میں موجود شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت سن سکتا تھا۔

۱۲۰۴: وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ يُصَلِّيْ يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهٖ وَمَرَّ بِعُمَرَ رضی اللہ عنہ وَهُوَ يُصَلِّيْ رَافِعًا صَوْتَهٗ قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَا اَبَا بَكْرٍ! مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ تَخْفِضُ صَوْتَكَ)) قَالَ: قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَقَالَ لِعُمَرَ رضی اللہ عنہ: ((مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ

---

❶ **صحيح**، رواه أبو داود (٨٧٤) [وابن ماجه (٨٩٧) والنسائي (٢/ ١٩٩ ـ ٢٠٠ ح ١٠٧٠)].

❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٣٩٨) [و صححه ابن خزيمة (١١٤٤) و ابن حبان (٦٦٢)].

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٣٢٨) [و صححه ابن خزيمة (١١٥٩) و ابن حبان (٦٥٧) و الحاكم (١/ ٣١٠) ووافقه الذهبي].

❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٣٢٧) [والترمذي في الشمائل: ٣٢١].

رَافِعًا صَوْتَكَ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا اَبَابَكْرٍ! اِرْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا)) وَقَالَ لِعُمَرَ: ((اِخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ ❶

۱۲۰۴: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات تشریف لائے تو دیکھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ پست آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں، جب وہ دونوں نبی ﷺ کے پاس اکٹھے ہوئے تو آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا "میں تمہارے پاس سے گزرا اور تم آہستہ آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔" انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے جس سے سرگوشی کی اُس کو سُنا دیا۔ (یعنی اللہ پاک کو) اور آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "میں تمہارے پاس سے گزرا تھا اور تم بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔" انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں سوئے ہوئے لوگوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: "ابوبکر! تم اپنی آواز کچھ بلند کرو، اور عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی آواز کچھ پست رکھو۔" ابوداود، اور امام ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۲۰۵: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَصْبَحَ بِآيَةٍ وَالْآيَةُ: ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۱۲۰۵: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی آیت کی تلاوت کرتے ہوئے صبح کر دی۔ اور وہ آیت یہ تھی: "اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو انہیں بخش دے تو تو غالب حکمت والا ہے۔"

۱۲۰۶: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❸

۱۲۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی صبح کی دو رکعتیں پڑھے تو وہ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائے۔"

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۲۰۷: عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: الدَّائِمُ قُلْتُ: فَاَيَّ حِيْنٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ: كَانَ يَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٣٢٩) و الترمذي (٤٤٧ وقال: غريب) [و صححه ابن خزيمة (١١٦١) وابن حبان (٦٥٦) والحاكم (١/ ١٣٠) على شرط مسلم ووافقه الذهبي]. ❷ **إسناده حسن**، رواه النسائي (٢/ ١٧٧ ح ١٠١١) و ابن ماجه (١٣٥٠) [و صححه الحاكم ١/ ٢٤١ ووافقه الذهبي].

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٤٢٠ وقال: حسن صحيح غريب.) و أبو داود (١٢٦١ [وابن خزيمة: ١١٢٠]
☆ سليمان الأعمش مدلس و لم أجد تصريح سماعه وأخطأ من صحح هذا السند.

❹ متفق عليه، رواه البخاري (١١٣٢) و مسلم (١٣١/ ٧٤١).

۱۲۰۷: مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا تھا؟ انہوں نے فرمایا: جس پر دوام ہو۔ میں نے پوچھا: آپ ﷺ رات کے کس وقت تہجد پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جب آپ مرغ کی آواز سنتے تب آپ ﷺ تہجد پڑھا کرتے تھے۔

۱۲۰۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاكُنَّا نَشَآءُ اَنْ نَّرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِی اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ وَلَا نَشَآءُ اَنْ نَّرَاهُ نَائِمًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [1]

۱۲۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم رسول اللہ ﷺ کو رات تہجد پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو ہم آپ کو (اس حالت میں) دیکھ لیتے تھے، اور اگر ہم آپ کو سویا ہوا دیکھنا چاہتے تو ہم آپ کو (سویا ہوا) دیکھ لیتے تھے۔

۱۲۰۹: وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: وَاَنَا فِی سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ! لَا اَرْقُبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ حَتّٰی اَرٰی فِعْلَهٗ فَلَمَّا صَلّٰی صَلَاةَ الْعِشَآءِ وَهِیَ الْعَتَمَةُ اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِی الْاُفُقِ فَقَالَ: ﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا﴾ حَتّٰی بَلَغَ اِلٰی ﴿اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴾ ثُمَّ اَهْوٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا ثُمَّ اَفْرَغَ فِیْ قَدَحٍ مِّنْ اِدَاوَةٍ عِنْدَهٗ مَآءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی حَتّٰی قُلْتُ: قَدْ صَلّٰی قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰی قُلْتُ: قَدْنَامَ قَدْرَمَا صَلّٰی ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّقَالَ: مِثْلَ مَا قَالَ: فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [2]

۱۲۰۹: حُمید بن عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے کسی صحابی نے بیان کیا، کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، اس دوران میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کی نماز دیکھنے کے لیے آپ کو غور سے دیکھتا رہوں گا حتیٰ کہ میں آپ کا فعل دیکھ سکوں، جب آپ ﷺ نے نماز عشاء پڑھ لی تو آپ رات دیر تک سوئے رہے، پھر بیدار ہوئے تو افق پر نظر ڈال کر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ''ہمارے پروردگار! تو نے یہ ناحق پیدا نہیں فرمایا۔'' حتیٰ کہ آپ ﷺ یہاں تک پہنچے: ''بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے بستر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور وہاں سے مسواک نکالی، پھر کسی برتن سے پیالے میں پانی ڈالا اور مسواک کی، پھر نماز پڑھی حتیٰ کہ میں نے کہا: آپ جتنی دیر سوئے تھے اس قدر نماز پڑھی پھر آپ لیٹ گئے حتیٰ کہ میں نے (دل میں) کہا: آپ نے جس قدر نماز پڑھی تھی اسی قدر سو گئے، پھر آپ بیدار ہوئے تو پہلی مرتبہ کی طرح عمل دہرایا، اور آپ نے وہی آیات تلاوت کیں، رسول اللہ ﷺ نے فجر سے پہلے تین مرتبہ ایسے کیا۔

۱۲۱۰: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُمَلَّكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِیِّ ﷺ وَصَلَاتِهٖ فَقَالَتْ: وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتُهٗ كَانَ يُصَلِّیْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰی ثُمَّ يُصَلِّیْ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَاصَلّٰی حَتّٰی يُصْبِحَ ثُمَّ

---

[1] **صحيح**، رواه النسائي (۳/ ۲۱۳، ۲۱۴ ح ۱۶۲۸) [والبخاري: ۱۱۴۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳]۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (۳/ ۲۱۳ ح ۱۶۲۷)۔

نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۱۲۱۰: یعلی بن مملک سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی ﷺ کی قراءت اور نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم ان کی نماز کے متعلق پوچھ کر کیا کرو گے؟ آپ ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے، پھر آپ نے جتنی دیر نماز پڑھی ہوتی، اتنی دیر سو جاتے تھے، پھر جس قدر سوئے اسی قدر نماز پڑھتے، پھر جتنی دیر نماز پڑھی ہوتی اسی قدر سو جاتے تھے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی، پھر انہوں نے آپ ﷺ کی قراءت کے متعلق بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کی قراءت کا ایک ایک حرف واضح ہوتا تھا۔

[1] **حسن**، رواه أبو داود (١٤٦٦) والترمذي (٢٩٣٢ وقال: حسن صحيح غريب.) والنسائي (٣/ ٢١٤ ح ١٦٣٠)۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

نماز تہجد کے اذکار

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۲۱۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاۤئُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ وَلَاۤ اِلٰهَ غَيْرُكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۲۱۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب نبی ﷺ تہجد پڑھتے تو (اللہ اکبر کہنے کے بعد) یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! ہر قسم کی حمد تیرے ہی لیے ہے، زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے انہیں تو ہی قائم رکھنے والا ہے، ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیے ہے، زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے اس کا تو ہی نور ہے، ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے زمین و آسمان اور جو کچھ اس میں ہے اس کا تو ہی مالک ہے، ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیے ہے تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، تیری بات حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، تمام انبیا علیہم السلام حق ہیں، محمد (ﷺ) حق ہیں اور قیامت حق ہے، اے اللہ! میں تیرے سامنے جھک گیا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر توکل کیا، تیری طرف رجوع کیا، میں نے تیری ہی توفیق سے جھگڑا کیا، میں نے تجھے ہی اپنا حاکم تصور کیا، پس تو میرے اگلے پچھلے، ظاہر و پوشیدہ اور جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے وہ سارے گناہ معاف فرما دے، تو ہی ترقی اور تنزلی دینے والا ہے، صرف تو ہی معبود ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔"

۱۲۱۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَآئِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ، اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاۤءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۲۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی ﷺ رات تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ اپنی نماز کا افتتاح اس دعا سے کرتے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۱۱۲۰) و مسلم (۱۹۹/ ۷۶۹)۔

[2] رواه مسلم (۲۰۰ / ۷۷۰)۔

تھے: ”اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! زمین و آسمان کو عدم سے وجود میں لانے والے حاضر و غائب کے جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں کا ان امور میں فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں، ان اختلافی امور میں اپنی توفیق سے تو ہی میری راہنمائی فرما، بے شک تو ہی جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف راہنمائی فرماتا ہے۔“

١٢١٣: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ: رَبِّ اغْفِرْلِيْ)) اَوْ قَالَ: ((ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

١٢١٣: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص رات کو اٹھ کر یہ دعا پڑھے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے، اور ہر قسم کی حمد اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ پاک ہے، حمد اللہ ہی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ بہت بڑا ہے، گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ممکن ہے، پھر وہ یہ کہے: میرے رب مجھے بخش دے۔“ یا فرمایا: ”پھر اس نے دعا کی تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، اگر وہ وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول کی جاتی ہے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١٢١٤: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

١٢١٤: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوتے تو آپ یہ دعا پڑھتے: ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ...... اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ)) ”تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو پاک ہے، اے اللہ! اپنی حمد کے ساتھ، میں اپنے گناہوں کی تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، اور تیری رحمت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما، جب تو نے مجھے ہدایت نصیب فرما دی تو اس کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ کرنا، مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، بے شک تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔“

١٢١٥: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

---

[1] رواه البخاري (١١٥٤)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥٠٦١) [و صححه ابن حبان (٢٣٥٩) و الحاكم (١/ ٥٤٠) ووافقه الذهبي]۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٢٤١ ح ٢٢٤٤٣) و أبو داود (٥٠٤٢) [وابن ماجه: ٣٨٨١]۔

۱۲۱۵: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان اللہ کا ذکر کرتے ہوئے باوضو سو جائے اور پھر وہ رات کے کسی وقت بیدار ہو کر اللہ سے کسی خیر و بھلائی کا سوال کرے تو اللہ وہی خیر اسے عطا فرما دیتا ہے۔''

١٢١٦: وَعَنْ شَرِيْقٍ الْهَوْزَنِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا فَسَاَلْتُهَا بِمَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْتَتِحُ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ: سَاَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَّحَمِدَ اللّٰهَ عَشْرًا وَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ)) عَشْرًا وَّقَالَ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ)) عَشْرًا وَ ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ)) عَشْرًا وَّ هَلَّلَ اللّٰهَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) عَشْرًا ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۲۱۶: شریق الہوزنی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہو کر ان سے دریافت کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوتے تو آپ کس (ذکر) سے آغاز فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے ایسی چیز کے بارے میں مجھ سے سوال کیا ہے جس کے متعلق تم سے پہلے کسی نے مجھ سے دریافت نہیں کیا، جب آپ رات کو بیدار ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دس مرتبہ ((اللہ اکبر))، دس مرتبہ ''الحمدللہ''، دس مرتبہ ''سبحان اللہ وبحمدہ''، دس مرتبہ ''سبحان الملک القدوس'' دس مرتبہ ''استغفر اللہ'' اور دس مرتبہ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھتے، پھر دس مرتبہ دعا فرماتے: ''اے اللہ میں دنیا اور روز قیامت کی سختیوں اور تکلیفوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' پھر آپ نماز (تہجد) شروع فرماتے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٢١٧: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ)) ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا)) ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدُ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ بَعْدَ قَوْلِهٖ: ((غَيْرُكَ)) ثُمَّ يَقُوْلُ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) ثَلَاثًا وَفِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ ثُمَّ يَقْرَأُ. [2]

۱۲۱۷: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے اٹھتے تو اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھتے: ''پاک ہے تو اے اللہ! اپنی حمد کے ساتھ، بابرکت ہے نام تیرا، بلند ہے شان تیری اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''اللہ بہت ہی بڑا ہے۔'' پھر فرماتے: ''میں اللہ سمیع و علیم کی پناہ کا طلب گار ہوں شیطان مردود سے، اس کے وسوسے، اس کے کبر اور اس کے جادو سے۔''

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٥٠٨٥) [و له شواهد]۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٤٢) و أبو داود (٧٧٥) والنسائي (٢/ ١٣٢ ح ٩٠٠) [وصححه ابن خزيمة (٤٦٧) وتقدم طرفه (٨١٦)]۔

ترمذی، ابوداود، نسائی اور ابوداوٗد نے ((غیرك)) کے بعد یہ اضافہ نقل کیا ہے، کہ آپ ﷺ تین مرتبہ فرماتے: ((لا الہ الا اللہ))، اور حدیث کے آخر میں ہے: پھر آپ ﷺ قراءت کرتے۔

۱۲۱۸: وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اَبِيْتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَكُنْتُ اَسْمَعُهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ: ((سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)) الْهَوِيَّ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ)) الْهَوِيَّ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهٗ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [1]

۱۲۱۸: ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کے حجرے کے قریب رات بسر کیا کرتا تھا، جب آپ رات تہجد کے لیے اٹھتے تو میں آپ ﷺ کو دیر تک یہ پڑھتے ہوئے سنتا۔'' پاک ہے تمام جہانوں کا رب۔'' اور: ''پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ۔'' نسائی۔ ترمذی میں بھی اسی طرح ہے۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[1] **صحيح**، رواه النسائي (٣/ ٢٠٩ ح ١٦١٩) والترمذي (٣٤١٦) [وأصله عند مسلم: ٢٢٦/ ٤٨٩]-

بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ

رات کے قیام پر رغبت دلانے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٢١٩: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۲۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے، وہ ہر گرہ پر یہ فسوں پھونک دیتا ہے ابھی تو بہت رات ہے، سو جاؤ، اگر تو وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وضو کر لیتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز بھی پڑھ لے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے، اور وہ صبح کو ہشاش بشاش ہوتا ہے، جبکہ بصورت دیگر وہ غمگین و پریشان اور سستی کا شکار ہوتا ہے۔“

١٢٢٠: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ: ((اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۲۲۰: مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے، آپ سے عرض کیا گیا، آپ یہ (طویل قیام) کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ آپ کی اگلی پچھلی سب لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو پھر کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔“

١٢٢١: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلٌ فَقِيْلَ لَهُ: مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ: ((ذَالِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِيْ اُذُنِهِ)) اَوْ قَالَ: ((فِيْ اُذُنَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۲۲۱: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا گیا کہ وہ شخص صبح ہونے تک سویا رہتا ہے اور نماز بھی نہیں پڑھتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شیطان ایسے آدمی کے کان یا فرمایا اس کے کانوں میں پیشاب کر دیتا ہے۔“

١٢٢٢: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةً فَزِعًا يَقُوْلُ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١١٤٢) و مسلم (٢٠٧/ ٧٧٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨٣٦) و مسلم (٧٩/ ٢٨١٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١١٤٤) و مسلم (٢٠٥/ ٧٧٤)۔

مِنَ الْخَزَآئِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ)) يُرِيْدُ أَزْوَاجَهُ ((لِكَيْ يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۱۲۲۲: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے تو فرمایا: ''سبحان اللہ! آج رات کس قدر خزانے نازل کیے گئے اور کس قدر فتنے (عذاب) نازل کیے گئے، ان حجرے والیوں کو کون جگائے گا؟'' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے بارے میں فرما رہے تھے: ''تا کہ وہ نماز تہجد پڑھیں، کتنی ہی عورتیں ہیں جو دنیا میں تو لباس زیب تن کیے ہوئے ہیں لیکن وہ آخرت میں برہنہ ہوں گی۔''

۱۲۲۳: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ: مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: ((ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ يَقُوْلُ: مَنْ يُّقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ)). ❷

۱۲۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر رات جب آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو ہمارا رب تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے، اور پوچھتا ہے: کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے، میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی ہے جو مجھ سے مانگے، میں اسے عطا کروں اور کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اسے بخش دوں۔''

اور مسلم کی روایت میں ہے: ''پھر وہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر فرماتا ہے: کوئی ہے جو عطا کرنے والے سخی اور انصاف کرنے والے کو قرض عطا کرے (یہ سلسلہ جاری رہتا ہے) حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔''

۱۲۲٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ يَّسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا مِّنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۱۲۲۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک رات میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس وقت کوئی مسلمان شخص دنیا و آخرت کی جو بھی چیز اللہ سے مانگتا ہے تو وہ اسے وہی چیز عطا فرما دیتا ہے، اور یہ ہر رات ہوتا ہے۔''

۱۲۲۵: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَحَبُّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوُدَ علیہ السلام وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ علیہ السلام كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۱۲۲۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''داود علیہ السلام کی نماز اور داود علیہ السلام کا روزہ اللہ کو انتہائی محبوب ہے، آپ نصف شب سوتے اور تہائی رات قیام کرتے تھے پھر رات کا چھٹا حصہ سوتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (یعنی چھوڑتے) تھے۔''

---

❶ رواه البخاري (۷۰۶۹)۔ ❷ متفق عليه، رواه البخاري (۱۱۴۵) و مسلم (۱۶۸/ ۷۵۸، والرواية الثانية ۱۷۲، ۱۷۱ / ۷۵۸)۔ ❸ رواه مسلم (۱۶۶/ ۷۵۷)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (۱۱۳۱) و مسلم (۱۸۹/ ۱۱۵۹)۔

١٢٢٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ - تَعْنِيْ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم - يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِيْ اٰخِرَهٗ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ قَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَنَامُ فَاِنْ كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ جُنُبًا وَثَبَ فَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَآءَ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ 1

۱۲۲۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کا ابتدائی حصہ سوتے اور آخری حصہ (تہجد پڑھتے ہوئے) جاگتے تھے، پھر اگر آپ نے تعلق زن وشو قائم کرنا ہوتا تو قائم کرتے، پھر سو جاتے، اگر آپ اذان اول کے وقت جنبی ہوتے تو آپ جلدی سے غسل فرماتے اور اگر جنبی نہ ہوتے تو نماز کے لیے وضو کرتے، پھر دو رکعتیں پڑھتے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١٢٢٧: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّاٰتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ 2

۱۲۲۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز تہجد پڑھا کرو، کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کی روش ہے، تمہارے رب کا قرب حاصل کرنے، گناہوں کی معافی اور گناہوں سے باز رہنے کا ذریعہ ہے۔''

١٢٢٨: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللهُ اِلَيْهِمُ: الرَّجُلُ اِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّيْ وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِي الصَّلٰوةِ وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِيْ قِتَالِ الْعَدُوِّ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ 3

۱۲۲۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگوں پر اللہ خوش ہوتا ہے: وہ آدمی جو نماز تہجد پڑھتا ہے، وہ لوگ جو نماز کے لیے صف بندی کرتے ہیں اور وہ لوگ جو دشمن کے خلاف لڑنے کے لیے صف بندی کرتے ہیں۔''

١٢٢٩: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَّذْكُرُ اللهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا. 4

۱۲۲۹: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رات کے آخری حصے میں رب تعالیٰ بندے کے انتہائی قریب ہوتا ہے، اگر تم اس وقت اللہ کو یاد کرنے والوں میں شامل ہو سکو تو ہو جاؤ۔''

---

1 **متفق عليه**، رواه البخاري (١١٤٦) و مسلم (١٢٩/ ٧٣٩)۔

2 **حسن**، رواه الترمذي (٣٥٤٩ ب) [وصححه الحاكم على شرط البخاري (١/ ٣٠٨) ووافقه الذهبي]۔

3 **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٤/ ٤٢ ح ٩٢٩) [و ابن ماجه: ٢٠٠] ☆ فيه مجالد بن سعيد وهو ضعيف۔ 4 **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٤٩ب) [وصححه الحاكم (١/ ١٦٣۔ ١٦٥) و أصله عند مسلم (٨٣٢)]۔

اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۲۳۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلاً قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَاَيْقَظَ اِمْرَاَتَهٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْهِهَا الْمَآءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِیْ وَجْهِهِ الْمَاءَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [1]

۱۲۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ اس بندے پر رحم فرمائے جو رات اٹھ کر تہجد پڑھے، اپنی اہلیہ کو جگائے اور وہ نماز پڑھے، لیکن اگر وہ انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑ کے۔ اللہ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے، اپنے خاوند کو اٹھائے اور وہ نماز پڑھے، لیکن اگر وہ انکار کرے تو وہ اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔“

۱۲۳۱: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اَیُّ الدُّعَآءِ اَسْمَعُ؟ قَالَ: ((جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2]

۱۲۳۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عرض کیا گیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رات کے آخری حصے اور فرض نمازوں کے بعد کی گئی دعا۔“

۱۲۳۲: وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غُرَفًا يُّرٰی ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَلَانَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۱۲۳۲: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں کچھ ایسے کمرے ہیں (جو اس قدر شفاف ہیں) کہ ان کا ظاہر ان کے باطن سے اور ان کا باطن ان کے ظاہر سے نظر آتا ہوگا، اللہ نے انہیں ایسے لوگوں کے لیے تیار کیا ہے جو نرم گفتگو کرتے ہیں، کھانا کھلاتے ہیں، کثرت سے (نفل) روزے رکھتے ہیں اور نماز تہجد پڑھتے ہیں جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔“ بیہقی فی شعب الایمان۔

۱۲۳۳: وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَلِیٍّ نَحْوَهٗ وَفِیْ رِوَايَتِهٖ: ((لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ)). [4]

۱۲۳۳: اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے، اور ان کی روایت میں ہے: ”جس نے اچھی گفتگو کی۔“

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٣٠٨) والنسائي (٣/ ٢٠٥ ح ١٦١١) [وصححه ابن خزيمة (١١٤٨) وابن حبان (٦٤٦) والحاكم على شرط مسلم (١/ ٣٠٩) ووافقه الذهبي]۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٩٩ وقال: حسن) تقدم (٩٦٨) فراجعه لعلته۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٨٩٢) [وأحمد (٥/ ٣٤٣) وانظر الحديث الآتي: ١٢٣٣]
☆عبدالرحمٰن بن إسحاق الكوفي ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة وانظر تخريج الحديث السابق (١٢٣٢) فائدة: وروى الحاكم (١/ ٣٢١ ح ١٢٠٠) من حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنه مرفوعًا: "ان في الجنة غرفًا يرى ظاهرها من بباطنها و باطنها من ظاهرها ... لمن أطاب الكلام وأطعم الطعام وبات قائمًا و الناس نيام" وسنده حسن وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٨٤، ٢٥٢٧ وقال: غريب۔) ☆ عبدالرحمٰن بن إسحاق الكوفي ضعيف۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۲۳۴: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَبْدَاللّٰهِ! لَا تَكُنْ مِّثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۱۲۳۴: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''عبداللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا، وہ تہجد پڑھا کرتا تھا لیکن اب اس نے تہجد پڑھنا چھوڑ دی ہے۔''

۱۲۳۵: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((كَانَ لِدَاوُدَ علیہ السلام مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُوْقِظُ فِيْهَا اَهْلَهٗ يَقُوْلُ: يَا اٰلَ دَاوُدَ! قُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَاِنَّ هٰذِهٖ سَاعَةٌ يَسْتَجِيْبُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا الدُّعَاءَ اِلَّا لِسَاحِرٍ اَوْ عَشَّارٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷

۱۲۳۵: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''داود علیہ السلام کے لیے رات کی ایک گھڑی تھی جس میں وہ اپنے اہل خانہ کو جگاتے ہوئے فرماتے تھے: آل داود! کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو، کیونکہ اس گھڑی میں اللہ عزوجل جادوگر اور محصول وصول کرنے والے کی دعا کے سوا ہر دعا قبول فرماتا ہے۔''

۱۲۳۶: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ صَلَاةٌ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸

۱۲۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''فرض نماز کے بعد رات کے آخری حصے میں پڑھی گئی نماز سب سے بہتر ہے۔''

۱۲۳۷: وَعَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ فُلَانًا يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ: ((اِنَّهٗ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❹

۱۲۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: فلاں شخص رات کو تہجد پڑھتا ہے اور جب صبح ہوتی ہے چوری کرتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک وہ عنقریب تمہاری بتائی ہوئی بات (نماز) اسے روک دے گی۔''

۱۲۳۸: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَيْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ مِنَ اللَّيْلِ

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (۱۱۵۲) و مسلم (۱۸۵ / ۱۱۵۹)۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۴/ ۲۲ ح ۱۶۳۹۰) ☆ علي بن زيد بن جدعان ضعيف وفيه علل أخرى ۔

❸ **صحيح**، رواه أحمد (۲/ ۳۴۲ ح ۸۴۸۸) [و رواه مسلم كما سيأتي : ۲۰۳۹]۔

❹ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (۲/ ۴۴۷) و البيهقي في شعب الإيمان (۳۲۶۱)۔

فَصَلَّيَا اَوْصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۲۳۸: ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی رات کے وقت اپنی اہلیہ کو جگاتا ہے تو وہ دونوں نماز پڑھتے ہیں یا وہ دونوں اکٹھے دو رکعتیں پڑھتے ہیں تو وہ دونوں ذاکرین اور ذاکرات میں لکھ دیے جاتے ہیں۔''

۱۲۳۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَشْرَافُ اُمَّتِيْ حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَاَصْحَابُ اللَّيْلِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۱۲۳۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حاملین قرآن اور تہجد گزار لوگ میری امت کے شرفاء ہیں۔''

۱۲۴۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ اَبَاهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اَيْقَظَ اَهْلَهٗ لِلصَّلَاةِ يَقُوْلُ لَهُمْ: الصَّلَاةَ ثُمَّ يَتْلُوْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى﴾ رَوَاهُ مَالِكٌ [3]

۱۲۴۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جس قدر اللہ چاہتا نماز تہجد پڑھتے رہتے حتیٰ کہ جب رات کا آخری حصہ ہوتا تو آپ اپنے اہل خانہ کو نماز کے لیے اٹھاتے تو انہیں کہتے: نماز (پڑھو یا نماز کا وقت ہو گیا ہے)۔ پھر آپ یہ آیت تلاوت فرماتے: ''اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں، اور اس پر قائم رہیں، ہم آپ سے روزی کے طالب نہیں، بلکہ ہم آپ کو رزق دیتے ہیں، اور عاقبت تو پرہیزگاروں ہی کے لیے ہے۔''

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (۱۳۰۹) و ابن ماجه (۱۳۳۵) [وصححه ابن حبان (٦٤٥) والحاكم على شرط الشيخين (۱/ ۳۱٦) ووافقه الذهبي]۔ ☆ سفيان والأعمش مدلسان و عنعنا۔

[2] **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۲۷۰۳) ☆ فيه نهشل: كذاب و سعد بن سعيد الجرجاني: ضعيف و الضحاك لم يدرك ابن عباس۔

[3] **صحيح**، رواه مالك (۱/ ۱۱۹ ح ۲۵۸) و سنده صحيح۔

بَابُ الْقَصْدِ فِی الْعَمَلِ

عمل میں میانہ روی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٢٤١: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى يُظَنَّ اَنْ لَّا يَصُوْمَ مِنْهُ وَيَصُوْمُ حَتّٰى يُظَنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَّكَانَ لَا تَشَآءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

۱۲۴۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کسی مہینے اس قدر افطار کرتے کہ ہم خیال کرتے کہ آپ اس ماہ روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور کبھی اس قدر روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم خیال کرتے کہ آپ اس ماہ بالکل افطار (ناغہ) ہی نہیں کریں گے، ایسے ہی اگر آپ کو نماز تہجد پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہو تو آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ سکتے ہو اور اگر تم آپ کو سویا ہوا دیکھنا چاہو تو سویا ہوا دیکھ سکتے ہو۔''

١٢٤٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَحَبُّ الْأَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۱۲۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کو وہ عمل سب سے زیادہ محبوب ہے جس پر دوام ہو خواہ وہ قلیل ہی ہو۔''

١٢٤٣: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُذُوْا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۱۲۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے اعمال کیا کرو جن کی تم طاقت رکھتے ہو، کیونکہ اللہ نہیں اکتاتا لیکن تم اکتا جاؤ گے۔''

١٢٤٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ وَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۱۲۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اتنی مدت ہی نماز پڑھے جو رغبت اور خوشی کے ساتھ پڑھی جائے اور جب بار معلوم ہو تو (چھوڑ کر) بیٹھ جائے۔''

---

❶ رواه البخاري (١١٤١)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٤٣) و مسلم (٢١٥/ ٧٨٢)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (١١٥١) و مسلم (٢٢٠/ ٧٨٥)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (١١٥٠) و مسلم (٢١٩/ ٧٨٤)۔

١٢٤٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۲۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو نماز پڑھتے ہوئے اونگھ آئے تو وہ سو جائے یہاں تک کہ نیند پوری ہو جائے، کیونکہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتے ہوئے اونگھ رہا ہو تو اسے پتہ نہیں ہوتا کہ وہ مغفرت طلب کر رہا ہے یا اپنے لیے بددعا کر رہا ہے۔“

١٢٤٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَّلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۱۲۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک دین آسان ہے، جو شخص دین پر سختی کرے گا تو وہ اس پر غالب آ جائے گا، تم میانہ روی اختیار کرو، قریب رہو اور خوشخبری قبول کرو۔ نیز دن کے پہلے پہر، اس کے آخری پہر اور رات کے کچھ وقت کی عبادت کے ذریعے مدد طلب کرو۔“

١٢٤٧: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَّامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَاَهٗ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۲۴۷: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص رات کو اپنا وظیفہ یا اس کا کچھ حصہ نہ کر سکے تو پھر اگر وہ نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان وہی وظیفہ کر لے تو اس کے لیے اتنا ہی ثواب لکھ دیا جاتا ہے گویا اس نے اسے رات کے وقت کیا ہے۔“

١٢٤٨: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۱۲۴۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر استطاعت نہ ہو تو پھر بیٹھ کر اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو پھر پہلو کے بل (نماز پڑھو)۔“

١٢٤٩: وَعَنْهُ، اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا قَالَ: ((اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [5]

۱۲۴۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے شخص کے بارے میں نبی ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا تو وہ بہتر ہے، اور جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کے لیے کھڑے ہو کر نماز

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢١٢) و مسلم (٢٢٢/ ٧٨٦)۔

[2] رواه البخاري (٣٩)۔

[3] رواه مسلم (١٤٢/ ٧٤٧)۔

[4] رواه البخاري (١١١٧)۔

[5] رواه البخاري (١١١٦)۔

پڑھنے والے سے نصف اجر ہے، اور جو شخص لیٹ کر نماز پڑھے تو اس کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے نصف اجر ہے۔‘‘

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۱۲۵۰: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((مَنْ اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ طَاهِرًا وَّذَكَرَ اللّٰهَ حَتّٰی یُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ یَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّیْلِ یَسْاَلُ اللّٰهَ فِیْهَا خَیْرًا مِّنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ)) ذَكَرَهُ النَّوَوِیُّ فِیْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ بِرِوَایَةِ ابْنِ السُّنِّیِّ. [1]

۱۲۵۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ’’جو شخص باوضو بستر پر لیٹے اور اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سو جائے تو پھر وہ رات کو جب بھی کروٹ بدلتے ہوئے اللہ سے دنیا و آخرت کی خیر طلب کرے تو اللہ اسے وہی عطا فرما دیتا ہے۔‘‘ امام نووی رحمہ اللہ نے ابن سنی کی روایت سے ’’کتاب الاذکار‘‘ میں روایت کیا ہے۔

۱۲۵۱: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَیْنِ: رَجُلٌ ثَارَ عَنْ وِطَائِهٖ وَلِحَافِهٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰی صَلَاتِهٖ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ: اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ ثَارَ عَنْ فِرَاشِهٖ وَوِطَائِهٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰی صَلَاتِهٖ رَغْبَةً فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِیْ وَرَجُلٌ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَانْهَزَمَ مَعَ اَصْحَابِهٖ فَعَلِمَ مَا عَلَیْهِ فِی الْاِنْهِزَامِ وَمَالَهٗ فِی الرُّجُوْعِ فَرَجَعَ حَتّٰی هُرِیْقَ دَمُهٗ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ: اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ رَجَعَ رَغْبَةً فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِیْ حَتّٰی هُرِیْقَ دَمُهٗ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۱۲۵۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ہمارا ربّ دو آدمیوں پر خوش ہوتا ہے، ایک وہ شخص جو اپنے نرم و گرم بستر اور اپنے چہیتوں اور اہل و عیال میں سے اٹھ کر نماز پڑھتا ہے۔ اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو کہ وہ میرے ہاں جو اجر و ثواب ہے اس کی رغبت اور میرے عذاب کے خوف کی وجہ سے اپنے نرم و گرم بستر اور اپنے چہیتوں اور اہل و عیال سے الگ ہو کر نماز کے لیے اٹھا ہے، اور ایک وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے تو وہ اپنے ساتھیوں سمیت میدان جنگ سے پیچھے ہٹ جاتا ہے، لیکن پھر یہ جان کر کہ پیچھے ہٹنے پر اسے کیا گناہ ملے گا اور پیش قدمی میں اسے کتنا ثواب ملے گا، تو وہ پلٹ کر آتا ہے حتیٰ کہ اسے شہید کر دیا جاتا ہے تو اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو کہ وہ مجھ سے ملنے والے اجر و ثواب کی رغبت اور میرے عذاب کے خوف کی وجہ سے پلٹ کر آیا حتیٰ کہ اسے شہید کر دیا گیا۔‘‘

---

[1] **ضعيف**، ذكره النووي في الأذكار (ص ٨٨) و رواه ابن السني (٧١٩ ، و نسخة الشيخ سليم الهلالي: ٧٢١) [والترمذي (٣٥٢٦ وقال: حسن غريب)] ☆ رواية إسماعيل بن عياش عن الحجازيين ضعيفة و للحديث شواهد دون قوله: "ذكر الله حتى يدركه النعاس"۔ [2] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (٤/ ٤٢ ، ٤٣ ح ٩٣٠) [وأحمد ١/ ٤١٦ و صححه ابن حبان (الموارد: ٦٤٣) والقسم الثاني منه في سنن أبي داود (٢٥٣٦) و سنده حسن]۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۱۲۵۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ)) قَالَ: فَاَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُّهُ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى رَاْسِهٖ فَقَالَ: ((مَالَكَ؟ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو!)) قُلْتُ: حُدِّثْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَّكَ قُلْتَ: صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى نِصْفِ الصَّلٰوةِ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ قَاعِدًا، قَالَ: ((اَجَلْ وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۲۵۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، مجھے کسی نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا، نصف نماز کی طرح ہے‘‘۔ وہ بیان کرتے ہیں، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا تو میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر پر رکھ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’عبداللہ بن عمرو! تمہیں کیا ہوا؟‘‘ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ’’آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا، نصف نماز کی طرح ہے۔‘‘ جب کہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ٹھیک ہے، لیکن میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں۔‘‘

۱۲۵۳: وَعَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِيْ صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَاَنَّهُمْ عَابُوْا ذَالِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَقِمِ الصَّلٰوةَ يَا بِلَالُ! اَرِحْنَا بِهَا)). [2] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

۱۲۵۳: سالم بن ابی جعد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، خزاعہ قبیلے کے ایک آدمی نے کہا: کاش میں نماز پڑھ کر راحت حاصل کرتا، گویا انہوں (یعنی حاضرین مجلس) نے اس کی اس بات کو معیوب جانا، (اس پر) انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ’’بلال! نماز کے لیے اقامت کہو اور اس کے ذریعے ہمیں راحت پہنچاؤ۔‘‘

---

[1] رواه مسلم (۱۲۰/ ۷۳۵)۔

[2] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٩٨٥)۔

بَابُ الْوِتْرِ

وتر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٢٥٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُلَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۲۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے، جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک رکعت پڑھ لے تو وہ اس کی نماز کو وتر (طاق) بنا دے گی۔''

١٢٥٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۲۵۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وتر (کی نماز) رات کے آخری حصے کی ایک رکعت ہے۔''

١٢٥٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذَالِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۲۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت نماز تہجد پڑھا کرتے تھے، ان میں سے پانچ وتر پڑھتے اور تشہد کے لیے صرف آخری رکعت میں بیٹھتے تھے۔

١٢٥٧: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ رحمہ اللہ قَالَ: انْطَلَقْتُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ: اَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ: بَلٰى! قَالَتْ: فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ الْقُرْآنَ قُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ: اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَّا يَجْلِسُ فِيْهَا اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُّسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ! فَلَمَّا اَسَنَّ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهٖ فِي الْاُوْلٰى فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ! وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٩٩٠) و مسلم (١٤٥/ ٧٤٩)۔

[2] رواه مسلم (١٥٣/ ٧٥٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١١٤٠) و مسلم (١٢٣/ ٧٣٧)۔

اَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ اِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَّلَا اَعْلَمُ نَبِىَّ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِىْ لَيْلَةٍ وَّلَا صَلّٰى لَيْلَةً اِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلاً غَيْرَ رَمَضَانَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۲۵۷: سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو میں نے عرض کیا، ام المومنین! رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے متعلق مجھے بتائیں، انہوں نے فرمایا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، ضرور پڑھتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ کا اخلاق قرآن ہی تھا، میں نے عرض کیا، ام المومنین! رسول اللہ ﷺ کے وتر کے متعلق مجھے بتائیں، انہوں نے فرمایا: ہم آپ ﷺ کے لیے آپ کی مسواک اور وضو کے پانی کا انتظام کرتے، پھر جب اللہ چاہتا تو آپ کو رات کے وقت جگا دیتا، آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نو رکعتیں پڑھتے اور آپ صرف آٹھویں رکعت میں (تشہد) بیٹھتے تھے، آپ ﷺ اللہ کا ذکر کرتے، اس کی حمد بیان کرتے اور اس سے دعا کرتے، پھر آپ سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے اور نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھ جاتے، اللہ کا ذکر کرتے، اس کی حمد بیان کرتے اور اس سے دعا کرتے پھر سلام پھیرتے تو ہمیں سناتے، پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے، بیٹا! یہ گیارہ رکعتیں ہوئیں، جب آپ ﷺ بوڑھے ہو گئے اور جسم بھاری ہو گیا تو آپ نے سات رکعتیں وتر پڑھے، اور دو رکعتیں ویسے ہی (بیٹھ کر) پڑھیں جیسے (بوڑھے ہونے سے) پہلے پڑھتے تھے، پس بیٹا! یہ نو ہو گئیں، اور جب نبی ﷺ نماز پڑھتے تو اس پر دوام اختیار کرنا آپ کو بہت پسند تھا، اور جب کبھی نیند کے غلبے یا کسی تکلیف کی وجہ سے نماز تہجد نہ پڑھتے تو پھر آپ دن کے وقت بارہ رکعتیں پڑھتے تھے، اور میں نہیں جانتی کہ نبی ﷺ نے ایک رات میں پورا قرآن پڑھا ہو، یا آپ نے پوری رات تہجد پڑھی ہو یا آپ ﷺ نے رمضان کے علاوہ پورا مہینہ روزے رکھے ہوں۔

۱۲۵۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: ((اِجْعَلُوْا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۲۵۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وتر کو اپنی آخری نماز بناؤ۔''

۱۲۵۹: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: ((بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۲۵۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''صبح ہو جانے سے پہلے وتر پڑھنے میں جلدی کرو۔''

۱۲۶۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَّقُوْمَ آخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلٰوةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَّذٰلِكَ اَفْضَلُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۱۲۶۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا تو وہ رات کے اول حصے میں وتر پڑھ لے، اور جسے رات کے آخری حصے میں جاگنے کی امید ہو تو وہ رات کے آخری حصے میں وتر پڑھے، کیونکہ رات کے آخری حصے میں پڑھی جانے والی نماز کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور یہ افضل ہے۔''

---

[1] رواہ مسلم (۱۳۹/ ۷۴۶)۔
[2] رواہ مسلم (۱۵۱/ ۷۵۱)۔
[3] رواہ مسلم (۱۴۹/ ۷۵۰)۔
[4] رواہ مسلم (۱۶۲/ ۷۵۵)۔

۱۲۶۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَاٰخِرِهِ وَانْتَهٰى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۲۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے تمام اوقات میں وتر پڑھے ہیں، رات کے اول حصے میں، اس کے وسط میں، اس کے آخری حصے میں اور آخری دور میں آپ کی نماز وتر سحری (آخر شب) کے وقت ہوتی تھی۔

۱۲۶۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِي بِثَلٰثٍ: صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَأَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۲۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین کاموں کا حکم فرمایا، ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا حکم فرمایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۱۲۶۳: عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَرَأَيْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِيْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ فِيْ اٰخِرِهِ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِيْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِيْ اٰخِرِهِ قُلْتُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً، قُلْتُ: كَانَ يُوْتِرُ فِيْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ فِيْ اٰخِرِهِ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا أَوْتَرَ فِيْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ فِيْ اٰخِرِهِ قُلْتُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً، قُلْتُ: كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَخْفِتُ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا جَهَرَ بِهِ وَرُبَّمَا خَفَتَ قُلْتُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْأَخِيْرَ. [3]

۱۲۶۳: غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا، مجھے بتائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت رات کے اول حصے میں کرتے تھے یا رات کے آخری حصے میں؟ انہوں نے فرمایا: کبھی رات کے پہلے حصے میں غسل کیا اور کبھی رات کے پچھلے حصے میں، میں نے کہا: اللہ اکبر، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے دین میں وسعت رکھی، میں نے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اول حصے میں وتر پڑھا کرتے تھے یا رات کے آخری حصے میں؟ انہوں نے فرمایا: آپ نے کبھی رات کے اول حصے میں وتر پڑھے اور کبھی رات کے آخری حصے میں؟ میں نے کہا: اللہ اکبر، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے دین میں وسعت رکھی، میں نے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز تہجد میں) بلند آواز سے قراءت کرتے تھے یا پست آواز سے؟ انہوں نے فرمایا، کبھی بلند آواز سے اور کبھی پست آواز سے، میں نے کہا اللہ اکبر، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے دین میں وسعت رکھی۔'' ابوداود، اور ابن ماجہ نے

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۹۹۶) و مسلم (۱۳٦/ ۷٤٥)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (۱۹۸۱) و مسلم (۸۵/ ۷۲۱)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲۲٦) و ابن ماجه (۱۳٥٤) [والنسائي (۱/ ۱۲٥، ۱۲٦ ح ۲۲۳، ۲۲٤ و ۱/ ۱۹۹ ح ٤۰٥]۔

آخری بات روایت کی ہے۔

١٢٦٤: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ اَبِیْ قَيْسٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْتِرُ قَالَتْ: كَانَ يُوْتِرُ بِـاَرْبَعٍ وَّثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَّثَلَاثٍ وَّثَمَانٍ وَّثَلَاثٍ وَّعَشْرٍ وَّثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 1

۱۲۶۴: عبداللہ بن ابی قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، رسول اللہ ﷺ کتنی رکعتیں وتر پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: چار اور تین (سات)، چھ اور تین (نو)، آٹھ اور تین (گیارہ) اور دس اور تین (تیرہ) رکعت وتر پڑھا کرتے تھے، آپ سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ رکعتیں نہیں پڑھا کرتے تھے۔

١٢٦٥: وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ 2

۱۲۶۵: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وتر ہر مسلمان پر واجب ہے، جسے پسند ہو کہ وہ پانچ وتر پڑھے تو وہ پانچ پڑھے، جو تین پڑھنا پسند کرے تو وہ تین پڑھے اور جسے ایک وتر پڑھنا پسند ہو تو وہ ایک پڑھے۔''

١٢٦٦: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْآنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ 3

۱۲۶۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ وتر (اپنی ذات وصفات میں یکتا) ہے، وہ وتر کو پسند فرماتا ہے، پس حاملین قرآن وتر پڑھا کرو۔''

١٢٦٧: وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ: اَلْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ 4

۱۲۶۷: خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے

---

1 **سنده صحيح**، رواه أبو داود (١٣٦٢) [و صححه ابن الملقن في تحفة المحتاج: ٤٤٥]۔

2 **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٤٢٢) والنسائي (٣/ ٢٣٨، ٢٣٩ ح ١٧١١۔١٧١٤) و ابن ماجه (١١٩٠) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (١/ ٣٠٢) ووافقه الذهبي]۔ 3 **ضعيف**، رواه الترمذي (٤٥٣ وقال: حسن)۔ وأبو داود (١٤١٦) والنسائي (٣/ ٢٢٨ ح ١٦٧٦) [و ابن ماجه: ١١٦٩] ☆ أبو إسحاق السبيعي مدلس وعنعن۔

4 **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٤٥٢ وقال: غريب.) و أبو داود (١٤١٨) [وابن ماجه: ١١٦٨] ☆ عبدالله بن راشد الزوفي لا يعرف سماعه من عبد الله بن أبي مرة الزوفي فالسند منقطع و قال ابن حبان: إسناده منقطع ومتن باطل۔ (كتاب الثقات ٥/ ٤٥) وحديث أحمد (٦/ ٧): "إن الله زادكم صلوة هي الوتر فصلوها بين العشاء و إلى صلوة الفجر۔" سنده صحيح وهو يغني عنه۔

تمہیں ایک مزید نماز عطا فرمائی ہے اور وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے، اور وہ نماز وتر ہے جسے اللہ نے نماز عشاء اور طلوع فجر کے مابین پڑھنا مقرر کیا ہے۔“

١٢٦٨: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا. [1]

١٢٦٨: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص وتر پڑھنا بھول جائے تو وہ صبح ہونے کے بعد وتر پڑھے۔“

١٢٦٩: وَعَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُوْلٰى بِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى......﴾ وَفِي الثَّانِيَةِ بِ ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ......﴾ وَفِي الثَّالِثَةِ بِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ......﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

١٢٦٩: عبدالعزیز بن جریج رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ہم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کون سی سورتیں پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ پہلی رکعت میں، الاعلی، دوسری میں الکافرون اور تیسری میں الاخلاص اور معوذتین پڑھا کرتے تھے۔

١٢٧٠: وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى. [3]

١٢٧٠: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو عبدالرحمن بن ابزی سے روایت کیا ہے۔

١٢٧١: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ. [4]

١٢٧١: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

١٢٧٢: وَالدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَلَمْ يَذْكُرَا: ((وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ.)) [5]

١٢٧٢: امام دارمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، ابی بن کعب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے ”معوذتین“ کا ذکر نہیں کیا۔

١٢٧٣: وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما قَالَ: عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِي قُنُوْتِ الْوِتْرِ: ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [6]

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٤٦٦) ☆ السند مرسل و للحديث شواهد (انظر ح ١٢٧٩)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٤٦٣ وقال: حسن غريب.) و أبو داود (١٤٢٤) [وابن ماجه: ١١٧٣] ☆خصيف ضعيف ضعفه الجمهور و للحديث شواهد دون قوله: " والمعوذتين "۔

[3] **صحيح**، رواه النسائي (٣/ ٢٤٤ ح ١٧٣٢)۔ [4] **صحيح**، رواه أحمد (٥/ ١٢٣ ح ٢١٤٦٠)۔

[5] **صحيح**، رواه الدارمي (١/ ٣٧٢ ح ١٥٩٤) [و ابن ماجه (١١٧٢) والترمذي (٤٦٢) والنسائي (٣/ ٢٣٦ ح ١٧٠٣، ١٧٠٤)]۔ [6] **صحيح**، رواه الترمذي (٤٦٤ و قال: حسن.) و أبو داود (١٤٢٥) والنسائي (٣/ ٢٤٨ ح ١٧٤٦) وابن ماجه (١١٧٨) والدارمي (١/ ٣٧٣، ٣٧٤ ح ١٦٠١) [و صححه ابن خزيمة: ١٠٩٥، ١٠٩٦]۔

۱۲۷۳: حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات سکھائے جن کو میں قنوت وتر میں پڑھتا ہوں ''اے اللہ! مجھے ہدایت دے کر ان لوگوں کے زمرہ میں شامل فرما جنہیں تو نے ہدایت سے نوازا، اور مجھے بھی (ان لوگوں میں) عافیت عطا فرما جن کو تو نے عافیت عطا کی جن لوگوں کو تو نے اپنا دوست بنایا ہے ان میں مجھے بھی شامل کر کے اپنا دوست بنا لے، جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں میرے لیے برکت ڈال دے، جس شر کا تو نے فیصلہ فرمایا ہے اس سے مجھے بچا لے، بے شک تو ہی فیصلہ صادر فرماتا ہے تیرے خلاف فیصلہ صادر نہیں کیا جا سکتا، اور جس کا تو والی و سرپرست بنا وہ کبھی رسوا نہیں ہو سکتا، ہمارے رب! تو بڑا ہی برکت والا اور بلند و بالا ہے۔''

١٢٧٤: وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُطِيْلُ. [1]

۱۲۷۴: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھ کر سلام پھیرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ)) ''پاک ہے بادشاہ نہایت پاک۔'' ابوداود، نسائی، اور انہوں نے یہ اضافہ کیا ہے: تین مرتبہ لمبی آواز سے فرماتے۔

١٢٧٥: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ)) ثَلَاثًا، وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ. [2]

۱۲۷۵: اور عبدالرحمن بن ابزیٰ عن ابیہ کی سند سے نسائی کی روایت میں ہے: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو تین مرتبہ ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ)) فرماتے اور تیسری مرتبہ اپنی آواز بلند فرماتے۔

١٢٧٦: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُوْلُ فِيْ اٰخِرِ وِتْرِهٖ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۱۲۷۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر پر یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیری ناراضی سے، تیرے درگزر کے ذریعے تیری سزا سے پناہ چاہتا ہوں، میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، جیسے تو نے اپنی ذات کی ثنا فرمائی ہے ویسے میں کوشش کے باوجود تیری ثنا بیان نہیں کر سکتا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٢٧٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قِيْلَ لَهٗ: هَلْ لَّكَ فِيْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ: أَصَابَ أَنَّهٗ فَقِيْهٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ: أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَّعِنْدَهٗ مَوْلًى لِّابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (١٤٣٠) والنسائي (٣/ ٢٣٥ ح ١٧٠٠)۔

[2] **صحيح**، رواه النسائي (٣/ ٢٤٥ ح ١٧٣٥)۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٤٢٧) والترمذي (٣٥٦٦ و قال: حسن غريب.) والنسائي (٣/ ٢٤٨، ٢٤٩ ح ١٧٤٨) و ابن ماجه (١١٧٩)۔

عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ: دَعْهُ فَاِنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۱۲۷۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کیا امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ ﷺ کے پاس کوئی جواب یا فتویٰ ہے کہ وہ صرف ایک وتر پڑھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: وہ درست ہیں کیونکہ وہ ایک فقیہ شخص ہیں۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: معاویہ نے نماز عشاء کے بعد ایک رکعت وتر پڑھی، اور ابن عباس کے آزاد کردہ غلام آپ کے پاس تھے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آ کر انہیں بتایا تو انہوں نے فرمایا: انہیں چھوڑو کیونکہ انہیں نبی ﷺ کی صحبت اختیار کرنے کا شرف حاصل ہے۔

۱۲۷۸: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ: الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۲۷۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''وتر حق (واجب) ہے، جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہے، پس جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہے پس جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔''

۱۲۷۹: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْنَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۱۲۷۹: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نیند یا بھول کی وجہ سے وتر نہ پڑھے تو جب اسے یاد آئے یا جب وہ بیدار ہو تو وتر پڑھ لے۔''

۱۲۸۰: وَعَنْ مَالِكٍ، بَلَغَهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ الْوِتْرِ اَوَاجِبٌ هُوَ؟ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُرَدِّدُ عَلَيْهِ وَعَبْدُاللّٰهِ يَقُوْلُ: اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ. رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا ❹

۱۲۸۰: مالک رحمۃ اللہ علیہ کو روایت پہنچی کہ کسی شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے میں دریافت کیا، کیا وہ واجب ہے؟ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے وتر پڑھے اور مسلمانوں نے بھی وتر پڑھے، وہ آدمی بار بار ان سے پوچھتا رہا اور عبداللہ رضی اللہ عنہ یہی جواب دیتے رہے: رسول اللہ ﷺ نے وتر پڑھے اور مسلمانوں نے بھی وتر پڑھے۔

۱۲۸۱: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأُ فِيْ

---

❶ رواه البخاري (٣٧٦٥)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٤١٩) ☆ فيه أبو المنيب عبيدالله بن عبدالله العتكي: حسن الحديث في غير ما أنكر عليه و هذا الحديث مما أنكر عليه. ❸ **صحيح**، رواه الترمذي (٤٦٥) وأبو داود (١٤٣١) وابن ماجه (١١٨٨) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (١/ ٣٠٢) ووافقه الذهبي وللحديث طرق]۔

❹ **ضعيف**، رواه مالك (١/ ١٢٤ ح ٢٧٠) [و للأثر شواهد عند أحمد (٢/ ٢٩، ٥٨) وغيره] ☆ السند منقطع لأنه من البلاغات، و روى أحمد (٣/ ٢٩ ح ٤٨٣٤) بسند صحيح عن مسلم بن مخراق القري قال قال رجل لابن عمر: أرأيت الوتر أسنة هو؟ قال: ما سنة؟ أوتر رسول الله ﷺ و أوتر المسلمون. قال: لا أسنة هو؟ قال: مه تعقل؟ أوتر رسول الله ﷺ وأوتر المسلمون. (وسنده صحيح)۔

كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۱۲۸۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھا کرتے تھے، اور ان میں ہر رکعت میں تین سورتوں کے حساب سے مفصل سورتوں میں سے نو سورتیں پڑھا کرتے تھے اور سب سے آخر پر سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔

۱۲۸۲: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما بِمَكَّةَ وَالسَّمَآءُ مُغِيْمَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَاَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ انْكَشَفَ فَرَأَى اَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❷

۱۲۸۲: نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ میں تھا، آسمان ابر آلود تھا، انہوں نے صبح کے اندیشے کے پیش نظر ایک رکعت وتر پڑھا، پھر جب موسم صاف ہو گیا تو انہوں نے دیکھا کہ ابھی تو رات باقی ہے، تو انہوں نے ایک رکعت پڑھ کر نماز کو جفت بنا لیا، پھر انہوں نے دو دو رکعتیں (تہجد) پڑھیں، پھر جب صبح ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو انہوں نے ایک رکعت وتر پڑھا۔

۱۲۸۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ وَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۱۲۸۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے قراءت کرتے تھے، پھر جب تیس یا چالیس آیات کے برابر تلاوت باقی رہ جاتی تو آپ کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہو کر قراءت کرتے، پھر رکوع کرتے، پھر سجدہ کرتے اور پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۱۲۸۴: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ: خَفِيْفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. ❹

۱۲۸۴: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ترمذی، اور ابن ماجہ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر ہی دو خفیف رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۲۸۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❺

۱۲۸۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک وتر پڑھا کرتے تھے پھر آپ بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے، اور جب آپ رکوع کرنا چاہتے تو پھر کھڑے ہو کر رکوع کرتے تھے۔

۱۲۸۶: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ هٰذَا السَّهَرَ جُهْدٌ وَثِقْلٌ فَاِذَا اَوْتَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

---

❶ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٤٦٠) ☆ فيه الحارث الأعور وهو ضعيف جدًا۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ١٢٥ ح ٢٧٢)۔ ❸ رواه مسلم (١١٢/ ٧٣١)۔

❹ **صحيح**، رواه الترمذي (٤٧١) و ابن ماجه (١١٩٥)۔

❺ **صحيح**، رواه ابن ماجه (١١٩٦) [و مسلم: ١٢٦/ ٧٣٨]۔

فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❶

۱۲۸۶: ثوبان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ بیداری ایک مشکل اور گراں کام ہے، جب تم سے کوئی شخص وتر پڑھ لے تو وہ دو رکعت ادا کرے، اگر وہ رات کے وقت بیدار ہو جائے (تو پھر وہ نماز تہجد پڑھے) ورنہ وہ دو رکعتیں اس کے لیے کافی ہوں گی۔''

۱۲۸۷: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا: ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾. رَوَاهُ أَحْمَدُ ❷

۱۲۸۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو رکعتیں وتروں کے بعد بیٹھ کر ادا کرتے تھے، اور آپ ان میں سورۃ الزلزال اور سورۃ الکافرون پڑھا کرتے تھے۔

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الدارمي (١/ ٣٧٤ ح ١٦٠٢) [و صححه ابن خزيمة (١١٠٦) و ابن حبان (الموارد: ٦٨٣)] ☆ قوله: "السهر" و عند ابن خزيمة و ابن حبان وغيرهما: "السفر" فالحديث يتعلق بالسهر فى السفر والله أعلم۔

❷ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٠ ح ٢٢٦٠١)۔

بَابُ الْقُنُوْتِ

قنوت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۲۸۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ عَلٰى اَحَدٍ اَوْ يَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَالرُّكُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ اِذَا قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَّعَيَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِیْ يُوْسُفَ)) يَجْهَرُ بِذَالِكَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِیْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ: ((اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا)) لِأَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ﴾ اَلْآيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۲۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب (دوران نماز) کسی کے لیے بددعا یا کسی کے لیے دعا کرنے کا ارادہ فرماتے تو آپ رکوع کے بعد دعا کرتے، بسا اوقات جب آپ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) فرماتے تو پھر یوں دعا فرماتے: ''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہم کو (کفار کی قید سے) رہائی عطا فرما، اے اللہ! قبیلہ مضر کی سخت گرفت فرما، ان پر یوسف علیہ السلام کے دور جیسا قحط مسلط فرما۔'' آپ بلند آواز سے یہ دعا کیا کرتے تھے، اور آپ ﷺ بعض نمازوں میں ایسے بھی کہا کرتے تھے: ''اے اللہ! عرب کے فلاں فلاں قبیلے پر لعنت فرما۔'' حتی کہ اللہ نے یہ آیت نازل فرما دی: ''آپ کو اس معاملے میں کوئی اختیار حاصل نہیں۔''

۱۲۸۹: وَعَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ: سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ الْقُنُوْتِ فِی الصَّلٰوةِ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ: قَبْلَهٗ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اِنَّهٗ كَانَ بَعَثَ اُنَاسًا يُّقَالُ لَهُمْ: اَلْقُرَّاءُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا فَاُصِيْبُوْا فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا يَّدْعُوْ عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۲۸۹: عاصم احول رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز میں قنوت کے متعلق دریافت کیا کہ وہ رکوع سے پہلے تھا یا اس کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: رکوع سے پہلے تھا، رسول اللہ ﷺ نے (فرض نماز میں) رکوع کے بعد صرف ایک ماہ قنوت کیا، وہ اس لیے کہ آپ ﷺ نے ستر صحابہ کرام کو، جو کہ قراء کے نام سے مشہور تھے، بھیجا تو انہیں شہید کر دیا گیا، رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت کیا اور ان کے قاتلوں کے لیے بددعا کرتے رہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٥٩٠) و مسلم (٢٩٤/ ٦٧٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٠٢) و مسلم (٣٠١/ ٦٧٧)۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

١٢٩٠: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِی الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَآءٍ مِّنْ بَنِی سُلَيْمٍ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۲۹۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد ایک ماہ تک مسلسل دعائے قنوت فرمائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنو سُلیم، رِعل، ذکوان اور عصیہ قبائل کے لیے بددعا کرتے تھے اور جو آپ کے پیچھے ہوتے تھے وہ آمین کہتے تھے۔

١٢٩١: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [2]

۱۲۹۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک دعائے قنوت فرمائی، پھر اسے ترک کر دیا۔

١٢٩٢: وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ: يَا اَبَتِ! اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ اَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ قَالَ: اَیْ بُنَیَّ! مُحْدَثٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۱۲۹۲: ابو مالک اشجعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد سے کہا: اباجان! آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے (مدینہ میں) اور تقریباً پانچ سال یہاں کوفہ میں علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں، کیا وہ قنوت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: بیٹا! یہ (مسلسل کرتے رہنا) بدعت ہے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

١٢٩٣: عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فَكَانَ يُصَلِّی لَهُمْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ اِلَّا فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ فَاِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلّٰى فِی بَيْتِهٖ فَكَانُوْا

[1] **حسن**، رواه أبو داود (١٤٤٣) [و صححه ابن خزيمة (٦١٨) والحاكم على شرط البخاري (١/ ٢٢٥) ووافقه الذهبي]۔ ☆ وللحديث شواهد عند الدارقطني (٢/ ٣٧، ١٦٧١) وغيره۔

[2] **صحيح**، رواه أبو داود (١٤٤٥) و النسائي (٢/ ٢٠٤ ح ١٠٨٠) [و مسلم: ٣٠٠/ ٦٧٧ مختصرًا]۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٤٠٢ و قال: حسن صحيح.) والنسائي (٢/ ٢٠٤ ح ١٠٨١) وابن ماجه (١٢٤١) [و صححه ابن حبان: ٥١١]۔

يَقُوْلُوْنَ: اَبَقَ اُبَیٌّ رضی اللہ عنہ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 1

۱۲۹۳: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر اکٹھا کیا، وہ انہیں بیس رات نماز (تراویح) پڑھایا کرتے تھے، وہ صرف نصف باقی میں قنوت کرتے تھے اور جب آخری دس دن ہوتے تو وہ مسجد میں نہ آتے بلکہ گھر میں نماز تراویح پڑھتے، تو نمازی کہتے: ابی رضی اللہ عنہ بھاگ گئے۔

١٢٩٤: وَسُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ : قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَفِی رِوَايَةٍ: قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ 2

۱۲۹۴: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت کیا، اور ایک روایت میں ہے: رکوع سے پہلے بھی اور بعد بھی۔

---

1 **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٤٢٩) ☆ قال العيني: "إن فيه انقطاعًا فإن الحسن لم يدرك عمر بن الخطاب" (شرح سنن أبي داود ٥/ ٣٤٣ ح ١٣٩٩)۔

2 **حسن**، رواه ابن ماجه (١١٨٣) بلفظ مختلف [و أصله عند البخاري (١٠٠١) ومسلم (٦٧٧)]۔

بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہ رمضان کے قیام کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۲۹۵: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهُ لَيْلَةً وَظَنُّوْا اَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ! فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۲۹۵: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی کا ایک حجرہ بنالیا، اور آپ نے چند راتیں اس میں نماز پڑھی، حتیٰ کہ لوگ زیادہ تعداد میں جمع ہو گئے، پھر ایک رات انہوں نے آپ کی آواز محسوس نہ کی اور انہوں نے گمان کیا کہ آپ سو چکے ہیں، کچھ لوگ کھانسنے لگے تاکہ آپ باہر تشریف لے آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کچھ تم کرتے رہے میں نے اسے دیکھا یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ اسے تم پر فرض نہ کر دیا جائے، اور اگر تم پر فرض کر دی جاتی تو تم اس کا اہتمام نہ کر سکتے، لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو، کیونکہ فرض نماز کے علاوہ آدمی کا گھر نماز پڑھنا افضل ہے۔“

۱۲۹۶: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)) فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْاَمْرُ عَلٰى ذَالِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذَالِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذَالِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۲۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی قطعی حکم دیے بغیر قیام رمضان کی ترغیب دیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کرے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو معاملہ اسی طرح تھا، پھر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے شروع میں معاملہ اسی طرح تھا۔

۱۲۹۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِنْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ خَيْرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۲۹۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی مسجد میں نماز ادا کرے تو وہ اس کا کچھ حصہ

---

[1] متفق علیه ، رواه البخاري (٧٣١) و مسلم (٢١٣/ ٧٨١)۔

[2] رواه مسلم (١٧٤ / ٧٥٩)۔ [3] رواه مسلم (٢١٠/ ٧٧٨)۔

نفل وغیرہ اپنے گھر میں بھی ادا کرے، کیونکہ اللہ اس کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر و برکت فرمائے گا۔''

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١٢٩٨ : عَنْ اَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَ: ((**اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ**)) فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ اَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ: السَّحُوْرُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِيَّ لَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ. [1]

١٢٩٨: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے، آپ نے اس ماہ میں ہمیں تراویح نہ پڑھائی حتیٰ کہ سات دن باقی رہ گئے تو آپ نے ہمیں تراویح پڑھائی حتیٰ کہ تہائی رات بیت گئی، جب چھٹی رات ہوئی تو آپ نے ہمیں تراویح نہ پڑھائی، جب پانچویں رات ہوئی تو آپ نے ہمیں تراویح پڑھائی حتیٰ کہ نصف شب بیت گئی۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کاش کہ آپ اس رات کے قیام کو بڑھا دیتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے حتیٰ کہ وہ فارغ ہوتا ہے تو اس کے لیے پوری رات کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔'' جب چوتھی رات آئی تو آپ نے ہمیں نماز تراویح نہ پڑھائی حتیٰ کہ تہائی رات باقی رہ گئی۔ جب تیسری رات آئی تو آپ نے اپنے اہل و عیال اور لوگوں کو اکٹھا کیا اور ہمیں نماز تراویح پڑھائی، (اور اتنا لمبا قیام فرمایا) حتیٰ کہ ہمیں اپنی سحری فوت ہو جانے کا اندیشہ ہوا (راوی کہتے ہیں) میں نے کہا: ''فلاح'' سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: سحری، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینے کے باقی ایام میں ہمیں تراویح نہ پڑھائی۔ ابوداود، ترمذی، نسائی، اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا، البتہ امام ترمذی نے ''آپ نے مہینے کے باقی ایام میں ہمیں تراویح نہیں پڑھائی'' کا ذکر نہیں کیا۔

١٢٩٩ : وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ : اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ: ((**اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ**)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ رَزِيْنٌ: ((**مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ**)) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ. [2]

---

[1] **وإسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٣٧٥) و الترمذي (٨٠٦ وقال: حسن صحيح.) و النسائي (٣/ ٨٣، ٨٤ ح ١٣٦٥) و ابن ماجه (١٣٢٧) [و صححه ابن خزيمة (٢٢٠٦) و ابن حبان (٩١٩)]۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٧٣٩ و أعله) و ابن ماجه (١٣٨٩) و رزين (لم أجده) ☆ حجاج بن أرطاة ضعيف مدلس و للحديث شواهد ضعيفة۔

۱۲۹۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (بستر پر) نہ پایا، آپ اچانک بقیع (قبرستان) تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہیں اندیشہ تھا کہ اللہ اور اس کے رسول تم پر ظلم کریں گے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے سمجھا کہ آپ اپنی کسی زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور وہ (اس رات) کلب قبیلے کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔''
ترمذی، ابن ماجہ، اور رزین نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''اللہ ایسے لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے جو جہنم کے مستحق تھے۔'' اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے محمد یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہوئے سنا۔

١٣٠٠: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((صَلَاةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهٖ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۱۳۰۰: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرض نماز کے علاوہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٣٠١: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه لَيْلَةً اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: اِنِّيْ لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِيْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۱۳۰۱: عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک رات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد (نبوی) میں گیا تو وہاں لوگ متفرق طور پر ایک ایک، دو دو اور کہیں چند افراد کی جماعت کی صورت میں نماز تراویح پڑھ رہے تھے، یہ صورت دیکھ کر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں انہیں ایک امام کی اقتدا پر اکٹھا کر دوں تو وہ بہتر ہوگا، پھر انہوں نے پختہ عزم کیا اور انہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتدا پر جمع کر دیا، راوی بیان کرتے ہیں: میں کسی اور رات پھر ان کے ساتھ آیا تو لوگ اپنے قاری کی امامت میں نماز پڑھ رہے تھے، (یہ دیکھ کر) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نئی بات (باجماعت تراویح) بہت اچھی ہے۔ اور وہ نماز جس سے تم سو جاتے ہو وہ اس نماز کے پڑھنے سے افضل ہے، (راوی کہتا ہے) اس سے عمر رضی اللہ عنہ کی مراد رات کا آخری حصہ ہے، جبکہ لوگ اول رات میں نماز پڑھتے تھے۔

---

[1] متفق عليه، رواه أبو داود (١٠٤٤) والترمذي (٤٥٠ وقال: حسن) [والبخاري (٧٣١) و مسلم (٧٨١)]۔
[2] رواه البخاري (٢٠١٠)۔

١٣٠٢: وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: اَمَرَ عُمَرُ اُبَىَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيْمَا الدَّارِيَّ اَنْ يَّقُوْمَا لِلنَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِيْنَ حَتّٰى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعَصَا مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ فَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِيْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۱۳۰۲: سائب بن یزید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کو فرمایا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں گیارہ رکعت نماز تراویح پڑھائیں، قاری (ایک رکعت) میں دوسو آیت تلاوت کرتا تھا حتیٰ کہ ہم لمبے قیام کی وجہ سے لاٹھیوں کا سہارا لیا کرتے تھے، اور ہم طلوع فجر سے تھوڑا سا پہلے فارغ ہوتے تھے۔

١٣٠٣: وَعَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ: مَا اَدْرَكْنَا النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ: وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِيْ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فَاِذَا قَامَ بِهَا فِيْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَأَى النَّاسُ اَنَّهٗ قَدْ خَفَّفَ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۱۳۰۳: اعرج رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں ہم نے رمضان میں ہر شخص کو کافروں پر لعنت کرتے ہوئے پایا، اور قاری آٹھ رکعتوں میں سورۂ بقرہ پڑھتے تھے، اور جب اسے بارہ رکعتوں میں پڑھتے تو پھر لوگ اسے تخفیف سمجھتے تھے۔

١٣٠٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اُبَيًّا رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كُنَّا نَنْصَرِفُ فِيْ رَمَضَانَ مِنَ الْقِيَامِ فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ فَوْتِ السُّحُوْرِ. وَفِيْ اُخْرٰى: مَخَافَةَ الْفَجْرِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [3]

۱۳۰۴: عبداللہ بن ابی بکر بیان کرتے ہیں، میں نے اُبی رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: ہم رمضان میں تراویح سے اس وقت فارغ ہوا کرتے تھے کہ ہم سحری کے فوت ہو جانے اور فجر کے طلوع ہو جانے کے خوف کے پیش نظر خادموں کو کھانے کے متعلق جلدی کرنے کا حکم دیتے تھے۔

١٣٠٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**هَلْ تَدْرِيْنَ مَافِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِيْ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ؟**)) قَالَتْ: مَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((**فِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِيْهَا تُنْزَلُ اَرْزَاقُهُمْ**)) فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ: ((**مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى**)) ثَلَاثًا قُلْتُ: وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى هَامَّتِهٖ فَقَالَ: ((**وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ**)) يَقُوْلُهَا: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ. [4]

[1] **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ١١٥ ح ٢٤٩) [ومن طريقه النسائي في الكبرى (٣/ ١١٣ ح ٤٦٨٧)]۔

[2] **إسناده حسن**، رواه مالك (١/ ١١٥ ح ٢٥١) دون قوله: "مخافة فوت السحور۔"

[3] **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ١١٦ ح ٢٥٢) باختلاف يسير ۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في الدعوات الكبير (لم أجده في المطبوع منه) ☆ و رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٨٣٥) من طريق العلاء بن الحارث عن عائشة به وهو منقطع ورواه البيهقي في فضائل الأوقات (ص ١٢٦۔١٢٨ ح ٢٦) نحوه مطولاً و فيه النظر بن كثير العبدي وهو ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة وأخرج النسائي (٤/ ٢٠١ ح ٢٣٥٩) بسند حسن: "وهو شهر ترفع فيه الأعمال إلى رب العالمين" يعني شعبان۔

۱۳۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آپ جانتی ہیں کہ نصف شعبان کی رات کیا واقع ہوتا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس میں کیا واقع ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس سال پیدا ہونے والے اور اس سال فوت ہونے والے ہر شخص کا نام اس رات لکھ دیا جاتا ہے، اسی رات ان کے اعمال اوپر چڑھتے ہیں اور اسی رات ان کا رزق نازل کیا جاتا ہے۔“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی رحمت کے بغیر کوئی بھی شخص جنت میں نہیں جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا، ”اللہ کی رحمت کے بغیر کوئی بھی شخص جنت میں نہیں جائے گا۔“ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ”میں بھی نہیں، جب تک اللہ اپنی طرف سے اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ نہ لے۔“

١٣٠٦: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَیَطَّلِعُ فِی لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۳۰۶: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات اپنے بندوں پر خصوصی طور پر متوجہ ہوتا ہے اور وہ مشرک یا کینہ پرور کے سوا اپنی تمام مخلوق کو بخش دیتا ہے۔“

١٣٠٧: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَفِیْ رِوَایَتِهٖ: ((اِلَّا اثْنَیْنِ مُشَاحِنٌ وَقَاتِلُ نَفْسٍ)) [2]

۱۳۰۷: امام احمد نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، ان کی روایت میں ہے، ”دو: کینہ پرور اور خودکشی کرنے والے کے سوا (سب کو بخش دیتا ہے)۔“

١٣٠٨: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا كَانَتْ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَهَا وَصُوْمُوْا یَوْمَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَنْزِلُ فِیْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ: اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهٗ اَلَا مُبْتَلًی فَاُعَافِیَهٗ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

۱۳۰۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب نصف شعبان کی رات ہو تو تم اس رات قیام کرو، اور اس دن کا روزہ رکھو، کیونکہ اس رات آفتاب کے غروب ہوتے ہی اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرما کر پوچھتا ہے: ”سن لو! کوئی مغفرت کا طلب گار ہے تا کہ میں اسے بخش دوں، سن لو! کوئی رزق کا طالب ہے تا کہ میں اسے رزق عطا فرماؤں، سن لو! کوئی عافیت چاہتا ہے تا کہ میں اسے عافیت عطا فرماؤں، سن لو! ان ان چیزوں کا کوئی طالب ہے؟ یہ سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔“

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٣٩٠) ☆ الضحاك بن أعين: مجهول و كذا الزبير بن مسلم وعبدالرحمٰن بن عرزب مجهولان و ابن لهيعة و الوليد بن مسلم مدلسان و عنعنا فالسند مظلم۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ١٧٦ ح ٦٦٤٢) ☆ ابن لهيعة ضعيف بعد اختلاطه۔

[3] **إسناده موضوع**، رواه ابن ماجه (١٣٨٨) ☆ فيه أبو بكر بن عبد الله بن محمد بن أبي سبرة، كان يضع الحديث، قاله أحمد وغيره۔

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰى

نماز چاشت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٣٠٩: عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ. وَقَالَتْ فِیْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى: وَذَالِكَ ضُحًى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۳۰۹: ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے روز ان کے گھر تشریف لائے تو آپ نے غسل کیا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں، میں نے اس سے ہلکی نماز کبھی نہیں دیکھی البتہ آپ ﷺ رکوع و سجود مکمل فرماتے تھے، اور انہوں نے ایک دوسری روایت میں فرمایا: اور وہ نماز چاشت تھی۔

١٣١٠: وَعَنْ مُعَاذَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّیْ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ: اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۳۱۰: معاذہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، رسول اللہ ﷺ چاشت کی کتنی رکعتیں پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: چار رکعتیں، اور جس قدر اللہ چاہتا بڑھا دیتے تھے۔

١٣١١: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّيُجْزِئُ مِنْ ذَالِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۳۱۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک پر اس کے تمام جوڑوں کا صدقہ کرنا ضروری ہے، ہر قسم کی تسبیح (سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے، ہر قسم کی حمد صدقہ ہے، ہر مرتبہ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، اور جو شخص چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لیتا ہے تو وہ اس کے لیے کافی ہو جاتی ہیں۔''

١٣١٢: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ رَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِیْ غَيْرِ هٰذِهِ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٧) و مسلم (٧١/ ٣٣٦)۔

[2] رواه مسلم (٧٨/ ٧١٩)۔

[3] رواه مسلم (٨٤/ ٧٢٠)۔

السَّاعَةِ اَفْضَلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۳۱۲: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے فرمایا: انہیں علم ہے کہ اس وقت کے علاوہ نماز (چاشت) پڑھنا افضل ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز اوابین کا وقت وہ ہے جب اونٹ کے بچے کے پاؤں (شدت حرارت سے ریت گرم ہو جانے کی وجہ سے) گرمی محسوس کریں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۱۳۱۳: عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ((اَنَّهٗ قَالَ: يَا ابْنَ اٰدَمَ! اِرْكَعْ لِيْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ)). [2]

۱۳۱۳: ابو درداء اور ابو ذر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کیا کہ اس نے فرمایا: ''ابن آدم! دن کے اول وقت میرے لیے چار رکعتیں پڑھ، تو میں تجھے دن کے آخر وقت تک کافی ہو جاؤں گا۔''

۱۳۱۴: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّازٍ الْغَطْفَانِيِّ وَاَحْمَدُ عَنْهُمْ. [3]

۱۳۱۴: امام ترمذی نے اسے روایت کیا ہے جبکہ امام ابوداود اور امام دارمی نے نعیم بن ہماز غطفانی سے روایت کیا ہے اور امام احمد نے ان (تینوں صحابہ کرام) سے روایت کیا ہے۔

۱۳۱۵: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((فِي الْاِنْسَانِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ اَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ)) قَالُوْا: وَمَنْ يُطِيْقُ ذَالِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! قَالَ: ((النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءَ تُنَحِّيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۳۱۵: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، اور ہر جوڑ کے بدلے صدقہ کرنا اس پر لازم ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے نبی اتنی طاقت کون رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد سے بلغم کو صاف کر دینا، راستہ سے کسی تکلیف کو دور کر دینا (صدقہ ہے)، پس اگر تو نہ پائے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لیے کافی ہیں۔

۱۳۱۶: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. [5]

---

[1] رواه مسلم (١٤٣/ ٧٤٨)۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (٤٧٥ وقال: غريب۔) وله شواهد۔

[3] **صحيح**، رواه أبو داود (١٢٨٩) والدارمي (١/ ٣٣٨ ح١٤٥٩) و أحمد (٥/ ٢٨٦) [وصححه ابن حبان (٦٣٤)]۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥٢٤٢) [وصححه ابن خزيمة (١٢٢٦) و ابن حبان (٦٣٣، ٨١١)]۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٤٧٣) و ابن ماجه (١٣٨٠) ☆ موسى بن فلان بن أنس: مجهول الحال والحديث ضعفه الحافظ ابن حجر في التلخيص الحبير (٢/ ٢٠ ح ٦٣٦) و له شواهد ضعيفة۔

۱۳۱۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں سونے کا ایک محل تیار کر دیتا ہے۔'' ترمذی، ابن ماجہ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

١٣١٧: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى لَا يَقُوْلُ اِلَّا خَيْرًا غُفِرَلَهٗ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۳۱۷: معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نماز فجر پڑھنے کے بعد چاشت کی دو رکعتیں پڑھتا ہے اور وہ اس دوران خیر کے سوا کوئی بات نہیں کرتا، تو اس کے گناہ، خواہ سمندر کی جھاگ کے بھی برابر ہوں تب بھی وہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٣١٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۳۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص چاشت کی دو رکعتوں کی پابندی کرتا ہے تو اس کے گناہ خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تب بھی وہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

١٣١٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ: لَوْ نُشِرَلِيْ اَبَوَايَ مَا تَرَكْتُهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ [3]

۱۳۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھا کرتی تھیں، پھر وہ فرماتی ہیں، اگر میرے والدین بھی زندہ کر دیے جائیں تو میں (ان کی خاطر) اس (نماز چاشت) کو ترک نہیں کروں گی۔

١٣٢٠: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يُصَلِّيْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۱۳۲۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نماز چاشت پڑھا کرتے تھے، حتیٰ کہ ہم کہتے: اب آپ اسے نہیں چھوڑیں

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٢٨٧) ☆ زبان بن فائد: ضعفه الجمهور و للحديث شواهد ضعيفة۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٤٩٩ ح ١٠٤٨٥) والترمذي (٤٧٦ وقال: لا نعرفه إلا من حديث نهاس بن قهم) و ابن ماجه (١٣٨٢) ☆ النهاس بن قهم: ضعيف۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (١/ ١٥٣ ح ٣٥٨) ☆أشار علي بن الحسين بن الجنيد بأن زيد بن أسلم لم يسمع من عائشة (انظر المراسيل لابن أبي حاتم ص ٦٤)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٤٧٧ و قال: حسن غريب.) ☆ فيه عطية العوفي ضعيف مدلس۔

گے،اور (کبھی) اسے چھوڑ دیتے تو ہم کہتے: اب آپ اسے نہیں پڑھیں گے۔

١٣٢١: وَعَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: تُصَلِّي الضُّحٰى ؟ قَالَ: لَا ، قُلْتُ: فَعُمَرُ ، قَالَ: لَا ، قُلْتُ: فَأَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ: لَا ، قُلْتُ: فَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ؟قَالَ : لَا إِخَالُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۳۲۱: مورّق عجلی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا،آپ نماز چاشت پڑھتے ہیں؟انہوں نے فرمایا: نہیں، میں نے پوچھا: عمر رضی اللہ عنہ (پڑھتے تھے) انہوں نے فرمایا:نہیں، میں نے پوچھا: ابوبکر رضی اللہ عنہ (پڑھتے تھے) انہوں نے فرمایا: نہیں، میں نے پوچھا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم (پڑھتے تھے)؟انہوں نے فرمایا: میرا خیال ہے نہیں پڑھتے تھے۔

---

[1] رواه البخاري (١١٧٥)۔

بَابُ التَّطَوُّعِ

نفل نماز کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٣٢٢: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِبِلَالٍ رضی اللہ عنہ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ: ((یَا بِلَالُ! حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْكَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ)) قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰی عِنْدِیْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِیْ سَاعَةٍ مِّنْ لَّیْلٍ وَّلَا نَهَارٍ اِلَّا صَلَّیْتُ بِذَالِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

١٣٢٢: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر کے وقت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”بلال! مجھے اس عمل کے بارے میں بتاؤ جو تم نے حالت اسلام میں کیا ہو اور جس پر تمہیں ثواب کی بہت زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تیرے جوتوں کی آواز سنی ہے۔“ انہوں نے عرض کیا: مجھے اپنے جس عمل پر ثواب کی بہت زیادہ امید ہے (وہ یہ ہے) کہ میں رات یا دن میں جس وقت بھی وضو کرتا ہوں تو میں اس وضو کے بعد جس قدر مقدر ہو نفل نماز پڑھتا ہوں۔

١٣٢٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِی الْاُمُوْرِ كَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ یَقُوْلُ: ((اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْكَعْ رَكْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ لِیَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ۔ اَوْ قَالَ: فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ۔ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ۔ اَوْ قَالَ: فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ۔ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ)) قَالَ ((وَیُسَمِّیْ حَاجَتَهٗ))۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

١٣٢٣: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ معاملات کے بارے میں ہمیں اس اہتمام کے ساتھ استخارہ سکھاتے تھے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی سورت سکھاتے تھے، آپ ﷺ فرماتے: ”جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ فرض نماز کے

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١١٤٩) و مسلم (١٠٨/٢٤٥٨)۔

[2] رواه البخاري (١١٦٢)۔

علاوہ دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا پڑھے: اے اللہ! بے شک میں (اس کام میں) تجھ سے تیرے علم کی مدد سے خیر مانگتا ہوں اور (اس کے حصول کے لیے) تجھ سے تیری قدرت کے ذریعے قدرت مانگتا ہوں اور میں تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں، بے شک تو (ہر چیز پر) قادر ہے اور میں (کسی چیز پر) قادر نہیں، تو جانتا ہے جبکہ میں کچھ بھی نہیں جانتا، اور تو تمام پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین، میری زندگی اور میرے انجام کار۔'' یا فرمایا: ''میری دنیا اور میری آخرت کے لیے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر کر، آسان کر اور پھر اس میں میرے لیے برکت پیدا فرما، اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیے میرے دین، میری زندگی اور میرے انجام کار۔'' یا فرمایا: ''میری دنیا اور میری آخرت کے لحاظ سے برا ہے تو اسے مجھ سے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لیے خیر و بھلائی مقدر فرما وہ جہاں کہیں بھی ہو، پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور وہ اپنی حاجت کا نام لے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١٣٢٤: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَصَدَقَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْآيَةَ. [1]

١٣٢٤: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا، انہوں نے بیان کیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے، پھر وضو کر کے نماز پڑھ کر اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو اللہ اسے معاف کر دیتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا ...... فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ﴾ ''اور وہ لوگ جب کوئی برا کام کر گزرتے ہیں یا اپنی جان پر ظلم کر بیٹھتے ہیں، تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، پھر اس سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں۔'' ترمذی، ابن ماجہ، البتہ ابن ماجہ نے آیت ذکر نہیں کی۔

١٣٢٥: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا حَزَنَهُ أَمْرٌ صَلّٰى. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [2]

١٣٢٥: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ کو کوئی اہم مسئلہ درپیش ہوتا تو آپ ﷺ فوراً نفل نماز کا اہتمام فرماتے۔

١٣٢٦: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا بِلَالًا رضی اللہ عنہ فَقَالَ: ((بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ؟ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٠٠٦ و قال: حسن و ٤٠٦) و ابن ماجه (١٣٩٥) [و أبو داود (١٥٢١) و صححه ابن حبان (٢٤٥٤)]۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٣١٩) ☆ محمد بن عبد الله الدؤلي: مجهول الحال ولحديثه شاهد ضعيف۔

قَطُّ اِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهٗ وَرَأَيْتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بِهِمَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۱۳۲۶: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز رسول اللہ ﷺ نے صبح کے وقت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''کس عمل کی وجہ سے تم مجھ سے پہلے جنت میں چلے گئے میں جب بھی جنت میں گیا تو میں نے تمہارے جوتوں کی آواز اپنے آگے سنی۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں جب بھی اذان کہتا ہوں تو دو رکعتیں پڑھتا ہوں، اور جب میرا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو میں فوراً وضو کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے دو رکعتیں پڑھنا مجھ پر لازم ہیں (لہٰذا میں دو رکعتیں پڑھتا ہوں) رسول اللہ نے فرمایا: ''انہی دو کی وجہ سے (تم اس مقام کو پہنچے ہو)۔''

۱۳۲۷: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

۱۳۲۷: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو اللہ سے کوئی حاجت و ضرورت ہو یا کسی انسان سے کوئی کام ہو تو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کرے اور نبی ﷺ پر صلوٰۃ پڑھے پھر یوں دعا کرے: ''اللہ حلیم و کریم کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، عرش عظیم کا رب پاک ہے، ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے، میں تجھ سے ان اعمال و اسباب کی درخواست کرتا ہوں جو تیری رحمت اور تیری مغفرت کو واجب و مؤکد کر دیں، میں ہر نیکی کو غنیمت جاننے اور ہر گناہ سے بچنے کی تجھ سے درخواست کرتا ہوں، سب سے زیادہ رحم فرمانے والے! میرے تمام گناہ معاف فرما دے، میرے تمام غم دور کر دے اور ہر ضرورت جو تیری رضا کا باعث بنے اسے پورا فرما دے۔'' ترمذی، ابن ماجہ، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

(اس باب میں فصل ثالث نہیں ہے)

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٦٨٩ وقال: حسن صحيح غريب) [و صححه ابن خزيمة (١٢٠٩) وابن حبان (الإحسان: ٧٠٤٤، ٧٠٤٥) والحاكم (١/ ٣١٣) ووافقه الذهبي]۔ [2] **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٤٧٩) وابن ماجه (١٣٨٤) ☆ فائد: منكر الحديث، قاله البخاري، يعني لا تحل الرواية عنه۔

بَابُ صَلَاةِ التَّسْبِيْحِ

نمازِ تسبیح کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۳۲۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ: ((يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّاهُ! اَلَا اُعْطِيْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اُخْبِرُكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ؟ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ قَدِيْمَهٗ وَحَدِيْثَهٗ خَطَاَهٗ وَعَمْدَهٗ صَغِيْرَهٗ وَكَبِيْرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ۔ [1]

۱۳۲۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے چچا جان عباس! کیا میں آپ کو کچھ عطا نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کچھ عنایت نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کوئی خبر نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس خصلتیں عطا نہ کروں کہ جب آپ ان پر عمل کریں تو اللہ آپ کے اگلے پچھلے، قدیم وجدید، سہواً کیے گئے یا عمداً، چھوٹے بڑے، پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہ معاف فرما دے، وہ یہ کہ آپ چار رکعت نماز پڑھیں، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھیں، جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں اور ابھی قیام میں ہوں تو آپ پندرہ مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' پڑھیں، پھر آپ رکوع کریں اور رکوع میں یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھیں، پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں، پھر سجدہ کریں اور سجدہ میں دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں، پھر سجدہ کریں اور دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں اور پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں، اس طرح ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ کلمات ہوں گے، آپ یہ عمل چار رکعتوں میں دہرائیں، اگر آپ ہر روز اسے پڑھ سکیں تو پڑھیں، اگر ایسے نہ ہو سکے تو پھر ہر جمعہ (یعنی ہفتہ

[1] **حسن**، رواه أبو داود (١٢٩٧) وابن ماجه (١٣٨٧) والبيهقي فى الدعوات الكبير (٢/ ١٥٩ ح ٣٩٣)۔

میں ایک بار) پڑھیں، اگر ایسے نہ کر سکیں تو پھر سال میں ایک مرتبہ پڑھیں، اگر ایسے بھی نہ کر سکیں تو پھر اپنی زندگی میں ایک بار ہی پڑھ لیں۔''

١٣٢٩: وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ نَحْوَهُ. [1]

١٣٢٩: امام ترمذی نے ابورافع سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

١٣٣٠: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذٰلِكَ)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((ثُمَّ الزَّكَاةُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلَى حَسْبِ ذٰلِكَ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

١٣٣٠: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بندے سے روز قیامت اس کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر وہ صحیح و درست ہوئی تو وہ فلاح و نجات پا گیا اور اگر وہ صحیح و درست نہ ہوئی تو پھر وہ ناکام و نامراد ہوگا، اگر اس کے فرائض میں کوئی کمی ہوئی تو رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: دیکھو، کیا میرے بندے کے کچھ نوافل ہیں، تو اس طرح فرائض کی کمی کو ان (نوافل) سے پورا کر دیا جائے گا، پھر باقی اعمال کا حساب اسی طرح ہوگا۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''پھر زکوٰۃ کا حساب بھی اسی طرح ہوگا اور پھر باقی اعمال کا حساب بھی اسی (مذکورہ مثال کی) طرح ہوگا۔''

١٣٣١: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ. [3]

١٣٣١: امام احمد نے (نبی ﷺ کے اصحاب میں سے) کسی ایک سے روایت کیا ہے۔

١٣٣٢: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا وَإِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللّٰهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْآنَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [4]

١٣٣٢: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ جب دو رکعتیں پڑھتا ہے تو اللہ اس طرف خصوصی توجہ فرماتا ہے اور جب تک بندہ نماز پڑھتا رہتا ہے تو نیکی (رحمت) اس بندے کے سر پر سایہ کرتی رہتی ہے، اور بندہ اللہ کے کلام یعنی قرآن کے ذریعے جس قدر اللہ کا قرب حاصل کر سکتا ہے ویسا کسی اور چیز کے ذریعے حاصل نہیں کر سکتا۔''

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٤٨٢ وقال: غريب) [سنده ضعيف و للحديث شواهد منها الحديث السابق: ١٣٢٨]۔

[2] **حسن واللفظ مركب**، رواه أبو داود (٨٦٤ و سنده ضعيف و هو بغير هذا اللفظ، ٨٦٦ و سنده صحيح و هي الرواية الثانية عندصاحب المشكوة) [ورواه ابن ماجه (١٤٢٥ وسنده ضعيف) و صححه الحاكم (١/ ٢٦٢) ووافقه الذهبي]۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٧٢ ح ٢٠٩٦٨، ٥/ ٣٧٧ ح ٢٣٥٩٠، ٤/ ٦٥ ح ١٦٧٣١، ٤/ ١٠٣ ح ١٧٠٧٣) [والحاكم (١/ ٢٦٣)]۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٨ ح ٢٢٦٦٢) والترمذي (٢٩١١ وقال: غريب) ☆ ليث بن أبي سليم ضعيف۔

بَابُ صَلَاةِ السَّفَرِ

نماز سفر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٣٣٣: عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّصَلَّى الْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۳۳۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ظہر چار رکعت (پوری نماز) ادا کی اور ذوالحلیفہ میں عصر دو رکعت (قصر نماز) ادا کی۔

١٣٣٤: وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبِ الْخُزَاعِيِّ رضي الله عنه قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ اَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۳۳۴: حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں، حالانکہ اس سے پہلے ہم کبھی نہ تو اتنی کثیر تعداد میں تھے اور نہ کبھی اس قدر پر امن تھے۔

١٣٣٥: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ: ﴿اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۳۳۵: یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا: ''﴿ان تقصروا...... الذین کفروا﴾ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں کسی مصیبت میں ڈال دیں گے تو تم نماز میں کچھ کمی کر لو۔'' اب تو لوگ پر امن ہیں (کسی قسم کا کوئی اندیشہ نہیں)، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جیسے آپ کو تعجب ہوا ہے ویسے مجھے بھی تعجب ہوا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ایک قسم کا صدقہ ہے جو اللہ نے تم پر کیا ہے، تم اس کی طرف سے صدقہ قبول کرو۔''

١٣٣٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٨٩) و مسلم (١٠/ ٦٩٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٨٣) و مسلم (٢٠/ ٦٩٦)۔

[3] رواه مسلم (٤/ ٦٨٦)۔

حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ ، قِيْلَ لَهُ: اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ قَالَ: ((اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۳۳۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مدینہ سے مکہ کے لیے روانہ ہوئے تو آپ ہمارے مدینہ واپس پہنچنے تک دو دو رکعتیں (نماز قصر) پڑھاتے رہے، ان سے پوچھا گیا کہ تم نے مکہ میں کچھ قیام بھی کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہم نے وہاں دس روز قیام کیا۔

۱۳۳۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَافَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم سَفَرًا فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَنَحْنُ نُصَلِّىْ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ، رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ، فَاِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۱۳۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر کیا (فتح مکہ کا سفر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس دن قیام کیا اور آپ دو دو رکعتیں پڑھاتے رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم مدینہ اور مکہ کے درمیانی فاصلے پر انیس دن تک دو دو رکعتیں پڑھتے ہیں، جب ہم اس سے زیادہ قیام کرتے ہیں تو ہم چار رکعتیں (پوری نماز) پڑھتے ہیں۔

۱۳۳۸: وَعَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ : صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِىْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ فَرَاٰى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ: مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ: يُسَبِّحُوْنَ قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِىْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِى السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذَالِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۳۳۸: حفص بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں طریق مکہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں ظہر دو رکعت پڑھائی، پھر آپ اپنی قیام گاہ میں آ کر بیٹھ گئے، آپ نے کچھ لوگوں کو قیام کرتے (نماز پڑھتے) ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: نفل پڑھ رہے ہیں، انہوں نے فرمایا: اگر میں نے نفل پڑھنے ہوتے تو میں اپنی نماز پوری پڑھتا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ رہا ہوں وہ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۳۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَجْمَعُ بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۱۳۳۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے تو ظہر و عصر کو اور مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھتے تھے۔

۱۳۴۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّىْ فِى السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ يُوْمِئُ اِيْمَاءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

---

[1] متفق عليه ، رواه البخاري (۱۰۸۱) و مسلم (۱۵/ ۶۹۳)۔

[2] رواه البخاري (۱۰۸۰)۔

[3] متفق عليه ، رواه البخاري (۱۱۰۱ ، ۱۱۰۲) و مسلم (۸/ ۶۸۹)۔

[4] رواه البخاري (۱۱۰۷)۔

[5] متفق عليه ، رواه البخاري (۱۰۰۰) و مسلم (۳۸، ۳۷/ ۷۰۰)۔

۱۳۴۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران سفر اپنی سواری پر جس طرف وہ رخ کرتی، نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور آپ رکوع و سجود کے لیے سر کا اشارہ فرماتے تھے۔ آپ فرائض کے علاوہ نماز تہجد اور نماز وتر اپنی سواری پر ادا کرتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۱۳۴۱: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُلُّ ذَالِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَصرَ الصَّلَاةَ وَاَتَمَّ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۱۳۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوران سفر) ہر طرح نماز پڑھی۔ آپ نے قصر بھی پڑھی اور پوری بھی۔

۱۳۴۲: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشَرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ يَقُوْلُ: ((يَا اَهْلَ الْبَلَدِ! صَلُّوْا اَرْبَعًا فَاِنَّا سَفْرٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۳۴۲: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہا۔ اور فتح مکہ کے موقع پر بھی میں آپ کے ساتھ موجود تھا۔ آپ نے مکہ میں اٹھارہ روز قیام فرمایا، آپ دو رکعتیں پڑھ کر فرماتے: ”اہل مکہ تم چار رکعتیں پڑھو، کیونکہ ہم تو مسافر ہیں۔“

۱۳۴۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ وَلَا يُنْقَصُ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۱۳۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے دورانِ سفر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر دو رکعت پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ ایک دوسری روایت میں ہے: میں نے سفر و حضر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ میں نے حضر میں آپ کے ساتھ ظہر چار رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ اور میں نے دوران سفر آپ کے ساتھ ظہر دو رکعت پڑھی اور دو رکعتیں اس کے بعد پڑھیں۔ اور عصر دو رکعت پڑھی اور اس کے بعد کچھ نہ پڑھا۔ جبکہ مغرب سفر و حضر دونوں حالتوں میں تین رکعت پڑھیں۔ سفر ہو یا حضر ان میں کمی نہیں کی جاتی۔ اور یہ دن کے وتر ہیں۔ اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔

---

[1] **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (٤/ ١٦٦ ح ١٠٢٣) [والدارقطني (٢/ ١٨٩ ح ٢٢٧٤ وقال: "طلحة ضعيف") والبيهقي (٣/ ١٤٢)] ☆ طلحة بن عمرو متروك و للحديث شواهد صحيحة عند النسائي (٣/ ١٢٢ ح ١٤٥٧) والدارقطني (٢/ ١٨٩ ح ٢٢٧٥) و من ضعف الحديث فلا حجة عنده ، قلت : سعيد بن محمد بن ثواب ثقة روى عنه جماعة و وثقه ابن حبان و الدارقطني و لم يضعفه أحد ـ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٢٢٩) ☆علي بن زيد بن جدعان ضعيف و لأصل الحديث شواهد كثيرة ـ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٥٥٢ وقال: حسن) ☆ محمد بن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى ضعيف ضعفه الجمهور ـ

١٣٤٤: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذَالِكَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۱۳۴۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی ﷺ غزوہ تبوک (کے سفر) میں جب آپ کے کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو آپ ظہر و عصر کو جمع کر لیتے اور اگر سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو مؤخر کرتے حتی کہ عصر کے لیے پڑاؤ ڈالتے۔ اسی طرح مغرب میں کرتے کہ جب کوچ کرنے سے پہلے سورج غروب ہو جاتا تو آپ مغرب اور عشاء اکٹھی پڑھ لیتے اور اگر غروب آفتاب سے پہلے کوچ کر لیتے تو آپ ﷺ مغرب کو مؤخر فرماتے حتی کہ نماز عشاء کے لیے پڑاؤ ڈالتے۔ پھر انہیں جمع فرما لیتے۔

١٣٤٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ وَاَرَادَ اَنْ يَّتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهٖ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰى حَيْثُ وَجَّهَهٗ رِكَابُهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۳۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ دوران سفر نفل پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو آپ اپنی سواری پر قبلہ رخ ہو کر تکبیر کہہ کر نماز پڑھتے اور سواری جس رخ چاہتی چلتی جاتی۔

١٣٤٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَاجَتِهٖ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۳۴۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنے کسی کام کے لیے مجھے بھیجا۔ جب میں آیا تو آپ اپنی سواری پر مشرق کی سمت نماز پڑھ رہے تھے۔ اور آپ رکوع کی نسبت سجود کے لیے زیادہ جھک کر اشارہ کرتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٣٤٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ بَعْدَهٗ وَعُمَرُ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُثْمَانُ رضی اللہ عنہ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهٖ ثُمَّ اِنَّ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ صَلّٰى بَعْدُ اَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهٗ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۳۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعتیں (یعنی نماز قصر) پڑھیں۔ آپ ﷺ کے بعد

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٢٢٠) والترمذي (٥٥٣ وقال: حسن غريب تفرد به قتيبة) ☆ قتيبة ثقة حافظ ولا يضر تفرده۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٢٢٥)۔

[3] **صحيح**، رواه أبو داود (١٢٢٧) [والبيهقي (٢/ ٥) و مسلم (٥٤٠)]۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٨٢) و مسلم (١٦/ ٦٩٤)۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ابتدائی سالوں میں دو رکعتیں ہی پڑھیں۔ پھر اس کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ نے چار رکعتیں پڑھیں۔ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے ساتھ نماز پڑھتے تو آپ چار رکعتیں (مکمل نماز) پڑھتے اور جب اکیلے پڑھتے تو پھر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

١٣٤٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَّتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيْضَةِ الْاُوْلٰى قَالَ الزُّهْرِيُّ: قُلْتُ لِعُرْوَةَ: مَا بَالُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تُتِمُّ قَالَ: تَاَوَّلَتْ كَمَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

١٣٤٨: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، شروع میں نماز دو رکعتیں فرض کی گئی تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کی تو دو سے چار رکعتیں فرض کر دی گئی۔ اور نماز سفر کو پہلی حالت فرضیت پر برقرار رکھا گیا۔ زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے عروہ رحمہ اللہ سے کہا، عائشہ رضی اللہ عنہا کو کیا ہوا کہ وہ پوری پڑھتی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے بھی عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح تاویل کی ہے۔

١٣٤٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

١٣٤٩: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اللہ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبان پر حضر میں چار رکعتیں، سفر میں دو رکعتیں اور حالت خوف میں ایک رکعت فرض کی۔

١٣٥٠: وَعَنْهُ، وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہم قَالَا: سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ وَالْوِتْرُ فِي السَّفَرِ سُنَّةٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

١٣٥٠: ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نماز سفر دو رکعت مشروع فرمائی اور وہ دو رکعت (ثواب کے لحاظ سے) پوری ہیں، کم نہیں جبکہ دوران سفر وتر پڑھنا سنت ہے۔

١٣٥١: وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما كَانَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ فِيْ مِثْلِ مَا يَكُوْنُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ وَفِيْ مِثْلِ مَابَيْنَ مَكَّةَ وَعُسْفَانَ وَفِيْ مِثْلِ مَابَيْنَ مَكَّةَ وَجُدَّةَ. قَالَ مَالِكٌ: وَذَالِكَ اَرْبَعَةُ بُرُدٍ. رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا [4]

١٣٥١: امام مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مکہ اور طائف، مکہ اور عسفان اور مکہ اور جدہ کے درمیان مسافت جتنے فاصلے پر قصر پڑھا کرتے تھے۔ اور امام مالک نے فرمایا: اور یہ چار بُرُد مسافت ہے۔

١٣٥٢: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَارَاَيْتُهُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [5]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٠) و مسلم (١/ ٦٨٥)۔ [2] رواه مسلم (٦/ ٦٨٧)۔ [3] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (١١٩٤) ☆ فيه جابر الجعفي وهو ضعيف جدًا۔ [4] **صحيح**، رواه مالك (١/ ١٤٨ح ٣٤١) ☆السند منقطع و له شواهد عند ابن أبي شيبة (٢/ ٤٤٣-٤٤٦ ح ٨١١٩، ٨١٣٣، ٨١٣٥، ٨١٢٨، ٨١٤٠، ٨١٤٢، ٨١٤٧) و عبد الرزاق (٤٢٩٦) وغيرهما۔ [5] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٢٢٢) والترمذي (٥٥٠) [و صححه الحاكم على شرط الشيخين (١/ ٣١٥) ووافقه الذهبي]۔

۱۳۵۲: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ مرتبہ شریک سفر رہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورج ڈھلنے کے بعد نماز ظہر سے پہلے دو رکعتیں چھوڑتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ ابوداؤد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۵۳: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يَرَى ابْنَهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ . رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۱۳۵۳: نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بیٹے عبید اللہ کو دوران سفر نفل پڑھتے ہوئے دیکھتے تو آپ اس پر روک ٹوک نہیں کرتے تھے۔

[1] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (/ ۱۵۰ ح ۳۵۱) ☆ هذا منقطع، من البلاغات۔

بَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٣٥٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِیْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ۔ يَعْنِیْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ وَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ، اَلْيَهُوْدُ غَدًا وَّالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ: ((نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيْدَ اَنَّهُمْ)) وَذَكَرَ نَحْوَهُ اِلٰی اٰخِرِهٖ۔ [1]

۱۳۵۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(ہم دنیا میں) سب سے آخر پر آئے ہیں لیکن قیامت کے روز سب سے آگے ہوں گے۔ تاہم انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی۔ پھر یہی یعنی جمعہ کا دن ان پر فرض کیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے اس میں اختلاف کیا، اور اللہ نے ہمیں اس کی راہنمائی فرما دی اسے لیے باقی لوگ ہم سے پیچھے ہو گے۔ یہود کل (ہفتہ کے روز) اور عیسائی اس سے اگلے روز (اتوار کے روز عبادت کرتے ہیں)۔'' اور مسلم کی ایک روایت میں ہے، فرمایا: (ہم دنیا میں) سب سے آخر پر ہیں لیکن روز قیامت سب سے پہلے ہوں گے۔ اور سب سے پہلے ہم جنت میں جائیں گے۔'' باقی روایت انہوں نے آخر تک حدیث سابق کی طرح بیان کی۔

١٣٥٥: وَفِیْ اُخْرٰی لَهُ عَنْهُ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ: ((نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِیُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ))۔ [2]

۱۳۵۵: صحیح مسلم ہی کی ابو ہریرہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے۔ انہوں نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے حدیث کے آخر پر فرمایا: ''ہم دنیا والوں میں سب سے آخر پر آئے لیکن روز قیامت مقدم ہوں گے اور ساری مخلوق سے پہلے ہمارے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔''

١٣٥٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ علیہ السلام، وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ))۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٨٧٦) و مسلم (١٩/ ٨٥٥) [و ٢٠/ ٨٥٥، الرواية الثانية]۔

[2] رواه مسلم (٢٢/ ٨٥٦)۔

[3] رواه مسلم (١٧/ ٨٥٤)۔

۱۳۵۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمام ایام سے بہترین دن، جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اسی روز جنت میں داخل کیے گئے اسی روز اس سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ ہی کے روز قائم ہوگی۔''

۱۳۵۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ فِى الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ يَّسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَ: ((وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيْفَةٌ)) وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ: ((اِنَّ فِى الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ)). [1]

۱۳۵۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ جب کوئی مسلمان بندہ اس گھڑی میں اللہ سے کوئی خیر طلب کرتا ہے تو اللہ اسے وہی چیز عطا فرما دیتا ہے۔'' امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اضافہ نقل کیا ہے فرمایا: ''وہ مختصر گھڑی ہے۔'' صحیحین کی روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جب مسلمان ٹھیک اس گھڑی میں نماز کے دوران یا نماز کی جگہ نماز کے انتظار میں بیٹھ کر اللہ سے کوئی خیر طلب کرتا ہے تو اللہ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے۔''

۱۳۵۸: وَعَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ: سَمِعْتُ اَبِىْ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((فِىْ شَاْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۳۵۸: ابو بردہ بن ابوموسی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد کو بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو: ''جمعہ کی اس گھڑی کا وقت بیان کرتے سنا کہ وہ امام کے خطبہ کے لیے بیٹھنے سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۱۳۵۹: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْتُ اِلَى الطُّوْرِ فَلَقِيْتُ كَعْبَ الْاَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهٗ فَحَدَّثَنِىْ عَنِ التَّوْرَاةِ وَحَدَّثْتُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثْتُهٗ اَنْ قُلْتُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ علیہ السلام وَفِيْهِ اُهْبِطَ وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ وفِيْهِ مَاتَ وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا وَهِيَ مُصِيْخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنَ تُصْبِحُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ)) قَالَ كَعْبٌ: ذَالِكَ فِىْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ: بَلْ فِىْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَاَ كَعْبُ التَّوْرَاةَ فَقَالَ: صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ لَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ فَحَدَّثْتُهٗ بِمَجْلِسِىْ مَعَ كَعْبِ الْاَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهٗ فِىْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهٗ: قَالَ كَعْبٌ: ذَالِكَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۹۲۵) و مسلم (۱۵/ ۸۵۲)۔

[2] رواه مسلم (۱۶/ ۸۵۳)۔

فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ سَلَامٍ : كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ لَهُ : ثُمَّ قَرَأَ التَّوْرَاةَ فَقَالَ : هِيَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ سَلَامٍ : صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ : قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ : فَقُلْتُ : اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضِنَّ عَلَيَّ فَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ : هِيَ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ : وَكَيْفَ تَكُوْنُ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : **((لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْهَا))** فَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : **((مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِيْ صَلَاةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ))** قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ : بَلٰى! قَالَ: فَهُوَ ذَالِكَ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى اَحْمَدُ اِلٰى قَوْلِهٖ: صَدَقَ كَعْبٌ. [1]

۱۳۵۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں طور کی طرف گیا تو میں کعب احبار سے ملا، میں اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔اس نے مجھے تورات کے بارے میں بتایا اور میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کی احادیث سنائیں، میں نے اسے جو کچھ بتایا وہ وہی کچھ تھا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام ایام سے بہتر دن، جمعہ کا دن ہے۔اس میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی روز زمین پر اتارے گئے اسی روز ان کی توبہ قبول کی گئی، اسی روز فوت ہوئے، اسی روز قیامت قائم ہوگی، جن وانس کے سوا تمام جانور جمعہ کے دن طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک قیامت قائم ہونے کے خوف سے چیختے رہتے ہیں، اس میں ایک گھڑی ہے کہ جب مسلمان بندہ عین اس گھڑی میں دوران نماز اللہ سے جو مانگتا ہے تو اللہ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے۔'' کعب نے کہا: پورے سال میں ایک دن ایسا ہوتا ہے۔ میں نے کہا، نہیں بلکہ ہر جمعہ کے روز ہوتا ہے۔کعب نے تورات پڑھی تو اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے کعب احبار کے ساتھ اپنی مجلس کے بارے میں اور میں نے جمعہ کے متعلق جو اسے بتایا تھا اس کے متعلق انہیں بتایا، کہ کعب نے کہا: وہ پورے سال میں ایک دن ہوتا ہے۔عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کعب نے جھوٹ بولا، میں نے انہیں بتایا کہ کعب نے پھر تورات پڑھی تو اس نے کہا: بلکہ وہ ہر جمعہ کے روز ہوتا ہے۔پھر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کعب نے سچ کہا۔پھر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ وہ کون سی گھڑی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے کہا، مجھے اس کے متعلق خبر دینے میں بخل نہ کریں۔عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے کہا وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی کیسے ہو سکتی ہے۔جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''کوئی مسلمان بندہ نماز میں اسے پاتا ہے۔'' تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: ''جو شخص کسی جگہ بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا ہے تو وہ نماز پڑھنے تک (حکماً) نماز ہی میں ہوتا ہے۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں۔انہوں نے فرمایا، بس! یہ وہی ہے۔ مالک، ابوداود، ترمذی، نسائی، اور امام احمد نے ''کعب نے سچ کہا'' تک روایت کیا ہے۔

۱۳۶۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : **((اِلْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ**

---

[1] **إسناده صحيح** ، رواه مالك (۱/ ۱۰۸۔ ۱۱۰ ح ۲۳۹) و أبو داود (۱۰۴۶) والترمذي (۴۹۱ و قال: صحيح) والنسائي (۳/ ۱۱۴، ۱۱۵ ح ۱۴۳۱) و أحمد (۲/ ۴۸۶ ح ۱۰۳۰۸) ☆ وصححه ابن خزيمة (۱۷۳۸) و ابن حبان (۱۰۲۴) والحاكم على شرط الشيخين (۱/ ۲۷۸، ۲۷۹) ووافقه الذهبي۔

اِلٰی غَیْبُوْبَۃِ الشَّمْسِ))۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۱۳۶۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس گھڑی کو تلاش کریں جس کے بارے میں امید کی جاتی ہے کہ وہ جمعہ کے روز بعد نماز عصر سے غروب آفتاب تک ہوتی ہے۔''

۱۳۶۱: وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلَاۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ)) قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ: یَقُوْلُوْنَ: بَلِیْتَ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ))۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ [2]

۱۳۶۱: اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک جمعہ کا دن تمہارے ایام میں سے افضل دن ہے۔ اس روز آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی میں ان کی روح قبض کی گئی، پہلی بار صور پھونکا جانا دوسری بار صور پھونکا جانا ہوگا، اس روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھو، کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارا درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے پیش کیا جاتا ہے، جبکہ آپ تو (مٹی میں) بوسیدہ ہو چکے ہوں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے انبیا علیہم السلام کے اجساد کو زمین (یعنی مٹی) پر حرام کر دیا ہے۔

۱۳۶۲: وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْیَوْمُ الْمَوْعُوْدُ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ وَالْیَوْمُ الْمَشْھُوْدُ یَوْمُ عَرَفَۃَ وَالشَّاھِدُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَاغَرَبَتْ عَلٰی یَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْہُ فِیْہِ سَاعَۃٌ لَا یُوَافِقُھَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ یَدْعُوْاللّٰہَ بِخَیْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰہُ لَہٗ وَلَا یَسْتَعِیْذُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا اَعَاذَہٗ مِنْہُ)) رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا یُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُوْسَی بْنِ عُبَیْدَۃَ وَھُوَ یُضَعَّفُ۔ [3]

۱۳۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یوم موعود سے یوم قیامت، یوم مشہود سے یوم عرفہ اور شاہد سے جمعہ کا دن مراد ہے۔ وہ تمام ایام سے افضل ہے۔ اس میں اللہ سے کوئی خیر طلب کرتا ہے تو اللہ اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ اور وہ (بندہ مومن) جس چیز سے پناہ طلب کرتا ہے تو وہ اسے اس سے پناہ دے دیتا ہے۔'' احمد، ترمذی اور امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور یہ صرف موسیٰ بن عبیدہ کے واسطہ سے معروف ہے، جبکہ وہ ضعیف ہے۔

---

[1] **صحیح**، رواہ الترمذي (٤٨٩ وقال: غریب و محمد بن أبي حمید یضعف من قبل حفظه) ☆ محمد بن أبي حمید لم ینفرد به وللحدیث شواهد عند الترمذي (٤٩٠) و أبي داود (١٠٤٨) وغیرهما۔

[2] **ضعیف**، رواہ أبو داود (١٠٤٧) و النسائي (٣/ ٩١ ، ٩٢ ح ١٣٧٥ ، والسنن الکبری ٣/ ٢٤٨ ، ٢٤٩) وابن ماجه (١٦٣٦) والدارمي (١/ ٣٦٩ ح ١٥٨) والبیهقي فی الدعوات الکبیر (لم أجده فی المطبوع) ☆ صححه جماعة وفیه علة قادحة ، عبد الرحمن بن یزید هو ابن تمیم کما حققه البخاري و أبو داود وغیرهما وهو ضعیف جدًا و أخطأ من قال أنه ابن جابر: الثقة ، راجع نیل المقصود (١/ ٣٢٠) و لبعضه شاهد یأتي (١٣٦٦)۔

[3] **سنده ضعیف**، رواہ أحمد (٢/ ٢٩٨ ، ٢٩٩ ح ٧٩٥٩ ، ٧٩٦٠) والترمذي (٢/ ٥١٩) ☆ فیه موسی بن عبیدة ضعیف وللحدیث شواهد منها الشاهد الموقوف عند الحاکم (٢/ ٥١٩) و صححه علی شرط الشیخین ووافقه الذهبي وسنده ضعیف ، فیه یونس بن عبید مدلس وعنعن]۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٣٦٣: عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِالْمُنْذِرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَاللّٰهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ: خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ علیہ السلام وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ علیہ السلام اِلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ علیہ السلام وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْاَلُ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْاَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَامِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

۱۳۶۳: ابولبابہ بن عبدالمنذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک جمعہ کا دن اللہ کے ہاں سیدالایام اور باقی ایام سے عظیم تر ہے۔ وہ اللہ کے ہاں یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر سے بھی عظیم تر ہے۔ اس کو پانچ خصوصیات حاصل ہیں: اللہ نے آدم علیہ السلام کو اسی روز تخلیق فرمایا، اللہ نے اسی روز آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا، اللہ نے اسی روز آدم علیہ السلام کو وفات دی، اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں بندہ جو بھی حلال چیز طلب کرتا ہے۔ وہ اسے مل جاتی ہے۔ اور اسی روز قیامت قائم ہوگی، مقرب فرشتے، آسمان وزمین، ہوا، پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن سے خائف رہتے ہیں۔“

١٣٦٤: وَرَوٰى اَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيْهِ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ: ((فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ......)) وَسَاقَ اِلٰى آخِرِ الْحَدِيْثِ. ❷

۱۳۶۴: امام احمد نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک انصاری شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا ہمیں جمعہ کے دن کے متعلق بتائیں کہ اس میں کیا خیر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس میں پانچ خصوصیات ہیں......۔“ اور باقی حدیث آخر تک (اسی طرح) بیان کی۔

١٣٦٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم: لِاَیِّ شَیْءٍ سُمِّیَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ: ((لِاَنَّ فِيْهَا طُبِعَتْ طِيْنَةُ اَبِيْكَ اٰدَمَ وَفِيْهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِيْهَا الْبَطْشَةُ وَفِیْ اٰخِرِ ثَلَاثِ سَاعَاتٍ مِنْهَا سَاعَةٌ مَنْ دَعَا اللّٰهَ فِيْهَا اسْتُجِيْبَ لَهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸

۱۳۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، جمعہ کے دن کے نام کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیونکہ اس روز آپ کے باپ آدم علیہ السلام کے خمیر کو تیار کیا گیا، اسی میں نفخہ اولی (پہلی بار صور کا پھونکا جانا) اور نفخہ ثانیہ ہے۔ اسی میں حشر کا میدان سجے گا۔ اور اس کی آخری تین گھڑیوں میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو شخص اس میں دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔“

١٣٦٦: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَیَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهُ مَشْهُوْدٌ يَشْهَدُهُ

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٠٨٤) ☆ فيه عبدالله بن محمد بن عقيل: ضعيف ـ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٨٤ ح ٢٢٨٢٤) [وعبد بن حميد (٣٠٩)] ☆ ابن عقيل: ضعيف ـ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٣١١ ح ٨٠٨٨) ☆ فيه فرج بن فضالة ضعيف و علي بن أبي طلحة: لم يسمع من أبي هريرة ـ

الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا)) قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

۱۳۶۶: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ کیونکہ وہ مشہود ہے، اس پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے حتی کہ وہ اس سے فارغ ہو جائے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اور وفات کے بعد؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے انبیا علیہم السلام کے اجساد کو کھانا زمین (مٹی) پر حرام کر دیا ہے۔ اللہ کے نبی علیہم السلام زندہ ہوتے ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔''

۱۳۶۷: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ. ❷

۱۳۶۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہو جاتا ہے تو اللہ اسے فتنہ قبر سے بچا لیتا ہے۔'' احمد، ترمذی، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس کی سند متصل نہیں۔

۱۳۶۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ قَرَأَ: ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ......﴾ اَلْآيَةَ وَعِنْدَهُ يَهُوْدِيٌّ قَالَ: لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَا تَّخَذْنَا هَا عِيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ وَيَوْمِ عَرَفَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❸

۱۳۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: ''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔'' تو اس وقت ان کے پاس ایک یہودی تھا، اس نے کہا: اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس (یوم نزول) کو عید بنا لیتے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تو عیدین کے روز نازل ہوئی ہے، جمعہ کے دن اور عرفہ کے دن۔ ترمذی، اور انہوں فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۶۹: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا دَخَلَ رَجَبُ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ)) قَالَ: وَكَانَ يَقُوْلُ: ((لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ أَغَرُّ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ أَزْهَرُ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ. ❹

۱۳۶۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ماہ رجب شروع ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے: ''اے اللہ! ہمارے لیے رجب و شعبان میں برکت فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''جمعہ کی رات، چمک دار رات ہے اور جمعہ کا دن تر و تازہ دن ہے۔''

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٦٣٧) ☆ السند منقطع، زيد بن أيمن عن عبادة بن نسي: مرسل۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ١٦٩ ح ٥٦٨٢) والترمذي (١٠٧٤) ربيعة بن سيف لم يسمع من عبد الله بن عمرو رضي الله عنه فالسند منقطع و للحديث شواهد ضعيفة عند البيهقي (اثبات عذاب القبر بتحقيقي: ١٥٢۔١٥٣) وغيره۔ ❸ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٠٤٤)۔ ❹ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (لم أجده) وشعب الإيمان [٣٨١٥] وفضائل الأوقات [١٤] كلاهما له) [وعبد الله بن أحمد ١/ ٢٥٩ ح ٢٣٤٦]

☆ رواه زائدة بن أبى الرقاد عن زياد النميري: الأول منكر الحديث والثاني ضعيف.

بَابُ وَجُوْبِهَا

وجوب جمعہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٣٧٠: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّهُمَا قَالَا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ: ((لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

١٣٧٠: ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کو منبر کی سیڑھیوں پر فرماتے ہوئے سنا: ”لوگ جمعے چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور پھر وہ غافلین میں سے ہو جائیں گے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١٣٧١: وَعَنْ اَبِی الْجَعْدِ الضُّمَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ. [2]

١٣٧١: ابوجعد ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص عدم توجہ کی بنا پر تین جمعے چھوڑے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔“

١٣٧٢: وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ رضي الله عنه. [3]

١٣٧٢: امام مالک نے اسے صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

١٣٧٣: وَاَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضي الله عنه. [4]

١٣٧٣: امام احمد نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

١٣٧٤: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ

---

[1] رواه مسلم (٤٠/ ٨٦٥)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه ابو داود (١٠٥٢) والترمذي (٥٠٠ وقال: حسن) والنسائي (٣/ ٨٨ ح ١٣٧٠) وابن ماجه (١١٢٥) والدارمي (١/ ٣٧٩ ح ١٥٧٩) [و صححه ابن خزيمة (١٨٥٧) وابن حبان (٥٥٣، ٥٥٤، ٦٥) والحاكم (على شرط مسلم (١/ ٢٨٠) ووافقه الذهبي وهو حديث صحيح]۔

[3] **صحيح**، رواه مالك (١/ ١١١ ح ٢٤٤) ☆ السند مرسل والحديث السابق (١٣٧١) شاهد له۔

[4] **صحيح**، رواه أحمد (/ ٣٠٠ ح ٢٢٩٢٥) [و انظر الحديثين السابقين: ١٣٧١، ١٣٧٢]۔

بِدِيْنَارٍ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۱۳۷۴: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بلا عذر جمعہ چھوڑ دے تو وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر وہ نہ پائے تو نصف دینار۔''

۱۳۷۵: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۳۷۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جو شخص اذان سنے اس پر جمعہ فرض ہے۔''

۱۳۷۶: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ. ❸

۱۳۷۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رات اپنے اہل و عیال کے پاس واپس آ سکتا ہو اس پر جمعہ فرض ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد ضعیف ہیں۔

۱۳۷۷: وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ اِلَّا عَلٰى اَرْبَعَةٍ: عَبْدٍ مَمْلُوْكٍ اَوِ امْرَاَةٍ اَوْ صَبِيٍّ اَوْ مَرِيْضٍ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ وَائِلٍ. ❹

۱۳۷۷: طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مسلمان پر باجماعت جمعہ ادا کرنا فرض ہے۔ سوائے چار کے، عبد مملوک، عورت، بچے، یا مریض کے۔'' ابوداؤد اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ سے بنو وائل کے ایک شخص کی سند سے مروی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۳۷۸: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِقَوْمٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

۱۳۷۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ سے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کے بارے میں فرمایا: ''میں نے ارادہ کیا

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٤ ح ٢٠٤٢) و أبو داود (١٠٥٣) وابن ماجه (١١٢٨) ☆ قدامة: لم يصح سماعه من سمرة، قاله البخاري وقتادة مدلس وعنعن۔ ❷ **ضعيف**، رواه أبو داود (١٠٥٦) ☆ أبو سلمة بن نبيه وعبدالله بن هارون: مجهولان۔ ❸ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٥٠٢) ☆ حجاج بن نصير وشيخه: ضعيفان، وعبدالله بن سعيد: متروك۔ ❹ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٠٦٧) والبغوي في شرح السنة (٤/ ٢٢٥ ح ١٠٥٦) [ورواه الحاكم (١/ ٢٨٨) عن طارق بن شهاب عن أبي موسى الأشعري به.] ☆ طارق بن شهاب: صحابي رضي الله عنه وروايته من باب مراسيل الصحابة ومراسيل الصحابة مقبولة على الراجح۔

❺ رواه مسلم (٢٥٤/ ٦٥٢)۔

کہ میں کسی آدمی کو حکم دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر میں جمعہ سے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کو ان کے گھروں سمیت آگ لگا دوں۔''

١٣٧٩ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِي كِتَابٍ لَا يُمْحٰى وَلَا يُبَدَّلُ)) وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ ثَلَاثًا. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ❶

۱۳۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بلا عذر جمعہ ترک کر دے تو اسے ایسی کتاب میں منافق لکھ دیا جاتا ہے جو مٹائی جا سکتی ہے نہ تبدیل کی جا سکتی ہے۔'' اور بعض روایات میں تین جمعوں کا ذکر ہے

١٣٨٠ : وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيْضٌ اَوْ مُسَافِرٌ اَوِ امْرَأَةٌ اَوْ صَبِيٌّ اَوْ مَمْلُوْكٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ)). رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ ❷

۱۳۸۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو جبکہ مریض یا مسافر یا عورت یا بچہ یا مملوک نہ ہو اس پر جمعہ کے روز جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ اور جو شخص کھیل یا تجارت کی وجہ سے بے اعتنائی برتے تو اللہ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ بے نیاز قابل تعریف ہے۔''

---

❶ **إسناده ضعيف جدا** ، رواه الشافعي في الأم (١/ ٢٠٨) والمسند (ص ٧٠ ح ٣٠٣) ☆ فيه إبراهيم بن محمد الأسلمي متروك۔ ❷ **إسناده ضعيف** ، رواه الدارقطني (٢/ ٣ ح ١٥٦٠) ☆ ابن لهيعة ضعيف بعد اختلاطه ومعاذ بن محمد الأنصاري: مجهول الحال، و أبو الزبير مدلس وعنعن۔

بَابُ التَّنْظِيْفِ وَالتَّبْكِيْرِ

نظافت اور اول وقت آنے کا بیان

الفَصْلُ الأَوَّل

فصل اول

١٣٨١: عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَّوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

١٣٨١: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور خوب اچھی طرح مقدور بھر صفائی کرے اور تیل لگائے اور اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے، پھر اپنے گھر سے (جمعہ کے لیے) روانہ ہو، اور (مسجد میں آ کر) دو بیٹھے ہوئے آدمیوں کو (ان کی جگہ سے) نہ ہٹائے، پھر جس قدر مقدر ہو نماز پڑھے اور جب امام خطبہ شروع کر دے تو پھر خاموش ہو جائے تو اس کے اس حاضر اور دوسرے جمعہ کے درمیان والے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

١٣٨٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

١٣٨٢: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غسل کر کے جمعہ کے لیے آئے اور جتنی مقدر میں ہو نماز پڑھے۔ پھر خطبہ مکمل ہونے تک خاموش رہے اور پھر امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کے اِس اور دوسرے جمعہ کے درمیان والے اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

١٣٨٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَّمَنْ مَّسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

١٣٨٣: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرے، اچھی طرح وضو کر کے جمعہ کے لیے آئے اور خاموشی سے غور کے ساتھ خطبہ سنے تو اس کے اِس اور دوسرے جمعہ کے درمیان والے اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اور جو کنکریوں سے کھیلتا رہے تو اس نے لغو کام کیا۔''

---

[1] رواه البخاري (٨٨٣)۔

[2] رواه مسلم (٢٦/ ٨٥٧)۔

[3] رواه مسلم (٢٧/ ٨٥٧)۔

١٣٨٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِیْ يُهْدِیْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِیْ يُهْدِیْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۳۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور آنے والوں کو ترتیب وار لکھتے جاتے ہیں۔ اور سب سے پہلے آنے والا اس شخص کی طرح (اجر وثواب پاتا) ہے۔ جو اونٹ کی قربانی کرتا ہے۔ پھر اس کے بعد والا اس شخص کی طرح ہے جو گائے کی قربانی کرتا ہے۔ پھر اس کے بعد والا بھیڑ کی قربانی کرنے والے کی طرح۔ پھر مرغی اور پھر اس کے بعد آنے والا ایسے جیسے کوئی انڈہ صدقہ کرے۔ جب امام منبر پر آ جاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر دیتے ہیں اور غور سے خطبہ سنتے ہیں۔''

١٣٨٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۳۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم نے دوران خطبہ کسی ساتھ والے شخص سے (بس اتنا) کہہ دیا کہ خاموش ہو جاؤ تو تم نے لغو کام کیا۔''

١٣٨٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ: اِفْسَحُوْا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۳۸۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے روز اپنے کسی بھائی کو، اس کی جگہ سے اس مقصد سے نہ اٹھائے کہ خود اس کی جگہ پر بیٹھ جائے بلکہ وہ یوں کہے: وسعت پیدا کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١٣٨٧: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِيَابِهٖ وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ اَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلّٰى مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهٖ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِیْ قَبْلَهَا)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٩٢٩) و مسلم (٢٤/ ٨٥٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٩٣٤) و مسلم (١١/ ٨٥١)۔

[3] رواه مسلم (٣٠/ ٢١٧٨)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٤٣) [و أحمد (٣/ ٨١) و صححه ابن خزيمة (١٧٦٢) و ابن حبان (٥٦٢) والحاكم (١/ ٢٨٣) ووافقه الذهبي]۔

۱۳۸۷: ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرکے، اچھا لباس پہن کر اور اگر خوشبو ہو تو اسے لگا کر جمعہ کے لیے آئے اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے۔ پھر جس قدر اللہ نے اس کے مقدر میں کیا ہے نماز پڑھے۔ اور پھر جب امام (منبر پر) آجائے تو نماز مکمل ہو جانے تک خاموشی اختیار کرے تو یہ (سارا اہتمام) اس کے اِس اور سابقہ جمعہ کے مابین ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔''

۱۳۸۸: وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۳۸۸: اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے روز خوب اچھی طرح غسل کرے، پیدل چل کر اول وقت مسجد میں جا کر امام کے قریب بیٹھ کر خوب غور سے خطبہ سنے اور اس دوران کوئی لغو کام نہ کرے تو اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزے اور ایک سال کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔''

۱۳۸۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنْ وَجَدَ اَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهٖ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۳۸۹: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی شخص دوران کام پہننے والے کپڑوں کے علاوہ، جمعہ کے دن کے لیے ایک الگ سوٹ بنا سکتا ہو تو وہ بنا لے، اس پر کوئی حرج نہیں۔''

۱۳۹۰: وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ. [3]

۱۳۹۰: امام مالک نے اسے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے۔

۱۳۹۱: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اُحْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْاِمَامِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتّٰى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَاِنْ دَخَلَهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۳۹۱: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ذکر (جمعہ) کے لیے آؤ، امام کے قریب ہو کر بیٹھو، کیونکہ آدمی دور ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کا جنت میں داخلہ مؤخر کر دیا جاتا ہے اگرچہ کہ جنت میں چلا جائے گا۔''

۱۳۹۲: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [5]

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٤٩٦ وقال: حسن) و أبو داود (٣٤٥) والنسائي (٣/ ٩٧ ح ١٣٨٥) و ابن ماجه (١٠٨٧) [وصححه ابن خزيمة (١٧٦٧) و ابن حبان (٥٥٩) والحاكم على شرط الشيخين (٢/ ٣٨١-٣٨٢) ووافقه الذهبي]- [2] **حسن**، رواه ابن ماجه (١٠٩٥) [وأبو داود: ١٠٧٨]-

[3] **حسن**، رواه مالك (١/ ١١٠ ح ٢٤٠) [هذا مرسل والحديث السابق شاهد له]-

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١١٠٨) ☆ قتادة مدلس ولم أجد تصريح سماعه-

[5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٥١٣) ☆ رشدين بن سعد و زبان بن فائد: ضعيفان-

۱۳۹۲: سہل بن معاذ بن انس جہنی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے تو وہ جہنم کی طرف پل بناتا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۹۳: عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی عَنِ الْحَبْوَةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❶

۱۳۹۳: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز دوران خطبہ گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۹٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ذَالِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❷

۱۳۹۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کو جمعہ کے روز (دوران خطبہ) اونگھ آئے تو وہ اپنی جگہ بدل لے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۳۹٥: عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَنْ يُّقِيْمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّقْعَدِهٖ وَيَجْلِسُ فِيْهِ. قِيْلَ لِنَافِعٍ: فِی الْجُمُعَةِ قَالَ: فِی الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۱۳۹۵: نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھ جائے۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا، دوران جمعہ؟ انہوں نے فرمایا: جمعہ میں اور جمعہ کے علاوہ بھی۔

۱۳۹٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ: فَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ فَذٰلِكَ حَظُّهٗ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ اِنْ شَاءَ اَعْطَاهُ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهٗ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَسُكُوْتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا فَهِیَ كَفَّارَةٌ اِلَی الْجُمُعَةِ الَّتِیْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۱۳۹۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ جمعہ کے لیے آتے ہیں: ایک تو وہ جس

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٥١٤ وقال: حسن) و أبو داود (١١١٠)۔

❷ **سنده حسن**، رواه الترمذي (٥٢٦ و قال: حسن صحيح) [وأبو داود (١١١٩) و صححه ابن خزيمة (١٨١٩) وابن حبان (٥٧١) والحاكم على شرط مسلم (١/ ٢٩١) ووافقه الذهبي]۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٧) و مسلم (٢٨/ ٢١٧٧)۔

❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١١١٣) [وصححه ابن خزيمة (١٨١٣)]۔

نے وہاں پہنچ کر لغو حرکت کی تو اسے اس سے بس یہی کچھ ملتا ہے۔ دوسرا شخص دعا کرنے کے لیے حاضر ہوتا ہے۔ وہ اللہ سے دعا کرتا ہے اگر وہ چاہے تو اسے عطا کرے اور اگر چاہے تو منع فرما دے۔ جبکہ تیسرا شخص غور سے خطبہ سنتا ہے اور لغو حرکات سے بچتا ہے کسی مسلمان کی گردن پھلانگتا ہے نہ کسی کو ایذا پہنچاتا ہے۔ تو وہ اس کے لیے سابقہ جمعہ اور مزید تین دن (کل دس دن) کے لیے کفارہ بن جاتا ہے۔ اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جو شخص ایک نیکی کرتا ہے تو اسے اس کا دس گنا اجر ملتا ہے۔''

١٣٩٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا، وَالَّذِي يَقُوْلُ لَهٗ: اَنْصِتْ لَيْسَ لَهٗ جُمُعَةٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

١٣٩٧: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دوران خطبہ بات کرتا ہے تو وہ کتابیں اٹھائے ہوئے گدھے کی طرح ہے۔ اور جو شخص اسے کہتا ہے خاموش ہو جاؤ تو اس کا جمعہ نہیں۔''

١٣٩٨: وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ: ((يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ! إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهٗ اَنْ يَمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ)) رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ. [2]

١٣٩٨: عبید بن سباق رحمہ اللہ مرسل روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کسی جمعہ میں فرمایا: ''مسلمانو! اللہ نے اس دن کو عید قرار دیا ہے۔ پس تم اچھی طرح غسل کرو اور جس شخص کے پاس خوشبو ہو تو وہ اسے لگا لے، اس کے لیے کوئی مضائقہ نہیں اور مسواک کرو۔''

١٣٩٩: وَهُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما مُتَّصِلًا. [3]

١٣٩٩: اور یہی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متصل مروی ہے۔

١٤٠٠: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهٗ طِيْبٌ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. [4]

١٤٠٠: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں پر حق ہے کہ وہ جمعہ کے روز غسل کریں اور ان میں سے ہر کوئی اپنے اہل خانہ کی خوشبو استعمال کرے۔ اور اگر وہ خوشبو نہ پائے تو پھر اس کے لیے پانی ہی خوشبو ہے۔'' احمد، ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٢٣٠ ح ٢٠٣٣) ☆ فيه مجالد بن سعيد: ضعيف۔

[2] **حسن**، رواه مالك (١/ ٦٥ ح ١٤١) [وابن ماجه (١٠٩٨) انظر الحديث الآتي] ☆ رواه عبيد بن السباق عن ابن عباس رضي الله عنه به ، انظر الحديث الآتي (١٣٩٩)۔ [3] **حسن**، رواه ابن ماجه (١٠٩٨)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٢٨٢ ح ١٨٦٨٠) و الترمذي (٥٢٨) ☆ فيه يزيد بن أبي زياد ضعيف مدلس۔

بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلٰوةِ

خطبہ اور نمازِ جمعہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٤٠١: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُصَلِّی الْجُمُعَةَ حِیْنَ تَمِیْلُ الشَّمْسُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۱۴۰۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے وقت جمعہ پڑھا کرتے تھے۔

١٤٠٢: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا کُنَّا نَقِیْلُ وَلَا نَتَغَدّٰی اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۱۴۰۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم جمعہ سے پہلے قیلولہ کرتے تھے نہ کھانا کھاتے تھے۔

١٤٠٣: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَکَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ یَعْنِی الْجُمُعَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۱۴۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سردی زیادہ ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز (جمعہ) جلدی پڑھ لیتے اور جب گرمی زیادہ ہوتی تو آپ نماز (جمعہ) ٹھنڈے وقت میں پڑھتے تھے۔

١٤٠٤: وَعَنِ السَّآئِبِ بْنِ یَزِیْدَ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ النِّدَاءُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهٗ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رضی اللہ عنہما فَلَمَّا کَانَ عُثْمَانُ وَکَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَی الزَّوْرَآءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

۱۴۰۴: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں جمعہ کے روز جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تب پہلی اذان کہی جاتی تھی، پس جب عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا۔ اور لوگ زیادہ ہو گئے تو انہوں نے مقام زوراء پر تیسری اذان کا اضافہ فرمایا۔

١٤٠٥: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَتْ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم خُطْبَتَانِ یَجْلِسُ بَیْنَهُمَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیُذَکِّرُ النَّاسَ

---

[1] رواه البخاري (٩٠٤)۔

[2] متفق عليه ، رواه البخاري (٩٣٩) و مسلم (٣٠/ ٨٥٩)۔

[3] رواه البخاري (٩٠٦)۔

[4] رواه البخاري (٩١٢)۔

فَكَانَتْ صَلَاتُه قَصْدًا وَّ خُطْبَتُه قَصْدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۴۰۵: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ میں دو خطبے دیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان بیٹھتے تھے۔ آپ قرآن پڑھتے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے تھے۔ آپ کا خطبہ اور نماز متوسط ہوتی تھی۔

١٤٠٦: وَعَنْ عَمَّارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ، وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۴۰۶: عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”بیشک آدمی کی نماز کا لمبا ہونا اور اس کے خطبے کا مختصر ہونا اس کے فقیہ ہونے کی علامت ہے۔ تم نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر کرو، اور بیشک بعض بیان سحر انگیز ہوتے ہیں۔“

١٤٠٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا خَطَبَ اِحْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ: ((صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ)) وَيَقُوْلُ: ((بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) وَيَقْرُنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۴۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی اور غصہ شدید ہو جاتا حتیٰ کہ یہ کیفیت ہو جاتی گویا آپ کسی حملہ آور لشکر سے آگاہ کرتے ہوئے فرما رہے ہوں: ”وہ صبح یا شام تم پر حملہ آور ہونے والا ہے۔“ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ”مجھے (ایسے وقت میں) مبعوث کیا گیا ہے کہ میں اور قیامت اس طرح ہیں۔“ آپ درمیانی انگلی اور انگشت شہادت کو باہم ملاتے۔

١٤٠٨: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۴۰۸: یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا: ”وہ (جہنمی) کہیں گے اے مالک! (دربانِ دوزخ) تیرا رب ہمیں موت ہی دے دے۔“

١٤٠٩: وَعَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا اَخَذْتُ: ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۱۴۰۹: ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے سورۂ ق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن سن کر یاد کی، آپ ہر جمعہ جب منبر پر لوگوں سے خطاب فرماتے تو اسے پڑھا کرتے تھے۔

---

[1] رواه مسلم (٤١/ ٨٦٦)۔

[2] رواه مسلم (٤٧/ ٨٦٩)۔

[3] رواه مسلم (٤٣/ ٨٦٧)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨١٩) و مسلم (٤٩/ ٨٧١)۔

[5] رواه مسلم (٥٢/ ٨٧٣)۔

۱۴۱۰: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ﷜ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۴۱۰: عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطاب فرمایا تو آپ کے سر پر سیاہ پگڑی تھی جبکہ آپ نے اس کے دونوں کنارے (پلو) اپنے کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے۔

۱۴۱۱: وَعَنْ جَابِرٍ ﷜ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ: ((اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۴۱۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن دوران خطبہ مسجد میں آئے تو وہ دو مختصر رکعتیں پڑھے۔“

۱۴۱۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۴۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص نماز (جمعہ) کی ایک رکعت پالے تو اس نے نماز پالی۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱۴۱۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷠ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى يَفْرُغَ اُرَاهُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ يَجْلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۱۴۱۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیا کرتے تھے۔ جب آپ منبر پر چڑھتے تو آپ مؤذن کے فارغ ہونے تک منبر پر بیٹھتے تھے۔ پھر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے۔ پھر بیٹھ جاتے اس دوران آپ کوئی بات نہ کرتے، پھر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے۔

۱۴۱۴: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷜ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اسْتَوٰى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوْهِنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ. [5]

۱۴۱۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھتے تو ہم آپ کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔ ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: ہم صرف محمد بن فضل کی سند سے اس حدیث کو جانتے ہیں، جبکہ وہ ضعیف اور سوء حفظ ہے۔

---

[1] رواہ مسلم (۴۵۲/ ۱۳۵۹)۔ [2] رواہ مسلم (۵۹/ ۸۷۵)۔

[3] متفق علیہ، رواہ البخاري (۵۸۰) و مسلم (۱۶۲/ ۶۰۷)۔ [4] **سنده ضعيف**، رواہ أبو داود (۱۰۹۲) [والبيهقي (۳/ ۲۰۵)] ☆ عبدالوهاب بن عطأ مدلس وعنعن وحديث البخاري (۹۲۸) يغني عنه۔

[5] **ضعيف**: رواہ الترمذي (۵۰۹) ☆ محمد بن الفضل بن عطية متروك مجروح كذبوه ولبعض الحديث شواهد عند ابن ماجه ([illegible]، وسنده ضعيف) و البخاري (۹۲۱ موقوف) وغيرهما و موقوف البخاري يغني عنه۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٤١٥: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّاكَ اَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللّٰهِ! صَلَّيْتُ مَعَهُ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَيْ صَلٰوةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۴۱۵: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے پھر آپ بیٹھتے، پھر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے، اگر کوئی شخص تمہیں یہ بتائے کہ آپ بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے تو اس نے کذب بیانی کی، اللہ کی قسم! میں آپ ﷺ کے ساتھ دو ہزار سے زائد نمازیں پڑھ چکا ہوں۔

١٤١٦: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ: انْظُرُوْا اِلَى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَدْقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَنِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۴۱۶: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے تو عبدالرحمٰن بن ام الحکم بیٹھ کر خطبہ دے رہے تھے۔ انہوں نے (اسے بیٹھا ہوا دیکھ کر) کہا: اس خبیث شخص کو دیکھو کہ وہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''جب انہوں نے تجارت اور کھیل دیکھی تو وہ اس طرف بھاگ گئے اور آپ (ﷺ) کو کھڑے ہوئے چھوڑ گئے۔''

١٤١٧: وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ رَاٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ: قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۴۱۷: عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بشر بن مروان کو منبر پر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھا تو انہوں نے فرمایا: اللہ ان دونوں ہاتھوں کو تباہ کرے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ صرف اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا کرتے تھے۔ اور انہوں نے اپنی انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔

١٤١٨: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا اسْتَوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ: ((اِجْلِسُوْا)) فَسَمِعَ ذَالِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((تَعَالَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۴۱۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز منبر پر چڑھے تو فرمایا: ''بیٹھ جاؤ۔'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو وہ باب مسجد پر ہی بیٹھ گئے، جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا: ''عبداللہ بن مسعود! آگے آجاؤ۔''

---

[1] رواه مسلم (٣٥/ ٨٦٢)۔

[2] رواه مسلم (٣٩/ ٨٦٤)۔

[3] رواه مسلم (٥٣/ ٨٧٤)۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٠٩١) [و صححه ابن خزيمة (١٧٨٠) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ٢٨٣۔ ٢٨٤) ووافقه الذهبي، و حديث ابن جريج عن عطاء قوي]۔

١٤١٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا)) اَوْقَالَ ((الظُّهْرَ)) [1]. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ

۱۴۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پا لے تو وہ اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملا لے، اور جس کی دونوں رکعتیں فوت ہو جائیں تو وہ چار رکعتیں پڑھے۔'' یا فرمایا: ''ظہر پڑھے۔''

[1] **ضعيف**، رواه الدارقطني (٢/ ١١ ح ١٥٨٥) ☆ ياسين بن معاذ ضعيف، ورواه أسامة بن زيد عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة به (الدارقطني والحاكم ١/ ٢٩١) و للحديث طريق حسن لذاته عند الدارقطني (٢/ ١٢ ح ١٥٩٢) بلفظ: "من أدرك ركعة من يوم الجمعة فقد أدركها و ليضف إليها أخرى" وهو يغني عنه۔

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

نمازخوف کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٤٢٠: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَآءُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ . وَرَوٰى نَافِعٌ نَحْوَهُ وَزَادَ: فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذَالِكَ صَلَّوْا رِجَالًا ، قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ اَوْ رُكْبَانًا مُّسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا قَالَ نَافِعٌ: لَا اُرٰى ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما ذَكَرَ ذَالِكَ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

١٤٢٠: سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نجد کی طرف رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا، ہم دشمن کے مقابل صف آراء ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوگئی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے رہی۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ شریک افراد نے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کیے، پھر وہ لوگ ان لوگوں کی جگہ چلے گئے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی، وہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ بھی ایک رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا، ان میں سے ہر ایک کھڑا ہوا تو انہوں نے اپنے طور پر ایک ایک رکوع کیا اور دو دو سجدے کیے، اور نافع رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور انہوں نے اضافہ نقل کیا ہے: جب خوف اس سے زیادہ ہو تو پھر پیادہ یا سوار قبلہ رخ ہو یا قبلہ رخ نہ ہو جس طرح ممکن ہوتا نماز پڑھتے۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے رسول اللہ ﷺ ہی سے روایت کیا ہے۔

١٤٢١: وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ: اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بِطَرِيْقٍ اٰخَرَ عَنِ

[1] رواه البخاري (٩٤٢) [ومسلم: ٨٣٩]۔

الْقَاسِمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ۔ ❶

۱۴۲۱: یزید بن رومان رحمہ اللہ تعالیٰ، صالح بن خوات رحمہ اللہ تعالیٰ سے اور وہ اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے غزوہ ذات الرقاع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف ادا کی: ایک جماعت نے آپ ﷺ کے ساتھ صف بنائی جبکہ دوسری جماعت دشمن کے سامنے تھی، جو جماعت آپ کے ساتھ تھی ان کو ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ کھڑے رہے، اور اس جماعت نے اپنے طور پر نماز پوری کی اور جا کر دشمن کے سامنے صف بنالی پھر دوسری جماعت آئی تو آپ ﷺ نے اپنی نماز کی باقی رکعت انہیں پڑھائی، پھر آپ بیٹھے رہے، اور انہوں نے اپنے طور پر نماز مکمل کی، پھر آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔ بخاری، مسلم۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دوسری سند سے قاسم عن صالح بن خوات عن سہل بن ابی حثمہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۱٤۲۲: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ: كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَاَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ: اَتَخَافُنِیْ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّیْ قَالَ: ((اَللّٰهُ يَمْنَعُنِیْ مِنْكَ)) قَالَ: فَتَهَدَّدَهُ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَغَمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ قَالَ: فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِطَآئِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّآئِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ: فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَّلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۱۴۲۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں روانہ ہوئے حتی کہ ہم ذات الرقاع پہنچے، جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: جب ہم کوئی سایہ دار درخت پاتے تو اسے رسول اللہ ﷺ کے لیے چھوڑ دیا کرتے تھے، وہ بیان کرتے ہیں: ایک مشرک آدمی آیا، جبکہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار درخت کے ساتھ لٹک رہی تھی۔ اس نے نبی ﷺ کی تلوار پکڑ کر نیام سے نکالی اور رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگا: کیا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے کہا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ مجھے تم سے بچائے گا۔'' رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اسے ڈرایا دھمکایا تو اس نے تلوار نیام میں ڈال دی اور اسے (درخت کے ساتھ ہی) لٹکا دیا، راوی بیان کرتے ہیں نماز کے لیے اذان دی گئی تو آپ ﷺ نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر وہ جماعت پیچھے ہٹ گئی اور آپ نے دوسری جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں، راوی بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی چار رکعتیں ہوگئیں اور جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تھی ان کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔

۱٤۲۳: وَعَنْهُ، قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِیُّ ﷺ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِیْ يَلِيْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِیْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِیُّ ﷺ السُّجُوْدَ وَقَامَ

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٤١٢٩ و ٤١٣١) و مسلم (٣١٠/ ٨٤٢)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٤١٣٦) و مسلم (٣١١/ ٨٤٣)۔

الصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ ثُمَّ قَامُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَاَخَّرَ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِیُّ ﷺ وَرَكَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْهِ الَّذِیْ كَانَ مُؤَخَّرًا فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِیْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ ﷺ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِیُّ ﷺ وَسَلَّمْنَا جَمِیْعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۴۲۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز خوف پڑھائی، ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنائیں جبکہ دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھا، نبی ﷺ نے تکبیر کہی تو ہم سب نے بھی تکبیر کہی، پھر آپ نے رکوع کیا تو ہم سب نے رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہم سب نے بھی رکوع سے سر اٹھایا، پھر آپ اور آپ کے ساتھ والی صف سجدہ میں چلی گئی۔ اور دوسری صف دشمن کے سامنے سینہ سپر رہی، جب نبی ﷺ سجدے کر چکے تو آپ کے ساتھ والی صف کھڑی ہوگئی تو پچھلی صف سجدہ کے لیے جھکی پھر وہ سجدہ کر کے کھڑے ہو گئے تو پھر پچھلی صف آگے بڑھی اور اگلی صف پیچھے آ گئی، پھر نبی ﷺ نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہم سب نے بھی رکوع سے سر اٹھایا، پھر آپ کے ساتھ والی صف جو کہ پہلی رکعت میں پیچھے تھی، سجدے میں چلے گئے اور پچھلی صف دشمن کے سامنے سینہ سپر رہی۔ جب نبی ﷺ اور آپ کے ساتھ والی صف سجدے کر چکی تو پچھلی صف سجدے میں چلی گئی، پھر نبی ﷺ نے سلام پھیرا، اور ہم سب نے بھی سلام پھیرا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

فصل ثانی

١٤٢٤: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الظُّهْرِ فِی الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ فَصَلّٰی بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَآءَ طَائِفَةٌ اُخْرٰی فَصَلّٰی بِهِمْ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۱۴۲۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مقام بطن نخل میں لوگوں کو حالت خوف میں نماز ظہر پڑھائی تو آپ ﷺ نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیر دیا، پھر دوسری جماعت آئی تو آپ ﷺ نے انہیں بھی دو رکعتیں پڑھائیں اور پھر سلام پھیر دیا۔

---

[1] رواه مسلم (٣٠٧/ ٨٤٠)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٤/ ٢٨٤ تحت ح ١٠٩٤ بدون سند) [والنسائي (٣/ ١٧٨ ح ١٥٥٣) و ابن خزيمة (١٣٥٣)] ☆ الحسن البصري مدلس ولم أجد تصريح سماعه لأصل الحديث شواهد كثيرة جدًا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٤٢٥ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَزَلَ بَیْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ : لِهٰؤُلَاءِ صَلَاةٌ هِیَ اَحَبُّ اِلَیْهِمْ مِنْ اٰبَآءِ هِمْ وَهِیَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ فَتَمِیْلُوْا عَلَیْهِمْ مَیْلَةً وَاحِدَةً وَاِنَّ جِبْرِیْلَ علیہ السلام اَتَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّقَسِّمَ اَصْحَابَهٗ شَطْرَیْنِ فَیُصَلِّیْ بِهِمْ وَتَقُوْمَ طَائِفَةٌ اُخْرٰی وَرَاءَ هُمْ وَلْیَأْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُوْنُ لَهُمْ رَكْعَةٌ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَكْعَتَانِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ [1]

۱۴۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضجنان اور عسفان کے درمیان پڑاؤ ڈالا تو مشرکین نے کہا: نماز عصر انہیں اپنے والدین اور اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے، پس تم پختہ عزم کر کے ایک ہی بار ان پر حملہ کر دو، اسی اثنا میں جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے آپ کو حکم دیا کہ آپ اپنے صحابہ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیں، آپ انہیں اس طرح نماز پڑھائیں گے کہ ایک جماعت ان کے پیچھے کھڑی ہو اور وہ ان کا بچاؤ کرے اور ان کے اسلحہ کا خیال رکھے، پس ان کی تو ایک رکعت ہوگی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوں گی۔

[1] **إسناده صحيح** ، رواه الترمذي (٣٠٣٥ وقال: حسن صحيح غريب .) والنسائي (٣/ ١٧٤ ح ١٥٤٥) [وصححه ابن حبان : ٥٨٤]۔

بَابُ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ

نمازعیدین کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٤٢٦: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَیْءٍ يَبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ اَوْ يَاْمُرَ بِشَیْءٍ اَمَرَ بِهٖ ثُمَّ يَنْصَرِفُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۲۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے لیے عیدگاہ تشریف لے جاتے تو آپ سب سے پہلے نماز پڑھتے، پھر نماز سے فارغ ہوکر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوکر وعظ و نصیحت فرماتے، لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم احکام جاری کرتے، اگر کوئی لشکر روانہ کرنا ہوتا تو اسے روانہ فرماتے یا کسی چیز کے بارے میں حکم فرمانا ہوتا تو آپ اس کے متعلق حکم فرماتے، پھر آپ گھر تشریف لے جاتے۔

١٤٢٧: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۴۲۷: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین کی نماز کئی مرتبہ پڑھی جن میں اذان اور اقامت نہیں تھی۔

١٤٢٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہما يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۴۲۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

١٤٢٩: وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَشَهِدْتَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْعِيْدَ؟ قَالَ: نَعَمْ، خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَذَانًا وَّلَا اِقَامَةً ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ اِلٰى

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٩٥٦) و مسلم (٩/ ٨٨٩)۔

[2] رواه مسلم (٧/ ٨٨٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٩٦٣) و مسلم (٨/ ٨٨٨)۔

اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ يَدْفَعْنَ اِلٰى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز عید پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، رسول اللہ ﷺ (نماز عید کے لیے) تشریف لائے تو آپ نے نماز پڑھائی، پھر خطبہ ارشاد فرمایا، اور انہوں نے اذان و اقامت کا ذکر نہیں کیا، پھر آپ خواتین کے پاس تشریف لے گئے تو انہیں وعظ و نصیحت کی اور انہیں صدقہ کے متعلق حکم فرمایا، میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اپنے کانوں اور اپنی گردنوں سے زیور اتار کر بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے کر رہی ہیں، پھر نبی ﷺ اور بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے گھر کی طرف چلے گئے۔

۱۴۳۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۴۳۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عید الفطر کی نماز دو رکعت پڑھی، آپ نے ان دو رکعتوں سے پہلے کوئی نماز پڑھی نہ اس کے بعد۔

۱۴۳۱: وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُّصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِحْدٰنَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ: لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۴۳۱: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم عیدین کے روز حائضہ اور پردہ نشین عورتوں کو گھر سے نکالیں تاکہ وہ مسلمانوں کی جماعت (نماز) اور دعا میں شریک ہوں، لیکن حائضہ عورتیں جائے نماز سے دور رہیں، کسی خاتون نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے ساتھ والی اسے اپنی چادر میں شریک کر بنا لے۔“

۱۴۳۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ اَبَابَكْرٍ رضی اللہ عنہ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ: تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ وَالنَّبِيُّ ﷺ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهٖ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْبَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ: ((دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ! فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((يَا اَبَا بَكْرٍ! اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَّهٰذَا عِيْدُنَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۴۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایام تشریق میں ان کے پاس آئے تو ان کے ہاں دو بچیاں دف بجا رہی تھیں، اور ایک دوسری روایت میں ہے: وہ جنگ بعاث میں انصار کے کارناموں کے بارے میں گیت گا رہی تھیں، جبکہ نبی ﷺ نے اپنے اوپر ایک کپڑا لپیٹ رکھا تھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان بچیوں کو ڈانٹا تو نبی ﷺ نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھا کر فرمایا: ”ابوبکر! انہیں چھوڑ دو یہ تو ایام عید ہیں۔“ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”ابوبکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔“

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۵۲۴۹) و مسلم (۱/ ۸۸۴)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (۹۶۴) و مسلم (۱۳/ ۸۸۴)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (۳۵۱) و مسلم (۱۲/ ۸۹۰)۔

[4] متفق علیه، رواه البخاري (۹۵۲) و مسلم (۱۶، ۱۷/ ۸۹۲)۔

۱۴۳۳: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَّيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۱۴۳۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز طاق عدد میں کھجوریں تناول فرما کر عید گاہ جایا کرتے تھے۔

۱۴۳٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۱۴۳۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب عید کا دن ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم (عید گاہ آتے جاتے) راستہ تبدیل کیا کرتے تھے۔

۱۴۳٥: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: ((اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ نُّصَلِّيَ فَاِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۱۴۳۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، قربانی کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطاب کیا تو فرمایا: ''آج کے دن ہم پہلے نماز پڑھیں گے پھر واپس جا کر قربانی کریں گے۔ جس نے ایسے کیا تو اس نے سنت کے مطابق کیا، اور جس نے ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کر لی تو وہ گوشت کی بکری ہے (محض گوشت کھانے کے لیے ذبح کی گئی ہے) اس نے اپنے اہل و عیال کے لیے جلدی ذبح کر لی، اس میں قربانی کا کوئی ثواب نہیں۔''

۱۴۳٦: وَعَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۱۴۳۶: جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نماز عید سے پہلے قربانی کر لے تو وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے، اور جو شخص نماز عید کے بعد ذبح کرے تو اسے اللہ کے نام پر ذبح کرے۔''

۱۴۳۷: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

۱۴۳۷: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز عید سے پہلے ذبح کر لیا تو اس نے محض اپنی ذات کی خاطر ذبح کیا، اور جس نے نماز عید کے بعد ذبح کیا تو اس کی قربانی مکمل ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کے مطابق کی۔''

۱۴۳۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❻

۱۴۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گائے اور اونٹ عید گاہ میں ذبح کیا کرتے تھے۔

---

❶ رواه البخاري (٩٥٣)۔

❷ رواه البخاري (٩٨٦)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٩٦٨) و مسلم (٧/ ١٩٦١)

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٠٠) و مسلم (١/ ١٩٦٠)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٤٦) و مسلم (٤/ ١٩٦٠)۔ ❻ رواه البخاري (٩٨٢)۔

الفَصلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١٤٣٩: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ: ((مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ؟)) قَالُوْا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۴۳۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ان (اہل مدینہ) کے دو دن تھے جن میں وہ کھیل کود کیا کرتے تھے۔آپ نے دریافت فرمایا:''یہ دو دن کیا ہیں؟''انہوں نے عرض کیا: ہم دور جاہلیت میں ان دو دنوں میں کھیل کود کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''اللہ نے ان کے بدلے میں تمہیں دو بہترین دن عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے عطا فرما دیے ہیں۔''

١٤٤٠: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [2]

۱۴۴۰: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کچھ کھا کر عید گاہ جایا کرتے تھے اور عید الاضحیٰ کے روز نماز عید پڑھنے کے بعد کچھ کھایا کرتے تھے۔

١٤٤١: وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [3]

۱۴۴۱: کثیر بن عبد اللہ اپنے باپ سے اور وہ (کثیر) کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عیدین میں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔

١٤٤٢: وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما كَبَّرُوْا فِي الْعِيْدَيْنِ وَالْاِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا وَصَلَّوْا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَجَهَرُوْا بِالْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ [4]

۱۴۴۲: جعفر بن محمد رحمہ اللہ علیہ مرسل روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے نماز عیدین اور نماز استسقاء میں سات اور (دوسری رکعت میں) پانچ تکبیریں کہیں، انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی اور بلند آواز سے قراءت کی۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١١٣٤) [والنسائي (٣/ ١٧٩-١٨٠ ح ١٥٥٧) و صححه الحاكم على شرط مسلم (١/ ٢٩٤) ووافقه الذهبي]- [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٥٤٢ وقال: غريب) وابن ماجه (١٧٥٦) والدارمي (١/ ٣٧٥ ح ١٦٠٨) [وصححه ابن حبان (٥٩٣) وابن خزيمة (١٤٢٦) والحاكم (١/ ٢٩٤) ووافقه الذهبي]-

[3] **حسن**، رواه الترمذي (٥٣٦ وقال: حسن) و ابن ماجه (١٢٧٩) والدارمي (لم أجده) [ورواه الدارمي ١/ ٣٧٦ ح ١٦١٤ من حديث عمار بن سعد المؤذن به وسنده ضعيف.] ☆ السند ضعيف جدًا، كثير بن عبد الله: متروك متهم وللحديث شواهد كثيرة عند أبي داود (١١٥١) وغيره وهو بها حسن- [4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الشافعي في مسنده (ص ٧٦ ح ٣٣٦) والأم (١/ ٢٣٦) ☆ فيه إبراهيم بن محمد الأسلمي: متروك (تقدم: ٥٢٩)-

١٤٤٣: وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَأَلْتُ اَبَا مُوْسٰی وَحُذَيْفَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ ؟ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی: كَانَ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا تَكْبِيْرَهٗ عَلَى الْجَنَائِزِ. فَقَالَ حُذَيْفَةُ: صَدَقَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۴۴۳: سعید بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابوموسیٰ اور حذیفہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی نمازوں میں کیسے تکبیر کہا کرتے تھے؟ تو ابوموسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نماز جنازہ کی تکبیروں کی طرح چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے سچ فرمایا۔

١٤٤٤: وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۴۴۴: براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کمان پیش کی گئی تو آپ نے اس پر ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا۔

١٤٤٥: وَعَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلٰى عَنَزَتِهٖ اعْتِمَادًا. رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ [3]

۱۴۴۵: عطاء رحمہ اللہ مرسل روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ اپنے چھوٹے نیزے پر ٹیک لگاتے تھے۔

١٤٤٦: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ يَوْمِ عِيْدٍ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَامَ مُتَّكِئًا عَلٰى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلٰى طَاعَتِهٖ وَمَضٰى اِلَى النِّسَآءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [4]

۱۴۴۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عید کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، تو آپ نے خطبہ سے پہلے اذان واقامت کے بغیر نماز پڑھی، جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد وثنا بیان کی، لوگوں کو وعظ ونصیحت کی، انہیں یاددہانی کرائی، اور اپنی اطاعت کی ترغیب دی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ خواتین کی طرف گئے تو انہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کا حکم فرمایا اور وعظ ونصیحت کی اور یاددہانی کرائی۔

١٤٤٧: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِیْ طَرِيْقٍ رَجَعَ فِیْ غَيْرِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ [5]

۱۴۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لیے تشریف لے جاتے تو آپ ایک راستے سے جاتے اور

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١١٥٣) ☆ أبو عائشة مجهول ، لم أجد من وثقه۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١١٤٥) ☆ أبو جناب ضعيف وحديث أبي داود (١٠٩٦) يغني عنه۔

[3] **إسناده ضعيف جدا**، رواه الشافعي في مسنده (ص ٧٧ ح ٣٤١) والأم (١/ ٢٣٨) ☆ فيه إبراهيم الأسلمي متروك متهم و ليث بن أبي سليم ضعيف مدلس مختلط۔

[4] **صحيح**، رواه النسائي (٣/ ١٨٦۔ ١٨٧ ح ١٥٧٦) [و مسلم (٤/ ٨٨٥) والبخاري (٩٧٨)]۔

[5] **صحيح**، رواه الترمذي (٥٤١ وقال : حسن غريب) والدارمي (١/ ٣٧٨ ح ١٦٢١) [وابن ماجه (١٣٠١) و علقه البخاري (٩٨٦) و صححه ابن حبان (الإحسان : ٢٨٠٤) وابن خزيمة (١٤٦٨) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ٢٩٦) ووافقه الذهبي وللحديث شواهد كثيرة]۔

دوسرے راستے سے واپس آتے۔

۱۴۴۸: وَعَنْهُ، اَنَّهُ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِی یَوْمِ عِیْدٍ فَصَلّٰی بِهِمُ النَّبِیُّ ﷺ صَلَاةَ الْعِیْدِ فِی الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۱۴۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید کے روز بارش ہوگئی تو نبی ﷺ نے انہیں نمازِ عید مسجد میں پڑھائی۔

۱۴۴۹: وَعَنْ اَبِی الْحُوَیْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ اِلٰی عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْاَضْحٰی وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَ ذَكِّرِ النَّاسَ. رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ ❷

۱۴۴۹: ابوالحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے نام نجران خط لکھا کہ عید الاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھو اور عید الفطر کی نماز دیر سے پڑھو اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرو۔

۱۴۵۰: وَعَنْ اَبِیْ عُمَیْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَّهُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اِنَّ رَكْبًا جَآءُوْا اِلَی النَّبِیِّ ﷺ یَشْهَدُوْنَ اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَهُمْ اَنْ یُّفْطِرُوْا وَاِذَا اَصْبَحُوْا اَنْ یَّغْدُوْا اِلٰی مُصَلَّاهُمْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ ❸

۱۴۵۰: ابوعمیر بن انس اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، جنہیں نبی ﷺ کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، کہ کچھ سوار نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے کل چاند دیکھا تھا، تو نبی ﷺ نے انہیں روزہ افطار کرنے کا حکم فرمایا، اور انہیں فرمایا کہ کل عیدگاہ پہنچیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۴۵۱: عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَآءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَا: لَمْ یَكُنْ یُؤَذَّنُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا یَوْمَ الْاَضْحٰی ثُمَّ سَاَلْتُهُ یَعْنِیْ عَطَآءً بَعْدَ حِیْنٍ عَنْ ذَالِكَ فَاَخْبَرَنِیْ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنْ لَا اَذَانَ لِلصَّلٰوةِ یَوْمَ الْفِطْرِ حِیْنَ یَخْرُجُ الْاِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا یَخْرُجُ وَلَا اِقَامَةَ وَلَا نِدَآءَ وَلَا شَیْءَ وَلَا نِدَآءَ یَوْمَئِذٍ وَّلَا اِقَامَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۱۴۵۱: ابن جریج رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، عطاء رحمہ اللہ نے ابن عباس اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کے واسطہ سے مجھے بتایا، انہوں نے فرمایا: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے اذان نہیں کہی جاتی تھی۔ پھر میں نے کچھ مدت بعد عطاء سے اس بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے مجھے بتاتے ہوئے کہا: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ نمازِ عید الفطر کے لیے، امام کے آنے سے پہلے یا اس کے

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١١٦٠) و ابن ماجه (١٣١٣) ☆ عيسى بن عبد الأعلى : مجهول و عبيد الله بن عبدالله بن موهب : مستور (أي مجهول الحال)۔ ❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الشافعي (في مسنده ص ٧٤ ح ٣٢٢ والأم ١/ ٢٣٢ و مختصر المزني ص ٣٦١) ☆ فيه إبراهيم الأسلمي متروك متهم۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١١٥٧) والنسائي (٣/ ١٨٠ ح ١٥٥٨) [وابن ماجه: ١٦٥٣]۔

❹ رواه مسلم (٥/ ٨٨٦)۔

آنے کے بعد کوئی اذان نہیں ہوتی تھی، اذان واقامت والی کوئی چیز ہی نہیں تھی، اس روز اذان تھی نہ اقامت۔

١٤٥٢: وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَأُ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلّٰى صَلٰوتَهُ قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِىْ مُصَلَّاهُمْ فَاِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ اَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذَالِكَ اَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُوْلُ: ((تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا)) وَكَانَ اَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَآءُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذَالِكَ حَتّٰى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى فَاِذَا كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰى مِنْبَرًا مِّنْ طِيْنٍ وَلَبِنٍ فَاِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِىْ يَدَهُ كَاَنَّهُ يَجُرُّنِىْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَاَنَا اَجُرُّهُ نَحْوَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذَالِكَ مِنْهُ قُلْتُ: اَيْنَ الْاِبْتِدَآءُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ: لَا، يَا اَبَاسَعِيْدٍ! قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ، قُلْتُ: كَلَّا وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ! لَا تَاْتُوْنَ بِخَيْرٍ مِمَّا اَعْلَمُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۴۵۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے لیے تشریف لاتے تو آپ سب سے پہلے نماز پڑھتے، جب آپ نماز پڑھ لیتے تو آپ کھڑے ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے، جبکہ لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہوتے تھے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی لشکر بھیجنا ہوتا تو لوگوں سے اس کا تذکرہ فرماتے، یا اس کے علاوہ کوئی اور ضرورت ہوتی تو آپ اس کے متعلق انہیں حکم فرماتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''صدقہ کرو، صدقہ کرو، صدقہ کرو۔'' اور خواتین سب سے زیادہ صدقہ کیا کرتی تھیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے جاتے، یہ معمول ایسے ہی رہا حتی کہ مروان بن حکم کا دور حکومت آیا تو میں مروان کی کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز عید کے لیے روانہ ہوا حتی کہ ہم عید گاہ پہنچ گئے، وہاں دیکھا کہ کثیر بن صلت رحمۃ اللہ علیہ نے گارے اور اینٹوں سے ایک منبر تیار کر رکھا تھا، مروان مجھ سے اپنا ہاتھ کھینچ رہا تھا گویا وہ مجھے منبر کی طرف لے جانا چاہتا تھا جبکہ میں اسے نماز کی طرف لانا چاہتا تھا، جب میں نے اس کا یہ عزم دیکھا تو میں نے کہا: نماز سے ابتدا کرنا کہاں چلا گیا؟ اس نے کہا: نہیں، ابوسعید! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ وہ طریقہ متروک ہو چکا، میں نے کہا: ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میرے علم کے مطابق تم خیر و بھلائی پر نہیں ہو، انہوں نے تین مرتبہ ایسے ہی فرمایا پھر وہ منبر سے دور چلے گئے۔

[1] رواہ مسلم (۹ / ۸۸۹)۔

بَابٌ فِي الْأُضْحِيَّةِ

قربانی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

١٤٥٣: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ قَالَ: رَاَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَقُوْلُ: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۵۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''بسم اللہ واللہ اکبر'' پڑھ کر اپنے دست مبارک سے چتکبرے، سینگوں والے دو مینڈھے ذبح کیے۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ان کے پہلو پر اپنا قدم رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ رہے تھے: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ))۔

١٤٥٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَاُ فِيْ سَوَادٍ وَّيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! هَلُمِّي الْمُدْيَةَ)) ثُمَّ قَالَ: ((اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ)) فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ ثُمَّ قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ)) ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۴۵۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والا مینڈھا لانے کا حکم فرمایا جس کی ٹانگیں، پیٹ اور آنکھیں سیاہ تھیں، اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تاکہ آپ اسے قربان کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! چھری لاؤ'' پھر فرمایا: ''اسے پتھر پر تیز کرو۔'' میں نے ایسے ہی کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری پکڑ کر مینڈھے کو لٹایا اور ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا تو یوں دعا کی: ''اللہ کے نام پر، اے اللہ! اسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، آل محمد اور امت محمد کی طرف سے قبول فرما'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ذبح کیا۔

١٤٥٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يُّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۴۵۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صرف دو دانت والا جانور ذبح کرو، اگر تمہیں (اس کا ملنا) مشکل ہو تو پھر ایک سال کا مینڈھا ذبح کرو۔''

---

[1] متفق عليه ، رواه البخاري (٥٥٦٤) و مسلم (١٨/ ١٩٦٦)۔

[2] رواه مسلم (١٩/ ١٩٦٧)۔

[3] رواه مسلم (١٣/ ١٩٦٣)۔

۱٤٥٦: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَصَابَنِيْ جَذَعٌ قَالَ: ((ضَحِّ بِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۵۶: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ بکریاں دیں تا کہ وہ قربانی کے لیے آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں تقسیم کردی جائیں۔ (تقسیم کے بعد) بکری کا ایک سال کا بچہ باقی رہ گیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے تم ذبح کرلو۔'' اور ایک دوسری روایت میں: میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے حصے میں جذع (ایک سال سے زائد عمر کا جانور) آیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے تم ذبح کرلو۔''

۱٤٥٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۱۴۵۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم گائے اور اونٹ عید گاہ میں ذبح کیا کرتے تھے۔

۱٤٥٨: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ [3]

۱۴۵۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گائے اور اونٹ سات سات آدمیوں کی طرف سے قربانی کے لیے کافی ہے۔'' مسلم، ابوداؤد اور الفاظ حدیث ابوداؤد کے ہیں۔

۱٤٥٩: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ شَيْئًا)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فَلَا يَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَّلَا يَقْلِمَنَّ ظُفْرًا)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((مَنْ رَاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۱۴۵۹: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب ذوالحجہ کا عشرہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بالوں اور جلد سے کوئی چیز نہ اتارے۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''وہ اپنے بال کٹوائے نہ ناخن۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''جو شخص ذوالحجہ کا چاند دیکھ لے اور وہ قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بال کٹوائے نہ ناخن۔''

۱٤٦٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ اَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ: ((وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [5]

۱۴۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''باقی دنوں میں کیے گئے عمل کی نسبت ان دس ایام میں کیا گیا

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٥٥) و مسلم (١٥/ ١٩٦٥)۔

[2] رواه البخاري (٩٨٢)۔

[3] رواه مسلم (٣٥٢/ ١٣١٨) و أبو داود (٢٨٠٨)۔

[4] رواه مسلم (٤٢، ٣٩/ ١٩٧٧)۔

[5] رواه البخاري (٩٦٩)۔

عمل اللہ کو انتہائی پسندیدہ ہے۔‘‘ صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ کی راہ میں جہاد بھی اتنا پسندیدہ نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جہاد بھی نہیں، الا یہ کہ کوئی شخص اپنے مال و جان کے ساتھ جہاد کے لیے جائے اور اس کی کوئی چیز واپس نہ آئے۔‘‘

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١٤٦١: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَبَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ: ((**إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ**)) ثُمَّ ذَبَحَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَأَبِيْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ: ذَبَحَ بِيَدِهٖ وَقَالَ: ((**بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِيْ**)). [1]

١٤٦١: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے عید الاضحیٰ کے روز سینگوں والے چتکبرے، خصی مینڈھے ذبح کیے، جب آپ ﷺ نے انہیں قبلہ رخ کیا تو یہ دعا پڑھی: ’’بے شک میں نے ابراہیم جو کہ یکسو تھے کے دین پر ہوتے ہوئے اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو کہ تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے، اور میں مسلمانوں (اطاعت گزاروں) میں سے ہوں، اے اللہ! (یہ قربانی کا جانور) تیری عطا ہے اور تیرے ہی لیے ہے، اسے محمد (ﷺ) اور ان کی امت کی طرف سے قبول فرما، اللہ کے نام سے اور اللہ بہت بڑا ہے۔‘‘ پھر آپ ﷺ نے ذبح فرمایا۔ احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی۔ اور احمد، ابوداؤد اور ترمذی کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ذبح کیا، اور یہ دعا پڑھی: ’’اللہ کے نام سے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! یہ میری اور میری امت کے اس شخص کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔‘‘

١٤٦٢: **وَعَنْ حَنَشٍ** قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهٗ: مَا هٰذَا فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَوْصَانِيْ أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّيْ عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ [2]

١٤٦٢: حنش رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھے ذبح کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ میں ان کی طرف سے قربانی کروں، سو میں ان کی طرف سے

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٣/ ٣٧٥ ح ١٥٠٨٦ مختصرًا) و أبو داود (٢٧٩٥) و ابن ماجه (٣١٢١ وهو حديث حسن)۔ والدارمي (٢/ ٧٥-٧٦ ح ١٩٥٢) [و للحديث شواهد.] ☆ ابن إسحاق عنعن في هذا اللفظ والرواية الثانية لأحمد (٣/ ٣٦٢) و أبي داود (٢٨١٠) والترمذي (١٥٢١ وقال: غريب.) والحديث صحيح بدون قوله: "موجئين" انظر صحيح ابن خزيمة (٢٨٩٩ وسنده حسن)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٧٩٠) والترمذي (١٤٩٥ وقال: غريب) ☆ شريك القاضي و الحكم بن عتيبة مدلسان و عنعنا وأبو الحسناء مجهول وهو غير الذي ذكره الحاكم في المستدرك (٤/ ٢٢٩-٢٣٠) ووافقه الذهبي (!)۔

قربانی کرتا ہوں۔ ابوداؤد۔ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

١٤٦٣: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ اِلٰى قَوْلِهٖ: وَالْاُذُنَ. ❶

١٤٦٣: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم (قربانی کے جانور کی) آنکھ اور کان غور سے دیکھ لیا کریں، اور ہم ایسا جانور ذبح نہ کریں جس کا کان سامنے سے کٹا ہو یا پیچھے سے کٹا ہو، اور اس میں کوئی سوراخ تک نہ ہو۔ ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی، ابن ماجہ اور ابن ماجہ کی روایت ((الاذن)) تک ختم ہو جاتی ہے۔

١٤٦٤: وَعَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ نُّضَحِّيَ بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷

١٤٦٤: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے جانور کی قربانی کرنے سے منع فرمایا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو یا اس کا کان کٹا ہوا ہو۔

١٤٦٥: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا؟ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ: **((اَرْبَعًا: اَلْعَرْجَآءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِيْ))**. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❸

١٤٦٥: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کن جانوروں کی قربانی میں احتیاط کرنی چاہیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے چار کا ذکر فرمایا: ''ایسا لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو، ایسا کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو، مریض جس کا مریض ہونا ظاہر ہو، اور لاغر جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔''

١٤٦٦: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُضَحِّيْ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ وَّيَأْكُلُ فِيْ سَوَادٍ وَّيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

١٤٦٦: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سینگوں والا، موٹا تازہ صحت مند اور کالی آنکھوں والا، سیاہ منہ والا اور کالی ٹانگوں والا مینڈھا قربانی کیا کرتے تھے۔

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٩٨ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٢٨٠٤) والنسائي (٧/ ٢١٦ ح ٤٣٧٧) والدارمي (٢/ ٧٧ ح ١٩٥٨) [وابن ماجه (٣١٤٣) و صححه الحاكم (٤/ ٢٢٤) ووافقه الذهبي.] ☆ أبو إسحاق مدلس و عنعن۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (٣١٤٥) [وأبو داود (٢٨٠٥) والترمذي (١٥٠٤) والنسائي (٧/ ٢١٧-٢١٨ ح ٤٣٨٢)] ❸ **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٤٨٢ ح ١٠٦٠) و أحمد (٤/ ٢٨٩) والترمذي (١٤٩٧ وقال: حسن صحيح.) و أبو داود (٢٨٠٢) والنسائي (٧/ ٢١٥ ح ٤٣٧٦) و ابن ماجه (٣١٤٤) والدارمي (٢/ ٧٦ ح ١٩٥٥) [و صححه ابن خزيمة (٢٩١٢) و ابن حبان (١٠٤٦) و ابن الجارود (٤٨١، ٩٠٧) والحاكم (١/ ٤٦٧-٤٦٨) ووافقه الذهبي]۔ ❹ **حسن**، رواه الترمذي (١٤٩٦ وقال: حسن صحيح غريب.) وأبو داود (٢٧٩٦) والنسائي (٧/ ٢٢١ ح ٤٣٩٥) و ابن ماجه (٣١٢٨) [و النسائي ٧/ ٢٢١ ح ٤٣٩٥] وللحديث شاهد عند مسلم (١٩٦٧)۔

١٤٦٧: وَعَنْ مُجَاشِعٍ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم كَانَ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّيْ مِمَّا يُوَفِّيْ مِنْهُ الثَّنِيُّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۴۶۷: بنوسلیم قبیلے سے تعلق رکھنے والے مجاشع ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم فرمایا کرتے تھے: ”جہاں دودانت والے بکرے کی قربانی کفایت کرتی ہے وہاں ایک سال کے مینڈھے کی قربانی بھی کفایت کرتی ہے۔“

١٤٦٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم يَقُوْلُ: ((نِعْمَتِ الْاُضْحِيَّةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۱۴۶۸: ابوہریرہ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”ایک سال کے مینڈھے کی قربانی اچھی قربانی ہے۔“

١٤٦٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہما قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَّفِي الْبَعِيْرِ عَشْرَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [3]

۱۴۶۹: ابن عباس ‌رضی ‌اللہ ‌عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ عیدالاضحیٰ آ گئی تو ہم گائے میں سات افراد شریک ہوئے اور اونٹ میں دس۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

١٤٧٠: وَعَنْ عَائِشَةَ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم: ((مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهُ لَيَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۱۴۷۰: عائشہ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم نے فرمایا: ”قربانی کے دن، ابن آدم کا قربانی کرنا اللہ کو انتہائی محبوب ہے، بے شک وہ (جانور) روز قیامت اپنے سینگوں، بالوں، اور کھروں سمیت آئے گا، بے شک قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ کے ہاں قبول ہو جاتا ہے، پس تم خوش دلی سے قربانی کیا کرو۔“

١٤٧١: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم: ((مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ. [5]

۱۴۷۱: ابوہریرہ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم نے فرمایا: ”ذوالحجہ کے دس دنوں کی عبادت اللہ کو انتہائی محبوب ہے اس عشرہ

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٧٩٩) والنسائي (لم أجده) و رواه النسائي (٧/ ٢١٩ ح ٤٣٨٨ عن رجل من مزينة رضي الله عنه به) و ابن ماجه (٣١٤٠) [و صححه الحاكم ٤/ ٢٢٦]۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٩٩ وقال: غريب.) ☆ كدام و أبو كباش: مجهولان لا يعرف حالها۔ [3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٥٠١) والنسائي (٧/ ٢٢٢ ح ٤٣٩٧) و ابن ماجه (٣١٣١) [وصححه ابن خزيمة (٢٩٠٨) و ابن حبان (الإحسان: ٣٩٩٦)]۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٩٣ وقال: حسن غريب۔) وابن ماجه (٣١٢٦) ☆ أبو المثنى: ضعيف ضعفه الجمهور۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٧٥٨) و ابن ماجه (١٧٢٨) ☆ نهاس: ضعيف۔

کے ہر دن کے روزے کا ثواب سال بھر کے روزوں اور اس کی ہر رات کا قیام، شب قدر کے قیام کے برابر ہے۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔ امام ترمذی نے فرمایا: اس کی سند ضعیف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٤٧٢: **عَنْ** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ الْاَضْحٰى يَوْمَ النَّحْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَرٰى لَحْمَ اَضَاحِيْ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَقَالَ: **((مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ؟))** اَوْ: **((نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى))** وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ: **((مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ اُخْرٰى مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ))**. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۷۲: جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز عید الاضحیٰ ادا کی، آپ نے صرف نماز پڑھ کر سلام ہی پھیرا تھا (ابھی خطبہ ارشاد نہیں فرمایا تھا) کہ آپ نے قربانی کا گوشت دیکھا جسے آپ کے نماز پڑھنے سے پہلے ہی ذبح کر دیا گیا تھا، آپ ﷺ نے (یہ دیکھ کر) فرمایا: ''جس شخص نے ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے جانور ذبح کیا ہے وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے نبی ﷺ نے قربانی کے دن نماز پڑھائی، پھر خطبہ ارشاد فرمایا، پھر جانور ذبح کیا، اور فرمایا: ''جس شخص نے ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کی ہے۔ وہ اس کی جگہ ایک اور جانور ذبح کرے، اور جس نے جانور ذبح نہیں کیا، وہ اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے۔''

١٤٧٣: **وَعَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَلْاَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۱۴۷۳: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قربانی کے دن کے دو دن بعد تک قربانی کرنا جائز ہے۔

١٤٧٤: **وَقَالَ**: بَلَغَنِيْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ مِثْلَهٗ. [3]

۱۴۷۴: امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت مجھے پہنچی ہے۔

١٤٧٥: **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۱۴۷۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں دس سال قیام فرمایا اور آپ ﷺ قربانی کرتے رہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٩٨٥) و مسلم (١/ ١٩٦٠)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه مالك (٢/ ٤٨٧ ح ١٠٧١)۔

[3] **حسن**، رواه مالك (٢/ ٤٨٧ ح ١٠٧٢) ☆ هذا منقطع: من البلاغات و للحديث شاهد حسن عند الطحاوي في أحكام القرآن (٢/ ٢٠٥ ح ٥٦٩)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٥٠٧ وقال: حسن) ☆ حجاج بن أرطاة: ضعيف مدلس۔

١٤٧٦: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ؟ قَالَ: ((سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ علیہ السلام)) قَالُوْا: فَمَا لَنَا فِيْهَا؟ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: ((بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ)) قَالُوْا: فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ ((بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۴۷۶: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ قربانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارے لیے اس میں کیا (ثواب) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اون کے بارے میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اون کے ہر ریشے پر ایک نیکی۔''

[1] **إسناده ضعيف جدًا موضوع**، رواه أحمد (٤/ ٣٦٨ ح ١٩٤٩٨) وابن ماجه (٣١٢٧) ☆ أبو داود نفيع الأعمي كذاب و عائذ الله المجاشعي: ضعيف۔

بَابُ الْعَتِيْرَةِ

عتیرہ کا بیان

الفصل الاوّل

فصل اول

١٤٧٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ)) قَالَ: وَالْفَرَعُ اَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوْا يَذْبَحُوْنَهُ لِطَوَاغِيْتِهِمْ وَالْعَتِيْرَةُ فِيْ رَجَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۷۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرع کوئی چیز ہے نہ عتیرہ۔'' ''فرع'' اونٹ کے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے مشرکین اپنے بتوں کے نام پر ذبح کیا کرتے تھے' جبکہ ''عتیرہ'' اس بکری کو کہتے ہیں جس کی رجب کے مہینے میں قربانی کی جاتی تھی۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

١٤٧٨: عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا وُقُوْفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِعَرَفَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((يٰاَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَّةٌ وَعَتِيْرَةٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيْرَةُ؟ هِيَ الَّتِيْ تُسَمُّوْنَهَا الرَّجَبِيَّةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ضَعِيْفُ الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ: وَالْعَتِيْرَةُ مَنْسُوْخَةٌ. [2]

۱۴۷۸: مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں وقوف کیے ہوئے تھے' میں نے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگو! ہر اہل خانہ پر ہر سال ایک قربانی کرنا اور ایک عتیرہ واجب ہے۔ کیا تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ وہی جسے تم رجبیہ کہتے ہو۔'' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ٗضعیف الاسناد ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عتیرہ منسوخ ہو چکا ہے۔

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٥٤٧٣) و مسلم (٣٨/ ١٩٧٦)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٥١٨) و أبو داود (٢٧٨٨) و النسائي (٧/ ١٦٧۔١٦٨ ح ٤٢٢٩) و ابن ماجه (٣١٢٥) ☆ فيه أبو رملة مجهول الحال و حديث أبي داود (٢٨٣٠) يغني عنه۔

الفَصلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٤٧٩: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيْدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ)) قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيْحَةً اُنْثٰى اَفَاُضَحِّيْ بِهَا قَالَ: ((لَا وَلٰكِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَاَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۱۴۷۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس امت کے لیے اضحیٰ کے دن کو عید قرار دوں۔'' کسی آدمی نے آپ ﷺ سے عرض کیا' اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر میں دودھ دینے والی بکری' جو کہ مجھے کسی نے عطیہ کی ہے، کے سوا کوئی جانور نہ پاؤں تو کیا میں اسے ذبح کردوں؟ فرمایا: ''نہیں' لیکن تم (عید کے روز) اپنے بال اور ناخن کٹاؤ' مونچھیں کترا ؤ اور زیر ناف بال مونڈ لو' اللہ کے ہاں یہ تمہاری مکمل قربانی ہے۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٧٨٩، ١٣٩٩) و النسائي (٧/ ٢١٢-٢١٣ ح ٤٣٧٠) [وصححه ابن حبان (١٠٤٣) والحاكم (٤/ ٢٢٣) ووافقه الذهبي]۔ ☆ عيسى بن هلال: صدوق، و ثقه ابن حبان والحاكم وغيرهما وحديثه حسن۔

بَابُ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ

نماز خسوف کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱٤۸۰: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَعَثَ مُنَادِيًا: اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰی اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِیْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ: قَالَتْ عَآئِشَةُ رضی اللہ عنہا: مَا رَكَعْتُ رُكُوْعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُّ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۸۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے منادی کرنے والے کو بھیجا کہ وہ یوں اعلان کرے: نماز کے لیے جمع ہو جاؤ‘ (جب لوگ جمع ہو گئے) آپ آگے بڑھے اور دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کیے‘ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں‘ میں نے اس سے لمبا رکوع و سجود کبھی نہیں دیکھا۔

۱٤۸۱: وَعَنْهَا، قَالَتْ: جَهَرَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَآءَتِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۴۸۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے نماز خسوف میں بلند آواز سے قراءت فرمائی۔

۱٤۸۲: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَآءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: ((**اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ**)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِیْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ: ((**اِنِّیْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ**)) فَقَالُوْا: بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((**بِكُفْرِهِنَّ**)) قِيْلَ: يَكْفُرْنَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۱۰٦٦، ۱۰٥۱) و مسلم (٤/ ۹۰۱، ۲۰/ ۹۱۰)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۱۰٦٥) و مسلم (٥/ ۹۰۱)۔

بِاللّٰهِ؟ قَالَ: ((يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۸۲: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے تقریباً سورۃ البقرۃ کی قراءت کے برابر طویل قیام فرمایا' پھر طویل رکوع فرمایا' پھر کھڑے ہوئے تو آپ نے طویل قیام فرمایا لیکن وہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ نے طویل رکوع فرمایا' لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر کھڑے ہوئے' پھر سجدہ کیا' پھر کھڑے ہوئے تو آپ نے طویل قیام فرمایا' جبکہ وہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر طویل رکوع فرمایا' لیکن وہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام فرمایا لیکن وہ پہلے قیام سے کم تھا' پھر طویل رکوع فرمایا لیکن وہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر سجدہ کیا' پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو سورج گرہن ختم ہو چکا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک آفتاب و ماہتاب اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں' یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں گہناتے' جب تم' دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔'' صحابہ نے عرض کیا' اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا کہ جیسے آپ اپنی اسی جگہ سے کوئی چیز پکڑنا چاہتے ہیں۔ پھر ہم نے آپ کو الٹے پاؤں واپس آتے ہوئے دیکھا' آپ نے فرمایا: ''میں نے جنت دیکھی' میں نے اس سے انگوروں کا گچھا لینا چاہا' اگر میں اسے لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے رہتے' اور میں نے جہنم دیکھی' میں نے آج کے دن کی طرح کا خوفناک منظر کبھی نہیں دیکھا' اور میں نے وہاں اکثریت عورتوں کی دیکھی۔'' صحابہ نے عرض کیا' اللہ کے رسول! یہ کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کی ناشکری کی وجہ سے۔'' عرض کیا گیا' کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟ فرمایا: ''شوہر کی ناشکری کرتی ہیں' وہ (خاوند کے) احسان کی ناشکری کرتی ہیں' اگر تم نے ان میں سے کسی سے زندگی بھر حسن سلوک کیا ہو' پھر اگر وہ تمہاری طرف سے کوئی ناگوار چیز دیکھ لے تو وہ کہے گی: میں نے تو تمہاری طرف سے کبھی کوئی خیر دیکھی ہی نہیں۔''

۱۴۸۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَقَالَتْ: ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَالِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللّٰهِ! مَا مِنْ اَحَدٍ أَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهُ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهُ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللّٰهِ! لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۴۸۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے، ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مثل حدیث مروی ہے' انہوں نے فرمایا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' تو سجدوں کو لمبا کیا' پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج گرہن ختم ہو چکا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اللہ کی حمد و ثنا بیان کی' فرمایا: ''آفتاب و ماہتاب اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔'' یہ کسی کی موت و حیات سے نہیں گہناتے' پس جب تم یہ دیکھو تو اللہ سے دعائیں کرو' اس کی کبریائی بیان کرو' نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔'' پھر فرمایا: ''امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ کی قسم! اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں ہے کہ اس کا بندہ یا اس کی لونڈی زنا کرے۔ امت محمد! اللہ کی قسم! اگر تم اس بات کو جان لو جو میں جانتا ہوں' تو تم بہت ہی کم

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٥٢) و مسلم (١٧/ ٩٠٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٤٤) و مسلم (١/ ٩٠١)۔

ہنسو اور بہت زیادہ روؤ۔''

١٤٨٤ : وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى ﷺ قَالَ: خَسِفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَزِعًا يَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ: ((هٰذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ، لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ؛ وَلٰكِنْ يُّخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَالِكَ فَافْزَعُوْا إِلٰى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۸۴۔ ابوموسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سورج گرہن ہوا تو نبی ﷺ گھبراہٹ کے عالم میں کھڑے ہوئے جیسے قیامت آ گئی ہو' آپ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور اس قدر قیام ورکوع اور سجدوں کو طویل کر کے نماز پڑھی کہ میں نے آپ کو ایسے کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ نشانیاں جو اللہ بھیجتا ہے یہ کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں ہوتیں' لیکن ان کے ذریعے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے' جب تم اس طرح کی کوئی چیز دیکھو تو تم اس کے ذکر' اس سے دعا کرنے اور اس سے مغفرت طلب کرنے کی طرف توجہ کرو (اور اس کی پناہ حاصل کرو)۔''

١٤٨٥ : وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۴۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم کی وفات کے روز' سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے صحابہ کو چھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ (دو رکعت) نماز پڑھائی۔

١٤٨٦ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ. [3]

۱۴۸۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے آٹھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ نماز پڑھائی۔

١٤٨٧ : وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ مِثْلُ ذَالِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۱۴۸۷: علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

١٤٨٨ : وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ: كُنْتُ أَرْتَمِي بِأَسْهُمٍ لِيْ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى مَا حَدَثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلٰوةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيُحَمِّدُ وَيَدْعُوْ حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُوْرَتَيْنِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَذَا فِيْ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٥٩) و مسلم (٢٤/ ٩١٢)۔

[2] رواه مسلم (١٠/ ٩٠٤) ☆ وهي رواية صحيحة، غير شاذة، وأخطأ من ضعّفها، وصلوات الكسوف لها أنواع۔

[3] رواه مسلم (١٨/ ٩٠٨)۔

[4] رواه مسلم (١٨/ ٩٠٨)۔

شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِيْ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ. ❶

۱۴۸۸: عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مدینہ میں تیر اندازی کر رہا تھا کہ اچانک سورج گرہن ہوا، میں نے وہ تیر (ادھر ہی) پھینکے اور کہا: اللہ کی قسم میں دیکھوں گا کہ سورج گرہن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نئی تعلیم ارشاد فرماتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ ہاتھ اٹھائے کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں' آپ تسبیح وتہلیل' تکبیر وتحمید اور دعا کرنے لگے' حتیٰ کہ سورج گرہن ختم ہوگیا تو آپ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ صحیح مسلم اور شرح السنہ میں عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جبکہ مصابیح کے نسخوں میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۱٤۸۹: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : لَقَدْ اَمَرَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْعِتَاقَةِ فِیْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

۱۴۸۹: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے موقع پر غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱٤۹۰: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۱۴۹۰: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے موقع پر ہمیں نماز پڑھائی تو ہمیں آپ کی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔

۱٤۹۱: وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: مَا تَتْ فُلَانَةٌ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِيْلَ لَهٗ: تَسْجُدُ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا رَاَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوْا)) وَاَیُّ آيَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذِهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ❹

۱۴۹۱: عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں زوجہ محترمہ وفات پا گئی ہیں۔ تو وہ (یہ سن کر) فوراً سجدہ ریز ہوگئے' ان سے عرض کیا گیا' آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

❶ رواه مسلم (٢٦/ ٩١٣) والبغوي في شرح السنة (٤/ ٣٧٩ـ ٣٨٠ تحت ح ١١٤٤)۔

❷ رواه البخاري (١٠٥٤)۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٥٦٢ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (١١٨٤) والنسائي (٣/ ١٤٠ ح ١٤٨٥ مطولاً) و ابن ماجه (١٢٦٤) ☆ وصححه ابن خزيمة (١٢٩٧) وابن حبان (٥٩٧ـ٥٩٨) والحاكم (١/ ٣٢٩، ٣٣١) ووافقه الذهبي۔

❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١١٩٧) و الترمذي (٣٨٩١ وقال: حسن غريب)۔

فرمایا: ''جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو۔'' اور نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے فوت ہو جانے سے بڑی نشانی کون سی ہو سکتی ہے؟

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٤٩٢: عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِهِمْ فَقَرَأَ بِسُوْرَةٍ مِنَ الطِّوَالِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكْعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ اِلَى الثَّانِيَةِ فَقَرَأَ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الطِّوَالِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكْعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُوْ حَتّٰى انْجَلٰى كُسُوْفُهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۴۹۲: ابی بن کعب ؓ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے صحابہ کو نماز پڑھائی پس آپ نے (پہلی رکعت میں) لمبی سورت تلاوت فرمائی، پانچ رکوع اور دو سجدے کیے، پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو اس میں بھی لمبی سورت تلاوت فرمائی، پانچ رکوع اور دو سجدے کیے، پھر آپ ﷺ قبلہ رخ بیٹھ کر دعا کرتے رہے حتی کہ سورج گرہن ختم ہو گیا۔

١٤٩٣: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ﷺ قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يُصَلِّیْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا حَتّٰى انْجَلَتِ الشَّمْسُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِیْ رِوَايَةِ النَّسَائِیِّ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰى حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلَاتِنَا يَرْكَعُ وَ يَسْجُدُ. وَلَهٗ فِیْ اُخْرٰى: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا اِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِنْ عُظَمَآءِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا خَلِيْقَتَانِ مِنْ خَلْقِهٖ يُحْدِثُ اللّٰهُ فِیْ خَلْقِهٖ مَاشَآءَ فَاَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِیَ اَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا)). [2]

۱۴۹۳: نعمان بن بشیر ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ دو دو رکعتیں پڑھتے اور (دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد) سورج گرہن کے متعلق پوچھتے حتی کہ سورج گرہن ختم ہو گیا۔ ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں ہے کہ جب سورج گرہن ہوا تو نبی ﷺ نے ہماری نماز کی طرح ہمیں نماز پڑھائی' آپ رکوع و سجود فرماتے تھے اور نسائی کی دوسری روایت میں ہے: سورج گرہن لگ چکا تو نبی ﷺ جلدی کے ساتھ مسجد میں تشریف لائے' نماز پڑھائی حتی کہ سورج گرہن ختم ہو گیا' پھر فرمایا: ''اہل جاہلیت کہا کرتے تھے: سورج اور چاند اہل زمین کی کسی عظیم شخصیت کی وفات پر ہی گہناتے ہیں' جبکہ سورج اور چاند کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں گہناتے' بلکہ وہ تو اللہ کی مخلوق ہیں' اللہ اپنی مخلوق میں جو چاہے سو کرتا ہے۔ ان دونوں میں سے جو بھی گہنا جائے تو نماز پڑھو حتی کہ وہ (گرہن) ختم ہو جائے یا اللہ کوئی نیا معاملہ ظاہر فرما دے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١١٨٢) ☆ أبو جعفر الرازي: حسن الحديث في غير ما أنكر عليه كما تقدم (٢٢٠) وهو ضعيف فيما يروى عن الربيع بن أنس فالسند معلول۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١١٩٣) والنسائي (٣/ ١٤٥ ح ١٤٩٠ و ٣/ ١٤١ ح ١٤٨٦) ☆ هذا مرسل، أبو قلابة: لم يسمع من النعمان بن بشير رضي الله عنه۔

بَابٌ فِيْ سُجُوْدِ الشُّكْرِ

سجدۂ شکر کا بیان

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ وَالثَّالِثِ

اس باب میں فصل اول اور فصل ثالث نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

١٤٩٤: عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا جَآءَهٗ اَمْرٌ سُرُوْرًا۔ اَوْ يُسَرُّ بِهٖ۔ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ [1]

۱۴۹۴: ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خوش کن معاملہ درپیش ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ ریز ہو جایا کرتے تھے۔ ابوداؤد' ترمذی' اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

١٤٩٥: وَعَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰى رَجُلًا مِنَ النُّغَاشِيِّيْنَ فَخَرَّ سَاجِدًا. رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِیُّ مُرْسَلًا وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ. [2]

۱۴۹۵: ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چھوٹے سے قد والے (بونے) شخص کو دیکھا تو آپ سجدہ ریز ہو گئے۔ دارقطنی نے اسے مرسل روایت کیا ہے' اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

١٤٩٦: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ مَكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِنْ عَزْوَزَآءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا قَالَ: ((اِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ وَشَفَعْتُ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیْ ثُلُثَ اُمَّتِیْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِیْ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیْ ثُلُثَ اُمَّتِیْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِیْ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِی الثُّلُثَ الْاٰخِرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ شُكْرًا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٧٧٤) و الترمذي (١٥٧٨) [وابن ماجه: ١٣٩٤]۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الدارقطني (١/ ٤١٠) ☆ جابر الجعفي ضعيف جدًا مدلس و هشيم مدلس وعنعن والسند مرسل۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (لم أجده) و أبو داود (٢٧٧٥) ☆ يحيى بن الحسن: مجهول الحال و أشعث بن إسحاق مثله: مستور۔

۱۴۹۶: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم مدینہ جانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے روانہ ہوئے۔ جب ہم عزوزاء کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے نیچے اترے' کچھ دیر تک ہاتھ اٹھا کر کھڑے دعا کرتے رہے' پھر سجدہ ریز ہو گئے' پھر کافی دیر بعد آپ کھڑے ہوئے اور کچھ دیر تک ہاتھ اٹھائے اور پھر سجدہ ریز ہو گئے، پھر کافی دیر بعد کھڑے ہوئے اور کچھ دیر تک ہاتھ اٹھائے اور پھر سجدہ ریز ہو گئے' آپ نے فرمایا: ''میں نے اپنے رب سے درخواست کی اور اپنی امت کے لیے شفاعت کی تو اس نے مجھے میری امت کے بارے میں ایک تہائی شفاعت کی اجازت عطا فرمائی' تو میں اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے لیے اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گیا' پھر میں نے سر اٹھایا تو اپنی امت کے لیے اپنے رب سے سوال کیا تو اس نے مزید میری ایک تہائی امت کی شفاعت کی مجھے اجازت عطا فرمائی تو میں شکر کے طور پر اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گیا' پھر میں نے سر اٹھایا تو میں نے اپنی امت کے لیے اپنے رب سے درخواست کی تو اس نے آخری تہائی کی شفاعت کی مجھے اجازت عطا فرمائی تو میں اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے لیے اس کے حضور سجدہ ریز ہو گیا۔''

بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقا کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٤٩٧: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالنَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِىْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَآءَةِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَحَوَّلَ رِدَآءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۹۷: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش طلب کرنے کے لیے لوگوں کے ساتھ عیدگاہ کی طرف تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھائی، جس میں بلند آواز سے قراءت کی، آپ قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ ہوئے تو اپنی چادر کو پلٹ لیا۔

١٤٩٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِىْ شَىْءٍ مِّنْ دُعَآئِهٖ اِلَّا فِى الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهٗ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۴۹۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم صرف بارش طلب کرنے کے موقع پر ہاتھ اٹھا کر دعا کیا کرتے تھے۔ آپ انہیں اس قدر اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

١٤٩٩: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم اسْتَسْقٰى فَاَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ اِلَى السَّمَآءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۴۹۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش طلب کی تو آپ نے ہاتھوں کی پشت کو آسمان کی طرف کر کے (حالات کی تبدیلی) کا اشارہ کیا۔

١٥٠٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [4]

۱۵۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو فرماتے: ''اے اللہ! نفع مند بارش برسا۔''

١٥٠١: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَطَرٌ، قَالَ: فَحَسَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَوْبَهٗ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٢٨) و مسلم (٢/ ٨٩٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٣١) و مسلم (٥/ ٨٩٥)۔

[3] رواه مسلم (٦/ ٨٩٦)۔

[4] رواه البخاري (١٠٣٢)۔

حَتّٰى اَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ قَالَ: ((لِاَنَّهُ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۵۰۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بارش ہونے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم سے کچھ کپڑا اٹھایا حتی کہ کچھ قطرے وہاں گرے تو ہم نے عرض کیا' اللہ کے رسول! آپ نے ایسے کیوں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیونکہ یہ ابھی نئی نئی اپنے رب سے آئی ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱۵۰۲: عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْسَرَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللهَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۵۰۲: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف تشریف لائے تو آپ نے بارش طلب کی' اور جس وقت قبلہ رخ ہوئے تو اپنی چادر پلٹی' آپ نے اس کے دائیں کنارے کو اپنے بائیں کندھے پر اور بائیں کنارے کو اپنے دائیں کندھے پر کر لیا' پھر اللہ سے دعا کی۔

۱۵۰۳: وَعَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ: اسْتَسْقٰى رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَّهٗ سَوْدَاءُ فَاَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ اَسْفَلَهَا فَيَجْعَلَهٗ اَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَّبَهَا عَلٰى عَاتِقَيْهِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۵۰۳: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تو آپ پر کالی چادر تھی' آپ نے اس کے نچلے حصے کو اوپر کرنا چاہا' لیکن گراں ہونے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے کندھوں پر ہی بدل لیا۔

۱۵۰٤: وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِي اللَّحْمِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَسْقِيْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيْبًا مِّنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا يَدْعُوْ يَسْتَسْقِيْ رَافِعًا يَدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهٖ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ. [4]

۱۵۰۴: عمیر مولیٰ ابی اللحم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زوراء کے قریب مقام احجار زیت کے پاس کھڑے ہو کر بارش طلب کرتے ہوئے دیکھا' آپ اپنے چہرے کے سامنے ہاتھ بلند کیے ہوئے بارش کے لیے دعا کر رہے تھے' اور وہ

---

[1] رواه مسلم (١٣/ ٨٩٨)۔ [2] **صحيح**، رواه أبو داود (١١٦٣) [والترمذي (٥٥٦) وابن ماجه (١٢٦٧) والنسائي (٣/ ١٥٥ ح ١٥٠٦)] ☆ وله شواهد، و انظر صحيح البخاري (١٠٢٤) و مسلم (٨٩٤) قلت: وعمرو بن الحارث الحمصي و ثقه ابن خزيمة (٥٧١) و ابن حبان (٤٨٢) والحاكم (١/ ٢٢٣) والذهبي والدارقطني (١/ ٣٣٥) وغيرهم۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٤٢ ح ١٦٥٨٧) و أبو داود (١١٦٤) [وصححه الحاكم على شرط مسلم (١/ ٣٢٧) ووافقه الذهبي و صححه ابن الملقن في تحفة المحتاج (٧٣٤)۔

[4] **صحيح**، رواه أبو داود (١١٦٨) و الترمذي (٥٥٧) والنسائي (٣/ ١٥٩ ح ١٥١٥)۔

(ہاتھ) آپ کے سر سے بلند نہیں تھے۔ ابوداؤد۔ امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

١٥٠٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ -يَعْنِيْ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ- مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۱۵۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ پرانے کپڑے پہن کر تواضع اختیار کر کے خشوع وخضوع اور تضرع کرتے ہوئے بارش طلب کرنے کے لیے نکلے۔

١٥٠٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اسْتَسْقٰى قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ**)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۵۰۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں جب نبی ﷺ بارش طلب کرتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو سیراب فرما' اپنی رحمت کو عام کر دے اور اپنے مردہ شہروں کو زندگی عطا فرما۔''

١٥٠٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُوَاكِئُ فَقَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مُرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ**)) قَالَ: فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۱۵۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہاتھ اوپر اٹھا کر یہ دعا کرتے ہوئے دیکھا: ''اے اللہ! ہمیں پانی پلا' ہم پر ایسی بارش نازل فرما جو ہماری پیاس بجھا دے' ہلکی پھواریں بن کر غلہ اگانے والی' نفع دینے والی' نقصان پہنچانے والی نہ ہو' جلد آنے والی ہو' دیر لگانے والی نہ ہو۔'' راوی بیان کرتے ہیں: فوراً ہی آسمان پر بادل چھا گئے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٥٠٨: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهٗ فِي الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ: ((**اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ**)) ثُمَّ قَالَ: ((**اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ**

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٥٥٩ وقال: حسن صحيح.) و أبو داود (١١٦٥) والنسائي (٣/ ١٦٠-١٥٧ ح ١٥٠٩) و ابن ماجه (١٢٦٦) [و صححه ابن خزيمة (١٤٠٥) و ابن حبان (٦٠٣)]۔ ❷ **ضعيف**، رواه مالك (١/ ١٩٠-١٩١ ح ٤٥٠) عن يحيى بن سعيد الأنصاري عن عمرو بن شعيب عن رسول الله ﷺ إلخ فهو مرسل) و أبو داود (١١٧٦ و سنده ضعيف، سفيان الثوري مدلس و عنعن و تابعه حفص بن غياث و هو مدلس و عنعن)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١١٦٩) [و صححه ابن خزيمة (١٤١٦) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ٣٢٧) ووافقه الذهبي]۔

اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ)) ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَتْرُكِ الرَّفْعَ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ اِبِطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَقَلَّبَ اَوْحَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَهُوَرَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَلَمْ يَاْتِ مَسْجِدَهٗ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ فَلَمَّارَاٰى سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَقَالَ: ((اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنِّيْ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۵۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قحط سالی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کا حکم فرمایا تو اسے آپ کے لیے عید گاہ میں رکھ دیا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ایک معین دن کا وعدہ فرمایا، وہ اس روز باہر نکلے' عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب سورج کا کنارہ ظاہر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے گئے' آپ منبر پر بیٹھ گئے اللہ کی کبریائی اور حمد بیان کی' پھر فرمایا: ''تم نے اپنے علاقوں کی قحط سالی اور بروقت بارشوں کے نہ ہونے کی شکایت کی ہے' اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس سے دعا کرو اور اس نے دعا کی قبولیت کا تم سے وعدہ کر رکھا ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی: ''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے' جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا' روز جزا کا مالک ہے' اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' وہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے' اے اللہ! تو اللہ ہے' تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں' تو غنی ہے اور ہم فقراء' ہم پر بارش برسا' اور جو تو (بارش) نازل فرمائے اسے ہمارے لیے ایک مدت تک قوت اور (مقاصد تک) پہنچنے کا ذریعہ بنا۔'' پھر آپ نے ہاتھ بلند کیے اور انہیں بلند کرتے رہے حتی کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی' پھر آپ نے لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ کر دی اور اپنی چادر پلٹی' اور آپ نے ابھی تک ہاتھ اٹھائے رکھے' پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے' اور نیچے اتر کر دو رکعتیں پڑھیں' پس اللہ نے بادل کی ایک ٹکڑی بھیجی' گرج چمک پیدا ہوئی تو پھر اللہ کے حکم سے بارش ہونے لگی' آپ ابھی اپنی مسجد تک تشریف نہیں لائے تھے کہ نالے بہنے لگے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی جھونپڑیوں کی طرف دوڑتے ہوئے دیکھا تو آپ ہنسنے لگے حتی کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔''

۱۵۰۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه كَانَ اِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ: فَيُسْقَوْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۱۵۰۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قحط سالی کا شکار ہوتے تو عباس بن عبدالمطلب کے ذریعے بارش طلب کرتے تھے اور یوں عرض کرتے: اے اللہ! ہم تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے ذریعے بارش طلب کرتے تھے تو ہم پر بارش برساتا تھا' اور

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١١٧٣ وقال: هذا حديث غريب إسناده جيد.) [وصححه ابن حبان (٦٠٤) والحاكم (١/ ٣٢٨) ووافقه الذهبي]۔

[2] رواه البخاري (١٠١٠)۔

اب ہم تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی دعا کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے ہیں، تو ہم پر بارش نازل فرما، چنانچہ بارش ہونے لگتی۔

١٥١٠: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((خَرَجَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَإِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: ارْجِعُوْا فَقَدِ اسْتُجِيْبَ لَكُمْ مِنْ أَجْلِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ)) [1]. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

١٥١٠: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''انبیا علیہم السلام میں سے ایک نبی لوگوں کے ساتھ بارش طلب کرنے کے لیے روانہ ہوئے انہوں نے اچانک دیکھا کہ ایک چیونٹی اپنی نحیف سی ٹانگیں آسمان کی طرف اوپر اٹھائے ہوئے (دعا کر رہی) ہے پس اس نبی علیہ السلام نے فرمایا: واپس پلٹ جاؤ، اس چیونٹی کی وجہ سے تمہاری دعا قبول ہوگئی ہے۔''

---

[1] **حسن**، رواه الدارقطني (٢/ ٦٦ ح ١٧٧٩) [و صححه الحاكم (١/ ٣٢٥-٣٢٦) ووافقه الذهبي.] ☆ محمد بن عون و أبوه، حديثهما حسن.

بَابٌ فِي الرِّيَاحِ

آندھیوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

١٥١١: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۵۱۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بادِ صبا کے ذریعے میری نصرت کی گئی جبکہ قوم عاد بادِ دبور (مغربی ہوا) کے ذریعے ہلاک کر دی گئی۔''

١٥١٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ، اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ فَكَانَ اِذَا رَاٰى غَيْمًا اَوْ رِيْحًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۵۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کے گلے کا کوا نظر آجائے آپ تو بس تبسم فرمایا کرتے تھے، جب آپ بادل یا آندھی دیکھتے تو اس کے (خوف کے) اثرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر نمایاں ہو جاتے تھے۔

١٥١٣: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ)) وَاِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَآءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفَتْ ذَالِكَ عَائِشَةُ فَسَاَلَتْهُ فَقَالَ: ((لَعَلَّهٗ يَا عَائِشَةُ! كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَيَقُوْلُ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ: ((رَحْمَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۵۱۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب تیز آندھی چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ میں اس کی خیر کا اس میں جو خیر ہے اس کا اور اس کے ساتھ جو بھیجا گیا ہے اس کی خیر کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اس میں جو شر ہے اس کا اور جو اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے اس کے شر کی تجھ سے پناہ چاہتا ہوں۔'' اور جب آسمان پر بارش کے آثار ظاہر ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ تبدیل ہو جاتا، آپ کبھی گھر سے باہر آتے اور کبھی اندر جاتے، کبھی آگے آتے اور کبھی پیچھے ہٹتے، اور جب

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٣٥) و مسلم (١٧/ ٩٠٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨٢٨_٤٨٢٩) و مسلم (١٦/ ٨٩٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٠٦) و مسلم (١٥/ ٨٩٩)۔

بارش ہو جاتی تو پھر آپ ﷺ سے خوف زائل ہوتا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی یہ کیفیت پہچان کر آپ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! شاید کہ یہ ایسے نہ ہو جیسے قوم عاد نے کہا تھا: جب انہوں نے عذاب کو ابر کی صورت میں اپنے میدانوں کے سامنے آتے دیکھا تو کہنے لگے: یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔'' اور ایک روایت میں ہے: جب آپ بادل دیکھتے تو فرماتے: ''اسے رحمت بنا دے۔''

١٥١٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ...... ﴾ اَلْآيَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۱۵۱۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غیب کی کنجیاں پانچ ہیں۔'' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بے شک قیامت کا علم اسی کے پاس ہے اور وہی بارش برساتا ہے......''

١٥١٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰكِنِ السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۱۵۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قحط سالی یہ نہیں ہے کہ بارش نہ ہو، بلکہ قحط سالی یہ ہے کہ تم پر بار بار بہت زیادہ بارش تو ہو لیکن زمین کوئی چیز نہ اگائے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١٥١٦: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلرِّيْحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ تَأْتِیْ بِالرَّحْمَةِ وَبِالْعَذَابِ فَلَا تَسُبُّوْهَا وَسَلُوا اللّٰهَ مِنْ خَيْرِهَا وَعُوْذُوْا بِهٖ مِنْ شَرِّهَا)). رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ. ❸

۱۵۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہوا، اللہ کی رحمت ہے کبھی یہ رحمت کے ساتھ آتی ہے اور کبھی یہ عذاب کے ساتھ، پس اسے برا بھلا نہ کہو، اور اس کی خیر کے متعلق درخواست کرو اور اس کے شر سے (اللہ تعالیٰ کی) پناہ طلب کرو۔

١٥١٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَا تَلْعَنُوا الرِّيْحَ فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ وَاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❹

---

❶ رواه البخاري (٤٧٧٨)۔ ❷ رواه مسلم (٤٤/ ٢٩٠٤)۔ ❸ **إسناده صحيح** ، رواه الشافعي في الأم (١/ ٢٥٣) و أبو داود (٥٠٩٧) و ابن ماجه (٣٧٢٧) والبيهقي في الدعوات الكبير (٢/ ٧٨ ح ٣١٦) والسنن الكبرى (٣/ ٣٦١) [وصححه ابن حبان (١٩٨٩) والحاكم (٤/ ٢٨٥) ووافقه الذهبي]۔ ❹ **سنده ضعيف** ، رواه الترمذي (١٩٧٨) [و أبو داود (٤٩٠٨) و صححه ابن حبان (١٩٨٨)] ☆ قتادة عنعن۔

۱۵۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا کو ملعون کہا تو آپ نے فرمایا: ''ہوا کو لعن طعن نہ کرو کیونکہ وہ تو حکم کی پابند ہے، جو شخص کسی ایسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے جو اس کی اہل نہیں تو پھر لعنت اس شخص پر لوٹ آتی ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

١٥١٨: وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَّا تَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّمَا فِيْهَا وَشَرِّمَا أُمِرَتْ بِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۱۵۱۸: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہوا کو برا بھلا نہ کہو، پس جب تم ناگوار چیز دیکھو، تو یوں کہو: اے اللہ! بے شک ہم اس ہوا کی خیر، اس میں موجود خیر، اس چیز کی خیر کا تجھ سے سوال کرتے ہیں جس کا اسے حکم دیا گیا ہے۔ ہم اس کے شر، اس میں موجود شر اور جس چیز کا اسے حکم دیا گیا، اس کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔''

١٥١٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَا هَبَّتْ رِيْحٌ قَطُّ إِلَّا جَثَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا)). قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا﴾ وَ ﴿أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ﴾ ﴿وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ﴾ وَ ﴿أَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ﴾ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ. ❷

۱۵۱۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب کبھی بھی ہوا چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر یوں دعا کرتے: ''اے اللہ! اسے رحمت بنا، اسے عذاب نہ بنا، اے اللہ! اسے بادِ رحمت بنا اور اسے باعث عذاب ہوا نہ بنا۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے: ''ہم نے ان پر ایک سخت آندھی بھیجی۔'' اور: ''ہم نے ان پر ایک سخت آندھی بھیجی۔'' ''ہم نے ابر اٹھانے والی ہوائیں بھیجیں۔'' اور: ''وہ تمہیں خوش خبری سنانے کے لیے ہوائیں بھیجتا ہے۔''

١٥٢٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَبْصَرْنَا شَيْئًا مِنَ السَّمَاءِ۔ تَعْنِي السَّحَابَ۔ تَرَكَ عَمَلَهٗ وَاسْتَقْبَلَهٗ وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ)) فَإِنْ كَشَفَهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَإِنْ مَطَرَتْ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ سَقْيًا نَافِعًا)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ. ❸

۱۵۲۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم آسمان پر بادل دیکھتے تو آپ اپنا کام کاج چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو جاتے اور دعا فرماتے: ''اے اللہ! میں اس میں موجود شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' اگر وہ اسے دور کر دیتا تو آپ اللہ کی حمد و ثنا بیان

---

❶ **ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٥٢ وقال: حسن صحيح)۔ [والنسائي في عمل اليوم والليلة (٩٣٤، ٩٣٨ - ٩٣٩) وصححه الحاكم (٢/ ٢٧٢) ووافقه الذهبي.] ☆ سليمان الأعمش و حبيب بن أبي ثابت مدلسان و عنعنا و انظر أنوار الصحيفة (ص ٢١٨)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الشافعي في الأم (١/ ٢٥٣) و من طريقه البيهقي في الدعوات الكبير (٢/ ٨٠ ح ٣١٨) ☆ فيه رجل قال فيه الشافعي: "من لا أتهم" وهو مجهول۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٥٠٩٩) والنسائي (٣/ ١٦٤ ح ١٥٢٤) وابن ماجه (٣٨٨٩) والشافعي في الأم (١/ ٢٥٣ وعنده إبراهيم بن أبي يحيى الأسلمي: متروك متهم لكنه لم ينفرد به)۔

کرتے، اور اگر بارش ہوتی تو آپ ﷺ دعا فرماتے: ''اے اللہ! ہمیں نفع مند سیر ابی عطا فرما۔'' ابوداود، نسائی، ابن ماجہ اور شافعی۔ الفاظ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔

١٥٢١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۱۵۲۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو دعا فرماتے تھے: ''اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کرنا نہ اپنے عذاب سے ہلاک کرنا اور ہمیں اس سے پہلے ہی عافیت عطا فرمانا۔'' احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٥٢٢: عَنْ [عَامِرِ بْنِ] عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ: سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۱۵۲۲: عامر بن عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ جب وہ گرج کی آواز سنتے تو بات چیت ترک کر دیتے اور فرماتے: رعد (گرج) اور فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد بیان کرتے ہیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ١٠٠-١٠١ ح ٥٧٦٣) والترمذي (٣٤٥٠) ☆ فيه أبو مطر: مجهول وحجاج بن أرطاة ضعيف مدلس و سقط ذكره من عمل اليوم والليلة للنسائي (٩٢٧)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه مالك (٢/ ٩٩٢ ح ١٩٣٤) و صححه ابن الملقن في تحفة المحتاج (٧٣٧)۔



کِتَابُ الْجَنَائِزِ
جنازوں کا بیان

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ
مریض کی عیادت اور مرض کے ثواب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

١٥٢٣: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی ﷜ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِیَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۱۵۲۳: ابوموسیٰ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بھوکے کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو رہائی دلاؤ۔“

١٥٢٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۵۲۴: ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازہ کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کا (یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہہ کر اسے) جواب دینا۔“

١٥٢٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ)) قِيْلَ: مَا هُنَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۵۲۵: ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کر، جب وہ تمہیں دعوت دے تو اسے قبول کر، جب وہ تم سے نصیحت چاہے تو اسے نصیحت کر، جب وہ چھینک مار کر (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) کہے تو تو اسے (یَرْحَمُكَ اللّٰهُ) کہہ کر جواب دے، جب بیمار

---

[1] رواه البخاري (٥٦٤٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٤٠) و مسلم (٤/ ٢١٦٢)۔

[3] رواه مسلم (٥/ ٢١٦٢)۔

ہوجائے تو اس کی عیادت کر اور جب وہ فوت ہوجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ شریک ہو۔''

١٥٢٦: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ: اَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ، اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَآءِ وَالْقَسِّيِّ وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَاِنَّهٗ مَنْ شَرِبَ فِيْهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيْهَا فِي الْاٰخِرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۵۲۶: براء بن عازب ؓ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم فرمایا اور سات چیزوں سے ہمیں منع فرمایا، آپ ﷺ نے مریض کی عیادت کرنے، جنازوں کے ساتھ شریک ہونے، چھینک مارنے والے کا جواب دینے، سلام کا جواب دینے، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے، قسم اٹھانے والے کی قسم پوری کرنے اور مظلوم کی مدد کرنے کا ہمیں حکم فرمایا، اور آپ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، ریشم، موٹے ریشم، باریک ریشم، سرخ زین پوش، قسّی کپڑے سے اور چاندی کے برتن سے ہمیں منع فرمایا، اور ایک روایت میں ہے: چاندی کے برتن میں پینے سے (منع فرمایا) کیونکہ جس نے اس میں دنیا میں پیا وہ آخرت میں نہیں پیئے گا۔

١٥٢٧: وَعَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۵۲۷: ثوبان ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے میوے کھانے میں مصروف رہتا ہے۔''

١٥٢٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ: يَارَبِّ! كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؟ قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِيْ عِنْدَهٗ؟ يَا ابْنَ اٰدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ. قَالَ: يَارَبِّ! كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؟ قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ؟ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ. قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؟ قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۵۲۸: ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ روز قیامت فرمائے گا: ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تم نے میری عیادت نہیں کی، وہ عرض کرے گا: رب جی! میں آپ کی کیسے عیادت کرتا جبکہ آپ تو ربّ العالمین ہیں۔ اللہ فرمائے گا: کیا تجھے علم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا اور تو نے اس کی عیادت نہ کی، اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا، ابن آدم! میں نے تم سے کھانا طلب کیا لیکن تو نے مجھے کھانا نہ دیا، وہ عرض کرے گا: رب جی! میں تمہیں کیسے دیتا، جبکہ تو تو رب العالمین ہے، اللہ فرمائے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٣٩) و مسلم (٣/ ٢٠٦٦)۔

[2] رواه مسلم (٤١/ ٢٥٦٨)۔

[3] رواه مسلم (٤٣/ ٢٥٦٩)۔

گا: کیا تجھے علم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا لیکن تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا' کیا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو تو اس (کے ثواب) کو میرے پاس پاتا' ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا لیکن تو نے مجھے پانی نہیں پلایا' وہ عرض کرے گا رب جی! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جبکہ تو تمام جہانوں کا رب ہے، اللہ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا لیکن تو نے اسے پانی نہ پلایا' اگر تو اسے پانی پلاتا تو تو اس (کے ثواب) کو میرے پاس پاتا۔''

١٥٢٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهُ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهُ قَالَ: ((لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ)) فَقَالَ لَهُ ((لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) قَالَ: كَلَّا بَلْ حُمّٰى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَنَعَمْ اِذًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۵۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے' جب آپ کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو یوں فرماتے: ''کوئی بات نہیں' اگر اللہ نے چاہا تو (یہ بیماری گناہوں سے) پاکیزگی کا باعث ہوگی۔'' آپ ﷺ نے اسے بھی یہی فرمایا: ''کوئی بات نہیں' اگر اللہ نے چاہا' تو (یہ بیماری گناہوں سے) پاکیزگی کا باعث ہوگی۔'' اس اعرابی نے کہا: ہرگز نہیں' بلکہ بخار ایک بوڑھے شخص پر جوش مار رہا ہے' یہ تو قبروں تک پہنچا کر رہے گا۔ نبی ﷺ نے (اس کی یہ بات سن کر) فرمایا: ''ہاں! یہ ایسے ہی ہوگا۔''

١٥٣٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ! وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۵۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب ہم میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے پھر یہ دعا پڑھتے: ''لوگوں کے پروردگار! بیماری دور کر دے' شفا عطا فرما' تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں' تو شفا دینے والا ہے' اور ایسی شفا عطا فرما جو کسی بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔''

١٥٣١: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِاِصْبَعِهٖ: ((بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۵۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب انسان کے کسی عضو کو کوئی تکلیف ہوتی یا اسے کوئی پھوڑا ہوتا یا کوئی زخم ہوتا تو نبی ﷺ اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرماتے: ''اللہ کے نام (کی برکت) سے' ہماری زمین کی مٹی' ہمارے بعض کی تھوک کے ساتھ اللہ کے حکم سے ہمارے بیمار کو شفا بخشی جائے۔''

١٥٣٢: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى

---

[1] رواه البخاري (٥٦٦٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٧٥) و مسلم (٤٦/ ٢١٩١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٤٥_٥٧٤٦) و مسلم (٥٤/ ٢١٩٤)۔

وَجَعُهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ، كُنْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفُثُ وَ اَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]
وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: قَالَتْ: كَانَ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ.

۱۵۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی ﷺ بیمار ہوتے تو آپ معوذات پڑھ کر اپنے آپ پر دم کرتے اور اپنے جسم پر اپنا ہاتھ پھیرتے، جب آپ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو پھر میں آپ کو معوذات پڑھ کر دم کیا کرتی تھی جو کہ آپ اپنے آپ کو دم کیا کرتے تھے لیکن میں نبی ﷺ کا ہاتھ آپ کے جسم پر پھیرتی تھی۔ اور مسلم کی روایت میں ہے، فرماتی ہیں: جب آپ کے اہل خانہ میں سے کوئی شخص مریض ہوتا تو آپ معوذات پڑھ کر اس پر دم کرتے تھے۔

۱۵۳۳: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ شَكٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا يَّجِدُهُ فِيْ جَسَدِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَاْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَّقُلْ: سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ)) قَالَ: فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِيْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۵۳۳: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے جسم کی کسی تکلیف کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''اپنے جسم کے تکلیف والے حصے پر اپنا ہاتھ رکھو اور تین مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر سات مرتبہ یہ دعا پڑھو: ((اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ)) میں ہر اس شر سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے میں غم زدہ ہوں اللہ کے غلبے اور اس کی قدرت کی پناہ چاہتا ہوں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے ایسے کیا تو اللہ نے میری وہ تکلیف دور کر دی۔

۱۵۳٤: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اشْتَكَيْتَ فَقَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ، بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ. [3]
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۱۵۳۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: محمد! آپ بیمار ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں!'' تو انہوں نے یوں دم کیا: میں آپ کو تکلیف دینے والی ہر چیز سے، ہر نفس کے شر سے یا حاسد کی نظر سے اللہ کے نام کے ساتھ آپ کو دم کرتا ہوں، اللہ آپ کو شفا عطا فرمائے، میں اللہ کے نام کے ساتھ آپ کو دم کرتا ہوں۔

۱۵۳۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ: ((اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ)) وَيَقُوْلُ: ((اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ.)) [4]
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بِهِمَا عَلٰى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ

۱۵۳۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو ان کلمات کے ساتھ اللہ کی پناہ میں دیتے تھے:

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٤٣٩) و مسلم (٥١/ ٢١٩٢)۔
[2] رواه مسلم (٦٧/ ٢٢٠٢)۔
[3] رواه مسلم (٤٠/ ٢١٨٦)۔
[4] رواه مسلم (٣٣٧١)۔

''میں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر شیطان' زہریلے جانور اور ہر ضرر رساں نظر کے شر سے تمہیں بچاتا ہوں۔'' اور آپ فرمایا کرتے تھے: ''تمہارے باپ (ابراہیم علیہ السلام) ان کلمات کے ذریعے اسماعیل واسحاق علیہما السلام کے لیے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔''

بخاری' مصابیح کے اکثر نسخوں میں تثنیہ کا صیغہ [بھما] ہے۔

١٥٣٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصَبْ مِنْهُ)). [1] رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

۱۵۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کسی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

١٥٣٧: وَعَنْهُ، وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًى وَّلَا غَمٍّ حَتّٰى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)). [2]

۱۵۳۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کو جو پریشانی' غم' رنج' تکلیف اور دکھ پہنچتا ہے حتی کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ اس (تکلیف) کی وجہ سے اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔''

١٥٣٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسَسْتُهٗ بِيَدِیْ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ)) قَالَ: فَقُلْتُ: ذَالِكَ لِاَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ: ((اَجَلْ)) ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُّصِيبُهٗ اَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّئَاتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۵۳۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بخار میں مبتلا تھے' میں نے آپ کو اپنا ہاتھ لگایا تو میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ تو بہت سخت بخار میں مبتلا ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں' مجھے تمہارے دو آدمیوں جیسا بخار ہوتا ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا' یہ اس لیے کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں!'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مسلمان کو کسی مرض یا کسی اور وجہ سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ اس وجہ سے اس کے گناہ اس طرح گرا دیتا ہے جس طرح (موسم خزاں میں) درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔''

١٥٣٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا الْوَجَعُ عَلَيْهِ اَشَدُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۵۳۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو تکلیف میں مبتلا نہیں دیکھا۔

١٥٤٠: وَعَنْهَا، قَالَتْ: مَاتَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم. [5] رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

---

[1] رواه البخاري (٦٥٤٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٤١_٥٦٤٢) و مسلم (٥٢/ ٢٥٧٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٤٨) و مسلم (٤٥/ ٢٥٧١)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٤٦) و مسلم (٤٤/ ٢٥٧٠)۔

[5] رواه البخاري (٤٤٤٦)۔

۱۵۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کا سر مبارک میری ٹھوڑی اور سینے کے درمیان تھا' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی موت کی سختی) کے بعد میں کسی پر موت کی سختی کو کبھی برا نہیں سمجھتی۔

١٥٤١: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرٰى حَتّٰى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَّاحِدَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۵۴۱: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی مثال کھیتی کی نرم و نازک شاخ کی طرح ہے جسے ہوائیں جھکاتی ہیں۔ کبھی اسے نیچے گرا دیتی ہیں اور کبھی سیدھا کر دیتی ہیں' حتی کہ اس کی اجل آ جاتی ہے' جبکہ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے' جس پر کوئی چیز اثر انداز نہیں ہوتی حتی کہ وہ ایک ہی مرتبہ ٹوٹ جاتا ہے۔''

١٥٤٢: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ.)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۵۴۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی مثال کھیتی کی سی ہے جسے ہوا جھکا دیتی ہے' اور مومن کو مصائب آتے رہتے ہیں' جبکہ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے وہ حرکت نہیں کرتا حتی کہ اسے کاٹ دیا جاتا ہے۔''

١٥٤٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ: ((مَالَكِ تُزَفْزِفِيْنَ)) قَالَتِ: الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا، فَقَالَ: ((لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۵۴۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا: ''آپ کیوں کانپ رہی ہیں؟'' انہوں نے بتایا: بخار ہے' اللہ اسے برکت نہ دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخار کو برا بھلا نہ کہو' کیونکہ وہ بنی آدم کے گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل دور کر دیتی ہے۔''

١٥٤٤: وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ بِمِثْلِ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۱۵۴۴: ابو موسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ بیمار ہو جائے یا وہ سفر پر ہو تو اس کے لیے اتنا ہی عمل (ثواب) لکھ دیا جاتا ہے جتنا وہ حالت قیام اور حالت صحت میں کیا کرتا تھا۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٤٣) و مسلم (٥٩/ ٢٨١٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٤٤) و مسلم (٥٨/ ٢٨٠٩)۔

[3] رواه مسلم (٥٣/ ٢٥٧٥)۔

[4] رواه البخاري (٢٩٩٦)۔

١٥٤٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الطَّاعُوْنُ شَهَادَةُ كُلِّ مُسْلِمٍ)). 1 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۱۵۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاعون مسلمان کی شہادت ہے۔''

١٥٤٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ: اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ 2

۱۵۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہداء پانچ قسم کے ہیں' طاعون کے مرض سے' پیٹ کے مرض سے' ڈوب جانے سے فوت ہونے والا' کسی دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر مر جانے والا اور اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے والا۔''

١٥٤٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَنِیْ: ((اَنَّهٗ عَذَابٌ يَّبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يَّقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِیْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا يَّعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ 3

۱۵۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو ایک طرح کا عذاب ہے' اللہ جس پر چاہتا ہے اسے مسلط کر دیتا ہے' اور اللہ نے اسے مومنوں کے لیے رحمت بنایا ہے' جو شخص طاعون کی وبا آ جانے پر صبر اور ثواب کی امید کرتے ہوئے اور یہ جانتے ہوئے کہ اللہ نے جو اس کے متعلق لکھ دیا ہے وہ اسے پہنچ کر رہے گا' اپنے شہر میں ٹھہر جاتا ہے تو اس کے لیے شہید کے مثل اجر و ثواب ہے۔''

١٥٤٨: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ اَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ.)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ 4

۱۵۴۸: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاعون ایک طرح کا عذاب ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر یا تم سے پہلے لوگوں پر بھیجا گیا تھا' جب تم کسی ملک میں اس کے پھیل جانے کے متعلق سنو تو تم اس ملک کی طرف پیش قدمی نہ کرو اور جب کسی سرزمین پر پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو پھر وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔''

١٥٤٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى: اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِیْ بِحَبِيْبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ)) يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ 5

۱۵۴۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: جب میں اپنے بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں یعنی دونوں آنکھوں سے محروم کر کے آزماتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں ان کے عوض اسے جنت عطا کرتا ہوں۔''

---

1 متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٣٢) و مسلم (١٦٦/ ١٩١٦)۔

2 متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٢٩) ومسلم (١٦٤/ ١٩١٤)۔

3 رواه البخاري (٥٧٣٤)۔

4 متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٧٤) و مسلم (٩٢/ ٢٢١٨)۔

5 رواه البخاري (٥٦٥٣)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١٥٥٠ : عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَامِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۵۵۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت اس کی عیادت کرتا ہے تو صبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ تیار کر دیا جاتا ہے‘‘۔

١٥٥١ : وَعَنْ زَيْدِبْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنَيَّ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۵۵۱: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری آنکھوں میں تکلیف تھی تو نبی ﷺ نے میری عیادت فرمائی۔

١٥٥٢ : وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَاَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سِتِّيْنَ خَرِيْفًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۵۵۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص اچھی طرح وضو کر کے ثواب کی نیت سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو اسے ساٹھ سال کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کر دیا جاتا ہے‘‘۔

١٥٥٣ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ، اِلَّاشُفِيَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ قَدْ حَضَرَ اَجَلُهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [4]

۱۵۵۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے وقت سات مرتبہ یہ دعا پڑھے: میں اللہ عظیم، رب عرش عظیم سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفا عطا فرمائے، تو اللہ تعالیٰ اسے شفا عطا فرما دیتا ہے بشرطیکہ اس کی موت کا وقت نہ آ چکا ہو‘‘۔

١٥٥٤ : وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا اَنْ يَقُوْلُوْا: ((بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ. [5]

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٩٦٩ وقال: غريب حسن)۔ و أبو داود (٣٠٩٨) ☆ الحكم بن عتيبة مدلس وعنعن۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ٣٧٥ ح ١٩٥٦٣) و أبو داود (٣١٠٢) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (١/ ٣٤٢) ووافقه الذهبي.]۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٠٩٧) ☆ الفضل بن دلهم: لين ضعفه الجمهور۔

[4] **صحيح**، رواه أبو داود (٣١٠٦) والترمذي (٣٠٨٣ و قال: حسن غريب.) [و صححه ابن حبان (٧١٤) والحاكم (١/ ٣٤٢-٣٤٣، ٤/ ٢١٣) ووافقه الذهبي]۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٠٧٥) ☆ داود بن حصين عن عكرمة: منكر، وإبراهيم بن إسماعيل بن أبي حبيبة: ضعيف۔

۱۵۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بخار اور ہر قسم کی تکلیف کے متعلق انہیں یہ دعا سکھایا کرتے تھے: ''اللہ کبیر کے نام کے ساتھ میں ہر جوش مارنے والی رگ کے شر اور آگ کی حرارت کے شر سے اللہ عظیم کی پناہ چاہتا ہوں۔'' ترمذی' اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے یہ صرف ابراہیم بن اسماعیل کی سند سے معروف ہے جبکہ اسے حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

١٥٥٥: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((مَنِ اشْتَكٰى مِنْكُمْ شَيْئًا اَوِ اشْتَكَاهُ اَخٌ لَهٗ فَلْيَقُلْ: رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اِسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ اِغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَاُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۵۵۵: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے کسی شخص کو کوئی تکلیف پہنچے یا اس کے کسی بھائی کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ یوں دعا کرے تو وہ ٹھیک ہو جائے گا: ہمارا رب اللہ ہے جو کہ آسمانوں میں ہے' تیرا نام پاک ہے' زمین و آسمان پر تیرا امر ایسے ہی ہے جیسے تیری رحمت آسمان میں ہے' پس زمین پر بھی اپنی رحمت فرما' ہمارے کبیرہ گناہ اور خطائیں معاف فرما' تو (گناہوں سے) پاک لوگوں کا رب ہے' اپنی رحمت سے رحمت نازل فرما' اور اس تکلیف پر اپنی شفا سے شفا نازل فرما۔

١٥٥٦: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِذَا جَآءَ الرَّجُلُ يَعُوْدُ مَرِيْضًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَاُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِيْ لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۵۵۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی کسی مریض کی عیادت کے لیے آئے تو یوں دعا کرے: اے اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا فرما' وہ تیری رضا کی خاطر دشمن سے جہاد کرے گا یا تیری رضا کی خاطر جنازے کے لیے جائے گا۔''

١٥٥٧: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُمَيَّةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَآئِشَةَ رضي الله عنها عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿اِنْ تُبْدُوْا مَافِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ﴾ وَعَنْ قَوْلِهٖ: ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ﴾ فَقَالَتْ: مَاسَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: ((هٰذِهٖ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيْبُهٗ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِيْ يَدِ قَمِيْصِهٖ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰى اِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۱۵۵۷: علی بن زید رحمہ اللہ امیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اللہ عزوجل کے اس فرمان: ''خواہ تم دل کی باتوں کو ظاہر کرو یا پوشیدہ رکھو اللہ تم سے ضرور اس کا محاسبہ کرے گا۔'' نیز ''اور جو کوئی برا کام کرے گا تو اس کا اسے بدلہ دیا جائے گا۔'' کے متعلق

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٩٢) ☆ زياد بن محمد: منكر الحديث وأخطأ الحاكم فذكره في المستدرك (١/ ٣٤٤، ٤/ ٢١٨-٢١٩) ورد عليه الذهبي۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣١٠٧) [وصححه ابن حبان (٧١٥) والحاكم (١/ ٣٤٤، ٥٤٩) ووافقه الذهبي]۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٩٩١ وقال: حسن غريب.) ☆ علي بن زيد ضعيف وأمية: مجهولة۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اس کے متعلق مجھ سے کسی نے دریافت نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندے کو بخار اور مصیبت وغیرہ آتی ہے تو یہ اللہ کی طرف سے مؤاخذہ ہے حتیٰ کہ اگر وہ اپنی قمیض کی جیب میں کچھ رقم رکھ کر اسے گم کر بیٹھتا ہے اور اس پر وہ پریشان ہوتا ہے (تو یہ بھی اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے) حتیٰ کہ بندہ اپنے گناہوں سے اس طرح صاف ہو جاتا ہے جس طرح سرخ سونا بھٹی سے صاف ہو کر نکلتا ہے۔''

١٥٥٨: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يُصِيْبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اَوْ دُوْنَهَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُو اللّٰهُ عَنْهُ اَكْثَرُ)) وَقَرَأَ: ﴿وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۱۵۵۸: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندے کو چھوٹی بڑی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس کے گناہوں کی وجہ سے پہنچتی ہے، اور جن سے اللہ تعالیٰ درگزر فرماتا ہے وہ تو کہیں زیادہ ہیں۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے اور وہ اکثر برائیاں معاف کر دیتا ہے۔''

١٥٥٩: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا كَانَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرِضَ قِيْلَ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهٖ اُكْتُبْ لَهٗ مِثْلَ عَمَلِهٖ اِذَا كَانَ طَلِيْقًا حَتّٰى اُطْلِقَهٗ اَوْ اَكْفِتَهٗ اِلَيَّ)). [2]

۱۵۵۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ اچھے انداز میں عبادت کرتا ہے اور پھر وہ بیمار ہو جاتا ہے تو اس پر مقرر کیے ہوئے فرشتے سے کہا جاتا ہے: اس کے عمل ویسے ہی لکھتے جاؤ جیسے یہ حالت صحت میں عمل کیا کرتا تھا حتیٰ کہ میں اسے صحت یاب کر دوں یا اسے اپنے پاس بلا لوں۔''

١٥٦٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِيْ جَسَدِهٖ قِيْلَ لِلْمَلَكِ: اُكْتُبْ لَهٗ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ فَاِنْ شَفَاهُ غَسَّلَهٗ وَطَهَّرَهٗ وَاِنْ قَبَضَهٗ غَفَرَلَهٗ وَرَحِمَهٗ)). [3] رَوَاهُمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

۱۵۶۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مسلمان کسی جسمانی آزمائش سے دوچار ہو جاتا ہے تو فرشتے سے کہہ دیا جاتا: اس کے وہ صالح عمل لکھتے چلے جاؤ جو وہ پہلے حالت صحت میں کیا کرتا تھا، اگر وہ اسے شفا بخش دے تو وہ اسے گناہوں سے پاک صاف کر دیتا ہے، اور اگر اس کی روح قبض کر لے تو وہ اسے معاف فرما دیتا ہے اور وہ اس پر رحمت فرماتا ہے۔''

١٥٦١: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ: اَلْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ، وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ، وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرِيْقِ شَهِيْدٌ، وَالَّذِيْ يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدَمِ شَهِيْدٌ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدٌ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [4]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٢٥٢ وقال: غريب.) ☆ عبيد الله بن الوازع و شيخه : مجهولان ـ

[2] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (٥/ ٢٤٠ـ٢٤١ح ١٤٢٩) [و أحمد (٢/ ٢٠٣ ح ٦٨٩٥) وسنده حسن وله طريق آخر عنده (٢/ ١٩٤، ١٩٨) و صححه الحاكم (١/ ٣٤٨) ووافقه الذهبي (!) و للحديث شواهد عند البخاري (٢٩٩٦) وغيره]ـ [3] **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (٥/ ٢٤١ ح ١٤٣٠) [وأحمد ٣/ ١٤٨]ـ

[4] **إسناده حسن**، رواه مالك (١/ ٢٣٣ـ٢٣٤ ح ٥٥٥) و أبو داود (٣١١١) والنسائي (٤/ ١٣ـ١٤ح ١٨٤٧) [وابن ماجه: ٢٨٠٣] ☆ و صححه ابن حبان (١٦١٦) والحاكم (١/ ٣٥٢ـ٣٥٣) ووافقه الذهبي ـ

۱۵۶۱: جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے علاوہ شہادت کی سات قسمیں ہیں: طاعون کے مرض سے، ڈوب جانے سے، نمونیے کے مرض سے، پیٹ کے مرض سے، جل کر وفات پانے والے اور کسی بوجھ تلے دب کر مرنے والے شہید ہیں اور بچے کی پیدائش پر فوت ہو جانے والی عورت بھی شہید ہے۔

۱۵٦۲: وَعَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: ((اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِيْنِهِ فَإِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهِ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَ اِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهِ رِقَّةٌ هُوِّنَ عَلَيْهِ فَمَا زَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَمْشِيَ عَلَى الْأَرْضِ مَالَهُ ذَنْبٌ)). [1] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵٦۲: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کن لوگوں پر سب سے زیادہ مصائب آتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انبیا علیہم السلام پھر جو اُن کے بعد افضل ہیں، پھر جو اُن کے بعد افضل ہیں، آدمی کو اس کے دین کے حساب ہی سے آزمایا جاتا ہے، اگر تو وہ اپنے دین میں پختہ ہو تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے۔ اور اگر وہ دین میں نرم اور کمزور ہو تو اس کی آزمائش بھی سہل ہوتی ہے، یہ معاملہ اسی طرح چلتا رہتا ہے حتی کہ وہ سطح زمین پر اس طرح چلتا ہے کہ اس کے ذمے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔'' ترمذی، ابن ماجہ دارمی، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵٦۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. [2] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

۱۵٦۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی سختی دیکھنے کے بعد کسی کے آسان مرنے پر میں رشک نہیں کیا کرتی۔

۱۵٦٤: وَعَنْهَا، قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْسَكَرَاتِ الْمَوْتِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۱۵٦٤: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نزع کے عالم میں دیکھا، آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ پیالے میں ڈالتے، پھر اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: ''اے اللہ! موت کی ناگواریوں اور موت کی بے ہوشیوں پر میری مدد فرما۔''

۱۵٦٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتّٰى يُوَافِيَهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٢٣٩٨) وابن ماجه (٤٠٢٣) والدارمي (٢/ ٣٢٠ ح ٢٧٨٦) [وصححه ابن حبان: ٧٠٠]۔

[2] **حسن**، رواه الترمذي (٩٧٩) والنسائي (٤/ ٦۔٧ ح ١٨٣١) [و للحديث شواهد]۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٩٧٨ وقال: حسن غريب۔) و ابن ماجه (١٦٢٣) [و صححه الحاكم (٢/ ٤٦٥، ٣/ ٥٦۔٥٧) ووافقه الذهبي]۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٩٦ و قال: حسن غريب.) [وانظر الحديث الآتي: ١٥٦٦]۔

۱۵۶۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے خیر و بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اس کے گناہوں کی سزا دنیا ہی میں دے دیتا ہے اور جب اپنے بندے سے شر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے گناہ کے معاملے کو مؤخر فرما دیتا ہے حتیٰ کہ وہ اس کے بدلے میں روز قیامت اسے پورا پورا بدلہ دے گا۔“

١٥٦٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَاءُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۱۵۶۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک بڑی جزا بڑی آزمائش کے ساتھ ہے، کیونکہ اللہ عزوجل جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو وہ انہیں آزماتا ہے، جو شخص اس پر راضی ہو تو اسے رضامندی حاصل ہو جاتی ہے اور جو شخص ناراضی کا اظہار کرے تو وہ اس کی ناراضی کا مستحق ٹھہرتا ہے۔“

١٥٦٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ اَوِ الْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. ❷

۱۵۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن پر اس کی جان و مال اور اس کی اولاد کے بارے میں آزمائش آتی رہتی ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے تو اس کے ذمے کوئی خطا نہیں ہوتی۔“ ترمذی، امام مالک نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥٦٨: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ اَوْفِيْ مَالِهٖ اَوْفِيْ وَلَدِهٖ ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❸

۱۵۶۸: محمد بن خالد سلمی اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک بندے کے لیے اللہ کے ہاں کوئی مقام و مرتبہ مقدر ہوتا ہے جہاں وہ اپنے عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ اسے اس کے جسم یا اس کے مال یا اس کی اولاد کے بارے میں آزماتا ہے، پھر اس کو اس پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے حتیٰ کہ وہ اسے اس مقام و مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اللہ کی طرف سے اس کے لیے مقدر کیا ہوتا ہے۔“

١٥٦٩: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مُثِّلَ ابْنُ آدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❹

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٩٦ وقال: حسن غريب.) وابن ماجه (٤٠٣١)۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٩٩) و مالك (١/ ٢٣٦ ح ٥٥٩) [وصححه ابن حبان (٦٩٧) والحاكم على شرط مسلم (٤/ ٣١٤ـ٣١٥، ١/ ٣٤٦) ووافقه الذهبي]۔ ❸ **حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٧٢ ح ٢٢٦٩٤) وأبوداود (٣٠٩٠) [سنده ضعيف و للحديث شواهد عند ابن حبان (الموارد: ٢٩٠٨) وغيره]۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١٥٠) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔

۱۵۶۹: عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن آدم کو اس کے حال میں تخلیق کیا جاتا ہے کہ اس کے پہلو میں ننانوے مہلک بلائیں ہوتی ہیں، اگر وہ ان سے بچ بھی جاتا ہے تو وہ بڑھاپے میں مبتلا ہو جاتا ہے، حتی کہ وہ فوت ہو جاتا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۵۷۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطٰى اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۱۵۷۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آزمائش سے دوچار لوگوں کو روز قیامت جزا دی جائے گی تو اہل عافیت خواہش کریں گے کہ کاش دنیا میں ان کی جلدوں کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۵۷۱: وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْاَسْقَامَ فَقَالَ: ((اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى مِنْ ذُنُوْبِهٖ وَمَوْعِظَةً لَهٗ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُ وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيْرِ عَقَلَهٗ اَهْلُهٗ ثُمَّ اَرْسَلُوْهُ فَلَمْ يَدْرِلِمَ عَقَلُوْهُ وَلِمَ اَرْسَلُوْهُ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْاَسْقَامُ؟ وَاللّٰهِ! مَامَرِضْتُ قَطُّ. فَقَالَ: ((قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۵۷۱: عامر رام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امراض (اور ان کے ثواب) کا ذکر کیا تو فرمایا: ''جب مومن کو کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے اور پھر اللہ عزوجل اسے اس سے عافیت وصحت عطا فرما دیتا ہے تو وہ (مرض) اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ اور مستقبل کے بارے میں وعظ ونصیحت بن جاتی ہے، اور جب منافق بیمار ہوتا ہے پھر اسے عافیت عطا کر دی جاتی ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جسے اس کے گھر والوں نے باندھ رکھا ہو اور پھر انہوں نے اسے چھوڑ دیا ہو اسے پتہ نہیں ہوتا کہ انہوں نے اسے کیوں باندھا تھا اور کیوں چھوڑا ہے۔'' کسی شخص نے عرض کیا، اللہ کے رسول! بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ اللہ کی قسم! میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے پاس سے چلے جاؤ، تم ہم میں سے نہیں ہو۔''

۱۵۷۲: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهٗ فِيْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَايَرُدُّ شَيْئًا وَيَطِيْبُ بِنَفْسِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [3]

۱۵۷۲: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس کی درازی عمر کی بات کرو بلاشبہ یہ تقدیر تو نہیں بدل سکتا لیکن اس کا دل خوش ہو جائے گا۔'' ترمذی، ابن ماجہ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۵۷۳: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [4]

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۴۰۲) ☆ سليمان الأعمش و أبو الزبير عنعنا و للحديث شواهد ضعيفة عند الطبراني (الكبير ۱۲/ ۱۸۲ ح ۱۲۷۲۹) وغيره۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۰۸۹) ☆ أبو منظور: مجهول و عمه: لم أعرفه۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۰۸۷) وابن ماجه (۱۴۳۸) ☆ موسى بن محمد: منكر الحديث۔ [4] **صحيح**، رواه أحمد ۴/ ۲۶۲ ح ۱۸۵۰۱) والترمذي (۱۰۶۴) [والنسائي (۴/ ۱۹۸ ح ۲۰۵۴) وللحديث شواهد]۔

۱۵۷۳: سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو اس کا پیٹ (پیٹ کی کوئی بیماری) ہلاک کر دے، اسے قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٥٧٤: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدِمُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ: ((اَسْلِمْ)) فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ: اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۵۷۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ بیمار ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سرہانے بیٹھ کر اسے فرمایا: ''مسلمان ہو جا۔'' اس نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے اپنے والد کی طرف دیکھا تو اس نے کہا: ابو القاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات مان لے، پس وہ مسلمان ہو گیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے وہاں سے تشریف لائے: ''ہر قسم کی حمد و تعریف اور شکر اللہ کے لیے ہے جس نے اس کو جہنم سے بچا لیا۔''

١٥٧٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّءْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۵۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے تو آسمان سے آواز دینے والا اعلان کرتا ہے: آپ اچھے رہے اور آپ کا چلنا بھی اچھا رہا اور آپ نے جنت میں ایک گھر بنا لیا۔''

١٥٧٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ: يَا اَبَا الْحَسَنِ! كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! قَالَ: اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۱۵۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت میں آپ کے پاس سے باہر تشریف لائے تو صحابہ نے پوچھا: ابو الحسن! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا: الحمد للہ، بہتر ہیں۔

١٥٧٧: وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَلَا اُرِيْكَ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اُصْرَعُ وَاِنِّيْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِيْ فَقَالَ: ((اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَكِ)) فَقَالَتْ: اَصْبِرُ، فَقَالَتْ: اِنِّيْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] رواه البخاري (١٣٥٦)۔ [2] إسناده ضعيف، رواه ابن ماجه (١٤٤٣) ☆ فيه أبو سنان عيسى بن سنان: ضعيف وللحافظ ابن حبان (الإحسان: ٢٩٦) وهم عجيب۔

[3] رواه البخاري (٦٢٦٦)۔ [4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٥٢) و مسلم (٥٤/ ٢٥٧٦)۔

۱۵۷۷: عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہیں خاتون جنت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور دکھائیں، انہوں نے فرمایا: یہ سیاہ فام خاتون، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے تو میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آپ اللہ سے دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تو چاہے تو صبر کر اور تیرے لیے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں صحت عطا فرمائے۔'' اس خاتون نے عرض کیا، میں صبر کروں گی، پھر اس نے عرض کیا: کیونکہ میرا ستر کھل جاتا ہے، لہذا آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ میرا ستر نہ کھلا کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

١٥٧٨: وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: اِنَّ رَجُلاً جَاءَهُ الْمَوْتُ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ: هَنِيْئًا لَهُ مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلْ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَيْحَكَ مَا يُدْرِيْكَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا۔ [1]

۱۵۷۸: یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ کسی آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں موت آئی تو کسی آدمی نے کہا، اس کی خوش نصیبی ہے کہ وہ کسی مرض میں مبتلا ہوئے بغیر فوت ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے! تمہیں کیا معلوم؟ کہ اگر اللہ اسے کسی مرض میں مبتلا کرتا تو وہ اس کے گناہ مٹا دیتا۔'' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

١٥٧٩: وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ وَالصُّنَابِحِيِّ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى رَجُلٍ مَرِيْضٍ يَعُوْدَانِهِ فَقَالَا لَهُ: كَيْفَ اَصْبَحْتَ؟ قَالَ اَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ قَالَ شَدَّادٌ رضی اللہ عنہ: اَبْشِرْ بِكَفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَحَطِّ الْخَطَايَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: اِذَا اَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِيْ عَلٰى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَاِنَّهُ يَقُوْمُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِيْ وَابْتَلَيْتُهُ فَاَجْرُوْا لَهُ مَا كُنْتُمْ تُجْرُوْنَ لَهُ وَهُوَ صَحِيْحٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۱۵۷۹: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ اور صنابحی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ کسی مریض کی عیادت کے لیے گئے تو انہوں نے اس سے کہا: تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: مجھ پر نعمت و فضل ہے، اس پر شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گناہوں اور خطاؤں کے معاف ہو جانے پر خوش ہو جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ عزوجل فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی مومن بندے کو آزماتا ہوں تو وہ میرے اس آزمانے پر میری حمد اور شکر بجا لاتا ہے تو وہ اپنے اس بستر سے اس روز کی طرح گناہوں سے پاک صاف اٹھتا ہے جس روز اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا، اور رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے کو روک رکھا اور اسے آزمائش میں ڈالا، تم اسے ویسے ہی اجر عطا کرو جس طرح تم اسے اس کے صحت مند ہونے کی صورت میں اجر دیا کرتے تھے۔''

١٥٨٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (٢/ ٩٤٢ ح ١٨١٧) ☆ السند مرسل۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٢٣ ح ١٧٢٤٨) [وابن عساكر ٢٨/ ١٢١-١٢٢] ☆ ولبعض الحديث شواهد معنوية عند الحاكم (٤/ ٣١٣) وغيره، وانظر المسند الجامع (٧/ ٣٤٦ بتحقيقي) والحمد لله۔

الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۱۵۸۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندے کے گناہ بہت زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کا ایسا کوئی عمل نہیں ہوتا جو ان گناہوں کا کفارہ بن جائے تو اللہ اسے حزن و غم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔''

١٥٨١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيْهَا)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ [2]

۱۵۸۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو وہ رحمت میں داخل ہوتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ (اس کے پاس) بیٹھ جاتا ہے، پس جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو وہ اس (رحمت) میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔''

١٥٨٢: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَإِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِيْ نَهْرٍ جَارٍ۔ وَلْيَسْتَقْبِلْ جِرْيَتَهُ فَيَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ۔ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْيَنْغَمِسْ فِيْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَإِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ ثَلَاثٍ فَخَمْسٌ فَإِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَإِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَإِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِإِذْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ [3]

۱۵۸۲: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو بخار ہو جائے، کیونکہ بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ تو اسے پانی کے ذریعے ٹھنڈا کرے، وہ کسی نہر رواں میں داخل ہو جائے اور جدھر سے پانی آ رہا ہے اس طرف منہ کرے، اور یہ دعا پڑھے: اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا فرما، اور اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تصدیق فرما، اور یہ عمل طلوع صبح کے بعد سے طلوع آفتاب سے پہلے پہلے کرے، اور تین دن اس میں تین غوطے لگائے، اگر تین دن میں ٹھیک نہ ہو تو پانچ دن، اگر پانچ دن میں ٹھیک نہ ہو تو پھر سات دن اور اگر سات دن میں ٹھیک نہ ہو تو پھر نو دن، اور اللہ عزوجل کے حکم سے نو دن سے زیادہ نہیں ہو گا۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

١٥٨٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذُكِرَتِ الْحُمّٰى عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَسُبَّهَا فَإِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [4]

۱۵۸۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بخار کا ذکر کیا گیا تو کسی آدمی نے اسے برا بھلا کہا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے برا بھلا نہ کہو، کیونکہ وہ گناہوں کو ایسے صاف کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کی میل کچیل دور کر دیتی ہے۔''

١٥٨٤: وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَادَ مَرِيْضًا فَقَالَ: ((اَبْشِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: هِيَ نَارِيْ اُسَلِّطُهَا عَلٰى

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ١٥٧ ح ٢٥٧٥٠) ☆ ليث بن أبي سليم: ضعيف۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه مالك (٢/ ٩٤٦ ح ١٨٢٦ بدون سند) و أحمد (٣/ ٣٠٤) ☆ هشيم مدلس وعنعن ولبعض الحديث شواهد عند مسلم (٢٥٦٨) والبخاري في الأدب المفرد (٥٢٢) وغيرهما و حديث مسلم يغني عنه۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٨٤) ☆ سعيد بن زرعة الحمصي الشامي: مستور۔ [4] **صحيح**، رواه ابن ماجه (٣٤٦٩) ☆ أبو الزبير عنعن فالسند ضعيف و له شواهد عند مسلم (٢٥٧٥) وغيره وانظر تنقيح الرواة (١/ ٣٠٤)۔

عَبْدِی الْمُؤْمِنِ فِی الدُّنْیَا لِتَكُوْنَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [1]

۱۵۸۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مریض کی عیادت کی تو فرمایا: ”خوش ہو جاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وہ (بخار) میری آگ ہے میں اسے دنیا میں اپنے مومن بندے پر مسلط کرتا ہوں تاکہ وہ اس کے لیے روز قیامت کی آگ کے حصہ کا (بدلہ) ہو جائے۔“

۱۵۸۵: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ: وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَااُخْرِجُ اَحَدًا مِنَ الدُّنْیَا اُرِیْدُ اَغْفِرُلَهُ حَتّٰی اَسْتَوْفِیَ كُلَّ خَطِیْئَةٍ فِیْ عُنُقِهٖ بِسَقَمٍ فِیْ بَدَنِهٖ وَ اِقْتَارٍ فِیْ رِزْقِهٖ)). رَوَاهُ رَزِیْنٌ [2]

۱۵۸۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رب سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: مجھے میرے غلبہ وجلال کی قسم! میں جسے بخشنے کا ارادہ کرلوں تو میں اسے دنیا سے نہیں اٹھاتا حتیٰ کہ میں اسے بیمار کر کے یا اس کے رزق میں تنگی کر کے اس کے ذمے تمام خطاؤں کا پورا پورا حساب نہ کرلوں۔“

۱۵۸۶: وَعَنْ شَقِیْقٍ قَالَ: مَرِضَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ یَبْكِیْ فَعُوْتِبَ فَقَالَ: اِنِّیْ لَا اَبْكِیْ لِاَجْلِ الْمَرَضِ لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((اَلْمَرَضُ كَفَّارَةٌ)) وَاِنَّمَا اَبْكِیْ اَنَّهُ اَصَابَنِیْ عَلٰی حَالِ فَتْرَةٍ وَلَمْ یُصِبْنِیْ فِیْ حَالِ اجْتِهَادٍ لِاَنَّهُ یُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْاَجْرِ اِذَا مَرِضَ مَاكَانَ یُكْتَبُ لَهُ قَبْلَ اَنْ یَمْرَضَ فَمَنَعَهُ مِنْهُ الْمَرَضُ. رَوَاهُ رَزِیْنٌ [3]

۱۵۸۶: شقیق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے تو وہ رونے لگے، پس اس پر ان کو ملامت کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: میں مرض کی وجہ سے نہیں روتا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”مرض (گناہوں کا) کفارہ ہوتا ہے۔“ میں تو اس لیے روتا ہوں کہ یہ (مرض) مجھے بڑھاپے کی عمر میں لاحق ہوا ہے، اور محنت ومشقت کرنے کے دور میں لاحق نہیں ہوا، کیونکہ جب آدمی بیمار ہو جاتا ہے تو اس کے لیے وہی اجر لکھ دیا جاتا ہے جو اس کے بیمار ہونے سے پہلے لکھا جاتا تھا، اور اب صرف مرض نے اسے (وہ اعمال بجالانے سے) روک رکھا ہے۔

۱۵۸۷: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَعُوْدُ مَرِیْضًا اِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [4]

۱۵۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن کے بعد عیادت کے لیے جایا کرتے تھے۔

۱۵۸۸: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی مَرِیْضٍ فَمُرْهُ یَدْعُوْلَكَ فَاِنَّ دُعَآءَهٗ كَدُعَآءِ الْمَلَائِكَةِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [5]

---

[1] **حسن**، رواه أحمد (٢/ ٤٤٠ ح ٩٦٧٤) وابن ماجه (٣٤٧٠) والبيهقي في شعب الإيمان (٩٨٤٤) [وصححه الحاكم (١/ ٣٤٥) ووافقه الذهبي]۔ ☆ السند ضعيف و للحديث شواهد۔ [2] لا أصل له، رواه رزين (لم أجده)۔
[3] لا أصل له، رواه رزين (لم أجده)۔ [4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (١٤٣٧) والبيهقي في شعب الإيمان (٩٢١٦)۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٤٤١) ☆ ميمون بن مهران: لم يسمع من عمر، قاله المنذري۔

۱۵۸۸: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اسے کہو کہ وہ تمہارے حق میں دعا کرے، کیونکہ اس کی دعا، فرشتوں جیسی ہے۔''

١٥٨٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ وَ اخْتِلَافُهُمْ: ((قُوْمُوْا عَنِّيْ)). [1] رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۱۵۸۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، مریض کی عیادت کرتے وقت اس کے پاس مختصر وقت کے لیے بیٹھنا اور شور کم کرنا سنت ہے۔ انہوں نے بیان کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کا شور اور اختلاف زیادہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس سے چلے جاؤ۔''

١٥٩٠: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْعِيَادَةُ فَوَاقُ نَاقَةٍ)). [2]

۱۵۹۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عیادت (اتنے وقت کے لیے کرنی چاہیے) جتنا وقت دودھ کی دو دھاریں نکالنے کے درمیان ہوتا ہے۔''

١٥٩١: وَفِيْ رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا: ((اَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [3]

۱۵۹۱: اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی مرسل روایت میں ہے: ''بہترین عیادت وہ جس میں (عیادت کر کے) جلدی اٹھا جائے۔''

١٥٩٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهٗ: ((مَا تَشْتَهِيْ؟)) قَالَ: اَشْتَهِيْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ إِلٰى اَخِيْهِ)) ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا اشْتَهٰى مَرِيْضُ اَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [4]

۱۵۹۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمی کی عیادت کی تو فرمایا: ''کسی چیز کو دل چاہتا ہے؟'' اس نے عرض کیا: گندم کی روٹی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس گندم کی روٹی ہو تو وہ اسے اپنے بھائی کے پاس بھیج دے۔'' پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہارے کسی مریض کا کسی چیز کو دل چاہے تو وہ اسے کھلا دیا کرو۔''

١٥٩٣: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((يَا لَيْتَهٗ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ)) قَالُوْا: وَلِمَ ذَاكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيْسَ لَهٗ مِنْ مَوْلِدِهٖ إِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [5]

۱۵۹۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، مدینہ میں پیدا ہونے والا ایک شخص فوت ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھ کر فرمایا: ''کاش کہ یہ اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی اور جگہ فوت ہوتا۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کس لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] لا أصل له، رواه رزين (لم أجده) ☆ وفي الباب حديث منقطع عن علي رضي الله عنه، عند البزار (كشف الأستار: ٧٧٧) و سنده ضعيف۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٢٢٢) ☆ سنده: "أيوب بن الوليد الضرير: ثنا شعيب بن حرب: نا أبو عبد الله (العرني): نا إسماعيل بن القاسم عن أنس بن مالك." و فيه جماعة لم أعرفهم۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٢٢١) ☆ فيه شيخ من البصريين: مجهول۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٤٣٩) ☆ صفوان بن هبيرة: لين الحديث۔

[5] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٤/ ٧-٨ ح ١٨٣٣) وابن ماجه (١٦١٤) [و صححه ابن حبان (٧٢٩)]۔

نے فرمایا: ''بے شک جب کوئی آدمی اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی جگہ فوت ہوتا ہے تو اس کی جائے پیدائش سے جائے وفات تک کے فاصلے کے برابر اسے جنت عطا کر دی جاتی ہے۔''

١٥٩٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

۱۵۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پردیس کی موت شہادت ہے۔''

١٥٩٥: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ مَرِيْضًا مَاتَ شَهِيْدًا وَوُقِىَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِىَ وَرِيْحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❷

۱۵۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بیماری کی حالت میں فوت ہوتا ہے تو وہ شہادت کی موت مرتا ہے' اسے قبر کے فتنے سے بچالیا جاتا ہے' صبح وشام اسے جنت سے رزق پہنچا دیا جاتا ہے۔''

١٥٩٦: وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَخْتَصِمُ الشُّهَدَآءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ اِلٰى رَبِّنَا عَزَّوَجَلَّ فِى الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَآءُ: اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَامِتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا: اُنْظُرُوْا اِلٰى جِرَاحَتِهِمْ فَاِنْ اَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَاِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ اَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ النَّسَائِىُّ ❸

۱۵۹۶: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہداء اور اپنے بستروں پر وفات پانے والے طاعون کی وجہ سے فوت ہونے والوں کے بارے میں ہمارے رب عزوجل کے سامنے مقدمہ پیش کریں گے تو شہداء عرض کریں گے: ہمارے بھائی ہیں وہ ویسے ہی شہید کیے گئے جیسے ہم شہید کیے گئے' جبکہ فوت ہونے والے کہیں گے' یہ ہمارے بھائی ہیں' یہ بھی ویسے ہی اپنے بستروں پر فوت ہوئے جس طرح ہم فوت ہوئے' ہمارا رب فرمائے گا: ان کے زخم دیکھو' اگر تو ان کے زخم' مقتولین (شہداء) کے زخموں کی طرح ہیں تو پھر یہ ان میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہیں' پس ان کے زخم انہی کے زخموں سے مشابہ تھے۔''

١٥٩٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَ الصَّابِرُ فِيْهِ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ)). ❹ رَوَاهُ اَحْمَدُ

۱۵۹۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاعون سے فرار ہونے والا میدان جہاد سے فرار ہونے والے کی طرح ہے' اور وہاں صبر کرنے (رک جانے) والے کے لیے شہید کا ثواب ہے۔''

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٦١٣) ☆ فيه الهذيل بن الحكم: لين الحديث و للحديث شواهد ضعيفة۔

❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (١٦١٥) والبيهقي في شعب الإيمان (٩٨٩٧) ☆ فيه إبراهيم بن محمد الأسلمي متروك متهم۔ ❸ **حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٢٨۔١٢٩ ح ١٧٢٩١) و النسائي (٦/ ٣٧۔٣٨ ح ٣١٦٦)۔

❹ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (٣/ ٣٥٣ ح ١٤٨٥٣) ☆ فيه عمرو بن جابر: ضعيف متهم، و روى أحمد (٦/ ١٤٥، ٢٥٥) بسند حسن عن عائشة رضي الله عنها عن رسول الله ﷺ قال: "الفار من الطاعون كالفار من الزحف۔"

بَابُ تَمَنِّی الْمَوْتِ وَذِكْرِهٖ

موت کی تمنا کرنے اور اسے یاد رکھنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۵۹۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۱۵۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے، اگر تو وہ نیکوکار ہے تو شاید کہ وہ نیکیوں میں اضافہ کر لے، اور اگر وہ خطا کار ہے تو شاید کہ وہ توبہ کر لے۔''

۱۵۹۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ اَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهٗ اِلَّا خَيْرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۵۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی موت کی تمنا کرے نہ اس کے آنے سے پہلے اس کے لیے دعا کرے، کیونکہ جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو اس کی امید منقطع ہو جاتی ہے، اور مومن کی عمر تو اس کے لیے خیر و بھلائی کے اضافہ کا باعث ہے۔''

۱۶۰۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ: اَللّٰهُمَّ! اَحْيِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّیْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۶۰۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف پہنچنے پر موت کی تمنا نہ کرے، اگر اس کو ضرور کہنا ہے تو وہ یوں کہے: اے اللہ! جب تک میرا زندہ رہنا میرے لیے بہتر ہے تب تک مجھے زندہ رکھنا، اور جب وفات میرے لیے بہتر ہو تب مجھے (دنیا سے) اٹھا لینا۔''

۱۶۰۱: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ: اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ، قَالَ: ((لَيْسَ ذٰلِكِ، وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ

---

[1] رواه البخاري (٥٦٧٣)۔

[2] رواه مسلم (١٣/ ٢٦٨٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٧١) و مسلم (١٠/ ٢٦٨٠)۔

اللّٰهُ لِقَائَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حَضَرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۶۰۱: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے تو اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے' عائشہ رضی اللہ عنہا یا آپ کی کسی اور زوجہ محترمہ نے فرمایا: بے شک ہم تو موت کو ناپسند کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ بات نہیں ہے' بلکہ مومن کو موت آتی ہے تو اسے اللہ کی رضامندی اور اس کی عزت افزائی کی بشارت دی جاتی ہے تو پھر جو اس کے آگے ہونے والا ہوتا ہے وہ اسے سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے لہٰذا وہ اللہ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اور اللہ اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے' اور جب کافر کو موت آتی ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے تو پھر اس کو مستقبل سے زیادہ ناگوار کوئی چیز نظر نہیں آتی تو وہ اللہ سے ملاقات کرنا ناپسند کرتا ہے اور اللہ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔''

۱۶۰۲: وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ: ((وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ)). [2]

۱۶۰۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں ہے: ''اللہ کی ملاقات سے پہلے موت ہے۔''

۱۶۰۳: وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ: ((مُسْتَرِيْحٌ أَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ)) فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ فَقَالَ: ((الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۶۰۳: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ راحت پا گیا یا دوسرے اس سے راحت پا گئے۔'' صحابہ نے عرض کیا' اللہ کے رسول! یہ راحت پا گیا یا دوسرے اس سے راحت پا گئے اس سے کیا مراد ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ مومن دنیا کی مشکلات اور تکلیفوں سے راحت پا کر اللہ کی رحمت کی طرف جاتا ہے جبکہ فاجر شخص سے عباد و بلاد اور درخت و حیوانات راحت پا جاتے ہیں۔''

۱۶۰۴: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ)) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۱۶۰۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کندھے سے پکڑ کر فرمایا: ''دنیا میں کسی اجنبی شخص یا کسی راہ گزر کی طرح رہو۔'' اور ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو' اور جب صبح ہو جائے تو پھر شام کا انتظار نہ کرو' اور صحت میں اپنی بیماری کے لیے اور اپنی حیات سے اپنی موت کے لیے توشہ حاصل کرو۔

---

[1] متفق عليه ، رواه البخاري (٦٥٠٧) و مسلم (١٤/ ٢٦٨٣)۔

[2] رواه مسلم (١٥/ ٢٦٨٤)۔

[3] متفق عليه ، رواه البخاري (٦٥١٢) و مسلم (٦١/ ٩٥٠)۔

[4] رواه البخاري (٦٤١٦)۔

١٦٠٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ: ((لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۶۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی وفات سے تین روز قبل، فرماتے ہوئے سنا: ''تمہیں اللہ سے حسن ظن کی صورت میں موت آنی چاہیے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١٦٠٦: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُكُمْ مَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَا اَوَّلُ مَايَقُوْلُوْنَ لَهٗ)) قُلْنَا: نَعَمْ ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ: هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِيْ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ يَا رَبَّنَا! فَيَقُوْلُ: لِمَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُوْلُ: قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ. [2]

۱۶۰۶: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتائے دیتا ہوں کہ روز قیامت سب سے پہلے اللہ مومنوں سے کیا فرمائے گا اور وہ سب سے پہلے اس سے کیا عرض کریں گے؟'' ہم نے عرض کیا جی ہاں اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اللہ مومنوں سے فرمائے گا: کیا تم مجھے ملنا پسند کرتے تھے؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں، ہمارے پروردگار! وہ پوچھے گا: کس لیے؟ وہ عرض کریں گے: ہمیں آپ کے عفو و درگزر اور مغفرت کی امید تھی، وہ فرمائے گا پس میری مغفرت تمہارے لیے واجب ہوگئی۔''

١٦٠٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۱۶۰۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لذتوں کو کاٹ دینے والی، موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔''

١٦٠٨: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ: ((اسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ)) قَالُوْا: اِنَّا نَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ: ((لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَاوَعٰى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَاحَوٰى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ

---

[1] رواه مسلم (٨١/ ٢٨٧٧)۔ [2] **إسناده ضعيف** ، رواه البغوي في شرح السنة (٥/ ٢٦٨_٢٦٩ ح ١٤٥٢) وأبو نعيم في حلية الأولياء (٨/ ١٧٩) [و أحمد ٥/ ٢٣٨] ☆ فيه عبيد الله بن زحر ضعيف ضعفه الجمهور۔

[3] **إسناده حسن** ، رواه الترمذي (٢٣٠٧ وقال : حسن غريب .) والنسائي (٤/ ٤ ح ١٨٢٥) و ابن ماجه (٤٢٥٨) [وصححه ابن حبان (٢٥٥٩_٢٥٦٢) والحاكم على شرط مسلم (٤/ ٣٢١) ووافقه الذهبي]۔

زِینَةَ الدُّنیا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَاءِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ. ❶

۱۶۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اپنے صحابہ سے فرمایا: اللہ سے حیا کرو جس طرح اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! الحمد للہ ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بات نہیں ہے، بلکہ جو شخص اللہ سے ایسے حیا کرتا ہے جیسے حیا کرنے کا حق ہے تو وہ سر اور ان چیزوں کی جو سر میں ہیں (آنکھ، کان، زبان) کی حفاظت کرے، اور وہ پیٹ اور اس کے متعلقات (شرم گاہ، ہاتھ، پاؤں اور دل وغیرہ) کی حفاظت کرے، وہ موت اور بوسیدہ ہونے کو یاد رکھے، اور جو آخرت چاہتا ہے وہ دنیا ترک کر دے۔ جو شخص اس طرح کرے تو اس نے اللہ سے ایسے حیا کیا جیسے اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔''

۱۶۰۹: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ)). رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ. ❷

۱۶۰۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موت مومن کے لیے تحفہ ہے۔''

۱۶۱۰: وَعَنْ بُرَیْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمُؤْمِنُ یَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۱۶۱۰: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن مرتا ہے تو اس کی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔''

۱۶۱۱: وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَوْتُ الْفُجَاءَةِ اَخْذَةُ الْاَسَفِ)). ❹ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ زَادَ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَ رَزِیْنٌ فِیْ كِتَابِهٖ: ((اَخْذَةُ الْاَسَفِ لِلْكَافِرِ وَ رَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ)).

۱۶۱۱: عبیداللہ بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچانک موت، غضب کی گرفت ہے۔'' ابوداود۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''غضب کی پکڑ کافر کے لیے ہے جبکہ مومن کے لیے رحمت ہے۔''

---

❶ **ضعیف**، رواه أحمد (١/ ٣٨٧ ح ٣٦٧١) والترمذي (٢٤٥٨) [وصححه الحاكم (٤/ ٣٢٣) ووافقه الذهبي وللحديث شواهد.] ☆ صباح بن محمد ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٨٨٤) ☆ فيه عبدالرحمٰن الإفريقي ضعيف ولم أقف على سند الطبراني في الكبير وقول بعض العلماء "إسناده جيد" و"رجاله ثقات" لا يفيد حتى نقف على سند الطبراني لأن تساهل هؤلاء الناقلين مشهور۔

❸ **صحيح**، رواه الترمذي (٩٨٢ وقال: حسن.) والنسائي (٤/ ٥-٦ ح ١٨٢٩-١٨٣٠) وابن ماجه (١٤٥٢) [وصححه ابن حبان (الإحسان: ٣٠٠٠) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ٣٦١) ووافقه الذهبي]۔

❹ **صحيح**، رواه أبو داود (٣١١٠ و إسناده صحيح) والبيهقي في شعب الإيمان (١٠٢١٨، و السنن الكبرى ٣/ ٣٧٩ وسنده ضعيف، فيه عبيد الله بن الوليد الوصافي ضعيف) و رزين (لم أجده) ☆ و للحديث طريق موقوف عند البيهقي في سننه (٣/ ٣٧٩) وسنده ضعيف، الأعمش مدلس و عنعن و حديث البخاري (٦٥١٢) و مسلم (٩٥٠) يغني عنه. وللحديث شاهد ضعيف) قلت: لفظه "أخذة الأسف للكافر و رحمة للمؤمن" ضعيف لم يصح۔

١٦١٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ ((كَيْفَ تَجِدُكَ ؟)) قَالَ: اَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❶

١٦١٢: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ایک نوجوان شخص کے پاس گئے جبکہ وہ نزع کی حالت میں تھا، آپ نے فرمایا: تم کیسا محسوس کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں اللہ سے امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسے موقع پر کسی بندے کے دل میں دو چیزیں (امید اور خوف) اکٹھی ہو جائیں تو اللہ اسے وہ چیز عطا فرما دیتا ہے جس کی وہ امید کرتا ہے اور جس چیز سے وہ ڈر رہا ہوتا ہے اس سے اسے بے خوف کر دیتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٦١٣: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَطُوْلَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاِنَابَةَ)). ❷ رَوَاهُ اَحْمَدُ

١٦١٣: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موت کی تمنا نہ کرو، کیونکہ مرنے کے بعد کے سماں کی ہولناکی بہت سخت ہے، اور یہ سعادت کی بات ہے کہ بندے کی عمر دراز ہو جائے اور اللہ عزوجل اسے اپنی طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔''

١٦١٤: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَلَسْنَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَّرَنَا وَرَقَّقَنَا فَبَكَى سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ: يَالَيْتَنِيْ مِتُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا سَعْدُ! اَعِنْدِيْ تَتَمَنَّى الْمَوْتَ)) فَرَدَّدَ ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: ((يَا سَعْدُ! اِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمْرُكَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸

١٦١٤: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف توجہ کر کے بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے ہمیں وعظ و نصیحت کی اور ہمارے دلوں کو نرم کیا تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رونے لگے، انہوں نے بہت زیادہ روتے ہوئے کہہ دیا: کاش کہ میں مر جاتا، یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: ''سعد! کیا تم میرے ہوتے ہوئے موت کی تمنا کرتے ہو؟'' آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''سعد! اگر تمہیں جنت کے لیے پیدا کیا گیا ہے تو پھر تمہاری عمر جتنی دراز ہو گی اور تمہارے جتنے عمل اچھے ہوں گے وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔''

---

❶ **حسن**، رواه الترمذي (٩٨٣) و ابن ماجه (٤٢٦١) [وصححه ابن الملقن في تحفة المحتاج (٧٦٣)]۔

❷ **سنده حسن**، رواه أحمد (٣/ ٣٣٢ ح ١٤٦١٨٠) ☆ و حسنه الهيثمي في مجمع الزوائد (١٠/ ٢٠٣) والمنذري في الترغيب والترهيب و للحديث شواهد معنوية۔ ❸ **إسناده ضعيف جدا**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٧ ح ٢٢٦٤٩)

☆ فيه معان بن رفاعة: ضعيف، و علي بن يزيد الألهاني: متروك۔

١٦١٥: وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى خَبَّابٍ ﷛ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فَقَالَ: لَوْلَا اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَتَمَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ)) لَتَمَنَّيْتُهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِىْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا اَمْلِكُ دِرْهَمًا وَاِنَّ فِىْ جَانِبِ بَيْتِىْ الْآنَ لَاَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ: ثُمَّ اُتِىَ بِكَفْنِهٖ فَلَمَّا رَاٰهُ بَكٰى وَقَالَ: لٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ كَفْنٌ اِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰى رَأْسِهٖ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَأْسِهٖ حَتّٰى مُدَّتْ عَلٰى رَأْسِهٖ وَجُعِلَ عَلٰى قَدَمَيْهِ الْاِذْخِرُ.[1] رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ اُتِىَ بِكَفْنِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ.

١٦١٥: حارثہ بن مضرب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں خباب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے جسم کو سات جگہوں پر داغا ہوا تھا، انہوں نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا: ”تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔“ تو میں ضرور اس کی تمنا کرتا میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح بھی دیکھا ہے کہ میرے پاس ایک درہم بھی نہیں تھا۔ جبکہ اب میرے گھر کے ایک کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں۔ حارثہ بیان کرتے ہیں، پھر ان کا کفن لایا گیا، جب انہوں نے اسے دیکھا تو رونے لگے، اور فرمایا: لیکن حمزہ کو کفن کے لیے ایک چھوٹی سے دھاری دار چادر نصیب ہوئی جب اسے ان کے سر پر کیا جاتا تو پاؤں سے اکٹھی ہو جاتی اور جب پاؤں پر کی جاتی تو سر کی طرف سے اکٹھی ہو جاتی، حتی کہ اسے ان کے سر پر پھیلا دیا گیا اور ان کے پاؤں پر گھاس ڈال دی گئی۔“ احمد، ترمذی، البتہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ پھر ان کے لیے کفن لایا گیا، آخر حدیث تک۔

[1] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ١١١ ح ٢١٣٨) والترمذي (٩٧٠ وقال: حسن صحيح) [وابن ماجه: ٤١٦٣]۔

بَابُ مَايُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

نزع کے عالم میں مبتلا شخص کے پاس کیا کہنا چاہیے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٦١٦: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۶۱۶: ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے قریب الموت افراد کو (لا الہ الا اللہ) کی تلقین کرو۔''

١٦١٧: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۶۱۷: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم کسی مریض یا میت کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو، کیونکہ تم جو بات کرتے ہو تو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔''

١٦١٨: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اٰجِرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَيْرًا مِّنْهَا)) فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْسَلَمَةَ قُلْتُ: اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ مِّنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ اِنِّيْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۶۱۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان کسی مصیبت کے آنے پر اللہ کے حکم کے مطابق یہ دعا پڑھتا ہے: بے شک ہم اللہ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! میری اس مصیبت پر مجھے اجر و ثواب عطا فرما اور مجھے اس سے بہتر بدل عطا فرما۔ تو اللہ اسے اس سے بہتر بدل عطا فرما دیتا ہے۔'' پس جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے کہا: ابوسلمہ سے بہتر کون مسلمان شخص ہوگا، یہ وہ پہلا گھرانا ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی، پھر

---

[1] رواہ مسلم (١ / ٩١٦)۔

[2] رواہ مسلم (٦ / ٩١٩)۔

[3] رواہ مسلم (٣ / ٩١٨)۔

میں وہ دعا پڑھتی رہی تو اللہ نے مجھے بدلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرما دیے۔

١٦١٩: وَعَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِیْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ)) فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ: ((لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

١٦١٩: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو ان کی نظر پھٹ چکی تھی، آپ نے ان کی آنکھیں بند کیں پھر فرمایا: ''جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کے پیچھے چلی جاتی ہے۔'' (یہ سن کر) ان کے اہل خانہ رونے لگے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے لیے دعا خیر ہی کرو، کیونکہ تم جو کہتے ہو، فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما، ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما، اس کے پیچھے باقی رہ جانے والوں میں تو اس کا خلیفہ بن جا، تمام جہانوں کے پروردگار! ہمیں اور اسے بخش دے، اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اسے منور فرما۔''

١٦٢٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّیَ سُجِّیَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

١٦٢٠: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کو دھاری دار سوتی چادر سے ڈھانپ دیا گیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

١٦٢١: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

١٦٢١: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کا آخری کلام ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

١٦٢٢: وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِقْرَأُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

١٦٢٢: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے قریب المرگ افراد پر سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کرو۔''

---

[1] رواه مسلم (٧/ ٩٢٠)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨١٤ و رواه مطولاً ١٢٤١-١٢٤٢ بغير هذا اللفظ) و مسلم (٤٨/ ٩٤٢)۔ [3] إسناده حسن، رواه أبو داود (٣١١٦) [وصححه الحاكم (١/ ٣٥١، ٥٠٠) ووافقه الذهبي]۔ [4] إسناده ضعيف، رواه أحمد (٥/ ٢٧ ح ٢٠٥٨٠) و أبو داود (٣١٢١) و ابن ماجه (١٤٤٨) ☆ فيه أبو عثمان وأبوه: مجهولان، وله شاهد ضعيف موقوف۔

١٦٢٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۶۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روتے ہوئے ان کا بوسہ لیا حتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرے پر گر پڑے۔

١٦٢٤: وَعَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ اَبَابَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۶۲۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کا بوسہ لیا۔

١٦٢٥: وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ فَقَالَ: ((اِنِّيْ لَا اُرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۶۲۵: حصین بن وحوح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرا خیال ہے کہ طلحہ فوت ہونے والا ہے پس اس کی مجھے اطلاع کرنا اور (دفن کرنے میں) جلدی کرنا' کیونکہ مسلمان میت کو اس کے اہل خانہ کے پاس روک رکھنا مناسب نہیں۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٦٢٦: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ؟ قَالَ: ((اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [4]

۱۶۲۶: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے قریب المرگ افراد کو ان کلمات کی تلقین کرو: اللہ حلیم و کریم کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ عرش عظیم کا رب پاک ہے' ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا' اللہ کے رسول! (یہ کلمات) زندوں کے متعلق کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بہت خوب! بہت خوب۔“

١٦٢٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اَلْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا: اُخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُخْرُجِيْ حَمِيْدَةً وَاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ

---

[1] **ضعيف**، رواه الترمذي (٩٨٩ و قال: حسن صحيح.) و أبو داود (٣١٦٣) و ابن ماجه (١٤٥٦) ☆ عاصم بن عبيدالله ضعيف۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (لم أجده مسندًا بل ذكره: ٩٨٩ معلقًا و رواه فى الشمائل: ٣٩١ وسنده صحيح) وابن ماجه (١٤٥٦) [والبخاري في صحيحه: ٥٧٠٩۔ ٥٧١١]۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣١٥٩) ☆ ابن سعيد الأنصاري وأبوه: لم أجد من وثقهما وسعيد بن عثمان: وثقه ابن حبان وحده من أئمة الرجال۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٤٤٦) ☆ إسحاق بن عبدالله بن جعفر: مستور، لم أجد من وثقه۔

غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ: مَنْ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فُلَانٌ، فَيُقَالُ: مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُدْخُلِي حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَ رِيْحَانٍ وَ رَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللّٰهُ، فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ: اُخْرُجِي اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اُخْرُجِي ذَمِيْمَةً وَّاَبْشِرِيْ بِحَمِيْمٍ وَغَسَّاقٍ وَّاٰخَرَ مِنْ شَكْلِهِ اَزْوَاجٍ فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ: مَنْ هٰذَا؟ فَيُقَالُ: فُلَانٌ فَيُقَالُ: لَامَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيْثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اِرْجِعِي ذَمِيْمَةً فَاِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۶۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریب المرگ شخص کے پاس فرشتے آتے ہیں، اگر تو وہ صالح شخص ہو تو وہ کہتے ہیں: پاکیزہ جسم میں پاکیزہ روح نکل، نکل تو قابل تعریف ہے، راحت ورزق کے ساتھ خوش ہو جا، رب تجھ پر ناراض نہیں، اسے اسی طرح مسلسل کہا جاتا ہے حتی کہ وہ نکل آتی ہے، پھر اسے آسمانوں کی طرف لے جایا جاتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، پھر یہ پوچھا جاتا ہے، یہ کون ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں، فلاں ہے، تو اسے کہا جاتا ہے، پاکیزہ جسم میں پاکیزہ جان خوش آمدید، قابل تعریف (روح) داخل ہو جا، راحت ورزق کے ساتھ خوش ہو جا، رب تجھ پر ناراض نہیں، اسے مسلسل ایسے کہا جاتا ہے حتی کہ وہ اس آسمان تک پہنچ جاتی ہے جہاں اللہ ہے، لیکن اگر برا شخص ہو تو وہ (ملک الموت) کہتا ہے: جسد خبیث میں بسنے والی خبیث روح نکل، مذموم صورت میں نکل، کھولتے پانی اور پیپ کے ساتھ خوش ہو جا، اور اسی طرح کے ملتے جلتے دوسرے عذاب بھی، اسے ایسے ہی کہا جاتا ہے حتی کہ وہ نکل آتی ہے، پھر اسے آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے تو اس کے لیے دروازے کھولنے کا مطالبہ ہوتا ہے، اور پوچھا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ تو بتایا جاتا ہے: فلاں ہے، اسے کہا جاتا ہے: جسد خبیث میں بسنے والی خبیث روح کے لیے کوئی خوش آمدید نہیں، مذموم صورت میں واپس چلی جا، تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے، اسے آسمان سے چھوڑ دیا جاتا ہے، پھر وہ قبر کی طرف لوٹ آتی ہے۔''

۱۶۲۸: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا)) قَالَ حَمَّادٌ: فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ: ((وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ: رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ اِلٰى رَبِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: انْطَلِقُوْا بِهِ اِلٰى آخِرِ الْاَجَلِ)) قَالَ: ((وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهُ)) قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَ ذَكَرَ لَعْنًا ((وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ: رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَيُقَالُ: انْطَلِقُوْا بِهِ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ)) قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهِ هٰكَذَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۶۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مومن کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اسے لے کر

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه ابن ماجه (٤٢٦٢) [وأحمد (٢/ ٣٤٤-٣٦٥) و النسائي في الكبرى (٦/ ٤٤٣-٤٤ ح ١١٤٤٢) و صححه البوصيري]-

[2] رواه مسلم (٧٥/ ٢٨٧٢)-

اوپر چڑھتے ہیں۔" حماد (راوی) نے بیان کیا ہے' آپ نے اس کی اچھی خوشبو کا ذکر کیا اور کستوری کا ذکر کیا' فرمایا: "آسمان والے کہتے ہیں' زمین کی طرف سے ایک پاکیزہ روح آئی ہے' اللہ تجھ پر اور اُس جسد پر' رحمتیں نازل فرمائے' جس میں تو آباد تھی' اسے اس کے رب کی طرف لے جایا جاتا ہے' پھر وہ فرماتا ہے: اسے آخری اجل (قیامت) تک (اس کے مقام پر) لے چلو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کافر شخص کی روح نکلتی ہے۔" حماد (راوی) بیان کرتے ہیں آپ نے اس کی بدبو اور لعنت کا ذکر کیا "تو آسمان والے کہتے ہیں زمین کی طرف سے ایک خبیث روح آئی ہے' تو اس کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ اسے اس کی آخری اجل تک لے چلو۔" ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم والے کپڑے کو اس طرح اپنی ناک پر رکھ لیا۔

١٦٢٩: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُوْلُوْنَ: اُخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكِ اِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَ رَيْحَانٍ وَ رَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى اَنَّهٗ لَيُنَاوِلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَاْتُوْا بِهٖ اَبْوَابَ السَّمَآءِ فَيَقُوْلُوْنَ: مَا اَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّتِيْ جَآءَتْكُمْ مِنَ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ يَقْدُمُ عَلَيْهِ فَيَسْاَلُوْنَهٗ مَاذَا فَعَلَ فَلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فَلَانٌ فَيَقُوْلُوْنَ: دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ: قَدْمَاتَ اَمَا اَتَاكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: قَدْ ذُهِبَ بِهٖ اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ فَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا احْتُضِرَ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ: اُخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَسْخُوْطًا عَلَيْكِ اِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اِلٰى بَابِ الْاَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ: مَااَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحُ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ [1]

١٦٢٩: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب مومن شخص کی موت کا وقت آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشم لے کر آتے ہیں تو وہ کہتے ہیں: راضی ہونے والی پسندیدہ روح نکل' اللہ کی راحت ورزق کی طرف چل' رب تجھ پر ناراض نہیں' تو وہ بہترین کستوری کی خوشبو کی طرح نکلتی ہے حتی کہ وہ ایک دوسرے سے اسے لیتے ہیں اور اسی طرح کرتے ہوئے وہ اسے آسمان کے دروازوں کے پاس لے آتے ہیں' تو وہ کہتے ہیں' زمین سے یہ کیسی پاکیزہ خوشبو تمہارے پاس آئی ہے' وہ اسے مومنوں کی روحوں کے پاس لے آتے ہیں' تو انہیں اس کے آنے پر اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جیسے تم میں سے کسی کو اپنے بچھڑ جانے والے کے ملنے پر خوشی ہوتی ہے' وہ اس سے پوچھتے ہیں: فلاں کا کیا حال ہے؟ فلاں کا کیا حال ہے؟ پھر وہ کہتے ہیں: اسے چھوڑ دو' کیونکہ وہ دنیا کے غم میں مبتلا تھا' تو وہ (مرنے والا) کہتا ہے: وہ تو (جس کے بارے میں تم پوچھ رہے ہو) فوت ہو چکا ہے' کیا تمہارے پاس نہیں آیا؟ وہ کہتے ہیں: اسے تو اس کے ٹھکانے "ہاویہ" (جہنم کا نام) میں پہنچا دیا گیا' اور جب کافر شخص کی موت کا وقت آتا ہے تو عذاب کے فرشتے بالوں کا لباس لے کر اس کے پاس آتے ہیں' اور اسے کہتے ہیں: ناراض ہونے والی ناپسندیدہ روح نکل اور اللہ عزوجل کے عذاب کی طرف چل، وہ مردار کی انتہائی بدبو کی صورت میں نکلتی ہے' حتی کہ وہ اسے زمین کے دروازے کے پاس لے کر آتے ہیں' تو وہ کہتے ہیں: یہ کتنی بدبودار ہے حتی کہ وہ اسے کافروں کی روحوں کے پاس لے آتے ہیں۔"

[1] **صحيح**، رواه أحمد (لم أجده) والنسائي (٤/ ٨ ح ١٨٣٤)۔

١٦٣٠: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَاَنَّ عَلٰى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرَ وَ فِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ: ((اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَآءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ مِنْ حُنُوْطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّالْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ: اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٍ)) قَالَ: ((فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَاءِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَ هَالَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَاْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ)) قَالَ: ((فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ - يَعْنِيْ بِهَا- عَلٰى مَلَاٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا قَالُوْا: مَاهٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهٗ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهَا اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَآءٍ مُقَرَّبُوْهَا اِلَى السَّمَآءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَ اَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا اُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰى)) قَالَ: ((فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَادِيْنُكَ فَيَقُوْلُ: دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَاهٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ: هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: وَمَا عِلْمُكَ فَيَقُوْلُ: قَرَاْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ. فَيُنَادِيْ مُنَادٍمِنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ)) قَالَ: ((فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا فَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّبَصَرِهٖ)) قَالَ: ((وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ: اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُرُّكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ لَهٗ: مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُوْلُ: اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُوْلُ: رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ! رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ! حَتّٰى اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ وَمَالِيْ)) قَالَ: ((وَاِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مِنَ السَّمَآءِ مَلَائِكَةٌ سُوْدُ الْوُجُوْهِ مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ: اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى سَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ)) قَالَ: ((فَتَفَرَّقُ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِيْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَايَمُرُّوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا قَالُوْا: مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُوْنَ: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهٗ فَلَايُفْتَحُ لَهٗ)) ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿لَاتُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَايَدْخُلُوْنَ

الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ ((فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِي سِجِّيْنٍ فِي الْأَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهٗ طَرْحًا)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْتَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ﴾ ((فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِي جَسَدِهٖ وَيَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَادِيْنُكَ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَاهٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَااَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ اَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ قَبِيْحُ الْوَجْهِ قَبِيْحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ: اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُوْءُكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ: مَنْ اَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالشَّرِّ فَيَقُوْلُ: اَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُ: رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ نَحْوُهٗ وَزَادَ فِيْهِ: ((اِذَا خَرَجَ رُوْحُهٗ صَلّٰى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَآءِ وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَابٍ اِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ يُّعْرَجَ بِرُوْحِهٖ مِنْ قِبَلِهِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُهٗ۔ يَعْنِي الْكَافِرَ۔ مَعَ الْعُرُوْقِ فَيَلْعَنُهٗ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَآءِ وَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَابٍ اِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ لَايُعْرَجَ رُوْحُهٗ مِنْ قِبَلِهِمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۱۶۳۰: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک انصاری شخص کے جنازے میں شریک ہوئے، ہم قبر تک پہنچ گئے ابھی اس کی لحد تیار نہیں ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے تم ہم بھی آپ کے پاس بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہوں، آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اوپر اٹھایا تو فرمایا: ''عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔'' آپ نے دو یا تین بار ایسے فرمایا، پھر فرمایا: ''بندہ مومن جب دنیا سے رابطہ توڑ کر آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو سورج کی طرح چمکتے دمکتے سفید چہروں والے فرشتے جنتی خوشبو اور جنتی کفن لے کر اس کے پاس آتے ہیں، حتی کہ وہ حد نظر تک اس کے پاس سے بیٹھ جاتے ہیں، پھر ملک الموت علیہ السلام تشریف لاتے ہیں حتی کہ وہ اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہتے ہیں، پاکیزہ روح! اللہ کی مغفرت اور اس کی رضامندی کی طرف چل۔'' فرمایا: ''وہ ایسے نکلتی ہے جیسے مشکیزے سے پانی کا قطرہ نکلتا ہے، وہ اسے اخذ کر لیتا ہے، جب وہ اسے اخذ کر لیتا ہے تو وہ (فرشتے) اسے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی اس کے پاس نہیں چھوڑتے حتی کہ وہ اسے لے کر اس کفن اور اس خوشبو میں لپیٹ لیتے ہیں، اور پھر روئے زمین پر پائی جانے والی بہترین کستوری کی خوشبو اس سے نکلتی ہے۔'' فرمایا: ''وہ فرشتے اسے لے کر اوپر کی طرف بلند ہوتے ہیں، یہ اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں یہ خوشبو کیسی ہے؟ تو وہ اس کے دنیا کے ناموں میں بہترین نام لے کے بتاتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے حتی کہ وہ اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچتے ہیں، اور اس کے لیے دروازہ کھولنے کی اجازت طلب کرتے ہیں، تو وہ ان کے لیے کھول دیا جاتا ہے، پھر ہر آسمان کے مقرب فرشتے اگلے آسمان تک اس کے ساتھ جاتے ہیں حتی کہ اسے ساتویں آسمان تک

---

[1] **صحیح**، رواه أحمد (٤/ ٢٨٧_٢٨٨ ح ١٨٧٣٣) وأبو داود (٤٧٥٣) [وصححه البيهقي في شعب الإيمان (٣٩٥) واثبات عذاب القبر)]۔

پہنچا دیا جاتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے بندے کا نامۂ اعمال علّیین میں لکھ دو اور اسے واپس دنیا کی طرف لے جاؤ کیونکہ میں نے انہیں اسی سے پیدا کیا ہے' اسی میں انہیں لوٹاؤں گا اور دوبارہ پھر اسی سے انہیں نکالوں گا۔" فرمایا: "اس کی روح اسی کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے تو دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے' پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے' پھر وہ پوچھتے ہیں: یہ آدمی جو تم میں مبعوث کیا گیا' کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں' وہ پوچھتے ہیں: تمہیں کیسے پتہ چلا؟ وہ کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب پڑھی تو میں اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی' پس آسمان سے آواز آتی ہے: میرے بندے نے سچ کہا: اس کے لیے جنتی بچھونا بچھادو' اسے جنتی لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔" فرمایا: "وہاں سے ہوا کے جھونکے اور خوشبو اس کے پاس آتی ہے' اور حدِ نظر تک اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے۔" فرمایا: "خوبصورت چہرے، خوبصورت لباس اور بہترین خوشبو والا ایک شخص اس کے پاس آتا ہے تو وہ کہتا ہے: اس چیز سے خوش ہو جا جو چیز تجھے خوش کر دے' یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا' تو وہ اس سے پوچھتا ہے: تو کون ہے؟ تیرا چہرہ بھلائی لانے والا چہرہ ہے، وہ جواب دیتا ہے: میں تیرا عمل صالح ہوں' وہ کہتا ہے: میرے رب! قیامت قائم فرما' میرے رب قیامت قائم فرما حتی کہ میں اپنے اہل ومال کی طرف چلا جاؤں۔" فرمایا: "جب کافر دنیا سے رابطہ منقطع کر کے آخرت کی طرف توجہ کرتا ہے تو سیاہ چہروں والے فرشتے بالوں سے بنا ہوا ایک کمبل لے کر آسمان سے نازل ہوتے ہیں' وہ اس سے حدِ نظر کے فاصلے تک بیٹھ جاتے ہیں' پھر ملک الموت تشریف لاتے ہیں حتی کہ اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں تو کہتے ہیں: خبیث روح! اللہ کی ناراضی کی طرف چل' فرمایا: وہ (روح) اس کے جسد میں پھیل جاتی ہے' تو وہ اسے ایسے کھینچتا ہے جیسے لوہے کی سلاخ کو گیلے اون سے کھینچا جاتا ہے' وہ (ملک الموت) اسے اخذ کر لیتا ہے' جب وہ اسے اخذ کرتا ہے تو وہ (فرشتے) پلک جھپکنے کے برابر بھی اسے اس کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے حتی کہ وہ اسے اس بالوں سے بنے ہوئے کمبل میں لپیٹ لیتے ہیں' اور اس سے زمین کے مردار سے نکلنے والی انتہائی بری بدبو نکلتی ہے' وہ اسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں تو وہ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں' کیسی خبیث روح ہے؟ وہ کہتے ہیں: فلاں بن فلاں کی' اور وہ اس کا دنیا کا انتہائی قبیح نام لے کر بتاتے ہیں' حتی کہ اسے آسمان دنیا تک لے جایا جاتا ہے' اس کے لیے دروازے کھولنے کے لیے درخواست کی جاتی ہے تو اس کے لیے دروازہ نہیں کھولا جاتا۔" پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں بھی داخل نہیں ہوں گے حتی کہ اونٹ سوئی کے سوراخ میں سے گزر جائے۔" اللہ عزوجل فرماتا ہے: "اس کی کتاب کو سب سے نچلی زمین میں سجین میں لکھ دو' پھر اس کی روح کو شدت کے ساتھ پھینک دیا جاتا ہے۔" پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا' تو اب پرندے اسے اچک لیں یا ہوا اسے کسی دور جگہ پر پھینک دے۔" اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ حیرت زدہ ہو کر کہتا ہے: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا' پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ حیرت زدہ ہو کر کہتا ہے: ہائے! افسوس! میں نہیں جانتا' پھر وہ پوچھتے ہیں: یہ

شخص جو تم میں مبعوث کیا گیا کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: ہائے! افسوس! میں نہیں جانتا' آسمان سے آواز آتی ہے' اس نے جھوٹ بولا' اس کے لیے جہنم سے بچھونا بچھا دو' اور اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو' وہاں سے گرمی اور گرم ہوا اسے آتی رہے گی اور اس کی قبر کو اس قدر تنگ کر دیا جائے گا کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری کے اندر داخل ہو جائیں گی' اور ایک قبیح چہرے والا شخص' قبیح لباس اور انتہائی بدبودار حالت میں اس کے پاس آئے گا اور اسے کہے گا: تمہیں ایسی چیزوں کی خوشخبری ہو جو تجھے غم زدہ کر دیں' یہ تیرا وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا' وہ پوچھے گا تو کون ہے؟ تیرے چہرے سے کسی خیر کی توقع نہیں' وہ جواب دے گا: میں تیرا خبیث عمل ہوں' تو وہ کہے گا: میرے رب! قیامت قائم نہ کرنا۔'' ایک دوسری روایت میں بھی اسی طرح ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے: ''جب اس (مومن) کی روح نکلتی ہے تو زمین و آسمان کے مابین اور آسمان کے تمام فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا طلب کرتے ہیں' اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' ہر دروازے والے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح ان کی طرف سے بلند کی جائے' اور اس یعنی کافر کی روح رگوں سمیت کھینچی جاتی ہے اور زمین و آسمان کے مابین والے تمام فرشتے اور آسمان والے تمام فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں' آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور تمام دربان فرشتے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح کو ہماری طرف سے بلند نہ کیا جائے۔''

١٦٣١: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا رضي الله عنه اَلْوَفَاةُ أَتَتْهُ أُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ فَقَالَتْ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! إِنْ لَقِيْتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ فَقَالَ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ يَا أُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذَالِكَ فَقَالَتْ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ**)) قَالَ: بَلٰى! قَالَتْ: فَهُوَ ذَاكَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ. [1]

١٦٣١: عبدالرحمٰن بن کعب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کعب رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت ہوا تو ام بشر بنت براء بن معرور رضی اللہ عنہا ان کے پاس آئیں' تو انہوں نے کہا: ابوعبدالرحمٰن! اگر تم فلاں (ان کے باپ براء کی روح) سے ملاقات کرو تو اسے میرا سلام کہنا' انہوں نے کہا: ام بشر! اللہ آپ کو معاف فرمائے' ہمیں اس کی فرصت کہاں ملے گی' ام بشر نے فرمایا: ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہیں سنا: ''مومنوں کی روحیں سبز پرندوں (کے جسم میں) جنت کے درختوں سے کھاتی ہوں گی۔'' انہوں نے کہا: ہاں! سنا ہے۔ تو ام بشر نے فرمایا: پس یہی وہ ہے۔

١٦٣٢: وَعَنْهُ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعْلُقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يُرْجِعَهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُهُ**)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ. [2]

١٦٣٢: عبدالرحمٰن بن کعب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٤٤٩) والبيهقي في كتاب البعث والنشور (٢٢٣-٢٢٦) ☆ محمد بن إسحاق مدلس ولم أجد تصريح سماعه فالسند ضعيف ولأصل الحديث شواهد عند أحمد (٦/ ٤٢٤-٤٢٥ و ٣/ ٤٥٥) وغيره۔

[2] **صحيح**، رواه مالك (١/ ٢٤٠ ح ٥٦٩ وهو حديث صحيح) والنسائي (٤/ ١٠٨ ح ٢٠٧٥) والبيهقي في البعث والنشور (٢٢٤)۔

روح پرندے کی شکل میں جنت کے درخت سے کھاتی ہے حتی کہ اللہ جس روز اسے اٹھائے گا تو اسے اس کے جسم میں لوٹا دے گا۔''

۱۶۳۳: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ يَمُوْتُ فَقُلْتُ: اِقْرَأْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ السَّلَامَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۶۳۳: محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، جب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ پر نزع کا عالم طاری تھا تو میں ان کے پاس گیا تو میں نے انہیں کہا: رسول اللہ ﷺ کو سلام کہنا۔

[1] **صحيح**، رواه ابن ماجه (١٤٥٠) [وأحمد (٣/٦٩ح ١١٦٨٢ ، ٤/٣٩١ح ١٩٧١١) و صححه البوصيري]-

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِيْنِهِ

میت کو غسل اور کفن دینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۶۳۴: عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ: ((اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ اِنْ رَّاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ)) فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ: ((اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ)) وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا)) قَالَتْ: فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۶۳۴: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم آپ کی بیٹی کو غسل دے رہی تھیں، آپ نے فرمایا: ''اسے تین یا پانچ مرتبہ یا اگر اس سے زیادہ مرتبہ تم ضرورت محسوس کرو تو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخری مرتبہ کافور یا کافور جیسی کوئی چیز اس میں ملاؤ جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے مطلع کرنا۔'' جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ کو مطلع کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہماری طرف پھینک کر فرمایا اسے اس کے جسم پر ڈال دو۔'' (پھر اس چادر کے اوپر کفن پہناؤ) اور ایک روایت میں ہے: ''اسے طاق عدد تین یا پانچ یا سات مرتبہ غسل دو، دائیں طرف اور وضو کی جگہوں سے شروع کرو۔'' اور انہوں نے (یعنی ام عطیہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: ہم نے اس کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھیں اور انہیں اس کے پیچھے ڈال دیا۔

۱۶۳۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِیْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۶۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے تین سفید سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا، جن میں قمیض تھی نہ عمامہ۔

۱۶۳۶: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۶۳۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اسے بہتر طریقے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٦٣) و مسلم (٣٧/ ٩٣٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٦٤) ومسلم (٤٥/ ٩٤١)۔

[3] رواه مسلم (٤٩/ ٩٤٣)۔

سے کفن دے۔‘‘

١٦٣٧: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ رَجُلاً كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا.)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ خَبَّابٍ "قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ" فِيْ بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ ❶

١٦٣٧: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حالت احرام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو اس کی اونٹنی نے اسے نیچے گرا کر اس کی گردن توڑ دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اسے اس کے انہیں (احرام کے) دو کپڑوں میں کفن دو، اور اسے خوشبو لگاؤ نہ اس کے سر کو ڈھانپو کیونکہ وہ قیامت کے روز تلبیہ پکارتا ہوا اٹھے گا۔‘‘ بخاری، مسلم۔ اور ہم مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے متعلق خباب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جامع المناقب کے باب میں ان شاءاللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١٦٣٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ وَمِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ.)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَهَ اِلٰى ((مَوْتَاكُمْ)). ❷

١٦٣٨: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ تمہارا بہترین لباس ہے، اپنے مردوں کو بھی انہیں میں کفن دو، اثمد تمہارا بہترین سرمہ ہے کیونکہ وہ پلکیں دراز کرتا ہے اور نظر کو تیز کرتا ہے۔‘‘ ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے ’’اپنے مردوں کو‘‘ تک روایت کیا ہے۔

١٦٣٩: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُغَالُوْا فِي الْكَفَنِ فَاِنَّهُ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيْعًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

١٦٣٩: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’مہنگا کفن نہ دیا کرو کیونکہ وہ تو جلد ہی بوسیدہ ہو جاتا ہے۔‘‘

١٦٤٠: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ يَمُوْتُ فِيْهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

١٦٤٠: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ قریب المرگ ہوئے تو انہوں نے نیا لباس منگوا کر پہنا، پھر فرمایا: میں نے

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (١٢٦٧) و مسلم (٩٣/١٣٠٦) ٥ حديث حباب رضي الله عنه يأتي (١١٦٠)۔

❷ **حسن**، رواه أبو داود (٤٠٦١) والترمذي (٩٩٤ وقال: حسن صحيح)۔ و ابن ماجه (٣٥٦٦)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣١٥٤) ☆ عمرو بن هاشم: لين الحديث، و إسماعيل بن أبي خالد مدلس وعنعن وفي السند انقطاع بين عامر الشعبي و علي رضي الله عنه۔

❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣١١٤)۔

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میت کو اس کے انہیں کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں اسے موت آئی ہے۔''

١٦٤١: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْأُضْحِيَةِ الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

١٦٤١: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جوڑا (ازار اور چادر) بہترین کفن ہے جبکہ سینگوں والا مینڈھا بہترین قربانی ہے۔''

١٦٤٢: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ. [2]

١٦٤٢: امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اسے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

١٦٤٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيْدُ وَ الْجُلُوْدُ وَأَنْ يُدْفَنُوْا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

١٦٤٣: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے شہدائے احد کے بارے میں فرمایا: ''ان کے چمڑے کی پوستینیں (اونی چادریں وغیرہ) اور ہتھیار اتار لو اور ان کو خون سمیت ان کے کپڑوں میں دفن کردو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٦٤٤: عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَّكَانَ صَائِمًا فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَ إِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ وَأُرَاهُ قَالَ: وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ أَوْ قَالَ: أُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِيْنَا وَلَقَدْ خَشِيْنَا أَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

١٦٤٤: سعد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روزے سے تھے کہ (افطار کے لیے) ان کے پاس کھانا لایا گیا تو انہوں نے فرمایا: مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کردیے گئے جبکہ وہ مجھ سے بہتر تھے، انہیں ایک چادر میں کفن دیا گیا، اگر ان کا سر ڈھانپا جاتا تو ان کے پاؤں ننگے ہوجاتے اور اگر ان کے پاؤں ڈھانپے جاتے تو ان کا سر ننگا ہوجاتا۔ راوی کہتے ہیں، میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا: حمزہ رضی اللہ عنہ شہید کردیے گئے جبکہ وہ مجھ سے بہتر تھے، پھر ہم پر دنیا کی نعمتیں وافر کردی گئیں، یا فرمایا: ہمیں بہت زیادہ دنیا کا مال و متاع عطا کردیا گیا کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ ہماری نیکیوں کا بدلہ ہمیں دنیا ہی میں

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣١٥٦) [وابن ماجه (١٤٧٣) وصححه الحاكم (٤/ ٢٢٨) ووافقه الذهبي.]
☆ حاتم بن أبي نصر: حسن الحديث و ثقه ابن حبان والحاكم وغيرهما۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٥١٧ وقال: غريب) وابن ماجه (٣١٣٠) [وسنده ضعيف والحديث السابق (١٦٤١) يغني عنه.] ☆ عفير بن معدان ضعيف۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣١٣٤) و ابن ماجه (١٥١٥) ☆ عطاء بن السائب: اختلط وعلي بن عاصم ضعيف۔

[4] رواه البخاري (٤٠٤٥)۔

دے دیا گیا ہے' پھر انہوں نے رونا شروع کر دیا حتی کہ کھانا بھی ترک کر دیا۔

١٦٤٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِّيْقِهٖ وَاَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ قَالَ: وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيْصًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۶۴۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے پاس آئے جبکہ اسے قبر میں اتار دیا گیا تھا' آپ کے حکم پر اسے باہر نکالا گیا' آپ نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا' اور اس کے جسم پر اپنا لب مبارک تھوکا اور اسے اپنی قمیض پہنائی' راوی بیان کرتے ہیں' اور اس (عبداللہ بن ابی) نے عباس رضی اللہ عنہ کو قمیض پہنائی تھی۔

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٩٥) و مسلم (٢٧٧٣)۔

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهَا

جنازے کے ساتھ جانے اور نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٦٤٦: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۶۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنازہ جلدی لے جایا کرو، اگر تو وہ صالح ہے تو پھر تم اسے بھلائی کی طرف لے جا رہے ہو، اور اگر وہ اس کے علاوہ ہے تو پھر وہ ایک شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔''

١٦٤٧: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا: يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۱۶۴۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب جنازے کو رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ نیک ہو تو کہتا ہے: مجھے آگے پہنچاؤ، اور اگر وہ صالح نہ ہو تو وہ اپنے گھر والوں سے کہتا ہے: تباہی ہو، تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔ انسان کے علاوہ ہر چیز اس کی آواز سنتی ہے، اور اگر انسان سن لے تو وہ بے ہوش ہو جائے۔''

١٦٤٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۶۴۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ، اور جو شخص اس کے ساتھ جائے تو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے حتیٰ کہ اسے رکھ دیا جائے۔''

١٦٤٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقُمْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهَا يَهُوْدِيَّةٌ. فَقَالَ: ((اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٣١٥) ومسلم (٥٠/ ٩٤٤)۔

[2] رواه البخاري (١٣١٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٣١٠) و مسلم (٧٧/ ٩٥٩)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٣١١) و مسلم (٧٨/ ٩٦٠)۔

۱۶۴۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ تو ایک یہودی عورت کا جنازہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت گھبراہٹ والی چیز ہے، جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔''

١٦٥٠: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِىْ فِى الْجَنَازَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِىْ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَأَبِىْ دَاوُدَ: قَامَ فِى الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ. [1]

۱۶۵۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوتے دیکھا تو ہم بھی کھڑے ہو گئے اور ہم نے آپ کو بیٹھتے دیکھا تو ہم بھی بیٹھ گئے۔ اور امام مالک اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: آپ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو گئے پھر اس کے بعد آپ بیٹھ گئے۔

١٦٥١: وَعَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهُ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۶۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے میں شریک ہوتا ہے، اس کے ساتھ رہتا ہے حتی کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور اس کے دفنانے سے فارغ ہو جاتا ہے تو وہ دو قیراط اجر کے ساتھ واپس آتا ہے، ہر قیراط احد پہاڑ کی مثل ہے، اور جو شخص نماز جنازہ پڑھتا ہے اور اس کے دفن ہونے سے پہلے واپس آ جاتا ہے تو وہ ایک قیراط اجر کے ساتھ واپس آتا ہے۔''

١٦٥٢: وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَعٰى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِىْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۶۵۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے فوت ہونے کی، جس روز وہ فوت ہوئے، خبر سنائی اور آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے کر عیدگاہ تشریف لے گئے، آپ نے ان کی صفیں بنائیں اور چار تکبیریں کہیں۔

١٦٥٣: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِىْ لَيْلٰى قَالَ: كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَّأَنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُكَبِّرُهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۱۶۵۳: عبدالرحمن بن ابی لیلی بیان کرتے ہیں، زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے، جبکہ ایک جنازے پر

---

[1] رواه مسلم (٨٤/ ٩٦٢) و مالك (١/ ٢٣٢ح ٥٥٢) و أبو داود (٣١٧٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٢٥) و مسلم (٥٢/ ٩٤٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٣١٨) و مسلم (٦٢/ ٩٥١)۔

[4] رواه مسلم (٧٢/ ٩٥٧)۔

انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں تو ہم نے ان سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایسے بھی کہا کرتے تھے۔

١٦٥٤: وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، فَقَالَ: لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

١٦٥٤: طلحہ بن عبداللہ بن عوف بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی تو انہوں نے (بلند آواز سے) سورۃ الفاتحہ پڑھی۔ بعدازاں فرمایا: تاکہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے۔

١٦٥٥: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَآئِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ)) قَالَ: حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذَالِكَ الْمَيِّتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

١٦٥٥: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی تو میں نے آپ کی دعا یاد کر لی، آپ کہہ رہے تھے: ''اے اللہ! اسے معاف فرما، اس کی بہترین مہمان نوازی فرما، اس کی قبر فراخ فرما، اس کے گناہ پانی، اولوں اور برف سے دھو ڈال، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا ہے، اسے اس کے (دنیا والے) گھر سے بہتر گھر (دنیا کے) اہل سے بہتر اہل (خادم وغیرہ) اور (دنیا کی) زوجہ سے بہتر زوجہ عطا فرما، اسے جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر نیز عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''اسے فتنہ قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ فرما۔'' راوی بیان کرتے ہیں: (آپ نے اس قدر دعائیں کیں) کہ میں نے تمنا کی کہ کاش! یہ میت میری ہوتی۔

١٦٥٦: وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتْ: اُدْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَاُنْكِرَ ذَالِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَآءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَّاَخِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

١٦٥٦: ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انہیں مسجد میں لے آؤ تاکہ میں بھی ان کی نماز جنازہ پڑھ سکوں، لیکن ان کی یہ بات قبول نہ کی گئی، تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دو بیٹوں، سہیل اور اس کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی تھی۔

١٦٥٧: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى امْرَاَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ

---

❶ رواه البخاري (١٣٣٥)۔

❷ رواه مسلم (٨٥/ ٩٦٣)۔

❸ رواه مسلم (١٠١/ ٩٧٣)۔

وَسَطَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۱۶۵۷: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے' حالت نفاس میں فوت ہو جانی والی عورت کی نماز جنازہ پڑھی' تو آپ اس کے وسط میں کھڑے ہوئے۔

۱۶۵۸ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلاً فَقَالَ: ((مَتٰى دُفِنَ هٰذَا؟)) قَالُوا: الْبَارِحَةَ قَالَ: ((اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ؟)) قَالُوْا: دَفَنَّاهُ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا اَنْ نُّوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۱۶۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جہاں گزشتہ رات کسی کو دفن کیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے کب دفن کیا گیا؟'' صحابہ نے عرض کیا' گزشتہ رات۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے مجھے کیوں نہ مطلع کیا؟'' انہوں نے عرض کیا: ہم نے رات کی تاریکی میں اسے دفن کیا تھا' اس لیے ہم نے آپ کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا' پس آپ کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں' پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

۱۶۵۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابٌّ فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْعَنْهُ فَقَالُوْا: مَاتَ. قَالَ: ((اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ؟)) قَالَ: فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهُ فَقَالَ: ((دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ)) فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِيْ عَلَيْهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ ❸

۱۶۵۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام خاتون' جو کہ مسجد کی صفائی کیا کرتی تھیں یا کوئی نوجوان تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہ دیکھا تو آپ نے اس کے بارے میں سوال کیا' صحابہ نے عرض کیا' وہ تو وفات پا چکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے مجھے کیوں نہ مطلع کیا؟'' راوی بیان کرتے ہیں' گویا انہوں نے اس کے معاملے کو کم تر سمجھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اس کی قبر بتاؤ۔'' انہوں نے بتا دیا تو آپ نے وہاں نماز جنازہ پڑھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ قبریں اپنے اصحاب پر اندھیروں سے بھری پڑی ہیں' اور بے شک اللہ میرے نماز جنازہ پڑھنے کے ذریعے انہیں منور فرما دیتا ہے۔'' بخاری، مسلم اور الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

۱۶۶۰: وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ: يَا كُرَيْبُ! انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: تَقُوْلُ: هُمْ أَرْبَعُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَخْرِجُوْهُ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ أَرْبَعُوْنَ رَجُلاً لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (١٣٣٢) و مسلم (٨٧/ ٩٦٤)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (١٢٤٧) و مسلم (٦٩/ ٩٥٤)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (١٣٣٧) و مسلم (٧١/ ٩٥٦) واللفظ له۔

❹ رواه مسلم (٥٩/ ٩٤٨)۔

۱۶۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کُریب، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ قُدید یا عسفان کے مقام پر ان کا بیٹا فوت ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا: کُریب! دیکھو اس کے (جنازے) کے لیے کتنے لوگ جمع ہو چکے ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں، میں باہر آیا تو دیکھا کہ لوگ جمع ہو چکے تھے، میں نے آپ کو بتایا تو انہوں نے پوچھا: وہ چالیس ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسے لے چلو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو مسلمان فوت ہو جائے اور پھر چالیس موحّد (جو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتے) اس کی نماز جنازہ پڑھ لیں تو اللہ اس شخص کے بارے میں ان کی شفاعت قبول فرماتا ہے۔''

۱۶۶۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۶۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس میت پر سو مسلمان جنازہ پڑھیں اور وہ تمام اس کے حق میں سفارش کریں تو اس کے حق میں ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔''

۱۶۶۲: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَجَبَتْ)) ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: ((وَجَبَتْ)) فَقَالَ عُمَرُ: مَا وَجَبَتْ؟ فَقَالَ: ((هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ: ((الْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ)). [2]

۱۶۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ ایک جنازے کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس کی اچھائی بیان کی، جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''واجب ہو گئی۔'' پھر وہ دوسرے جنازے کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس کی برائی بیان کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''واجب ہو گئی۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا واجب ہو گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اس کی اچھائی بیان کی تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے برائی بیان کی تو اس کے لیے جہنم واجب ہو گئی، تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔'' بخاری، مسلم اور ایک روایت میں ہے ''مومن زمین پر اللہ کے گواہ ہیں۔''

۱۶۶۳: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ)) قُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ قَالَ: ((وَثَلَاثَةٌ)) قُلْنَا: وَاثْنَانِ قَالَ: ((وَاثْنَانِ)) ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۱۶۶۳: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس مسلمان کے بارے میں چار آدمی گواہی دے دیں کہ وہ اچھا ہے تو اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' ہم نے عرض کیا: اور تین آدمی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمی۔'' ہم نے عرض کیا: دو آدمی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو آدمی بھی۔'' پھر ہم نے ایک کے بارے میں آپ سے نہیں پوچھا۔

۱۶۶۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا

---

[1] رواه مسلم (٥٨/ ٩٤٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٦٧) و مسلم (٦٠/ ٩٤٩)۔

[3] رواه البخاري (١٣٦٨)۔

قَدَّمُوْا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

١٦٦٤: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فوت شدگان کو برا بھلا مت کہو کیونکہ وہ تو اپنی سزا پا چکے۔''

١٦٦٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟)) فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ: ((أَنَا شَهِيْدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

١٦٦٥: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداے احد کے دو دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے اور فرماتے: ''ان میں سے قرآن کا علم کس کو زیادہ تھا؟'' جب ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہلے لحد میں اتارتے، اور فرماتے: ''میں روز قیامت ان لوگوں کی گواہی دوں گا۔'' آپ نے انہیں اسی خون آلودہ حالت میں دفن کرنے کا حکم فرمایا، آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی نہ انہیں غسل دیا گیا۔

١٦٦٦: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِفَرَسٍ مُعْرَوْرٍ فَرَكِبَهُ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِيْ حَوْلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

١٦٦٦: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابن دحداح کی نماز جنازہ سے فارغ ہوئے تو زین کے بغیر ایک گھوڑا آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس پر آپ سوار ہو گئے جبکہ ہم آپ کے اردگرد پیدل چلتے رہے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

١٦٦٧: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الرَّاكِبُ يَسِيْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ يَمْشِيْ خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا وَعَنْ يَمِيْنِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيْبًا مِنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَ: ((الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ)) وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ. ❹

١٦٦٧: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''سوار شخص جنازے کے پیچھے جبکہ پیدل چلنے والا اس کے پیچھے، اس کے آگے، اس کے دائیں اور اس کے بائیں اس کے قریب قریب چلے گا، اور نامکمل پیدا ہونے والے بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کے والدین کے لیے مغفرت و رحمت کی دعا کی جائے گی۔''

احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوار جنازے کے پیچھے جبکہ پیادہ جس طرف چاہے چل

❶ رواه البخاري (١٣٩٣)۔ ❷ رواه البخاري (١٣٤٧)۔ ❸ رواه مسلم (٨٩/ ٩٦٥)۔

❹ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣١٨٠) و أحمد (٤/ ٢٤٧) والترمذي (١٠٣١ وقال: حسن صحيح.) والنسائي (٤/ ٥٨ ح ١٩٥٠) وابن ماجه (١٤٨١)۔

سکتا ہے اور بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔'' مصابیح میں مغیرہ بن زیاد سے مروی ہے۔

١٦٦٨: وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ رضی اللہ عنہما يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ كَاَنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ مُرْسَلًا. [1]

۱۶۶۸: زہری سالم سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔ احمد ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ امام ترمذی نے فرمایا: اور محدثین اسے مرسل سمجھتے ہیں۔

١٦٦٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَّلَا تُتْبَعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَاَبُوْمَاجِدِ الرَّاوِيْ رَجُلٌ مَّجْهُوْلٌ. [2]

۱۶۶۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنازے کے پیچھے چلنا چاہیے اس کے آگے نہیں چلنا چاہیے اور جو شخص اس کے آگے چلتا ہے تو وہ (شرعی لحاظ سے) اس کے ساتھ نہیں۔'' ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ: امام ترمذی نے فرمایا: ابوماجد راوی مجہول ہے۔

١٦٧٠: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۱۶۷۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جنازے کے ساتھ چلے اور تین مرتبہ اسے اٹھائے تو اس نے اپنے ذمے اس کے حق کو ادا کر دیا۔'' ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

١٦٧١: وَقَدْ رُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ. [4]

۱۶۷۱: شرح السنہ میں مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازے کو دو پایوں کے درمیان سے اٹھایا۔

١٦٧٢: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ: ((اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اَنَّ مَلٰئِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوْفًا. [5]

۱۶۷۲: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی ﷺ کی معیت میں ایک جنازہ میں شریک ہوئے۔ آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو سواریوں پر دیکھا تو فرمایا: ''کیا تمہیں حیا نہیں آتا کہ اللہ کے فرشتے تو پیدل ہیں اور تم سواریوں پر ہو۔'' ترمذی ابن ماجہ اور ابوداؤد

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٨ ح ٤٥٣٩) و أبو داود (٣١٧٩) و الترمذي (١٠٠٧ و أعله) والنسائي (٤/ ٥٦ ح ١٩٤٦) و ابن ماجه (١٤٨٢) ☆ الراجح أنه حديث صحيح و أعل بما لا يقدح۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠١١) و أبو داود (٣١٨٤) و ابن ماجه (١٤٨٤)۔ [3] **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (١٠٤١) ☆ فيه أبو المهزم: متروك۔ [4] لا أصل له، رواه البغوي في شرح السنة (٥/ ٣٣٧ بعد ح ١٤٨٨ بدون سند) [وابن سعد فى الطبقات الكبرى (٣/ ٤٣١) عن محمد بن عمر الواقدي عن إبراهيم بن إسماعيل بن أبي حبيبة عن شيوخ من بني عبد الأشهل به إلخ والواقدي كذاب]۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠١٢) وابن ماجه (١٤٨٠) وسندهما ضعيف، فيه أبو بكر بن أبي مريم ضعيف مختلط، و رواه أبو داود (٣١٧٧) من طريق آخر عن ثوبان به وليس عنده: "ألا تستحيون" إلخ و في سنده يحيى بن أبي كثير وهو مدلس وعنعن۔

نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ ثوبان رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کی گئی ہے۔

١٦٧٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَاَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ. ❶

۱۶۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھی۔

١٦٧٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۱۶۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جنازہ پڑھو تو میت کے لیے خلوص کے ساتھ دعا کرو۔''

١٦٧٥: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۱۶۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا فرماتے: ''اے اللہ! ہمارے زندوں، ہمارے مردوں، ہمارے موجود اور ہمارے غیر موجود، ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں اور ہمارے مَردوں اور ہماری عورتوں کی مغفرت فرما، اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھ اور تو ہم میں سے جسے فوت کرے تو اسے ایمان پر فوت کرنا، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم کرنا نہ اس کے بعد ہمیں فتنے کا شکار کرنا۔''

١٦٧٦: وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ: ((وَاُنْثَانَا)) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ: ((فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِيْمَانِ وَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِسْلَامِ)) وَفِيْ اٰخِرِهِ ((وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ)). ❹

۱۶۷۶: اور امام نسائی نے ابراہیم اشہلی عن ابیہ کی سند سے روایت کیا ہے، اور ان کی روایت ''ہماری عورتوں کو معاف فرما'' تک ختم ہو جاتی ہے، اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: ''اسے ایمان پر زندہ رکھ اور اسلام پر فوت کر'' اور اس کے آخر میں ہے: ''اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا۔''

١٦٧٧: وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❺

---

❶ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (١٠٢٦ وقال: ليس إسناده بذاك القوي، إبراهيم بن عثمان هو أبو شيبة الواسطي: منكر الحديث) وأبو داود (لم أجده، و رواه: ٣١٩٨ موقوفًا وسنده صحيح) وابن ماجه (١٤٩٥) ☆ أبو شيبة هذا متهم و حديث البخاري (١٣٣٥) و أبي داود يغني عنه، انظر الحديث السابق (١٦٥٤)۔

❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣١٩٩) و ابن ماجه (١٤٩٧) [وابن حبان (الموارد: ٧٥٤-٧٥٥)]۔

❸ **حسن**، رواه أحمد (٢/ ٣٦٨ ح ٨٧٩٥) و أبو داود (٣٢٠١) والترمذي (١٠٢٤ وقال: حسن صحيح) وابن ماجه (١٤٩٨)۔ ❹ **حسن**، رواه النسائي (٤/ ٧٤ ح ١٩٨٨) و أبو داود (٣٢٠١)۔ ❺ **صحيح**، رواه أبو داود (٣٢٠٢) و ابن ماجه (١٤٩٩) ☆ الوليد بن مسلم صرح بالسماع المسلسل عند ابن المنذر في الأوسط (٥/ ٤٤١)۔

۱۶۷۷: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مسلمان شخص کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے ذمے اور تیری رحمت کے سائے میں ہے' اسے فتنہ قبر اور عذاب جہنم سے بچا' تو اہل وفا اور اہل حق ہے' اے اللہ! اس کی مغفرت فرما' اس پر رحم فرما' بے شک تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

١٦٧٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مُسَاوِيْهِمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۱۶۷۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے فوت شدگان کے محاسن بیان کیا کرو اور ان کی برائیاں بیان کرنے سے اجتناب کرو۔''

١٦٧٩: وَعَنْ نَافِعٍ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهٖ ثُمَّ جَاءُوْا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا: يَا اَبَا حَمْزَةَ! صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ ابْنُ زِيَادٍ: هٰكَذَا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ نَحْوَهٗ مَعَ زِيَادَةٍ: فَقَامَ عِنْدَ عَجِيْزَةِ الْمَرْأَةِ. [2]

۱۶۷۹: نافع ابو غالب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں' میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک آدمی کی نماز جنازہ پڑھی تو وہ اس کے سر کے مقابل کھڑے ہوئے' پھر ایک قریشی خاتون کا جنازہ آیا تو انہوں نے کہا: اے ابوحمزہ! اس کی نماز جنازہ پڑھو' پس وہ اس کی چارپائی کے وسط میں کھڑے ہوئے' تو علاء بن زیاد نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح دیکھا ہے کہ آپ عورت کا جنازہ پڑھاتے وقت اس جگہ (چارپائی کے وسط میں) کھڑے ہوئے تھے اور ایک آدمی کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت اس جگہ کھڑے ہوئے تھے جہاں آپ کھڑے ہوئے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ ترمذی' ابن ماجہ۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں اسی طرح ہے' اس میں کچھ اضافہ ہے' کہ آپ (عورت کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت) عورت کے سرین کے پاس کھڑے ہوئے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٦٨٠: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا: اِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهٗ: إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ: ((أَلَيْسَتْ نَفْسًا؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۶۸۰: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں' سہیل بن حنیف اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہما قادسیہ میں تشریف فرما تھے کہ ان کے پاس

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٠٠) والترمذي (١٠١٩ وقال: حديث غريب، سمعت محمدًا [البخاري] يقول: عمران بن أنس المكي منكر الحديث). [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٠٣٤ وقال: حديث حسن.) وابن ماجه (١٤٩٤) وأبو داود (٣١٩٤). [3] متفق عليه، رواه البخاري (١٣١٢) و مسلم (٨١/ ٩٦١).

سے ایک جنازہ گزرا تو وہ دونوں کھڑے ہو گئے انہیں بتایا گیا کہ یہ ذمی شخص کا جنازہ ہے' ان دونوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے آپ کو بتایا گیا کہ یہ ایک یہودی کا جنازہ ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ جان نہیں؟''

١٦٨١: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَبِعَ جَنَازَةً لَّمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهُ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ لَهُ : اِنَّا هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ : قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((خَالِفُوْهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَبِشْرُبْنُ رَافِعٍ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ. ❶

١٦٨١: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب رسول اللہ ﷺ کسی جنازے میں شریک ہوتے تو آپ میت کو لحد میں اتارنے تک نہیں بیٹھتے تھے' ایک یہودی عالم آپ کے پاس آیا تو اس نے آپ سے کہا' محمد (ﷺ)! بے شک ہم بھی ایسے ہی کرتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے' اور فرمایا: ''ان کی مخالفت کرو۔'' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے' بشر بن رافع راوی قوی نہیں۔

١٦٨٢: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ، ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذَالِكَ وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ. ❷

١٦٨٢: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے جنازہ دیکھ کر ہمیں کھڑا ہونے کا حکم فرمایا' اس کے بعد پھر آپ بیٹھ گئے تو آپ نے ہمیں بیٹھ جانے کا حکم فرمایا۔

١٦٨٣: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ : اَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ قَالَ : نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❸

١٦٨٣: محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں' حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے نہ ہوئے تو حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ یہودی کے جنازے کے لیے کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں' (لیکن) پھر آپ بیٹھے رہتے تھے۔

١٦٨٤: وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ رضی اللہ عنہ: اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى طَرِيْقِهَا جَالِسًا وَكَرِهَ اَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❹

---

❶ **ضعيف**، رواه الترمذي (١٠٢٠) و أبو داود (٣١٧٦) و ابن ماجه (١٥٤٥) [وحديث مسلم (٩٦٢) يغني عنه.]
☆أبو الأسباط بشر بن رافع الحارثي و عبد الله بن سليمان بن جنادة ضعيفان و سليمان بن جنادة منكر الحديث۔

❷ **حسن**، رواه أحمد (١/ ٨٢ ح ٦٢٣ وسنده حسن)۔ ❸ **صحيح**، رواه النسائي (٤/ ٤٦ ح ١٩٢٥)۔

❹ **صحيح**، رواه النسائي (٤/ ٤٧ ح ١٩٢٨)۔

۱۶۸۴: جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگ کھڑے ہو گئے حتی کہ جنازہ گزر گیا' تو حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک یہودی کا جنازہ گزرا جبکہ رسول اللہ ﷺ اس کے راستے پر بیٹھے ہوئے تھے' آپ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ کسی یہودی شخص کا جنازہ آپ کے سر مبارک سے بلند ہو جائے لہٰذا آپ کھڑے ہو گئے۔

١٦٨٥: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ اَوْ نَصْرَانِيٍّ اَوْ مُسْلِمٍ فَقُوْمُوْا لَهَا فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُوْمُوْنَ اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَّعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۱۶۸۵: ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارے پاس سے کسی یہودی یا کسی نصرانی یا کسی مسلمان کا جنازہ گزرے تو تم اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ' تم اس کے لیے نہیں کھڑے ہو رہے بلکہ تم تو ان فرشتوں کے لیے کھڑے ہوئے ہو جو اس (جنازے) کے ساتھ ہیں۔''

١٦٨٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ فَقِيْلَ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ: ((اِنَّمَا قُمْتُ لِلْمَلَائِكَةِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2]

۱۶۸۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے' آپ کو بتایا گیا کہ یہ تو کسی یہودی کا جنازہ ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو صرف فرشتوں کی خاطر کھڑا ہوا ہوں۔''

١٦٨٧: وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَوْجَبَ)) فَكَانَ مَالِكٌ اِذَا اسْتَقَلَّ اَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّاَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوْفٍ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّاَهُمْ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ اَوْجَبَ)) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ. [3]

۱۶۸۷: مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور مسلمانوں کی تین صفیں اس کی نماز جنازہ پڑھ دیں تو اس کے لیے (جنت) واجب ہو جاتی ہے۔'' جب مالک رضی اللہ عنہ دیکھتے کہ جنازہ پڑھنے والے کم ہیں تو آپ اس حدیث کی بنیاد پر انہیں تین صفوں میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ ابوداود۔ ترمذی کی روایت میں ہے کہ جب مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کوئی نماز جنازہ پڑھتے اور جنازہ پڑھنے والے کم ہوتے تو وہ انہیں تین حصوں میں تقسیم فرما دیتے' پھر بیان کرتے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص پر تین صفیں نماز جنازہ پڑھیں تو اس پر (جنت) واجب ہو گئی۔'' اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح کی روایت کی ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٣٩١ ح ١٩٧٢٠) ☆ فيه ليث (بن أبي سليم) ضعيف۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه النسائي (٤/ ٤٨ ح ١٩٣١) ☆ قتادة عنعن و للحديث شاهد ضعيف عند أحمد (٤/ ٤١٣)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣١٦٦) و الترمذي (١٠٢٨ وقال: حسن) وابن ماجه (١٤٩٠) ☆ محمد بن إسحاق مدلس و عنعن و للحديث علة أخرى قادحة۔

۱۶۸۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ: ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْلَهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۶۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز جنازہ کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! تو اس کا ربّ ہے، تو نے اسے پیدا فرمایا، تو نے اسے اسلام کی راہ دکھائی، تو نے اس کی روح قبض کر لی اور تو اس کے ظاہر و باطن سے واقف ہے، ہم سفارشی بن کر آئے ہیں، اس کی مغفرت فرما۔''

۱۶۸۹: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلَى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۱۶۸۹: سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک ایسے بچے کی نماز جنازہ پڑھی جس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہیں، وہ دعا کر رہے تھے: ''اے اللہ! اسے عذاب قبر سے بچا لے۔''

۱۶۹۰: وَعَنِ الْبُخَارِیِّ تَعْلِيْقًا قَالَ: يَقْرَأُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَذُخْرًا وَّاَجْرًا. [3]

۱۶۹۰۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے معلق روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بچے کی نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھتے اور یہ دعا کرتے: اے اللہ! اسے ہمارے لیے پیش رو، میر منزل، ذخیرہ اور ثواب بنا۔''

۱۶۹۱: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: ((وَلَا يُوْرَثُ)). [4]

۱۶۹۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک پیدا ہونے والا بچہ چیخے نہیں تب تک اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی نہ وہ وارث بنے گا اور نہ ہی اس کی میراث تقسیم ہو گی۔'' ترمذی، ابن ماجہ، لیکن انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ ''اس کی میراث تقسیم نہیں ہو گی۔''

۱۶۹۲: وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّقُوْمَ الْاِمَامُ فَوْقَ شَیْءٍ وَ النَّاسُ خَلْفَهُ يَعْنِیْ اَسْفَلَ مِنْهُ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ فِی الْمُجْتَبٰى فِیْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ. [5]

۱۶۹۲: ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کو کسی بلند جگہ پر کھڑے ہونے سے منع فرمایا جبکہ مقتدی اس سے نیچے ہوں۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۲۰۰)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه مالك (۱/ ۲۲۸ ح ۵۳۷)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه البخاري في صحيحه (كتاب الجنائز باب ٦٥ قبل ح ۱۳۳۵) و الحافظ ابن حجر في تغليق التعليق (۲/ ٤٨٤) ☆ فيه سعيد بن أبي عروبة مدلس و عنعن۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۰۳۲) وابن ماجه (۱۵۰۸) ☆ أبو الزبير مدلس وعنعن وللحديث طرق ضعيفة عند ابن حبان (الموارد: ۱۲۲۳) والحاكم (٤/ ٣٤٨۔٣٤٩) وغيرهما۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (۲/ ۸۸) [وأبو داود: ۵۹۷] ☆ الأعمش مدلس وعنعن وللحديث شاهد ضعيف عند أبي داود (۵۹۸)۔

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ

میت دفن کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٦٩٣: عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ هَلَكَ فِيْهِ: اِلْحَدُوْا لِیْ لَحْدًا وَّانْصِبُوْا عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۶۹۳: عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض وفات میں فرمایا: میرے لیے لحد تیار کرنا اور اس پر اینٹیں کھڑی کرنا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی قبر) کے ساتھ کیا گیا۔

١٦٩٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جُعِلَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَطِيْفَةٌ حَمْرَاءُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۶۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں ایک سرخ چادر بچھائی گئی تھی۔

١٦٩٥: وَعَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ اَنَّهٗ رَاٰی قَبْرَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مُسَنَّمًا. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۱۶۹۵: سفیان التمار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو کوہان کی طرح دیکھا۔

١٦٩٦: وَعَنْ اَبِی الْهَيَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ: قَالَ لِیْ عَلِیٌّ: اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۱۶۹۶: ابو الہیاج اسدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کام پر مامور نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مامور و مبعوث فرمایا تھا' کہ تم ہر مورتی کو مٹا دو اور ہر اونچی قبر کو برابر کر دو۔

١٦٩٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰی عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۱۶۹۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو پختہ بنانے' اس پر عمارت بنانے اور اس پر (مجاور) بن کر بیٹھنے سے

---

[1] رواہ مسلم (٩٠/ ٩٦٦)۔

[2] رواہ مسلم (٩١/ ٩٦٧)۔

[3] رواہ البخاري (١٣٩٠)۔

[4] رواہ مسلم (٩٣/ ٩٦٩)۔

[5] رواہ مسلم (٩٤/ ٩٧٠)۔

منع فرمایا ہے۔

١٦٩٨: وَعَنْ اَبِیْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۶۹۸: ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قبروں پر (مجاور بن کر) بیٹھو نہ ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔''

١٦٩٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۶۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے، وہ کپڑے کو جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے تو یہ اس کے لیے قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١٧٠٠: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَ الْاٰخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوْا: اَيُّهُمَا جَآءَ اَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهٗ فَجَآءَ الَّذِیْ يَلْحَدُ فَلُحِدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [3]

۱۷۰۰: عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں، مدینہ میں دو گورکن تھے، ان میں سے ایک لحد بناتا تھا جبکہ دوسرا لحد تیار نہیں کرتا تھا، صحابہ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جو پہلے آئے گا وہ اپنا کام کرے گا، پس لحد بنانے والا شخص پہلے آیا تو پھر رسول اللہ ﷺ کے لئے لحد تیار کی گئی۔

١٧٠١: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ. [4]

۱۷۰۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے (مسلمانوں کے) لیے لحد ہے اور شق (دہانے کی شکل والی قبر) ہمارے علاوہ دوسروں کے لیے ہے۔''

١٧٠٢: وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ. [5]

۱۷۰۲: اور امام احمد نے جریر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے۔

---

[1] رواه مسلم (٩٧/ ٩٧٢)۔ [2] رواه مسلم (٩٦/ ٩٧١)۔ [3] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (٥/ ٣٨٨ ح ١٥١٠) [ومالك فى الموطأ ١/ ٢٣١ ح ٥٤٧] ☆ السند مرسل و له شاهد عند ابن ماجه (١٥٥٧، وهو حسن)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠٤٥ وقال: غريب.) و أبو داود (٣٢٠٨) والنسائي (٤/ ٨٠ ح ٢٠١١) و ابن ماجه (١٥٥٤) ☆ فيه عبد الأعلى الثعلبي: ضعيف، قال الهيثمي: "والأكثر على تضعيفه." (مجمع الزوائد ١/ ١٤٧) وللحديث شواهد ضعيفة۔ [5] **ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٣٥٧ ح ١٩٣٧١ فيه الحجاج بن أرطاة ضعيف مدلس و٤/ ٣٥٩ ح ١٩٣٩٠ فيه أبو جناب: ضعيف مدلس) ☆ وله طريق آخر عند ابن ماجه (١٥٥٥) و سنده ضعيف۔

١٧٠٣: وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ یَوْمَ اُحُدٍ: ((احْفِرُوْا وَ اَوْسِعُوْا وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَ ادْفِنُوْا الْاِثْنَیْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَ قَدِّمُوْا اَکْثَرَهُمْ قُرْآنًا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ اِلَی قَوْلِهٖ: ((وَاَحْسِنُوْا)). [1]

۱۷۰۳: ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے روز فرمایا: ''وسیع اور گہری قبریں تیار کرو اور اچھی طرح دفن کرو اور ایک قبر میں دو دو تین تین کو دفن کرو اور ان میں سے زیادہ قرآن جاننے والے کو پہلے دفن کرو۔'' احمد ترمذی ابوداؤد نسائی اور ابن ماجہ نے ((واحسنوا)) ''اور اچھی طرح دفن کرو'' تک روایت کیا ہے۔

١٧٠٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِیْ بِاَبِیْ لِتَدْفِنَهٗ فِیْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رُدُّوا الْقَتْلٰی اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَلَفْظُهٗ لِلتِّرْمِذِیِّ. [2]

۱۷۰۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ احد کے روز میری پھوپھی میرے شہید والد کو لے آئیں تاکہ وہ انہیں ہمارے قبرستان میں دفن کریں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا شہداء کو ان کی شہادت گاہ کی طرف واپس لے آؤ۔'' احمد ترمذی ابوداؤد نسائی دارمی الفاظ حدیث ترمذی کے ہیں۔

١٧٠٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سُلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ. رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ [3]

۱۷۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سر کی جانب سے قبر میں اتارا گیا۔

١٧٠٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَاُسْرِجَ لَهٗ بِسِرَاجٍ فَاَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَ قَالَ: ((رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِّلْقُرْآنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ: اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ. [4]

۱۷۰۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ایک قبر میں داخل ہوئے تو آپ کے لیے چراغ روشن کیا گیا آپ نے (میت کو) قبلہ کی طرف سے لیا اور فرمایا: ''اللہ تم پر رحم فرمائے تم بہت زیادہ تضرع (گریہ زاری) کرنے والے اور بہت زیادہ قرآن کی تلاوت کرنے والے تھے۔'' ترمذی اور انہوں (امام بغوی) نے شرح السنہ میں فرمایا: اس کی سند ضعیف ہے۔

١٧٠٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ)) وَ فِیْ رِوَايَةٍ: ((وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ رَوٰی اَبُوْدَاوُدَ الثَّانِيَةَ. [5]

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ١٩ ح ١٦٣٥٩) والترمذي (١٧١٣ وقال: حسن صحيح.) و أبو داود (٣٢١٥) والنسائي (٤/ ٨١ ح ٢٠١٣) و ابن ماجه (١٥٦٠)۔ [2] **صحيح**، رواه أحمد (٣/ ٢٩٧ ح ١٤٢١٦) والترمذي (١٧١٧ وقال: حسن صحيح.) و أبو داود (٣١٦٥) والنسائي (٤/ ٧٩ ح ٢٠٠٦) والدارمي (١/ ٢٣ ح ٤٦)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الشافعي في الأم (١/ ٢٧٣) ☆ فيه الثقة: لم أعرفه، وعمر بن عطاء (بن وراز): ضعيف۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠٥٧ وقال: حسن) والبغوي في شرح السنة (٥/ ٣٩٨ بعد ح ١٥١٤) ☆ فيه حجاج بن أرطاة ضعيف مدلس و رواه ابن ماجه (١٥٢٠) مختصرًا وسنده ضعيف۔ [5] **صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٥٩ ح ٢٥٣٣) و الترمذي (١٠٤٦ وقال: حسن غريب.) و ابن ماجه (١٥٥٠) و أبو داود (٣٢١٣)۔

۱۷۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے: ''اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کی توفیق کے ساتھ اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ملت و دین پر۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر۔'' احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور ابوداؤد نے دوسری روایت بیان کی ہے۔

۱۷۰۸: وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَثٰى عَلَى الْمَيِّتِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا وَّاَنَّهٗ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ رَوَى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ: رَشَّ. [1]

۱۷۰۸: جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے مرسل روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ ملا کر میت (یعنی قبر) پر تین لپ مٹی ڈالی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر کنکریاں رکھیں۔ شرح السنہ، اور امام شافعی نے ((رَشَّ)) ''پانی چھڑکنے'' کے الفاظ روایت کیے۔

۱۷۰۹: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَ اَنْ تُوْطَأَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۱۷۰۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے پختہ کرنے، ان پر لکھنے (کتبے لگانے) اور انہیں روندنے سے منع فرمایا۔

۱۷۱۰۔ وَعَنْهُ، قَالَ: رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ الَّذِيْ رَشَّ الْمَاءَ عَلٰى قَبْرِهٖ بِلَالُ بْنُ رِبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى رِجْلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. [3]

۱۷۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پانی چھڑکا گیا، بلال بن رباح رضی اللہ عنہ نے ایک مشکیزے کے ذریعے آپ کی قبر پر پانی چھڑکا، انہوں نے آپ کے سر مبارک کی طرف سے چھڑکنا شروع کیا اور آپ کے پاؤں تک چھڑکتے گئے۔

۱۷۱۱: وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ اُخْرِجَ بِجَنَازَتِهٖ فَدُفِنَ اَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا اَنْ يَّأْتِيَهٗ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ: قَالَ: الَّذِيْ يُخْبِرُنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهٖ وَقَالَ: أَعْلِمُ بِهَا قَبْرَ اَخِيْ وَ اَدْفِنُ اِلَيْهِ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِيْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۷۱۱: مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے وفات پائی، ان کا جنازہ لایا گیا، جب انہیں دفن کر دیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم فرمایا کہ وہ ایک پتھر آپ کے پاس لائے، وہ آدمی اسے نہ اٹھا سکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اٹھ کر اس طرف گئے آپ نے آستینیں اوپر چڑھائیں، مطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جس شخص نے مجھے واقعہ بیان کیا، اس نے کہا، گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بازوؤں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں جب آپ نے آستینیں اٹھائی تھیں، پھر آپ نے اس پتھر کو اٹھایا

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البغوي في شرح السنة (٥/ ٤٠١ ح ١٥١٥) والشافعي في الأم (١/ ٢٧٦-٢٧٧)
☆فيه إبراهيم بن محمد الأسلمي: متروك متهم و للحديث شواهد ضعيفة عند ابن ماجه (١٥٦٥) وغيره۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (١٠٥٢ وقال: حسن صحيح) [وأصله في صحيح مسلم (٩٤/ ٩٧٠) بدون هذا اللفظ]۔

[3] **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٧/ ٢٦٤) ☆ فيه الواقدي: كذاب متروك۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٢٠٦)۔

اور اسے ان (عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ) کے سر کے پاس رکھ کر فرمایا: ''میں اس کے ذریعے اپنے بھائی کی قبر کے بارے بتاؤں گا اور اپنے خاندان میں سے فوت ہونے والے شخص کو اس کے قریب دفن کروں گا۔''

١٧١٢: وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رضي الله عنها فَقُلْتُ: يَا أُمَّاهُ اِكْشِفِي لِيْ عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِيْ عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

١٧١٢: قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں، میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو میں نے کہا: ماں جی! مجھے نبی ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کی قبریں تو دکھا دیں، انہوں نے مجھے تینوں قبریں دکھا دیں، وہ بلند تھیں نہ زمین کے برابر تھیں اور ان پر مقام عرصہ کے سرخ سنگریزے بچھائے ہوئے تھے۔

١٧١٣: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَ جَلَسْنَا مَعَهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ زَادَ فِيْ اٰخِرِهٖ: كَاَنَّ عَلٰى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرَ. [2]

١٧١٣: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک انصاری شخص کے جنازے میں شریک ہوئے، ہم قبر پر پہنچ گئے، لیکن ابھی لحد تیار نہیں ہوئی تھی، نبی ﷺ قبلہ رخ ہو کر بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، اور انہوں نے حدیث کے آخر میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: گویا ہمارے سروں پر پرندے ہوں۔

١٧١٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

١٧١٤: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کی ہڈی کا توڑنا، زندہ کی ہڈی کے توڑنے کے مترادف ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٧١٥: عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُدْفَنُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ: ((هَلْ فِيْكُمْ مِنْ اَحَدٍ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ)) فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ رضي الله عنه: اَنَا، قَالَ: فَانْزِلْ فِيْ قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

١٧١٥: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کی تدفین کے وقت ہم موجود تھے، رسول اللہ ﷺ قبر کے پاس

---

[1] إسناده حسن، رواه أبو داود (٣٢٢٠)۔

[2] حسن، رواه أبو داود (٣٢١٢) و النسائي (٤/ ٧٨ ح ٢٠٠٣) و ابن ماجه (١٥٤٩)۔

[3] صحيح، رواه مالك (١/ ٢٣٨ ح ٥٦٤ بلاغًا) و أبو داود (٣٢٠٧) و ابن ماجه (١٦١٦)۔

[4] رواه البخاري (١٢٨٥)۔

تشریف فرما تھے، میں نے آپ کی آنکھوں کو اشکبار دیکھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات اپنی اہلیہ سے صحبت نہ کی ہو؟'' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپ اس کی قبر میں اتریں۔'' وہ ان کی قبر میں اترے۔

١٧١٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ لِابْنِهِ وَ هُوَ فِي سِيَاقِ الْمَوْتِ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَّلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُوْنِي فَشُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ أَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا يُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَّيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَعْلَمَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

١٧١٦: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے، جب وہ نزع کے عالم میں تھے، اپنے بیٹے سے کہا: جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی جائے نہ آگ، جب تم مجھے دفن کر چکو اور مجھ پر مٹی ڈال لو تو پھر اتنی دیر تک میری قبر کے گرد کھڑے رہنا جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے، حتیٰ کہ میں تمہاری وجہ سے خوش اور پرسکون ہوں اور میں جان لوں کہ میں اپنے رب کے بھیجے ہوئے قاصدوں (فرشتوں) کو کیا جواب دیتا ہوں۔''

١٧١٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: **((إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَأَسْرِعُوْا بِهِ إِلٰى قَبْرِهِ وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ))**. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَالصَّحِيْحُ أَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ. [2]

١٧١٧: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اسے (دفن کرنے سے) نہ روک رکھو، بلکہ اسے جلد دفن کرو۔ اور (دفن کرنے کے بعد) سرہانے سورۂ بقرہ کا ابتدائی حصہ اور اس کے پاؤں کے پاس سورۂ بقرہ کا آخری حصہ پڑھا جائے۔'' بیہقی فی شعب الایمان، اور انہوں نے فرمایا: درست بات یہ ہے کہ یہ موقوف ہے۔

١٧١٨: وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہما بِالْحُبْشِيِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ إِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہما فَقَالَتْ:

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جُذَيْمَةَ حِقْبَةً ... مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ: لَنْ يَتَصَدَّعَا

فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَالِكًا ... لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعَا

ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ! لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

١٧١٨: ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں۔ جب عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے موضع حُبشی میں وفات پائی تو انہیں مکہ لا کر دفن کیا گیا، جب عائشہ رضی اللہ عنہا وہاں تشریف لائیں تو وہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی قبر پر آئیں اور یہ اشعار کہے: ہم جذیمہ کے دونوں مصاحبوں کی طرح ایک مدت تک ملے جلے رہے، حتیٰ کہ یہ کہا جانے لگا کہ یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے، جب ہم جدا ہوئے تو گویا میں اور

---

[1] رواه مسلم (١٩٢/ ١٢١)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٢٩٤) ☆ عبدالرحمٰن بن العلاء وثقه ابن حبان وحده كما في تحقيقي لسنن الترمذي (٩٧٩) وقيل: احتج ابن معين بحديثه (!)۔

[3] **صحيح**، رواه الترمذي (١٠٥٥) ☆ ابن جريج مدلس و عنعن في هذا اللفظ وله لون آخر عند عبد الرزاق (٦٥٣٥) وابن أبي شيبة (٣/ ٣٤٣۔٣٤٤ ح ١١٨١٠) وله شاهد في تاريخ دمشق لابن عساكر (٣٥/ ٣١) وسنده صحيح وبه صح الحديث۔

مالک طویل مدت تک اکٹھا رہنے کے بعد بھی ایسے تھے جیسے ہم ایک رات بھی اکٹھے نہ رہے تھے۔ پھر انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں موجود ہوتی تو تمہیں جائے وفات پر ہی دفن کیا جاتا' اور اگر میں تمہاری وفات کے وقت موجود ہوتی تو میں تمہاری زیارت کرنے نہ آتی۔

١٧١٩: وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ ﷺ قَالَ: سَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَعْدًا وَّرَشَّ عَلٰی قَبْرِهٖ مَآءً. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

۱۷۱۹: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے سعد کو سر کی طرف سے قبر میں اتارا' اور ان کی قبر پر پانی چھڑکا۔

١٧٢٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ ثُمَّ اَتَی الْقَبْرَ فَحَثٰی عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ ثَلَاثًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷

۱۷۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز جنازہ پڑھی' پھر قبر پر تشریف لائے اور اس کے سر کی جانب سے اس پر تین لپ مٹی ڈالی۔

١٧٢١: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ﷺ قَالَ: رَاٰنِی النَّبِیُّ ﷺ مُتَّكِئًا عَلٰی قَبْرٍ فَقَالَ: ((لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اَوْلَا تُؤْذِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸

۱۷۲۱: عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی ﷺ نے مجھے ایک قبر پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''اس قبر والے کو یا اس کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔''

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٥٥١) ☆ مندل و محمد بن عبيد الله بن أبي رافع ضعيفان۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٥٦٥) ☆ يحيى بن أبي كثير مدلس و جاء تصريح سماعه في رواية موضوعة و للحديث شواهد ضعيفة ۔ ❸ **حسن**، رواه أحمد (أطراف المسند ٥/ ١٣١، جامع المسانيد و السنن لابن كثير ٩/ ٥٥٨-٥٥٩، اتحاف المهرة لابن حجر ١٢/ ٤٦٥ ح ١٥٩٣٤، مسند أحمد طبع عالم الكتب ٧/ ٨٦٩-٨٧٠ ح ٢٤٢٥٦ وسنده حسن) ☆ و رواه أبو نعيم في معرفة الصحابة (٤/ ١٩٨١) قلت: ابن لهيعة تابعه عمرو بن الحارث۔

بَابُ الْبُكَآءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر رونے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۱۷۲۲: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى اَبِىْ سَيْفِ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِاِبْرٰهِيْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَالِكَ وَاِبْرٰهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَذْرِفَانِ. فَقَالَ لَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ: وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((يَا ابْنَ عَوْفٍ! اِنَّهَا رَحْمَةٌ)) ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى فَقَالَ: ((**اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۷۲۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ابوسیف حداد جو کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے) ابراہیم کے رضاعی باپ تھے، کے پاس گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو لے لیا، اسے چوما اور سونگھا، ہم اس کے بعد پھر ان کے پاس گئے تو ابراہیم آخری سانسوں پر تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ (بھی روتے ہیں)، آپ نے فرمایا: ''ابن عوف! یہ تو رحمت ہے۔'' اور پھر آپ دوبارہ روئے اور فرمایا بے شک آنکھیں اشک بار اور دل غمگین ہے، لیکن ہم صرف وہی بات کریں گے جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو۔ اے ابراہیم! ہم تیری جدائی پر یقیناً غمگین ہیں۔''

۱۷۲۳: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَيْهِ اَنَّ ابْنًا لِّيْ قُبِضَ فَاْتِنَا فَاَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: ((**اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ**)) فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُبْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الصَّبِيُّ وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا هٰذَا فَقَالَ: ((**هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِىْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ فَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۷۲۳: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا قریب المرگ ہے، لہٰذا آپ تشریف لائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام بھیجا اور یہ پیغام دیا: ''یقیناً اللہ کا ہے جو اس نے لے لیا، اور جو اس نے دے رکھا ہے، اس

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٠٣) و مسلم (٦٢/ ٢٣١٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٨٤) و مسلم (١١/ ٩٢٣)۔

کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے' پس صبر کریں اور ثواب پائیں۔'' انہوں نے دوبارہ پیغام بھیجا اور قسم دے کر عرض کیا کہ آپ ضرور تشریف لائیں' آپ کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ' معاذ بن جبل' ابی بن کعب' زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور کچھ اور لوگ آپ کے ساتھ تشریف لائے' بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں دے دیا گیا' جب کہ اس کے سانسوں کا ربط ٹوٹ رہا تھا' آپ کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں تو سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' اللہ کے رسول! یہ کیا ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (آنسو) تو اللہ کی رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا فرمائی' اللہ بھی اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔''

١٧٢٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضي الله عنه شَكْوٰى لَهُ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَعُوْدُهُ مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنهم فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِيْ غَاشِيَةٍ فَقَالَ: ((قَدْ قُضِيَ)) قَالُوْا: لَا ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَبَكَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَآءَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بَكَوْا فَقَالَ: ((اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهِ اَوْ يَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

١٧٢٤: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کسی بیماری میں مبتلا ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ عبدالرحمٰن بن عوف' سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ تھے' جب آپ ان کے پاس پہنچے تو آپ نے انہیں بے ہوشی کے عالم میں پایا تو فرمایا: ''کیا یہ فوت ہو چکے؟'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! نہیں' پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے' جب لوگوں نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رو دیئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم سنتے نہیں کہ اللہ آنکھوں کے رونے اور دل کے غمگین ہونے پر عذاب نہیں دیتا' لیکن وہ تو اس زبان کی وجہ سے عذاب دیتا ہے یا رحم کرتا ہے' اور بے شک میت کو اس کے اہل خانہ کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

١٧٢٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

١٧٢٥: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رخسار پیٹے' گریبان چاک کرے اور جاہلیت کی سی باتیں کرے تو وہ ہم میں سے نہیں۔''

١٧٢٦: وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: اُغْمِيَ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى رضي الله عنه فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهُ اُمُّ عَبْدِاللّٰهِ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: اَلَمْ تَعْلَمِيْ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اَنَا بَرِيْءٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ. [3]

١٧٢٦: ابو بردہ بیان کرتے ہیں' ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہو گئی تو ان کی اہلیہ ام عبداللہ نے زور سے رونا شروع کر دیا' پھر

[1] متفق عليه ، رواه البخاري (١٣٠٤) ومسلم (١٢/ ٩٢٤)۔

[2] متفق عليه ، رواه البخاري (١٢٩٤) و مسلم (١٦٥/ ١٠٣)۔

[3] متفق عليه ، رواه البخاري (١٢٩٦) و مسلم (١٦٧/ ١٠٤)۔

انہیں افاقہ ہوگیا تو فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایسے شخص سے بری ہوں جو مصیبت کے وقت سر منڈائے، اونچی آواز سے روئے اور کپڑے چاک کرے۔'' بخاری، مسلم اور حدیث کے الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

١٧٢٧: وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَا یَتْرُكُوْنَهُنَّ: اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَةُ)) وَقَالَ: ((النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَعَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

١٧٢٧: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں جاہلیت کی چار خصلتیں ایسی ہیں جنہیں وہ نہیں چھوڑیں گے، حسب پر فخر کرنا، نسب پر طعن کرنا، ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا اور نوحہ کرنا'' اور فرمایا: ''جو نوحہ کرنے والی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو روز قیامت اس پر گندھک کی قمیص ہوگی اور خارش کا کرتہ ہوگا۔''

١٧٢٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ بِامْرَاَةٍ تَبْكِیْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: ((اتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِیْ)) قَالَتْ: اِلَیْكَ عَنِّیْ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِیْبَتِیْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِیْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِیُّ ﷺ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِیِّ ﷺ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِیْنَ فَقَالَتْ: لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ: ((اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

١٧٢٨: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کا ایک عورت کے پاس سے گزر ہوا جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈر اور صبر کر۔'' اس نے کہا: مجھ سے دور رہو، کیونکہ تم میری مصیبت سے دوچار نہیں ہوئے، اس نے آپ کو دیکھ کر نہ پہچانا تو اسے بتایا گیا کہ وہ نبی ﷺ ہیں، پس وہ نبی ﷺ کے دروازے پر حاضر ہوئی تو اس نے دیکھا کہ وہاں کوئی دربان نہیں تھا، اس نے عرض کیا: میں آپ کو پہچان نہیں سکی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''صبر تو ابتدائے صدمہ کے وقت ہے۔''

١٧٢٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا یَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَیَلِجُ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

١٧٢٩: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ صرف قسم پوری کرنے کی خاطر ہی جہنم میں جائے گا (وہ بھی پل صراط سے گزرتے وقت)۔''

١٧٣٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ: ((لَا یَمُوْتُ لِاِحْدٰكُنَّ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ: اَوِاثْنَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اَوِاثْنَانِ.)) [4] رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهُمَا: ((ثَلٰثَةٌ لَّمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ)).

١٧٣٠: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے انصار کی خواتین سے فرمایا: ''تم میں سے کسی کے تین بچے فوت

---

[1] رواه مسلم (٢٩/ ٩٣٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٨٣) و مسلم (١٥/ ٩٢٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٥٦) و مسلم (١٥٠/ ٢٦٣٢)۔

[4] رواه مسلم (١٥١/ ٢٦٣٢) والبخاري (١٠٢، ١٢٥٠) و مسلم (١٥٣/ ٢٦٣٤)۔

ہو جائیں اور وہ اس سے ثواب طلب کرے تو وہ جنت میں داخل ہو گی' ان میں سے کسی عورت نے عرض کیا' اللہ کے رسول! کیا دو پر بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو پر بھی۔'' مسلم اور صحیحین کی روایت میں ہے: ''تین نابالغ بچے''۔

١٧٣١: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ مَا لِعَبْدِى الْمُؤْمِنِ عِنْدِىْ جَزَآءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ اِلَّا الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [1]

١٧٣١: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے مؤمن بندے کی اہل دنیا سے کسی محبوب چیز کو اٹھاتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اس کی میرے ہاں جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١٧٣٢: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّآئِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

١٧٣٢: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور قصداً اسے سننے والی پر لعنت فرمائی۔

١٧٣٣: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَجَبٌ لِّلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَهُ خَيْرٌ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِىْ كُلِّ اَمْرِهٖ حَتّٰى فِى اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا اِلٰى فِىْ امْرَاَتِهٖ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

١٧٣٣: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن کی عجیب شان ہے' اگر اسے کوئی خیر و بھلائی نصیب ہوتی ہے تو اللہ کی حمد بیان کرتا اور شکر کرتا ہے' اور اگر اسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو بھی اللہ کی حمد بیان کرتا ہے اور صبر کرتا ہے' پس مؤمن اپنے (شکر و صبر کے) ہر معاملے میں اجر پاتا ہے' حتیٰ کہ اس لقمہ پر بھی جو وہ اپنی اہلیہ کے منہ میں ڈالتا ہے۔''

١٧٣٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ يَّصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهٗ وَبَابٌ يَّنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهٗ فَاِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ﴾)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ [4]

١٧٣٤: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مؤمن کے لیے دو دروازے ہیں' ایک دروازے سے اس کے اعمال اوپر چڑھتے ہیں اور ایک دروازے سے اس کا رزق نازل ہوتا ہے' جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو وہ دونوں اس پر روتے ہیں' پس یہ

---

[1] رواه البخاري (٦٤٢٠)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣١٢٨) ☆ محمد بن الحسن بن عطية العوفي وأبوه ضعيفان وجده ضعيف مدلس وللحديث شواهد ضعيفة عند البيهقي (٤/ ٦٣) وغيره۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٤٨٥) [و أحمد (١/ ١٧٣، [١٧٧ح ١٥٣١، وسنده صحيح]، ١٨٢)] ☆ وله شاهد في صحيح مسلم (٢٩٩٩)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٢٥٥ و قال: غريب) ☆موسى بن عبيدة و يزيد بن أبان: ضعيفان۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''ان پر آسمان رویا نہ زمین۔''

١٧٣٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِيْ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ: ((وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَامُوَفَّقَةُ!)) فَقَالَتْ: فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ: فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِيْ لَنْ يُّصَابُوْا بِمِثْلِيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

١٧٣٥: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے جس شخص کے دو بچے پیش رو ہوں (یعنی فوت ہو جائیں) تو اللہ ان کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، آپ کی امت میں سے جس کا ایک پیش رو ہو؟ آپ نے فرمایا: ''موفقہ (جس کو توفیق دی گئی ہو)! جس کا ایک پیش رو ہو (وہ بھی جنتی ہے)۔'' انہوں نے عرض کیا، آپ کی امت میں سے جس کا ایک بھی پیش رو نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنی امت کا پیش رو ہوں گا، انہیں میری مثل کوئی تکلیف نہیں پہنچائی گئی۔'' ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

١٧٣٦: وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيَقُوْلُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَ اسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَ سَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [2]

١٧٣٦: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بندے کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: کیا تم نے میرے بندے کے بچے (کی روح) کو قبض کر لیا؟ وہ عرض کرتے ہیں، جی ہاں، پھر وہ پوچھتا ہے: کیا تم نے اس کے ثمر قلب (جگر گوشہ کی روح) کو قبض کر لیا؟ وہ عرض کرتے ہیں، جی ہاں، اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے کیا کہا تھا؟ وہ عرض کرتے ہیں، اس نے تیری حمد بیان کی اور (انا للہ و انا الیہ راجعون) پڑھا تھا، پھر اللہ فرماتا ہے: میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔''

١٧٣٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ)). [3] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ الرَّاوِيْ وَقَالَ: وَ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوْفًا.

١٧٣٧: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مصیبت زدہ شخص کو تسلی دیتا ہے تو اسے بھی اس کی مثل اجر ملتا ہے۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور ہم علی بن عاصم سے مروی حدیث سے اسے مرفوع جانتے ہیں، اور انہوں نے (امام ترمذی) نے فرمایا: ان میں سے بعض نے اسے محمد بن سوقہ سے اسی سند کے ساتھ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٠٦٢)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٤١٥ ح ١٩٩٦٣) والترمذي (١٠٢١ وقال: حسن غريب.) ☆ وقال البيهقي فى السنن الكبرى: "الضحاك بن عبدالرحمٰن: لم يثبت سماعه من أبي موسى و عيسى بن سنان: ضعيف" (١/ ٢٨٤-٢٨٥)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠٧٣) وابن ماجه (١٦٠٢) ☆ قال البيهقي: "تفرد به علي بن عاصم وهو أحد ما أنكر عليه" (٤/ ٥٩) و هو ضعيف (تقدم: ١١٧٧) وله متابعات ضعيفة۔

موقوف روایت کیا ہے۔

۱۷۳۸: وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ عَزّٰی ثَكْلٰی كُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ. ❶

۱۷۳۸: ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی عورت کو، جس کا بچہ گم ہو جائے، تسلی دیتا ہے تو اسے جنت میں ایک قیمتی لباس پہنایا جائے گا۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۳۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: لَمَّا جَآءَ نَعْیُ جَعْفَرٍ، قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِصْنَعُوْا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا، فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يُشْغِلُهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۱۷۳۹: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب جعفر کی خبر شہادت آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آل جعفر کے لیے کھانا تیار کرو، ان کے پاس ایسی چیز (یعنی خبر) آئی ہے جو انہیں مشغول رکھے گی۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۷۴۰: عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((مَنْ نِیْحَ عَلَیْهِ فَاِنَّهٗ یُعَذَّبُ بِمَا نِیْحَ عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ)). ❸ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

۱۷۴۰: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص پر نوحہ کیا جائے تو اس پر نوحہ کیے جانے کے باعث روز قیامت اسے عذاب دیا جائے گا۔''

۱۷۴۱: وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما یَقُوْلُ: اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَیِّ عَلَیْهِ تَقُوْلُ: یَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ یَكْذِبْ وَلٰكِنَّهٗ نَسِیَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی یَهُوْدِیَّةٍ یُبْكٰی عَلَیْهَا فَقَالَ: ((اِنَّهُمْ لَیَبْكُوْنَ عَلَیْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❹

۱۷۴۱: عمرہ بنت عبدالرحمٰن رحمہا اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، اور انہیں بتایا گیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میت کو اس کے قبیلے کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے، انہوں نے فرمایا: اللہ ابو عبدالرحمٰن کو

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۰۷۶) ☆ منية بنت عبيد: لا يعرف حالها۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۹۹۸ وقال: حسن.) و أبوداود (۳۱۲۲) و ابن ماجه (۱۶۱۰) [وصححه الحاكم (۱/ ۳۷۲) ووافقه الذهبي]۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (۱۲۹۱) و مسلم (۲۸/ ۹۳۳)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (۱۲۸۹) و مسلم (۲۷/ ۹۳۲)۔

معاف فرمائے‘ انہوں نے جھوٹ نہیں بولا‘ بلکہ وہ بھول گئے یا غلطی کر گئے‘ بات صرف اتنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے جس پر اس کے گھر والے رو رہے تھے‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک یہ تو اس پر رو رہے ہیں جبکہ اسے اپنی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔“

١٧٤٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِّعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَ هَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَاِنِّىْ لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ: اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَآءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذَالِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَآءِ فَاِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَآءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ: فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ادْعُهُ فَرَجَعْتُ اِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ: ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا اَنْ اُصِيْبَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِىْ يَقُوْلُ: وَااَخَاهُ وَاصَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: يَا صُهَيْبُ! اَتَبْكِىْ عَلَىَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذَالِكَ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ، لَا وَاللّٰهِ! مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ)) وَلٰكِنْ ((اِنَّ اللّٰهَ يَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ)) وَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: حَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عِنْدَ ذَالِكَ: وَاللّٰهُ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى قَالَ ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ: فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما شَيْئًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۷۴۲: عبداللہ بن ابی مُلیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیٹی مکہ میں وفات پا گئیں تو ہم اس کے جنازہ میں شریک ہونے کے لیے آئے جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی تشریف لائے تھے‘ میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا‘ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرو بن عثمان سے فرمایا: جبکہ وہ اس کے مقابل تھے‘ کیا تم رونے سے منع نہیں کرتے؟ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ اس کا بعض حصہ بیان کیا کرتے تھے‘ پھر انہوں نے (ابن عباس رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی تو فرمایا: میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے واپس آیا‘ حتی کہ جب ہم بیداء کے قریب پہنچے تو انہوں نے کیکر کے سائے تلے ایک قافلہ دیکھا تو فرمایا: جاؤ دیکھو کہ یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے دیکھا تو وہ صہیب رضی اللہ عنہ تھے‘ چنانچہ میں نے ان کو بتایا‘ تو انہوں نے فرمایا: اس (صہیب رضی اللہ عنہ) کو بلاؤ‘ میں صہیب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو میں نے کہا: یہاں سے کوچ کرو اور امیر المؤمنین کے پاس چلو‘ پھر جب عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا‘ تو صہیب رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور کہنے لگے: آہ بھائی پر کتنا افسوس ہے! آہ بھائی پر کتنا افسوس ہے! تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صہیب! کیا تم مجھ پر روتے ہو؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”میت کو اس کے گھر والوں کی طرف سے اس پر رونے کی وجہ سے

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١٢٨٦-١٢٨٨) و مسلم (٢٣/ ٩٢٧-٩٢٩)۔

عذاب دیا جاتا ہے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب عمر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ عمر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، نہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث بیان نہیں کی کہ ''میت کو اس کے گھر والوں کی طرف سے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔'' بلکہ ''اللہ کافر شخص پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب بڑھا دیتا ہے۔'' اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہیں قرآن کافی ہونا چاہیے: ''کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائی گی۔'' اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کوئی بات نہ کی۔

١٧٤٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا جَآءَ النَّبِيَّ ﷺ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَّابْنِ رَوَاحَةَ رضي الله عنهم جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِيْ شَقَّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ نِسَآءَ جَعْفَرٍ رضي الله عنه وَذَكَرَ بُكَآءَهُنَّ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ: ((**اِنْهَهُنَّ**)) فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ: وَاللّٰهِ! غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ﷺ فَزَعَمْتُ اَنَّهُ قَالَ: ((**فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ**)) فَقُلْتُ: اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

١٧٤٣: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابن حارثہ، جعفر اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کی خبر شہادت پہنچی تو آپ (مسجد میں) بیٹھ گئے اور آپ کے چہرے پر غم کے آثار واضح تھے، اور میں دروازے کی جھری سے دیکھ رہی تھی، اتنے میں ایک آدمی آپ کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا: جعفر رضی اللہ عنہ کی خواتین رو رہی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ ''انہیں منع کرو۔'' وہ چلا گیا (اور انہیں منع کیا لیکن وہ باز نہ آئیں) پھر وہ دوسری مرتبہ آپ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ وہ اس کی بات نہیں مانتیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انہیں منع کر۔'' لیکن وہ تیسری مرتبہ پھر آیا اور عرض کیا: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! وہ ہم پر غالب آگئیں ہیں، (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کے منہ میں مٹی ڈالو۔'' میں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا تو اسے بجالایا نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانا ترک کیا۔

١٧٤٤: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ: غَرِيْبٌ وَفِيْ اَرْضِ غُرْبَةٍ لَاَ بْكِيَنَّهُ بُكَآءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّاْتُ لِلْبُكَآءِ عَلَيْهِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ تُرِيْدُ اَنْ تُسْعِدَنِيْ فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((**اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ**)) مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَآءِ فَلَمْ اَبْكِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

١٧٤٤: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے کہا: پردیسی شخص پردیس میں فوت ہو گیا، میں اس مرتبہ اس قدر رووں گی کہ ایک داستان بن جائے گی، میں اس پر رونے کی پوری تیاری کر چکی تھی کہ ایک عورت آئی وہ رونے میں میرا ساتھ دینا چاہتی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''کیا تم ایسے گھر میں شیطان داخل کرنا چاہتی ہو جہاں سے اللہ نے اسے نکال باہر کیا ہے۔'' آپ نے دو مرتبہ ایسے فرمایا۔ پس میں رونے سے رک گئی اور میں نہ روئی۔

١٧٤٥: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضي الله عنه قَالَ: اُغْمِيَ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ اُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِيْ وَاجَبَلَاهُ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٩٩) و مسلم (٣٠/ ٩٣٥)۔

[2] رواه مسلم (١٠/ ٩٢٢)۔

وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِيْنَ اَفَاقَ: مَاقُلْتِ شَيْئًا اِلَّا قِيْلَ لِيْ: أَنْتَ كَذَالِكَ. زَادَ فِي رِوَايَةٍ: فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۷۴۵: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن عمرہ رونے لگیں اور کہنے لگیں، آہ پہاڑ پر کتنا افسوس آہ اس طرح اور اس طرح، وہ ان کے محاسن بیان کرنے لگیں، جب انہیں ہوش آیا تو انہوں نے فرمایا: آپ نے جو کچھ بھی کہا، وہ مجھ سے پوچھا گیا کہ کیا تم اسی طرح ہو؟ اور ایک روایت میں یہ نقل کیا ہے: جب وہ (عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ) شہید ہوئے تو پھر وہ ان پر نہ روئیں۔

۱۷۴٦: وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِمْ فَيَقُوْلُ: وَاجَبَلَاهُ! وَاسَيِّدَاهُ! وَنَحْوَ ذٰلِكَ، إِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهٖ، وَيَقُوْلَانِ: أَهٰكَذَا كُنْتَ؟)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ [2]

۱۷۴٦: ابوموسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے اور اسے رونے والے کھڑے ہو کر کہتے ہیں: آہ پہاڑ! آہ سردار! اور اس طرح کی کوئی بات، تو اللہ اس (میت) پر دو فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو اسے مارتے ہوئے دھکے دے کر کہتے ہیں: کیا تو ایسے ہی تھا؟'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۴۷: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاتَ مَيِّتٌ مِنْ آلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاجْتَمَعَ النِّسَآءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((دَعْهُنَّ يَاعُمَرُ! فَاِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيْبٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ [3]

۱۷۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں سے کوئی شخص فوت ہو گیا، تو عورتیں جمع ہو کر اس پر رونے لگیں، جبکہ عمر رضی اللہ عنہ انہیں روکنے اور دور ہٹانے کے لیے کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر! انہیں چھوڑ دو، کیونکہ آنکھ اشکبار ہے اور دل غمناک ہے اور ابھی صدمہ تازہ ہے۔''

۱۷۴۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَبَكَتِ النِّسَآءُ فَجَعَلَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهٖ فَاَخَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِهٖ وَ قَالَ: ((مَهْلًا يَاعُمَرُ!)) ثُمَّ قَالَ: ((اِيَّاكُنَّ وَنَعِيْقَ الشَّيْطَانِ)) ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّهٗ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَ مَاكَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

۱۷۴۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں تو خواتین رونے لگیں، تو عمر رضی اللہ عنہ کوڑے کے ساتھ انہیں مارنے لگے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ساتھ انہیں پیچھے کر دیا اور فرمایا: ''عمر! کچھ

[1] رواه البخاري (٤٢٦٧)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٠٠٣)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٤٤٤) والنسائي (٤/ ١٩ ح ١٨٦٠) ☆ سلمة بن الأزرق: مستور، لم أجد من وثقه غير ابن حبان۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٣٣٥ ح ٣١٠٣، ٢٣٧-٢٣٨ ح ٢١٢٧) ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان ضعيف۔

مہلت دو۔“ پھر فرمایا: ”(خواتین کی جماعت) شیطانی آواز سے بچو۔“ پھر فرمایا: ”جہاں تک آنکھ (کے اشک بار ہونے) اور دل (کے غمگین ہونے) کا تعلق ہے تو وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور رحمت ہے اور جو ہاتھ اور زبان سے کوئی حرکت ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔“

۱۷۴۹: وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ: لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُوْلُ: اَلَاهَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَأَجَابَهُ اٰخَرُبَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا. [1]

۱۷۴۹: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے معلق روایت بیان کی ہے کہ جب حسن بن حسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے تو ان کی اہلیہ نے سال بھر کے لیے ان کی قبر پر خیمہ لگالیا‘ پھر انہوں نے اٹھالیا تو انہوں نے کسی پکارنے والے کو سنا: کیا انہوں نے اپنی مفقود چیز کو پالیا؟ دوسرے نے جواب دیا‘ نہیں بلکہ مایوس ہوگئے تو واپس چلے گئے۔

۱۷۵۰: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبِيْ بَرْزَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى قَوْمًا قَدْطَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَأْخُذُوْنَ اَوْبِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تُشَبِّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ**)) قَالَ: فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۷۵۰: عمران بن حصین اور ابو برزہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں‘ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوئے تو آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی اوپر والی چادریں اتار پھینکی ہیں اور صرف قمیص پہن کر چل رہے ہیں‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ منظر دیکھ کر) فرمایا: کیا تم جاہلیت کا سا کام کر رہے ہو یا جاہلیت کے کام سے مشابہت اختیار کر رہے ہو؟ میں نے ارادہ کیا کہ تمہارے لیے بددعا کروں کہ تمہاری صورتیں مسخ ہو جائیں۔“ راوی بیان کرتے ہیں‘ انہوں نے اپنی چادریں لے لیں اور پھر دوبارہ ایسے نہیں کیا۔

۱۷۵۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ تُتَّبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۱۷۵۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے جنازے میں شریک ہونے سے منع فرمایا جس کے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی ہو۔

۱۷۵۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ: مَاتَ ابْنٌ لِّيْ فَوَجَدْتُّ عَلَيْهِ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهٗ شَيْئًا يُطَيِّبُ بِاَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُهٗ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**صِغَارُهُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ**

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البخاري تعليقًا (الجنائز باب ٦١ قبل ح ١٣٣٠) [وانظر تغليق التعليق ٢/ ٤٨٢] ☆ محمد بن حميد: ضعيف و مغيرة بن مقسم مدلس و لم أجد تصريح سماعه۔

[2] **إسناده موضوع**، رواه ابن ماجه (١٤٨٥) ☆ نفيع بن الحارث أبو داود الأعمي كذاب وعلي بن الحزور: متروك۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٩٢ ح ٥٦٦٨) و ابن ماجه (١٥٨٣) ☆ أبو يحيى القتات روى عنه إسرائيل أحاديث كثيرة مناكير جدًا۔

يَلْقَى اَحَدُهُمْ اَبَاهُ فَيَاْخُذُ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهٖ فَلَا يُفَارِقُهُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ)). ❶ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ.

۱۷۵۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان سے کہا کہ میرا بیٹا فوت ہو گیا تو میں نے اس پر بہت غم کیا ہے کیا آپ نے اپنے خلیل صلوات اللہ علیہ وسلامہ سے کوئی ایسی چیز سنی ہے جس سے ہم اپنے فوت شدگان کے بارے میں اپنے دلوں کو خوش کر لیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کے چھوٹے بچے جنت کے کیڑے ہوں گے' ان میں سے ایک اپنے والد سے ملاقات کرے گا تو وہ اسے کپڑے کے کنارے سے پکڑ لے گا' پھر وہ اس سے الگ نہیں ہو گا حتی کہ وہ اسے جنت میں لے جائے گا۔'' مسلم' احمد' اور الفاظ مسند احمد کے ہیں۔

۱۷۵۳: وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَاْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ: ((اِجْتَمِعْنَ فِىْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِىْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا)) فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَّلَدِهَا ثَلَاثَةً اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ)) فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوِاثْنَيْنِ؟ فَاَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: ((وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۱۷۵۳: ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا' اللہ کے رسول! آپ کی حدیث کے معاملے میں مرد حضرات سبقت لے گئے' آپ ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر فرما دیں' جس روز ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں آپ ہمیں وہ تعلیم دیں جو اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہے' آپ نے فرمایا: ''آپ فلاں فلاں دن فلاں فلاں جگہ جمع ہو جایا کریں۔'' پس وہ اکٹھی ہو گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو آپ نے اللہ کی تعلیمات میں سے انہیں کچھ تعلیمات دیں' پھر فرمایا: ''تم میں سے جس کے تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لیے جہنم سے حجاب بن جائیں گے'' ان میں سے کسی عورت نے عرض کیا' اللہ کے رسول! اگر دو ہوں؟ اس نے دو مرتبہ یہ بات کہی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر دو ہوں' اگر دو ہوں، اگر دو ہوں۔''

۱۷۵٤: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفّٰى لَهُمَا ثَلَاثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمَا)) فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوِاثْنَانِ؟ قَالَ: ((اَوِاثْنَانِ)) قَالُوْا: اَوْ وَاحِدٌ؟ قَالَ: ((اَوْ وَاحِدٌ)) ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ! اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهٖ: ((وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ)). ❸

۱۷۵۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس مسلمان والدین کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اللہ ان پر اپنا فضل و کرم فرماتے ہوئے انہیں جنت میں داخل فرمائے گا۔'' صحابہ نے عرض کیا: اگر دو ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر دو ہوں'' انہوں نے پھر عرض کیا' اگر ایک ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر ایک ہو تب بھی۔'' پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ

---

❶ رواه مسلم (١٥٤/ ٢٦٣٥) و أحمد (٢/ ٤٨٨ ح ١٠٣٣٠)۔ ❷ رواه البخاري (١٠١)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٤١ ح ٢٢٤٤١) وابن ماجه (١٦٠٩) ☆ يحيى بن عبيدالله التيمي ضعيف۔

میں میری جان ہے! ناکمل بچہ اپنی ماں کو اپنی آنول (ناف) سے کھینچ کر جنت میں لے جائے گا' بشرطیکہ وہ اس (کی وفات) پر صبر کرے۔'' احمد' ابن ماجہ نے ((والذی نفسی بیدہ)) سے آخر تک حدیث روایت کی ہے۔

١٧٥٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِنَ النَّارِ)) فَقَالَ اَبُوْذَرٍّ رضی اللہ عنہ: قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ: ((وَاثْنَيْنِ)) قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ: قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ: ((وَوَاحِدًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

١٧٥٥: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لیے جہنم سے مضبوط حصار بن جائیں گے۔'' ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے دو بچے فوت ہوئے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو بھی۔'' سید القراء ابو منذر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' میرا ایک بچہ فوت ہوا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک بھی۔'' ترمذی' ابن ماجہ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

١٧٥٦: وَعَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ ابْنٌ لَّهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَتُحِبُّهٗ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهٗ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَافَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ؟)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَّا تَاْتِيَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَّهٗ يَنْتَظِرُكَ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِكُلِّنَا قَالَ: ((بَلْ لِكُلِّكُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

١٧٥٦: قرۃ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنے بیٹے کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں آیا کرتا تھا' نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ''کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں جیسے اس سے محبت کرتا ہوں ویسے اللہ آپ سے محبت کرے' نبی ﷺ نے اسے نہ پایا تو پوچھا: ''ابن فلاں کو کیا ہوا؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ فوت ہو گیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے جس دروازے پر جاؤ تو تم اسے وہاں اپنا منتظر پاؤ؟'' کسی آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! کیا یہ اس شخص کے لیے خاص ہے یا ہم سب کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ تم سب کے لیے ہے۔''

١٧٥٧: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهٗ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ اَدْخِلْ اَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ)). [3] رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

١٧٥٧: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ناکمل پیدا ہونے والے بچے کے والدین کو جہنم میں داخل کیے جانے کا ارادہ کیا جائے گا تو وہ اپنے رب سے جھگڑا کرے گا' تو اسے کہا جائے گا: اپنے رب سے جھگڑا کرنے والے ناکمل بچے! اپنے والدین کو جنت میں لے جا' وہ اپنے آنول سے انہیں کھینچے گا حتی کہ انہیں جنت میں لے جائے گا۔''

١٧٥٨: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠٦١) و ابن ماجه (١٦٠٦) ☆ أبو عبيدة لم يسمع من أبيه و أبو محمد مولى عمر: مجهول۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٢٥، ٣٤-٣٥، ٣/ ٤٣٦) [والنسائي (٤/ ٢٣ ح ١٨٧١) وصححه ابن حبان (الموارد: ٧٢٥) والحاكم (١/ ٣٨٤) ووافقه الذهبي]۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٦٠٨) ☆ مندل ضعيف وأسماء بنت عابس: لا يعرف حالها۔

عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی لَمْ اَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ)). [1] رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۱۷۵۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم! اگر تو نے صدمے کی ابتدا پر ہی صبر کیا اور ثواب کی امید کی تو میں تیرے لیے جنت سے کم تر ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔''

۱۷۵۹: وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ يُّصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَاِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِذٰلِكَ اسْتِرْجَاعًا اِلَّا جَدَّدَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَاَعْطَاهُ مِثْلَ اَجْرِهَا يَوْمَ اُصِيبَ بِهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۱۷۵۹: حسین بن علی رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے، اور پھر اس (مصیبت کے واقع ہونے) کے طویل مدت بعد اسے نئے سرے سے یاد آجائے اور وہ (انا للہ وانا الیہ راجعون) پڑھ لے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے نئے سرے سے اتنا ہی ثواب عطا فرما دیتا ہے جتنا اس نے اس مصیبت کے واقع ہونے کے روز ثواب عطا کیا تھا۔''

۱۷۶۰: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ فَاِنَّهٗ مِنَ الْمَصَائِبِ)). [3]

۱۷۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ (انا للہ وانا الیہ راجعون) پڑھے، کیونکہ یہ بھی مصائب میں سے ہے۔''

۱۷۶۱: وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قَالَ: يَا عِيْسٰی اِنِّيْ بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ اُمَّةً اِذَا اَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَاِنْ اَصَابَهُمْ مَّا يَكْرَهُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ: يَا رَبِّ: كَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ: اُعْطِيْهِمْ مِّنْ حِلْمِيْ وَعِلْمِيْ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [4]

۱۷۶۱: ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا: میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ''عیسیٰ! میں تیرے بعد ایک امت بھیجنے والا ہوں، جب انہیں کوئی پسندیدہ چیز ملے گی تو وہ اللہ کی حمد بیان کریں گے، اور اگر کسی ناگوار چیز سے واسطہ پڑ گیا تو وہ ثواب کی امید کے ساتھ صبر کریں گے، حالانکہ کوئی حلم وعقل نہیں ہوگی، انہوں نے عرض کیا: میرے پروردگار! یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ حلم وعقل نہ ہو؟ فرمایا: ''میں انہیں اپنے حلم وعلم سے عطا کروں گا۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (۱۵۹۷) [وصححه البوصيري]۔ [2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (۱/ ۲۰۱ ح ۱۷۳٤) والبيهقي في شعب الإيمان (۹٦۹٥) ☆ هشام بن زياد أبو المقدام متروك و أمه "لا تعرف" كما في آخر التقريب (ص ٤٨٠)۔ [3] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۹٦۹۳) ☆ فيه يحيى بن عبيدالله: ضعيف متروك و أبوه مجهول و للحديث شواهد ضعيفة۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۹۹٥۳) ☆ عبدالله بن صالح كاتب الليث بن سعد: لم يروعنه الحذاق هذا الحديث، ويزيد بن ميسرة أبو حلبس: وثقه ابن حبان وحده۔

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

قبروں کی زیارت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٧٦٢: عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَالَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَآءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۷۶۲۔ بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، (اب) ان کی زیارت کیا کرو، میں نے تمہیں تین دن سے زائد قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا، اب جس قدر ضرورت محسوس کرو اسے رکھو، میں نے مشکیزے کے علاوہ نبیذ بنانے سے تمہیں منع کیا تھا، تم تمام برتنوں میں نبیذ بنا سکتے ہو، لیکن نشہ آور مشروب استعمال نہ کرو۔''

١٧٦٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَكٰى وَاَبْكٰى مَنْ حَوْلَهٗ، فَقَالَ: ((اسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ فِيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِّيْ، وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِيْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاُذِنَ لِيْ، فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۷۶۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ خود بھی روئے اور اپنے آس پاس والوں کو بھی رلایا، پھر فرمایا: ''میں نے ان کی مغفرت طلب کرنے کے متعلق اپنے رب سے اجازت طلب کی تو مجھے اس کی اجازت نہ ملی، پھر میں نے ان کی قبر کی زیارت کے متعلق اس سے اجازت طلب کی تو مجھے اجازت مل گئی، پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ وہ موت یاد دلاتی ہیں۔''

١٧٦٤: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۷۶۴: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب وہ قبرستان جانے کا ارادہ کرتے تو رسول اللہ ﷺ انہیں یہ دعا سکھایا کرتے تھے: ''مومن اور مسلمان گھر والوں پر سلامتی ہو، اگر اللہ نے چاہا تو ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں، ہم اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت طلب کرتے ہیں۔''

---

[1] رواہ مسلم (١٠٦ / ٩٧٧)۔ [2] رواہ مسلم (١٠٦ / ٩٧٦)۔

[3] رواہ مسلم (١٠٤ / ٩٧٥)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١٧٦٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ [1]

۱۷۶۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کا مدینہ کی قبروں کے پاس سے گزر ہوا تو آپ ﷺ نے ان کی طرف چہرہ مبارک کرتے ہوئے فرمایا: ''اہل قبور! تم پر سلامتی ہو، اللہ ہمیں اور تمہیں معاف فرمائے، تم ہمارے اسلاف ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٧٦٦: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۷۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کا رات قیام میرے پاس ہوتا تو آپ رات کے آخری حصے میں بقیع (قبرستان) کی طرف تشریف لے جاتے اور فرماتے: ''مومن قوم کے گھر! تم پر سلامتی ہو اور جس کل کے لیے تم سے وعدہ کیا گیا تھا اور تمہیں اس کے لیے مہلت دی گئی تھی وہ تم تک پہنچ چکا، اور بے شک ہم تم سے ملنے والے ہیں، اے اللہ! بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما۔''

١٧٦٧: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَيْفَ اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! تَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ: ((قُوْلِيْ: اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۷۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! زیارت قبور کے موقع پر میں کیسے دعا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دعا کیا کریں: مومن اور مسلمان گھر والوں پر سلامتی ہو، اللہ ہم سے آگے جانے والوں اور ہم سے پیچھے رہ جانے والوں پر رحم فرمائے، اور اگر اللہ نے چاہا تو بے شک ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔''

١٧٦٨: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠٥٣) ☆ قابوس فيه لين كما في تقريب التهذيب (٥٤٤٥) وضعفه الجمهور۔

[2] رواه مسلم (١٠٢/ ٩٧٤)۔ [3] رواه مسلم (١٠٣/ ٩٧٤)۔

جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهٗ وَكُتِبَ بَرًّا))۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا۔ [1]

۱۷۶۸: محمد بن نعمان' نبی ﷺ سے مرفوع روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہر جمعہ اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرتا ہے تو اسے بخش دیا جاتا ہے اور اسے (والدین کا) اطاعت گزار لکھا جاتا ہے۔'' بیہقی نے شعب الایمان میں مرسل روایت کیا ہے۔

۱۷۶۹: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ))۔ [2] رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۱۷۶۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا' اب ان کی زیارت کیا کرو' کیونکہ وہ دنیا سے بے رغبت کرتی ہیں اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔''

۱۷۷۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔ [3] رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ: قَدْرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّرَخِّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِيْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزْعِهِنَّ تَمَّ كَلَامُهٗ۔

۱۷۷۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کثرت کے ساتھ قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ احمد' ترمذی' ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مزید فرمایا: بعض اہل علم کا خیال ہے کہ یہ زیارت قبور کے متعلق نبی ﷺ کی رخصت سے پہلے تھا' جب آپ نے اجازت دے دی تو آپ کی اجازت میں مرد اور عورتیں سب داخل ہیں' اور ان میں سے بعض نے کہا: آپ نے عورتوں کے قبرستان جانے کو اس لیے ناپسند فرمایا کہ وہ صبر کم کرتی ہیں' جبکہ جزع و فزع زیادہ کرتی ہیں' امام ترمذی رحمہ اللہ کا کلام مکمل ہوا۔

۱۷۷۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ: اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَاَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ! مَادَخَلْتُهٗ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَآءً مِّنْ عُمَرَ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

۱۷۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں اپنے اس حجرے میں جس میں رسول اللہ ﷺ (مدفون) ہیں چلی جایا کرتی تھی' اور یہیں اپنی چادر اتار دیا کرتی تھی' اور میں (دل میں) کہتی تھی: وہ تو میرے شوہر ہیں اور دوسرے میرے والد ہیں' جب عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ دفن کر دیا گیا تو اللہ کی قسم! میں عمر رضی اللہ عنہ سے حیا کی وجہ سے اپنے اوپر اچھی طرح چادر لے کر وہاں داخل ہوتی ہوں۔''

[1] **موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۹۰۱/ ۱) ☆ محمد بن النعمان أبو اليمان: مجهول (الجرح والتعديل ۸/ ۱۰۸) هو رواه عن يحيى بن العلاء (متروك متهم) عن عبد الكريم أبي أمية: ضعيف عن مجاهد عن أبي هريرة به مرفوعًا، رواه الطبراني في الصغير (۲/ ۶۹ ح ۹۶۹) والأوسط (۶۱۱۰) فهو موضوع۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۱۵۷۱) ☆ ابن جريج عنعن و للحديث شواهد عند مسلم (۹۷۷) وغيره دون قوله: "فإنها تزهد فی الدنيا" [3] **حسن**، رواه أحمد (۳/ ۴۴۲۔۴۴۳ ح ۱۵۷۴۲) والترمذي (۱۰۵۶) و ابن ماجه (۱۵۷۶) ☆ و للحديث شواهد۔ [4] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (۶/ ۲۰۲ ح ۲۶۱۷۹)۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کا بیان



فصل اول

۱۷۷۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ مُعَاذًا رضی اللہ عنہ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَآئِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۷۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا: ”تم اہل کتاب کے پاس جار ہے ہو انہیں اس گواہی دینے کی طرف دعوت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، اگر وہ اس میں تمہاری اطاعت کرلیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ نے دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اس میں بھی تمہاری اطاعت کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے مال داروں سے لے کر ان کے ناداروں کو دیا جائے گا، اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو پھر ان کے اچھے اچھے مال لینے سے اجتناب کرنا، اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔“

۱۷۷۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحَ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَالْاِبِلُ؟ قَالَ: ((وَلَا صَاحِبُ اِبِلٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَّاحِدًا تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَعُضُّهٗ بِاَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ: ((وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ

[1] متفق عليه ، رواه البخاري (١٤٩٦) و مسلم (٢٩ / ١٩)۔

وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَّا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرٰهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلَهُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَالْخَيْلُ؟ قَالَ: ((فَالْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ فَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِئَآءً وَّفَخْرًا وَّنِوَآءً عَلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ وَّرَوْضَةٍ فَمَا اَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا اَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَّكُتِبَ لَهُ عَدَدُ اَرْوَاثِهَا وَاَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَّلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ اٰثَارِهَا وَاَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَّلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ اَنْ يَّسْقِيَهَا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَالْحُمُرُ؟ قَالَ: ((مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ: ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۷۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو سونے چاندی کا مالک اس کا حق ادا نہیں کرتا تو جب قیامت کا دن ہوگا تو اس کے لیے آگ کی تختیاں بنائی جائیں گی اور انہیں جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا' اور پھر ان کے ساتھ اس کے پہلو' اس کی پیشانی اور اس کی پشت کو داغا جائے گا' جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گے تو انہیں گرم کرنے کے لیے دوبارہ جہنم میں لوٹایا جائے گا۔ اور یہ عمل اس روز مسلسل جاری رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی' حتیٰ کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا' پس وہ اپنا راستہ' جنت یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا۔'' عرض کیا گیا' اللہ کے رسول! تو اونٹ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اونٹوں کا جو مالک ان کی زکوۃ ادا نہیں کرتا' اور ان کا ایک حق یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کی باری والے دن ان کا دودھ (پانی کے گھاٹ پر موجود ضرورت مندوں کے لیے) دوہا جائے' (اور وہ یہ بھی نہ کرے) تو جب قیامت کا دن ہوگا تو اس شخص کو ایک چٹیل میدان میں ان اونٹوں کے سامنے چہرے یا پشت کے بل گرا دیا جائے گا' اور یہ اونٹ اس وقت پہلے سے زیادہ موٹے تازے ہوں گے' وہ ان میں سے ایک بچے کو بھی گم نہیں پائے گا' وہ اپنے کھروں سے اسے روندیں گے اور اپنے مونہوں سے اسے کاٹیں گے' جب ان کا پہلا اونٹ گزر جائے گا تو اس پر ان کا آخری اونٹ پھر لوٹا دیا جائے گا' اور یہ سلسلہ اس دن' جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی' جاری رہے گا حتیٰ کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا' پس وہ اپنی راہ دیکھ لے گا' جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔'' عرض کیا گیا' اللہ کے رسول! تو گائے اور بکری؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گائے اور بکریوں کا جو مالک ان کا حق (یعنی زکوۃ) ادا نہیں کرتا' تو جب قیامت کا دن ہوگا تو اسے ایک چٹیل میدان میں چہرے کے بل گرا دیا جائے گا' وہ ان میں سے کسی ایک کو بھی گم نہیں پائے گا' اور ان میں سے کوئی مڑے ہوئے سینگوں والی ہوگی نہ سینگ کے بغیر اور نہ ہی کسی کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں گے۔ یہ اپنے سینگوں سے اسے ماریں گی اور اپنے کھروں سے اسے روندیں گی۔ جب ان میں سے پہلی اس پر گزر جائے گی تو ان کی

[1] رواہ مسلم (٢٤ / ٩٨٧)۔

آخری پھر اس پر لوٹا دی جائے گی' اور یہ سلسلہ اس دن' جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہو گی' چلتا رہے گا حتی کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا' وہ اپنا راستہ' جنت کی طرف یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا۔'' آپ سے عرض کیا گیا' اللہ کے رسول! تو گھوڑے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑے تین قسم کے ہیں: ایک وہ جو آدمی کے لیے بوجھ ہیں' ایک وہ جو آدمی کے لیے پردہ ہیں اور ایک وہ جو آدمی کے لیے باعث اجر ہیں' رہا وہ جو اس کے لیے گناہ ہے' وہ آدمی جس نے ریا' فخر اور اہل اسلام کی دشمنی کی خاطر اسے باندھا تو اس قسم کا گھوڑا اس شخص کے لیے گناہ ہے' رہا وہ جو اس کے لیے پردہ ہے' یہ وہ ہے جسے کوئی آدمی اللہ کی راہ میں (نیک نیتی کے ساتھ) باندھے' پھر وہ ان کی پشتوں اور ان کی گردنوں کے بارے میں اللہ کا حق نہ بھولے تو یہ اس کے لیے پردہ (سفید پوشی کا باعث) ہیں' اور رہا وہ گھوڑا' جو اس شخص کے لیے باعث اجر ہے' تو یہ وہ ہے جسے آدمی نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اہل اسلام کی خاطر کسی چراگاہ یا کسی باغ میں باندھا' یہ گھوڑا اس چراگاہ یا اس باغ سے جو کچھ کھائے گا تو اس کھائی گئی چیز کی مقدار کے برابر اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی' اور اگر وہ رسی تڑوا کر ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھتا اور کودتا ہے اور وہ اس دوران جتنے قدم چلتا ہے اور جس قدر لید کرتا ہے تو ان کی تعداد کے مطابق اس شخص کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں' اور اگر اس کا مالک اسے کسی نہر سے لے کر گزرے اور وہ اس سے پانی پی لے' حالانکہ وہ اسے پانی پلانا نہیں چاہتا تھا' تو وہ جس قدر پانی پیئے گا تو اللہ اسی قدر اس کے لیے نیکیاں لکھ لے گا۔'' عرض کیا گیا' اللہ کے رسول! تو گدھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''گدھوں کے بارے میں اس نادر اور جامع آیت کے علاوہ مجھ پر اور کچھ نازل نہیں کیا گیا: ''جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا تو وہ اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا تو وہ اسے دیکھ لے گا۔''

١٧٧٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ)) ثُمَّ تَلَا ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ...... ﴾ الْاٰيَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

١٧٧٤: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ جس شخص کو مال عطا فرمائے اور پھر وہ شخص اس کی زکوۃ ادا نہ کرے تو روز قیامت اس کے مال کو گنجے اژدھا کی صورت میں بنا دیا جائے گا' اس کی آنکھوں پر دو نقطے ہوں گے' اس کو اس کے گلے کا ہار بنا دیا جائے گا' پھر وہ اسے جبڑوں سے پکڑ کر کہے گا: میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جو لوگ بخل کرتے ہیں وہ یہ خیال نہ کریں......''

١٧٧٥: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ لَهُ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا يَكُوْنُ وَاَسْمَنَهُ تَطَاُهُ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطِحُهُ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

١٧٧٥: ابوذر رضی اللہ عنہ' نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس اونٹ یا گائے یا بکریاں ہوں

---

[1] رواه البخاري (١٤٠٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٦٠) و مسلم (٣٠/ ٩٩٠)۔

اور وہ ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو تو انہیں روز قیامت لایا جائے گا تو وہ جس قدر (دنیا میں) تھیں اس سے کہیں بڑھی اور زیادہ موٹی ہوں گی، وہ اپنے کھروں سے اسے روندیں گی اور اپنے سینگوں کے ساتھ اسے ماریں گی، جب ان میں سے آخری گزر جائے گی تو پھر پہلی کو دوبارہ لایا جائے گا، اور یہ سلسلہ جاری رہے گا حتی کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔''

١٧٧٦: وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنكُمْ وَهُوَ عَنكُمْ رَاضٍ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

١٧٧٦: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی صدقہ وصول کرنے والا تمہارے پاس آئے تو جب وہ تم سے واپس جائے تو اسے تم سے راضی ہونا چاہیے۔''

١٧٧٧: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ**)) فَاَتَاهُ اَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى**)). [2] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ: اِذَا اَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ بِصَدَقَتِهِ قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ**)).

١٧٧٧: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب کوئی قوم نبی ﷺ کے پاس صدقہ لے کر آتی تو آپ دعا فرماتے: ''اے اللہ! فلاں کی آل پر رحمت فرما۔'' جب میرے والد صدقہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ابواوفی کی آل پر رحمت فرما۔'' بخاری، مسلم۔ ایک روایت میں ہے: جب کوئی آدمی اپنا صدقہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ ﷺ فرماتے: ''اے اللہ! اس پر رحمت فرما۔''

١٧٧٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ ابْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا**)) ثُمَّ قَالَ: ((**يَا عُمَرُ! اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

١٧٧٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو آپ کو بتایا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس رضی اللہ عنہم نے زکوٰۃ روک لی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن جمیل تو اس وجہ سے انکار کرتا ہے کہ وہ تنگ دست تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے اسے مال دار کر دیا، رہا خالد، تو تم خالد پر ظلم کرتے ہو، اس نے تو اپنی زرہیں اور آلات جنگ اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں، اور رہے عباس تو ان کی زکوٰۃ اور اس کے برابر وہ میرے ذمہ ہے۔'' پھر فرمایا: ''عمر! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔''

---

[1] رواه مسلم (٢٩/ ٩٨٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٩٧) و مسلم (١٧٦/ ١٠٧٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٦٨) و مسلم (١١/ ٩٨٣)۔

۱۷۷۹: وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَهٗ: ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هٰذَا لَكُمْ. وَهٰذَا اُهْدِیَ لِیْ فَخَطَبَ النَّبِیُّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِنْكُمْ عَلٰی اُمُوْرٍ مِمَّا وَلَّانِیَ اللّٰهُ فَیَاْتِیْ اَحَدُهُمْ فَیَقُوْلُ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِیَتْ لِیْ فَهَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْهِ اَوْ بَیْتِ اُمِّهٖ فَیَنْظُرَ اَیُهْدٰی لَهٗ اَمْ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ! لَا یَاْخُذُ اَحَدٌ مِنْهُ شَیْئًا اِلَّا جَاءَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَحْمِلُهٗ عَلٰی رَقَبَتِهٖ اِنْ كَانَ بَعِیْرًا لَهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرًا لَهٗ خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَیْعَرُ)) ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی رَاَیْنَا عُفْرَةَ اِبْطَیْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۱۷۷۹: ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ازد قبیلے کے ابن لتبیہ نامی شخص کو صدقات وصول کرنے پر مامور فرمایا، جب وہ واپس آیا تو اس نے کہا: یہ (مال) تمہارے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ (تحفہ دیا گیا ہے) (یہ سن کر) نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''امابعد! میں تم میں سے کچھ آدمیوں کو ان امور پر، جو اللہ نے میرے سپرد کیے ہیں، مامور کرتا ہوں تو ان میں سے کوئی آ کر کہتا ہے: یہ (مال) تمہارے لیے ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے، وہ اپنے والد یا اپنی والدہ کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا اور وہ دیکھتا کہ آیا اسے ہدیہ (تحفہ) ملتا ہے یا نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے جو شخص اس (مال صدقات) میں سے جو کچھ لے گا وہ روز قیامت اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا، اگر وہ اونٹ ہوا تو وہ آواز کر رہا ہوگا، اگر گائے ہوئی تو وہ آواز کر رہی ہوگی، اور اگر وہ بکری ہوئی تو وہ ممیا رہی ہوگی۔'' پھر آپ نے اپنے ہاتھ بلند کیے حتیٰ کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا؟''

قَالَ الْخَطَّابِیُّ: وَفِیْ قَوْلِهٖ: ((جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اُمِّهٖ اَوْ اَبِیْهِ فَیَنْظُرَ اَیُهْدٰی اِلَیْهِ اَمْ لَا)) دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ كُلَّ اَمْرٍ یُتَذَرَّعُ بِهٖ اِلٰی مَحْظُوْرٍ فَهُوَ مَحْظُوْرٌ وَكُلُّ دَخِیْلٍ فِی الْعُقُوْدِ یُنْظَرُ هَلْ یَكُوْنُ حُكْمُهٗ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ كَحُكْمِهٖ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ اَمْ لَا. هٰكَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ.

امام خطابی نے فرمایا: اور آپ ﷺ کی روایت کے الفاظ: ''وہ اپنی ماں یا اپنے باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا، پس وہ دیکھتا کہ آیا اسے ہدیہ (تحفہ) ملتا ہے یا نہیں؟'' میں دلیل ہے کہ ہر وہ کام جو کسی ممنوع کام کا وسیلہ بنے تو وہ بھی ممنوع ہے، اور عقود میں داخل ہونے والی ہر چیز دیکھی جائے گی کہ آیا جب وہ چیز اکیلی ہو تو اس کا حکم اسی طرح ہوگا جس طرح ملانے سے ہوگا یا نہیں، شرح السنہ میں اسی طرح ہے۔

۱۷۸۰: وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَهٗ كَانَ غُلُوْلًا یَاْتِیْ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۷۸۰: عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم تم میں سے جس شخص کو کسی کام پر مامور کریں اور اگر وہ ہم سے ایک سوئی یا اس سے بھی کوئی چھوٹی چیز چھپا لے تو یہ خیانت ہوگی، جسے وہ روز قیامت لے کر حاضر ہوگا۔''

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۲۵۹۷) و مسلم (۲۶/ ۱۸۳۲) والبغوي في شرح السنة (۵/ ۴۹۸ تحت ح ۱۵۶۸)۔

[2] رواه مسلم (۳۰/ ۱۸۳۳)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱۷۸۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ......﴾ كَبُرَ ذَالِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ . اَنَا اُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اِنَّهٗ كَبُرَ عَلٰى اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ اِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ)) وَذَكَرَ كَلِمَةً ((لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ)) فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ ثُمَّ قَالَ لَهٗ: ((اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ؟ اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ: اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۷۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جب یہ آیت: ''جولوگ سونا چاندی ذخیرہ کرتے ہیں......'' نازل ہوئی تو یہ مسلمانوں پر بہت گراں گزری' تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری اس مشکل کو حل کرتا ہوں' وہ گئے اور عرض کیا' اللہ کے نبی! یہ آیت آپ کے صحابہ پر بہت گراں گزری ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے زکوۃ اس لیے فرض کی ہے تاکہ وہ تمہارے باقی اموال کو پاک کر دے' اور اس نے وراثت کو اس لیے فرض کیا۔'' راوی کہتے ہیں: آپ نے ایک کلمہ ذکر کیا: ''تاکہ وہ تمہارے بعد والوں کے لیے ہو جائے۔'' راوی بیان کرتے ہیں' عمر رضی اللہ عنہ نے (خوشی کے ساتھ) نعرہ تکبیر بلند کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''کیا میں تمہیں آدمی کے بہترین خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ صالحہ بیوی ہے' جب وہ اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے' جب وہ اسے حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جب وہ اس کے پاس نہ ہو تو وہ اس (کے تمام حقوق) کی حفاظت کرے۔''

۱۷۸۲: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَيَأْتِيْكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَاِنْ جَآءُوْكُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ وَخَلُّوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُوْنَ فَاِنْ عَدَلُوْا فَلِاَنْفُسِهِمْ وَاِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهِمْ وَاَرْضُوْهُمْ فَاِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ)). [2] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

۱۷۸۲: جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب کچھ سوار (چھوٹے قافلہ کی صورت میں) تمہارے پاس آئیں گے جن کو تم ناپسند کرو گے' اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں خوش آمدید کہنا' اور (زکوۃ کی مد میں) جو وہ چاہیں انہیں لینے دینا' اگر وہ انصاف کریں گے تو اپنے فائدہ کے لیے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو وہ ان کی جان پر ہوگا' اور انہیں خوش کر دو' کیونکہ تمہاری زکوۃ کا اتمام ان کی رضامندی ہے' اور انہیں تمہارے حق میں دعا کرنی چاہیے۔''

۱۷۸۳: وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ نَاسٌ يَعْنِيْ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا: اِنَّ

---

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (١٦٦٤) ☆ غيلان بن جامع: رواه عن عثمان بن عمير أبى اليقظان عن جعفر بن إياس عن مجاهد عن ابن عباس به (البيهقي ٤/ ٨٣) وأبو اليقظان ضعيف مدلس فالعلة مدمرة۔

[2] **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (١٥٨٨) ☆ صخر بن إسحاق: لين ، وعبدالرحمٰن بن جابر: مجهول ، وحديث مسلم (٩٨٩) يغني عنه ، انظر الحديث الآتي (١٧٨٣)۔

نَاسًا مِّنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَأْتُوْنَا فَيَظْلِمُوْنَا فَقَالَ: ((اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ: ((اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۷۸۳: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کچھ اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا: صدقہ وصول کرنے والے کچھ لوگ ہمارے پاس آتے ہیں تو وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے صدقہ وصول کرنے والوں کو خوش کرو۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! خواہ وہ ہم پر ظلم کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے صدقہ وصول کرنے والوں کو خوش کرو خواہ تم پر ظلم کیا جائے۔''

١٧٨٤: وَعَنْ بَشِيْرِبْنِ الْخَصَاصِيَّةِ رضي الله عنه قَالَ: قُلْنَا: اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ: ((لَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۷۸۴: بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے عرض کیا: کہ اہل صدقہ ہم پر زیادتی کرتے ہیں، کیا ہم ان کی زیادتی کے مطابق اپنے اموال میں سے چھپالیا کریں؟ فرمایا: ''نہیں۔''

١٧٨٥: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [3]

۱۷۸۵: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حق وصداقت کے ساتھ صدقات وصول کرنے والا شخص، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی طرح ہے حتی کہ وہ (صدقہ وصول کرنے والا) اپنے گھر واپس آجائے۔''

١٧٨٦: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۷۸۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زکوۃ وصول کرنے والا زکوۃ سے دور بیٹھ کر مال زکوۃ اپنے پاس بلائے نہ زکوۃ دینے والے اپنا مال اپنے گھروں سے دور لے جائیں اور صدقات ان کے گھروں میں وصول کیے جائیں۔''

١٧٨٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً اَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ. [5]

۱۷۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مال سے استفادہ کرے تو سال گزرنے سے پہلے اس

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (١٥٨٩) [و مسلم: ٢٩/ ٩٨٩]۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٥٨٦) ☆ ديسم: مستور لم يوثقه غير ابن حبان۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٩٣٦) والترمذي (٦٤٥ وقال: حسن)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٥٩١)۔ [5] **ضعيف**، رواه الترمذي (٦٣١) ☆ عبدالرحمٰن بن زيد بن أسلم ضعيف جدًا وللحديث شواهد ضعيفة وروى الترمذي (٦٣٢) بسند صحيح عن ابن عمر رضي الله عنه قال: "من استفاد مالاً فلا زكوة فيه حتى يحول عليه الحول عند ربه" و انظر الحديث الآتي (١٨١٠)۔

پر کوئی زکوۃ نہیں ہوگی۔'' ترمذی' اور انہوں نے ایک جماعت کا ذکر کیا کہ انہوں نے اسے ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف قرار دیا ہے۔

١٧٨٨: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ الْعَبَّاسَ رضی اللہ عنہ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ تَعْجِيْلِ صَدَقَةٍ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِیْ ذَالِكَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

١٧٨٨: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سال گزرنے سے پہلے ہی اپنی زکوۃ جلد ادا کرنے کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے اس بارے میں انہیں اجازت مرحمت فرمائی۔

١٧٨٩: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: ((اَلَا مَنْ وَّلِيَ يَتِيْمًا لَّهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنّٰى بْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِيْفٌ. [2]

١٧٨٩: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: ''سن لو جو شخص کسی یتیم کا سرپرست بنے اور یتیم کا کچھ مال ہو تو وہ اس سے تجارت کرے اور اسے ایسے ہی پڑا نہ رہنے دے کہ زکوۃ ہی اسے ختم کر دے۔'' ترمذی' اور انہوں نے فرمایا: اس کی سند میں کلام ہے' کیونکہ مثنی بن صباح ضعیف ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٧٩٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لِاَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ)) فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ! لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ! لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ! مَا هُوَ اِلَّا رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

١٧٩٠: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی ﷺ نے وفات پائی اور ان کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو کچھ عرب مرتد ہو گئے' عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ لوگوں سے کیسے قتال کریں گے جبکہ رسول اللہ ﷺ فرما چکے ہیں: ''مجھے لوگوں سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتی کہ وہ کہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' جس نے کہہ دیا' اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو اس نے حق اسلام کے علاوہ اپنے مال و جان کو مجھ سے محفوظ کر لیا' جبکہ اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جو شخص نماز اور زکوۃ میں فرق کرے گا تو میں اس سے ضرور قتال کروں گا' کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے' اللہ کی قسم! اگر انہوں نے بھیڑ کا بچہ' جو وہ

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٢٤) والترمذي (٦٧٨) و ابن ماجه (١٧٩٥) والدارمي (١/ ٣٨٥ ح ١٦٤٣)
☆الحكم بن عتيبة مدلس و عنعن۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٤١) ☆ و للحديث طرق كلها ضعيفة۔
[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٩٩ ـ ١٤٠٠) و مسلم (٣٢/ ٢٠)۔

رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے، مجھے دینے سے انکار کیا تو میں اس کے انکار پر بھی ان سے ضرور قتال کروں گا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے تو بس یہی سمجھ آئی کہ اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینے کو قتال کے لیے کھول دیا، میں نے پہچان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔

۱۷۹۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهٗ وَ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُلْقِمَهٗ اَصَابِعَهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۱۷۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی ایک کا خزانہ روز قیامت گنجا اژدھا بن جائے گا، اس (خزانے) کا مالک اس سے فرار اختیار کرے گا جبکہ وہ اسے چھوڑے گا نہیں حتیٰ کہ وہ اس کی انگلیوں سمیت اسے کھا جائے گا۔“

۱۷۹۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَامِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكَاةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا)) ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ......﴾ الْاٰيَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۷۹۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو اللہ روز قیامت اسے اس کی گردن میں اژدھا بنا دے گا، پھر آپ نے اس کے مصداق اللہ عزوجل کی کتاب سے تلاوت فرمائی: ”جو لوگ اللہ کے عطا کیے ہوئے مال میں بخل کرتے ہیں، وہ گمان نہ کریں......“ آخر آیت تک۔

۱۷۹۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا خَالَطَتِ الزَّكَاةُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ)) رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ وَالْحُمَيْدِيُّ وَزَادَ: قَالَ: يَكُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا فَيُهْلِكُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ. وَقَدِ احْتَجَّ مَنْ يَّرٰى تَعَلُّقَ الزَّكَاةِ بِالْعَيْنِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِيْ: ((خَالَطَتْ)) تَفْسِيْرُهٗ اَنَّ الرَّجُلَ يَأْخُذُ الزَّكَاةَ وَهُوَ مُوْسِرٌ اَوْ غَنِيٌّ وَاِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَاءِ. [3]

۱۷۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس مال میں زکوٰۃ خلط ملط ہو جائے تو وہ (زکوٰۃ) اس کو ختم کر دیتی ہے۔“ شافعی، امام بخاری نے اسے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے، اور امام حمیدی نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: اگر تم پر زکوٰۃ واجب ہو اور پھر تم اسے ادا نہ کرو تو اس طرح حرام، حلال کو تباہ کر دے گا، اس سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو سمجھتے ہیں کہ زکوٰۃ عین مال سے ادا کرنا فرض ہے۔ منتقی میں بھی اسی طرح ہے۔ بیہقی نے امام احمد بن حنبل سے اپنی سند سے عائشہ رضی اللہ عنہا تک شعب الایمان میں بیان کیا ہے اور امام احمد نے ”زکوٰۃ کا مال ملانے“ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا: اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی مال دار شخص زکوٰۃ وصول کرے جبکہ یہ فقراء کا حق ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٥٣٠ ح ١٠٨٦٧) [و صحيح البخاري (٤٦٥٩) باختلاف يسير]-

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٠١٢ و قال: حسن صحيح-) والنسائي (٥/ ١١ ح ٢٤٤٣) وابن ماجه (١٧٨٤)-

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الشافعي في الأم (٢/ ٥٩) و البخاري في التاريخ الكبير (١/ ١٨٠ ح ٥٤٩) والحميدي (٢٣٩ بتحقيقي) والبيهقي في شعب الإيمان (٣٥٢٢) وانظر المنتقى (٢٠١٦-٢٠١٧) ☆ فيه محمد بن عثمان الجمحي: ضعفه الجمهور-

بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةِ

کن کن چیزوں پر زکوۃ واجب ہوتی ہے

الفَصْلُ الأَوَّلُ

فصل اول

١٧٩٤: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۷۹۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم کھجور، پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر اور پانچ سے کم اونٹوں پر زکوۃ نہیں ہے۔''

١٧٩٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فِیْ فَرَسِهٖ)) وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((لَيْسَ فِیْ عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۷۹۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے پر زکوۃ نہیں۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''اس کے غلام پر صدقہ فطر کے سوا کوئی صدقہ واجب نہیں۔''

١٧٩٦: وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ اَبَابَكْرٍ ﷺ كَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْبَحْرَيْنِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِیْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰى فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلٰثِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰى فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِيْنَ اِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَّسِتِّيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذْعَةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِيْنَ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِیْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّفِیْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ اِلَّا اَرْبَعٌ مِّنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيْهَا شَاةٌ وَّمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٥٩) و مسلم (١/ ٩٧٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٦٤، ١٤٦٣) و مسلم (٨/ ٩٨٢)۔

الْجَذْعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذْعَةٌ وَّعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذْعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذْعَةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ اِلَّا بِنْتُ لَبُوْنٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّيُعْطِيْ شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَّيُعْطِيْ مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَّفِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ اِلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِّنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً وَّاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَلَا تُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسٌ اِلَّا مَا شَآءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَاكَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي الرِّقَّةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۷۹۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں بحرین کی طرف بھیجا تو انہوں نے مجھے یہ تحریر دی: ''شروع اللہ کے نام کے ساتھ جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے' یہ فریضہ زکوۃ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض قرار دیا' جس کے متعلق اللہ نے اپنے رسول کو حکم فرمایا' جس مسلمان سے اس طریقے پر زکوۃ کا مطالبہ کیا جائے تو وہ اسے ادا کرے اور جس سے اس مشروع طریقے سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے تو وہ نہ دے۔ چوبیس اور اس سے کم اونٹ پر زکوۃ میں بکریاں لی جائیں گی ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری ہے' جب اونٹ پچیس سے پینتیس ہو جائیں تو پھر ان پر اونٹ کا ایک سالہ مؤنث بچہ بطور زکوۃ لیا جائے گا' جب اونٹ چھتیس سے پنتالیس تک پہنچ جائیں تو ان پر دو برس کی اونٹنی واجب ہے' جب چھیالیس سے ساٹھ تک پہنچ جائیں تو ان پر تین برس مکمل ہونے کے بعد چوتھے سال والی اونٹنی واجب ہے جو گابھن ہونے کے قابل ہو' جب اکسٹھ سے پچھتر ہو جائیں تو ان پر چار برس مکمل ہونے کے بعد پانچویں برس والی اونٹنی واجب ہے' جب وہ چھہتر سے نوے ہو جائیں تو ان پر دو دو سال کی دو اونٹنیاں واجب ہیں' اور جب اکانوے سے ایک سو بیس ہو جائیں تو پھر ان پر تین برس مکمل کر کے چوتھے سال کی دو اونٹنیاں واجب ہیں جو کہ گابھن ہونے کے قابل ہوں' اور جب ایک سو بیس سے زائد ہو جائیں تو پھر ہر چالیس پر دو سالہ اونٹنی اور ہر پچاس پر ایک تین اور چار سال کے درمیان والی اونٹنی واجب ہے۔ اور جس شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس پر کوئی زکوۃ فرض نہیں ہوتی البتہ اگر

[1] رواه البخاري (١٤٥٤)۔

ان کا مالک چاہے (تو نفلی صدقہ کر سکتا ہے) جب پانچ ہو جائیں تو پھر ان پر ایک بکری واجب ہے' اور جس شخص پر صدقہ میں چار اور پانچ برس کے درمیان کی اونٹنی فرض ہو لیکن اس کے پاس اس کے بجائے تین اور چار سال کے درمیان کی اونٹنی ہو تو اس سے یہ قبول کر لی جائے گی اور اگر اسے میسر ہو تو وہ اس کے ساتھ دو بکریاں ملائے گا' یا پھر بیس درہم' اور جس شخص پر صدقہ میں تین اور چار سال کے درمیان کی اونٹنی فرض ہو لیکن اس کے پاس اس کے بجائے چار اور پانچ سال کے درمیان کی اونٹنی ہو تو اس سے یہ وصول کی جائے گی اور صدقہ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا' اور جس شخص پر تین اور چار سال کے درمیان کی اونٹنی بطور صدقہ فرض ہوتی ہو اس کے پاس یہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس دو سال کی اونٹنی ہو تو اس سے یہ قبول کر لی جائے گی اور وہ اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم ادا کرے گا' اور جس شخص پر صدقہ میں دو سال کی اونٹنی فرض ہو لیکن اس کے پاس تین اور چار سال کے درمیان کی اونٹنی ہو تو اس سے یہی قبول کر لی جائے گی لیکن صدقہ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا' اور جس شخص پر صدقہ میں دو سال کی اونٹنی فرض ہو لیکن اس کے پاس یہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس ایک سال کی اونٹنی ہو تو اس سے یہی ایک سال کی اونٹنی قبول کی جائے گی اور وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے گا' اور اسی طرح جس شخص پر صدقہ میں ایک سال کی اونٹنی ہو تو اس سے یہی قبول کر لی جائے گی لیکن صدقہ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں عطا کرے گا' اگر فرض کریں اس کے پاس ایک سال کی اونٹنی نہیں بلکہ اس کے پاس ایک سال کا اونٹ ہو تو اس سے اسے وصول کر لیا جائے گا اور اس کے ساتھ کچھ اور نہیں ہو گا' اور چرنے والی بکریوں کے بارے میں صدقہ کی شرح اس طرح ہے کہ جب وہ چالیس سے ایک سو بیس تک ہوں تو ان پر ایک بکری صدقہ ہے' اور جب ایک سو اکیس سے دو سو تک ہوں تو ان پر دو بکریاں ہیں' اور جب دو سو سے تین سو تک ہوں تو ان پر تین بکریاں ہیں' اور جب تین سو سے زائد ہو جائیں تو پھر ہر سو پر ایک بکری ہے' اور اگر کسی چرواہے کی بکریاں چالیس سے کم (انتالیس بھی) ہو گئیں تو ان پر زکوۃ نہیں ہاں اگر ان کا مالک اپنی مرضی سے چاہے تو نفلی صدقہ کر سکتا ہے' صدقہ میں بوڑھی بکری، عیب دار اور سانڈ نہیں دیا جائے گا مگر جو صدقہ وصول کرنے والا چاہے' اور صدقہ کے اندیشے کے پیش نظر متفرق مال کو جمع کیا جائے نہ اکٹھے مال کو متفرق کیا جائے' اور جو مال دو شریکوں کا اکٹھا ہو تو وہ زکوۃ بقدر حصہ برابر ادا کریں' چاندی میں چالیسواں حصہ ہے' اور اگر چاندی صرف ایک سو نوے درہم ہو تو اس پر کوئی زکوۃ نہیں الا کہ اس کا مالک ادا کرنا چاہے۔''

١٧٩٧: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا؛ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۷۹۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کھیتی کو بارش یا چشمہ سیراب کرتا ہو یا وہ کھیتی خود بخود سیراب ہو تو اس میں عشر (دسواں حصہ) ہے اور جسے کنویں کے پانی سے سینچا جائے تو اس میں نصف عشر (بیسواں) حصہ ہے۔''

١٧٩٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ

[1] رواه البخاري (١٤٨٣)۔

جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۱۷۹۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جانور کا زخم معاف ہے (اس پر کوئی دیت و تاوان نہیں)، کنویں میں اور کان میں موت واقع ہو جائے تو اس پر کوئی معاوضہ نہیں اور دفینے پر پانچواں حصہ زکوۃ ہے۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

۱۷۹۹: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَّلَيْسَ فِيْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ)). [2]

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّاَبِيْ دَاوُدَ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ: اَحْسِبُهٗ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((هَاتُوْا رُبُعَ الْعُشُرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَّلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتّٰى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَاِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَازَادَفَعَلٰى حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِنْ زَادَتْ فَثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعٌ وَّثَلَاثُوْنَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيْهَا شَيْءٌ وَّفِي الْبَقَرِ فِيْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعٌ وَّفِي الْاَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ وَّلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ)).

۱۷۹۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے گھوڑے اور غلام (کی زکوۃ) کے بارے میں درگزر فرمایا، تم ہر چالیس درہم چاندی پر ایک درہم زکوۃ دو، ایک سو نوے درہم پر کوئی زکوۃ نہیں، جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان پر پانچ درہم ہیں۔''
ترمذی، ابوداؤد۔ اور حارث الاعور عن علی کی سند سے ابوداؤد کی روایت ہے، زہیر بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ یہ حدیث نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چالیسواں حصہ لاؤ، ہر چالیس درہم پر ایک درہم ہے، اور جب تک دو سو درہم نہ ہو جائیں تم پر کچھ بھی فرض نہیں، جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان پر پانچ درہم زکوۃ ہے، جب درہم زیادہ ہوتے جائیں تو پھر اسی حساب سے زکوۃ ہوگی، بکریوں کے بارے میں ہے کہ ہر چالیس بکریوں پر ایک بکری ہے، اور یہ ایک سو بیس بکریوں تک ایک ہی ہے، اور ایک سو اکیس سے دو سو تک دو بکریاں ہیں، دو سو ایک سے تین سو تک تین بکریاں ہیں، جب تین سو سے زائد ہو جائیں تو پھر ہر سو پر ایک بکری ہے، اگر انتالیس بکریاں ہوں تو ان پر تمہارے ذمہ کوئی زکوۃ نہیں، اور گائے کے بارے میں ہر تیس گائے پر گائے کا ایک سالہ بچہ ہے، اور چالیس پر دو سالہ بچہ ہے، جبکہ کھیتی باڑی وغیرہ کا کام کرنے والے جانوروں پر زکوۃ واجب نہیں۔''

۱۸۰۰: وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا اَوْ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٩٩) و مسلم (٤٥/ ١٧١٠)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٢٠) و أبو داود (١٥٧٤) [وابن ماجه: ١٧٩٠] ☆ الحارث الأعور لم ينفرد به وأبو إسحاق مدلس وعنعن۔

تَبِيْعَةً وَّمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❶

۱۸۰۰: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف بھیجا تو آپ نے انہیں (مجھے) گائے کے متعلق حکم فرمایا کہ ہر تیس پر گائے کا ایک سالہ نر یا مادہ بچہ وصول کرے اور ہر چالیس پر دو سالہ بچہ۔''

١٨٠١: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اَلْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❷

۱۸۰۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زکوۃ وصول کرنے میں زیادتی کرنے والا زکوۃ نہ دینے والے کی طرح ہے۔''

١٨٠٢: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**لَيْسَ فِيْ حَبٍّ وَّلَاتَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ**)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❸

۱۸۰۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم غلے اور کھجور پر کوئی زکوۃ نہیں۔''

١٨٠٣: وَعَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ: اِنَّمَا اَمَرَهُ اَنْ يَّأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ. مُرْسَلٌ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❹

۱۸۰۳: موسی بن طلحہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہمارے پاس معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی وہ تحریر ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا کی تھی، جس میں انہوں نے ان کو حکم فرمایا تھا کہ گندم، جو، منقی اور کھجور میں سے زکوۃ لی جائے۔

١٨٠٤: وَعَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِيْ زَكَاةِ الْكُرُوْمِ: ((**اِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكَاتُهُ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❺

۱۸۰۴: عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کی زکوۃ کے متعلق فرمایا: ''کھجوروں کی طرح ان کا اندازہ کیا جائے گا پھر ان کی زکوۃ منقی سے ادا کی جائے گی جس طرح کھجوروں کی زکوۃ چھوہاروں سے ادا کی جاتی ہے۔''

١٨٠٥: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ: ((**اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ**

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٥٧٨) و الترمذي (٦٢٣ وقال: حسن) والنسائي (٥/ ٢٥-٢٦ ح ٢٤٥٢) والدارمي (١/ ٣٨٢ ح ١٩٣٠-١٩٣٢) [وابن ماجه: ١٨٠٣] ☆ الأعمش مدلس و عنعن و فيه علة أخرى۔

❷ **ضعيف**، رواه أبو داود (١٥٨٥) والترمذي (٦٤٦ وقال: غريب) [وابن ماجه: ١٨٠٨] ☆ سعد بن سنان صدوق ولكن رواية يزيد بن أبي حبيب عن سعد بن سنان منكرة كما في الضعفاء الكبير للعقيلي (٢/ ١١٩)۔

❸ **صحيح**، رواه النسائي (٥/ ٤٠ ح ٢٤٨٧) [ومسلم: ٤-٥/ ٩٧٩]۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح سنة (٦/ ٤٠ بعد ح ١٥٧٩ بدون سند) [والحاكم (١/ ٤٠١) والبيهقي (٤/ ١٢٨) و أحمد (٥/ ٢٢٨)] ☆ سفيان الثوري مدلس و عنعن و للحديث طرق كلها ضعيفة۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٤٤ وقال: حسن غريب)۔ و أبو داود (١٦٠٣ وقال: سعيد [بن المسيب] لم يسمع من عتاب شيئًا)۔

فَإِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۱۸۰۵: سہیل بن ابی حثمہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''جب تم اندازہ کرلو تو پھر زکوۃ وصول کرو اور تہائی حصہ چھوڑ دو اگر تم تہائی نہ چھوڑ و تو پھر چوتھائی چھوڑ دو۔''

۱۸۰٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُوْدٍ، فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِيْنَ يَطِيْبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. [2]

۱۸۰٦: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو یہودیوں کے پاس بھیجا کرتے تھے، جب کھجوروں میں مٹھاس آجاتی اور وہ ابھی کھانے کے قابل نہ ہوتیں تو وہ ان کا اندازہ کرتے تھے۔

۱۸۰۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشَرَةِ أَزُقٍّ زِقٌّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرُ شَيْءٍ. [3]

۱۸۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے شہد کے بارے میں فرمایا: ''ہر دس مشکیزوں (کنستروں) پر ایک مشکیزہ زکوۃ ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: اس کی سند پر کلام کیا گیا ہے، اور اس بارے میں نبی ﷺ سے کوئی زیادہ صحیح چیز ثابت نہیں۔

۱۸۰۸: وَعَنْ زَيْنَبَ رضی اللہ عنہا امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۱۸۰۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: ''خواتین کی جماعت! صدقہ کرو، خواہ اپنے زیورات سے کرو، کیونکہ روز قیامت جہنم میں تم زیادہ ہوں گی۔''

۱۸۰۹: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَفِي أَيْدِيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا: ((تُؤَدِّيَانِ زَكَاتَهُ)) قَالَتَا: لَا، فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتُحِبَّانِ أَنْ يُّسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ)). قَالَتَا: لَا، قَالَ: ((فَأَدِّيَا زَكَاتَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَى الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْءٌ. [5]

۱۸۰۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن تھے، آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''کیا تم اس (سونے) کی زکوۃ ادا کرتی

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٦٤٣) وأبو داود (١٦٠٥) والنسائي (٥/ ٤٢ ح ٢٤٩٣)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٠٦) ☆ مخبر ابن جريج مجهول و للحديث شواهد مرسلة عند مالك (٢/ ٧٠٣۔٧٠٤ ح ١٤٤٩۔١٤٥٠) وغيره و حديث أبي داود (٣٤١٥) يغني عنه۔ [3] **حسن**، رواه الترمذي (٦٢٩) ☆ السند ضعيف وله شواهد عند أبي داود (١٦٠٠) و ابن ماجه (١٨٢٤) وغيرهما۔

[4] **صحيح**، رواه الترمذي (٦٣٥) ☆ و أصله عند البخاري (١٤٦٦) و مسلم (١٠٠٠)۔

[5] **حسن**، رواه الترمذي (٦٣٧) ☆ وله طريق آخر عند أبي داود (١٥٦٣) وغيره وسنده حسن۔

ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، جی نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''کیا تم پسند کرتی ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے دو کنگن پہنا دے؟ انہوں نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر اس سونے کی زکوۃ ادا کرو۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: مثنی بن صباح نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے اسی طرح روایت کیا ہے، جبکہ مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں حدیث میں ضعیف ہیں، اس بارے میں نبی ﷺ سے کوئی چیز صحیح ثابت نہیں۔

١٨١٠: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ أَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَكَنْزٌ هُوَ؟ فَقَالَ: ((مَابَلَغَ اَنْ تُؤَدّٰى زَكَاتُهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

١٨١٠: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں سونے کے پازیب پہنا کرتی تھی، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا یہ بھی خزانہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو مال نصاب زکوۃ کو پہنچ جائے اور اس کی زکوۃ ادا کر دی جائے تو پھر وہ خزانہ نہیں۔''

١٨١١: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُّخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِىْ نُعِدُّ لِلْبَيْعِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

١٨١١: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم تجارت کے لیے تیار کیے گئے مال کی زکوۃ ادا کریں۔

١٨١٢: وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا اِلَّا الزَّكَاةُ اِلَى الْيَوْمِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

١٨١٢: ربیعہ بن ابی عبدالرحمن رحمہ اللہ بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بلال بن حارث المزنی رضی اللہ عنہ کو قبلیہ کی کانیں عطا فرمائیں اور یہ فرع کی طرف ہیں، اور ان سے آج تک صرف زکوۃ ہی وصول کی جاتی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٨١٣: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَّلَا فِيْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ)) قَالَ الصَّقْرُ: الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيْدُ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [4]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (لم أجده) و أبو داود (١٥٦٤) ☆ عطاء بن أبي رباح: لم يسمع من أم سلمة كما قال أحمد وغيره۔ ☆☆ روى مالك (١/ ٢٥٦ ح ٥٩٩) بسند صحيح عن ابن عمر قال فى الكنز: "هو المال الذي لا تؤدى منه الزكاة"۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٥٦٢) ☆ فيه خبيب: مجهول و جعفر بن سعد: ضعفه الجمهور، ويؤيده حديث الترمذي (٦١٦) وسنده حسن۔ [3] **حسن**، رواه أبو داود (٣٠٦١) ☆ السند ضعيف وللحديث شواهد عند ابن الجارود (٣٧١ وسنده حسن) وغيره وهو بها حسن۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (٢/ ٩٤_٩٥ ح ١٨٩٠) ☆ فيه الصقر بن حبيب و أحمد بن الحارث البصري: ضعيفان۔

۱۸۱۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبزیوں' عطیہ کردہ پھل دار درختوں' پانچ وسق سے کم اناج' استعمال میں آنے والے مویشیوں اور '' جَبْهه '' پر زکوۃ نہیں۔'' صقر راوی نے بتایا: '' جَبْهه '' سے گھوڑے' خچر اور غلام مراد ہیں۔

١٨١٤ : وَعَنْ طَاوُسٍ اَنَّ مُعَاذَبْنَ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اُتِیَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ فَقَالَ: لَمْ يَأْمُرْنِیْ فِيْهِ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِشَیْءٍ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَقَالَ: الْوَقْصُ مَالَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيْضَةَ. [1]

۱۸۱۴: طاوس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس نصاب سے کم گائیں لائی گئیں تو انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں مجھے کچھ نہیں فرمایا۔ دارقطنی' شافعی' اور انہوں نے فرمایا: '' وقص '' سے مراد وہ تعداد ہے جو نصاب تک نہ پہنچے۔

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه الدارقطني (/ ۹۹ ح ۱۹۱۰) والشافعي في الأم (۲/ ۸) ☆ سفيان بن عيينة مدلس وعنعن وطاؤس عن معاذ: منقطع۔

بَابُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۸۱۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۸۱۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے ہر غلام و آزاد، مرد و عورت اور چھوٹے بڑے پر، ایک صاع کھجور یا ایک صاع (تقریباً اڑھائی کلو) جو صدقہ فطر فرض فرمایا، اور اس کے متعلق حکم فرمایا کہ اسے نماز عید کے لیے روانہ ہونے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔

۱۸۱۶: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۸۱۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک صاع اناج، یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش صدقۂ فطر ادا کیا کرتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

۱۸۱۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ فِیْ اٰخِرِ رَمَضَانَ: اَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ. [3] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٠٣) و مسلم (١٢/ ٩٨٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٠٦) و مسلم (١٧/ ٩٨٥)

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٢٢) والنسائي (٥/ ٥٠۔٥١ ح ٢٥١٠۔٢٥١٢) ☆ وقال: النسائي: "الحسن لم يسمع من ابن عباس" رضي الله عنه۔

۱۸۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں فرمایا: اپنے روزوں کا صدقہ نکالو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صدقہ کو ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا نصف صاع گندم پر، آزاد یا غلام، ہر مرد و عورت اور ہر چھوٹے بڑے پر فرض فرمایا۔

۱۸۱۸: وَعَنْهُ، قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَ الصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۸۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر، روزوں کو لغو، فحش باتوں سے طہارت اور مساکین کے لیے کھانے کے طور پر فرض فرمایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۸۱۹: عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ: ((اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْاُنْثٰى حُرٍّ اَوْعَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْسِوَاهُ اَوْصَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۱۸۱۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کرنے والے کو مکہ کے بازاروں میں بھیجا کہ وہ اعلان کرے: ''سن لو! صدقہ فطر دو مد (تقریباً سوا کلو) گندم یا ایک صاع دوسرا اناج ہر مسلمان مرد و زن، آزاد و غلام اور چھوٹے بڑے پر واجب ہے۔''

۱۸۲۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ اَوْقَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْعَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْاُنْثٰى اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۸۲۰: عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک صاع گندم ہر دو پر واجب ہے، چھوٹا ہو یا بڑا، آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، رہا تمہارا مال دار شخص تو اللہ اس کا تزکیہ فرما دے گا اور رہا تمہارا محتاج شخص تو اس کو دیے ہوئے سے زیادہ دیا جائے گا۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٦٠٩)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٧٤ و قال: غريب حسن.) ☆ ابن جريج مدلس و عنعن۔

[3] **إسناه ضعيف**، رواه أبو داود (١٦١٩) ☆ الزهري مدلس و عنعن۔

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

کس کو صدقہ دینا جائز نہیں

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

١٨٢١: عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ: ((لَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۸۲۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے میں پڑی ہوئی ایک کھجور دیکھی تو فرمایا: ”اگر مجھے اس کے صدقہ کے ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اسے کھا لیتا۔“

١٨٢٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ﷺ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كَخْ كَخْ)) لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ: ((اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۸۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لی اور اسے منہ میں ڈال لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ٹھہرو، ٹھہرو۔“ تاکہ وہ اسے پھینک دیں، پھر فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔“

١٨٢٣: وَعَنْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۸۲۳: عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ صدقات تو لوگوں (کے مال کا) میل کچیل ہے، اور یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آل محمد کے لیے حلال نہیں۔“

١٨٢٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ. ((اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ؟)) فَاِنْ قِيْلَ: صَدَقَةٌ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ: ((كُلُوْا)) وَلَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قِيْلَ: هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهٖ فَاَكَلَ مَعَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۸۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی کھانے کی چیز پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق دریافت فرماتے: ”کیا یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟“ اگر بتایا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ سے فرماتے: ”تم کھاؤ۔“ اور آپ خود نہ کھاتے، اور اگر بتایا جاتا کہ ہدیہ ہے تو آپ اپنا ہاتھ بڑھاتے اور ان کے ساتھ کھاتے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٥٥) و مسلم (١٦٤/ ١٠٧١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٩١) و مسلم (١٦١/ ١٠٦٩)۔ [3] رواه مسلم (١٦٧/ ١٠٧٢)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٧٦) و مسلم (١٧٥/ ١٠٧٧)۔

۱۸۲۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيْرَةَ رضی اللہ عنہا ثَلَاثُ سُنَنٍ اِحْدَى السُّنَنِ اَنَّهَا عُتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ)) وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ خُبْزٌ وَّاُدْمٌ مِّنْ اُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ: ((اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِيْهَا لَحْمٌ؟)) قَالُوْا: بَلٰى! وَلٰكِنْ ذَالِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَاَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ: ((هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۸۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، بریرہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے تین احکام شریعت کا پتہ چلا انہیں آزاد کیا گیا تو انہیں اپنے خاوند کے متعلق اختیار دیا گیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ولاء (حق وراثت) آزاد کرنے والے کو ملے گا۔'' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو ہنڈیا میں گوشت ابل رہا تھا، پس روٹی اور گھر کا سالن آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں نے ہنڈیا میں گوشت نہیں دیکھا؟ اہل خانہ نے عرض کیا، کیوں نہیں، ضرور دیکھا ہے، لیکن وہ گوشت بریرہ کو صدقہ میں دیا گیا ہے جبکہ آپ صدقہ تناول نہیں فرماتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اس کے لیے صدقہ ہے جبکہ ہمارے لیے ہدیہ ہے۔''

۱۸۲٦: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۱۸۲٦: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول کیا کرتے تھے اور اس کے بدلے میں ہدیہ دیا بھی کرتے تھے۔

۱۸۲۷: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۱۸۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر مجھے دستی کے گوشت کی دعوت دی جائے تو میں ضرور قبول کروں گا اور اگر مجھے دستی کا گوشت بطور ہدیہ پیش کیا جائے تو میں قبول کروں گا۔''

۱۸۲۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُّغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلُ النَّاسَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۸۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسکین وہ نہیں جو ایک یا دو لقموں یا ایک دو کھجوروں کی خاطر لوگوں سے سوال کرتا پھرے، لیکن مسکین وہ ہے جو اس قدر خوشحال نہیں کہ وہ اسے بے نیاز کر دے اور اس کے متعلق پتہ بھی نہ چلے کہ اس پر صدقہ کیا جا سکے اور وہ لوگوں سے مانگے بھی نہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱۸۲۹: عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِيْ رَافِعٍ

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٥٢٧٩) و مسلم (١٤/ ١٥٠٤)۔ [2] رواه البخاري (٢٥٨٥)۔

[3] رواه البخاري (٢٥٦٨)۔ [4] متفق علیه، رواه البخاري (١٤٧٩) و مسلم (١٠١/ ١٠٣٩)۔

اِصْحَبْنِیْ کَیْمَا تُصِیْبَ مِنْهَا فَقَالَ: لَا حَتّٰی اٰتِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَسْأَلَهُ فَانْطَلَقَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: ((اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِیَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [1]

۱۸۲۹: ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو مخزوم قبیلے کے ایک شخص کو صدقات وصول کرنے کے لیے بھیجا تو اس نے ابورافع سے کہا' آپ میرے ساتھ چلیں تا کہ آپ بھی اس میں سے حاصل کریں' تو انہوں نے کہا: نہیں' حتی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے دریافت کرلوں' وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں' کیونکہ قوم کے آزاد کردہ غلام بھی انہی (قوم) کے زمرے میں آتے ہیں۔''

۱۸۳۰: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِیٍّ وَّلَا لِذِیْ مِرَّةٍ سَوِیٍّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ. [2]

۱۸۳۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مال دار شخص اور طاقت ور صحیح الخلقت شخص کے لیے صدقہ لینا حلال نہیں۔''

۱۸۳۱: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ. [3]

۱۸۳۱: امام احمد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۸۳۲: وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ رَجُلَانِ اِنَّهُمَا اَتَیَا النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ یَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِیْنَا النَّظْرَ وَخَفَضَهُ فَرَاٰنَا جَلْدَیْنِ فَقَالَ: ((اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَیْتُکُمَا وَلَا حَظَّ فِیْهَا لِغَنِیٍّ وَلَا لِقَوِیٍّ مُکْتَسِبٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [4]

۱۸۳۲: عبیداللہ بن عدی بن خیار بیان کرتے ہیں' دو آدمیوں نے مجھے بتایا کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ اس وقت صدقہ تقسیم فرما رہے تھے' انہوں نے آپ سے صدقہ کی درخواست کی تو آپ نے نظر اٹھا کر ہمیں دیکھا تو آپ ﷺ نے ہمیں طاقت ور دیکھ کر فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں تمہیں دے دیتا ہوں لیکن اس میں کسی مال دار شخص اور کمائی کی طاقت رکھنے والے شخص کے لیے کوئی حصہ نہیں۔''

۱۸۳۳: وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِیٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ: لِغَازٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ لِعَامِلٍ عَلَیْهَا اَوْ لِغَارِمٍ اَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ اَوْ لِرَجُلٍ کَانَ لَهُ جَارٌ مِّسْکِیْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَی الْمِسْکِیْنِ فَاَهْدَی الْمِسْکِیْنُ لِلْغَنِیِّ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ. [5]

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٦٥٧ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (١٦٥٠) والنسائي (٥/ ١٠٧ ح ٢٥١٣)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٦٥٢) و أبو داود (١٦٣٤) والدارمي (١/ ٣٤٦ ح ١٦٤٦)۔

[3] **صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٣٨٩ ح ٩٠٤٩ مختصرًا) والنسائي (٥/ ٩٩ ح ٢٥٩٨) و ابن ماجه (١٨٣٩)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٦٣٣) و النسائي (٥/ ٩٩ ح ٢٥٩٩)۔

[5] **صحيح**، رواه مالك (١/ ٢٦٨ ح ٦٠٨) و أبو داود (١٦٣٥)۔

۱۸۳۳: عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ مرسل روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ اشخاص کے سوا کسی مال دار شخص کے لیے صدقہ حلال نہیں: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، صدقات وصول کرنے والا، کسی شخص کو تاوان دینا پڑ جائے، یا وہ شخص جو اپنے مال کے ذریعے اس (صدقہ کی چیز) کو خرید لے، یا وہ شخص جس کا پڑوسی مسکین ہو اور اسے صدقہ دیا جائے اور وہ مسکین شخص مال دار شخص کو بطور ہدیہ بھیج دے۔''

١٨٣٤: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّاَبِيْ دَاوُدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ: ((اَوِابْنِ السَّبِيْلِ)). [1]

۱۸۳۴: اور ابوداود کی ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے: ''یا مسافر۔''

١٨٣٥: وَعَنْ زِيَادِبْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اَعْطِنِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَّلَا غَيْرِهٖ فِي الصَّدَقَاتِ حَتّٰى حَكَمَ فِيْهَا هُوَ فَجَزَّاَهَا ثَمَانِيَةَ اَجْزَاءٍ فَاِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْاَجْزَآءِ اَعْطَيْتُكَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۸۳۵: زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کی بیعت کی، انہوں نے ایک طویل حدیث بیان کی، ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، مجھے صدقہ میں سے کچھ دیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''صدقات کے معاملے میں اللہ نے نہ کسی نبی، اس کے علاوہ کسی شخص کی تقسیم کے حکم کو پسند نہیں فرمایا، بلکہ اس معاملے میں اس نے خود حکم فرمایا تو اسے آٹھ اجزاء میں تقسیم کر دیا، اگر تو تم بھی ان آٹھ اجزاء (مصارف) میں سے ہو تو میں تمہیں دے دیتا ہوں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٨٣٦: عَنْ زَيْدِبْنِ اَسْلَمَ قَالَ: شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لَبَنًا فَاَعْجَبَهٗ فَسَاَلَ الَّذِيْ سَقَاهُ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ؟ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ وَرَدَ عَلٰى مَآءٍ قَدْسَمَّاهُ فَاِذَانَعَمٌ مِّنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهٗ فِيْ سِقَائِيْ فَهُوَ هٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهٗ فَاسْتَقَاءَ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۱۸۳۶: زید بن اسلم بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا تو وہ انہیں پسند آیا، انہوں نے اس دودھ پلانے والے شخص سے پوچھا: یہ دودھ کہاں سے (حاصل کیا) ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ فلاں گھاٹ پر گیا تھا، وہاں صدقہ کے کچھ اونٹ تھے اور وہ (چرواہے) انہیں پانی پلا رہے تھے، انہوں نے ان کا دودھ دھویا تو میں نے اسے اپنے برتن میں ڈال لیا، یہ وہ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ (حلق میں) ڈالا اور قے کر دی۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٣٧) ☆ عطية العوفي ضعيف والزيادة صحيحة و لكن السياق ضعيف۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٣٠) ☆ عبد الرحمٰن بن زياد الإفريقي: ضعيف۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (١/ ٢٦٩ ح ٦١٠) والبيهقي في شعب الإيمان (٥٧٧١) ☆ السند منقطع، زيد بن أسلم لم يدرك عمر رضي الله عنه۔

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهُ

سوال کرنا کس کے لیے جائز ہے اور کس کے لیے ناجائز

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۸۳۷: عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَسْاَلُهُ فِيْهَا فَقَالَ: ((اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ بِهَا)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا قَبِيْصَةُ! اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ: رَّجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ: سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِى الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ: سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ! سُحْتٌ يَّاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۸۳۷: قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے ایک ضمانت کی ذمہ داری لے لی' تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ اس کے لیے میں آپ سے سوال کروں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ٹھہرو حتی کہ ہمارے پاس صدقہ آ جائے تو پھر ہم تمہاری خاطر صدقہ کا حکم دیں گے۔'' پھر فرمایا: ''قبیصہ! صرف تین اشخاص کے لیے سوال کرنا جائز ہے' وہ آدمی جس نے ضمانت کی حامی بھری تو اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے حتی کہ وہ اسے ادا کر دے' اور پھر سوال نہ کرے' ایک وہ آدمی جس کو ایسی آفت آ جائے کہ وہ اس کے مال کو تباہ کر دے تو اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے حتی کہ وہ اپنی گزران درست کر لے' اور ایک اس آدمی کے لیے سوال کرنا جائز ہے کہ وہ فاقہ میں مبتلا ہے' حتی کہ اس کی قوم میں سے تین دانا آدمی گواہی دے دیں کہ فلاں آدمی واقعتاً فاقہ میں مبتلا ہے تو اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے حتی کہ وہ اپنی گزران درست کر سکے' اور قبیصہ! ان تین صورتوں کے علاوہ سوال کرنا حرام ہے' اور اگر کوئی سوال کرتا ہے تو وہ حرام کھاتا ہے۔''

۱۸۳۸: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْلِيَسْتَكْثِرْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۸۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مال بڑھانے کی خاطر لوگوں کے مال میں سے سوال کرتا ہے تو وہ انگارے مانگ رہا ہے' وہ کم مانگے یا زیادہ۔''

---

[1] رواہ مسلم (۱۰۹ / ۱۰۴۲)۔

[2] رواہ مسلم (۱۰۵ / ۱۰۴۱)۔

١٨٣٩: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۸۳۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی لوگوں سے مانگتا رہتا ہے حتی کہ جب وہ روزِ قیامت پیش ہوگا تو اس کے چہرے پر کوئی گوشت نہیں ہوگا۔“

١٨٤٠: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْئَلَةِ فَوَاللهِ! لَا يَسْاَلُنِيْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهٗ مَسْئَلَتُهٗ مِنِّيْ شَيْئًا وَّاَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتُهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۸۴۰: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سوال کرنے میں پیچھے نہ پڑ جایا کرو، اللہ کی قسم! جب تم میں سے کوئی شخص سوال کر کے مجھ سے کوئی چیز حاصل کر لیتا ہے، جبکہ میں اسے ناپسند کرتا ہوں تو پھر میں وہ چیز اسے دے بھی دوں تو اس میں برکت نہیں ہوتی۔“

١٨٤١: وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۱۸۴۱: زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی رسی لے کر (جنگل میں جائے) اپنی پشت پر لکڑیوں کا گٹھا لا کر فروخت کرے، اور اس طرح اللہ اس کے چہرے کو سوال کرنے سے بچالے، تو یہ اس کے لیے سوال کرنے سے بہتر ہے، ممکن ہے کہ وہ اسے کچھ دیں یا نہ دیں۔“

١٨٤٢: وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ: ((يَا حَكِيْمُ! اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى)) قَالَ حَكِيْمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۸۴۲: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا کر دیا، پھر میں نے آپ سے سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا کر دیا، پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”حکیم! یہ مال سرسبز و شیریں ہے، جس نے سخاوت نفس کے ساتھ اسے حاصل کیا تو اس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے، اور جس نے حرص و طمع کے ساتھ اسے حاصل کیا تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں دی جاتی، اور وہ اس شخص کی مانند ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا، اور اوپر والا ہاتھ نچلے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔“ حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٧٤) و مسلم (١٠٤ / ١٠٤٠)۔

[2] رواه مسلم (٩٩/ ١٠٣٨)۔

[3] رواه البخاري (١٤٧١)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٧٢) و مسلم (٩٦/ ١٠٣٥)۔

آپ کے بعد زندگی بھر کسی سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا۔‘‘

١٨٤٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ: ((**اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّآئِلَةُ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۸۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور آپ نے صدقہ کرنے اور سوال کرنے سے بچنے کے لیے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا: ’’اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے جبکہ نچلا ہاتھ سوال کرنے والا ہے۔‘‘

١٨٤٤: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ: ((**مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَآءً هُوَ خَيْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۸۴۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے انہیں عطا کر دیا حتی کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’میرے پاس جو مال ہوتا ہے میں اسے تم سے بچا کر نہیں رکھتا اور جو شخص سوال کرنے سے بچتا ہے تو اللہ اسے بچا لیتا ہے اور جو شخص بے نیاز رہنا چاہے تو اللہ اسے بے نیاز کر دیتا ہے جو شخص صبر کرتا ہے تو اللہ اسے صابر بنا دیتا ہے اور کسی شخص کو صبر سے بہتر اور وسیع تر کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔‘‘

١٨٤٥: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُعْطِيْنِي الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ: ((**خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَآءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ وَمَالَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۸۴۵: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی مال عطا کرتے تو میں عرض کرتا آپ اسے مجھ سے زیادہ ضرورت مند کو عطا کر دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ’’اسے لے لو اور اسے اپنے مال میں شامل کر لو اور اسے صدقہ کرو اور اگر بن مانگے اور بغیر انتظار کیے تمہارے پاس مال آ جائے تو اسے لے لیا کرو اور جو ایسا نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑو۔‘‘

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١٨٤٦: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اَلْمَسَآئِلُ كُدُوْحٌ يَّكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ**

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٢٩) و مسلم (٩٤/ ١٠٣٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٦٩) ومسلم (١٢٤/ ١٠٥٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٧٣) و مسلم (١١٠/ ١٠٤٥)۔

فَمَنْ شَآءَ اَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهٖ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهٗ اِلَّا اَنْ يَّسْأَلَ الرَّجُلُ ذَاسُلْطَانٍ اَوْفِىْ اَمْرٍ لَا يَجِدُمِنْهُ بُدًّا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [1]

١٨٤٦: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوال کرنا خراش ہے، آدمی ان کی وجہ سے اپنے چہرے پر خراشیں ڈالتا ہے، جو چاہے انہیں اپنے چہرے پر باقی رکھے اور جو چاہے انہیں ترک کر دے، البتہ آدمی بادشاہ سے سوال کرے یا کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کرے جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو پھر سوال کرنا جائز ہے۔''

١٨٤٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلَتُهٗ فِىْ وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ اَوْخُدُوْشٌ اَوْكُدُوْحٌ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ: ((خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْقِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

١٨٤٧: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس قدر ملکیت رکھنے کے باوجود لوگوں سے سوال کرے جو اسے سوال کرنے سے بے نیاز کر دے تو وہ روز قیامت آئے گا تو وہ سوال اس کے چہرے پر خراش کی طرح ہوگا۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہ کتنی مقدار ہے جو اسے سوال کرنے سے بے نیاز کر سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پچاس درہم یا اس کے مساوی سونا۔''

١٨٤٨: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهٗ مَا يُغْنِيْهِ فَاِنَّمَا يَسْتَكْثِرُمِنَ النَّارِ)) قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهٖ فِىْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ: وَمَا الْغِنَى الَّذِىْ لَا يَنْبَغِىْ مَعَهُ الْمَسْئَالَةُ ؟قَالَ: ((قَدْرَ مَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ)) وَقَالَ فِىْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ: ((اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ شِبْعُ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

١٨٤٨: سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس قدر ملکیت رکھنے کے باوجود سوال کرے جو اسے سوال کرنے سے بے نیاز کر سکتی ہو تو پھر وہ آگ میں اضافہ کر رہا ہے۔'' اور نفیلی جو اس روایت کے راوی ہیں، انہوں نے دوسرے مقام پر فرمایا: وہ مال کی کتنی مقدار ہے جس کے ہوتے ہوئے سوال کرنا مناسب نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو صبح و شام کے کھانے کی مقدار۔'' اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا: ''جس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی صبح شام کی شکم سیری کے لیے کافی ہو۔''

١٨٤٩: وَعَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِىْ اَسَدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهٗ اَوْقِيَّةٌ اَوْعِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ اِلْحَافًا)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [4]

١٨٤٩: عطاء بن یسار رحمہ اللہ بنو اسد قبیلے کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص اوقیہ یا اس کے مساوی چاندی کی ملکیت رکھنے کے باوجود سوال کرتا ہے تو وہ چمٹ کر سوال کرنے والوں کے زمرے میں

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٦٣٩) والترمذي (٦٨١ وقال: حسن صحيح.) والنسائي (٥/ ١٠٠ ح ٢٦٠٠)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٢٦) والترمذي (٦٥٠ وقال: حسن.) والنسائي (٥/ ٩٧ ح ٢٥٩٣) وابن ماجه (١٨٢٠) والدارمي (١/ ٣٨٦ ح ١٦٤٧) ☆ حكيم بن جبير: ضعيف، وللثوري تدليس عجيب لأنه حدث به عن زبيد عن محمد بن عبد الرحمٰن بن يزيد: ولم يجاوزه، أي مقطوعًا أو مرسلاً!۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٦٢٩)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه مالك (٢/ ٩٩٩ ح ١٩٤٩) و أبو داود (١٦٢٧) والنسائي (٥/ ٩٨-٩٩ ح ٢٥٩٧)۔

آتا ہے۔''

١٨٥٠ : وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ اِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ وَّمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهٖ مَالَهٗ كَانَ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفًا يَّاْكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُكْثِرْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۱۸۵۰: حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مال دار شخص کے لیے سوال کرنا جائز ہے نہ کام کرنے کی طاقت رکھنے والے صحیح الخلقت شخص کے لیے' البتہ اس شخص کے لیے سوال کرنا جائز ہے جو انتہائی محتاج ہو یا تاوان تلے دب گیا ہو' اور جو شخص اپنا مال بڑھانے کی خاطر لوگوں سے سوال کرتا ہے تو روز قیامت اس کے چہرے پر خراش ہوگی' اور وہ جہنم میں گرم پتھر کھائے گا' جو چاہے کم کرے اور جو چاہے زیادہ کرے۔''

١٨٥١ : وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْأَلُهٗ فَقَالَ: ((اَمَا فِيْ بَيْتِكَ شَيْءٌ؟)) فَقَالَ بَلٰى! حِلْسٌ نَّلْبَسُ بَعْضَهٗ وَنَبْسُطُ بَعْضَهٗ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيْهِ مِنَ الْمَآءِ قَالَ: ((ائْتِنِيْ بِهِمَا)) فَاَتَاهُ بِهِمَا فَاَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهٖ وَقَالَ: ((مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَيْنِ)) قَالَ رَجُلٌ: اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ: ((مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ)) مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ: اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاهُ فَاَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا الْاَنْصَارِيَّ وَقَالَ: ((اشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ اِلٰى اَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْاٰخَرِ قَدُوْمًا فَاْتِنِيْ بِهٖ)) فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَدَّ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُوْدًا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا اَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا)) فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيْعُ فَجَآءَهٗ وَقَدْ اَصَابَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَّبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((هٰذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَجِيْءَ الْمَسْأَلَةُ نُكْتَةً فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ لِذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْ لِذِيْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ اَوْ لِذِيْ دَمٍ مُوْجِعٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [2]

۱۸۵۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی سوال کرنے کی غرض سے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز نہیں؟'' اس نے عرض کیا' کیوں نہیں' ایک ٹاٹ ہے جو ہمارا اوڑھنا بچھونا ہے اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں میرے پاس لاؤ۔'' وہ انہیں آپ کے پاس لایا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا: ''انہیں کون خریدتا ہے؟'' ایک آدمی نے عرض کیا' میں انہیں ایک درہم میں خریدتا ہوں' آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا: ''درہم سے زیادہ کون بڑھتا ہے؟'' پھر کسی اور آدمی نے کہا: میں انہیں دو درہم میں خریدتا ہوں' آپ نے وہ دونوں چیزیں اسے دے دیں اور دو درہم لے کر اس انصاری کو دیے اور فرمایا: ''ان میں سے ایک کا کھانا لے کر اپنے گھر والوں کے سپرد کرو اور دوسرے سے ایک کلہاڑا لے کر میرے پاس آؤ۔'' پس وہ اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس میں دستہ لگایا' پھر فرمایا: ''جاؤ لکڑیاں اکٹھی کر اور فروخت کر اور میں

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٥٣) ☆ مجالد بن سعيد: ضعيف من جهة سوء حفظه.

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٦٤١) وابن ماجه (٢١٩٨).

پندرہ روز تک تمہیں نہ دیکھوں۔'' وہ آدمی گیا اور لکڑیاں اکٹھی کر کے فروخت کرتا رہا' وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کے پاس دس درہم ہو چکے تھے' اس نے کچھ رقم کے کپڑے خریدے اور کچھ سے غلہ خریدا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمہارے لیے اس سے بہتر ہے کہ تم سوال کرو اور روز قیامت تمہارے چہرے پر نکتہ ہو' کیونکہ صرف تین اشخاص' انتہائی محتاج شخص' تاوان تلے دبے ہوئے شخص اور دیت کی تکلیف سے دوچار شخص کے لیے سوال کرنا جائز ہے۔'' ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ''روز قیامت'' کے الفاظ تک بیان کیا ہے۔

۱۸۵۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهٗ بِالْغِنٰی اِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ اَوْغِنًی اٰجِلٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۱۸۵۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص فاقے میں مبتلا ہو جائے اور وہ اسے لوگوں پر پیش کرے تو اس کا فاقہ دور نہیں ہوگا' اور جو شخص اس کے متعلق اللہ سے عرض کرے تو قریب ہے کہ اللہ جلد موت دے کر یا بدیر دولت مندی دے کر اسے غنٰی عطا فرما دے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۸۵۳: عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ اَنَّ الْفِرَاسِيَّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَسْاَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا وَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصَّالِحِيْنَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۱۸۵۳: ابن فراسی اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' اللہ کے رسول! میں سوال کر لیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں' اگر تم نے ضرور ہی مانگنا ہو تو پھر صالح لوگوں سے سوال کیا کر۔''

۱۸۵٤: وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَلِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ: اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ قَالَ: خُذْمَا اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ: مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَهٗ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۸۵۴: ابن ساعدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے صدقات وصول کرنے پر مامور فرمایا' جب میں اس (کام) سے فارغ ہوا' اور وہ ان کے سپرد کر دیے تو انہوں نے تنخواہ لینے کے لیے مجھے حکم فرمایا' تو میں نے عرض کیا' میں نے تو محض اللہ کی خاطر یہ

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٦٤٥) والترمذي (٢٣٢٦ وقال: حسن صحيح غريب)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٤٦) والنسائي (٥/ ٩٥ ح ٢٥٨٨) ☆ ابن الفراسي: لم أجد من وثقه، ومسلم بن مخشي و ثقه ابن حبان وحده۔ [3] **صحيح**، رواه أبو داود (١٦٤٧) [والبخاري (٧١٦٣ مطولاً) و مسلم (١١٢/ ١٠٤٥)]۔

کام کیا تھا اور میرا اجر اللہ کے ذمے ہے انہوں نے فرمایا جو دیا جائے اسے قبول کر کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں یہ کام کیا تھا تو آپ نے بھی مجھے تنخواہ پیش کی تو میں نے بھی تمہاری طرح ہی عرض کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا: ''جب بن مانگے کوئی چیز تمہیں دی جائے تو اسے کھاؤ اور صدقہ کرو۔''

١٨٥٥: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه اَنَّهُ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلاً يَّسْأَلُ النَّاسَ فَقَالَ: اَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ فَخَفَقَهُ بِالدُّرَّةِ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ [1]

١٨٥٥: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرفہ کے روز ایک آدمی کو لوگوں سے سوال کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم اس روز اور اس جگہ اللہ کو چھوڑ کر کسی اور سے مانگ رہے ہو انہوں نے دُرّے کے ساتھ اس کی پٹائی کی۔

١٨٥٦: وَعَنْ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: تَعْلَمُنَّ اَيُّهَا النَّاسُ! اَنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَاَنَّ الْاِيَاسَ غِنًى وَّ اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا يَئِسَ عَنْ شَيْءٍ اسْتَغْنٰى عَنْهُ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ [2]

١٨٥٦: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: لوگو! تم جان لو کہ طمع فقر ہے جبکہ (لوگوں سے) نا امیدی غنیٰ ہے کیونکہ جب آدمی کسی چیز سے نا امید ہو جاتا ہے تو وہ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

١٨٥٧: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَّكْفُلُ لِيْ اَنْ لَّا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاَتَكَفَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ)) فَقَالَ ثَوْبَانُ: اَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ اَحَدًا شَيْئًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [3]

١٨٥٧: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھے ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کوئی چیز نہیں مانگے گا تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں'' ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں (ضمانت دیتا ہوں) اور آپ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے۔

١٨٥٨: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ اَنْ لَّا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ((وَلَا سَوْطَكَ اِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰى تَنْزِلَ اِلَيْهِ فَتَأْخُذَهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

١٨٥٨۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا جبکہ آپ مجھ سے شرط قائم کر رہے تھے کہ تم نے لوگوں سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرنا۔'' میں نے عرض کیا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارا کوڑا گر جائے تو اس کا سوال بھی نہیں کرنا حتی کہ تم نیچے اتر کر خود اسے پکڑو۔''

[1] لا أصل له ، رواه رزين (لم أجده)۔ [2] لا أصل له ، رواه رزين (لم أجده)۔

[3] إسناده صحيح ، رواه أبو داود (١٦٤٣) و النسائي (٥/ ٩٦ ح ٢٥٩١)۔

[4] **إسناده ضعيف** ، رواه أحمد (٥/ ١٨١ ح [٢١٥٧٣] ☆ ابن لهيعة ضعيف و للحديث شاهد ضعيف عند أحمد (٥/ ١٧٢) وحديث مسلم (١٠٤٣) يغني عنه۔

بَابُ الْاِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْاِمْسَاكِ

سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٨٥٩: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ كَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا يَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَيَالٍ وَّعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۱۸۵۹: ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر احد پہاڑ جتنا سونا میرے پاس ہو تو مجھے خوشی ہوگی کہ تین دن کے بعد اس میں سے کچھ بھی میرے پاس باقی نہ بچے بجز اس کے جسے میں قرض کی ادائیگی کے لیے رکھ لوں۔“

١٨٦٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۸۶۰: ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر روز صبح کے وقت دو فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں تو ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما جبکہ دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! بخیل کو تباہی سے دوچار کر۔“

١٨٦١: وَعَنْ اَسْمَاءَ ﷝ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَيُحْصِیَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِیْ فَيُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ارْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۸۶۱: اسماء ﷝ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خرچ کر لیکن شمار نہ کر ورنہ اللہ تجھے بھی گن گن کر دے گا (مال کو) روک کر نہ رکھ ورنہ اللہ تجھ سے روک لے گا اور جتنا ہو سکے عطا کرتی رہو۔“

١٨٦٢: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَيْكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۸۶۲: ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم! خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔“

١٨٦٣: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا ابْنَ اٰدَمَ! اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

---

[1] رواه البخاري (٢٣٨٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٤٢) و مسلم (٥٧/ ١٠١٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٩١) و مسلم (٨٨/ ١٠٢٩)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٥٢) و مسلم (٣٦/ ٩٩٣)۔

[5] رواه مسلم (٩٧/ ١٠٣٦)۔

۱۸۶۳: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابن آدم! اگر تو زائد از ضروریات خرچ کر دے تو وہ تیرے لیے بہتر ہے‘ اور اگر تو اسے روک رکھے تو وہ تیرے لیے برا ہے‘ لیکن ضرورت کے مطابق رکھ لینے پر تجھ پر کوئی ملامت نہیں‘ اور اپنے زیر کفالت افراد پر پہلے خرچ کر۔“

١٨٦٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَیْدِیْهِمَا اِلٰی ثُدِیِّهِمَا وَتَرَاقِیْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۱۸۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی سی مثال ہے جن پر لوہے کی زرہیں ہیں‘ اور ان کے ہاتھ ان کے سینے اور ہنسلی تک بندھے ہوئے ہیں‘ جب صدقہ کرنے والا صدقہ کرتا ہے تو وہ زرہ کشادہ ہوتی چلی جاتی ہے‘ اور جب بخیل صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ تنگ ہو جاتی ہے اور ہر کڑی اپنی جگہ پر آ جاتی ہے۔“

١٨٦٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمٰتٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰی اَنْ سَفَكُوْا دِمَآءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۸۶۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ظلم سے بچو‘ کیونکہ ظلم روز قیامت اندھیروں کا باعث ہوگا‘ اور مزید کی حرص (بخل) سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا‘ اور باہم قتل و غارت کرنے اور محارم کو حلال کرنے پر انہیں آمادہ کیا۔“

١٨٦٦: وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ عَلَیْكُمْ زَمَانٌ یَمْشِی الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا یَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُهَا یَقُوْلُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْیَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِیْ بِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۱۸۶۶: حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صدقہ کیا کرو کیونکہ تم پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لیے پھرے گا لیکن وہ ایسا شخص نہیں پائے گا جو اسے قبول کر لے‘ آدمی (جس کے پاس وہ جائے گا) کہے گا: اگر تم کل اسے لے آتے تو میں اسے قبول کر لیتا جبکہ آج مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔“

١٨٦٧: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ یَّارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا؟ قَالَ: ((اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰی وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [4]

۱۸۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ ایک آدمی نے عرض کیا‘ اللہ کے رسول! اجر و ثواب کے لحاظ سے کون سا صدقہ سب سے بہتر

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٤٣) و مسلم (٧٥/ ١٠٢١)۔

[2] رواه مسلم (٥٦/ ٢٥٧٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٤١١) و مسلم (٥٨/ ١٠١١)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٤١٩) و مسلم (٩٢/ ١٠٣٢)۔

ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ صدقہ جو تو تندرستی میں کرے جبکہ مال کی حرص تم پر غالب ہو اور تجھے فقر کا اندیشہ بھی ہو اور تونگری کا طمع بھی' اور (صدقہ کرنے میں) دیر نہ کرحتی کہ جب سانس حلق تک پہنچ جائے اور تو کہے: اتنا مال فلاں کے لیے اور اتنا فلاں کے لیے جبکہ وہ تو (ازخود) فلاں کا ہو چکا۔''

۱۸۶۸: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ: ((هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!)) فَقُلْتُ: فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((هُمُ الْأَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۸۶۸: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کعبہ کے سائے تلے تشریف فرما تھے' جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''رب کعبہ کی قسم! وہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔'' میں نے عرض کیا' میرے والدین آپ پر قربان ہوں' وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ زیادہ مال والے' لیکن وہ لوگ جنہوں نے کہا: اس طرف بھی' اس طرف بھی' اور اس طرف بھی' اپنے آگے' اپنے پیچھے اور اپنے دائیں' اپنے بائیں' جبکہ ایسے لوگ کم ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱۸۶۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِنَ اللّٰهِ، قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ، قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ، بَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ، وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِنَ اللّٰهِ، بَعِيْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ، بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ، قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۱۸۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سخی شخص اللہ کے قریب ہے' جنت کے قریب اور لوگوں کے قریب ہے اور جہنم سے بعید ہے' جبکہ بخیل شخص اللہ سے دور' جنت سے بعید' لوگوں سے بعید اور جہنم کے قریب ہے' اور جاہل سخی اللہ کو عابد بخیل سے زیادہ پسند ہے۔''

۱۸۷۰: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاَنْ يَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِیْ حَيَاتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [3]

۱۸۷۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں ایک درہم صدقہ کرتا ہے تو یہ اس کے لیے قریب المرگ سو درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔''

۱۸۷۱: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الَّذِیْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ اَوْيُعْتِقُ كَالَّذِیْ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٣٨) و مسلم (٣٠/ ٩٩٠)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٦١ وقال: غريب.) ☆ فيه سعيد بن محمد الوراق: ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة جدًا۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٨٦٦) ☆ شرحبيل بن سعد: ضعيف، ضعفه الجمهور و اختلط أيضًا۔

يُهْدِيْ اِذَا شَبِعَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ [1]

۱۸۷۱: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص جو اپنی موت کے قریب صدقہ کرتا ہے یا غلام آزاد کرتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو شکم سیر ہونے کے بعد ہدیہ کرے۔'' احمد، نسائی، دارمی، ترمذی، اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۸۷۲: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُؤْمِنٍ: الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۱۸۷۲: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخل اور بد اخلاقی جیسی خصلتیں کسی مومن میں جمع نہیں ہوسکتیں۔''

۱۸۷۳: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((لَا يَدْخُلِ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَّلَا بَخِيْلٌ وَّلَا مَنَّانٌ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۱۸۷۳: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فساد و لڑائی پیدا کرنے والا، بخیل اور احسان جتلانے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

۱۸۷۴: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ))**. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ. [4]

۱۸۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی میں انتہائی حرص اور انتہائی بزدلی جیسی خصلتیں بری ہیں۔''

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: **((لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ))** فِيْ كِتَابِ الْجِهَادِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''حرص و طمع اور ایمان اکٹھے نہیں ہوسکتے۔'' ہم ان شاء اللہ تعالیٰ کتاب الجہاد میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۸۷۵: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: اَيُّنَا اَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقًا؟ قَالَ: **((اَطْوَلُكُنَّ يَدًا))** فَاَخَذُوْا قَصْبَةً يَذْرَعُوْنَهَا وَكَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اِنَّمَا كَانَ طُوْلُ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهِ زَيْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [5] وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ

---

[1] **حسن**، رواه أحمد (٦/ ٤٤٨ ح ٢٨٠٨٣) والنسائي (٦/ ٢٣٨ ح ٣٦٤٤) والدارمي (٢/ ٤١٣ ح ٣٢٢٩) والترمذي (٢١٢٣)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٦٢ وقال: غريب.) ☆ صدقة بن موسى: ضعيف، ضعفه الجمهور۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٦٣ وقال: حسن غريب) ☆ صدقة بن موسى وفرقد بن يعقوب السبخي ضعيفان۔ [4] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٥١١) ٥ حديث "لا يجتمع الشح و الإيمان" يأتي (٣٨٢٨)۔ [5] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٢٠) و مسلم (١٠١/ ٢٤٥٢)۔

اللهِ ﷺ: ((اَسْرَعُكُنَّ لُحُوْقًابِیْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا)) قَالَتْ: وَكَانَتْ يَتَطَاوَلْنَ اَيَّتُهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ: فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَتَصَدَّقُ.

۱۸۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی بعض ازواج مطہرات نے نبی ﷺ سے عرض کیا' ہم میں سے سب سے پہلے آپ سے کون ملیں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جس کے ہاتھ زیادہ دراز ہیں۔'' وہ لکڑی لے کر اپنے بازو ناپنے لگیں' تو سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ ان میں سے زیادہ دراز تھے' پھر ہمیں بعد میں پتہ چلا کہ ان کے ہاتھ لمبے ہونے سے مراد صدقہ تھی' اور ہم میں سے زینب رضی اللہ عنہا سب سے پہلے آپ سے جاملیں' اور وہ صدقہ کرنا پسند کیا کرتی تھیں۔ بخاری اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں لمبے ہاتھ والی مجھے سب سے پہلے ملے گی۔'' وہ بیان کرتی ہیں: وہ یہ جاننے کے لیے اُن میں سے کس کے ہاتھ دراز ہیں وہ باہم ہاتھ ناپا کرتی تھیں' پس زینب رضی اللہ عنہا کے ہم میں سے ہاتھ زیادہ لمبے تھے' کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کیا کرتی تھیں اور صدقہ دیا کرتی تھیں۔

۱۸۷۶: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ رَجُلٌ: لَاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ لَاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِيٍّ فَاُتِیَ فَقِيْلَ لَهٗ: اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهٗ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقَ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِیِّ [1]

۱۸۷۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی آدمی نے کہا: میں صدقہ کروں گا' وہ اپنا صدقہ لے کر باہر نکلا تو اس نے اسے کسی چور کے ہاتھ میں تھما دیا' صبح ہوئی تو باتیں ہونے لگیں کہ رات کسی چور پر صدقہ کر دیا گیا' تو اس آدمی نے کہا: اے اللہ! ہر قسم کی حمد تیرے ہی لیے ہے' کسی چور پر (صدقہ کر دیا گیا)' میں ضرور صدقہ کروں گا' وہ صدقہ لے کر نکلا اور اسے کسی زانیہ کے ہاتھ پر رکھ دیا' صبح ہوئی تو باتیں ہونے لگیں کہ رات کسی زانیہ پر صدقہ کر دیا گیا' پھر اس آدمی نے کہا: اے اللہ! ہر قسم کی حمد تیرے ہی لیے ہے' (میں نے) کسی زانیہ پر (صدقہ کر دیا)' میں ضرور صدقہ کروں گا' وہ صدقہ لے کر نکلا اور کسی مال دار شخص کے ہاتھ میں دے دیا' صبح ہوئی تو لوگ بڑے تعجب سے باتیں کرنے لگے کہ رات کسی مال دار شخص پر صدقہ کر دیا گیا' اس نے کہا: اے اللہ! ہر قسم کی حمد تیرے ہی لیے ہے' (میں نے) چور' زانیہ اور مال دار شخص پر (صدقہ کر دیا) اسے خواب میں بتایا گیا' تم نے جو چور پر صدقہ کیا تو ممکن ہے کہ وہ چوری کرنے سے باز آجائے' رہی زانیہ تو ممکن ہے کہ وہ زنا کاری سے باز آجائے' اور رہا مال دار شخص تو شاید کہ وہ عبرت حاصل کرے اور اللہ کے عطا کردہ مال میں سے خرچ کرے۔'' بخاری' مسلم' اور الفاظ حدیث امام بخاری کے ہیں۔

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١٤٢١) و مسلم (٧٨/ ١٠٢٢)۔

۱۸۷۷: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اَسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَآءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَآءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَآءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَآءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَاللّٰهِ! مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ، اَلْإِسْمُ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَاللّٰهِ! لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَآؤُهُ يَقُولُ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِإِسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ: أَمَّا إِذَا قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَّأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۸۷۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس اثنا میں کہ ایک آدمی صحرا میں تھا کہ اس نے بادلوں میں ایک آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرؤ وہ بادل (وہاں سے) الگ ہوا اور اس نے اپنا پانی سنگریزوں والی زمین پر برسایا' تو ان نالیوں میں سے ایک نالی نے وہ سارا پانی سمیٹ لیا' پھر وہ آدمی پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو دیکھا کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اپنی کسّی کے ذریعے پانی کے (بہاؤ کے) رخ بدل رہا ہے' اس آدمی نے اس سے دریافت کیا: اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: فلاں' اس نے بالکل وہی نام بتایا جو اس نے بادلوں میں سنا تھا' اس آدمی نے کہا: اللہ کے بندے! تم نے میرا نام کیوں پوچھا ہے؟ اس نے کہا: میں نے اس بادل میں' جس کا یہ پانی ہے' ایک آواز سنی کہ وہ تمہارا نام لے کر کہہ رہا تھا' فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرؤ تم اس میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا: جو تم نے یہ کہہ دیا' تو اب سنو' میں اس کی پیداوار کا تہائی حصہ صدقہ کرتا ہوں' تہائی حصہ میں اور میرے اہل و عیال کھاتے ہیں اور اس کا تہائی حصہ اس (باغ) پر خرچ کر دیتا ہوں۔''

۱۸۷۸: وَعَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ ثَلَاثَةً مِّنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ: أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمٰى فَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ)) قَالَ: ((فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ: الْإِبِلُ)) أَوْ قَالَ: ((الْبَقَرُ)) شَكَّ إِسْحٰقُ إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ أَوِ الْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا: ((الْإِبِلُ)) وَقَالَ الْآخَرُ: ((الْبَقَرُ)) قَالَ: ((فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَآءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا)) قَالَ: ((فَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هٰذَا الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ)) قَالَ: ((فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ)) قَالَ ((وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا)) قَالَ ((فَأَتَى الْأَعْمٰى فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: أَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ)) قَالَ: ((فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ شَاةً وَّالِدًا فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْإِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ)) قَالَ: ((ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْأَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ بِهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ: الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ: إِنَّهُ

[1] رواہ مسلم (۴۵/ ۲۹۸۴)۔

كَاَنِّيْ اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ: اِنَّمَا وُرِّثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ)) قَالَ: ((وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَ هَيْأَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ)) قَالَ: ((وَاَتَى الْاَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْأَتِهٖ فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ! لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ: اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۸۷۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بنی اسرائیل کے تین آدمی تھے' برص میں مبتلا شخص' گنجا اور اندھا' اللہ نے انہیں آزمانے کا ارادہ فرمایا تو ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا' وہ برص کے مریض شخص کے پاس آیا تو کہا تمہیں کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اچھا رنگ اور خوبصورت جلد' اور یہ بیماری مجھ سے ہٹا دی جائے' جس کی وجہ سے لوگ مجھے ناپسند کرتے ہیں' راوی بیان کرتے ہیں' اس نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کا مرض جاتا رہا' اور اسے بہترین رنگت اور بہترین جلد عطا کر دی گئی' اس (فرشتے) نے پوچھا: تمہیں کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا: اونٹ یا اس نے کہا: گائے۔'' اسحاق راوی کو شک ہوا کہ برص کے مریض اور گنجے ان دونوں میں سے ایک نے اونٹ کہا اور دوسرے نے گائے کہا' فرمایا: ''اسے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی دے دی گئی تو اس (فرشتے) نے کہا: اللہ ان کے بارے میں تمہیں برکت عطا فرمائے۔'' راوی بیان کرتے ہیں: ''پھر وہ گنجے کے پاس گیا تو اس نے کہا: تمہیں کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: خوبصورت زلفیں اور مجھ سے یہ تکلیف دور کر دی جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھے ناپسند کرتے ہیں۔'' راوی نے کہا: ''اس نے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ تکلیف جاتی رہی' اسے خوبصورت زلفیں عطا کر دی گئیں' پھر اس نے پوچھا: تمہیں کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا: گائے' اسے ایک حاملہ گائے دے دی گئی اور فرشتے نے کہا: اللہ اس میں تمہیں برکت عطا فرمائے' راوی نے کہا: پھر وہ نابینے شخص کے پاس گیا تو کہا: تمہیں کون سی چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا: اللہ مجھے میری بصارت لوٹا دے تا کہ میں اس کے ذریعے لوگوں کو دیکھ سکوں۔'' راوی نے کہا: ''اس نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اللہ نے اسے اس کی بصارت لوٹا دی' پھر اس نے پوچھا: تمہیں کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: بکریاں' پھر اسے حاملہ بکری دے دی گئی' پھر اونٹ' گائے اور بکری نے بچے دیئے' تو اس (برص والے) کے ہاں وادی بھر اونٹ ہو گئے' اس کے ہاں وادی بھر گائے ہو گئیں اور اس (نابینے) کے ہاں وادی بھر بکریاں ہو گئیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں: ''پھر وہ (فرشتہ) اسی صورت و ہیئت میں برص میں مبتلا شخص کے پاس آیا تو اس نے کہا: مسکین آدمی ہوں' دوران سفر اسباب ختم ہو چکے ہیں' آج مجھے صرف اللہ کا سہارا ہے یا پھر میں تم سے اس ذات کے واسطے سے سوال کرتا ہوں' جس نے تجھے بہترین رنگت اور بہترین جلد اور مال عطا کیا' کہ تم مجھے ایک اونٹ دے دو جس کے ذریعے میں اپنی منزل پر پہنچ جاؤں گا' اس شخص نے کہا: حقوق بہت زیادہ ہیں (کس کس کو دوں) اس (فرشتے) نے کہا: ایسے لگتا ہے کہ میں تمہیں پہچانتا ہوں' کیا تم برص میں مبتلا نہیں تھے' لوگ تجھے ناپسند کرتے تھے اور تم

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٦٤) و مسلم (٦/ ٢٩٦١)-

فقیر تھے اللہ نے تمہیں مال عطا کیا' اس شخص نے کہا: یہ مال تو مجھے آباؤ واجداد سے ملا ہے' اس فرشتے نے کہا: اگر تم جھوٹے ہوئے تو اللہ تمہیں پہلے کی طرح کر دے گا۔'' راوی بیان کرتے ہیں: ''پھر وہ اپنی اسی صورت میں گنجے شخص کے پاس گیا تو اس نے اسے بھی وہی بات کہی جو اس نے اس (برص والے) سے کی تھی' اور اس نے ویسے ہی جواب دیا جیسے اس شخص نے جواب دیا تھا' فرشتے نے کہا: اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تمہیں پھر پہلے کی طرح کر دے۔'' راوی بیان کرتے ہیں: ''پھر وہ اپنی اسی صورت وہیئت میں نابینے شخص کے پاس گیا تو کہا: مسکین آدمی اور مسافر ہوں' میرے دوران سفر اسباب منقطع ہو گئے ہیں' آج منزل تک پہنچنے کے لیے مجھے اللہ کا سہارا ہے' اور پھر میں تم سے اس ذات کا وسیلہ بنا کر سوال کرتا ہوں جس نے تمہاری بینائی لوٹائی کہ تم ایک بکری دے دو' جس کے ذریعے میں اپنی منزل پر پہنچ جاؤں گا' اس شخص نے کہا: یقیناً میں ایک نابینا شخص تھا' اللہ نے میری بینائی لوٹا دی' جو چاہو لے جاؤ اور جو چاہو چھوڑ جاؤ' اللہ کی قسم! آج جو کچھ تم اللہ کی خاطر اٹھاؤ گے اس پر میں تم پر کوئی سختی نہیں کروں گا' اس (فرشتے) نے کہا: اپنا مال اپنے پاس رکھو' تمہاری تو آزمائش کی گئی تھی' اللہ تعالیٰ تم پر راضی ہو گیا اور تیرے دو ساتھیوں پر ناراض ہو گیا۔''

۱۸۷۹: وَعَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقِفُ عَلٰى بَابِيْ حَتّٰى اَسْتَحْيِيْ فَلَا اَجِدُ فِيْ بَيْتِيْ مَا اَدْفَعُ فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**ادْفَعِيْ فِيْ يَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُحَرَّقًا**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ [1]

۱۸۷۹: ام بجید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہو جاتا ہے حتی کہ مجھے حیا آتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ پر رکھنے کے لیے گھر میں کوئی چیز نہیں پاتی' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے ہاتھ پر کچھ نہ کچھ رکھ دیا کرو خواہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔'' احمد' ترمذی' ابوداؤد اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۰: وَعَنْ مَوْلًى لِّعُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُهْدِيَ لِاُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا بُضْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ: لِلْخَادِمِ ضَعِيْهِ فِي الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِيَّ ﷺ يَاْكُلُهٗ فَوَضَعَتْهُ فِيْ كُوَّةِ الْبَيْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ: تَصَدَّقُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ فَقَالُوْا: بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا اُمَّ سَلَمَةَ! هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ اَطْعَمُهٗ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: لِلْخَادِمِ اِذْهَبِيْ فَاْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِذَالِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ اِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**فَاِنَّ ذٰلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً لِمَا لَمْ تُعْطُوْهُ السَّائِلَ**)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [2]

۱۸۸۰: عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام بیان کرتے ہیں' ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو گوشت کا ایک ٹکڑا بطور ہدیہ پیش کیا گیا جبکہ نبی ﷺ کو گوشت پسند تھا' تو انہوں نے خادمہ سے فرمایا: اسے گھر میں رکھو شاید کہ نبی ﷺ اسے تناول فرمائیں' اس نے اسے گھر کے طاق

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٣٨٢-٣٨٣ ح ٢٧٦٨٩-٢٧٦٩١) و أبو داود (١٦٦٧) والترمذي (٦٦٥)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٣٠٠) ☆ مولى لعثمان: مجهول، والجريري اختلط وعلي بن عاصم: ضعيف، ومن دونه نظر و له شاهد ضعيف جدًا عند البيهقي فى الدلائل (٦/ ٢٩٧) فيه خارجة بن مصعب: متروك و حديث (١٨٦٠) يغني عنه۔

میں رکھا' اور اتنے میں سائل دروازے پر آ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے' صدقہ کرو۔ اہل خانہ نے بھی کہا: اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے (یعنی تمہارا بھلا ہو)' وہ سائل چلا گیا' تو نبی ﷺ تشریف لے آئے' آپ نے فرمایا: ''ام سلمہ! کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے کہ میں اسے کھا لوں؟'' انہوں نے عرض کیا' جی ہاں' اور خادمہ سے فرمایا: جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے وہ گوشت لاؤ' وہ گئی تو وہاں طاق میں (گوشت کے بجائے) صرف ایک سفید پتھر پڑا ہوا تھا' نبی ﷺ نے فرمایا ''وہ گوشت' سفید پتھر بن گیا' تم نے اسے سائل کو کیوں نہ دیا؟''

۱۸۸۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: الَّذِي يُسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۱۸۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں مقام و مرتبہ کے لحاظ سے بدترین شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' عرض کیا گیا' جی ہاں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جائے اور وہ نہ دے۔''

۱۸۸۲: وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُثْمَانَ فَاَذِنَ لَهُ وَبِيَدِهِ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ: يَا كَعْبُ! اِنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَاتَرٰى فِيهِ فَقَالَ: اِنْ كَانَ يَصِلُ فِيهِ حَقَّ اللّٰهِ فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ اَبُوذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا اُحِبُّ لَوْاَنَّ لِي هٰذَا الْجَبَلَ ذَهَبًا اُنْفِقُهُ وَيُتَقَبَّلُ مِنِّي اَذَرُ خَلْفِي مِنْهُ سِتَّ اَوَاقِيَّ.)) اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ يَا عُثْمَانُ! اَسَمِعْتَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۱۸۸۲۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے اندر جانے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے انہیں اجازت دے دی' اور ان کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی' تو عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کعب! عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور انہوں نے مال چھوڑا ہے' اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا: اگر تو وہ اس بارے میں اللہ کا حق ادا کیا کرتے تھے تو پھر کوئی حرج نہیں' ابوذر رضی اللہ عنہ نے لاٹھی اٹھائی اور کعب کو دے ماری' اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اگر میرے پاس اس پہاڑ برابر سونا ہو اور میں اسے خرچ کر دوں اور وہ مجھ سے قبول بھی ہو جائے اور پھر میں اپنے پیچھے چھ اوقیہ چھوڑ جاؤں۔'' عثمان! میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں' کیا آپ نے اسے سنا ہے؟ تین مرتبہ کہا' انہوں نے فرمایا: ہاں۔

۱۸۸۳: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ قَالَ: ((ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَحْبِسَنِي فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ: ((كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُبَيِّتَهُ)). [3]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (۳۱۹ ح ۲۹۳۱-۲۹۳۲) [والترمذي (۱۶۵۲ وقال: حسن غريب.) والنسائي (۵/ ۸۳-۸۴ ح ۲۵۷۰) وله شاهد عند أحمد (۱/ ۲۲۶، ۳۱۱)]۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۱/ ۶۳ ح ۴۵۳) ☆ فيه ابن لهيعة ضعيف من جهة اختلاطه و صرح بالسماع و لأصل الحديث شواهد عند أحمد (۵/ ۱۴۸، ۱۶۰، ۱۷۶) وابن ماجه (۴۱۳۲) و البخاري (۷۲۲۸، ۲۳۸۸) و مسلم (۹۴) وغيرهم فالمرفوع حسن بالشواهد بغير هذا السياق۔ [3] رواه البخاري (۸۵۱، ۱۴۳۰)۔

۱۸۸۳: عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز عصر ادا کی تو آپ سلام پھیر کر کھڑے ہوئے اور تیزی کے ساتھ لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی بعض ازواج مطہرات کے حجروں کی طرف تشریف لے گئے' صحابہ کرام آپ کی اس تیزی اور جلدی سے پریشان ہو گئے جب آپ ان کے پاس واپس تشریف لائے اور آپ نے دیکھا کہ انہوں نے آپ کی تیزی پر تعجب کیا ہے' آپ نے فرمایا: ''مجھے سونے کی ایک ڈلی (ٹکڑا) یاد آ گئی جو ہمارے پاس تھی' مجھے ناگوار گزرا کہ وہ مجھے اللہ کی یاد سے روکے رکھے' لہٰذا میں نے اس کی تقسیم کا حکم فرما دیا۔'' بخاری' اور صحیح بخاری کی دوسری روایت میں ہے' فرمایا: ''میں نے صدقہ کی سونے کی ڈلی گھر چھوڑی تھی' میں نے اسے رات بھر گھر رکھنا ناپسند کیا۔

١٨٨٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عِنْدِيْ فِيْ مَرَضِهٖ سِتَّةُ دَنَانِيْرَ اَوْسَبْعَةٌ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْ اُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِيْ وَجَعُ نَبِيِّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ سَأَلَنِيْ عَنْهَا: ((مَافَعَلَتِ السِّتَّةُ أَوِالسَّبْعَةُ ؟)) قُلْتُ: لَا ، وَاللّٰهِ! لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِيْ وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ كَفِّهٖ فَقَالَ: ((مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللّٰهِ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَهٰذِهٖ عِنْدَهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۱۸۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو میرے پاس آپ کے چھ یا سات دینار تھے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں انہیں تقسیم کر دوں' لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف نے مجھے مصروف رکھا' آپ نے ان کے متعلق پھر مجھ سے پوچھا: ''آپ نے ان چھ یا سات دیناروں کا کیا کیا؟'' میں نے عرض کیا' اللہ کی قسم! آپ کی تکلیف نے مجھے مصروف کر دیا' انہوں نے وہ منگائے' پھر انہیں اپنی ہتھیلی میں رکھا' فرمایا: ''اللہ کا نبی کیا گمان کرے کہ وہ اللہ عزوجل سے ملاقات کرے اور یہ اس کے پاس ہوں۔''

١٨٨٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَلٰى بِلَالٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعِنْدَهٗ صُبْرَةٌ مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ: ((مَاهٰذَا يَا بِلَالُ!)) قَالَ: شَيْءٌ اِدَّخَرْتُهٗ لِغَدٍ فَقَالَ: ((اَمَا تَخْشٰى اَنْ تَرٰى لَهٗ غَدًا بُخَارًا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْفِقْ بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا)). [2]

۱۸۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو اس وقت کھجوروں کا ایک ڈھیر ان کے پاس تھا' آپ نے فرمایا: ''بلال! یہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا' میں نے کل کے لیے کچھ ذخیرہ کیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم ڈرتے نہیں کہ کل روز قیامت تو اسے جہنم کی آگ دیکھے' بلال! خرچ کر اور عرش والی ذات سے مفلسی کا اندیشہ نہ کر۔''

١٨٨٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَلسَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِيًّا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيْحًا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٦/ ١٠٤ ح ٢٥٢٤٠) ☆ موسى بن جبير: حسن الحديث كما حققته في السراج المنير في تحقيق تفسير ابن كثير، ولم أكمل هذا الكتاب ـ [2] **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٣٤٥ ، نسخة محققة :١٢٨٣) [وسنده حسن و فيه اختلاف كثير ، وله شواهد عند الطبراني (١/ ٣٤٠ـ٣٤١) وغيره]ـ

حَتّٰى يُدْخِلَهُ النَّارَ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [1]

۱۸۸٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سخاوت' جنت میں ایک درخت ہے، پس جو شخص سخی ہو گا تو وہ اس کی ایک شاخ کو پکڑ لے گا، پھر شاخ اسے نہیں چھوڑے گی حتی کہ وہ اسے جنت میں لے جائے گی، جبکہ بخیلی و طمع جہنم کا ایک درخت ہے جو شخص بخیل ہو گا تو وہ اس کی ایک شاخ پکڑ لے گا، اور وہ شاخ اسے نہیں چھوڑے گی حتی کہ اسے جہنم میں لے جائے گی۔''

۱۸۸۷: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [2]

۱۸۸۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ کرنے میں جلدی کیا کرو، کیونکہ بلاء و مصیبت اس سے آگے نہیں پہنچ سکتی۔''

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٨٧٧، نسخة محققة: ١٠٣٧٧) وابن عدي في الكامل (١/ ٢٣٦) و ابن الجوزي في الموضوعات (٢/ ١٨٢) ☆ فيه عبد العزيز بن عمران: متروك، وإبراهيم بن إسماعيل بن أبي حبيبة: ضعيف۔ [2] لم أجده، رواه رزين (لم أجده) ☆ و روى البيهقي (٤/ ١٨٩) و ابن الجوزي في الموضوعات (٢/ ١٥٣) بأسانيد ضعيفة جدًا عن مختار بن فلفل عن أنس بن مالك به نحو المعنى، و روى الطبراني في الأوسط (٦/ ٢٩٩ ح ٥٦٣٩) من حديث علي رضي الله عنه نحوه و فيه عيسى بن عبد الله عن أبيه: متروك يروى عن أبيه أشياء موضوعة، انظر لسان الميزان (٤/ ٤٦١)۔

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

صدقہ کی فضیلت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٨٨٨: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَصَدَّقَ بِعِدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

١٨٨٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص حلال کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے' جبکہ اللہ صرف حلال مال ہی قبول کرتا ہے' تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں قبول فرماتا ہے' پھر اسے اس کے مالک کے لیے اس طرح بڑھاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے' حتی کہ وہ پہاڑ کی مانند ہو جاتی ہے۔''

١٨٨٩: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ وَّمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

١٨٨٩: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا' درگزر کرنے اور معاف کر دینے سے اللہ بندے کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے' اور جو کوئی اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ اس کو رفعت عطا فرماتا ہے۔''

١٨٩٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ)) فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مَا عَلٰی مَنْ دُعِیَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰی اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

١٨٩٠: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا' اور جنت کے (آٹھ) دروازے ہیں' جو شخص نمازی ہوگا اسے باب الصلوۃ سے دعوت دی

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٤١٠) و مسلم (٦٣/ ١٠١٤)۔

[2] رواه مسلم (٦٩/ ٢٥٨٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٩٨) و مسلم (٨٥/ ١٢٠٧)۔

جائے گی' جو مجاہد ہو گا اسے باب الجہاد سے آواز دی جائے گی' جو اہل صدقہ میں سے ہو گا اسے باب الصدقہ سے بلایا جائے گا' روزہ دار کو باب الریان سے آواز دی جائے گی۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' ویسے ضروری تو نہیں کہ کسی کو ان سب دروازوں سے بلایا جائے' پھر بھی کیا کسی کو ان تمام دروازوں سے دعوت دی جائے گی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں' میں امید کرتا ہوں کہ آپ انہیں میں سے ہوں گے۔''

۱۸۹۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟)) قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا، قَالَ: ((فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟)) قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا، قَالَ: ((فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا؟)) قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا قَالَ: ((فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا؟)) قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اجْتَمَعْنَ فِيْ امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۸۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کون روزے سے ہے؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کون جنازے کے ساتھ شریک ہوا؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص میں یہ خصلتیں جمع ہو جائیں تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔''

۱۸۹۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ! لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسَنَ شَاةٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۸۹۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان خواتین! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے کسی ہدیے کو حقیر نہ سمجھے خواہ وہ بکری کا کھر ہی ہو۔''

۱۸۹۳: وَعَنْ جَابِرٍ وَّحُذَيْفَةَ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۸۹۳: جابر اور حذیفہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر معروف (بھلی بات' بھلا کام) صدقہ ہے۔''

۱۸۹۴: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۱۸۹۴۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیکی کے کسی بھی کام کو معمولی مت سمجھو' خواہ تم اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملو۔''

۱۸۹۵: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ)) قَالُوْا: فَاِنْ لَّمْ

---

[1] رواه مسلم (۸۷/ ۱۲۰۸)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (۶۰۱۷) و مسلم (۹۰/ ۱۰۳۰)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (۶۰۲۱ عن جابر) و مسلم (۵۲/ ۱۰۰۵ عن حذیفة)۔

[4] رواه مسلم (۱۴۴/ ۲۶۲۶)۔

يَجِدْ قَالَ: ((فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ)) قَالُوْا: فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَوْلَمْ يَفْعَلْ قَالَ: ((فَيُعِيْنُ ذَاالْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفِ)) قَالُوْا: فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْهُ قَالَ: ((فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ)) قَالُوْا: فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ: ((فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۸۹۵: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مسلمان پر صدقہ کرنا واجب ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا، اگر وہ نہ پائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے ہاتھوں سے کمائی کرے اور اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ کرے۔'' انہوں نے عرض کیا، اگر وہ استطاعت نہ رکھے یا نہ کر پائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ضرورت مند مجبور شخص کی مدد کرے۔'' انہوں نے عرض کیا: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیکی کا حکم کرے۔'' انہوں نے عرض کیا، اگر نہ کر سکے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''برائی سے رک جائے کیونکہ یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔''

۱۸۹۶: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَّيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَآبَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ خُطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَّيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۸۹۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان کے ہر جوڑ پر ہر روز صدقہ کرنا واجب ہے، دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا صدقہ ہے، آدمی کی اس کی سواری کے بارے میں مدد کرنا، وہ اسے سواری پر بٹھائے یا اس کا سامان اس پر رکھوائے، یہ بھی صدقہ ہے، اچھی بات کرنا صدقہ ہے، نماز کی طرف ہر قدم اٹھانا صدقہ ہے، اور راستے سے تکلیف دہ چیز دور کر دینا صدقہ ہے۔''

۱۸۹۷: وَعَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَاللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْعَظْمًا اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِ مِائَةٍ فَاِنَّهٗ يَمْشِیْ يَوْمَئِذٍ وَّقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۸۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں جس شخص نے اللہ اکبر، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ اور استغفر اللہ کہا، اور لوگوں کے راستے سے پتھر یا کانٹے یا ہڈی کو دور کر دیا یا نیکی کا حکم یا برائی سے منع کیا اور یہ کام تین سو ساٹھ عدد کے برابر کیا تو وہ اس روز اس طرح چلتا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو جہنم سے بچا لیا ہے۔''

۱۸۹۸: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَّاَمْرٍ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةً وَّنَهْیٍ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةً وَّفِیْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٢٢) و مسلم (٥٥/ ١٠٠٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٨٩) و مسلم (٥٦/ ١٠٠٩)۔

[3] رواه مسلم (٥٤/ ١٠٠٧)۔

صَدَقَةٌ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ: ((اَرَءَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهِ وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۸۹۸: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، ہر تحمید صدقہ ہے، ہر تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے، امر بالمعروف صدقہ ہے، برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور تمہارا اپنی اہلیہ سے جماع کرنا صدقہ ہے۔“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو اس پر اسے اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے بتاؤ اگر وہ حرام طریقے سے شہوت پوری کرتا تو کیا اس پر گناہ ہوتا؟ اسی طرح جب وہ حلال طریقے سے اسے پورا کرے گا تو اسے اجر ملے گا۔“

۱۸۹۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَتَرُوْحُ بِاٰخَرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۸۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دودھ دینے والی بہترین اونٹنی عاریۃً دینا اور دودھ دینے والی بہترین بکری، جو صبح و شام برتن بھر دیتی ہو، عاریۃً دینا بہترین صدقہ ہے۔“

۱۹۰۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ طَيْرٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۹۰۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی مسلمان شجر کاری کرتا ہے یا کاشتکاری کرتا ہے، پھر کوئی انسان یا پرندہ یا کوئی حیوان اس میں سے کھا لیتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔“

۱۹۰۱: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ ((وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ)). [4]

۱۹۰۱: اور صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ”جو اس میں سے چوری ہو جائے تو وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔“

۱۹۰۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((غُفِرَ لِامْرَاَةٍ مُّوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَاْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَآءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ)) قِيْلَ: اِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ اَجْرًا؟ قَالَ: ((فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَّطْبَةٍ اَجْرٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۱۹۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک بدکار عورت کو بخش دیا گیا کہ وہ کنویں کے کنارے ایک کتے کے پاس سے گزری جو کہ اپنی زبان باہر نکالے ہانپ رہا تھا، قریب تھا کہ شدت پیاس اسے ہلاک کر ڈالے، اس نے اپنا جوتا اتارا اور اسے اپنے دوپٹے سے باندھ کر اس کے لیے پانی نکالا تو اسے اس وجہ سے بخش دیا گیا۔“ عرض کیا گیا، کیا حیوانوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے بھی ہمارے لیے اجر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر جاندار چیز کے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں اجر ہے۔“

---

[1] رواه مسلم (٥٣/ ١٠٠٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٠٨) و مسلم (٧٤/ ١٠٢٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠١٢) و مسلم (١٢/ ١٥٥٢)۔

[4] رواه مسلم (٧/ ١٥٥٢)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٢١) و مسلم (١٥٤/ ٢٢٤٥)۔

۱۹۰۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ أَمْسَكَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَأْكُلَ مِنْ خِشَاشِ الْأَرْضِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۹۰۳: ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا کیا گیا، اس نے اسے باندھ رکھا تھا، حتیٰ کہ وہ بھوک کی وجہ سے مر گئی، اس نے خود اسے کھلایا نہ اسے چھوڑا کہ وہ حشرات الارض کھا لیتی۔''

۱۹۰۴: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰى ظَهْرِ طَرِيْقٍ فَقَالَ: لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۹۰۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی ایک درخت کی شاخ کے پاس سے گزرا جو کہ راہ گزر پر تھی، اس نے کہا: میں اسے مسلمانوں کی راہ سے ہٹا دیتا ہوں تا کہ یہ انہیں تکلیف نہ پہنچائے، اسے (اس بنا پر) جنت میں داخل کر دیا گیا۔''

۱۹۰۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۹۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ایک آدمی کو ایک درخت کی وجہ سے، جنت میں ادھر ادھر پھرتے دیکھا کہ اس نے راہ گزر سے اسے کاٹ دیا تھا جو کہ لوگوں کے لیے تکلیف کا باعث تھا۔''

۱۹۰۶: وَعَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ: ((اِعْزِلِ الْأَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4] وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ: ((اتَّقُوا النَّارَ)) فِيْ بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۱۹۰۶: ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! مجھے کوئی نفع مند چیز بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں کی گزرگاہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دے۔'' عنقریب ہم عدی بن حاتم سے مروی حدیث: ''دوزخ سے بچاؤ اختیار کرو۔'' کو ان شاء اللہ تعالیٰ باب علامات النبوۃ میں ذکر کریں گے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۱۹۰۷: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ. فَكَانَ أَوَّلُ مَا قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۳۳۱۸) و مسلم (۲۲۴۲ كلاهما من حديث أبي هريرة)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۶۵۲) و مسلم (۱۲۷/ ۱۹۱۴)۔

[3] رواه مسلم (۱۲۹/ ۱۹۱۴ بعد ح ۲۶۱۷)۔

[4] رواه مسلم (۱۳۱/ ۲۶۱۸) ٥ حديث عدي بن حاتم: اتقوا النار يأتي (۵۸۵۷)۔

وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)).رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❶

۱۹۰۷: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو میں بھی (آپ کی زیارت کے لیے) آیا، جب میں نے غور کے ساتھ آپ کا چہرہ مبارک دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ آپ کا چہرہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے فرمایا: ''لوگو! سلام عام کرو، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو اور رات کے وقت، جبکہ لوگ سو رہے ہوں، نماز پڑھو (اس طرح) تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

۱۹۰۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)).رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۱۹۰۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رحمان کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ اور سلام عام کرو، تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

۱۹۰۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوْءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۱۹۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک صدقہ، رب کے غضب کو ختم کرتا ہے اور بری موت کو دور کرتا ہے۔''

۱۹۱۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ أَخِيْكَ)).رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❹

۱۹۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر معروف صدقہ ہے، تمہارا اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملنا اور تمہارا اپنی بالٹی سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دینا بھی نیکی میں سے ہے۔''

۱۹۱۱: وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِيْءَ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ)).رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ❺

۱۹۱۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا اپنے بھائی کو دیکھ کر تبسم فرمانا، نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا، راہ بھولے شخص کی راہنمائی کرنا، نابینا شخص کی مدد کرنا، پتھر، کانٹے اور ہڈی کو راستے سے ہٹا دینا اور اپنے ڈول سے کسی بھائی کے ڈول

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٤٨٥ وقال: صحيح) وابن ماجه (١٣٣٤) و الدارمي (١/ ٣٤٠-٣٤١ ح١٦٦٨)۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٨٥٥ وقال: حسن صحيح.) وابن ماجه (٣٦٩٤)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٦٤ وقال: غريب) ☆ عبد الله بن عيسى: ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة۔

❹ **صحيح**، رواه أحمد (٣/ ٣٤٤ ح ١٤٧٦٦) والترمذي (١٩٧٠ وقال: حسن صحيح)۔

❺ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٩٥٦)۔

میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔'' ترمذی' اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

١٩١٢: وَعَنْ سَعْدِبْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الْمَآءُ)) فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ: هٰذِهٖ لِأُمِّ سَعْدٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۱۹۱۲: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ام سعد رضی اللہ عنہا وفات پا چکی ہیں' (ان کے لیے) کون سا صدقہ کرنا افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانی۔'' انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور فرمایا: یہ ام سعد کے لیے ہے۔

١٩١٣: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰى عُرًى كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰى مُسْلِمًا عَلٰى ظَمَأٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ التِّرْمِذِيُّ [2]

۱۹۱۳: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان کسی ننگ بدن مسلمان کو لباس پہنائے تو اللہ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے تو اللہ اسے جنت کے میوے کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے تو اللہ اسے کستوری سے سیل بند خالص شراب پلائے گا۔''

١٩١٤: وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ)) ثُمَّ تَلَا: ﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۱۹۱۴: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مال میں زکوۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔'' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''نیکی یہی نہیں کہ تم اپنے چہرے مشرق و مغرب کی طرف کر لو۔''

١٩١٥: وَعَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ اَبِيْهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ؟ قَالَ: ((الْمَآءُ)) قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ؟ قَالَ ((الْمِلْحُ)) قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ؟ قَالَ: ((اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۹۱۵: بہیسہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں' انہوں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! وہ کون سی چیز ہے جس سے روکنا جائز نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانی۔'' انہوں نے پھر عرض کیا: اللہ کے نبی! وہ کون سی چیز ہے جس سے روکنا جائز نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نمک۔'' انہوں نے پھر عرض کیا' اللہ کے نبی! وہ کون سی چیز ہے جس سے روکنا جائز نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کہ تم بھلائی کے کام کرو' وہ تمہارے لیے بہتر ہیں۔''

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (١٦٧٨) والنسائي (٦/ ٢٥٤ح ٣٦٩٤) و للحديث طرق كثيرة وهو حديث حسن۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٨٢) والترمذي (٢٤٤٩ وقال: غريب.) ☆ أبو خالد الدالاني مدلس وعنعن وله شاهد ضعيف جدًا عند الترمذي (١٦٣٧) و باطل، عنده أيضًا (٢٤٤٩)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٥٩۔٦٦٠ وقال: هذا حديث إسناده ليس بذاك و أبو حمزة ميمون الأعور يضعف)۔ و ابن ماجه (١٧٨٩) والدارمي (١/ ٣٨٥ ح ١٦٤٤)۔ [4] **ضعيف**، وأبو داود (٣٤٧٦ و ١٦٦٩) ☆ سيار بن منظور و أبوه مستوران و ثقهما ابن حبان وحده۔

١٩١٦: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ فِيْهَا اَجْرٌ وَمَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

١٩١٦: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بنجر زمین کاشت کرتا ہے تو اس کے لیے اس (کاشت کرنے) میں اجر ہے، اور ہر طالب رزق اس میں سے جو کھا جائے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔''

١٩١٧: وَعَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلَ عِتْقِ رَقَبَةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

١٩١٧: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دودھ والا جانور عاریۃً دے دے یا کوئی قرض دے دے یا کسی کو راستہ بتا دے تو اس کے لیے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔''

١٩١٨: وَعَنْ اَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْيِهٖ لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ: قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَرَّتَيْنِ قَالَ: ((لَا تَقُلْ: عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ)) قُلْتُ: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ: ((اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ اِنْ اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهٗ كَشَفَهٗ عَنْكَ وَاِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهٗ اَنْبَتَهَا لَكَ وَاِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهٗ رَدَّهَا عَلَيْكَ)) قُلْتُ: اِعْهَدْ اِلَيَّ قَالَ: ((لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا)) قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيْرًا وَلَا شَاةً قَالَ: ((وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ وَاِنِ امْرُءٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [3] وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيْثَ السَّلَامِ وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فَيَكُوْنَ لَكَ اَجْرُ ذٰلِكَ وَوَبَالُهٗ عَلَيْهِ)).

١٩١٨: ابوجری جابر بن سلیم بیان کرتے ہیں، میں مدینے آیا تو میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں، وہ جو کہتا ہے وہ اس پر عمل کرتے ہیں، میں نے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ اللہ کے رسول ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے دو مرتبہ کہا: علیک السلام یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علیک السلام نہ کہو، علیک السلام تو میت کے لیے دعا و سلام ہے، کہو السلام علیک۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''میں اس اللہ کا رسول ہوں کہ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچ جائے اور تو اس سے دعا کرے تو وہ تکلیف کو تجھ سے دور کر دے، اور اگر تو قحط سالی میں مبتلا ہو جائے اور تو اس سے دعا کرے تو وہ تجھے سرسبزی و شادابی عطا فرما دے، جب تو کسی ریگستان یا صحرا میں ہو اور تیری سواری گم

[1] إسناده صحيح، رواه الدارمي (٢/ ٢٦٧ ح ٢٦١٠) [والترمذي (١٣٧٩) والنسائي في الكبرى (٥٧٥٦-٥٧٥٨)]۔

[2] صحيح، رواه الترمذي (١٩٥٧ وقال: حسن صحيح غريب)۔

[3] إسناده صحيح، رواه أبو داود (٤٠٨٤) والترمذي (٢٧٢١-٢٧٢٢ وقال: حسن صحيح)۔

ہو جائے، پھر تو اس سے دعا کرے تو وہ اسے واپس لوٹا دے، میں نے عرض کیا: مجھے کوئی وصیت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی کو گالی نہ دینا۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے پھر اس کے بعد کسی آزاد کو گالی دی نہ کسی غلام کو اور نہ کسی اونٹ کو نہ ہی کسی بکری کو، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نیکی کے کسی کام کو حقیر نہ جاننا، اگر تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے گفتگو کرے تو یہ بھی نیکی ہے، اپنا ازار نصف پنڈلی تک رکھ، اگر تو ایسے نہ کرے تو پھر ٹخنوں تک، اور (ٹخنوں سے نیچے) ازار (تہ بند، شلوار، پاجامہ وغیرہ) لٹکانے سے اجتناب کر، کیونکہ یہ تکبر ہے، اور اللہ تکبر پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی آدمی تجھے گالی دے اور تجھ پر عیب لگائے جس کے متعلق وہ جانتا ہو کہ وہ (عیب) تم میں موجود ہے، تو اس کے متعلق جو تم جانتے ہو، اس پر عیب نہ لگاؤ، اس کا وبال اسی پر ہوگا۔'' ابوداؤد، امام ترمذی نے اس حدیث سے سلام والا حصہ روایت کیا ہے اور ایک روایت میں ہے: ''تمہیں اس کا اجر ملے گا جبکہ اس پر وبال ہوگا۔''

١٩١٩: وَعَنْ عَائِشَةَ ﷺ اَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا بَقِيَ مِنْهَا)) قَالَتْ: مَابَقِيَ اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ: ((بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ [1]

1919: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں (یعنی اہل بیت) نے ایک بکری ذبح کی تو نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ''اس سے کچھ بچا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اس کی دستی بچی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی دستی کے سوا باقی سب بچ گیا ہے۔'' ترمذی اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

١٩٢٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَامِنْ مُسْلِمٍ كَسَامُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِنَ اللّٰهِ مَادَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [2]

1920: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کو لباس فراہم کرتا ہے تو جب تک اس لباس کا ایک ٹکڑا اس پر رہتا ہے تو وہ شخص اللہ کی حفاظت میں رہتا ہے۔''

١٩٢١: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ يَرْفَعُهُ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ: رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا اُرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3] وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ اَحَدُ رُوَاتِهٖ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ.

1921: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوع روایت بیان کرتے ہیں، فرمایا: ''تین اشخاص ہیں جنہیں اللہ پسند کرتا ہے، دوران تہجد قرآن کی تلاوت کرنے والا، دائیں ہاتھ سے صدقہ کرنے والا جو اسے اپنے بائیں ہاتھ سے بھی مخفی رکھتا ہے، اور ایک وہ آدمی جو کسی لشکر میں ہو اور اس کے ساتھی شکست کھا جائیں لیکن وہ پھر بھی دشمن کے سامنے سینہ سپر رہے۔'' ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث محفوظ نہیں، اس کا ایک راوی ابوبکر بن عیاش، کثرت کے ساتھ غلطیاں کرتا ہے۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٤٧٠)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (لم أجده) والترمذي (٢٤٨٤ وقال: حسن غريب.) [وصححه الحاكم (٤/ ١٩٦) و تعقبه الذهبي.] ☆ خالد بن طهمان أبو العلاء: خلط قبل موته بعشر سنين و كان قبل ذلك ثقة، قاله ابن معين، فالحديث ضعيف من أجل اختلاطه۔

[3] **حسن**، رواه الترمذي (٢٥٦٧) ☆ سنده ضعيف و للحديث شواهد۔

١٩٢٢: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ: فَرَجُلٌ أَتٰى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِیْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِیْ وَيَتْلُوْ اٰيَاتِیْ وَرَجُلٌ كَانَ فِیْ سَرِيَّةٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يُفْتَحَ لَهٗ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ: اَلشَّيْخُ الزَّانِیْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ [1]

۱۹۲۲: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین اشخاص ایسے ہیں جنہیں اللہ پسند کرتا ہے اور تین ایسے ہیں جنہیں اللہ ناپسند کرتا ہے، رہے وہ جنہیں اللہ پسند کرتا ہے تو ان میں سے ایک وہ آدمی ہے جو کسی قوم کے پاس جائے اور اللہ کے نام پر ان سے سوال کرے، وہ ان سے اپنی باہمی قرابت کی وجہ سے سوال نہ کرے، لیکن وہ اسے کچھ نہ دیں، ایک آدمی نے اپنے ساتھیوں سے الگ ہو کر مخفی طور پر اسے کچھ دے دیا جسے صرف اللہ جانتا ہے اور وہ لینے والا جانتا ہے، اور ایک وہ قوم جو ساری رات چلتی رہی حتیٰ کہ جب نیند انہیں تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوگئی تو وہ سو گئے اس اثنا میں ایک آدمی کھڑا ہو کر خشوع وخضوع کے ساتھ مجھ سے دعا کرنے لگا اور میری آیات کی تلاوت کرنے لگا اور (تیسرا) وہ شخص جو کسی لشکر میں دشمن سے برسر پیکار ہو لیکن وہ شکست کھا جائیں تو یہ پھر بھی سینہ سپر رہے حتیٰ کے اسے شہید کر دیا جائے یا اسے فتح حاصل ہو جائے، اور وہ تین جنہیں اللہ ناپسند کرتا ہے: بوڑھا زانی، متکبر فقیر اور ظالم مالدار ہیں۔“

١٩٢٣: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ: نَعَمْ، اَلْحَدِيْدُ فَقَالُوْا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَلنَّارُ فَقَالُوْا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَلْمَآءُ فَقَالُوْا: يَارَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَآءِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَلرِّيْحُ فَقَالُوْا: يَارَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِبْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2] وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاذٍ: ((اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ)) فِیْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ.

۱۹۲۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب اللہ نے زمین پیدا فرمائی تو وہ ہلنے لگی، تو پھر اس نے پہاڑ پیدا کیے اور انہیں اس (زمین) پر رکھنے کا حکم فرمایا تو وہ ٹھہر گئی، فرشتوں کو پہاڑوں کی شدت پر تعجب ہوا تو انہوں نے عرض کیا: رب جی! کیا تیری مخلوق میں پہاڑوں سے شدید تر کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں، لوہا، تو انہوں پھر عرض کیا، رب جی! کیا تیری مخلوق میں لوہے سے بھی شدید تر کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں، پانی، انہوں نے عرض کیا: ربّ جی! کیا تیری مخلوق میں پانی سے شدید تر کوئی چیز

---

[1] **أسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٥٦٨) والنسائي (٥/ ٨٤ ح ٢٥٧١ و ٣/ ٢٠٧-٢٠٨ ح ١٦١٦) وصححه ابن خزيمة (٢٤٥٦، ٢٤٦٤) وابن حبان (٨١٣، ١٦٠٢-١٦٠٣) والحاكم (٢/ ١١٣) ووافقه الذهبي۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٣٦٩) ٥ الصدقة تطفئ الخطيئة، تقدم (٢٩)۔

ہے؟ فرمایا: ہاں، آگ، انہوں نے عرض کیا، کیا تیری مخلوق میں آگ سے بھی شدید تر کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں، ہوا، پھر انہوں نے عرض کیا: رب جی! کیا تیری مخلوق میں ہوا سے بھی شدید تر کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں، وہ ابن آدم جو اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے تو اسے اپنے بائیں ہاتھ سے مخفی رکھتا ہے۔'' ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''صدقہ خطائیں مٹا دیتا ہے۔'' کتاب الایمان میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۹۲٤: عَنْ اَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهٗ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ اِلٰى مَاعِنْدَهٗ)) قُلْتُ: وَكَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ ((اِنْ كَانَتْ اِبِلًا فَبَعِيْرَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ بَقَرَةً فَبَقَرَتَيْنِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1]

۱۹۲۴: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بندہ مسلم اپنے سارے مال سے جوڑا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو جنت کے تمام دربان اپنی اپنی نعمتوں کے ساتھ اس کا استقبال کرتے ہیں۔'' میں نے عرض کیا، وہ کیسے خرچ کرے؟ فرمایا: ''اگر اونٹ ہوں تو دو اونٹ اور اگر گائے ہوں تو دو گائے۔''

۱۹۲۵: وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۱۹۲۵: مرثد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی نے مجھے حدیث بیان کی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''روز قیامت مومن کا صدقہ ہی اس کے لئے باعث سایہ ہوگا۔''

۱۹۲٦: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَسَّعَ عَلٰی عِيَالِهٖ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهٖ)). قَالَ سُفْيَانُ: اِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَا كَذَالِكَ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ [3]

۱۹۲۶: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص عاشورا کے دن اپنے اہل و عیال پر فراخی کے ساتھ خرچ کرتا ہے تو اللہ پورا سال اسے فراخی عطا فرما دیتا ہے۔'' سفیان (ثوری رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: ہم اس کا تجربہ کر چکے ہیں، اور ہم نے

---

[1] **صحيح**، رواه النسائي (٦/ ٤٨-٤٩ ح ٣١٨٧)۔ [2] **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢٣٣ ح ١٨٢٠٧) [وابن خزيمة (٢٤٣٢) و ابن إسحاق صرح بالسماع عنده فالسند حسن.] ☆ وله شاهد صحيح عند ابن خزيمة (٤/ ٩٤ ح ٢٤٣١) و ابن حبان (٨١٧) و صححه الحاكم (١/ ٤١٦) ووافقه الذهبي۔

[3] **ضعيف جدًا**، رواه رزين (لم أجده) [و رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٧٩٢، نسخة محققة: ٣٥١٣) بإسناد مظلم عن هيصم بن شداخ عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة عنه به] و هيصم بن شداخ: يروى عن الأعمش الطامات في الروايات، لا يجوز الاحتجاج به، قاله ابن حبان في المجروحين (٣/ ٩٧) و للحديث طرق ضعيفة جدًا۔

اسے اسی طرح پایا ہے۔

١٩٢٧: وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَضَعَّفَهُ. [1]

۱۹۲۷: اور امام بیہقی نے ابن مسعود، ابو ہریرہ، ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے اسے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے، اور انہوں (امام بیہقی) نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

١٩٢٨: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ؟ قَالَ: ((أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللّٰهِ الْمَزِيْدُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ [2]

۱۹۲۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے نبی! مجھے بتائیں کہ صدقہ کا کتنا ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زیادہ سے زیادہ (سات سوگنا) اور اللہ کے ہاں مزید ہے۔''

---

[1] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٧٩٥، نسخة محققة: ٣٥١٥ عن أبي هريرة [فيه حجاج بن نصير: ضعيف و محمد بن ذكوان: منكر الحديث] ٣٧٩٣ ـ ٣٧٩٤ عن أبي سعيد نسخة محققة: ٣٥١٣ـ٣٥١٤ [فيه أيوب بن سليمان بن ميناء عن رجل عن أبي سعيد الخدري] ٣٧٩١ نسخة محققة: ٣٥١٢ عن جابر [فيه محمد بن يونس الكديمي: كذاب عن عبد الله بن إبراهيم الغفاري: متروك] ☆ وللحديث طرق لا يصح منها شئ وأخطأ السيوطي وغيره فصححه بالشواهد الواهية.

[2] **ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٧٨ ح ٢١٨٧٩ [فيه المسعودي اختلط و أبو عمر الدمشقي ضعيف و قال الدارقطني: متروك] ٥/ ٢٦٥ ح ٢٢٦٤٤ [فيه معان بن رفاعة ضعيف عن علي بن يزيد: متروك])۔

بَابُ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

بہترین صدقہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۹۲۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَحَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا کَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَکِیْمٍ وَحْدَهٗ [1]

۱۹۲۹: ابو ہریرہ اور حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین صدقہ وہ ہے جس کے پیچھے غنا ہو اور صدقہ کی ابتدا اپنے زیر کفالت افراد سے کر۔'' بخاری، مسلم نے صرف حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۹۳۰: وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰی اَهْلِهٖ وَهُوَ یَحْتَسِبُهَا کَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۱۹۳۰: ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مسلمان اللہ کی رضا اور حصول ثواب کی نیت سے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔''

۱۹۳۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ رَقَبَةٍ وَّدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰی مِسْکِیْنٍ وَّدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰی اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِیْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰی اَهْلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۹۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا، ایک دینار جو تو نے گردن آزاد کرنے میں خرچ کیا ایک دینار وہ ہے جسے تو نے کسی مسکین پر خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا، ان میں سے سب سے زیادہ باعث اجر وہ ہے جو تو نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا۔''

۱۹۳۲: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُّنْفِقُهٗ عَلٰی عِیَالِهٖ وَدِیْنَارٌ یُّنْفِقُهٗ عَلٰی دَآبَّتِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ یُّنْفِقُهٗ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٢٦_١٤٢٧) و مسلم (٩٥/ ١٠٣٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥، ٥٣٥١) و مسلم (٤٨/ ١٠٠٢)۔

[3] رواه مسلم (٣٩/ ٩٩٥)۔

[4] رواه مسلم (٣٨/ ٩٩٤)۔

۱۹۳۲: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جسے وہ اپنے جہادی گھوڑے پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جسے وہ اپنے مجاہد ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔''

۱۹۳۳: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اَلِیَ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰی بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَةَ اِنَّمَا هُمْ بَنِیَّ فَقَالَ: ((اَنْفِقِیْ عَلَیْهِمْ فَلَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَیْهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۱۹۳۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر میں ابوسلمہ کے بیٹوں پر خرچ کروں تو کیا مجھے اجر ملے گا جبکہ وہ میرے بھی بیٹے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان پر خرچ کرو، تم ان پر جو خرچ کرو گی تو اس پر تمہیں اجر وثواب ملے گا۔''

۱۹۳۴: وَعَنْ زَیْنَبَ رضی اللہ عنہا امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَصَدَّقْنَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! وَلَوْ مِنْ حُلِیِّكُنَّ)) قَالَتْ: فَرَجَعْتُ اِلٰی عَبْدِاللّٰهِ فَقُلْتُ: اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِیْفُ ذَاتِ الْیَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَاسْئَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذَالِكَ یُجْزِئُ عَنِّیْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰی غَیْرِكُمْ قَالَتْ: فَقَالَ لِیْ عَبْدُاللّٰهِ: بَلِ ائْتِیْهِ اَنْتِ قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَاجَتِیْ حَاجَتُهَا قَالَتْ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ اُلْقِیَتْ عَلَیْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ: فَخَرَجَ عَلَیْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهٗ: اِئْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَأَتَیْنِ بِالْبَابِ تَسْاَلَانِكَ أَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰی اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰی اَیْتَامٍ فِیْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ: فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ هُمَا؟ قَالَ: امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَزَیْنَبُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَیُّ الزَّیَانِبِ؟)) قَالَ: اِمْرَاَةُ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ [2]

۱۹۳۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خواتین کی جماعت! صدقہ کرو، خواہ اپنے زیورات میں سے کرو۔'' وہ بیان کرتی ہیں میں (اپنے شوہر) عبداللہ کے پاس واپس آئی تو میں نے کہا: آپ غریب آدمی ہیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا ہے، آپ ان کے پاس جا کر مسئلہ دریافت کریں، اگر تو جائز ہو تو میں تم پر صدقہ کروں ورنہ پھر تمہارے علاوہ کسی اور پر کروں؟ وہ بیان کرتی ہیں عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: آپ خود ہی جائیں، وہ بیان کرتی ہیں، میں گئی تو رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر ایک انصاری خاتون کھڑی تھی اسے بھی میرے والا مسئلہ ہی درپیش تھا، وہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ بڑی بارعب شخصیت تھے، پس بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے انہیں کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ دروازے پر دو عورتیں آپ سے مسئلہ دریافت کرتی ہیں کہ وہ اپنا صدقہ اپنے خاوندوں اور ان کے زیر پرورش یتیم بچوں کو دے سکتی ہیں؟ لیکن انہیں ہمارے متعلق نہ بتانا کہ ہم کون ہیں، زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ وہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١٤٦٧) و مسلم (٤٧/ ١٠٠١)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (١٤٦٦) و مسلم (٤٥/ ١٠٠٥)۔

عرض کیا، ایک انصاری خاتون اور ایک زینب ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون سی زینب؟'' انہوں نے عرض کیا، عبداللہ کی اہلیہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان دونوں کے لیے دگنا اجر ہے، قرابت داری کا اجر اور صدقے کا اجر۔'' بخاری، مسلم، الفاظ حدیث مسلم کے ہیں۔

۱۹۳۵: وَعَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيدَةً فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۹۳۵: میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک لونڈی آزاد کی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم اسے اپنے ماموؤں کو دے دیتی تو تمہارے لیے زیادہ باعث اجر ہوتا۔''

۱۹۳۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلَى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ؟ قَالَ: ((اِلَى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۱۹۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے دو پڑوسی ہیں، میں ان میں سے کسے ہدیہ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے جس کا دروازہ تمہارے زیادہ قریب ہے۔''

۱۹۳۷: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۹۳۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم شوربا بناؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈالا کرو اور اپنے پڑوسی کا بھی خیال رکھا کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱۹۳۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۹۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''غریب آدمی کا محنت کی کمائی سے صدقہ کرنا، اور اپنے زیر کفالت افراد سے آغاز کرنا۔''

۱۹۳۹: وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۲۵۹۲) و مسلم (۴۴/ ۹۹۹)۔

[2] رواه البخاري (۲۵۹۵)۔

[3] رواه مسلم (۱۴۲/ ۲۶۲۵)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۱۶۷۷)۔

ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [1]

۱۹۳۹: سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسکین پر صدقہ کرنا صرف ایک صدقہ ہے، جبکہ رشتہ دار پر دوہرا ہے، صدقہ اور صلہ رحمی۔''

١٩٤٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ عِنْدِیْ دِيْنَارٌ قَالَ: ((اَنْفِقْهُ عَلٰی نَفْسِكَ)) قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ: ((اَنْفِقْهُ عَلٰی وَلَدِكَ)) قَالَ: عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ: ((اَنْفِقْهُ عَلٰی اَهْلِكَ)) قَالَ: عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ: ((اَنْفِقْهُ عَلٰی خَادِمِكَ)) قَالَ: عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ: ((اَنْتَ اَعْلَمُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [2]

۱۹۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، میرے پاس ایک دینار ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنی جان پر خرچ کر۔'' اس نے عرض کیا، میرے پاس ایک اور ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنے اہل و عیال پر خرچ کر۔'' اس نے عرض کیا، میرے پاس ایک اور ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنے خادم پر خرچ کر۔'' اس نے عرض کیا، میرے پاس ایک اور بھی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تو بہتر جانتا ہے۔''

١٩٤١: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ؟ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِیْ يَتْلُوْهُ؟ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ غُنَيْمَةٍ لَهٗ يُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ؟ رَجُلٌ يُسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِیْ بِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ [3]

۱۹۴۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں بہترین شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامنے والا شخص۔ کیا میں تمہیں اس کے قریب شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ آدمی جو اپنی کچھ بکریاں لے کر الگ تھلگ رہتا ہے، اور اس بارے میں اللہ کا حق ادا کرتا ہے۔ کیا میں تمہیں بدترین شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ آدمی جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جائے اور وہ نہ دے۔''

١٩٤٢: وَعَنْ اُمِّ بُجَيْدٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ مَعْنَاهُ [4]

۱۹۴۲: ام بجید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوالی کو کچھ دے کر واپس کیا کرو خواہ کوئی جلی ہوئی کھری ہو۔'' مالک، نسائی اور امام ترمذی اور امام ابوداود نے اس معنی میں روایت کیا ہے۔

١٩٤٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْهُ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰی

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢١٤ ح ١٨٠٢٨-١٨٠٣٠) والترمذي (٦٥٨ وقال: حسن) والنسائي (٥/ ٩٢ ح٢٥٨٣) و ابن ماجه (١٨٤٤) والدارمي (١/ ٣٩٧ ح ١٦٨٧-١٦٨٨) [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٦٩١) والنسائي (٥/ ٦٢ ح ٢٥٣٦)- [3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٦٥٢ وقال: حسن غريب) والنسائي (٥/ ٨٣-٨٤ ح ٢٥٧٠) والدارمي (٢/ ٢٠١-٢٠٢ ح ٢٤٠٠)- [4] **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٩٢٣ ح ١٧٧٩) والنسائي (٥/ ٨١-٨٢ ح ٢٥٦٦) و الترمذي (٦٦٥ وقال: حسن صحيح)- و أبو داود (١٦٦٧)-

تَرَوْا اَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوْهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۱۹۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص تم سے اللہ کے نام پر پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دو، جو اللہ کے نام پر سوال کرے تو اسے عطا کرو جو شخص تمہیں دعوت دے تو اسے قبول کرو، اور جس شخص نے تمہارے ساتھ کوئی نیکی کی ہو تو تم اسے بدلہ دو، اگر تم بدلہ چکانے کے لیے کچھ نہ پاؤ تو اس کے لیے اس قدر دعا کرو کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ تم نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے۔“

١٩٤٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۹۴۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی ذات کا واسطہ دے کر جنت کے سوا کچھ نہ مانگا جائے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٩٤٥: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَّكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهِ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَخْ بَخْ! ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ)) فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهِ وَبَنِيْ عَمِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۹۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انصار مدینہ میں کھجوروں کے لحاظ سے سب سے زیادہ مال دار تھے، اور انہیں اپنے اموال (باغات) میں سے بیرحاء نامی باغ سب سے زیادہ پسند تھا، اور وہ مسجد کے بالمقابل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لایا کرتے اور وہاں کا شیریں پانی نوش فرمایا کرتے تھے، انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی: ”تم نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز خرچ نہ کرو۔“ تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”تم نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز خرچ نہ کرو۔“ بے شک بیرحاء باغ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے صدقہ ہے، میں اس کے ثواب اور اس کے اللہ کے ہاں ذخیرہ ہونے کی امید رکھتا ہوں، اللہ کے رسول! اللہ کے حکم کے مطابق آپ جیسے اور جہاں چاہیں اسے استعمال کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بہت خوب! یہ تو

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٦٨ ح ٥٣٦٥) و أبو داود (١٦٧٢) والنسائي (٥/ ٨٢ ح ٢٥٦٨) ☆ الأعمش مدلس و عنعن۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٧١) ☆ سليمان بن قرم هو سليمان بن معاذ: ضعيف ضعفه الجمهور و أخرج له مسلم (٤٦/ ١٤٨٠) متابعةً۔ [3] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٦١) و مسلم (٤٢/ ٩٩٨)۔

بہت نفع بخش مال ہے، اور تم نے جو کچھ کہا میں نے اسے سن لیا اور میں تو یہی چاہتا ہوں کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔'' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں ایسے ہی کروں گا، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے رشتے داروں اور اپنے چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

١٩٤٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۱۹۴۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین صدقہ یہ ہے کہ تو کسی بھوکے پیٹ کو سیر کر دے۔''

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٣٦٧، نسخة محققة: ٣٠٩٥) ☆ فيه زربي بن عبدالله: ضعيف۔

بَابُ صَدَقَةِ الْمَرْأَةِ مِنْ مَالِ الزَّوْجِ

بیوی کا شوہر کے مال سے صدقہ کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٩٤٧: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۹۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بیوی اسراف کیے بغیر اپنے گھر کے کھانے سے صدقہ کرے تو اسے خرچ کرنے کی وجہ سے، اس کے شوہر کو کمانے کی وجہ سے اجر ملے گا اور خازن کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا اور کوئی کسی کے اجر میں کمی نہیں کرے گا۔''

١٩٤٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۹۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے، اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرتی ہے تو اس کے لیے اس کے اجر سے نصف ملتا ہے۔''

١٩٤٩: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ كَامِلًا مُّوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ لَهُ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۹۴۹: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان امین خازن جو حکم کے مطابق خوش دلی سے، جسے دینے کو کہا جائے، مکمل طور پر پورا دیتا ہے تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے شمار ہوتا ہے۔''

١٩٥٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اُمِّيْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَ اَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَّهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٣٧) و مسلم (٧٩/ ١٠٢٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٦٠) و مسلم (٨٤/ ١٠٢٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٣٨) و مسلم (٧٩/ ١٠٢٣)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٨٨) و مسلم (٥١/ ١٠٠٤)۔

۱۹۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری والدہ اچانک فوت ہو گئیں، اور میرا ان کے بارے میں خیال ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو صدقہ کرتیں، تو اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کر دوں تو انہیں اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱۹۵۱: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((**لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا**)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَا الطَّعَامَ قَالَ: ((**ذَالِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶

۱۹۵۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے کوئی چیز خرچ نہ کرے۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! کھانا بھی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ تو ہمارا بہترین مال ہے۔''

۱۹۵۲: وَعَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيْلَةٌ كَاَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ! اِنَّا كَلٌّ عَلٰى اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا وَاَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ؟ قَالَ: ((**الرَّطْبُ تَاْكُلْنَهٗ وَتُهْدِيْنَهٗ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۹۵۲: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے بیعت لی تو ایک باوقار (بلند قامت) خاتون کھڑی ہوئی گویا وہ مضر قبیلے کی خاتون تھی، اس نے عرض کیا، اللہ کے نبی! ہم اپنے باپوں، بیٹوں اور شوہروں پر بوجھ ہیں، سو ان کے اموال میں سے ہمارے لیے کیا حلال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تر و تازہ چیزیں جو تم کھاتی ہو اور ہدیہ کرتی ہو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۹۵۳: عَنْ عُمَيْرٍ رضی اللہ عنہ مَوْلٰى اَبِی اللَّحْمِ قَالَ: اَمَرَنِیْ مَوْلَایَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَ نِیْ مِسْكِيْنٌ فَاَطْعَمْتُهٗ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَایَ فَضَرَبَنِیْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهٗ فَدَعَاهُ فَقَالَ: ((**لِمَ ضَرَبْتَهٗ**)) قَالَ: يُعْطِیْ طَعَامِیْ بِغَيْرِ اَنْ اٰمُرَهٗ فَقَالَ: ((**الْاَجْرُ بَيْنَكُمَا**)) وَفِیْ رِوَايَةٍ: قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوْكًا فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِیَّ بِشَیْءٍ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٦٧٠ و قال: حسن)۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٨٦) ☆ زياد بن جبير عن سعد مرسل (انظر المراسيل لابن أبي حاتم ص ٦١)۔

❸ رواه مسلم (٨٢/ ١٠٢٥)۔

۱۹۵۴: ابی اللحم کے آزاد کردہ غلام عمیر بیان کرتے ہیں، میرے آقا نے گوشت بنانے کے متعلق مجھے حکم فرمایا تو اتنے میں ایک مسکین میرے پاس آیا میں نے اس میں سے کچھ اسے کھلا دیا، میرے آقا کو اس کا پتہ چلا تو اس نے مجھے مارا، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے یہ واقعہ ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا: ''تم نے اسے کیوں مارا؟'' اس نے کہا: یہ میرا کھانا میرے حکم کے بغیر دے دیتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اجر تم دونوں کو ملتا ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے: انہوں نے کہا: میں مملوک تھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا: کیا میں اپنے مالکوں کے مال میں سے کوئی چیز صدقہ کر لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، جبکہ اجر تمہارے درمیان نصف نصف ہے۔''

بَابُ مَنْ لَّا يَعُوْدُ فِي الصَّدَقَةِ

صدقہ واپس نہ لینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٩٥٤: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهُ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ اَنَّهُ يَبِيْعُهُ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((**لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ**)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((**لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهِ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۹۵۴: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کسی شخص کو فی سبیل اللہ ایک گھوڑا بطور سواری عطا کیا تو اس نے اسے ضائع کر دیا، میں نے اسے خریدنا چاہا اور مجھے خیال ہوا کہ وہ اسے ارزاں نرخوں پر فروخت کر دے گا، میں نے نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے خریدو، نہ اپنا صدقہ واپس لو خواہ وہ اسے ایک درہم میں تمہیں عطا کرے، کیونکہ اپنا صدقہ واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے چاٹ جاتا ہے۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”اپنا صدقہ واپس نہ لے، کیونکہ اپنا صدقہ واپس لینے والا، اپنی قے چاٹنے والے کی طرح ہے۔“

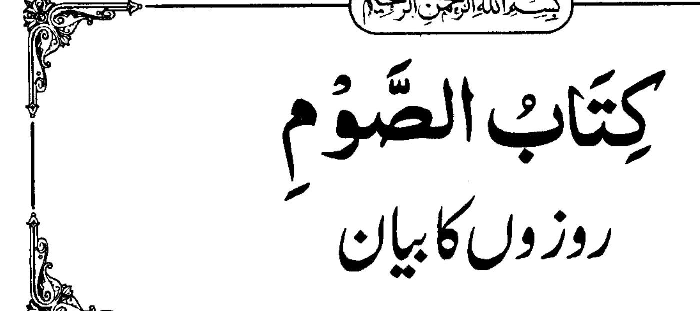
١٩٥٥: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّيْ بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ: ((**وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ**)) قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ﷺ اِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ: ((**صُوْمِيْ عَنْهَا**)) قَالَتْ: اِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ: ((**نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۹۵۵: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا جب ایک خاتون آپ کے پاس آئی، اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے اپنی والدہ کو ایک لونڈی صدقہ کی تھی اور وہ (یعنی والدہ) وفات پا گئی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا اجر واجب ہو گیا اور وہ بطور میراث تمہارے پاس واپس آ گئی۔“ اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر ایک ماہ کے روزے اس کے ذمے ہوں تو کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی طرف سے روزے رکھو۔“ اس عورت نے عرض کیا: اس نے تو حج بھی نہیں کیا تھا، تو کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، اس کی طرف سے حج کرو۔“

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٩٠) و مسلم (٧/ ١٦٢٢)۔

[2] رواه مسلم (١٥٧/ ١١٤٩)۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الصَّوْمِ
روزوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ — فصل اول

١٩٥٦: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ)) وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ)) وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۱۹۵۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔''

١٩٥٧: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ یُسَمَّی الرَّیَّانَ لَا یَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّآئِمُوْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۱۹۵۷: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازے کا نام ''الریان'' ہے، اس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔''

١٩٥٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۱۹۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایمان واخلاص اور ثواب کی نیت سے روزے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، جو شخص ایمان واخلاص اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کرے (نماز تراویح کا اہتمام کرے) تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اور جو شخص ایمان واخلاص اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کرے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١٨٩٩) و مسلم (٢/ ١٠٧٩)۔ [2] متفق علیه، رواه البخاري (٣٢٥٧) و مسلم (١٦٦/ ١١٥٢)۔ [3] متفق علیه، رواه البخاري (٣٧) و مسلم (١٧٥/ ٧٦٠)۔

۱۹۵۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ اَجْلِيْ لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَآءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهُ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: اِنِّيْ امْرُؤٌ صَآئِمٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۹۵۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن آدم کے ہر نیک عمل کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزے کے سوا، کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، وہ اپنی خواہش اور اپنے کھانے کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، ایک فرحت وخوشی تو اس کے افطار کے وقت ہے جبکہ ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہے، اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے، اور روزہ ڈھال ہے، جس روز تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش گوئی اور ہذیان سے اجتناب کرے، اگر کوئی اسے برا بھلا کہے یا اس سے لڑائی جھگڑا کرے تو وہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱۹۶۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَابَاغِيَ الْخَيْرِ! اَقْبِلْ وَيَابَاغِيَ الشَّرِّ! اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۹۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، جہنم کے تمام دروازے بند کر دیے جاتے ہیں ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا، اور جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا، اور منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے: خیر و بھلائی کے طالب! آگے بڑھ، اور شر کے طالب! رک جا، اور اللہ کے لیے جہنم سے آزاد کردہ لوگ ہیں، اور ہر رات ایسے ہوتا ہے۔“

۱۹۶۱: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۱۹۶۱: اور امام احمد نے اسے کسی صحابی سے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٠٤) و مسلم (١٦٣-١٦٤ / ١١٥١)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٨٢ وقال: "هذا حديث غريب" كما يأتي: ١٩٦١) و ابن ماجه (١٦٤٢) ☆ الأعمش عنعن والحديث الآتي (١٩٦١) يغني عنه۔ [3] **حسن**، رواه أحمد (٤/ ٣١١-٣١٢ ح ١٨٧٩٤) عن النبي ﷺ بلفظ: "في رمضان تفتح أبواب السماء و تغلق أبواب النار و يصفد فيه كل شيطان مريد و ينادي منادٍ كل ليلة: يا طالب الخير هلمّ و يا طالب الشر أمسك۔" وسنده حسن) وانظر الحديث السابق (١٩٥٦)۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

١٩٦٢: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ، لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ [1]

١٩٦٢: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ماہ مبارک رمضان تمہارے پاس آیا ہے، اللہ نے اس کا روزہ تم پر فرض کیا ہے، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین بند کر دیے جاتے ہیں، اس (ماہ) میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس کی خیر و بھلائی سے محروم کر دیا گیا تو وہ (ہر خیر و بھلائی سے) محروم کر دیا گیا۔''

١٩٦٣: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ: اَیْ رَبِّ! اِنِّیْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

١٩٦٣: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ اور قرآن بندے کے لیے سفارش کریں گے، روزہ عرض کرے گا، رب جی! میں نے دن کے وقت کھانے پینے اور خواہشات سے اسے روکے رکھا، اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما اور قرآن عرض کرے گا: میں نے اسے رات کے وقت سونے سے روکے رکھا، اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما، ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔''

١٩٦٤: وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

١٩٦٤: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رمضان آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ مہینہ جو تمہارے پاس آیا ہے اس میں ایک رات ہے جو کہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اور جو شخص اس سے محروم کر دیا گیا تو وہ ہر قسم کی خیر و بھلائی سے محروم کر دیا گیا اور اس کی خیر سے محروم شخص ہر قسم کی خیر و بھلائی سے محروم ہے۔''

---

[1] **صحیح**، رواه أحمد (٢/ ٢٣٠ ح ٧٤١٨) والنسائي (٤/ ١٢٩ ح ٢١٠٨)۔

[2] **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٩٩٤، نسخة محققة: ١٨٣٩) [وأحمد (٢/ ١٧٤) و صححه الحاكم على شرط مسلم (١/ ٥٥٤ ح ٢٠٣٦) ووافقه الذهبي وسنده حسن.] ☆ ابن لهيعة لم ينفرد به، تابعه عبد الله بن وهب: أخبرني حي بن عبدالله به ـ

[3] **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٦٤٤) ☆ قتادة عنعن ولحديثه شاهد منقطع عند النسائي (٢١٠٨) ومرسل عند عبد الرزاق (٧٣٨٣)۔

١٩٦٥: وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضي الله عنه قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ: ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَّاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ)). [1]

۱۹۶۵: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری روز ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''لوگو! ایک بابرکت ماہ عظیم تم پر سایہ فگن ہوا ہے، اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اللہ نے اس کا روزہ فرض اور رات کا قیام نفل قرار دیا ہے، جس نے اس میں کوئی نفل کام کیا تو وہ اس کے علاوہ باقی مہینوں میں فرض ادا کرنے والے کی طرح ہے اور جس نے اس میں فرض ادا کیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اس کے علاوہ مہینوں میں ستر فرض ادا کیے، وہ ماہ صبر ہے جب کہ صبر کا ثواب جنت ہے، وہ غم گساری کا مہینہ ہے، اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، جو اس میں کسی روزہ دار کو افطاری کرائے تو وہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا اور جہنم سے آزادی کا سبب ہو گی اور اسے بھی اس (روزہ دار) کی مثل ثواب ملتا ہے اور اس کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔'' ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم سب یہ استطاعت نہیں رکھتے کہ ہم روزہ دار کو افطاری کرائیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرما دیتا ہے جو لسّی کے گھونٹ یا ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ سے کسی روزہ دار کی افطاری کراتا ہے اور جو شخص کسی روزہ دار کو شکم سیر کر دیتا ہے تو اللہ اسے میرے حوض سے (پانی) پلائے گا تو اسے جنت میں داخل ہو جانے تک پیاس نہیں لگے گی اور وہ ایسا مہینہ ہے جس کا اول (عشرہ) رحمت، اس کا وسط مغفرت اور اس کا آخر جہنم سے خلاصی ہے، اور جو شخص اس میں اپنے مملوک سے رعایت برتے گا تو اللہ اس کی مغفرت فرما دے گا اور اسے جہنم سے آزاد کر دے گا۔''

١٩٦٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيْرٍ وَاَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ. [2]

۱۹۶۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب ماہ رمضان آتا تو رسول اللہ ﷺ ہر قیدی کو آزاد فرما دیتے اور ہر سائل کو عطا کیا کرتے تھے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٦٠٨) [وابن خزيمة في صحيحه (٣/ ١٩١-١٩٢ ح ١٨٨٧ وقال: إن صح الخبر] ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان: ضعيف و له شاهد ضعيف جدًا عند ابن عدي (٣/ ١١٥٧) والعقيلي (٢/ ١٦٢) وغيرهما، فيه سلام بن سليمان بن سوار منكر الحديث و سلمة بن الصلت: ليس بالمعروف وقال العقيلي: لا أصل له.

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٦٢٩) ☆ فيه أبو بكر الهذلي: متروك.

۱۹۶۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ اِلَى حَوْلٍ قَابِلٍ)) قَالَ: ((فَاِذَا كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُلْنَ: يَارَبِّ! اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ اَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۱۹۶۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت کو رمضان کے لیے پورا سال مزین کیا جاتا ہے۔“ فرمایا: ”جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے جنت کے پتوں سے ہوا چلتی ہوئی حور عین تک پہنچتی ہے تو وہ کہتی ہیں: رب جی! اپنے بندوں میں سے ہمارے شوہر بنا دے، ہم ان سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں اور وہ ہم سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔“ امام بیہقی نے تینوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

۱۹۶۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ: ((يُغْفَرُ لِاُمَّتِهِ فِيْ آخِرِ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ ((لَا، وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا يُوَفّٰى اَجْرَهُ اِذَا قَضٰى عَمَلَهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۱۹۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رمضان کی آخری رات ان کی (یعنی میری) امت کو بخش دیا جاتا ہے۔“ عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! کیا وہ شب قدر ہے؟ فرمایا: ”نہیں، لیکن جب کام کرنے والا اپنا کام مکمل کر لیتا ہے تو اسے پورا پورا اجر دیا جاتا ہے۔“

---

[1] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٦٣٣) ☆ فيه وليد بن وليد: مختلف فيه و ضعفه راجح و للحديث شواهد كثيرة لا يصح منها شيئ۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٢٩٢ ح ٧٩٠٤) ☆ فيه هشام بن أبي هشام: متروك، رواه عن محمد بن الأسود عن أبي سلمة عن أبي هريرة به۔

بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

رؤیت ہلال کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۹۶۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ)) وَفِیْ رِوَايَةٍ: قَالَ: ((اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۹۶۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم روزہ نہ رکھو حتیٰ کہ تم (رمضان کا) چاند دیکھ لو اور روزہ رکھنا موقوف نہ کرو حتیٰ کہ تم اس (ہلال شوال) کو دیکھ لو، اگر مطلع ابر آلود ہو تو اس کے لیے (تیس دن کا) اندازہ کر لو۔“ اور ایک روایت میں ہے، فرمایا: ”ماہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے، تم روزہ نہ رکھو حتیٰ کہ تم اس (ہلال رمضان) کو دیکھ لو، اگر مطلع ابر آلود ہو تو پھر تیس کی گنتی مکمل کر لو۔“

۱۹۷۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۹۷۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس (ہلال رمضان) کی رؤیت پر روزہ رکھو اور اس (ہلال شوال) کی رؤیت پر روزہ رکھنا موقوف کر دو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو پھر شعبان کی گنتی تیس تک مکمل کر لو۔“

۱۹۷۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَّا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِی الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ: ((اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) يَعْنِیْ تَمَامَ الثَّلٰثِيْنَ يَعْنِیْ مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلَاثِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۹۷۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک ہم اُمی (لکھنے پڑھنے سے نابلد) لوگ ہیں، ہم حساب کتاب نہیں جانتے، مہینہ اس طرح اور اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے۔“ تیسری مرتبہ آپ نے انگوٹھے کو بند کر لیا، پھر فرمایا: ”مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے۔“ یعنی مکمل تیس، یعنی آپ نے ایک مرتبہ انتیس اور ایک مرتبہ تیس کا ذکر کیا۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۱۹۰۶-۱۹۰۷) و ممسلم (۳/ ۱۰۸۰)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۱۹۰۹) و مسلم (۱۷-۲۰/ ۱۰۸۱)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۱۹۱۳) و مسلم (۱۵/ ۱۰۸۱)۔

١٩٧٢: وَعَنْ اَبِی بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:((شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۹۷۲: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عید کے دو مہینے، رمضان اور ذوالحجہ، کم نہیں ہوتے۔“

١٩٧٣: وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْيَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذَالِكَ الْيَوْمَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۹۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے، البتہ اگر کوئی شخص معمول سے روزے رکھتا چلا آرہا ہے تو وہ اس روز روزہ رکھ لے۔“

الفصل الثاني

فصل ثانی

١٩٧٤: عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۱۹۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب نصف شعبان ہو جائے تو پھر روزہ نہ رکھو۔“

١٩٧٥: وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۱۹۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رمضان کی خاطر شعبان کے چاند (ایام) کی گنتی کرو۔“

١٩٧٦: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَارَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [5]

۱۹۷۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کے علاوہ دو ماہ لگا تار روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

١٩٧٧: وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [6]

۱۹۷۷: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جس شخص نے شک کے دن کا روزہ رکھا تو اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٩١٢) و مسلم (٣١/ ١٠٨٩)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (١٩١٤) و مسلم (٢١/ ١٠٨٢)۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٢٣٧) و الترمذي (٧٣٨ وقال: حسن صحيح۔) و ابن ماجه (١٦٥١) والدارمي (٢/ ١٧۔١٨ ح ١٧٤٧)۔ [4] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٨٧) ☆ أبو معاوية مدلس وعنعن۔ [5] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٣٣٦) والترمذي (٧٣٦ وقال: حسن۔) والنسائي (٤/ ١٥٠ ح ٢١٧٧) وابن ماجه (١٦٤٨)۔ [6] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٣٣٤) والترمذي (٦٨٦ وقال: حسن صحيح) والنسائي (٤/ ١٥٣ ح ٢١٩٠) وابن ماجه (١٦٥٤) والدارمي (٢/ ٢ ح ١٦٨٩) ☆ أبو إسحاق عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

١٩٧٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ۔ يَعْنِيْ هِلَالَ رَمَضَانَ۔ فَقَالَ: ((اَتَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ؟)) قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: ((اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ؟)) قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: ((يَا بِلَالُ! اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنْ يَّصُوْمُوْا غَدًا))۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

١٩٧٨: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا: میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں؟'' اس نے عرض کیا، جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔''

١٩٧٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: تَرَآءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

١٩٧٩: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں لوگ چاند دیکھنے کے لیے جمع ہوئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ میں نے اس کو دیکھ لیا ہے، آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٩٨٠: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَالَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

١٩٨٠: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ شعبان کی گنتی کا دیگر مہینوں کی نسبت زیادہ اہتمام کیا کرتے تھے، پھر آپ رمضان کا چاند نظر آنے پر روزہ رکھتے، اگر مطلع ابر آلود ہوتا تو آپ تیس دن کی گنتی فرماتے پھر روزہ رکھتے۔

١٩٨١: وَعَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَ يْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَقُلْنَا: اِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ: اَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ قُلْنَا: لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةِ رَأَيْتُمُوْهُ . وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ: اَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (٢٣٤٠) و الترمذي (٦٩١) والنسائي (٤/ ١٣١-١٣٢ ح ٢١١٤-٢١١٥) و ابن ماجه (١٦٥٢) والدارمي (٢/ ٥ ح ١٦٩٩) ☆ سماك ثقة صدوق لكن سلسلة سماك عن عكرمة : سلسلة ضعيفة ، انظر سير أعلام النبلاء (٥/ ٢٤٨) وغيره . [2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٣٤٢) و الدارمي (٢/ ٤ ح ١٦٩٨)۔

[3] **إسناده صحيح** ، رواه أبو داود (٢٣٢٥)۔

قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۹۸۱: ابوالبختری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ہم عمرہ کے لیے روانہ ہوئے، جب ہم نے بطن نخلہ کے مقام پر پڑاؤ ڈالا تو ہم چاند دیکھنے کے لیے اکٹھے ہوئے، تو کچھ لوگوں نے کہا: یہ تیسری رات کا ہے، کسی نے کہا: دوسری رات کا ہے، ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملے تو ہم نے کہا: ہم نے چاند دیکھا تو کسی نے کہا: وہ تیسری رات کا ہے اور کسی نے کہا، دوسری رات کا ہے، انہوں نے فرمایا: تم نے کس رات اسے دیکھا تھا؟ ہم نے کہا: فلاں فلاں رات، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (رمضان) کی مدت اس کی رؤیت مقرر کی ہے، وہ (رمضان) اس رات سے شروع ہوتا ہے جس رات تم اسے دیکھو۔ اور ابوالبختری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک دوسری روایت میں ہے: انہوں نے کہا: ہم نے ذات عرق کے مقام پر رمضان کا چاند دیکھا، تو ہم نے مسئلہ دریافت کرنے کے لیے ایک آدمی کو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تو انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس (شعبان) کو اس (ہلال رمضان) کی رؤیت تک دراز کیا ہے، اگر مطلع ابر آلود ہو تو گنتی کو مکمل کر لو۔''

[1] رواہ مسلم (۲۹۔۳۰ / ۱۰۸۸)۔

بَابٌ [فِیْ مَسَائِلَ مُتَفَرِّقَةٍ مِنْ كِتَابِ الصَّوْمِ]

روزے سے متعلق متفرق مسائل کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

١٩٨٢ : عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَكَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۹۸۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔''

١٩٨٣ : وَعَنْ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتٰبِ اَكْلَةُ السَّحَرِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۹۸۳: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔''

١٩٨٤ : وَعَنْ سَهْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۹۸۴: سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک لوگ افطاری کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے وہ خیر و بھلائی پر رہیں گے۔''

١٩٨٥ : وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۹۸۵: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب رات اس طرف سے آجائے اور دن اس طرف پلٹ جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار کو چاہیے کہ وہ افطار کرے۔''

١٩٨٦ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: اِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَاَيُّكُمْ مِّثْلِیْ اِنِّیْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَيَسْقِيْنِیْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٢٣) و مسلم (٤٥/ ١٠٩٥)۔

[2] رواه مسلم (٤٦/ ١٠٩٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٥٧) و مسلم (٤٨/ ١٠٩٨)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٥٤) و مسلم (٥١/ ١١٠٠)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٦٥) و مسلم (٥٧/ ١١٠٣)۔

۱۹۸۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزوں میں وصال کرنے سے منع فرمایا، تو کسی آدمی نے آپ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ تو وصال فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کون میری طرح ہے؟ میں رات کو سوتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلا پلا دیتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۱۹۸۷: عَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ**)). [1] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَقَفَهٗ عَلٰى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَّالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَيُوْنُسُ الْاَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۱۹۸۷: حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص طلوع فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں۔'' ترمذی، ابوداود، نسائی، دارمی اور ابوداود نے فرمایا: معمر، زبیدی، ابن عیینہ اور یونس ایلی نے اس حدیث کو حفصہ رضی اللہ عنہا پر موقوف قرار دیا ہے اور ان سب نے زہری سے روایت کیا ہے۔

۱۹۸۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِنَاءُ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَضَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۹۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اذان (فجر) سنے اور (کھانے پینے کا) برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ اپنی ضرورت پوری کرنے کے بعد اسے نیچے رکھے۔''

۱۹۸۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَبُّ عِبَادِيْ اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا**)). [3] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۹۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنے وہ بندے زیادہ محبوب ہیں جو ان میں سے افطار کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔''

۱۹۹۰: وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((**فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ**)) غَيْرُ التِّرْمِذِيِّ. فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى. [4]

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٧٣٠) و أبو داود (٢٤٥٤) والنسائي (٤/ ١٩٦ ح ٢٣٣٤) والدارمي (٢/ ٦-٧ ح ١٧٠٥) ☆ ابن شهاب الزهري مدلس و عنعن و الموقوف صحيح، انظر سنن النسائي (٢٣٣٨، ٢٣٤٥)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٣٥٠)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٧٠٠-٧٠١ وقال: حسن غريب۔) ☆ الوليد بن مسلم والزهري مدلسان و عنعنا۔ [4] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ١٧-١٨ ح ١٦٣٢٦، ١٦٣٢٨، ١٦٣٣٢) والترمذي (٦٥٨ وقال: حسن.) وأبو داود (٢٣٥٥) وابن ماجه (١٦٩٩) والدارمي (٢/ ٧ ح ١٧٠٨)۔

۱۹۹۰: سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو وہ کھجور سے افطار کرے کیونکہ وہ باعث برکت ہے، اگر وہ نہ پائے تو پھر پانی سے افطار کرلے کیونکہ وہ باعث طہارت ہے۔“ احمد، ترمذی، ابوداود، دارمی، لیکن انہوں نے یہ نہیں کہا: ”کیونکہ وہ باعث برکت ہے۔“ صرف امام ترمذی نے یہ الفاظ ایک دوسری روایت میں نقل کیے ہیں۔

١٩٩١: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّیَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَاحَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❶

۱۹۹۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) پڑھنے سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے افطار کیا کرتے تھے، اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو پھر چند چھوہاروں سے اور اگر چھوہارے نہ ہوتے تو پھر پانی کے چند گھونٹ پی لیا کرتے تھے۔ ترمذی، ابوداود اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

١٩٩٢: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْجَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَمُحْيِ السُّنَّةِ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ: صَحِيْحٌ. ❷

۱۹۹۲: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے یا کسی مجاہد کی تیاری کرادے تو اسے بھی اس (روزہ دار یا مجاہد) کی مثل اجر ملتا ہے۔“ بیہقی فی شعب الایمان۔ اور محی السنہ نے شرح السنہ میں روایت کیا اور انہوں نے کہا: یہ روایت صحیح ہے۔

١٩٩٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَفْطَرَ قَالَ: ((ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۱۹۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”پیاس جاتی رہی، رگیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہوگیا۔“

١٩٩٤: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ: اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ مُرْسَلًا ❹

۱۹۹۴: معاذ بن زہرہ رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔“ ابوداود نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٦٩٦) و أبو داود (٢٣٥٦)۔

❷ **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٩٥٣، نسخة محققة: ٣٦٦٧، السنن الكبرى له ٤/ ٢٤٠) والبغوي في شرح السنة (٦/ ٣٧٧ ح ١٨١٨۔١٨١٩) ☆ سفيان الثوري مدلس و عنعن و للحديث شواهد عند الترمذي (٨٠٧، ١٦٣٠) و ابن حبان (الإحسان: ٤٦١١/ ٤٦٣٠) وغيره۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٣٥٧)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٣٥٨) ☆ السند مرسل۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٩٩٥: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، لِاَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۹۹۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تک لوگ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے دین غالب رہے گا کیونکہ یہود و نصاریٰ (افطار کرنے میں) تاخیر کرتے ہیں۔“

١٩٩٦: وَعَنْ اَبِیْ عَطِيَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ: اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا: عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ: هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۹۹۶: ابوعطیہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں اور مسروق، عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے عرض کیا: ام المومنین! محمد ﷺ کے صحابہ میں سے دو آدمی ہیں ان میں سے ایک جلدی افطار کرتے ہیں اور جلد ہی نماز (مغرب) پڑھتے ہیں، جبکہ دوسرے دیر سے افطار کرتے ہیں اور دیر سے نماز پڑھتے ہیں، انہوں نے فرمایا: ان میں سے کون جلد افطار کرتا ہے اور جلد نماز پڑھتا ہے؟ ہم نے عرض کیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسے ہی کیا، جب کہ دوسرے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

١٩٩٧: وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى السُّحُوْرِ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ: ((هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [3]

۱۹۹۷: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں مجھے سحری کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا: ”مبارک کھانے کی طرف آؤ۔“

١٩٩٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نِعْمَ سُحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۹۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کی بہترین سحری کھجور ہے۔“

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٢٣٥٣) و ابن ماجه (١٦٩٨)۔

[2] رواه مسلم (٤٩/ ١٠٩٩)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٣٤٤) و النسائي (٤/ ١٤٥ح ٢١٦٥)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٣٤٥)۔

بَابُ تَنْزِيْهِ الصَّوْمِ

روزے کی تقدیس و پاکیزگی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۹۹۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

۱۹۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (روزہ کی حالت میں) جھوٹ اور برے اعمال ترک نہیں کرتا تو اللہ کو کوئی حاجت نہیں کہ وہ شخص اپنا کھانا پینا ترک کر دے۔''

۲۰۰۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاَرْبِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❷

۲۰۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے اور گلے مل لیا کرتے تھے اور آپ اپنی خواہش پر تم سے زیادہ قابو رکھنے والے تھے۔

۲۰۰۱: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِیْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَیْرِ حُلْمٍ فَیَغْتَسِلُ وَیَصُوْمُ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❸

۲۰۰۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کو رمضان میں کبھی جماع کی وجہ سے حالت جنابت میں صبح ہو جاتی تو آپ غسل کرتے اور پھر روزہ رکھتے۔

۲۰۰۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❹

۲۰۰۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے احرام اور روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

۲۰۰۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَّسِیَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❺

۲۰۰۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھول جائے کہ وہ روزہ سے ہے اور وہ کھا لے یا پی

---

❶ رواه البخاري (۱۹۰۳)۔ ❷ متفق علیه، رواه البخاري (۱۹۲۷) و مسلم (۶۵/ ۱۱۰۶)۔

❸ متفق عيه، رواه البخاري (۱۹۳۰) و مسلم (۷۶/ ۱۱۰۹)۔

❹ متفق علیه، رواه البخاري (۱۹۳۸) و مسلم (۸۷/ ۱۲۰۲)۔

❺ متفق علیه، رواه البخاري (۱۹۳۳) و مسلم (۱۷۱ / ۱۱۵۵)۔

لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے تو اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔''

۲۰۰۴: وَعَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكْتُ قَالَ: ((مَالَكَ؟)) قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((هَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((اجْلِسْ)) وَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَالِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ- وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ- قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ؟)) قَالَ: أَنَا. قَالَ: ((خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَارَسُولَ اللهِ! فَوَاللهِ! مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا- يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ- أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي. فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۰۰۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں ایک آدمی نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! میں تو مارا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوا؟'' اس نے عرض کیا: میں روزے کی حالت میں اپنی اہلیہ سے جماع کر بیٹھا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے تو آزاد کر دے؟'' اس نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم لگا تار دو ماہ روزے رکھ سکتے ہو؟'' اس نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟'' اس نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹھ جاؤ۔'' پس نبی ﷺ نے توقف فرمایا، ہم اسی اثنا میں تھے کہ کھجوروں کا ایک بڑا ٹوکرا نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسئلہ دریافت کرنے والا کہاں ہے؟'' اس شخص نے عرض کیا، میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ لو اسے صدقہ کر دو۔'' اس آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا میں اپنے سے زیادہ محتاج شخص پر صدقہ کروں؟ اللہ کی قسم! (مدینہ کے) دو پتھریلے کناروں کے درمیان کوئی ایسا گھر نہیں جو میرے گھر والوں سے زیادہ ضرورت مند ہو، (یہ سن کر) نبی ﷺ اس قدر ہنسے کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

۲۰۰۵: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيَمَصُّ لِسَانَهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۰۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ روزہ کی حالت میں کبھی ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے اور ان کی زبان چوس لیا کرتے تھے۔

۲۰۰۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهُ وَأَتَاهُ آخَرُ فَسَأَلَهُ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٣٦) و مسلم (١٨١/ ١١١١)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٣٨٦) ☆ فيه محمد بن دينار صدوق لكنه اختلط۔

فَنهَاهُ وَاِذَا الَّذِيْ رَخَّصَ لَهٗ شَيْخٌ وَاِذَا الَّذِيْ نَهَاهُ شَابٌّ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۰۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے، روزہ دار کے لیے اپنی اہلیہ سے گلے ملنے کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے اسے رخصت عنایت فرما دی، پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے اسے روک دیا، جس شخص کو رخصت عنایت فرمائی تھی وہ بوڑھا آدمی تھا اور جسے روک دیا تھا وہ ایک نوجوان شخص تھا۔

۲۰۰۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ: لَا اُرَاهُ مَحْفُوْظًا. [2]

۲۰۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: ''جس شخص کو روزہ کی حالت میں قے آجائے تو اس پر کوئی قضا نہیں اور جو شخص عمداً قے کرے تو وہ (روزہ کی) قضا کرے۔'' ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ، دارمی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، ہم عیسیٰ بن یونس سے مروی حدیث کے حوالے سے ہی اسے جانتے ہیں، جبکہ محمد یعنی امام بخاری نے فرمایا: میں اسے محفوظ نہیں سمجھتا۔

۲۰۰۸: وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَاالدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَاءَ فَاَفْطَرَ، قَالَ: فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ: اِنَّ اَبَاالدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ حَدَّثَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَاءَ فَاَفْطَرَ، قَالَ: صَدَقَ وَاَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۲۰۰۸: معدان بن طلحہ سے روایت ہے کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اسے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی تو آپ نے روزہ افطار کر لیا، راوی بیان کرتے ہیں، میں دمشق کی مسجد میں ثوبان سے ملا تو میں نے کہا کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی تو آپ نے روزہ افطار کر لیا، انہوں نے کہا: انہوں (یعنی ابودرداء رضی اللہ عنہ) نے ٹھیک کہا ہے، اور میں نے آپ کے لیے آپ کے وضو کا پانی انڈیلا تھا۔

۲۰۰۹: وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَالَا اُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

۲۰۰۹: عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ان گنت مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۰۱۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِشْتَكَيْتُ عَيْنِيَّ اَفَاَكْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْ عَاتِكَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ. [5]

۲۰۱۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: مجھے آشوب چشم ہے کیا میں روزہ کی حالت میں سرمہ ڈال لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' ترمذی اور انہوں نے فرمایا: اس کی اسناد قوی نہیں، ابوعاتکہ راوی ضعیف ہے۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲۳۸۷)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۷۲۰) و أبو داود (۲۳۸۰) وابن ماجه (۱٦٧٦) و الدارمي (۲/ ۱٤ ح ۱۷۳٦) ☆ هشام بن حسان مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲۳۸۱) و الترمذي (۸۷)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۷۲۵) وأبو داود (۲۳٦٤) ☆ عاصم بن عبيد الله ضعيف۔ [5] **ضعيف**، رواه الترمذي (۷۲٦) ☆ أبو عاتكة ضعيف۔

٢٠١١: وَعَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ اَوْ مِنَ الْحَرِّ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۰۱۱: نبی ﷺ کے کسی صحابی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے مقام عرج پر نبی ﷺ کو حالت روزہ میں پیاس یا گرمی کی وجہ سے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا۔

٢٠١٢: وَعَنْ شَدَّادِبْنِ اَوْسٍ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتٰى رَجُلاً بِالْبَقِيْعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِيْ لِثَمَانِيَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ: ((**اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ [2]

قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِيُ السُّنَّةِ ﷫ : وَتَاَوَّلَهُ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ: اَيْ تَعَرَّضَا لِلْاِفْطَارِ: الْمَحْجُوْمُ لِلضُّعْفِ، وَالْحَاجِمُ لِاَنَّهُ لَايَأْمَنُ مِنْ اَنْ يَّصِلَ شَيْءٌ اِلَى جَوْفِهِ بِمَصِّ الْمَلَازِمِ.

۲۰۱۲: شداد بن اوس ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بقیع میں ایک آدمی کے پاس سے گزرے جب کہ وہ پچھنے لگوا رہا تھا، آپ میرا ہاتھ تھامے ہوئے تھے اور رمضان کی اٹھارہ تاریخ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔“ ابوداود، ابن ماجہ، دارمی۔ الشیخ الامام محی السنہ نے فرمایا: اور جن بعض حضرات نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوانے کی اجازت دی ہے، انہوں نے یہ تاویل کی ہے کہ پچھنے لگوانے والا کمزوری کی وجہ سے افطار کے قریب پہنچ جاتا ہے، جب کہ پچھنے لگانے والا اس چوسنے کی وجہ سے پیٹ میں کوئی چیز پہنچنے سے بچ نہیں سکتا۔

٢٠١٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمَ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَاِنْ صَامَهُ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبُخَارِيُّ [3] فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا- يَعْنِي الْبُخَارِيَّ- يَقُوْلُ: اَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّاوِيْ لَااَعْرِفُ لَهُ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۲۰۱۳: ابوہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی رخصت (سفر وغیرہ) اور مرض کے بغیر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دے تو پھر اگر وہ پوری زندگی روزے رکھتا رہے تو وہ اس ایک دن کے روزے کے اجر و ثواب کو نہیں پا سکتا۔“ احمد، ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ، دارمی اور امام بخاری نے ترجمۃ الباب میں روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا: میں نے محمد یعنی امام بخاری ﷫ کو فرماتے ہوئے سنا: میں ابوالمطوس راوی کو اس حدیث کے علاوہ نہیں جانتا کہ اس نے کوئی اور حدیث بھی روایت کی ہو۔

٢٠١٤: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ اِلَّا الظَّمَأُ، وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ**

---

[1] **صحيح**، رواه مالك (١/ ٢٩٤ ح ٦٦٠) و أبو داود (٢٣٦٥)۔ [2] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٣٦٩) وابن ماجه (١٦٨١) والدارمي (٢/ ١٤ ح ١٧٣٧) [وانظر شرح السنة ٦/ ٣٠٤ بعد ح ١٧٥٩]۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٣٨٦ ح ٩٠٠٢) و الترمذي (٧٢٣) و أبو داود (٢٣٩٦-٢٣٩٧) وابن ماجه (١٦٧٢) والدارمي (٢/ ١٠ ح ١٧٢١) والبخاري (الصوم باب إذا جامع في رمضان ٢٩ قبل ح ١٩٣٥) تعليقًا.)

☆أبو المطوس لين الحديث و أبوه مجهول۔

مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَذُكِرَ حَدِيْثُ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِي بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ. [1]

۲۰۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کتنے ہی روزہ دار ہیں جنہیں اپنے روزہ سے صرف پیاس حاصل ہوتی ہے اور کتنے ہی قیام کرنے والے ہیں جنہیں اپنے قیام سے جاگنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔“ دارمی، اور لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث، سنن الوضوء کے بیان میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۰۱۵: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثَلَاثٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ: الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2] وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ.

۲۰۱۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں، پچھنے، قے اور احتلام۔“ ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث محفوظ نہیں، عبدالرحمن بن زید راوی، حدیث میں ضعیف ہے۔

۲۰۱۶: وَعَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ قَالَ: سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: لَا، اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضُّعْفِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۲۰۱۶: ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں روزہ دار کے پچھنے لگانے کو ناپسند کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، صرف کمزوری کے پیش نظر۔

۲۰۱۷: وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ. [4]

۲۰۱۷: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے معلق روایت ہے، انہوں نے کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما روزہ کی حالت میں پچھنے لگوایا کرتے تھے، پھر اسے ترک کر دیا، پھر آپ رات کے وقت پچھنے لگواتے تھے۔

۲۰۱۸: وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ مَضْمَضَ ثُمَّ اَفْرَغَ مَافِيْ فِيْهِ مِنَ الْمَآءِ لَا يَضُرُّهُ اَنْ يَّزْدَرِدَ رِيْقَهُ وَمَابَقِيَ فِيْ فِيْهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَاِنِ ازْدَرَدَ رِيْقَ الْعِلْكِ لَا اَقُوْلُ: اِنَّهٗ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُّنْهٰى عَنْهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَتِهٖ [5]

۲۰۱۸: عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، اگر کلی کرے، پھر منہ کے پانی کو گرا دے تو پھر اگر وہ اپنا تھوک اور جو پانی اس کے منہ میں باقی رہ گیا تھا نگل لے تو اس کے لیے مضر نہیں، البتہ وہ گوند نہ چبائے، اگر وہ گوند کا لعاب نگل لے تو میں نہیں کہتا کہ وہ روزہ توڑ لے گا، لیکن اسے اس سے روکا جائے گا۔ امام بخاری نے اسے ترجمۃ الباب میں روایت کیا ہے۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الدارمي (۲/ ۳۰۱ ح ۲۷۲۳) ٥ حديث لقيط بن صبرة تقدم (۴۰۵)۔

[2] **ضعيف**، رواه الترمذي (۷۱۹) ☆ عبد الرحمٰن بن زيد بن أسلم ضعيف جدًا عن أبيه و للحديث شواهد ضعيفة۔

[3] رواه البخاري (۱۹۴۰)۔ [4] رواه البخاري (الصوم باب: ۳۲ قبل ح ۱۹۳۸)۔

[5] رواه البخاري (الصوم باب: ۲۸ بعد ح ۱۹۳۴)۔

بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ

مسافر کے روزے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۰۱۹: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَصُوْمُ فِي السَّفَرِ؟ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ: ((اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۰۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بہت زیادہ روزے رکھا کرتے تھے، انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: کیا میں دوران سفر روزہ رکھ لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو روزہ رکھو اور اگر تم چاہو تو نہ رکھو۔''

۲۰۲۰: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۰۲۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے سولہ رمضان کو رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جہاد کیا، ہم میں سے کچھ نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا، روزہ دار نے روزہ نہ رکھنے والے کو معیوب سمجھا نہ افطار کرنے والے نے روزہ دار کو معیوب سمجھا۔

۲۰۲۱: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَّرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((مَا هٰذَا؟)) قَالُوْا: صَائِمٌ. فَقَالَ: ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۰۲۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے کہ آپ نے ہجوم اور ایک آدمی دیکھا جس پر سایہ کیا ہوا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کیا ہوا؟'' صحابہ نے عرض کیا: روزہ دار ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔''

۲۰۲۲: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصَّوَّامُوْنَ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبَ الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوْا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۰۲۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے ساتھ شریک سفر تھے، ہم میں سے کچھ روزے سے تھے اور کچھ نے روزہ نہیں

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٤٣) و مسلم (١٠٣ / ١١٢١)۔

[2] رواه مسلم (٩٣/ ١١١٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٤٦) و مسلم (٩٢/ ١١١٥)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٩٠) و مسلم (١٠٠/ ١١١٩)۔

رکھا ہوا تھا، ایک سخت گرم دن میں ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو روزہ دار تو (نڈھال ہو کر) گر پڑے، جبکہ جن لوگوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے خیمے لگائے اور سواریوں کو پانی پلایا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج روزہ نہ رکھنے والے اجر لے گئے۔''

۲۰۲۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى يَدِهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذَالِكَ فِیْ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۰۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مدینہ سے مکہ کے لیے روانہ ہوئے تو آپ نے روزہ رکھا، حتیٰ کہ آپ مقام عُسفان پر پہنچے تو آپ نے پانی منگایا اور اسے ہاتھ سے بلند کیا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیں، پس آپ نے روزہ افطار کر لیا حتیٰ کہ آپ مکہ پہنچ گئے اور یہ رمضان کا واقعہ ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے (دوران سفر) روزہ رکھا بھی ہے اور افطار بھی کیا ہے، جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

۲۰۲۴: وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ. [2]

۲۰۲۴: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ آپ نے عصر کے بعد (پانی) پیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۲۰۲۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۲۰۲۵: انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مسافر سے نصف نماز ساقط فرما دی جبکہ مسافر، دودھ پلانے والی اور حاملہ خاتون سے روزہ ساقط فرما دیا۔''

۲۰۲۶: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ حَمُوْلَةٌ تَاْوِیْ اِلٰى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ اَدْرَكَهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۲۰۲۶: سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس سواری ہو جو شکم سیری کے مقام پر اسے پہنچا دے وہ روزے رکھے جہاں بھی وہ رمضان کو پالے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٤٨) و مسلم (٨٨/ ١١١٣)۔ [2] رواه مسلم (٩١/ ١١١٤)۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٢٤٠٨) و الترمذي (٧١٥ و قال: حسن) و النسائي (٤/ ١٨٠ ح ٢٢٧٦) و ابن ماجه (١٦٦٧)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٤١٠۔٢٤١١) ☆ عبد الصمد بن حبيب ضعيف ضعفه الجمهور وحبيب بن عبد الله: مجهول۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

٢٠٢٧: عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ فَرَفَعَهُ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ' فَقِيْلَ لَهٗ بَعْدَ ذَالِكَ: اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ. فَقَالَ: ((**اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٢٠٢٧: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان میں مکہ کے لیے روانہ ہوئے تو آپ نے روزہ رکھا، حتیٰ کہ آپ مقام کراع الغمیم پر پہنچے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا، پھر آپ نے پانی کا پیالہ منگوایا، اسے بلند کیا حتیٰ کہ صحابہ کرام نے اسے دیکھ لیا، پھر آپ نے اسے نوش فرمایا، اس کے بعد آپ کو بتایا گیا کہ بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے (ابھی تک افطار نہیں کیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ نافرمان ہیں، وہ نافرمان ہیں۔''

٢٠٢٨: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**صَائِمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ**)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

٢٠٢٨: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دوران سفر رمضان کا روزہ رکھنے والا، حالتِ قیام میں روزہ نہ رکھنے والے کی طرح ہے۔''

٢٠٢٩: وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ رضي الله عنه اَنَّهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ' فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ؟ قَالَ: ((**هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ' وَّمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٢٠٢٩: حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں دوران سفر روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہوں، تو کیا (دوران سفر روزہ رکھنے پر) مجھے گناہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ایک رخصت ہے، جس نے اسے لے لیا تو اس نے اچھا کیا اور جو شخص روزہ رکھنا چاہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔''

---

[1] رواه مسلم (٩٠/ ١١١٤)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٦٦٦) ☆ أبو سلمة لم يسمع من أبيه كما قال علي بن المديني و أحمد و ابن معين وغيرهم فالسند منقطع۔

[3] رواه مسلم (١٠٧/ ١١٢١)۔

بَابُ الْقَضَاءِ

قضا کا بیان

الفصل الاول

فصل اول

۲۰۳۰: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ. قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: تَعْنِي الشُّغْلَ مِنَ النَّبِيِّ اَوْ بِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۰۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، مجھ پر رمضان کے روزے ہوتے تو میں صرف شعبان میں ان کی قضا دے سکتی تھی۔ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں، ان کی مراد یہ ہے کہ (قضا میں تاخیر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مشغولیت کی وجہ سے تھی۔

۲۰۳۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَأْذَنَ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۰۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: ”کسی عورت کے لیے، اپنے خاوند کے پاس ہوتے ہوئے اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا جائز نہیں، اور وہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو اس کے گھر میں آنے کی اجازت نہ دے۔“

۲۰۳۲: وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ يُصِيْبُنَا ذَالِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۰۳۲: معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: حائضہ کا کیا معاملہ ہے کہ وہ روزہ کی قضا دیتی ہے اور نماز کی قضا نہیں دیتی؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم بھی اس سے دوچار ہوتی تھیں تو ہمیں روزے کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا جبکہ نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

۲۰۳۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۰۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا وارث روزے رکھے گا۔“

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۱۹۵۰) و مسلم (۱۵۱ / ۱۱۴۶)۔

[2] رواه مسلم (۸۴/ ۱۰۲۶)۔

[3] رواه مسلم (۶۹/ ۳۳۵)۔

[4] متفق علیه، رواه البخاري (۱۹۵۲) و مسلم (۱۵۳/ ۱۱۴۷)۔

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢٠٣٤: عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينٌ)). [1] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما.

۲۰۳۴: نافع رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ ماہ رمضان کے روزے ہوں تو اس کی طرف سے ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: درست بات یہ ہے کہ یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔

الفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٠٣٥: عَنْ مَالِكٍ، بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يُسْأَلُ: هَلْ يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ، أَوْ يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ؟ فَيَقُولُ: لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ، وَلَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ. رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا [2]

۲۰۳۵: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، انہیں یہ خبر پہنچی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسئلہ دریافت کیا گیا تھا، کیا کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے یا کوئی کسی دوسرے شخص کی طرف سے نماز پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ''کوئی کسی کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے نہ کوئی کسی کی طرف سے نماز پڑھ سکتا ہے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٧١٨) ☆ محمد بن عبدالرحمٰن بن أبي ليلى: ضعيف مشهور۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (١/ ٣٠٣ ح ٦٨١) ☆ هذا منقطع، من البلاغات و روى البيهقي (٤/ ٢٥٤) بسند صحيح عن ابن عمر قال: " لا يصوم أحد عن أحد و لكن تصدقوا عنده من ماله للصوم لكل يوم مسكينًا " وصححه البيهقي۔

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

نفلی روزوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٢٠٣٦: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهٗ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِيْ شَعْبَانَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَتْ: كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ وَكَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۰۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نفلی روزے (مسلسل) رکھتے رہتے حتیٰ کہ ہم کہتیں کہ آپ روزہ رکھنا ترک نہیں کریں گے، اور آپ روزہ رکھنا ترک فرما دیتے حتیٰ کہ ہم کہتیں کہ آپ روزہ نہیں رکھیں گے، اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو ماہ رمضان کے سوا کسی اور مہینے کے مکمل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، اور میں نے آپ کو شعبان کے علاوہ کسی اور ماہ میں زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ایک دوسری روایت میں ہے، آپ بیان کرتی ہیں: آپ ﷺ پورا شعبان روزے رکھا کرتے تھے، اور آپ شعبان میں زیادہ روزے رکھا کرتے تھے۔

٢٠٣٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا اَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهٗ؟ قَالَتْ: مَا عَلِمْتُهٗ صَامَ شَهْرًا كُلَّهٗ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَهٗ كُلَّهٗ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۰۳۷: عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا نبی ﷺ پورا مہینہ روزے رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: میں آپ کے بارے میں نہیں جانتی کہ آپ نے رمضان کے علاوہ کسی ماہ کے پورے روزے رکھے ہوں، اور ایسے بھی نہیں کہ آپ نے کسی ماہ میں کوئی روزہ نہ رکھا ہو بلکہ آپ ہر ماہ کچھ روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے۔

٢٠٣٨: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ سَاَلَهٗ اَوْ سَاَلَ رَجُلًا وَّعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ: ((يَا اَبَا فُلَانٍ! اَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۰۳۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس (یعنی مجھ) سے یا کسی آدمی سے دریافت کیا جبکہ عمران سن رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابو فلاں! کیا تم نے شعبان کے آخر کے روزے نہیں رکھے؟'' اس نے عرض کیا: نہیں،

---

[1] متفق عليه ، رواه البخاري (١٩٦٩) و مسلم (١٧٥-١٧٦ / ١١٥٦)۔

[2] رواه مسلم (١٧٣ / ١١٥٦)۔

[3] متفق عليه ، رواه البخاري (١٩٨٣) و مسلم (١٩٩ / ١١٦١)۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم (رمضان کے) روزے رکھنا چھوڑ دو تو پھر دو دن کے روزے رکھ لینا۔“

۲۰۳۹: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُاللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَالْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۰۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان کے بعد اللہ کے مہینے محرم کا روزہ بہترین روزہ ہے، اور فرض نماز کے بعد رات کی نماز (یعنی تہجد) بہترین نماز ہے۔“

۲۰۴۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِیْ شَهْرَ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۰۴۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو اس دن یوم عاشورا اور اس ماہ یعنی ماہ رمضان کے روزوں کے سوا کسی اور دن اور کسی اور ماہ کے روزے کا اہتمام کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور آپ نے اس (عاشورا کے) دن کو باقی ایام پر فضیلت دی۔

۲۰۴۱: وَعَنْهُ، قَالَ: حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهٗ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۰۴۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے عاشورا کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ تو وہ دن ہے کہ یہود و نصاری اس کی تعظیم کرتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں آیندہ سال تک زندہ رہا تو میں نویں (محرم) کا (بھی) روزہ رکھوں گا۔“

۲۰۴۲: وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِیْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۰۴۲: ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے عرفہ کے دن ان کے ہاں رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے میں اختلاف کیا تو کچھ نے کہا: آپ روزہ سے ہیں، اور کچھ نے کہا کہ آپ روزہ سے نہیں ہیں، میں نے دودھ کا پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا، آپ میدان عرفات میں اپنے اونٹ پر سوار تھے، تو آپ نے اسے نوش فرمایا۔

۲۰۴۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَائِمًا فِی الْعَشْرِ قَطُّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۲۰۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو (ذوالحجہ کے) عشرہ میں کبھی روزے سے نہیں دیکھا۔

---

[1] رواه مسلم (۲۰۲ / ۱۱۶۳)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۲۰۰۶) و مسلم (۱۳۱ / ۱۱۳۲)۔

[3] رواه مسلم (۱۳۳-۱۳۴ / ۱۱۳۴)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (۱۹۸۸) و مسلم (۱۱۰ / ۱۱۲۳)۔

[5] رواه مسلم (۹ / ۱۱۷۶)۔

۲۰۴۴: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: کَیْفَ تَصُوْمُ؟ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِنْ قَوْلِہٖ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ رضی اللہ عنہ غَضَبَہٗ قَالَ: رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ رَسُوْلِہٖ فَجَعَلَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ یُرَدِّدُ ھٰذَا الْکَلَامَ حَتّٰی سَکَنَ غَضَبُہٗ فَقَالَ عُمَرُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! کَیْفَ مَنْ یَّصُوْمُ الدَّھْرَ کُلَّہٗ؟ قَالَ: ((**لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ**)) اَوْقَالَ: ((**لَمْ یَصُمْ وَلَمْ یُفْطِرْ**)) قَالَ: کَیْفَ مَنْ یَّصُوْمُ یَوْمَیْنِ وَیُفْطِرُ یَوْمًا؟ قَالَ: ((**وَیُطِیْقُ ذٰلِکَ اَحَدٌ؟**)) قَالَ: کَیْفَ مَنْ یَّصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ یَوْمًا؟ قَالَ: ((**ذٰلِکَ صَوْمُ دَاوُدَ علیہ السلام**)) قَالَ: کَیْفَ مَنْ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمَیْنِ؟ قَالَ: ((**وَدِدْتُ اَنِّیْ طُوِّقْتُ ذٰلِکَ**)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((**ثَلَاثٌ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ، وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ، فَھٰذَا صِیَامُ الدَّھْرِ کُلِّہٖ. صِیَامُ یَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ وَالسَّنَةَ الَّتِیْ بَعْدَہٗ وَصِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ**)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

۲۰۴۴: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے دریافت کیا: آپ روزہ کیسے رکھتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ اس کی بات سے ناراض ہوئے: جب عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی ناراضی دیکھی تو کہا: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں، ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ بار بار یہ بات دہراتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ کا غصہ جاتا رہا تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس شخص کی کیا حالت ہے جو ہمیشہ روزے رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔'' پھر انہوں نے عرض کیا: اس شخص کا کیا حال ہے جو دو دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن نہیں رکھتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے۔'' پھر انہوں نے عرض کیا: اس کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن نہیں رکھتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو داود علیہ السلام کا روزہ ہے۔'' اور پھر انہوں نے عرض کیا: اس شخص کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور دو دن نہیں رکھتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ مجھے اس کی طاقت مل جائے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر ماہ (ایام بیض کے) تین روزے اور رمضان کے روزے رکھنا یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے مترادف ہے جبکہ یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) کے روزے کے بارے میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ وہ سابقہ اور آئندہ سال کے گناہ مٹا دے گا اور یوم عاشورہ کے روزہ کے بارے میں میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ وہ سابقہ سال کے گناہ مٹا دے گا۔''

۲۰۴۵: وَعَنْہُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَیْنِ. فَقَالَ: ((**فِیْہِ وُلِدْتُّ وَفِیْہِ اُنْزِلَ عَلَیَّ**)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ [2]

۲۰۴۵: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے پیر کے روزہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''یہی میرا یوم پیدائش ہے اور یہی یوم نبوت (یعنی اسی روز مجھ پر وحی نازل کی گئی)۔''

---

[1] رواہ مسلم (۱۹۶ / ۱۱۶۲)۔

[2] رواہ مسلم (۱۹۸ / ۱۱۶۲)۔

٢٠٤٦: وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ رضي الله عنها اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَقُلْتُ لَهَا: مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۰۴۶: معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا رسول اللہ ﷺ ہر ماہ تین دن روزہ رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، پھر میں نے ان سے پوچھا: آپ مہینے کے کون سے ایام روزہ رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ اس بات کی پرواہ نہیں کیا کرتے تھے کہ آپ مہینے کے کن ایام میں روزہ رکھیں گے۔

٢٠٤٧: وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رضي الله عنه اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۰۴۷: ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے زمانہ بھر کے (مسلسل) روزے رکھے۔''

٢٠٤٨: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۰۴۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

٢٠٤٩: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۰۴۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دو ایام میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔''

٢٠٥٠: وَعَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۲۰۵۰: نُبیشہ ہُذَلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ) کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔''

٢٠٥١: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَّصُوْمَ قَبْلَهُ اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [6]

۲۰۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے، الا یہ کہ وہ

---

[1] رواه مسلم (١٩٤/ ١١٦٠)۔

[2] رواه مسلم (٢٠٤/ ١١٦٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٩١) و مسلم (١٤١/ ٨٢٧)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١١٩٧) و مسلم (١٤٠/ ٨٢٧)۔

[5] رواه مسلم (١٤٤/ ١١٤١)۔

[6] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٨٥) و مسلم (١٤٧/ ١١٤٤)۔

اس سے پہلے یا اس کے بعد روزہ رکھے۔"

۲۰۵۲: وَعَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ، وَلَا تَخْتَصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَّصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ)).رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۰۵۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم راتوں میں سے صرف شب جمعہ کو قیام کے لیے خاص کرو نہ دنوں میں سے جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے خاص کرو الا یہ کہ وہ (جمعہ کا دن) تم میں سے کسی کے روزہ رکھنے کے ایام میں آ جائے۔"

۲۰۵۳: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ! بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا)).مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۰۵۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص دوران جہاد ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ اس شخص کو ستر سال کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کر دیتا ہے۔"

۲۰۵۴: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَبْدَاللّٰهِ! اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ)) فَقُلْتُ : بَلٰى! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَاصَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّاقْرَاِ الْقُرْآنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ)) قُلْتُ: اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ . قَالَ: ((صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ: صِيَامُ يَوْمٍ، وَاِفْطَارُ يَوْمٍ وَّاقْرَاْ فِيْ كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً، وَّلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۰۵۴: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: "عبداللہ! مجھے بتایا گیا ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو؟" میں نے عرض کیا، جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: "ایسے نہ کیا کر، روزہ رکھا کر اور کبھی نہ بھی رکھا کر، رات کو قیام بھی کیا کر اور سویا بھی کر، کیونکہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے، تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے، تیری اہلیہ کا تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے، مسلسل روزے رکھنے والے کا کوئی روزہ نہیں، ہر ماہ تین دن روزہ رکھنا، زمانہ بھر کے روزے رکھنے کے مترادف ہے، ہر مہینے تین دن روزے رکھا کر اور ہر ماہ قرآن مجید مکمل کیا کر۔" میں نے عرض کیا، میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: "بہترین روزے رکھ، داود علیہ السلام کے روزے، ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔ سات دن میں قرآن مجید مکمل کر، اور اس پر اضافہ نہ کر۔"

---

[1] رواه مسلم (١٤٨/ ١١٤٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٤٠) و مسلم (١٦٨ / ١١٥٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٧٥) و مسلم (١٨١-١٨٢، ١٨٧، ١٩٣ / ١١٥٩)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢٠٥٥: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَصُوْمُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۲۰۵۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

٢٠٥٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ، فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۲۰۵۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پیر اور جمعرات کے روز اعمال پیش کیے جاتے ہیں، لہذا میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس حال میں پیش کیا جائے کہ میں روزے سے ہوں۔''

٢٠٥٧: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا اَبَا ذَرٍّ! اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [3]

۲۰۵۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوذر! جب تم مہینے میں تین روزے رکھو تو تیرہ، چودہ اور پندرہ کا روزہ رکھو۔''

٢٠٥٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اِلٰى ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ. [4]

۲۰۵۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کے شروع میں تین روزے رکھا کرتے تھے اور آپ کم ہی جمعہ کے دن روزہ چھوڑا کرتے تھے۔ ترمذی، نسائی اور ابوداود نے تین دن تک روایت کیا ہے۔

٢٠٥٩: وَعَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ، وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [5]

۲۰۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ ہفتہ، اتوار اور پیر کا روزہ رکھتے تو دوسرے ماہ منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٧٤٥ و قال: حسن غريب.) و النسائي (٤/ ٢٠٣ ح ٢٣٦٣).

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٧٤٧ وقال: حسن غريب.) [وأصله عند مسلم: ٢٥٦٥].

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٧٦١ وقال: حسن.) و النسائي (٤/ ٢٢٢ ح ٢٤٢٥) [وصححه ابن خزيمة (٢١٢٨) و ابن حبان (٩٤٣-٩٤٤)].

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٧٤٢ وقال: حسن غريب.) والنسائي (٤/ ٢٠٤ ح ٢٣٧٠) و أبو داود (٢٤٥٠) [و صححه ابن خزيمة (٢١٢٩) و ابن حبان (الإحسان: ٣٦٣٧)].

[5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٧٤٦ و قال: حسن.) ☆ خيثمة بن عبد الرحمٰن لم يسمع من عائشة (نيل المقصود: ٢١٢٨) وسفيان الثوري مدلس وعنعن.

۲۰۶۰: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ؓ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنِيْ أَنْ أَصُوْمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنُ وَالْخَمِيْسُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۲۰۶۰: ام سلمہ ؓ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ مجھے حکم فرمایا کرتے تھے کہ میں ہر ماہ تین روزے رکھوں، ان کی ابتدا پیر سے ہو یا جمعرات سے۔''

۲۰۶۱: وَعَنْ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ ؓ قَالَ: سَأَلْتُ۔ أَوْسُئِلَ۔ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ: ((إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ، وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ، فَإِذًا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۲۰۶۱: مسلم قرشی ؓ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا یا آپ سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے متعلق مسئلہ دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تیرے گھر والوں کا تجھ پر حق ہے، رمضان اور اس کے ساتھ والے ماہ اور ہر بدھ، جمعرات کا روزہ رکھا کر، (اگر تم نے ایسے کر لیا) تو تم نے (حکماً) زمانہ بھر کے روزے رکھے۔''

۲۰۶۲: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۰۶۲: ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ (نو ذوالحجہ) کے دن میدان عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۲۰۶۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ أُخْتِهِ الصَّمَّاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ، أَوْعُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [4]

۲۰۶۳: عبداللہ بن بسر اپنی بہن صماء سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو الا یہ کہ اس روز اور کوئی ایسا روزہ آ جائے جو تم پر فرض کیا گیا ہے، اگر تم میں سے کوئی انگور کا چھلکا یا کسی درخت کی لکڑی کے ماسوا کچھ نہ پائے تو اسے ہی چبالے۔'' (تا کہ صرف ہفتہ کا روزہ ثابت نہ ہو)۔

۲۰۶۴: وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا، كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [5]

۲۰۶۴: ابوامامہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص راہ جہاد میں ایک روزہ رکھتا ہے تو اللہ اس کے اور جہنم کے مابین زمین و آسمان کی مسافت جتنی ایک خندق بنا دیتا ہے۔''

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٤٥٢) و النسائي (٤/ ٢٢١ ح ٢٤٢١)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٤٣٢) والترمذي (٧٤٨ وقال: غريب.) ☆ عبيد الله القرشي: لم أعرفه بجرح ولا تعديل۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٤٤٠) [ابن ماجه: ١٧٣٢]۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٦/ ٣٦٨ ح ٢٧٦٥١) و أبو داود (٢٤٢١) والترمذي (٧٤٤ وقال: حسن.) و ابن ماجه (١٧٢٦) والدارمي (٢/ ١٩ ح ١٧٥٦) [وصححه ابن خزيمة: ٢١٦٣]۔

[5] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٦٢٤ وقال: غريب.) [و للحديث شواهد]۔

۲۰۶۵: وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ)). [1] رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ.

۲۰۶۵: عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سردی میں روزہ ٹھنڈی غنیمت ہے۔“ احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث مرسل ہے۔

۲۰۶۶: وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: ((مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ)) فِي بَابِ الْأُضْحِيَّةِ. [2]

۲۰۶۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((ما من أيام احبُّ الى الله)) باب الأضحية میں ذکر کی گئی ہے۔

الفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۰۶۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُوْمُوْنَهُ؟)) فَقَالُوْا: هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ: اَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهُ، وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ، فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا، فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ)) فَصَامَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۰۶۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو یوم عاشورا کا روزہ رکھتے ہوئے پایا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت کیا: ”یہ کون سا دن ہے جس کا تم روزہ رکھتے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا، یہ ایک عظیم دن ہے، اللہ نے اس روز موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی جبکہ فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے شکر کے طور پر اس دن کا روزہ رکھا تو ہم بھی اس روز کا روزہ رکھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم تمہاری نسبت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ حق دار ہیں۔“ رسول اللہ ﷺ نے اس روز کا روزہ رکھا اور اس کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

۲۰۶۸: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مَا يَصُوْمُ مِنَ الْاَيَّامِ وَيَقُوْلُ: ((اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

۲۰۶۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ زیادہ تر ہفتہ اور اتوار کے دن روزہ رکھا کرتے تھے، اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”یہ دونوں مشرکین کے ایام عید ہیں، لہذا میں ان کی مخالفت کرنا پسند کرتا ہوں۔“

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٣٣٥ ح ١٩١٦٧) والترمذي (٧٩٧) ☆ السند مرسل و أبو إسحاق عنعن و له شواهد ضعيفة و روى البيهقي (٤/ ٢٩٧) بسند صحيح عن أبي هريرة قال: "الغنيمة الباردة الصوم فى الشتاء"۔

[2] **ضعيف**، تقدم (١٤٧١)۔ [3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٠٤) و مسلم (١٢٧/ ١١٣٠)۔

[4] **إسناده حسن لذاته**، رواه أحمد (٦/ ٣٢٤ ح ٢٧٢٨٦) [وصححه ابن خزيمة (٣/ ٣١٨ ح ٢١٦٧) و ابن حبان (الموارد: ٩٤١-٩٤٢) والحاكم (١/ ٤٣٦) ووافقه الذهبي]۔ ☆ عبد الله بن محمد بن عمر بن علي ثقة وثقه الذهبي فى الكاشف و ابن خزيمة وغيرهما۔

٢٠٦٩: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ، وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ، وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا، وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۰۶۹: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ یوم عاشورا کا روزہ رکھنے کا ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے، اس کی ہمیں ترغیب دیا کرتے تھے اور اس کے متعلق ہمیں نصیحت فرمایا کرتے تھے، جب رمضان فرض کیا گیا تو آپ نے اس کے متعلق ہمیں حکم فرمایا نہ منع کیا اور نہ ہی ہمیں اس کے متعلق نصیحت فرمائی۔

٢٠٧٠: وَعَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ: صِيَامُ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2]

۲۰۷۰: حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، چار امور ہیں جنہیں نبی ﷺ ترک نہیں کیا کرتے تھے: یوم عاشورا کا روزہ، ذوالحجہ کے دس روزے، ہر ماہ تین روزے اور فجر سے پہلے دو رکعتیں۔

٢٠٧١: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [3]

۲۰۷۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ حضر و سفر میں ایام بیض (تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) کا روزہ نہیں چھوڑتے تھے۔

٢٠٧٢: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [4]

۲۰۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر چیز کی زکوٰۃ ہے جبکہ جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔''

٢٠٧٣: وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ. فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّكَ تَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ. فَقَالَ: ((إِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ يَغْفِرُ اللّٰهُ فِيْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا ذَا هَاجِرَيْنِ يَقُوْلُ: دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا)). [5] رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ

۲۰۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے، آپ سے عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! آپ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک پیر اور جمعرات کے روز اللہ باہم قطع تعلق کرنے والے دو آدمیوں کے سوا ہر مسلمان کو بخش دیتا ہے اور وہ فرماتا ہے: ان دونوں کو چھوڑ دو حتیٰ کہ وہ دونوں صلح کر لیں۔''

٢٠٧٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ، بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ

---

[1] رواه مسلم (١٢٥/ ١١٢٨)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه النسائي (٤/ ٢٢٠ ح ٢٤١٨) ☆ أبو إسحاق الأشجعي لم أجد من وثقه و حديث النسائي (٢٤١٩) يغني عنه عن حديثه ـ

[3] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٤/ ١٩٨ـ١٩٩ ح ٢٣٤٧)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٧٤٥) ☆ موسى بن عبيدة: ضعيف و جمهان: مجهول و للحديث طرق لا يصح منها شيئ ـ [5] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٣٢٩ ح ٨٣٤٣) و ابن ماجه (١٧٤٠)۔

طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِمًا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۲۰۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر ایک روزہ رکھتا ہے تو اللہ اسے جہنم سے اس قدر دور فرما دیتا ہے جیسے ایک اڑنے والا کوا بچپن کی عمر سے اڑنا شروع کرے اور بوڑھا ہونے تک اڑتا رہے حتیٰ کہ وہ فوت ہو جائے۔“ (وہ اس ساری زندگی میں جتنا فاصلہ طے کرتا ہے اللہ اس شخص کو اتنی مسافت جہنم سے دور کر دیتا ہے۔)

۲۰۷۵: وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ. [2]

۲۰۷۵: امام بیہقی نے اسے سلمہ بن قیس سے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٥٢٦ ح ١٠٨٢٠) ☆ فيه رجل هو عمرو بن ربيعة مجهول الحال ولهيعة أبو عبدالله مستور وابن لهيعة عنعن و حديث الترمذي (١٦٢٢) يغني عنه۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٥٩٠) [والبزار (كشف الاستار: ١٠٣٧)] ☆ زبان بن فائد ضعيف، ولهيعة و أبو الشعثاء عمرو بن ربيعة مجهولان و ابن لهيعة عنعن و انظر الحديث السابق (٢٠٧٤)۔

بَابٌ

گزشتہ ابواب سے متعلق متفرق مسائل کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۰۷۶: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: ((**هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟**)) فَقُلْنَا: لَا، قَالَ: ((**فَإِنِّي إِذًا صَائِمٌ**)) ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ: ((**أَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا**)) فَأَكَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۰۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ ایک روز میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے؟'' ہم نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں پھر روزہ سے ہوں۔'' پھر آپ کسی روز ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمیں حَیس (کھجور، گھی اور پنیر سے تیار کردہ حلوہ) ہدیہ کیا گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے دکھاؤ، میں نے صبح روزہ رکھا ہوا تھا۔'' آپ نے (اسے) کھالیا۔

۲۰۷۷: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ، فَقَالَ: ((**أَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهِ، وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهِ، فَإِنِّيْ صَائِمٌ**)) ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوْبَةِ فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۰۷۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ام سُلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے کھجور اور گھی آپ کی خدمت میں پیش کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''گھی اور کھجوریں واپس اُن کے برتن میں ڈال دو کیونکہ میں روزہ سے ہوں۔'' پھر آپ کھڑے ہوئے اور گھر کے ایک کونے میں نفل نماز ادا کی اور ام سُلیم رضی اللہ عنہا اور ان کے اہل خانہ کے لیے دعا فرمائی۔

۲۰۷۸: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ: إِنِّيْ صَائِمٌ**)). وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((**إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ، فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۰۷۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے جبکہ وہ روزہ

[1] رواه مسلم (۱۷۰ / ۱۱۵٤)۔

[2] رواه البخاري (۱۹۸۲)۔

[3] رواه مسلم (۱۵۹ / ۱۱۵۰)۔

سے ہو تو وہ کہے: ”میں روزہ سے ہوں۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو وہ قبول کرے، اگر وہ روزے سے ہو تو وہ دعا کرے اور اگر روزے سے نہ ہو تو کھانا کھا لے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۰۷۹: عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ، جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَجَلَسَتْ عَلَى يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِيْنِهِ، فَجَاءَتِ الْوَلِيْدَةُ بِإِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ، فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً، فَقَالَ لَهَا: **((أَكُنْتِ تَقْضِيْنَ شَيْئًا؟))** قَالَتْ: لَا، قَالَ: **((فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا))**. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. [1] وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ، وَالتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهُ، وَفِيْهِ: فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمَا إِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ: **((الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِيْرُ نَفْسِهِ، إِنْ شَاءَ صَامَ، وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ))**.

۲۰۷۹: ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب فتح مکہ کا دن تھا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب بیٹھ گئیں، جبکہ ام ہانی رضی اللہ عنہا آپ کے دائیں جانب تھیں، پس لونڈی برتن میں مشروب لائی اور اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے اس سے نوش فرمایا، بعدازاں آپ نے برتن ام ہانی کو دیا تو انہوں نے اس سے پیا پھر انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے تو روزہ توڑ لیا ہے، میں تو روزے سے تھی، آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”کیا تم کوئی قضا دے رہی تھیں؟“ انہوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر نفلی تھا تو پھر تمہارے لیے مضر نہیں۔“ ابوداود، ترمذی، دارمی۔ احمد اور ترمذی کی ایک روایت اسی طرح ہے اور اس میں ہے: انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں تو روزہ سے تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”نفلی روزہ دار اپنے نفس کا امیر ہے، وہ اگر چاہے تو رکھے (یعنی پورا کرے) اور اگر چاہے تو افطار کر لے۔“

۲۰۸۰: وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ. قَالَ: **((اِقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، [2] وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها مُرْسَلًا، وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهٰذَا أَصَحُّ وَرَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ عَنْ زُمَيْلٍ مَوْلٰى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها.

۲۰۸۰: امام زہری، عروہ سے اور وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں اور حفصہ رضی اللہ عنہا روزہ سے تھیں،

---

[1] **ضعيف**، رواه أبو داود (٢٤٥٦) و الترمذي (٧٣١-٧٣٢) و الدارمي (٢/ ١٦ ح ١٧٤٣٠) و أحمد (٦/ ٣٤١ ح ٢٧٤٣، ٢/ ٣٤٣ ح ٢٧٤٤٨) ☆ يزيد بن أبي زياد ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٧٣٥) و أبو داود (٢٤٥٧) ☆ جعفر: صدوق يهم في حديث الزهري و الزهري مدلس و عنعن۔

ہمیں کھانا پیش کیا گیا تو ہمیں اس کی خواہش ہوئی تو ہم نے اس میں سے کھا لیا، حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم دونوں روزہ سے تھیں، ہمیں کھانا پیش کیا گیا تو ہمیں اس کی خواہش ہوئی تو ہم نے اس میں سے کھا لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی جگہ کسی اور دن سے قضا کرو۔''

ترمذی اور انہوں نے حفاظ کی جماعت کا ذکر کیا، انہوں نے زہری عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے مرسل روایت کیا ہے اور انہوں نے اس میں عروہ کا ذکر نہیں کیا، اور یہی زیادہ صحیح ہے، اور امام ابوداود نے اسے عروہ کے آزاد کردہ غلام زُمیل عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے روایت کیا ہے۔

۲۰۸۱: وَعَنْ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَلَيْهَا، فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ، فَقَالَ لَهَا: ((**كُلِي**)) فَقَالَتْ: اِنِّي صَائِمَةٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِنَّ الصَّائِمَ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهُ، صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۲۰۸۱: ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے آپ کے لیے کھانا منگوایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''کھاؤ۔'' انہوں نے عرض کیا، میں روزہ سے ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب روزہ دار کے پاس کھایا جائے تو فرشتے اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ کھانے والے (کھانے سے) فارغ ہو جاتے ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۰۸۲: عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ بِلَالٌ رضی اللہ عنہ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اَلْغَدَاءَ يَا بِلَالُ!**)) قَالَ: اِنِّيْ صَائِمٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**نَأْكُلُ رِزْقَنَا، وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ، اَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ! اَنَّ الصَّائِمَ يُسَبِّحُ عِظَامُهُ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا اُكِلَ عِنْدَهُ؟**)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ. [2]

۲۰۸۲: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بلال رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ناشتہ کر رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلال! ناشتہ کر لو۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں روزہ سے ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں جبکہ بلال کا عمدہ رزق جنت میں ہے، بلال! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب روزہ دار کے پاس کھایا جائے تو اس کی ہڈیاں تسبیح بیان کرتی ہیں اور فرشتے اس کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔''

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٣٦٥ ح ٢٧٥٩٩) و الترمذي (٧٨٥ وقال: حسن صحيح.) و ابن ماجه (١٧٤٨) والدارمي (٢/ ١٧ ح ١٧٤٥)۔ [2] **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٥٨٦) [وابن ماجه: ١٧٤٩] ☆ فيه محمد بن عبدالرحمٰن من شيوخ بقية: كذبوه۔

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۰۸۳: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۲۰۸۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر تلاش کرو۔“

۲۰۸۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَرٰى رُءْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۲۰۸۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے چند صحابہ کو شب قدر بحالت خواب رمضان کے آخری ہفتہ (سات ایام) میں دکھائی گئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری ہفتہ میں متفق وموافق ہیں، پس جو شخص اسے تلاش کرنا چاہے تو وہ اسے آخری ہفتے میں تلاش کرے۔“

۲۰۸۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ تَاسِعَةٍ تَبْقٰى فِيْ سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِيْ خَامِسَةٍ تَبْقٰى)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۲۰۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس (شب قدر) کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو، شب قدر باقی رہنے والی نویں رات، ساتویں رات، پانچویں رات (یعنی اکیسویں، تیسویں اور پچیسویں رات) میں ہے۔“

۲۰۸۶: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِيْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ ثُمَّ اطَّلَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ: ((اِنِّيْ اَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيْتُ فَقِيْلَ لِيْ: اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ مِّنْ صَبِيْحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ

---

❶ رواه البخاري (٢٠١٧)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٢٠١٥) و مسلم (٢٠٥ / ١١٦٥)۔

❸ رواه البخاري (٢٠٢١)۔

الْأَوَاخِرِ وَالتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ.)) قَالَ: فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صَبِيْحَةِ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1] فِي الْمَعْنٰى وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ إِلٰى قَوْلِهٖ: ((فَقِيْلَ لِيْ: إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ)) وَالْبَاقِيْ لِلْبُخَارِيِّ

۲۰۸۶: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا، پھر آپ نے درمیانے عشرے میں ایک چھوٹے سے خیمے میں اعتکاف کیا، پھر آپ نے اپنا سر باہر نکال کر فرمایا: ”میں نے پہلا عشرہ اعتکاف کیا، میں اس رات کو تلاش کرنا چاہتا تھا، پھر میں نے درمیانے عشرے کا اعتکاف کیا، پھر میرے پاس فرشتہ آیا تو مجھے کہا گیا کہ وہ آخری عشرے میں ہے، جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کرنا چاہے تو وہ آخری عشرہ اعتکاف کرے، مجھے یہ رات دکھائی گئی تھی، پھر مجھے بھلا دی گئی، میں نے اس کی صبح خود کو کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے، اسے آخری عشرے میں تلاش کرو اور اسے ہر طاق رات میں تلاش کرو۔“ راوی بیان کرتے ہیں، اس رات بارش ہوئی، مسجد کی چھت شاخوں سے بنی ہوئی تھی وہ ٹپکنے لگی، میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کی پیشانی پر کیچڑ کا نشان تھا اور یہ اکیسویں کی رات (یعنی اکیسویں تاریخ) تھی۔

معنی کے لحاظ سے بخاری، مسلم، اس پر متفق ہیں اور ((فقیل لی انها فی العشر الا واخر)) تک مسلم کے الفاظ ہیں، جب کہ باقی صحیح بخاری کے الفاظ ہیں۔

۲۰۸۷: وَفِيْ رِوَايَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ: لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۰۸۷: عبداللہ بن اُنیس کی روایت میں ہے، فرمایا: تیئیسویں رات۔

۲۰۸۸: وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ: إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: مَنْ يُّقِمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ. فَقَالَ: رَحِمَهُ اللّٰهُ، أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهٗ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ، وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ، ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ. فَقُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ؟ تَقُوْلُ ذَالِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! قَالَ: بِالْعَلَامَةِ۔ أَوْ بِالْآيَةِ۔ الَّتِيْ أَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۰۸۸: زرّ بن حبیش بیان کرتے ہیں، میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کے بھائی ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص پورا سال تہجد پڑھے گا وہ شب قدر پالے گا، تو انہوں نے فرمایا: اللہ اس پر رحم فرمائے انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ لوگ اس پر ہی اعتماد نہ کرلیں، حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ وہ (شب قدر) رمضان میں ہے اور آخری عشرے میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے، پھر انہوں نے ان شاء اللہ کہے بغیر قسم اٹھا کر کہا وہ ستائیسویں شب ہے، میں نے کہا: ابو منذر! آپ یہ کیسے کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اس علامت یا نشانی کی بنا پر جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتائی تھی کہ اس روز سورج طلوع ہوگا تو اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی۔

۲۰۸۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ.

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٢٠١٦) و مسلم (٢١٣/ ١١٦٧)۔

[2] رواه مسلم (٢١٨/ ١١٦٨)۔ [3] رواه مسلم (١٧٩/ ٧٦٢)۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۲۰۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جس قدر آخری عشرے میں (عبادت وسخاوت کرنے کی) کوشش کرتے تھے وہ اس کے علاوہ کسی اور وقت میں نہیں کرتے تھے۔

۲۰۹۰: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَاَحْيَا لَيْلَهُ وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۲۰۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب آخری عشرہ شروع ہوجاتا تو رسول اللہ ﷺ (عبادت کے لیے) کمربستہ ہوجاتے، شب بیداری فرماتے اور اپنے اہل خانہ کو بھی بیدار رکھتے تھے۔

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۰۹۱: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ الله! اَرَأَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ: ((قُوْلِي: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ. ❸

۲۰۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر میں جان لوں کہ کون سی رات شب قدر ہے تو میں اس میں کیا دعا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہو: اے اللہ! بے شک تو درگزر فرمانے والا ہے، درگزر کو پسند فرماتا ہے پس مجھ سے بھی درگزر فرما۔'' احمد، ابن ماجہ، ترمذی، اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۲۰۹۲: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِلْتَمِسُوْهَا - يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ - فِيْ تِسْعٍ يَبْقَيْنَ، اَوْفِيْ سَبْعٍ يَبْقَيْنَ، اَوْ فِيْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ، اَوْ ثَلَاثٍ يَبْقَيْنَ، اَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۲۰۹۲: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''شب قدر کو اکیسویں یا تیئیسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا انتیسویں رات میں تلاش کرو۔''

۲۰۹۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ: ((هِيَ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺ وَقَالَ: رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ.

---

❶ رواه مسلم (٨/ ١١٧٥)۔ ❷ متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٢٤) و مسلم (٧/ ١١٧٤)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ١٥١ ح ٢٥٨٩٨) و ابن ماجه (٣٨٥٠) و الترمذي (٣٥١٣) ☆ عبد الله بن بريدة لم يسمع من عائشة رضي الله عنها كما قال الدارقطني (السنن ٣/ ٢٣٣ ح ٣٥١٧) والبيهقي (١١٨٧) و دفاع ابن التركماني باطل لأن الخاص مقدم على العام و للحديث شواهد ضعيفة۔ ❹ إسناده صحيح، رواه الترمذي (٧٩٤ وقال: حسن صحيح) [وصححه ابن خزيمة (٢١٧٥) و ابن حبان (الإحسان: ٣٦٧٨) والحاكم (١/ ٤٣٨) ووافقه الذهبي]۔

❺ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٣٨٧) ☆ أبو إسحاق عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

۲۰۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ پورے رمضان میں ہے۔“ ابوداود، اور انہوں نے فرمایا: سفیان اور شعبہ نے ابواسحاق کی سند سے ابن عمر سے موقوف روایت کیا ہے۔

٢٠٩٤: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِيْ بَادِيَةً اَكُوْنُ فِيْهَا وَاَنَا اُصَلِّيْ فِيْهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فَمُرْنِيْ بِلَيْلَةٍ اَنْزِلُهَا اِلٰى هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ: ((اَنْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ)). قِيْلَ: لِابْنِهٖ كَيْفَ كَانَ اَبُوْكَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ، فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَاِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَادِيَتِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۰۹۴: عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں اپنے جنگل میں رہتا ہوں، اور میں الحمدللہ وہیں نماز پڑھتا ہوں، آپ مجھے ایک رات کے متعلق حکم فرمائیں کہ میں اس رات اس مسجد میں قیام کروں، آپ نے فرمایا: ”تیئیسویں رات کو قیام کر۔“ ان کے بیٹے سے پوچھا گیا، آپ کے والد کیسے کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: جب آپ عصر پڑھ لیتے تو مسجد میں داخل ہو جاتے اور پھر آپ کسی حاجت کے لیے وہاں سے نہ نکلتے حتیٰ کہ نماز فجر پڑھ لیتے، جب فجر پڑھ لیتے تو وہ مسجد کے دروازے پر اپنی سواری پاتے اور اس پر سوار ہو کر اپنے جنگل میں آ جاتے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٠٩٥: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ: ((خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۰۹۵: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ شب قدر کے متعلق ہمیں بتانے کیلئے تشریف لائے تو دو مسلمان باہم جھگڑ رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لیے آیا تھا، لیکن فلاں اور فلاں باہم جھگڑ پڑے تو وہ مجھ سے اٹھا لی گئی اور ممکن ہے کہ تمہارے لیے بہتر ہو، لہذا تم اسے اکیسویں، تیئیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔“

٢٠٩٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ علیہ السلام فِيْ كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْقَائِدٍ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، فَاِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ. يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ. بَاهٰى بِهِمْ مَلَائِكَتَهٗ، فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِيْ! مَا جَزَاءُ اَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهٗ؟ قَالُوْا: رَبَّنَا جَزَاؤُهٗ اَنْ يُّوَفّٰى اَجْرَهٗ. قَالَ: مَلَائِكَتِيْ! عَبِيْدِيْ وَاِمَائِيْ قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ اِلَى الدُّعَاءِ، وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَاُجِيْبَنَّهُمْ. فَيَقُوْلُ: ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ، وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ)) قَالَ: ((فَيَرْجِعُوْنَ

[1] إسناده حسن، رواه أبو داود (١٣٨٠) [و صححه ابن خزيمة (٢٢٠٠) و أصله عند مسلم (١١٦٨)]۔

[2] رواه البخاري (٢٠٢٣)۔

مَغفُوْرٌ لَّهُمْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ. [1]

۲۰۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب شب قدر ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت میں تشریف لاتے ہیں تو وہ اللہ عزوجل کے ذکر میں مصروف ہر کھڑے بیٹھے شخص پر رحمت بھیجتے ہیں، جب ان کی عید کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے اپنے فرشتوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے فرشتو! اس مزدور کی کیا جزا ہونی چاہیے جو اپنا کام پورا کرتا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں، پروردگار! اس کی جزا یہ ہے کہ اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے فرشتو! میرے بندوں اور میری لونڈیوں نے میری طرف سے ان پر عائد فریضے کو پورا کر دیا پھر وہ دعائیں پکارتے ہوئے نکلے ہیں، مجھے میری عزت وجلال، میرے کرم وعلو اور اپنے بلند مقام کی قسم! میں ان کی دعائیں قبول کروں گا، وہ فرماتا ہے: واپس چلے جاؤ، میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری خطاؤں کو نیکیوں میں بدل دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اس حال میں واپس آتے ہیں کہ ان کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔''

[1] إسناده موضوع، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٧١٧) ☆ فيه أصرم بن حوشب: كذاب۔

بَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٠٩٧: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۰۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے انہیں فوت کر لیا، پھر آپ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا۔

٢٠٩٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ كَانَ جِبْرَئِيْلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِیْ رَمَضَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِیُّ ﷺ الْقُرْآنَ فَاِذَا لَقِيَهٗ جِبْرَئِيْلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۰۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ خیر و بھلائی میں سب سے زیادہ سخی تھے، اور جب رمضان میں جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملاقات کرتے تو آپ ﷺ کی سخاوت بڑھ جاتی، وہ رمضان کی ہر رات آپ سے ملاقات کرتے تو نبی ﷺ انہیں قرآن سنایا کرتے تھے، جب جبریل آپ سے ملاقات کرتے تو آپ خیر و بھلائی اور سخاوت کرنے میں کھلی ہوا (تیز رفتار آندھی) سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے۔

٢٠٩٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ الْقُرْآنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۲۰۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کو ہر سال ایک مرتبہ قرآن سنایا جاتا تھا، اور جس سال آپ کی جان قبض کی گئی اس سال دو مرتبہ سنایا گیا، اور آپ ہر سال دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کی جان قبض کی گئی اس سال آپ نے بیس روز اعتکاف فرمایا۔

٢١٠٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَیَّ رَأْسَهٗ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ، فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٢٠٢٦) و مسلم (٥/ ١١٧٢)۔ [2] متفق علیه، رواه البخاري (٦، ١٩٠٢) ومسلم (٥٠/ ٢٣٠٨)۔ [3] رواه البخاري (٤٩٩٨)۔ [4] متفق علیه، رواه البخاري (٢٠٢٩) و مسلم (٦/ ٢٩٧)۔

۲۱۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تو آپ اپنا سر مبارک میرے قریب کر دیتے جبکہ آپ مسجد میں ہوتے تھے، میں آپ کے کنگھی کر دیتی اور آپ صرف انسانی حاجت کے تحت ہی گھر میں تشریف لایا کرتے تھے۔

٢١٠١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: اَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ؟ قَالَ: ((فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۱۰۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا، میں نے دور جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢١٠٢: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۲۱۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دن میں اعتکاف کیا کرتے تھے، لیکن آپ نے ایک سال اعتکاف نہ کیا تو پھر آئندہ سال آپ نے بیس روز کا اعتکاف کیا۔

٢١٠٣: وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ. [3]

۲۱۰۳: امام ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اسے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٢١٠٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۲۱۰۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرنے کا ارادہ فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر ادا کرتے اور پھر اپنے اعتکاف کی جگہ میں تشریف لے جاتے۔

٢١٠٥: وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٣٢) و مسلم (٢٧ / ١٦٥٦)۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (٨٠٣ وقال: حسن غريب صحيح) [وأبو داود (٢٤٦٣) وابن ماجه (١٧٧٠)] ☆ وصححه ابن خزيمة (٢٢٢٦) وللحديث شواهد كثيرة۔

[3] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٤٦٣) وابن ماجه (١٧٧٠) [وصححه ابن خزيمة (٢٢٢٥) وابن حبان (الموارد: ٩١٧) والحاكم (١ / ٤٣٩) و وافقه الذهبي]۔ [4] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٤٦٤) و ابن ماجه (١٧٧١) [والترمذي (٧٩١) و البخاري (٢٠٣٣) و مسلم (١١٧٣)]۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٤٧٢) وابن ماجه (لم أجده و جاء فى هامش الهندية: "قوله و ابن ماجه لا يوجد هذا في أكثر النسخ المصححة، و يوجد في نسخة واحدة وكذا ما وجدته في سنن ابن ماجه فى أبواب الاعتكاف" ص ١٨٣ حاشيه: ٨) ☆ فيه ليث بن أبي سليم ضعيف۔

۲۱۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں مریض کی عیادت کرلیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حال میں چلتے جاتے اور رکے بغیر اس کا حال دریافت کر لیتے۔

۲۱۰٦: وَعَنْهَا، قَالَتِ: السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا، وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ الْمَرْاَةَ، وَلَا يُبَاشِرَهَا، وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ، اِلَّا لِمَا لَا بُدَّمِنْهُ، وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ، وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۱۰٦: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اعتکاف کرنے والے کے لئے مسنون یہی ہے کہ وہ کسی مریض کی عیادت کرے نہ جنازے میں شرکت کرے، عورت سے جماع کرے نہ اسے گلے لگائے اور کسی بہت ہی ضروری کام کے علاوہ اعتکاف کی جگہ سے باہر نہ نکلے نیز روزے کے بغیر اعتکاف ہے نہ جامع مسجد کے بغیر۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۱۰۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ، اَوْ يُوْضَعُ لَهُ سَرِيْرُهُ وَرَاءَ اُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۲۱۰۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ اعتکاف فرماتے تو توبہ کے ستون کے پیچھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بستر بچھادیا جاتا یا چارپائی لگادی جاتی۔

۲۱۰۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ: ((**هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْرٰى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا**)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

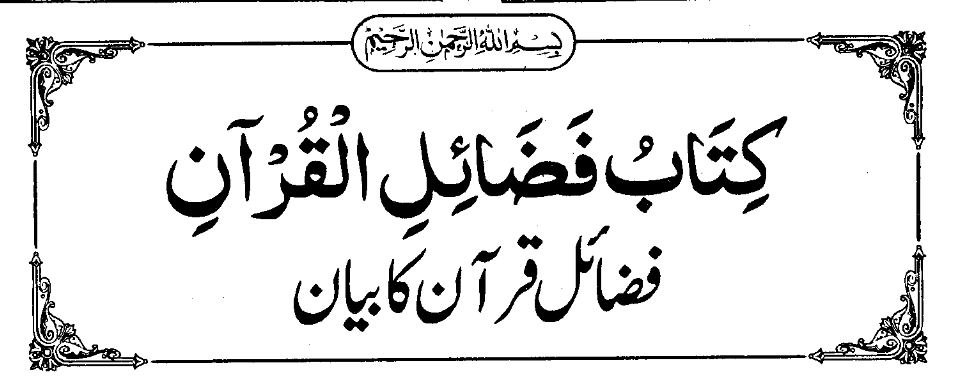
۲۱۰۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے بارے میں فرمایا: ''وہ گناہوں سے رکا رہتا ہے اور تمام نیکیاں کرنے والے کی طرح اسے نیکیوں کا ثواب ملتا رہتا ہے۔'' (جن کو وہ پہلے کیا کرتا تھا)

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٤٧٣) ☆ الزهري مدلس و عنعن۔

[2] **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (١٧٧٤)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٧٨١) ☆ عبيدة بن بلال : مجهول الحال و فرقد بن يعقوب السبخي: ضعيف۔



الْفَصْلُ الْأَوَّلُ — فصل اول

۲۱۰۹: عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۱۰۹: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور (دوسروں کو) سکھایا۔“

۲۱۱۰: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ، فَقَالَ: ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوِ الْعَقِيْقِ فَيَأْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ إِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ؟)) فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كُلُّنَا يُحِبُّ ذَالِكَ. فَقَالَ: ((أَفَلَا يَغْدُوْ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمَ أَوْ يَقْرَأَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ نَّاقَتَيْنِ، وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ ثَلَاثٍ، وَّأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَرْبَعٍ، وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۱۱۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جبکہ ہم صفہ میں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز صبح کے وقت وادی بطحان یا وادی عقیق جائے اور کسی گناہ اور قطع رحمی کا ارتکاب کیے بغیر وہاں سے بڑی کوہان والی دو اونٹنیاں لے آئے؟“ ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم سب اسے پسند کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی صبح کے وقت مسجد کیوں نہیں آتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے دو آیتیں سیکھے یا پڑھے، تو یہ اس کے لئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین (آیتیں) اس کے لئے تین (اونٹنیوں) سے اور چار، چار سے بہتر ہیں، اور وہ جتنی زیادہ ہوں گی، وہ اتنی ہی اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی۔“

۲۱۱۱: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: ((فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَّقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۱۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر جائے تو وہ وہاں تین بڑی موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں پائے؟“ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز

---

[1] رواه البخاري (٥٠٢٧)۔
[2] رواه مسلم (٢٥١/ ٨٠٣)۔
[3] رواه مسلم (٢٥٠/ ٨٠٢)۔

میں تین آیات پڑھتا ہے تو وہ (تین آیات) اس کے لئے تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔''

٢١١٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَّهٗ اَجْرَانِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۱۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ماہر قرآن، اطاعت گزار معزز لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہوگا، اور جو شخص اٹک اٹک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس پر دشوار ہوتا ہے تو اس کے لئے دہرا اجر ہوگا۔''

٢١١٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۱۱۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے، ایک وہ آدمی جسے اللہ نے قرآن (کا علم) عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس (کی تلاوت و عمل) کا اہتمام کرتا ہو، اور ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس میں سے خرچ کرتا ہو۔''

٢١١٤: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ، رِيْحُهَا طَيِّبٌ، وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ؛ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ، لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ؛ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ؛ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ، رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3] وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اَلْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالْاُتْرُجَّةِ، وَالْمُؤْمِنُ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالتَّمْرَةِ)).

۲۱۱۴: ابوموسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کی تلاوت کرنے والا مومن نارنگی کی طرح ہے اس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور وہ خوش ذائقہ بھی ہے، اور قرآن کی تلاوت نہ کرنے والا مومن کھجور کی طرح ہے، جس کی خوشبو نہیں لیکن اس کا ذائقہ شیریں ہے، اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال تمے کی طرح ہے جس کی خوشبو نہیں اور اس کا ذائقہ کڑوا ہے جبکہ قرآن پڑھنے والا منافق نازبو کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہے اور ذائقہ کڑوا ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے: ''قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والا مومن ترنجبین کی مثل ہے جبکہ قرآن نہ پڑھنے والا لیکن اس پر عمل کرنے والا مومن کھجور کی طرح ہے۔''

٢١١٥: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٩٣٧) و مسلم (٢٤٤ / ٧٩٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٢٥) و مسلم (٢٦٦ / ٨١٥)

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٣٧) و مسلم (٢٤٣ / ٧٩٧)۔

[4] رواه مسلم (٢٦٩ / ٨١٧)۔

۲۱۱۵: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ، اس کتاب کے ذریعے کچھ لوگوں کو رفعت عطا فرماتا ہے اور کچھ کو پستی کا شکار کر دیتا ہے۔“

۲۱۱۶: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ اُسَیْدَ بْنَ حُضَیْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَیْنَمَا هُوَ یَقْرَاُ مِنَ اللَّیْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، وَفَرَسُهٗ مَرْبُوْطَةٌ عِنْدَهٗ، اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ، فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ، فَقَرَاَ فَجَالَتْ، فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ، ثُمَّ قَرَاَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَانْصَرَفَ، وَكَانَ ابْنُهٗ یَحْیٰی قَرِیْبًا مِّنْهَا، فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِیْبَهٗ، وَلَمَّا اَخَّرَهٗ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَی السَّمَآءِ، فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ، فِیْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ، فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اِقْرَاْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ! اِقْرَاْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ!)) قَالَ: فَاَشْفَقْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اَنْ تَطَاَ یَحْیٰی، وَكَانَ مِنْهَا قَرِیْبًا، فَانْصَرَفْتُ اِلَیْهِ، وَرَفَعْتُ رَاْسِیْ اِلَی السَّمَاءِ، فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ، فِیْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ، فَخَرَجْتُ حَتّٰی لَا اَرَاهَا. قَالَ: ((اَتَدْرِیْ مَا ذَاكَ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((تِلْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ، وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ یَنْظُرُ النَّاسُ اِلَیْهَا لَا تَتَوَارٰی مِنْهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]
وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ، وَفِیْ مُسْلِمٍ: عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ بَدَلَ: فَخَرَجْتُ عَلٰی صِیْغَةِ الْمُتَكَلِّمِ.

۲۱۱۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ رات کے وقت سورۂ بقرہ تلاوت کر رہے تھے اور ان کا گھوڑا ان کے پاس بندھا ہوا تھا کہ گھوڑا اچانک اچھلنے لگا، وہ خاموش ہو گئے تو وہ (گھوڑا) بھی ٹھہر گیا، انہوں نے پھر پڑھا تو گھوڑا پھر اچھلنے لگا وہ خاموش ہو گئے تو وہ (گھوڑا) بھی ٹھہر گیا۔ انہوں نے پھر پڑھا تو گھوڑا پھر اچھلنے لگا، وہ فارغ ہوئے، اور ان کا بیٹا یحییٰ اس (گھوڑے) کے قریب ہی تھا، لہذا انہیں اندیشہ ہوا کہ وہ اسے نقصان نہ پہنچائے، اور جب انہوں نے اسے دور کیا اور آسمان کی طرف سر اٹھایا تو سائبان سا دکھائی دیا جس میں چراغوں کی طرح روشنی تھی، جب صبح ہوئی تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ابن حضیر! پڑھ، ابن حضیر! تم پڑھتے رہتے۔“ انہوں عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے اندیشہ ہوا کہ (اگر میں پڑھتا رہتا تو) وہ یحییٰ کو روند ڈالتا، کیونکہ وہ اس کے قریب تھا، لہذا میں اس کی طرف متوجہ ہو گیا، میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو (اوپر) سائبان کی طرح کوئی چیز تھی اور اس میں چراغوں جیسی کوئی چیز تھی، میں باہر نکلا حتی کہ میں نے اس (روشنی) کو نہ دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”تم جانتے ہو وہ کیا تھا؟“ انہوں نے عرض کیا، نہیں، فرمایا: ”وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز کے قریب آ گئے تھے، اگر تم پڑھتے رہتے تو وہ وہیں رہتے اور لوگ انہیں دیکھ لیتے اور وہ ان سے مخفی نہ رہتے۔“
اور یہ الفاظ حدیث بخاری کے ہیں، اور صحیح مسلم میں: ”میں باہر نکلا“ صیغہ متکلم کے بدل لفظ: ”وہ فضا میں بلند ہو گئے“ استعمال ہوا ہے۔

۲۱۱۷: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ یَّقْرَاُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَاِلٰی جَانِبِهٖ حِصَانٌ مَّرْبُوْطٌ بِشَطَنَیْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ، فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ، وَجَعَلَ فَرَسُهٗ یَنْفِرُ، فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهٗ، فَقَالَ: ((تِلْكَ السَّكِیْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۲۱۱۷: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی سورۂ کہف پڑھ رہا تھا، اور اس کے ایک جانب ایک گھوڑا دو مضبوط رسیوں سے بندھا ہوا تھا، پس بادل کے ٹکڑے نے اس (آدمی) کو ڈھانپ لیا اور وہ اس کے قریب سے قریب تر ہونے لگا، جبکہ اس کا

[1] متفق علیه، رواہ البخاري (٥٠١٨) و مسلم (٢٤٢/ ٧٩٦)۔
[2] متفق علیه، رواہ البخاري (٥٠١١) و مسلم (٢٤٠/ ٧٩٥)۔

گھوڑا بدکنے لگا، جب صبح ہوئی تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ سکینت تھی جو قرآن کی وجہ سے نازل ہوئی تھی۔''

٢١١٨: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: کُنْتُ اُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ فَدَعَانِی النَّبِیُّ ﷺ فَلَمْ اُجِبْهُ ثُمَّ اَتَیْتُهُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ کُنْتُ اُصَلِّیْ قَالَ: ((اَلَمْ یَقُلِ اللّٰهُ: ﴿اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ﴾)) ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِی الْقُرْآنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟)) فَاَخَذَ بِیَدِیْ، فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّكَ قُلْتَ: لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ قَالَ: ((﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ، وَالْقُرْآنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

٢١١٨: ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا تو نبی ﷺ نے مجھے بلایا، میں نے آپ کی آواز پر لبیک نہ کہی، پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اللہ نے نہیں فرمایا! جب اللہ اور اس کا رسول تمہیں بلائیں تو تم ان کی اطاعت کرو۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں، اس سے پہلے کہ تم مسجد سے باہر نکلو، تمہیں قرآن کی عظیم سورت نہ سکھاؤں؟'' آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ لیا، جب ہم نے مسجد سے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں قرآن کی عظیم تر سورت سکھاؤں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''﴿الحمد لله رب العالمين﴾ ''سورۂ فاتحہ'' وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔''

٢١١٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُقْرَاُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٢١١٩: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، کیونکہ جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔''

٢١٢٠: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهُ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَفِیْعًا لِّاَصْحَابِهٖ، اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَیْنِ: الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَاِنَّهُمَا تَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَیَابَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَآفَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَکَةٌ وَّتَرْکَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٢١٢٠: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، ''قرآن پڑھا کرو، کیونکہ وہ روز قیامت اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا، سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران دو چمکتی ہوئی روشن سورتوں کو پڑھو، کیونکہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئیں گی گویا کہ وہ دو بادل ہیں یا دو سائبان ہیں یا پرندوں کے غول ہیں جو صفیں باندھے ہوئے اپنے پڑھنے

---

[1] رواه البخاري (٤٤٧٤)۔

[2] رواه مسلم (٢١٢/ ٧٨٠)۔

[3] رواه مسلم (٢٥٢/ ٨٠٤)۔

والوں کے حق میں بحث ومباحثہ کریں گے، سورۂ بقرہ پڑھا کرو، کیونکہ اسے حاصل کر لینا باعث برکت اور اسے ترک کر دینا باعث حسرت ہے، اور جادوگر اسے حاصل نہیں کر سکتے۔''

٢١٢١: وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهِ تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَآفَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۱۲۱: نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قرآن اور اس پر عمل کرنے والوں کو روزِ قیامت لایا جائے گا، سورہ بقرہ اور سورۂ آل عمران اس (قرآن کی سورتوں) کے آگے ہوں گی گویا وہ سیاہ بادل ہیں یا دو سائبان ہیں ان کے درمیان روشنی ہے، یا وہ پرندوں کے دو غول ہیں جو صفیں باندھے ہوئے اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔''

٢١٢٢: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اَبَا الْمُنْذِرِ! اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ اَعْظَمُ؟)) قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: ((يَا اَبَا الْمُنْذِرِ! اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ)) قُلْتُ: ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ قَالَ: فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ: ((لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ!)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۱۲۲: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابو منذر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں قرآن کریم کی کون سی سب سے عظیم آیت یاد ہے؟'' میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''ابو منذر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں قرآن کریم کی کون سی سب سے عظیم آیت یاد ہے؟ میں نے عرض کیا: ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ''ابو منذر! تمہیں علم مبارک ہو۔''

٢١٢٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ: ((اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ)) فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهٗ سَيَعُوْدُ)) فَرَصَدْتُهٗ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: دَعْنِيْ فَاِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً، وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَقَالَ: ((اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ، وَسَيَعُوْدُ)) فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّهٗ سَيَعُوْدُ)) فَرَصَدْتُهٗ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَاَخَذْتُهٗ، فَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَنَّكَ تَزْعُمُ

[1] رواہ مسلم (۲۵۳/ ۸۰۵)۔

[2] رواہ مسلم (۲۵۸/ ۸۱۰)۔

لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ: دَعْنِيْ أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ: ﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ، فَاِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ؟)) قُلْتُ: زَعَمَ اَنَّهُ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمٰتٍ يَّنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهَا قَالَ: ((اَمَا اِنَّهُ صَدَقَكَ، وَهُوَ كَذُوْبٌ وَتَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ؟)) قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((ذَاكَ شَيْطٰنٌ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۱۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقۂ فطر کی حفاظت کرنے پر مامور فرمایا، پس ایک شخص میرے پاس آیا اور غلے سے لپیں بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا، اس نے کہا: میں محتاج ہوں، میرے بچے ہیں اور میں بہت ضرورت مند ہوں، راوی بیان کرتے ہیں، میں نے اسے چھوڑ دیا، صبح ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا''ابو ہریرہ! گزشتہ رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟''میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس نے سخت ضرورت اور بچوں کی شکایت کی تو مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا''اس نے تمہارے ساتھ غلط بیانی کی اور وہ پھر آئے گا۔''میں نے جان لیا کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ پھر آئے گا لہذا میں اس کی تاک میں بیٹھ گیا، وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا، اور میں نے کہا: میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اس نے کہا: میں ضرورت مند اور عیال دار ہوں، میں پھر نہیں آؤں گا۔ میں نے اس پر ترس کھاتے ہوئے اسے چھوڑ دیا، صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا:''ابو ہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟''میں عرض کیا، اللہ کے رسول! اس نے سخت ضرورت اور بچوں کی شکایت کی تو میں نے اس پر رحم کھاتے ہوئے اسے چھوڑ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا:''اس نے تو تم سے غلط بیانی کی اور وہ پھر آئے گا۔''میں نے جان لیا کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ ضرور آئے گا۔ میں اس کی تاک میں بیٹھ گیا، وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا اور یہ تیسری اور آخری مرتبہ ہے، تم کہتے ہو میں پھر نہیں آؤں گا لیکن پھر آ جاتے ہو، اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میں تمہیں چند کلمات سکھاؤں گا جن کے ذریعے اللہ تمہیں فائدہ پہنچائے گا۔ جب تم سونے کے لئے اپنے بستر پر آؤ تو مکمل آیت الکرسی پڑھو، اس طرح اللہ کی طرف سے تم پر ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا حتی کہ صبح ہو جائے گی، میں نے اسے چھوڑ دیا، صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:''تمہارے قیدی نے کیا کیا؟''میں نے عرض کیا، اس نے کہا کہ وہ مجھے چند کلمات سکھائے گا جن کے ذریعے اللہ مجھے فائدہ پہنچائے گا، آپ ﷺ فرمایا،''اس نے تم سے سچ کہا حالانکہ وہ جھوٹا ہے، کیا تم جانتے ہو کہ تم تین روز سے کس کے ساتھ باتیں کرتے رہے ہو؟''میں نے عرض کیا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا''وہ شیطان تھا۔''

۲۱۲٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: بَيْنَمَا جِبْرَائِيْلُ عليه السلام قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ، فَرَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَالَ: ((هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَآءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ: هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ: اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ

[1] رواه البخاري (۲۳۱۱)۔

سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۲۱۲۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اس دوران کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اپنے سر کے اوپر سے زوردار آواز سنی تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: ''یہ آسمان سے پہلی مرتبہ ایک دروازہ کھلا اور اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے، جبریل علیہ السلام نے فرمایا: یہ جو فرشتہ زمین کی طرف نازل ہوا ہے، اس سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا ہے، اس نے سلام عرض کیا، تو کہا: آپ کو دونوروں کی خوشخبری ہو، وہ آپ ہی کو عطا کیے گئے ہیں، آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے، سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری (تین) آیات، آپ (اور آپ کے متبعین) ان دونوں میں سے جو حرف (دعا) پڑھیں گے وہ آپ کو عطا کر دیا جائے گا۔''

۲۱۲۵: وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْاٰيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَاَ بِهِمَا فِیْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۲۱۲۵: ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں ایسی ہیں کہ جو شخص رات کے وقت انہیں پڑھ لے تو وہ اس کے لیے کافی ہو جاتی ہیں۔''

۲۱۲۶: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۲۱۲۶: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کر لے تو اسے (فتنہ) دجال سے بچا لیا جائے گا۔''

۲۱۲۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ فِیْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟)) قَالُوْا: وَكَيْفَ يَقْرَاُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: ((﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ يَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۲۱۲۷: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی رات میں تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا، تہائی قرآن کیسے پڑھا جا سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔''

۲۱۲۸: وَرَوَاهُ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ. ❺

۲۱۲۸: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۲۱۲۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَاُ لِاَصْحَابِهِ فِیْ صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذَالِكَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((سَلُوْهُ لِاَیِّ شَیْءٍ يَّصْنَعُ ذَالِكَ)) فَسَاَلُوْهُ،

---

❶ رواه مسلم (۲۵٤/ ۸۰٦)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٤٠٠٨) و مسلم (۲۵۵/ ۸۰۷)۔

❸ رواه مسلم (۲۵۷/ ۸۰۹)۔

❹ رواه مسلم (۲۵۹/ ۸۱۱)۔

❺ رواه البخاري (۷۳۷٤)۔

فَقَالَ: لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَأَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۱۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو کسی لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا تو قراءت کے آخر میں سورۂ اخلاص پڑھتا، جب وہ واپس آئے تو انہوں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس سے پوچھو کہ وہ ایسے کیوں کرتا تھا؟'' انہوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا: کیونکہ وہ رحمان کی صفت ہے، اور میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے بتا دو کہ اللہ اسے پسند فرماتا ہے۔''

۲۱۳۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ قَالَ: ((اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ [2]

۲۱۳۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں سورۂ اخلاص سے محبت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''بے شک تمہاری اس سے محبت ہی تمہیں جنت میں لے جائے گی۔'' ترمذی۔ اور امام بخاری نے اس کا مفہوم بیان کیا ہے۔

۲۱۳۱: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَمْ تَرَ آيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ: ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۱۳۱: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج رات ایسی آیات نازل ہوئیں کہ ان جیسی پہلے نہیں دیکھی گئیں، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔''

۲۱۳۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ فِيْهِمَا: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ وَ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذَالِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]
وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَابِ الْمِعْرَاجِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۲۱۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ اپنے بستر پر آرام کرتے تو آپ ہر رات اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے کرتے، پھر سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک مارتے، پھر جہاں تک ممکن ہوتا انہیں اپنے جسم پر پھیرتے، آپ ﷺ پہلے اپنے سر، چہرے اور اپنے جسم کے اگلے حصے پر ہاتھ پھیرتے اور آپ تین مرتبہ ایسا کرتے۔
رسول اللہ ﷺ کے معراج سے متعلق ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث، ہم ان شاء اللہ تعالیٰ باب المعراج میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۱۳۳: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَلْقُرْآنُ يُحَاجُّ

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۷۳۷۵) و مسلم (۲۶۳/ ۸۱۳)۔

[2] رواه البخاري (۲۷۷٤) و الترمذي (۲۹۰۱)۔ [3] رواه مسلم (۲٦٤/ ۸۱٤)۔

[4] متفق علیه، رواه البخاري (۵۰۱۷) و مسلم (لم أجده) ٥ حديث ابن مسعود يأتي (۵۸٦۵)۔

الْعِبَادَ لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِيْ! اَلَا مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۲۱۳۳: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزیں روز قیامت عرش کے نیچے ہوں گی، قرآن بندوں کی طرف سے جھگڑا کرے گا، اس کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی، اور امانت بھی، جبکہ رحم آواز دے گا، سن لو! جس نے مجھے ملایا، اللہ اسے ملائے اور جس نے مجھے قطع کیا اللہ اسے قطع کرے۔'' امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے شرح السنہ میں روایت کیا ہے۔

۲۱۳٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ وَارْتَقِ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۲۱۳۴: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حامل و عاملِ قرآن سے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور چڑھتا جا، اور ویسے ترتیل سے پڑھ جیسے تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھا کرتا تھا، اور تو جہاں آخری آیت پڑھے گا وہیں تیری منزل ہو گی۔''

۲۱۳٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ [3]

۲۱۳۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے پیٹ (دل) میں قرآن کا کچھ حصہ نہ ہو وہ بے آباد گھر کی طرح ہے۔'' ترمذی، دارمی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۱۳٦: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْأَلَتِيْ اَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [4]

۲۱۳۶: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: قرآن نے جس شخص کو میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول رکھا ہو میں اسے اس سے بہتر عطا کرتا ہوں جو سوال کرنے والوں کو دیا جاتا ہے، اور اللہ کے کلام کو دیگر کلاموں پر ایسے ہی برتری حاصل ہے جیسے اللہ کو اپنی مخلوق پر برتری حاصل ہے۔'' ترمذی، دارمی، بیہقی فی شعب الایمان، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۱۳۷: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا، لَا أَقُوْلُ: ﴿الٓمّٓ﴾ حَرْفٌ. أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَامٌ حَرْفٌ، وَمِيْمٌ حَرْفٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٢٢ـ٢٣ ح ٣٤٣٣) ☆ فيه كثير بن عبد الله اليشكري لم يوثقه غير ابن حبان (٧/ ٣٥٤) و أورده العقيلي فى الضعفاء، والحسن بن عبد الرحمٰن بن عوف: لم يوثقه غير ابن حبان، فهو مجهول الحال۔ [2] إسناده حسن، رواه أحمد (٢/ ١٩٢ ح ٦٧٩٩) والترمذي (٢٩١٤ وقال: حسن صحيح.) وأبو داود (١٤٦٤) والنسائي (فى الكبرى ٥/ ٢٢ح ٨٠٥٦، فضائل القرآن: ٨١)[و صححه ابن حبان (١٧٩٠) والذهبي في تلخيص المستدرك (١/ ٥٥٣)]۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٩١٣) و الدارمي (٢/ ٤٢٩ ح ٣٣٠٩) ☆ قابوس: فيه لين۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٩٢٦) والدارمي (٢/ ٤٤١ ح ٣٣٥٩) والبيهقي في شعب الإيمان (٢/ ٣٥٣ح ٢٠١٥) ☆ محمد بن الحسن بن أبي يزيد: ضعيف وللحديث شواهد۔

وَالدَّارِمِيُّ، ❶ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا

۲۱۳۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص قرآن کریم کا ایک حرف پڑھتا ہے تو اسے اس کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے، اور نیکی دس گنا بڑھ جاتی ہے، میں نہیں کہتا کہ ﴿الم﴾ ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے، میم ایک حرف ہے۔'' ترمذی، دارمی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سند کے لحاظ سے غریب ہے۔

۲۱۳۸: وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ: مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ)) قُلْتُ: مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((كِتَابُ اللّٰهِ، فِيْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ، وَخَبَرُ مَابَعْدَكُمْ، وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ، هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ، مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ، وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ، وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ؛ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ، وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ، وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ، وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ، وَلَا يَنْقَضِيْ عَجَائِبُهُ، هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذَا سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا: ﴿اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ﴾ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ، وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❷ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ.

۲۱۳۸: حارث اعور رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں مسجد میں سے گزرا تو لوگ باتوں میں مشغول تھے، میں علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور انہیں بتایا تو انہوں نے فرمایا: کیا انہوں نے ایسے کیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، انہوں نے فرمایا: سن لو! بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: ''سن لو! عنقریب فتنے پیدا ہوں گے۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی کتاب، اس میں سابقہ قوموں کے احوال اور مستقبل کے اخبار اور تمہارے مسائل کا حل ہے، وہ فیصلہ کن ہے، بے فائدہ نہیں، جس نے از راہ تکبر اسے ترک کر دیا، اللہ نے اسے ہلاک کر ڈالا، جس نے اس کے علاوہ کسی اور چیز سے ہدایت تلاش کرنے کی کوشش کی تو اللہ نے اسے گمراہ کر دیا، وہ اللہ کی مضبوط رسی (یعنی وسیلہ) ہے، وہ ذکر حکیم اور صراط مستقیم ہے، اس کی وجہ سے خواہش ٹیڑھی ہوتی ہیں نہ زبانیں اختلاط والتباس کا شکار ہوتی ہیں اور نہ علما اس سے سیر ہوتے ہیں، کثرت تکرار سے وہ پرانی ہوتی ہے اور نہ ہی اس کے عجائب ختم ہوتے ہیں، وہ ایسی کتاب ہے کہ جسے سن کر جن بے ساختہ پکار اٹھے کہ ''ہم نے عجب قرآن سنا ہے جو رشد و بھلائی کی طرف راہنمائی کرتی ہے لہٰذا ہم اس پر ایمان لے آئے۔'' جس نے اس کے حوالے سے کہا، اس نے سچ کہا، جس نے اس کے مطابق عمل کیا وہ اجر پا گیا، جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل کیا اور جس نے اس کی طرف بلایا وہ صراط مستقیم کی طرف ہدایت پا گیا۔'' ترمذی، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: اس حدیث کی سند مجہول

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٩١٠) و الدارمي (٢/ ٤٢٩ ح ٣٣١١ موقوف على ابن مسعود رضي الله عنه)۔

❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٩٠٦) و الدارمي (٢/ ٤٣٥ ح ٣٣٣٤، ٣٣٣٥) ☆ الحارث الأعور: ضعيف جدًا۔

ہے اور حارث پر کلام کیا گیا ہے۔

۲۱۳۹: وَعَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ، أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ، فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا؟!)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۱۳۹: معاذ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس کے مطابق عمل کیا تو روز قیامت اس کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی تمہارے دنیا کے گھروں میں چمکنے والے سورج کی روشنی سے زیادہ اچھی ہوگی، تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے اس کے مطابق عمل کیا ہو!''

۲۱۴۰: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِيْ إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

۲۱۴۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر قرآن کو چمڑے میں رکھ کر آگ میں ڈال دیا جائے تو وہ جلے گا نہیں۔''

۲۱۴۱: وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ، فَأَحَلَّ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ؛ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، وَشَفَّعَهُ فِي عَشْرَةٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ [3] وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ، يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ.

۲۱۴۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے قرآن پڑھا، اسے یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام جانا تو اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے اہل خانہ کے ان دس افراد کے بارے میں اس کی سفارش قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی تھی۔'' احمد؛ ترمذی؛ ابن ماجہ؛ دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور حفص بن سلیمان راوی قوی نہیں، وہ حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۲۱۴۲: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: ((كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ؟)) فَقَرَأَ أُمَّ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۳/ ۴۴۰ ح ۱۵۷۳۰) و أبو داود (۱۴۵۳) ☆ زبان ضعيف و صححه الحاكم (۱/ ۵۶۷ـ۵۶۸) فتعقبه الذهبي بقوله: "زبان ليس بالقوي". و روى الحاكم (۱/ ۵۶۷ ح ۲۰۸۶) عن بريدة قال قال رسول الله ﷺ: "من قرأ القرآن و تعلمه و عمل به ألبس يوم القيامة تاجًا من نور ضوؤه مثل ضوء الشمس و يكسى والديه حلتان لا يقوم بهما الدنيا فيقولان: بما كسينا فيقال بأخذ ولدكما القرآن." و صححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي وسنده حسن و رواه أحمد (۵/ ۳۴۸ ح ۲۲۹۵۰) و البغوي في شرح السنة (۴/ ۴۵۴ ح ۱۱۹۰) مطولاً وقال البغوي: حسن غريب۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الدارمي (۲/ ۴۳۰ ح ۳۳۱۳) ☆ ابن لهيعة صرح بالسماع وحدث به قبل اختلاطه والحمد لله۔ [3] **إسناده ضعيف جدا**، رواه [عبدالله بن] أحمد (۱/ ۱۴۸ـ۱۴۹ ح ۱۲۷۸) والترمذي (۲۹۰۵) و ابن ماجه (۲۱۶) و الدارمي (لم أجده)۔ ☆ حفص بن سليمان: متروك الحديث مع امامته فى القراء ة (ضعفه الجمهور) وكثير بن زاذان: مجهول۔

الْقُرْآنَ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ! مَآ اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَافِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِیْ اُعْطِيْتُهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ: مَا اُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ: اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۴۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم نماز میں کیسے قراءت کرتے ہو؟'' انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس جیسی سورت تورات وانجیل میں اتری ہے نہ زبور وقرآن (یعنی باقی قرآن) میں، وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔'' ترمذی اور امام دارمی نے ((مـا انـزلـت)) کے الفاظ سے حدیث بیان کی ہے اور انہوں نے ابی بن کعب کا ذکر نہیں کیا، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۴۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَاقْرَءُوْهُ، فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَاَ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِّسْكًا' تَفُوْحُ رِيْحُهٗ كُلَّ مَكَانٍ، وَمَثَلَ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَرَقَدَ وَ هُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِیَ عَلٰى مِسْكٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۲۱۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن سیکھو اور اسے پڑھو، کیونکہ قرآن سیکھنے والا، اسے پڑھنے اور اس کا اہتمام کرنے والا کستوری سے بھری ہوئی تھیلی کی مانند ہے جس کی خوشبو ہر جگہ پھیل جاتی ہے، اور جس نے اسے سیکھا لیکن سویا رہا حالانکہ وہ حافظ ہے تو وہ کستوری کی بند تھیلی کی طرح ہے۔''

۲۱۴۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَاَ ﴿حٰمٓ﴾ اَلْمُؤْمِنَ اِلٰى ﴿اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ﴾ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَاَ بِهِمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۱۴۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ مؤمن کی پہلی آیات ﴿اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ﴾ تک اور آیۃ الکرسی صبح کے وقت پڑھتا ہے تو وہ ان کے سبب شام تک محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص شام کے وقت انہیں پڑھے گا تو وہ ان کی وجہ سے صبح ہونے تک محفوظ رہے گا۔'' ترمذی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۱۴۵: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَآنِ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطَانُ)). ❹

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٨٧٥) والدارمي (٢/ ٤٤٦ ح ٣٣٧٦) [وصححه ابن خزيمة: ٥٠٠-٥٠١، ٨٦١) و ابن حبان (١٧١٤) والحاكم على شرط مسلم (٢/ ٢٥٨، ١/ ٥٥٧) ووافقه الذهبي. و له لون آخر عند ابن حبان (١٧١٤) والحاكم (١/ ٥٥٧)]۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٨٧٦) و النسائي (في الكبرى ٥/ ٢٢٨ ح ٨٧٤٩) و ابن ماجه (٢١٧) [وصححه ابن خزيمة (١٥٠٩، ٢٥٤٠) و ابن حبان (١٧٨٩) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ٤٤٣) ووافقه الذهبي]۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨٧٩) و الدارمي (٢/ ٤٤٩ ح ٣٣٨٩) ☆ عبدالرحمٰن المليكي: ضعيف۔ ❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٨٨٢) و الدارمي (٢/ ٤٤٩ ح ٣٣٩٠) [و صححه ابن حبان (١٧٢٦) والحاكم (١/ ٥٦٢، ٢/ ٢٦٠) ووافقه الذهبي]۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۱۴۵: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی، اس سے دو آیتیں اتار کر سورۂ بقرہ کو مکمل کیا گیا، اور جس گھر میں انہیں تین رات پڑھا جائے تو شیطان اس (گھر) کے قریب نہیں آتا۔'' ترمذی، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۱۴٦: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [1]

۲۱۴٦: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ کہف کی پہلی تین آیتیں پڑھتا ہے وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۴۷: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا، وَقَلْبُ الْقُرْآنِ ﴿يٰسٓ﴾ وَمَنْ قَرَأَ: ﴿يٰسٓ﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

۲۱۴۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے، جو شخص ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھتا ہے تو اس کی قراءت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔'' ترمذی، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۱۴۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَرَأَ ﴿طٰهٰ﴾ وَ﴿يٰسٓ﴾ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ: طُوْبٰى لِاُمَّةٍ يَنْزِلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوْبٰى لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰى لِاَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [3]

۲۱۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے ہزار برس پہلے سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسین کی تلاوت فرمائی، جب فرشتوں نے قرآن سنا تو انہوں نے کہا: اس امت کے لیے خوشخبری ہو جس پر یہ اتارا جائے گا، ان مبارک دلوں کے لیے خوشخبری ہو جو اسے یاد کریں گے، اور اسے پڑھنے والی زبان کے لیے خوشخبری ہو۔''

۲۱۴۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ قَرَأَ ﴿حٰمٓ﴾ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4] وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعُمَرُبْنُ اَبِيْ خَثْعَمٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ۔ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ۔ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

---

[1] **ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨٨٦) ☆ هذا شاذ، اختلف الرواة في قولهم: في أول سورة الكهف أوفى آخر السورة، وهو الراجح ـ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨٨٧) و الدارمي (٢/ ٤٥٦ ح ٣٤١٩) ☆ هارون أبو محمد: مجهول ـ [3] **إسناده ضعيف جدا موضوع**، رواه الدارمي (٢/ ٤٥٦ ح ٣٤١٧) [وابن حبان فى المجروحين (١/ ١٠٨) وابن الجوزي فى الموضوعات (١/ ١١٠) ☆ إبراهيم بن مهاجر بن مسمار: ضعيف و عمر بن حفص بن ذكوان متروك ـ [4] **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٢٨٨٨) ☆ عمر بن أبي خثعم: منكر الحديث كما نقل الترمذي عن البخاري رحمهما الله ـ

۲۱۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص رات کے وقت سورت حٰم الدخان کی تلاوت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔“ ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، نیز عمر بن ابی خثعم راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے، اور محمد یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔

٢١٥٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ: ﴿حٰمٓ﴾ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَلَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ.

۲۱۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص شب جمعہ کو سورۂ دخان کی تلاوت کرتا ہے تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔“ ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، نیز ہشام ابوالمقدام راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

٢١٥١: وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ: ((اِنَّ فِيْهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ آيَةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۱۵۱: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سونے سے پہلے مسبحات (سورۃ الاسراء، الحدید، الحشر، الصف، الجمعہ، التغابن اور الاعلیٰ) کی تلاوت کیا کرتے تھے، آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”ان میں ایک آیت ہے جو کہ ہزار آیات سے بہتر ہے۔“

٢١٥٢: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [3]

۲۱۵۲: امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے خالد بن معدان سے اسے مرسل روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢١٥٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْاٰنِ، ثَلَاثُوْنَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ: ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۲۱۵۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن میں تیس آیات کی ایک سورت ہے اس نے ایک آدمی کے بارے میں سفارش کی حتی کہ اسے بخش دیا گیا اور وہ سورۃ الملک ہے۔“

٢١٥٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خِبَاءَهُ عَلٰى قَبْرٍ وَّهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهُ قَبْرٌ، فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ: ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ حَتّٰى خَتَمَهَا، فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هِيَ الْمَانِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [5]

۲۱۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے ایک صحابی نے کسی قبر کی جگہ پر اپنا خیمہ نصب کیا جبکہ انہیں پتہ نہیں تھا وہ قبر

---

[1] إسناده ضعيف جدًا، رواه الترمذي (٢٨٨٩) ☆ هشام بن زياد أبو المقدام: متروك۔

[2] حسن، رواه الترمذي (٢٩٢١ وقال: حسن غريب.) و أبو داود (٥٠٥٧) [وأحمد (٤/ ١٢٨) و البيهقي في شعب الإيمان (٢٥٠٣)]۔

[3] حسن، رواه الدارمي (٢/ ٤٥٨ ح ٣٤٢٧) [والنسائي فى الكبرى (١٠٥٥١)] ☆ السند مرسل و له شواهد منها الحديث السابق (٢١٥١)۔

[4] إسناده حسن، رواه أحمد (٢/ ٢٩٩ ح ٧٩٦٢) والترمذي (٢٨٩١ وقال: حسن.) و أبو داود (١٤٠٠) والنسائي (فى الكبرى ١١٦١٢) و ابن ماجه (٣٧٨٦) [وصححه ابن حبان (١٧٦٦) و الحاكم (٢/ ٤٩٧-٤٩٨) ووافقه الذهبي]۔

[5] إسناده ضعيف، رواه الترمذي (٢٨٩٠) ☆ قال البيهقي: ”تفرد به يحيى بن عمرو بن مالك وهو ضعيف“ (اثبات عذاب القبر: ١٤٦ بتحقيقي)۔

ہے، اس میں ایک انسان سورۃ الملک پڑھ رہا تھا حتی کہ اس نے اسے مکمل کیا، پس وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کے متعلق بتایا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ ''مانعہ'' اور ''منجیہ'' ہے اسے اللہ کے عذاب سے بچائے گی۔'' ترمذی اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۱۵۵: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ: ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْلُ﴾ وَ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [1] وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ غَرِيْبٌ.

۲۱۵۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ، سورۃ السجدہ اور سورۃ الملک پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ احمد، ترمذی، دارمی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ شرح السنہ میں بھی اسی طرح ہے۔ جبکہ مصابیح میں ہے کہ یہ غریب ہے۔

۲۱۵۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((﴿اِذَا زُلْزِلَتْ﴾ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، وَ﴿قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۲۱۵۶: ابن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورۃ الزلزال نصف قرآن کے برابر ہے، سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورۃ الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔''

۲۱۵۷: وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَقَرَأَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُّصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَاِنْ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [3]

۲۱۵۷: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) اور سورۃ الحشر کی آخری تین آیات پڑھتا ہے تو اللہ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے، جو شام تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں، اور اگر وہ اسی روز فوت ہو جائے تو وہ شہادت کی موت مرتا ہے، اور جو شخص شام کے وقت انہیں پڑھتا ہے تو اسے بھی یہی منزلت وفضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔'' ترمذی، دارمی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۱۵۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَاَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً، اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [4] وَفِيْ رِوَايَتِهٖ: ((خَمْسِيْنَ مَرَّةً))

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٣/ ٣٤٠ ح ١٤٧١٤) والترمذي (٢٨٩٢) و الدارمي (٢/ ٤٥٥ ح ٣٤١٤) والبغوي في شرح السنة (٤/ ٤٧٢ ح ١٢٠٧) وذكره في مصابيح السنة (٢/ ١٢٣ ح ١٥٥٤) ☆ أبو الزبير مدلس وعنعن۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨٩٤ وقال: غريب.) ☆ يمان بن المغيرة: ضعيف، وقال الذهبي في تلخيص المستدرك (١/ ٥٦٦): "ضعفوه"۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٩٢٢) و الدارمي (٢/ ٤٥٨ ح ٣٤٢٨) ☆خالد بن طهمان: ضعيف من جهة حفظه و لم يثبت بأنه حدث بهذا الحديث قبل اختلاطه۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨٩٨) و الدارمي (٢/ ٤٦١ ح ٣٤٤١) ☆ حاتم بن ميمون: ضعيف۔

وَلَمْ يَذْكُرْ: ((اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ)).

۲۱۵۸: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہر روز دو سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتا ہے تو قرض کے سوا اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' ترمذی؛ دارمی اور ان کی روایت میں پچاس مرتبہ کا ذکر ہے، اور انہوں نے ((الاان یکون علیه دین)) کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۲۱۵۹: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ: يَا عَبْدِيْ! اُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ [1]

۲۱۵۹: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: ''جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے اور اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر سو جائے تو روز قیامت رب اسے فرمائے گا: میرے بندے! اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔'' ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۱۶۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ فَقَالَ: ((وَجَبَتْ)) قُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: ((الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۲۱۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: ''واجب ہو گئی۔'' میں نے عرض کیا: کیا واجب ہو گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت۔''

۲۱۶۱: وَعَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَقُوْلُهٗ اِذَا اَوَيْتُ اِلٰى فِرَاشِيْ فَقَالَ: ((اقْرَأْ: ﴿قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۲۱۶۱: فروہ بن نوفل رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں کہ جب میں بستر پر لیٹوں تو اسے پڑھ لیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سورۃ الکافرون پڑھا کرو کیونکہ وہ شرک سے براءت (اور توحید کا اعلان) ہے۔''

۲۱۶۲: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِيَتْنَا رِيْحٌ وَّظُلْمَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِ ﴿اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ وَيَقُوْلُ: ((يَا عُقْبَةُ! تَعَوَّذْ بِهِمَا، فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۲۱۶۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں جحفہ اور ابواء کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہا تھا کہ اچانک آندھی اور

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨٩٨ وقال: غريب.) ☆ حاتم بن ميمون ضعيف كما تقدم (٢١٥٨)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه مالك (١/ ٢٠٨ ح ٤٨٧) والترمذي (٢٨٩٧ وقال: حسن صحيح غريب.) والنسائي (٢/ ١٧١ ح ٩٩٥) [و صححه الحاكم (١/ ٥٦٦) ووافقه الذهبي]۔

[3] **حسن**، رواه الترمذي (٣٤٠٣) و أبو داود (٥٠٥٥) و الدارمي (٢/ ٤٥٩ ح ٣٤٣٠)۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٤٦٣) ☆ ابن إسحاق مدلس و عنعن و حديث أبي داود (١٤٦٢) يغني عنه۔

شدید تاریکی ہم پر چھا گئی تو رسول اللہ ﷺ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے ذریعے پناہ طلب کرنے لگے، اور آپ ﷺ فرمانے لگے: ''عقبہ! ان دونوں (سورتوں) کے ذریعے پناہ طلب کرو، کسی پناہ طلب کرنے والے نے ان دونوں جیسی پناہ نہیں پائی۔''

٢١٦٣: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ خُبَيْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ وَّظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَادْرَكْنَاهُ فَقَالَ: ((قُلْ)) قُلْتُ: مَاأَقُوْلُ ؟ قَالَ: ((﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ، حِيْنَ تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❶

٢١٦٣: عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم برسات کی ایک شدید تاریک رات میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے تو ہم نے آپ کو پالیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہو۔'' میں نے عرض کیا، میں کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم صبح و شام تین مرتبہ سورۂ اخلاص اور سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھا کرو، وہ تمہیں ہر چیز کے لیے کافی ہو جائیں گی۔''

٢١٦٤: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اَقْرَأُ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ: ((لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللهِ مِنْ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❷

٢١٦٤: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا میں سورۂ ہود پڑھوں یا سورۂ یوسف؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ کے ہاں سورۃ الفلق سے بلیغ تر کوئی چیز نہیں پڑھ سکو گے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢١٦٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اَعْرِبُوا الْقُرْآنَ، وَاتَّبِعُوْا غَرَآئِبَهُ، وَغَرَآئِبُهُ فَرَآئِضُهُ وَحُدُوْدُهُ)). ❸

٢١٦٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کے معانی بیان کرو اور اس کے ''غرائب'' کی اتباع کرو، اور اس کے ''غرائب'' اس کے فرائض و حدود ہیں۔''

٢١٦٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلَاةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ)). ❹

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٧٥ وقال: حسن صحيح غريب.) و أبو داود (٥٠٨٢) والنسائي (٨/ ٢٥١ ح ٥٤٣٢-٥٤٣٣)۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ١٤٩ ح ١٧٤٧٤) والنسائي (٢/ ١٥٨ ح ٩٥٤) والدارمي (٢/ ٤٦١-٤٦٢ ح ٣٤٤٢) [و صححه ابن حبان (١٧٧٦-١٧٧٧) والحاكم (٢/ ٥٤٠) ووافقه الذهبي]۔
❸ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٢٩٣، نسخة محققة: ٢٠٩٥) ☆ فيه معارك بن عباد: ضعيف، عن عبدالله بن سعيد بن أبي سعيد المقبري: متروك۔ ❹ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٢٤٣، نسخة محققة: ٢٠٤٩) ☆ فيه فضيل بن سليمان النميري: ضعيف في غير الصحيحين وضعفه الجمهور عن رجل من بني مخزوم: مجهول، عن أبيه عن جده عن عائشة إلخ۔

۲۱۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دوران نماز قراءت قرآن، نماز کے علاوہ قراءت قرآن سے افضل ہے، اور نماز کے علاوہ قراءت قرآن، تسبیح و تکبیر سے افضل ہے، اور تسبیح (سبحان اللہ کہنا) صدقہ سے افضل ہے، صدقہ روزہ سے افضل ہے جبکہ روزہ جہنم سے ڈھال ہے۔''

٢١٦٧: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْآنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ)). [1]

۲۱۶۷: عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کا زبانی قرآن پڑھنا ہزار درجے رکھتا ہے، جبکہ اس کا قرآن کریم سے دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے دو ہزار درجے رکھتا ہے۔''

٢١٦٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَآءُ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا جِلَاؤُهَا؟ قَالَ: ((كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ، وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۲۱۶۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں جس طرح لوہا پانی لگنے سے زنگ آلود ہو جاتا ہے۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! ان کی چمک کس طرح آتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موت کو کثرت سے یاد کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا۔'' بیہقی نے چاروں احادیث کو شعب الایمان میں ذکر کیا ہے۔

٢١٦٩: وَعَنْ اَيْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَيُّ سُوْرَةِ الْقُرْآنِ اَعْظَمُ؟ قَالَ: ((﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾)) قَالَ: فَاَيُّ اٰيَةٍ فِي الْقُرْآنِ اَعْظَمُ؟ قَالَ: ((آيَةُ الْكُرْسِيِّ ﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾)) قَالَ: فَاَيُّ اٰيَةٍ يَا نَبِيَّ اللهِ! تُحِبُّ اَنْ تُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ؟ قَالَ: ((خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، فَاِنَّهَا مِنْ خَزَآئِنِ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ اَعْطَاهَا هٰذِهِ الْاُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [3]

۲۱۶۹: ایفع بن عبد الکلاعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! قرآن میں سب سے عظیم سورت کون سی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سورۃ الاخلاص۔'' انہوں نے عرض کیا: تو پھر قرآن میں سے سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آیۃ الکرسی۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! آپ کون سی آیت پسند فرماتے ہیں کہ وہ آپ کو اور آپ کی امت کو مل جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۂ بقرہ کا آخری حصہ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے اس کی رحمت کے خزانوں میں سے ہے جو اس نے اس امت کو عطا فرمائی ہے، اور وہ دنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں پر مشتمل ہے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٢١٨، نسخة محققه: ٢٠٢٦) [وابن عدي في الكامل ٧/ ٢٧٥٤] ☆ فيه عثمان بن عبد الله بن أوس: روى عنه جماعة و وثقه ابن حبان و قال الذهبي: "محله الصدق و لكن في ادراكه جده نظر" (!) و أبو سعيد بن عوذ: رجاء بن الحارث المكي المعلم المكتب: ضعيف ضعفه ابن معين والجمهور۔ [2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٠١٤) ☆ له سندان، في أحدهما عبدالرحيم بن هارون: كذاب، و في الثاني عبد الله بن عبد العزيز بن أبي رواد: ضعيف جدًا۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٤٤٧ ح ٣٣٨٣) ☆ أيفع: تابعي صغير كما في الإصابة (١/ ١٣٥) فالسند منقطع۔

٢١٧٠: وَعَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَآءٌ مِّنْ كُلِّ دَآءٍ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [1]

۲۱۷۰: عبدالملک بن عمیر مرسل روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔''

٢١٧١: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ قَرَأَ آخِرَ آلِ عِمْرَانَ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ. [2]

۲۱۷۱: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص رات کے کسی حصہ میں سورۂ آل عمران کا آخری حصہ پڑھتا ہے، اس کے لیے رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

٢١٧٢: وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ: مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ. رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ [3]

۲۱۷۲: مکحول بیان کرتے ہیں، جو شخص جمعہ کے روز سورۂ آل عمران پڑھتا ہے تو رات تک فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

٢١٧٣: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، بِآيَتَيْنِ أُعْطِيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَآءَ كُمْ، فَإِنَّهَا صَلَاةٌ وَّقُرْبَانٌ وَّدُعَآءٌ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا [4]

۲۱۷۳: جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے سورۂ بقرہ کا اختتام دو آیتوں سے فرمایا ہے، وہ مجھے عرش کے نیچے اس کے خزانے سے عطا کی گئی ہیں، پس انہیں سیکھو اور انہیں اپنی خواتین کو سکھاؤ، کیونکہ وہ باعث رحمت، باعث تقرب اور دعا ہیں۔'' اسے دارمی نے مرسل روایت کیا ہے۔

٢١٧٤: وَعَنْ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اِقْرَؤُوْا سُوْرَةَ هُوْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [5]

۲۱۷۴: کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے روز سورۂ ھود پڑھا کرو۔''

٢١٧٥: وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَآءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ [6]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٤٤٥ ح ٣٣٧٣) و البيهقي في شعب الإيمان (٢٣٧٠) ☆ سفيان بن عيينة مدلس وعنعن والخبر مرسل۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٤٥٢ح ٣٣٩٩) ☆ سفيان بن عيينة مدلس وعنعن و الخبر مرسل۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه الدارمي (٢/ ٤٥٢ ح ٣٤٠٠، نسخة محققة: ٣٤٤٠)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٤٥٠ ح ٣٣٩٣، نسخة محققة: ٣٤٣٣) [و أبو داود فى المراسيل (٩١) والحاكم (١/ ٥٦٢ ح٢٠٦٧) من حديث جبير بن نفير رحمه الله به۔] ☆ السند مرسل و له لون آخر عند الحاكم (١/ ٥٦٢ ح ٢٠٦٦) وسنده ضعيف من أجل عبد الله بن صالح المصري۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٤٥٤ ح ٣٤٠٧، نسخة محققة: ٣٤٤٧) [وأبو داود فى المراسيل (٥٩) و البيهقي في شعب الإيمان (٢٤٣٨)] ☆سنده صحيح إلى كعب الأحبار رحمه الله ولكنه ضعيف لإرساله۔ [6] **حسن**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (لم أجده، وفى السنن الكبرى ٣/ ٢٤٩ وسنده حسن لذاته) [وصححه الحاكم (٢/ ٣٦٨) فرد عليه الذهبي وأخطأ، والصواب فى نعيم بن حماد بأنه: حسن الحديث و للحديث شاهد موقوف عند الدارمي (٣٤١٠) وسنده صحيح]۔

۲۱۷۵: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے روز سورۃ الکہف پڑھتا ہے تو اس کے لیے دو جمعوں کی درمیانی مدت کے لیے نور چمکتا رہتا ہے۔''

۲۱۷۶: وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ: اِقْرَؤُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْلُ﴾ فَاِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا، مَايَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا، وَكَانَ كَثِيْرَ الْخَطَايَا، فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ، قَالَتْ: رَبِّ! اغْفِرْلَهٗ فَاِنَّهٗ كَانَ يُكْثِرُ قِرَآءَ تِيْ، فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالٰى فِيْهِ، وَقَالَ: ((اكْتُبُوْا لَهٗ بِكُلِّ خَطِيْئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوْا لَهٗ دَرَجَةً)) وَقَالَ اَيْضًا: ((اِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ، تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ، وَاِنْ لَمْ اَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَا مْحُنِيْ عَنْهُ، وَاِنَّهَا تَكُوْنُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهٗ، فَتَمْنَعُهٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) وَقَالَ فِيْ ﴿تَبَارَكَ﴾ مِثْلَهٗ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيْتُ حَتّٰى يَقْرَأَ هُمَا وَقَالَ طَاؤُوْسٌ: فُضِّلَتَا عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسِتِّيْنَ حَسَنَةً. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۲۱۷۶: خالد بن معدان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، منجیہ، (عذاب قبر وحشر سے بچانے والی سورت) جو کہ سورۃ السجدہ ہے، پڑھا کرو، کیونکہ مجھے خبر ملی ہے کہ ایک آدمی صرف اسے ہی پڑھا کرتا تھا جبکہ وہ بہت گناہ گار تھا، پس اس (سورت) نے اس پر اپنے پَر بچھا دیے اور عرض کیا، رب جی! اسے بخش دو، کیونکہ وہ مجھے کثرت سے پڑھا کرتا تھا، رب تعالیٰ نے اس کے متعلق اس کی سفارش قبول فرمالی، اور فرمایا: ''اس کی ہر غلطی کے بدلے اس کے لیے نیکی لکھ دو اور اس کا درجہ بلند کر دو۔''

اور انہوں (خالد بن معدان) نے یہ بھی کہا: ''وہ اپنے پڑھنے والے کے متعلق قبر میں جھگڑا کرے گی اور کہے گی: اے اللہ! اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو پھر اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما، اور اگر میں تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو پھر مجھے اس سے ختم فرما دے، اور وہ پرندے کی طرح ہوگی اور اس پر اپنے پر پھیلا دے گی، وہ اس کی سفارش کرے گی اور اسے عذاب قبر سے بچالے گی۔'' اور انہوں (خالد بن معدان) نے سورۃ الملک کے متعلق بھی اسی طرح بیان کیا ہے، اور وہ ان دونوں سورتوں کو پڑھے بغیر نہیں سویا کرتے تھے۔ اور طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں ان دونوں سورتوں کو قرآن کی ہر سورت پر ساٹھ نیکیوں سے فضیلت دی گئی ہے۔

۲۱۷۷: وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رِبَاحٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ ﴿يٰسٓ﴾ فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهٗ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا [2]

۲۱۷۷: عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دن کے پہلے حصے میں سورۂ یٰسین پڑھتا ہے تو اس کی تمام ضرورتیں پوری کر دی جاتی ہیں۔'' امام دارمی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٤٥٤-٤٥٥ ح ٣٤١١، نسخة محققة: ٣٤٥١) ☆ أم عبد الله عبدة بنت خالد بن معدان لم أجد من و ثقها ـ ٥ حديث: إنها تجادل عن صاحبها في القبر، رواه الدارمي (٢/ ٤٥٥ ح ٣٤١٣ وسنده حسن) وحديث: قال طاؤس فضلنا على كل سورة ... رواه الدارمي (٢/ ٤٥٥ ح ٣٤٢٥ وسنده ضعيف) فيه ليث بن أبي سليم: ضعيف ـ

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٤٥٧ ح ٣٤٢١، نسخة محققة: ٣٤٢١) من حديث عبد الرحمٰن بن الأسود رحمه الله فالسند مرسل ـ

۲۱۷۸: وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارِ الْمُزَنِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ ﴿يٰسٓ﴾ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، فَاقْرَؤُوْهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [1]

۲۱۷۸: معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر سورۂ یٰسین پڑھتا ہے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اسے اپنے قریب المرگ افراد کے پاس پڑھا کرو۔“

۲۱۷۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا، وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابًا وَّاِنَّ لُبَابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

۲۱۷۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن کی چوٹی سورۃ البقرہ ہے، اور ہر چیز کا ایک مغز ہوتا ہے اور قرآن کا مغز مفصل سورتیں (سورۃ الحجرات سے الناس تک) ہیں۔“

۲۱۸۰: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لِكُلِّ شَيْءٍ عَرُوْسٌ وَعَرُوْسُ الْقُرْآنِ (الرَّحْمٰنُ))). [3]

۲۱۸۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”ہر چیز کا حسن و جمال ہوتا ہے جبکہ قرآن کا حسن و جمال سورۃ الرحمٰن ہے۔“

۲۱۸۱: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا)) وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ يَاْمُرُ بَنَاتِهِ يَقْرَأْنَ بِهَا فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [4]

۲۱۸۱: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھتا ہے تو وہ کبھی فاقے کا شکار نہیں ہوگا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ ہر رات اسے پڑھا کریں۔ امام بیہقی نے ان دونوں کو شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۲۱۸۲: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾. رَوَاهُ اَحْمَدُ [5]

۲۱۸۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سورت، سورۃ الاعلیٰ کو پسند کرتے تھے۔

۲۱۸۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((اقْرَأْ ثَلَاثًا مِّنْ ذَوَاتِ ﴿الٓرٰ﴾)) فَقَالَ: كَبِرَتْ سِنِّيْ، وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ، وَغَلُظَ لِسَانِيْ. قَالَ: ((فَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِّنْ ذَوَاتِ

---

[1] إسناده ضعيف، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٤٥٨) ☆ فيه رجل: مجهول۔ [2] إسناده حسن، رواه الدارمي (٢/ ٤٤٧ح ٣٣٨٠، نسخة محققة: ٣٤٢٠)۔ [3] إسناده موضوع، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٤٩٤، نسخة محققة: ٢٢٦٥) ☆ فيه أحمد بن الحسن: دبيس منكر الحديث، ليس بثقة و أبو عبد الرحمٰن السلمي الصوفي: ضعيف جدًا و علي بن الحسين بن جعفر لعله ابن كرنيب البزار و كان كذابًا۔

[4] إسناده ضعيف، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٤٩٨، نسخة محققة: ٢٢٦٩) ☆السند مظلم وفيه شجاع: لم أعرفه و أبو الأحوص إسماعيل بن إبراهيم الإسفرائيني ينظر فيه۔

[5] إسناده ضعيف جدا، رواه أحمد (١/ ٩٦ح ٧٤٢) ☆ فيه ثوير بن أبي فاختة: ضعيف رمي بالرفض۔

﴿حمٓ﴾)) فَقَالَ: مِثْلَ مَقَالَتِهٖ، قَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَقْرِأْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً، فَاَقْرَأَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿اِذَازُلْزِلَتْ﴾ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا. فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهِ اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ)) مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۱۸۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے پڑھائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''الرٰ والی سورتوں (یونس، ھود، یوسف، ابراہیم، الحجر) میں سے تین سورتیں پڑھو۔'' اس نے عرض کیا: میں عمر رسیدہ ہو گیا ہوں، میرا دل سخت ہو گیا ہے اور میری زبان موٹی ہو گئی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''حٰم والی سورتوں (المومن، الفصلت، الشوریٰ، الزخرف، الدخان، الجاثیہ، الاحقاف) میں سے تین سورتیں پڑھو۔'' اس نے پھر وہی عرض کیا، اس آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے کوئی جامع سورت پڑھائیں، تو پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے سورۃ الزلزال پوری پڑھائی تو اس آدمی نے عرض کیا، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں اس پر کبھی بھی اضافہ نہ کروں گا، پھر وہ آدمی واپس چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: ''وہ آدمی فلاح پا گیا۔''

۲۱۸٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ؟)) قَالُوْا: وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ اَنْ يَّقْرَأَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ؟ قَالَ: ((اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾؟)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [2]

۲۱۸٤: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی ہر روز ہزار آیت پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا؟'' انہوں نے عرض کیا، ہر روز ہزار آیت کون پڑھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی سورۃ التکاثر نہیں پڑھ سکتا؟''

۲۱۸۵: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَرَأَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُوْرٍ فِي الْجَنَّةِ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [3]

۲۱۸۵: سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ، نبی ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتا ہے تو اس کے بدلہ میں اس کے لیے جنت میں ایک محل بنا دیا جاتا ہے، جو شخص بیس مرتبہ پڑھتا ہے تو اس کے لیے جنت میں دو

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (۲/ ۱٦۹ ح ٦۵۷۵ مختصرًا) و أبو داود (۱۳۹۹)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۲۵۱۸، نسخة محققة: ۲۲۸۷) ☆ فيه عقبة بن محمد بن عقبة: لم أجد من وثقه و قال المنذري: "لا أعرفه" و قال الحاكم في المستدرك (۱/ ۵٦٦_۵٦۷): "عقبة هذا غير مشهور" وأقره الذهبي۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۲/ ٤۵۹، ٤٦۰ ح ۳٤۳۲، نسخة محققة: ۳٤۷۲) ☆ السند حسن إلى سعيد بن المسيب والخبر مرسل۔

محل بنا دیے جاتے ہیں اور جو شخص تیس مرتبہ پڑھتا ہے تو اس کے لیے اس کے بدلہ میں جنت میں تین محل بنا دیے جاتے ہیں۔'' عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! تب تو ہم اپنے محل زیادہ کرلیں گے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اس سے بھی زیادہ کشائش و فراخی والا ہے۔''

٢١٨٦: وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوْتُ لَيْلَةٍ، وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسَ مِائَةٍ اِلَى الْاَلْفِ اَصْبَحَ وَلَهُ قِنْطَارٌ مِّنَ الْاَجْرِ)) قَالُوْا: وَمَا الْقِنْطَارُ؟ قَالَ: ((اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

٢١٨٦: حسن بصری رحمہ اللہ سے مرسل روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رات میں سو آیات تلاوت کرتا ہے تو اس رات قرآن اس سے جھگڑا نہیں کرتا، جو شخص رات میں دو سو آیات پڑھتا ہے تو اس کے لیے رات بھر کا قیام لکھ دیا جاتا ہے، اور جو شخص رات میں پانچ سو سے ہزار آیات تلاوت کرتا ہے تو صبح کے وقت اس کے لیے ڈھیروں اجر ہوگا۔'' انہوں نے عرض کیا، ڈھیروں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ''بارہ ہزار۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٤٦٦ ح ٣٤٢٦، نسخة محققة: ٣٥٠٢) ☆ السند مرسل ويونس بن عبيد بن دينار العبدي البصري مدلس وعنعن۔

بَابٌ [آدَابِ التِّلَاوَةِ وَدُرُوْسِ الْقُرْآنِ]

(دروس قرآن اور تلاوتِ قرآن کے آداب کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۱۸۷: عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِّنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۱۸۷: ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن کی خبر گیری کرتے رہو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے! وہ (قرآن سینوں سے) نکل جانے میں، اُس اُونٹ کے نکل جانے سے بھی زیادہ تیز ہے جس کی رسی کھل چکی ہو۔''

۲۱۸۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ: نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ نُسِّيَ، وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2] وَزَادَ مُسْلِمٌ: ((بِعُقُلِهَا)).

۲۱۸۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی کے لیے یہ کہنا بہت ہی برا ہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا ہوں، بلکہ (یوں کہے) مجھے بھلا دی گئی ہے، قرآن یاد کرتے رہا کرو کیونکہ وہ آدمیوں کے سینوں سے نکل جانے میں کھلے ہوئے اونٹوں سے بھی زیادہ تیز ہے۔'' بخاری، مسلم۔ اور امام مسلم نے: ((بِعُقُلِهَا)) کے الفاظ کا اضافہ نقل کیا ہے۔

۲۱۸۹: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا، وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۱۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حافظ قرآن، بندھے ہوئے اونٹوں کے مالک کی طرح ہے، اگر وہ اس کا خیال رکھے گا تو اسے روکے رکھے گا اور اگر اسے چھوڑ دے گا تو وہ چلے جائیں گے۔''

۲۱۹۰: وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ، فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۱۹۰: جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دل اس

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۵۰۳۳) و مسلم (۲۳۱/ ۷۹۱)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۵۰۳۲) و مسلم (۲۲۸/ ۷۹۰)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۵۰۳۱) و مسلم (۲۲۶/ ۷۸۹)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (۵۰۶۰) و مسلم (۳-٤ / ۲۶۶۷)۔

پر متوجہ ہوں، اور جب تمہارے خیالات منتشر ہو جائیں تو پھر اسے پڑھنا چھوڑ دو۔‘‘

۲۱۹۱: وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ اَنَسٌ، كَيْفَ كَانَتْ قِرَآءَةُ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَتْ مَدًّا، ثُمَّ قَرَأَ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۱۹۱: قتادہ بیان کرتے ہیں، انس رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ مد کے ساتھ تھی، پھر انہوں نے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھی، اور ﴿بِسْمِ اللّٰهِ﴾ اور ﴿الرَّحْمٰنِ﴾ اور ﴿الرَّحِيْمِ﴾ کو مد کے ساتھ پڑھا (یعنی لمبا کر کے پڑھا)۔

۲۱۹۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَّا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۱۹۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اللہ نے اتنی توجہ سے کسی چیز کو نہیں سنا جتنا اس نے نبی کو ترنم کے ساتھ قرآن پڑھتے ہوئے توجہ سے سنا۔‘‘

۲۱۹۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَّا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۱۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اللہ نے اتنی توجہ سے کسی چیز کو نہیں سنا جتنا اس نے اپنے نبی کو خوش الحانی کے ساتھ بآواز بلند قرآن پڑھتے ہوئے سنا۔‘‘

۲۱۹۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۲۱۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جو شخص خوش الحانی سے قرآن نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔‘‘

۲۱۹۵: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((اقْرَأْ عَلَيَّ)) قُلْتُ: اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ؟ قَالَ: ((اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ)) فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى اَتَيْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ قَالَ: ((حَسْبُكَ الْاٰنَ)) فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۲۱۹۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ’’مجھے قرآن سناؤ۔‘‘ میں نے عرض کیا، میں آپ کو قرآن سناؤں، جبکہ وہ آپ پر نازل کیا گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’میں اپنے علاوہ کسی اور سے اسے سننا چاہتا ہوں۔‘‘ میں نے سورۃ النساء تلاوت کی حتی کہ جب میں اس آیت ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ

---

[1] رواه البخاري (٥٠٤٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٢٣۔ ٥٠٢٤) و مسلم (٢٣٢/ ٧٩٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧٥٤٤) و مسلم (٢٣٣/ ٧٩٢)۔

[4] رواه البخاري (٧٥٢٧)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٤٥٨٢) و مسلم (٢٤٧۔٢٤٨/ ٨٠٠)۔

عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ پر پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب بس کرو۔'' میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں۔

٢١٩٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ: ((اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ)) قَالَ: اَللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾)) قَالَ: وَسَمَّانِيْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَبَكٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۱۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اللہ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' انہوں نے عرض کیا، میرا ربّ العالمین کے ہاں ذکر کیا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' (یہ سن کر) ان کی آنکھوں میں (خوشی کے) آنسو بہنے لگے۔ اور ایک روایت میں ہے: ''اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں سورۃ البینہ سناؤں۔'' انہوں نے عرض کیا، میرا نام لے کر (آپ کو بتایا ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پس وہ رونے لگے۔

٢١٩٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: ((لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْآنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ)). [2]

۲۱۹۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قرآن لے کر دشمن کی سرزمین (دارالحرب) کی طرف سفر کرنے سے منع فرمایا۔ بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''قرآن لے کر سفر نہ کرو، کیونکہ اگر دشمن (یعنی کافر) اسے پا لے تو مجھے (اس کی بے حرمتی کا) اندیشہ ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢١٩٨: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَلَسْتُ فِيْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: ((مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ؟)) قُلْنَا: كُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِيْ مَعَهُمْ)) قَالَ: فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ فِيْنَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ فَقَالَ: ((اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكَ الْمُهَاجِرِيْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذٰلِكَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٩٦٠ـ ٤٩٦١) و مسلم (٢٤٥/ ٧٩٩)ـ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٩٠) ومسلم (٩٢/ ١٨٦٩)ـ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٦٦٦)ـ ☆ العلاء بن بشير : مجهول، وحديث مسلم (٢٩٧٩) و ابن حبان (الموارد : ٢٥٦٦) يغني عنه ـ

۲۱۹۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مہاجرین کی ایک کمزور جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، اور ان میں سے بعض (عام لباس کی وجہ سے) برہنہ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے پیچھے چھپے ہوئے تھے اور قاری ہمیں قرآن سنا رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آ کر کھڑے ہوگئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے تو قاری خاموش ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا اور پھر فرمایا: ''تم کیا کر رہے تھے؟'' ہم نے عرض کیا ہم بغور قرآن کریم سن رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے میری امت میں ایسے افراد بنا دیے جن کے پاس ٹھہرنے کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے وسط میں بیٹھ گئے تا کہ آپ ہم سب کو برابر شرف بخش سکیں، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا تو انہوں نے حلقہ بنا لیا اور وہ سب آپ کے سامنے آ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مہاجرین کی جماعتِ فقراء! تمہیں قیامت کے روز مکمل نور کی خوشخبری ہو، تم مال دار لوگوں سے نصف سال پہلے، اور وہ پانچ سو سال ہے، جنت میں جاؤ گے۔''

۲۱۹۹: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۲۱۹۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی آوازوں کے ذریعے قرآن کو مزین کرو۔''

۲۲۰۰: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ اِمْرِءٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَجْذَمَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۲۲۰۰: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص قرآن پڑھتا ہو لیکن پھر وہ اسے بھول جائے تو وہ روز قیامت حالت کوڑھ میں اللہ سے ملاقات کرے گا۔''

۲۲۰۱: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۲۲۰۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص تین دن سے کم مدت میں قرآن ختم کرتا ہے تو وہ قرآن فہمی سے محروم رہتا ہے۔''

۲۲۰۲: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ)). [4] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۲۰۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا، علانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے، جبکہ آہستہ قرآن پڑھنے والا چھپا کر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔'' ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢٨٥ ح ١٨٧١٣) و أبو داود (١٤٦٨) و ابن ماجه (١٣٤٢) والدارمي (٢/ ٤٧٤ ح٣٥٠٣)۔ [2] **إسناده ضعيف**، و أبو داود (١٤٧٤) و الدارمي (٢/ ٤٣٧ ح ٣٣٤٣) ☆ يزيد بن أبي زياد: ضعيف وعيسى بن فائد: مجهول، ولم يسمعه من سعد، بينهما رجل مجهول۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٩٤٩ وقال: حسن صحيح) وأبو داود (١٣٩٤) والدارمي (١/ ٣٥٠ ح ١٥٠١)۔

[4] **حسن**، رواه الترمذي (٢٩١٩) و أبو داود (١٣٣٣) و النسائي (٥/ ٨٠ ح ٢٥٦٢)۔

۲۲۰۳: وَعَنْ صُهَيْبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اٰمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ. ❶

۲۲۰۳: صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کا قرآن پر ایمان نہیں جو اس کی حرام کردہ اشیاء کو حلال جانتا ہے۔'' ترمذی۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس حدیث کی اسناد قوی نہیں۔

۲۲۰٤: وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَأَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَاِذَاهِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا. ❷ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

۲۲۰۴: لیث بن سعد، ابن ابی مُلیکہ سے، وہ یعلی بن مملک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت واضح اور حرف حرف (یعنی الگ الگ) تھی۔

۲۲۰٥: وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ يَقُوْلُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ثُمَّ يَقِفُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ.

۲۲۰۵: ابن جریج، ابن ابی مُلیکہ سے اور وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قراءت ٹھہر ٹھہر کر کیا کرتے تھے، آپ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ پڑھتے، پھر وقف فرماتے پھر ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھتے پھر وقف فرماتے تھے۔ ترمذی' اور انہوں نے فرمایا: اس کی سند متصل نہیں، کیونکہ لیث نے یہ حدیث **ابن ابی ملیکہ عن یعلی بن مملك عن ام سلمه** رضی اللہ عنہا کی سند سے روایت کی ہے، اور لیث کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۲۰٦: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَفِيْنَا الْاَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ: ((اِقْرَؤُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهٗ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❹

---

❶ **إسناده ضعيف** ، رواه الترمذي (٢٩١٨) ☆ فيه يزيد بن سنان: ضعيف و أبو المبارك: مجهول ، و له طريق ضعيف عند عبد بن حميد (١٠٠٣)۔ ❷ **صحيح** ، رواه الترمذي (٢٩٢٣ وقال: حسن صحيح غريب) وأبو داود (١٤٦٦) والنسائي (٢/ ١٨١ ح ١٠٢٣) ☆ يعلى بن مملك: حسن الحديث و ثقه الترمذي و ابن حبان۔

❸ **سنده ضعيف** ، رواه الترمذي (٢٩٢٧) [وأبو داود (٤٠٠١)] ☆ ابن جريج مدلس و عنعن و ابن أبي مليكة لم يسمع من أم سلمة و حديث أحمد (٦/ ٢٨٨) يغني عنه۔ ❹ **إسناده صحيح** ، رواه أبو داود (٨٣٠) والبيهقي في شعب الإيمان (٢٦٤٢)۔

۲۲۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم قرآن پڑھ رہے تھے اور ہم میں اعرابی اور عجمی بھی تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پڑھو، سب ٹھیک ہے۔ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو اسے اس طرح (مبالغہ کے ساتھ) درست کریں گے جیسے تیر درست کیا جاتا ہے۔ وہ دنیا میں ہی جزا چاہیں گے اور اسے آخرت تک مؤخر نہیں کریں گے۔'' (یعنی وہ طلب دنیا کے لیے پڑھیں گے)

۲۲۰۷: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا، وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ، وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ، وَسَيَجِيْءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ [1]

۲۲۰۷: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن، عربی لہجے اور عربی آواز سے پڑھا کرو اور اہل عشق اور یہود و نصاریٰ کے لہجوں سے بچو، اور میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو نغمے اور نوحے کی طرح آواز دہرا دہرا کر قرآن پڑھیں گے، اور وہ (قرآن کا پڑھنا) ان کے حلق سے نیچے (دل تک) نہیں اترے گا۔ ان کے اور ان لوگوں کے دل، جو ان کی حالت پر فریفتہ ہوں گے، فتنہ سے دوچار رہوں گے۔'' بیہقی فی شعب الایمان۔ اور رزین نے اسے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے۔

۲۲۰۸: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

۲۲۰۸: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اپنی آوازوں سے قرآن کو حسین بناؤ، کیونکہ اچھی آواز، قرآن کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔''

۲۲۰۹: وَعَنْ طَاوُوْسٍ مُرْسَلًا، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: اَيُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْآنِ؟ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً؟ قَالَ: ((مَنْ اِذَا سَمِعْتَهٗ يَقْرَاُ اُرِيْتَ اَنَّهٗ يَخْشَى اللّٰهَ)) قَالَ طَاوُوْسٌ: وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [3]

۲۲۰۹: طاؤس رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کون لوگ اچھی آواز اور اچھی قراءت سے قرآن پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے تم قرآن پڑھتے سنو اور اس پر خشیت الٰہی ظاہر ہو۔'' طاؤس بیان کرتے ہیں، طلق رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح تھے۔

۲۲۱۰: وَعَنْ عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ رضي الله عنه وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((يَا اَهْلَ الْقُرْآنِ! لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ، وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ، مِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَاَفْشُوْهُ وَتَغَنُّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ،

---

[1] **إسناده ضعيف منكر**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٦٤٩ ـ ٢٦٥٠، نسخة محققة: ٢٤٠٦) [وابن عدي في الكامل (٢/ ٥١٠)] ☆ فيه حصين بن مالك الفزاري: ليس بمعتمد، و شيخه أبو محمد رجل مجهول والخبر منكر۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الدارمي (٢/ ٤٧٤ ح ٣٥٠٤، نسخة محققة: ٣٥٤٤) [والحاكم (١/ ٥٧٥ ح ٢١٢٥)] ☆وللحديث شواهد معنوية۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٤٧١ ح ٣٤٩٢، نسخة محققة: ٣٥٣٢) ☆ فيه عبد الكريم بن أبي المخارق: ضعيف والخبر مرسل وللحديث شواهد ضعيفة۔

وَلَا تُعَجِّلُوْا ثَوَابَهُ، فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [1]

۲۲۱۰: عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل قرآن! قرآن کے معاملے میں سستی وتغافل نہ برتو، جیسے اس کی تلاوت کا حق ہے ویسے صبح وشام اس کی تلاوت کرو، اس (کی تعلیمات) کو عام کرو، اس کے علاوہ دوسری چیزوں سے بے نیاز ہو جاؤ، اس پر تدبر کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ، دنیا میں اس کا ثواب حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو کیونکہ (آخرت میں) اس کا ثواب (بہت زیادہ) ہے۔''

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۲۰۰۷، نسخة محققة: ۱۸۵۲، ۱۸۵٤) ☆ فيه أبو بكر بن أبي مريم: ضعيف، و علل أخرى، ولأصل الحديث شواهد۔

بَابُ [اخْتِلَافِ الْقِرَاءَاتِ وَجَمْعِ الْقُرْآنِ]

اختلافِ قراءات اور قرآن کو جمع کرنے کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

۲۲۱۱: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَقْرَأَنِيْهَا، فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيْهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((أَرْسِلْهُ، إِقْرَأْ)) فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((هٰكَذَا أُنْزِلَتْ)) ثُمَّ قَالَ لِيْ: ((إِقْرَأْ)) فَقَرَأْتُ. فَقَالَ: ((هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَؤُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ [1]

۲۲۱۱: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورۃ الفرقان اس انداز سے ہٹ کر پڑھتے ہوئے سنا جس انداز سے میں اسے پڑھتا تھا اور جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھایا تھا، قریب تھا کہ میں فوراً اس سے تعرض و انکار کرتا لیکن میں نے اسے مہلت دی حتی کہ وہ (قراءت سے) فارغ ہو گیا، پھر میں نے اس کی گردن میں اس کی چادر ڈالی اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لا کر عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے اسے اس انداز سے ہٹ کر سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا ہے جس انداز سے آپ نے اسے مجھے پڑھایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، (اور اسے فرمایا) پڑھو۔'' اس نے اسی قراءت سے پڑھا جو میں نے اس سے سنی تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسی طرح نازل کی گئی ہے۔'' پھر مجھے فرمایا: ''پڑھو۔'' میں نے پڑھا تو فرمایا: ''اسی طرح نازل کی گئی ہے کیونکہ قرآن سات لہجوں میں مجھ پر اتارا گیا ہے، ان میں سے جس لہجے میں آسانی سے پڑھ سکو پڑھو۔'' بخاری، مسلم۔ اور الفاظ حدیث مسلم کے ہیں۔

۲۲۱۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَأَخْبَرْتُهٗ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ: ((كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ، فَلَا تَخْتَلِفُوْا، فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اِخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۲۱۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک آدمی کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا جبکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے مختلف

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۲٤۱۹) و مسلم (۲۷ / ۸۱۸)۔

[2] رواه البخاري (۲٤۱۰)۔

پڑھتے ہوئے سنا تھا، میں اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا اور آپ کو بتایا تو میں نے آپ کے چہرۂ مبارک پر نا گواری کے اثرات دیکھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں ٹھیک ہو، باہم اختلاف نہ کرو، کیونکہ جو لوگ تم سے پہلے تھے، انہوں نے اختلاف کیا تو وہ ہلاک ہو گئے۔''

۲۲۱۳: وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّيْ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ، دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ. فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَأَ فَحَسَّنَ شَأْنَهُمَا فَسُقِطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَدْ غَشِيَنِيْ، ضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ، فَفِضْتُ عَرَقًا، وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ فَرَقًا، فَقَالَ لِيْ: ((**يَا أُبَيُّ! أُرْسِلَ إِلَيَّ: أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ، فَرَدَدْتُّ إِلَيْهِ: أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِيْ، فَرُدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ: إِقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ، فَرَدَدْتُّ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِيْ، فَرُدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ: إِقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُّكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيْهَا، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِيْ، وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَّرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيْمُ علیہ السلام**)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۲۱۳: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی آیا اور نماز پڑھنے لگا، اس نے اس انداز سے قراءت کی کہ میں نے اس قراءت کو غیر معروف اور اجنبی سا محسوس کیا، پھر دوسرا آدمی آیا تو اس نے اپنے ساتھی کی قراءت کے علاوہ ایک دوسرے انداز میں قراءت کی، جب ہم نے نماز پڑھ لی تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے عرض کیا، اس شخص نے قراءت کی تو میں نے اس کا انکار کیا، پھر دوسرا شخص آیا تو اس نے اپنے ساتھی کی قراءت کے علاوہ دوسرے انداز میں قراءت کی، نبی ﷺ نے ان دونوں کو (پڑھنے کا) حکم فرمایا تو ان دونوں نے قراءت کی تو آپ نے ان کی حالت (قراءت) کو سراہا تو میرے دل میں تکذیب کا ایسا شبہ پیدا ہو گیا جو کہ میرے دور جاہلیت میں بھی نہیں تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر طاری کیفیت دیکھی تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا تو میں پسینے سے شرابور ہو گیا اور مجھ پر ایسا خوف طاری ہوا کہ گویا میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''ابی! مجھے پیغام بھیجا گیا کہ میں ایک لہجے پر قرآن پڑھوں، لیکن میں نے اس (قاصد) کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس بھیجا کہ میری امت پر آسانی کی جائے، دوسری مرتبہ یہ پیغام آیا کہ میں اسے دو لہجوں میں پڑھوں، میں نے پھر اسے واپس بھیجا کہ میری امت پر آسانی کی جائے، تیسری مرتبہ یہ پیغام آیا کہ میں اسے سات لہجوں میں پڑھوں، اور آپ کے ہر بار لوٹانے کے بدلے ایک مقبول دعا ہے لہٰذا آپ دعا کریں، میں نے عرض کیا، اے اللہ! میری امت کو بخش دے، اے اللہ! میری امت کو بخش دے، اور میں نے تیسری مرتبہ کو اس روز کے لئے مؤخر کر لیا جس روز تمام لوگ حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام میری طرف رغبت و رجوع کریں گے۔''

۲۲۱۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**أَقْرَأَنِيْ جِبْرَئِيْلُ علیہ السلام عَلٰى حَرْفٍ، فَرَاجَعْتُهٗ، فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِيْ، حَتَّى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ**)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: بَلَغَنِيْ أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُفَ

---

[1] رواہ مسلم (۲۷۳/ ۸۲۰)۔

اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ تَكُوْنُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۲۱۴: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے مجھے ایک لہجے پر پڑھایا تو میں نے اسے واپس بھیجا میں ان سے مزید (لہجوں) کی درخواست کرتا رہا اور وہ مجھے مزید (لہجے) عطا فرماتے رہے حتی کہ سات لہجے مکمل ہوئے۔'' ابن شہاب بیان کرتے ہیں، مجھے یہ بات پہنچی کہ وہ سات لہجے دین کے معاملے میں ایک ہی ہیں، وہ حلال وحرام میں مختلف نہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۲۱۵: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جِبْرِيْلَ، فَقَالَ: ((يَا جِبْرِيْلُ! اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ، وَالْغُلَامُ، وَالْجَارِيَةُ، وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ. قَالَ: يَامُحَمَّدُ! اِنَّ الْقُرْآنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: ((لَيْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ، قَالَ: ((اِنَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَتَيَانِيْ، فَقَعَدَ جِبْرِيْلُ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَّسَارِيْ فَقَالَ جِبْرِيْلُ: اِقْرَاِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ مِيْكَائِيْلُ: اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ)). [2]

۲۲۱۵: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام سے ملے فرمایا: ''جبریل! مجھے ایک ان پڑھ امت کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، ان میں سے کچھ بوڑھی عورتیں ہیں، کچھ بوڑھے آدمی ہیں، چھوٹے بچے اور بچیاں ہیں، اور ایسے آدمی بھی ہیں جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔'' انہوں نے فرمایا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! قرآن سات لہجوں پر اتارا گیا ہے۔ ترمذی، احمد اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان میں سے ہر ایک (لہجہ) شافی وکافی ہے۔'' اور نسائی کی روایت ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل ومیکائیل میرے پاس آئے تو جبریل علیہ السلام میرے دائیں جبکہ میکائیل علیہ السلام میرے بائیں طرف بیٹھ گئے، تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا: قرآن کو ایک لہجے پر پڑھو، میکائیل علیہ السلام نے فرمایا: ان سے زیادہ طلب کریں، حتی کہ وہ سات لہجوں پر پہنچے، اور ہر لہجہ شافی وکافی ہے۔''

۲۲۱٦: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ مَرَّ عَلٰى قَاصٍّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يَسْأَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهِ، فَاِنَّهُ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٩٩١) و مسلم (٨١٩/٢٧٢)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٩٤٤ وقال: حسن صحيح) و أحمد (٥/ ٥١ ح ٢٠٧٨٨، ٥/ ٤١، ١١٤، ١٢٢) و أبو داود (١٤٧٧) و النسائي (٢/ ١٥٤ ح ٩٤٢) ☆ رواية أبي داود: "ليس منها إلا شافٍ كافٍ" لها شاهد عند أحمد (٥/ ١٢٢ ح ٢١٤٥٠) و سنده صحيح۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٤٣٢-٤٣٣ ح ٢١٠٢٦) والترمذي (٢٩١٧ وقال: حسن) ☆ سليمان الأعمش والحسن البصري مدلسان وعنعنا۔

۲۲۱۶: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک واعظ کے پاس سے گزرے جو کہ قرآن پڑھتا، پھر کچھ طلب کرتا، اس پر انہوں نے ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ پڑھا پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص قرآن پڑھے تو وہ اللہ سے طلب کرے، کیونکہ ایسے لوگ بھی آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے اور اس کے عوض لوگوں سے سوال کریں گے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۲۱۷: عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسَ، جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [1]

۲۲۱۷: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اس کے ذریعے لوگوں سے مال (کھاتا) ہے تو وہ روزِ قیامت آئے گا تو اس کا چہرہ ہڈیوں کا ڈھانچہ ہوگا اس پر گوشت نہیں ہوگا۔''

۲۲۱۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يَنْزِلَ عَلَيْهِ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۲۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کے نازل ہونے کے بعد سورت کے فرق کا پتہ چلتا تھا۔ (کہ پہلی سورت مکمل ہوگئی ہے)

۲۲۱۹: وَعَنْ عَلْقَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا بِحِمْصَ، فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ: مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ. فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: وَاللّٰهِ! لَقَرَأْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اَحْسَنْتَ)) فَبَيْنَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ. فَقَالَ: اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ؟! فَضَرَبَهُ الْحَدَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۲۱۹: علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم حمص (ملکِ شام) میں تھے، تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ یوسف تلاوت فرمائی تو کسی آدمی نے کہا: اس طرح تو نازل نہیں ہوئی، تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں پڑھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''تم نے بہت خوب پڑھا۔'' اس اثنا میں کہ وہ شخص ان سے باتیں کر رہا تھا تو انہوں نے اس سے شراب کی بو محسوس کی تو انہوں نے فرمایا: کیا تم شراب پیتے ہو اور قرآن کی تکذیب کرتے ہو؟ پس انہوں نے اس پر حد قائم کی۔

۲۲۲۰: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عِنْدَهُ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ: اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّآءِ الْقُرْآنِ، وَاِنِّيْ اَخْشٰى اِنْ

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٦٢٥، نسخة محققة: ٢٣٨٤) [وابن حبان في المجروحين (١/ ١٤٨)] ☆ أحمد بن ميثم: يروي المناكير، و سفيان الثوري مدلس و عنعن ـ إن صح السند إليه ـ

[2] **صحيح**، رواه أبو داود (٧٨٨)ـ [3] **متفق عليه**، رواه البخاري (٥٠٠١) و مسلم (٢٤٩/ ٨٠١)ـ

اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْآنِ، وَإِنِّيْ أَرٰى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ: كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ عُمَرُ: هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ. فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ، وَرَأَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَأٰى عُمَرُ. قَالَ زَيْدٌ: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَّا نَتَّهِمُكَ، وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ. فَوَاللّٰهِ! لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ. قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ. فَلَمْ يَزَلْ أَبُوْبَكْرٍ يُّرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ. فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهٗ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ، حَتّٰى وَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِيْ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ، لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهٖ: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَآءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ حَيَاتَهٗ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۲۲۰: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، معرکہ یمامہ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میری طرف پیغام بھیجا، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے پاس موجود تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا: معرکہ یمامہ میں بہت سے قاری شہید ہو گئے، اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر کسی اور معرکہ میں قاری شہید ہو گئے تو اس طرح قرآن کا بہت سا حصہ جاتا رہے گا، اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ جمع قرآن کا حکم فرمائیں، لیکن میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ وہ کام کیسے کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ (جمعِ قرآن) بہتر ہے، عمر رضی اللہ عنہ مسلسل مجھے کہتے رہے حتی کہ اللہ نے اس کام کے لیے میرا سینہ کھول دیا اور اب اس میں میرا وہی مؤقف ہے جو عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔

زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ عقل مند نوجوان ہیں اور آپ پر کسی قسم کا کوئی الزام نہیں، اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھا کرتے تھے، آپ قرآن اکٹھا کریں اور اسے ایک جگہ جمع کریں، اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کو منتقل کرنے پر مامور فرماتے تو وہ مجھ پر اس جمعِ قرآن کے حکم سے زیادہ آسان تھا، وہ (زید رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں۔ میں نے کہا: تم وہ کام کیسے کرتے ہو جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ تو انہوں (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ بہتر ہے، پس ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلسل مجھے کہتے رہے حتی کہ اللہ نے اس کام کے لیے میرا سینہ کھول دیا جس کے لیے اس نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا سینہ کھول دیا تھا، میں نے قرآن تلاش کرنا شروع کیا اور میں نے کھجور کی شاخوں، پتھر کی سلوں اور لوگوں کے سینوں (حافظوں) سے قرآن اکٹھا کیا حتی کہ میں نے سورۃ التوبہ کا آخری حصہ ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ.....﴾ آخر تک صرف ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں پایا، وہ صحیفہ (قرآن کریم کا نسخہ) ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا حتی کہ اللہ نے انہیں فوت کر دیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ان کے پاس رہا، اور پھر عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس۔

۲۲۲۱: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ، وَكَانَ يُغَازِيْ أَهْلَ الشَّامِ

[1] رواه البخاري (٤٩٨٦)۔

وَفِی فَتْحِ اَرْمِیْنِیَّةَ وَاَذْرَبِیْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ، فَاَفْزَعَ حُذَیْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِی الْقِرَآءَةِ، فَقَالَ حُذَیْفَةُ لِعُثْمَانَ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ یَّخْتَلِفُوْا فِی الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی، فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰی حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا اَنْ اَرْسِلِیْ اِلَیْنَا بِالصُّحُفِ، نَنْسَخُهَا فِی الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَیْكِ، فَاَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ رضی اللہ عنہا اِلٰی عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ فَاَمَرَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَّعَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ، وَسَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ، وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ رضی اللہ عنہم فَنَسَخُوْهَا فِی الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِیِّیْنَ الثَّلٰثِ: اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَیْشٍ، فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ، فَفَعَلُوْا، حَتّٰی اِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِی الْمَصَاحِفِ، رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ اِلٰی حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا وَاَرْسَلَ اِلٰی كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوْا، وَاَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِیْ كُلِّ صَحِیْفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ اَنْ یُّحْرَقَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَاَخْبَرَنِیْ خَارِجَةُ بْنُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ: اَنَّهُ سَمِعَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: فَقَدْتُ اٰیَةً مِّنَ الْاَحْزَابِ حِیْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقْرَاُ بِهَا، فَالْتَمَسْنَاهَا، فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیِّ: ﴿**مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ**﴾ فَاَلْحَقْنَاهَا فِیْ سُوْرَتِهَا فِی الْمُصْحَفِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۲۲۲۱: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) آرمینیہ اور آذربائیجان سے لڑائی اور فتح کے سلسلہ میں اہل شام اور اہل عراق کو تیار کر رہے تھے، حذیفہ رضی اللہ عنہ ان (اہل شام و عراق) کے اختلاف قراءت کی وجہ سے پریشان تھے، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: امیر المؤمنین! اس سے پہلے کہ یہ امت یہود ونصاریٰ کی طرح قرآن کریم کے بارے میں اختلاف کا شکار ہو جائے آپ اس کا تدارک فرمالیں، عثمان رضی اللہ عنہ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ ہمیں مصحف بھیجیں، ہم اس کی نقلیں تیار کر کے واپس دے دیں گے، حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ نسخہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا تو انہوں نے زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر، سعید بن العاص اور عبداللہ بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو مامور فرمایا تو انہوں نے اس کی نقلیں تیار کیں، اور عثمان رضی اللہ عنہ نے تینوں قریشیوں سے فرمایا: جب قرآن کی کسی چیز کے بارے میں تمہارے اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مابین کوئی اختلاف ہو جائے تو اسے زبان قریش کے مطابق لکھنا، کیونکہ قرآن ان کی زبان میں اترا ہے، انہوں نے ایسے ہی کیا، حتیٰ کہ جب انہوں نے مصحف سے نقلیں تیار کرلیں تو عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ مصحف، حفصہ رضی اللہ عنہا کو واپس کر دیا، اور تمام علاقوں میں وہ نقول بھیج دیں اور حکم جاری کر دیا کہ اس کے علاوہ کسی کے پاس قرآن کا جو نسخہ ہے اسے جلا دیا جائے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، خارجہ بن زید بن ثابت نے مجھے بتایا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب ہم نے مصحف کی نقل تیار کی تو سورۂ احزاب کی وہ آیت، جو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا، نہ ملی تو ہم نے اسے تلاش کیا تو ہم نے اسے خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں پایا، وہ آیت یہ تھی ﴿**مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ**﴾ پس ہم نے اسے مصحف میں اس کی سورت (الاحزاب) میں ملا دیا۔

۲۲۲۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰی اَنْ عَمَدْتُّمْ اِلَی الْاَنْفَالِ، وَهِیَ مِنَ

---

[1] رواه البخاري (٤٩٨٧-٤٩٨٨)۔

الْمَثَانِیْ، وَاِلٰی بَرَاءَ ةَ وَهِیَ مِنَ الْمِئِیْنَ، فَقَرَنْتُمْ بَیْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِی السَّبْعِ الطُّوَلِ؟ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰی ذَالِكَ؟ قَالَ عُثْمَانُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا یَأْتِیْ عَلَیْهِ الزَّمَانُ، وَهُوَ یُنْزَلُ عَلَیْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ، وَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَیْهِ شَیْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ یَكْتُبُ فَیَقُوْلُ: ((ضَعُوْا هٰؤُلَآءِ الْاٰیَاتِ فِی السُّوْرَةِ الَّتِیْ یُذْكَرُ فِیْهَا كَذَا وَكَذَا)) فَاِذَا نَزَلَتْ عَلَیْهِ الْاٰیَةُ فَیَقُوْلُ: ((ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰیَةَ فِی السُّوْرَةِ الَّتِیْ یُذْكَرُ فِیْهَا كَذَا وَكَذَا)) وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِیْنَةِ، وَكَانَتْ بَرَاءَ ةُ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ نُزُوْلًا، وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِیْهَةً بِقِصَّتِهَا، فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ یُبَیِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذَالِكَ قَرَنْتُ بَیْنَهُمَا، وَلَمْ اَكْتُبْ سَطْرَ: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ وَوَضَعْتُهَا فِی السَّبْعِ الطُّوَلِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۲۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہیں کس چیز نے آمادہ کیا ہے کہ تم نے سورۂ انفال کا قصد کیا جبکہ وہ مثانی (سورتوں میں سے) ہے، اور سورۂ براءت (توبہ) کا قصد کیا جبکہ وہ مئین (دوسو آیتوں والی سورتوں) میں سے ہے، اور تم نے ان دونوں سورتوں کو ملایا اور تم نے ان کے درمیان ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ بھی نہیں لکھی، اور تم نے اسے، سات لمبی سورتوں میں رکھ دیا، ایسا کرنے پر کس چیز نے تمہیں اُبھارا؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی یہ صورت حال تھی کہ کبھی طویل وقت گزر جاتا اور آپ پر کوئی سورت نازل نہ ہوتی اور متعدد آیات والی سورتیں نازل ہوتیں، اور جب آپ پر کچھ حصہ نازل ہوتا تو آپ کسی کاتبِ وحی کو بُلاتے اور اسے فرماتے: ''ان آیات کو، فلاں سورت میں جہاں فلاں فلاں تذکرہ ہے، شامل کردو۔'' سورۂ انفال وہ سورت ہے جو قیام مدینہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی تھی، جبکہ سورۂ براءت (توبہ) نزول کے لحاظ سے، نزولِ قرآن کے آخری دور میں نازل ہوئی، اور بلحاظ مضمون دونوں ایک دوسرے کے مشابہ تھیں، رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور آپ نے وضاحت نہ فرمائی کہ وہ (سورۂ توبہ) اس (سورۂ انفال) میں سے ہے، اسی لیے میں نے ان دونوں کو ملا لیا اور ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ نہ لکھی، اور میں نے اسے سات لمبی سورتوں میں شامل کیا۔

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (۱/ ۵۷ ح ۳۹۹) والترمذي (۳۰۸۶ وقال: حسن) و أبو داود (۷۸۶) ☆ يزيد الفارسي وثقه ابن حبان والترمذي وغيرهما فهو حسن الحديث و أخطأ من ضعّف هذا الحديث۔


مشكوة
مِشكوٰة المصابيح
مع الإكمال في اسماء الرجال
مشكو